نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدالتی فیصلے

تحقیق و تدوین اور کمپیوٹرائزیشن

(مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ)

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

مقالہ نگار

حافظ حسن مدنی

ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۲۰۰۷ء

نبی کریم ﷺ کے عدالتی فیصلے

تحقیق وتدوین اور کمپیوٹرائزیشن

(مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ)

۲۰۰۱ء

مقالہ نگار

حافظ حسن مدنی

ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام
شروع کرتا ہوں
جو بہت مہربان
نہایت رحم والا ہے

Telephone : 042-9231232

DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

QAID-E-AZAM CAMPUS, LAHORE

E-Mail : Chairman@is.pu.edu.pk

Ref. No. D/787/IS

Dated. 28-5-2007

TO WHOM IT MAY CONCERN

It is certified that Mr. Hafiz Hasan Madni s/o Hafiz Abdur Rahman Madni is a regular student in Department of Islamic Studies and he has completed his Thesis titled:

نبی کریم ﷺ کے عدالتی فیصلے (تحقیق و تدوین اور کمپیوٹرائزیشن)

under my supervision for the award of Ph.D. Degree. Mr. Hafiz Hasan Madni is eligible for submission of Thesis under the Rules & Regulation of the Department as well as of the University regarding Ph.D. The material used by him is original and he has shown creativeness in his work. The Thesis represents six years work done by the candidate.

Supervisor

Prof. Dr. Shabbir Ahmad Mansoori

DECLARATION CERTIFICATE

This thesis which is being submitted for the degree of Ph.D. in the University of the Punjab does not contain any material which has been submitted for the award of PH.D. degree in any University and, to the best of my knowledge and belief, neither does this thesis contain any material published or written previously by another person, except when due reference is made to the source in the test of the thesis.



(Hafiz Hasan Madni)

Ph.D Scholar

① نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی:

﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾

سورۃ المائدۃ ۵:۴۹

”اے نبیؐ! آپ لوگوں میں اللہ کی نازل
کردہ وحی کے مطابق فیصلہ کریں۔“

② قرآنِ مجید کی رو سے آپ ﷺ کے فیصلے کی حیثیت یہ ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

سورۃ النساء ۴:۶۵

”اے پیغمبرؐ! تیرے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نہ کرائیں پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی پریشانی نہ محسوس کریں ہو اور اسے دل وجان سے قبول کرلیں۔“

انتساب

اپنے قابل صد احترام والدین کے نام

جن کی تربیت اور دعاؤں سے علم و تحقیق کے
میدان میں قدم رکھنے کے قابل ہو سکا!

فہرست ابواب وموضوعات

مقدمہ

باب اوّل: نظامِ عدل وانصاف

فصل اوّل: منصبِ قضا وتصوراتِ قضا

قضا کے بعض اہم تصورات

فصل دوم: فیصلہ کے آداب

فصل سوم: گواہیاں

ممنوع گواہیاں

فصل چہارم: نزاعات اور صلح

فصل پنجم: چند متفرق فیصلے

باب دوم: شخصی اور عائلی اُمور

فصل اوّل: حقوقِ اولاد

❶ نسب ونسل

❷ رضاعت

❸ پرورش (حضانت)

☜ والدین کا حق

فصل دوم: نکاح

❶ قبل از نکاح اُمور

❷ منگنی

❸ تعددِ ازواج

❹ ممنوع نکاح

❺ نکاح کے ارکان وشرائط

باب سوم: عقوبات، حدود و قصاص

فصل اوّل: سزاؤں کا اجرا اور اہم تصورات

سزائے قید کا جواز

فصل دوم: حدود اللہ

❶ زنا

❷ زنا کی تہمت (قذف)

❸ چوری

فصل سوم: قصاص ودیت

❶ قصاص

❷ دیت

بعض اہم تصورات

بیت المال سے دیت کی ادائیگی

جان سے کم نقصان پر دیت کی مختلف مقداریں

فصل چہارم: قسامت

باب چہارم: مالی معاملات

فصل اوّل: معاوضات

❸ صدقہ اور وقف

❹ عمریٰ

❺ وصیت

بنیادی تصورات

وصیت پر گواہی

وصیت کی مقدار

فصل سوم: مشارکات

❶ مضاربت

❷ مزارعت

❸ مساقات

❹ شفعہ

فصل چہارم: امانتیں اور محفوظات

❶ لقطہ کے احکام

باب پنجم: جہاد اور اموالِ جہاد

فصل اوّل: معرکہ سے قبل

فصل دوم: دورانِ معرکہ

فصل سوم: بعد از معرکہ

فصل چہارم: اموالِ غنیمت کی تقسیم

فصل پنجم: مالِ سلب (مدمقابل کا سامان)

فصل ششم: صلح، معاہدہ، امان اور جزیہ

❶ صلح نامے

❷ معاہدات کی پاسداری

❸ مشرکین کو امان دینا

❹ جزیہ

فہارس ومراجع

مقدمہ

❶ قضا کی اہمیت

کسی بھی قوم کی نشوونما اور تعمیر وترقی کے لئے عدل وانصاف ایک بنیادی ضرورت ہے جس سے مظلوم کی نصرت، ظالم کا قلع قمع اور جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔اس طرح حقوق کو ان کے مستحقین تک پہنچایا جاتا اور دنگا فساد کرنے والوں کو سزائیں دی جاتی ہیں تاکہ معاشرے کے ہر فرد کی جان و مال،عزت وحرمت اور مال واولاد کی حفاظت کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے 'قضا' یعنی قیامِ عدل کا انتہا درجہ اہتمام کیا ہے اور اسے انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت بتایا ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا﴾ ①

''اور داود وسلیمان علیہما السلام جب دونوں ایک کھیت (باغ) کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت چر گئیں تھیں اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔پھر ہم نے اس مقدمہ کا درست فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے سلیمان وداؤد کو فیصلہ کرنے کی سمجھ اور علم عطا کیا تھا۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ ②

''اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں حاکم بنایا ہے،تو لوگوں کے درمیان فیصلہ انصاف سے کیا کر اور نفس کی خواہش پر مت چل، وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گا۔''

نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں فیصلہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ ③

''اے نبی کریم! آپ لوگوں کے درمیان اللہ کی نازل کردہ ہدایت کے مطابق فیصلہ کریں۔''

نبی کریم ﷺ اپنی حیاتِ طیبہ میں مسلمانوں کے لئے دین و دنیا کے تمام اُمور میں مرجع کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی تنہا ذات میں حاکم، قائد، مربی، مرشد اور منصفِ اعلیٰ کی تمام خصوصیات جمع تھیں۔ جو لوگ آپ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

---

① الأنبیاء ۲۱: ۷۸، ۷۹　　② صٓ ۳۸: ۲۶

③ المائدة ۵: ۴۹

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾④

''اے پیغمبر! تیرے پروردگار کی قسم ...... یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نہ کرائیں پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی پریشانی نہ محسوس کریں ہواور وہ اسے دل وجان سے قبول کرلیں۔''

نبی کریم ﷺ کے بعد خلفاءِ راشدین سیاسی قیادت، عسکری سپہ سالاری اور دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ منصف وقاضی کے مناصب پر فائز رہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے اپنے دور میں اور خلفاء راشدین نے اپنے ادوار میں دور دراز شہروں میں متعدد قاضی بنا کر بھیجے۔ علامہ ابوقاسم علی بن محمد سمنانی (م:۴۹۹ھ) فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ اپنی حیاتِ طیبہ میں مسلمانوں کے لئے دین ودنیا کے تمام اُمور میں مرجع کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی تنہا ذات میں حاکم، قائد، مربی، مرشد اور منصفِ اعلیٰ کی تمام خصوصیات جمع تھیں۔ جو لوگ آپ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سنگین وعید نازل فرمائی اور اپنی ذات عظیم کی قسم کھا کر آپ کے فیصلے تسلیم نہ کرنے والوں کو اسلام سے خارج قرار دیا۔

وہ مزید کہتے ہیں:

"القضاء رتبة شريفة ومنزلة رفيعة؛ لا منزلة فوقها من المنازل ولا رتبة أوفى منها إذا اجتمعت شرائطها لأنها التى تولاها الله تعالى بنفسه وبعث بها رسله عليهم السلام ، وتولاها رسوله ﷺ وقام بها أئمة العدل بعده"⑤

''قضا بلند مرتبت اور رفیع منزلت کام ہے، اگر اس کی شرائط کی پاسداری کی جائے تو اس سے بلند مرتبہ اور بلند منزلہ کوئی اور منصب نہیں۔ کیونکہ یہی منصب اللہ تعالیٰ کا (یوم الحساب کو) ہوگا۔ اسی کے ساتھ اللہ نے اپنے انبیا کو مبعوث فرمایا، نبی کریم ﷺ اس پر فائز رہے اور ائمہ اسلاف بھی اس کے ذمہ دار بنتے رہے۔''

قاضی شہاب الدین ابراہیم بن عبداللہ (عرف ابن ابی الدمّ، متوفی:۶۴۲ھ) فرماتے ہیں:

فإن أولى ما أعملت فيه القرائح وعقلت به الأفكار اللواقح وعنى العالم بجمعه وتصنيفه وجهد نفسه في ترتيبه وتأليفه ما فيه صلاح العواقب ونجاح المطالب وسمو المناقب وعلو المراتب وهو علم فروع الشريعة من الحلال والحرام والواجب والمندوب وأخصها بالأولوية علم الأقضية والأحكام المتداولة بين القضاة والحكام فإن الانتداب للإصلاح بين المتحاكمين والانتصار للمظلوم من الظالم فيما يجرى بين المتخاصمين من أفضل القربات وأرفع الطاعات⑥

''وہ بلند مرتبت کام جس میں ائمہ اعلام نے اپنی ہمتیں صرف کیں، شب وروز کی مشقتیں اس کے لئے برداشت کیں، اس علم کی

④ النساء ٤:٦٥

⑤روضة القضاء وطريق النجاة : ص٥١

⑥كتاب أدب القضاء ...... الدرر المنظومات فى الاقضية والحكومات ص١٣ ، ١٤

ترتیب و تالیف میں اپنے نفس و جان کو کھپایا، جس علم میں عاقبت کی صلاح، آخرت کی فلاح، منقبت اعلیٰ اور بلند مراتب کا حصول پوشیدہ ہے، وہ شریعت میں حلال وحرام کا علم ہے، واجب ومندوب کا علم ......جس میں خصوصی اہمیت کا حامل علم قضا اور قضاۃ و حکام کے مابین متداول اُمور کا علم ہے۔ کیونکہ اس علم سے رعایا میں انصاف پروری، ظالم اور مظلوم میں حقدار کی حق رسی اور دو جھگڑنے والوں میں حق پر موجود فرد کی تائید کا اعلیٰ فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس بلند مرتبہ کام سے بلند درجے اور قربت کی منزلیں حاصل ہوتی ہیں۔''

دورِ نبویؐ میں نبی ﷺ نے جن صحابہ اور خلفاے راشدین کو منصبِ قضا پر فائز کر کے دیگر ممالکِ اسلامیہ میں روانہ کیا، ان کا بھی مقام و مرتبہ بہت عالی شان ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کی سنت کی اتباع کا بھی ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

ثم من طريقة أهل السنة والجماعة اتباع آثار رسول الله ﷺ باطنا وظاهرا واتباع سبيل السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار واتباع وصية رسول الله ﷺ حيث قال: «عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي، عضوا عليها بالنواجذ»[۷]

''اہل السنۃ والجماعہ کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے آثار کی ظاہری و باطنی ہر دو طرح سے اتباع کرتے ہیں۔ اسی طرح سابقین اوّلین مہاجرین کے طریقہ کی بھی، اور وہ نبی ﷺ کی اس وصیت کی پیروی کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا: «عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي، عضوا عليها بالنواجذ»[۸]

❷ قضیہ اور فتویٰ میں فرق

موضوع پر بحث کے آغاز سے قبل اس نوعیت کی بعض اصطلاحات میں نکھار کر لینا ضروری ہے:

قضیہ سے ملتا جلتا ایک لفظ استفسار ہے۔ مسئلہ یا استفسار کا لفظ کسی بھی سوال پر بولا جاتا ہے، چاہے وہ سوال شریعت سے متعلقہ ہو یا نہیں۔

اگر اس سوال کا تعلق شریعت سے ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں: ① فتویٰ اور ② قضیہ Decision

یاد رہے کہ مسلمانوں کے ہاں ان دونوں کا تعلق شرعی رائے سے ہی ہے کیونکہ اسلام میں عدل وانصاف کا مصدر و ماخذ بھی شریعت اسلامیہ ہی ہے نہ کہ انسانوں کا بنایا ہوا قانون۔ ایسے ہی فتویٰ تو شرعی رائے کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ البتہ دونوں میں فرق حسبِ ذیل ہے:

☜ کسی بھی قضیہ کے مفہوم میں حسبِ ذیل باتیں شامل ہوتی ہیں:

- ایسے فریقین کا وجود جن کا کسی معاملہ میں اختلاف یا جھگڑا اور مخاصمت واقع ہو
- قضیہ کی اطاعت کا لازمی ہونا
- قوت کے ساتھ نفاذ کی صلاحیت

---

[۷] العقيدة الواسطية : ص ٤٠

[۸] سنن ابن ماجه ١ / ١٥؛ سنن أبي داود وقال الترمذي: حديث حسن

⦿ قضیہ کسی بھی حکومتی اتھارٹی کے سامنے ہی پیش کیا جاتا ہے

⦿ قاضی اپنا فیصلہ گواہی اور فریقین کے بیانات کی روشنی میں کرتا ہے

⦿ فتویٰ کا تعلق عبادات واخلاق اور مستحب، مکروہ، حرام وحلال سے ہوتا ہے جبکہ قضا کا تعلق معاملات اور جرم وسزا وغیرہ سے دوسری طرف فتویٰ میں نہ تو اختلاف اور جھگڑے کا پایا جانا ضروری ہے، اس کی پابندی بھی تمام مسلمانوں یا سوال پوچھنے والے پر ضروری نہیں ہوتی۔ فتویٰ دینے والے میں نفاذ کی صلاحیت کا پایا جانا بھی ضروری نہیں۔ فتویٰ شریعت کے کسی بھی ماہر صاحب عِلم سے لیا جاسکتا ہے اور مفتی اپنا فیصلہ شرعی دلائل کی روشنی میں دینے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔ کوئی مفتی اپنا فیصلہ یا موقف محض کسی ایک شخص کے بیان اور سوال پر دے دیتا ہے۔ جبکہ عدالتی فیصلہ اُسی کو سمجھا جاتا ہے جب دو فریقین قوتِ نافذہ کے سامنے ایک معاملہ پیش کریں اور ان میں حکومت کا معین کردہ قاضی فریقین کی آرا کو سن کر اپنا فیصلہ سنائے اور یہ فیصلہ حکومتی قوت کے ساتھ نافذ کیا جائے جس سے انکار کی بظاہر کسی کو مجال نہ ہو جبکہ فتویٰ اور اجتہاد میں فریقین، قوتِ نافذہ اور بالجبر نفاذ وغیرہ کی شرائط ضروری نہیں۔

☜ بعض اہل علم نے فتویٰ اور قضیہ میں یہ فرق بھی کیا ہے کہ فتویٰ تو شریعت کا ایک عام حکم ہوتا ہے جبکہ قضیہ کا تعلق صرف فریقین سے ہوتا ہے۔ یہ بات بھی ایک حد تک درست ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے یہ کتب ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔[9]

❸ حضور اکرم ﷺ کا فیصلہ

چونکہ ہمارے پیش نظر موضوع کسی عام شخصیت کا فتویٰ یا قضیہ، استفسار یا ارشاد نہیں بلکہ ہمیں سید الکونین، خاتم المرسلین محمد ﷺ کے قضایا کے تعین کا مسئلہ درپیش ہے، اس بنا پر باوجود اس امر کے کہ قضیہ، استفسار اور فتویٰ واجتہاد میں بہت سا فرق پایا جاتا ہے لیکن ہمارے موضوع کی مناسبت سے واضح رہنا چاہئے کہ

⦿ آپ ﷺ کا ہر فتویٰ اور فرمان اُمت کے لئے تا قیامت قابل اطاعت ہے۔ اس لحاظ سے آپ کے فتویٰ، سوال کے جواب اور قضیہ میں کوئی فرق نہیں ۔ نبی کریم ﷺ کا ہر فرمان اپنی صلاحیت اور حیثیت کے اعتبار سے قضیہ کے ہی ہم پلہ بلکہ اس سے بھی برتر ہے۔

⦿ آپ کے ہر فرمان کو تسلیم کرنا جہاں شرعی طور پر ہر مسلمان کو ضروری ہے، وہاں اسلامی ریاست کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ آپ کے احکامات کی قانونی طور پر تعمیل بھی کرائے۔ آپ کے فرامین کا یہ پہلو بھی قضیہ کی صلاحیت کے مماثل ومشابہ ہے۔

⦿ آپ کے سامنے پیش ہونے والا ہر سوال اور فتویٰ چونکہ دنیا کی سب سے اہم ترین ہستی ﷺ جو قانونی وشرعی ہر لحاظ سے ممتاز ترین ہے، کے سامنے آتا ہے۔ اسلئے یہ مشابہت بھی یہاں حاصل رہتی ہے کہ قضیہ وہ ہے جو مجاز اتھارٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔

مذکورہ بالا نکات کی موجودگی میں یہ سوال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ ہم اپنے پیش نظر موضوع میں کس معاملہ کو عدالتی فیصلہ کی

---

⑨ الإحكام في تمييز الفتاوى عن الأحكام للقرافي ص٨٤، ٨٧ تا ٩٠؛ إعلام الموقعين ١/ ٣٨؛ الانصاف للمرداوي ١١/ ١٨٦؛ القضاء في الإسلام تاريخه ونظامه لإبراهيم نجيب محمد عوض ص٢٠، ٢١

حیثیت دیں اور کسے محض فرمانِ نبوی، فتویٰ نبوتؐ اور آپ کا ارشادِ گرامی سمجھ کر اپنی ترتیب شدہ فہرستِ قضایا سے خارج کر دیں۔
اس سوال کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ تحقیقی بحث موجودہ دور میں متعارف ہونے والے ایک قانونی تصور کی تکمیل کے لئے یعنی اس دور کے عدالتی نظام کی ایک ضرورت کے تحت بروئے کار لائی جا رہی ہے جبکہ مسلم علما کے ہاں قضیہ کا مفہوم اور جدید قانونی ماہرین کے تحت عدالتی فیصلہ Decision کے مفہوم میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ اس بنا پر یہ موضوع قدرے تفصیل طلب ہے:

❷ 'قضیہ کا مصداق' علماے اسلام کے ہاں

سب سے پہلے اس امر کا تعین ضروری ہے کہ کس امر کو نبی کریم ﷺ کا فیصلہ قرار دیا جائے اور کس امر کو اس سے خارج سمجھا جائے۔ جہاں تک قضیہ کی صلاحیت کا تعلق ہے، تو واضح ہو چکا ہے کہ قضیہ میں دی جانے والی رائے کی اطاعت لازمی ہوتی ہے جبکہ فتویٰ میں ایسا نہیں۔ اس اعتبار سے فتویٰ اور قضیہ میں یہ فرق عوام الناس کی حد تک تو درست ہے لیکن نبی ﷺ کی ذاتِ گرامی کے فرامین کے حوالے سے یہ فرق کافی نہیں بلکہ واجب الاتباع ہونے کی حیثیت آپ کے ہر فرمان کو حاصل ہے، الا یہ کہ اس کی صراحت آپ خود فرما دیں۔ آپ ﷺ کی مطلق اطاعت پر اللہ کے واضح فرامین (آیاتِ قرانیہ) اور احادیثِ رسولؐ موجود ہیں۔ چنانچہ آپ کے سامنے کوئی مسئلہ پیش آئے اور آپ اس میں کوئی واضح رائے اختیار فرما لیں تو آپ کے متبعین اور پیروکاروں کا فرض ہے کہ وہ اس کی اطاعت کی ہر ممکنہ کوشش کریں۔

یہی وجہ ہے کہ مختلف علماے اسلام کے ہاں نبی کریم کے قضایا ﷺ کے مفہوم میں کافی توسع پایا جاتا ہے۔ ان علما کے متعارف کرائے گئے مفہوم کی اہمیت اس لحاظ سے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہی وہ علما ہیں جنہوں نے اس موضوع پر اعلیٰ درجے کا بنیادی علمی کام بھی کیا ہے اور وہ اس موضوع پر اوّلین کتب کے بھی مؤلف ومصنف ہیں۔ پہلے ان کے بعض اقوال ملاحظہ فرمائیے، پھر قضیہ کا مصداق کا تعین کیا جائے گا:

◉ علامہ ابن الطّلاع (م۴۹۷ھ) نے 'قضایا' کو وسیع تر مفہوم میں لیا ہے۔ یعنی ہر وہ امر جس کے بارے میں آپ نے فیصلہ فرمایا یا آپ کا کوئی فرمان جو فیصلہ کن ہو اور آئندہ نزاعات میں اس سے فیصلہ کیا جا سکے، چنانچہ اُنہوں نے اس موضوع پر ترتیب شدہ اپنی کتاب کو اسی اُصول پر ترتیب دیا ہے، اپنی کتاب کے مقدمہ میں آپ لکھتے ہیں:

هذا كتاب أذكر فيه إن شاء الله ما انتهى إلي من أقضية رسول الله ﷺ التي قضى بها أو أمر بالقضاء فيها إذ لا يحل لمن تقلد الحكم بين الناس أن يحكم إلا بما أمر الله به عزوجل في كتابه أو بما ثبت عن رسول الله ﷺ أنه حكم بها أو بما أجمع العلماء عليه أو بدليل من هذه الوجوه الثلاثة[10]

''اس کتاب میں ان شاء اللہ میں نبی کریم ﷺ کے ان تمام فیصلوں کا ذکر کروں گا جو مجھ تک پہنچ سکے جن کے ساتھ آپؐ نے فیصلہ فرمایا ہے یا جن (جھگڑوں) میں فیصلہ فرمانے کا حکم دیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کے لئے جو لوگوں میں فیصلہ کرنے کا ذمہ دار بنا ہو، یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ کے احکامات یا نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ اُمور کے ماسوا سے فیصلہ کرے، جن چیزوں کے

[10] مقدمة 'أقضية الرسول' لابن الطلاع القرطبي ، حقَّقه دكتور ضياء الرحمٰن الأعظمي ص٦٦، ٧٩

بارے میں یہ پتہ چلا ہے کہ آپ نے ان کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے یا پھر علما کا اجماع کے ذریعے فیصلہ کرنا (گوارا ہوسکتا ہے) یا کوئی ایسی چیز جس سے ان تین کی بنا پر استدلال کیا گیا ہو (یعنی قیاس)۔''

اس اقتباس سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ ابن الطّلاع کا پیش کردہ مفہوم دو پہلوؤں کو شامل ہے، ایک تو آپ کے فیصلہ جات اور دوسرے وہ فرامین جن کی صلاحیت ہو کہ وہ مستقبل میں بھی فیصلہ کن قرار پاسکیں۔ اس اعتبار سے نبی ﷺ کے متعدد فرامین کو آپ کے فیصلوں کے زمرے میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں زیر نظر اقتباس کے یہ الفاظ خصوصیت سے توجہ کے لائق ہیں:

التي قضى بها أو أمر بالقضاء به ، بها / فيه ، فيها

''وہ احکام جن کے ذریعے آپ نے فیصلہ فرمایا یا انکے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم دیا یا انکے ذریعے فیصلوں میں احکام جاری کئے۔''

◉ اس موضوع پر دوسرا اہم حوالہ حافظ ابن قیمؒ الجوزیہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ آپ کی تالیف زاد المعاد کا ایک بڑا حصہ ان قضایا کو جمع کرنے پر مشتمل ہے جو نبی ﷺ نے مختلف معاملات میں صادر فرمائے۔ اس حصہ کو مرتب کرنے سے قبل آپ لکھتے ہیں:

وليس الغرض من ذلك ذكر التشريع العام وإن كانت أقضيته الخاصة تشريعًا عامًا وإنما الغرض ذكر هديه في الحكومات الجزئية التي فصل بها بين الخصوم. وكيف كان هديه في الحكم بين الناس ونذكر مع ذلك قضايا من أحكامه الكلية[11]

''اس حصہ کو ترتیب دینے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ شریعت کے عام احکام کو بھی یہاں جگہ دی جائے، حالانکہ نزاعات میں آپ کے فیصلوں کا شریعت کے عمومی احکام سے گہرا تعلق ہے۔ (باوجود اس امر کہ) اس حصہ کو ترتیب دینے کا مقصد ان حکومتی جزئیات کا تذکرہ ہے جن کے ذریعے آپ نے فریقین میں فیصلے فرمائے۔ مزید برآں یہ امر بھی کہ لوگوں کے مابین فیصلہ کرتے ہوئے آپ سے ہمیں کیا رہنمائی میسر آتی ہے۔ البتہ اس کے ساتھ ساتھ اس حصہ میں ہم شریعت کے 'احکامِ کلیہ' کا بھی تذکرہ کریں گے۔''

زیر نظر دو اہم اقتباسات سے قضیہ کے مفہوم کے تعین میں کافی مدد ملتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ دونوں اقتباس ان دو اہم مصادر کے مرتبین کے مقدموں سے ماخوذ ہیں جو اُنہوں نے اپنی کتابوں کو ترتیب دینے سے قبل رہنما خطوط کے طور پر پیش نظر رکھے ہیں۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے فیصلوں کا مصداق حسبِ ذیل اُمور ہوسکتے ہیں:

◉ فریقین کے درمیان ہر وہ فیصلہ جس میں نبی ﷺ نے کوئی حکم صادر فرمایا۔ یہ قضیہ/فیصلہ کی سادہ ترین اور عام فہم تعریف ہے۔

◉ علامہ ابن الطّلاعؒ کے مطابق ہر ایسا فرمانِ نبوی جس میں یہ صلاحیت ہو کہ وہ مستقبل میں پیش آنے والے نزاعات میں فیصلہ کن کردار ادا کرسکے۔ ایسے فرمانِ نبویؐ پر فیصلہ کا اطلاق اس کی ماہیت کی بجائے اس کی صلاحیت کے اعتبار سے ہے۔

◉ علامہ ابن قیم الجوزیہؒ نے اس میں ایک اور امر کو بھی شامل کیا ہے کہ شریعت کے احکامِ کلیہ کو بھی قضیہ میں شامل سمجھا جائے۔ احکامِ کلیہ سے مراد وہ احکام ہیں جو عمومی ہیں اور مطلق ہونے کی بنا پر عام شرعی اُمور میں فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں۔

---

[11] زاد المعاد ۵/ ۵

❺ زیر نظر مقالہ میں 'قضیہ' کا مصداق

مذکورہ بالا علمائے شریعت اور دیگر اہل علم کی آرا کی روشنی میں زیر نظر کام میں فیصلہ کو محدود مفہوم میں لانے کی بجائے، قدرے وسیع مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے، اس لئے اس میں ہر نوعیت کے فیصلوں کو جمع کرنا مناسب سمجھا گیا ہے تاکہ بعد میں اس کے مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر نوعیت کے قضایا Decisions کو جدا جدا بھی کیا جا سکے۔

ہمارے نزدیک فیصلے کی ۳ مختلف نوعیتیں ہیں جن سے ۷/اقسام کے فیصلے سامنے آتے ہیں:

صریح فیصلہ : فریقین میں ایسا نزاع اور مخاصمہ جو نبی ﷺ کے سامنے پیش ہوا اور اس میں آپ نے ایک واضح فیصلہ فرما دیا۔ اس کی دو شکلیں ہیں:

① کوئی ایسی حدیث جس میں اس واقعہ کی تفصیلات کو پیش کیا گیا ہو کہ فلاں اور فلاں کا آپس میں جھگڑا ہوا جس کی نوعیت یہ تھی، ما بہ النزاع مسئلہ یہ تھا اور وہ لوگ جھگڑتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے یا لائے گئے تو آپ نے ان کے مابین یہ فیصلہ فرما دیا۔ عموماً اس نوعیت کے قضایا میں قَضَیٰ، حَکَمَ یا رُفِعَ وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

② کوئی ایسی حدیث یا اثر جس میں اس واقعہ میں شریک ہونے والا یا اس کو سننے والا شخص یوں روایت کرتا ہے کہ ایسا ایک مسئلہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش آیا تو آپ نے اس میں فلاں فیصلہ ارشاد فرمایا۔ گویا پہلی قسم اگر امر واقعہ کی حکایت ہے تو یہ اس واقعہ کے نتیجہ کی مختصر روایت ہے۔ دوسری قسم کی مثال کے طور پر فیصلہ نمبر ۲۵۰ اور ۳۰۷ وغیرہ کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

حکمی فیصلہ : وہ صورت جن میں فریقین تو موجود نہیں اور بظاہر کسی جھگڑے کا تاثر بھی واقعہ سے نہیں ملتا، البتہ کوئی معاملہ بطورِ مسئلہ آپ ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور آپؐ نے اس میں ایک واضح رائے بیان فرما کر گویا آئندہ کے لئے ایک فیصلہ فرما دیا۔ یوں تو اس نوعیت کا تعلق بنیادی طور پر سوال و جواب یعنی استفسارات سے ہے لیکن ان کو اس اعتبار سے حکمی فیصلہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ علامہ ابن الطّلاع کی تعبیر کے مطابق اس میں یہ اتم صلاحیت ہے کہ مستقبل میں کسی پیش آمدہ مسئلہ کا وہ حل قرار پا سکے۔ البتہ اس قسم میں انہی فیصلوں کو شامل کیا گیا ہے جن کی نوعیت فعلی اور عملی ہے (نہ کہ قولی) یعنی ان میں کسی وقوعہ کا وجود پایا جاتا ہے۔ مختصر الفاظ میں نبی کریم ﷺ سے کسی نے کوئی سوال پوچھا تو آپ نے اس سوال کا جواب دے کر ایک فیصلہ فرما دیا۔ اس کی بھی دو شکلیں ہیں:

③ نبی کریم ﷺ کے سامنے بعض لوگ ایک سوال لے کر آئے تاکہ اس مسئلہ میں وہ آپ کی فرمان سے رہنمائی حاصل کریں۔ اس نوعیت کی احادیث و آثار میں زیادہ تر سُئِلَ یا سَأَلَ وغیرہ کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اس میں یہ احتمال ہوتا ہے کہ یہ سوالات کیا محض استفسار کی غرض سے تھے یا اس سے باقاعدہ کسی اختلافی مسئلہ یا معاملہ کا تعین مقصود تھا۔

④ اس کی دوسری شکل یہ ہے جس میں سوال یا استفسار بظاہر الفاظ میں موجود نہ ہو لیکن کسی وقوعہ میں دو احتمال موجود ہوں تو اس میں سے ایک احتمال کو یا ایک رائے کو ذکر کر کے آپ نے عملاً اسے اختیار فرما لیا۔ حکمی فیصلہ کی پہلی قسم (نمبر۳) میں تو وقوعہ

اصحابِ رسول کا ہوتا ہے جبکہ اس میں نبی کریم ﷺ کسی فرمان کے ذریعے فیصلہ کرتے ہیں جبکہ دوسری قسم (نمبر۴) میں نبی کریم کا فعل اور طرزِ عمل اس میں قضیہ کے ایک پہلو کا فیصلہ یا تعین فرما دیتا ہے۔

☜ یہاں یہ نکتہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ بعض واقعات کسی عدالتی جھگڑے کا تذکرہ تو ہوتے ہیں لیکن حدیث کا راوی اسے ایسے الفاظ سے ذکر کر دیتا ہے کہ وہ بظاہر کوئی کیس یا عدالتی فیصلہ نظر نہیں آتا جب کہ اس کی نوعیت سے صاف پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ کسی جھگڑے کے نتیجے میں دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر فیصلہ نمبر ۳۵ تا ۳۷ کو ملاحظہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان تینوں واقعات کے راوی حضرت ابو ہریرہ ہی ہیں گویا یہ ایک ہی واقعہ اور حدیث ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۶ اور ۳۷ میں فرمانِ نبویؐ تو موجود ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا یہ فرمان کوئی عدالتی حکم ہے جبکہ فیصلہ نمبر ۳۵ کو پڑھا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ ان دونوں احادیث میں موجود واقعہ دراصل ایک جھگڑے کی ہی روایت ہے کیونکہ یہاں مخاصمت کے صریح الفاظ موجود ہیں: أَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا ایسے ہی فیصلہ نمبر ۲۲۶ جو بظاہر ایک استفسار ہے لیکن پچھلے فیصلہ میں فیصلہ نبویؐ ہونے کی صراحت بھی موجود ہے۔

احکام کلیه : علامہ ابن قیمؒ کی تعریف کے مطابق ایسے مطلق احکام جن میں دسیوں فیصلوں کا حل موجود ہو، یا وہ شریعت کا ایک عمومی ضابطہ سمجھا جاتا ہو تو اس صورت میں بھی اس کو فیصلہ کن ہونے کی حیثیت سے ایک فیصلہ ہی قرار دیا جائے گا۔ یہ آخری شکل فیصلہ کی بجائے 'قولِ فیصل' کی قبیل سے ہے۔ چنانچہ ایسے معاملات جن میں نبی کریم ﷺ نے کسی کام کا صحابہ کرام کو حکم دیا، اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مسئلہ آپ کے سامنے پیش آیا ہو اور آپ نے اس کے بارے میں حکم صادر کر کے ایک واضح فیصلہ فرما دیا ہو۔ ایسے ہی اس کے برعکس صورت 'نہی' یعنی ممانعت کرنا بھی اسی میں شامل ہے۔ اس کی تین شکلیں ہیں:

⑤ نبی کریم ﷺ کا حکم چاہے وہ انفرادی ہو یا عمومی۔ اگر تو وہ انفرادی ہو تو اس میں زیادہ احتمال ہے کہ وہ کسی ایک خاص معاملے میں دیا گیا حکم ہے۔ البتہ نبی کریم ﷺ کے عمومی اَوامر ایک وسیع تناظر میں فیصلہ کن ہونے کی حیثیت سے آپ کے قضایا میں شامل کئے جاتے ہیں۔

⑥ پانچویں صورت کے برعکس یعنی نبی کریم ﷺ کا کسی کام سے منع کرنا۔ عموماً ان دونوں اقسام کے لئے اَمر اور نہی اور اس کے بعض دیگر صیغے جو کتبِ اُصول فقہ میں مذکور ہیں، استعمال ہوتے ہیں۔ اس نوعیت کے فیصلوں کی مثالیں فیصلہ نمبر ۲۸۶، ۲۸۷ اور ۶۶۴ وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

کسی اہم مسئلے کے پیش آنے پر اس سے روک دینا جیسا کہ فیصلہ ۶۵۸ میں ایک اُلجھن اور شکایت پیش آنے پر آپ ﷺ نے کھجوروں کو پکنے سے قبل بیچنے سے روک دیا۔ فیصلہ کو پڑھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر تو حدیث میں ممانعت کے الفاظ موجود ہیں، لیکن دراصل یہ ایک روزمرہ جھگڑے کا مستقل حل تھا۔ فیصلہ نمبر ۶۶۰ میں بھی ایسی ہی صورتحال موجود ہے۔

⑦ احکامِ کلیہ کا ایک عام اُسلوب نبی کریم ﷺ کے وہ فرامین ہیں جن میں عموم پایا جاتا ہے، مثلاً «مَن رأى مِنكم مُنكرا فليغيِّره بيده» ''تم میں جو بھی برائی دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے مٹائے...... الخ'' اسی نوعیت کے دیگر عمومی احکام کو بھی علمائے اسلام آپ کے فیصلوں میں شامل کرتے ہیں۔ اس نوعیت کے فیصلوں کے لئے فیصلہ نمبرز ۲۹۳، ۶۶۲، ۶۷۸، ۶۷۹

اور ۶۸۰ وغیرہ ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ فیصلہ نمبر ۸۱۴ میں ایسے ہی ایک حکم کلی کی بنا پر حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں فیصلہ فرمایا۔ احکام کلیہ کو فیصلہ کے طور پر ذکر نے کا مقصد یہ مفروضہ ہے کہ اس نوعیت کے مسائل میں بکثرت اختلاف پیش آتا ہے، اس لئے ان میں ایک اُصولی فیصلہ موجود ہونا چاہئے جیسا کہ حافظ ابن قیم نے بھی اس موضوع پر اپنی کتاب میں اُنہیں شامل کیا ہے۔ نیز ایسے احکامِ کلیہ کے بارے میں یہ احتمال بھی پایا جاتا ہے کہ یہ دراصل کسی جھگڑے کے فیصلے پر ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض جگہ آپ ﷺ کا فیصلہ بطورِ قولی حدیث مذکور ہوتا ہے جبکہ دراصل وہ آپ کا کسی جھگڑے میں فیصلہ ہے جیسا کہ

- فیصلہ نمبر ۲۴۳ میں «الو لاء لِمَنْ أعتق» کا لفظ بطورِ فرمانِ نبوی اور دوسرے فیصلہ نمبر ۲۴۴ میں بطورِ قضا بیان ہوا ہے۔
- فیصلہ نمبر ۵۴۱ میں درج مخاصمہ میں فیصلہ نبوی کا تذکرہ تو نہیں ہے، لیکن اگلی حدیث ۵۴۲ میں اس کی صراحت ہے۔
- فیصلہ نمبر ۶۳۷ میں نبی کریم ﷺ کا جو فرمان بیان ہوا ہے، اسی فرمان کی فیصلہ نمبر ۶۳۸ میں بطورِ قضا صراحت موجود ہے۔
- فیصلہ نمبر ۶۳۶ میں درج قولِ نبویؐ کے قضا ہونے کی صراحت فیصلہ ۶۳۵ میں موجود ہے۔
- فیصلہ نمبر ۶۴۷ میں درج فرمانِ نبویؐ کی قضا ہونے کی صراحت فیصلہ نمبر ۶۴۶ میں موجود ہے۔

☜ علاوہ ازیں ایسی احادیث جو جرائم یا سزاؤں کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، ان کا اصل دائرۂ کار عدالت اور جرم وسزا ہونے کی وجہ سے اُنہیں عدالتی فیصلے قرار دینا ہی زیادہ مناسب ہے گویا یہ احادیث کی ایسی نوعیت ہے جن کا اس ضمن میں آنا ہی قرین قیاس ہے۔ مثلاً شراب کی سزا فیصلہ نمبر ۴۱۲ تا ۴۱۶ کو ملاحظہ کریں۔ چونکہ یہ مسئلہ جرم وسزا کا ہے، اس لئے اسے عدالتی فیصلوں میں شامل سمجھا جانا چاہئے۔

یاد رہے کہ فیصلوں کی زیر نظر ۷ اقسام کی اپنے مصداق پر دلالت میں کافی فرق ہے، جوں جوں اقسام آگے بڑھتی جاتی ہیں، توں توں اس پر فیصلہ کے اطلاق میں دیگر آرا اور احتمال کا عمل دخل بڑھتا جاتا ہے لیکن ایک کام کی تمام نوعیتوں کو جمع کرنے، جامعیت کا وصف حاصل کرنے کی غرض سے، علماے اسلام کی ہم نوائی کرتے ہوئے موضوع کی مناسبت میں داخل ہونے والے ہر ممکنہ فیصلوں تک اس کو توسیع دینا مناسب خیال کیا گیا ہے۔ البتہ وہ لوگ جو اس استدلال سے مطمئن نہیں ہیں اور انہیں مقالہ کے عنوان 'نبی کریم ﷺ کے عدالتی فیصلوں' کے حقیقی اور یقینی مصداق پر ہی اصرار ہے تو اس مقصد کے لئے فیصلہ کی اوّلین دو اقسام جو تنازعہ یا مخاصمہ کی جدید اور عام معروف تعریف پر پورا اُترتی ہیں، پر مشتمل فیصلوں کی ایک جامع ومکمل فہرست بھی علیحدہ سے صفحہ نمبر ۶۰۸ پر درج کر دی گئی ہے۔

❻ کونسی احادیث فیصلے نہیں ہیں؟

جامعیت کے ساتھ ساتھ 'مانعیت' کے پہلو کو برقرار رکھنا بھی ضروری ہے تاکہ اس مفہوم میں اتنا عموم بھی پیدا نہ ہو جائے کہ ہر فرمانِ نبویؐ اس میں داخل کر دیا جائے۔ کیونکہ فیصلہ کن ہونے کی صلاحیت کے اعتبار سے یہ صلاحیت تمام احادیثِ نبویہ کو بلا استثنا حاصل ہے۔ اس لئے قضا کی ان احتمالی صورتوں میں محض معاملات اور مصالح دنیا کے اُمور کو شامل کیا گیا ہے۔ جہاں تک عبادات وعقائد اور اخلاق وفضائل کا باب ہے تو وہ ہمارے پیش نظر دائرۂ عمل سے بالکل خارج ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے فیصلوں کے تعین کا ایک آسان معیار یہ بھی ہے کہ فیصلہ کے لئے لازمی ہے کہ خبر کی بجائے وہ انشاء کا متقاضی ہو یعنی اس فرمان کی بنا پر کسی فعل کا وقوع لازم آئے۔ مثال کے طور پر نبی کریم ﷺ کے تذکرۂ ہجرت کے سال کا تذکرہ خبر کی قبیل سے ہے، نہ کہ اس میں انشاء کا کوئی پہلو پایا جاتا ہے، اس لحاظ سے اسے فیصلے میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ ہمارے پیش نظر جمع وتدوین کے کام میں بعض مقامات پر یہ مسئلہ بھی پیش آیا کہ کسی مسئلہ کے بنیادی تصور اور اجزا کو قابل فہم بنانے اور مفید قانونی مفہوم پورا کرنے کی غرض سے بعض ایسے خبر یہ واقعاتِ نبویہ کا تذکرہ بھی ضروری خیال کیا گیا جن کے بغیر بعض اوقات مطلوبہ مفہوم لینا مشکل ہوجاتا ہے۔ البتہ ایسے امدادی واقعات کو فیصلوں سے ممتاز کرنے کے لئے اس حدیث یا اثر سے قبل اور نمبرنگ کے بعد ☆ کی ایک علامت لگادی گئی ہے تاکہ یہ تعین ہوجائے کہ زیرنظر واقعہ فیصلہ کی کسی نوعیت سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس کو صرف مفہوم کی تکمیل یا توضیح وتفہیم کے لئے یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ ایسی احادیث کو مسلسل نمبر دینا اس لئے مناسب سمجھا گیا تاکہ اس کو ترتیب میں لانا اور اس کا حوالہ دینا ممکن ہوسکے۔ ایسی احادیثِ نبویہ ؐ جو کسی بھی طور فیصلوں میں شامل نہیں کی جاسکتیں اور انہیں محض امدادی مقاصد کے لئے ذکر کیا گیا ہے، آخر میں ایک مستقل صفحہ (نمبر ۶۰۹) پر ان کی بھی ایک مکمل فہرست درج کردی گئی ہے۔

❼ احادیثِ نبویہ ؐ ہی کیوں؟

ممکن ہے یہاں یہ شبہ پیدا ہو کہ نبی کریم کے فیصلوں کے لئے احادیث نبویہ کو کیوں پیش کیا گیا ہے، دیگر مراجع سے استفادہ کیوں نہیں کیا گیا۔ اس طرح تو فیصلوں سے بڑھ کر یہ حدیث نبوی کی ہی ایک کتاب نظر آتی ہے۔

اس کی وجہ بڑی ظاہر اور معقول ہے کیونکہ نبی کریم کے بارے میں کسی فرمان کا دعویٰ کرنا یا ان کے کسی موقف کا تذکرہ کرنا انتہائی اہمیت اور ذمہ داری کا کام ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو مجھ پر کوئی جھوٹی بات کہے تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔''[۱۴] اس بنا پر اس سلسلے میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ علاوہ ازیں احادیثِ نبویہ ؐ کی کتب سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ کے فیصلوں کا کوئی مستند ترین ذخیرہ ہو نہیں سکتا۔ بلکہ یہ کتبِ احادیث قرآنِ مجید کے بعد دنیا بھر کی مستند ترین دستاویزات ہیں اور اُمتِ اسلامیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ان احادیث کی حفاظت کے لئے نہ صرف تحقیق وتدقیق کا ایک غیر معمولی فن ایجاد کیا جس کی مثال آج بھی دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے بلکہ اپنے مقتدیٰ وپیشوا نبی آخرالزمان ﷺ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کے ذریعے محفوظ کرکے رہتی دنیا کے لئے میسر کردیا۔ آج کے جدید دور میں بھی کسی عظیم سے عظیم رہنما کی زندگی کو محفوظ کرنے اور اس کے اقوال وفرامین اور معمولات کو جاننے کا اس قدر مثالی انتظام وانصرام موجود نہیں۔ اس بنا پر کتبِ احادیثِ نبویہ ؐ سے ان فیصلوں کو جمع کرنے سے اس کام کی اہمیت ووقعت نہ صرف کئی گنا بڑھ جاتی ہے بلکہ ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے گناہگار ہونے سے بھی بچاتی ہے۔ البتہ اس میں کہیں کہیں انتہائی شاذ ونادر بعض کتب سیرت یا ان مآخذ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جو دوسری، تیسری صدی ہجری کے بعد ترتیب دیے گئے ہیں۔

---

[۱۴] صحيح البخاري (۱۰۷)

❽ واقعات کی تکمیل اور اس کے حوالہ دینے کا اُسلوب

دورِ نبوی میں عدالتی واقعات کو اس طرح پوری تفصیلات سے تو ذکر نہیں کیا جاتا تھا، جیسا کہ آج کل کا معمول ہے کہ ہر عدالت میں ایک کاتبِ عدل موجود ہوتا ہے جو عدالت کی پوری کاروائی کو درج کرتا جاتا ہے۔ البتہ سادہ اَدوار میں فیصلے کی اہم جزئیات پوری طرح ضرور محفوظ ہوتی تھیں اور کوئی آج بھی چاہے تو ان فیصلوں سے فریقین، مسئلہ نزاع، فیصلہ، گواہ اور ان کے بیانات کو نکھار کر پیش کرسکتا ہے۔ البتہ یہ ایک عظیم الشان، مستقل اور انتہائی محنت طلب کام ہے۔

یہ امر واضح ہے کہ ایک واقعے کا تذکرہ ایک حدیث میں پورا اور یکجا ملنے کی بجائے متعدد احادیث میں بکھرا ہوا ہے۔ متعدد احادیث کو ملا کر ایک واقعہ بنانا اور پھر اس سے عدالتی فیصلہ کے تمام اجزا کو نکھارنے سے قبل پہلے مرحلے میں کم ازکم ان فیصلوں اور احادیث کو جمع کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ پیش نظر کام میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ایک واقعہ کی دیگر تفصیلات کی طرف کم ازکم اشارہ کر دیا جائے۔ اس بنا پر ان احادیث کے حوالوں میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر حدیث کے متعدد حوالے ذکر کر دیے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ حوالے تکرار کے لئے نہیں اور ہر جگہ ایک ہی حدیث ہی موجود نہیں ہے جیسا کہ عموماً مختلف کتب میں ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ یہاں صرف انہی حوالوں کو حواشی میں جگہ دی گئی ہے جن میں اصل واقعہ پر کوئی اضافی بات ملتی ہے اور اس سے واقعہ کا کوئی پہلو مکمل ہوتا ہے۔☆ سب سے پہلے کامل اور جامع تر حدیث کے متن کو اوپر پیش کیا گیا ہے، پھر اس متن کا اصل حوالہ درج کیا گیا ہے۔ اور بعد میں امدادی حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے ان کیسوں کو مکمل کرنے اور ان کے کوائف جمع کرنے کی مستقل علمی کاوش کی جائے۔

احادیث کے حوالے کے لئے ایک قدیم طریقہ ہمارے ہاں زیرِ استعمال ہے کہ کتاب اور باب کا نام مکمل درج کیا جاتا ہے لیکن بیسویں صدی کے وسط میں بعض مسلمان محققین نے قرآنِ کریم کی آیات کی طرح بنیادی کتبِ حدیث کے بھی نمبرز متعارف کرا دیے ہیں۔ یہ حوالہ دینے کا مختصر اور معیاری انداز ہے۔ اسی کو اختیار کرتے ہوئے زیادہ تر احادیث نمبرز پر انحصار کیا گیا ہے۔ نمبرز کی یہ سکیمیں بھی مختلف ہیں جس میں سے سب سے مقبول اور مستند ترین نمبرنگ سکیم جو مصر کے معروف محقق اور محدث شیخ فواد عبدالباقی (مصنف اللؤلؤ والمرجان) نے متعارف کرائی ہے، اس کو اختیار کیا گیا ہے۔

☜ اگر احادیث کے نمبرز کی وجہ سے کسی وقت متن کے اصل حوالے کو آگے کرنا ناگزیر ہو گیا ہے تو اس صورت میں اس نمبر کے نیچے نشان لگا دیا ہے، تاکہ احادیث کے نمبرز کا تسلسل برقرار رہ سکے۔ البتہ جہاں لائن موجود نہیں ہے، وہاں اوپر درج شدہ حدیث کا حوالہ پہلا ہی ہے۔

☆ مثال کے طور پر فیصلہ نمبر ۱۸۲ کو دیکھا جائے جو صحیح سنن ابو داود سے لیا گیا ہے، یہی فیصلہ صحیح سنن نسائی اور مستدرک حاکم میں بھی موجود ہے، جہاں درپیش مسئلہ اور فیصلہ میں عدت کی مدت کی صراحت وغیرہ موجود ہیں۔ اس کا حقیقی علم ان تینوں مآخذ سے متعلقہ فیصلہ کو نکال کر تقابل کرنے سے ہوسکتا ہے۔

⑨ فیصلوں کی استنادی حیثیت

نبی کریم ﷺ کی طرف ان واقعات کی نسبت کو پختہ اور قابل اعتماد بنانے کے لئے ان واقعات کی فنی تحقیق بھی کی گئی ہے اور احادیث نبویہ پر صحت وضعف کے حکم بھی لگائے گئے ہیں۔ واقعات کی فنی اور استنادی حیثیت کا تذکرہ نیچے حوالے کے آخر میں بریکٹ میں موجود ہے۔ اکثر وبیشتر احادیث میں بیسویں صدی کے عظیم محدث شیخ ناصر الدین البانی کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے جیسا کہ اُنہوں نے سنن اربعہ (سنن ابوداود، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ) میں ہر کتاب کو دو اقسام میں بانٹ دیا ہے مثلاً صحیح سنن ترمذی اور ضعیف سنن ترمذی وغیرہ۔ چنانچہ سنن اربعہ کے حوالے دینے کی بجائے صحیح سنن ترمذی وغیرہ کے حوالے سے ازخود علم ہو جاتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف۔ ضعیف احادیث کو درج کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بنا پر غیر مستند حدیث کا سہارا لیتا ہے تو ضعف کی صراحت کی بنا پر اس کے استدلال کی حیثیت بھی واضح ہو سکے۔

علاوہ ازیں دیگر ائمہ محدثین مثلاً امام ذہبی، امام حاکم اور امام ترمذی رحمہم اللہ وغیرہ کے احادیث کی سندی حیثیت پر اَحکام کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ بریکٹ میں درج حکم اس امام کا ہے جو اس سے متصل قبل حوالہ کی کتاب کا مصنف ومؤلف ہے۔ یعنی جب کسی امام حدیث کی کتاب کا حوالہ ذکر کرنے کے فوراً بعد بریکٹ میں حدیث پر حکم ذکر کیا گیا ہو تو وہ حکم اس امام کا سمجھا جائے جو آخری کتاب کا مؤلف ومصنف ہے۔ بعض اوقات حدیث میں علت کی مختصر صراحت بھی کر دی گئی ہے، جب وہ ضعیف ہو۔

ایسی کتب حدیث جن پر صحت وضعف کے حوالے سے کام ہو چکا ہے، ان سے بھرپور استفادہ کے بعد جن احادیث پر ابھی تک کام نہیں ہو سکا اور جو شاذ ونادر ہیں، اُنہیں بغیر صحت وضعف کے درج کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ تاحال ان احادیث کی صحت وضعف کے متعلق کوئی مستند حکم دستیاب نہیں ہے۔

⑩ فیصلوں کی ترتیب

نبی کریم کے فیصلوں پر ماضی میں بھی چند ایک کتب موجود ہیں جن میں فیصلوں کو قدیم فقہی تقسیم کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ مسلم ممالک میں بھی عموماً یہی قدیم فقہی ترتیب ہی کتابوں میں زیر استعمال ہے۔ اپنے موضوعِ تحقیق کا خطہ پیش کرتے ہوئے اسی ترتیب کو پیش نظر رکھ کر فیصلوں کی ابواب بندی کی گئی تھی جس بنا پر اس مقالہ کے آٹھ ابواب بنائے گئے تھے لیکن عملی کام کے دوران متعدد اہل علم اور ماہرین قانون کے مشوروں اور اپنے سپروائزر پروفیسر ڈاکٹر شبیر منصوری کی ہدایات کی روشنی میں اس قدیم ترتیب پر نظر ثانی کر کے نئے اُسلوب کو اختیار کیا گیا ہے، جس کی خصوصیات یہ ہیں:

① اس سلسلے میں لکھی جانے والی کئی اہم کتب کی ترتیب کو سامنے رکھنے کے بعد، حال میں اُس جدید ترین موضوعاتی ترتیب سے زیادہ فائدہ اُٹھایا گیا ہے جسے جامعہ ازہر، مصر کے علما نے بیسویں صدی کے اواخر میں متعارف کرایا۔

② اس تقسیم کو اختیار کرتے ہوئے اس امر کا خاص طور پر دھیان رکھا گیا ہے کہ یہ عدالتی فیصلے اس جدید عدالتی نظام کی موضوعاتی ترتیب کے قریب تر ہوں جس سے ہمارے ہاں قانون دان حلقے عام طور پر متعارف ہیں۔

③ علاوہ ازیں پاکستان میں قانون کی اسلامائزیشن کے عمل کو بھی سامنے رکھا گیا ہے۔

ان تین خصائص اور ضروریات کے پیش نظر مقالے کے ابواب کی ترتیب اور ذیلی عنوانات کو ازسرنو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور اس طرح یہ مقالہ اس جدید قانونی ترتیب کے مطابق ہوگیا ہے جو اس دور میں موجود ہے۔ اس ترتیب کے حصول کی تفصیلات کو نظرانداز کرتے ہوئے عملاً اس کی افادیت بعض مثالوں سے پیش کرنا مناسب ہوگا:

⊙ پاکستان میں ۱۹۶۲ء میں عائلی قوانین نافذ ہوئے...... جدید قانونی تقسیم میں فیملی اور پرسنل لاء کی تقسیم کی جاتی ہے جبکہ قدیم مسلم ذخیرۂ علم میں یہ تقسیم نہیں ملتی۔ چنانچہ زیرِ مقالے کا پورا دوسرا باب شخصی اور عائلی اُمور پر فیصلوں کے لئے مختص ہے۔

⊙ پاکستان میں ۱۹۷۹ء میں حدود آرڈیننس کا نفاذ عمل میں آیا اور اس کے چند برسوں بعد قصاص ودیت آرڈیننس اور پھر توہین رسالت وغیرہ کے قوانین نافذ ہوئے۔ زیرنظر مقالے کا تیسرا باب عقوبات، حدود اللہ، قصاص ودیت اور قانون توہینِ رسالتؐ وغیرہ کے لئے مختص ہے۔ اس طرح ان دو ابواب میں پاکستان میں قانون کی اسلامائزیشن کے پورے عمل کو سامنے رکھتے ہوئے اسی ترتیب سے نبی کریم ﷺ کے فیصلے پیش کردیے گئے ہیں، تاکہ ان سے بآسانی فائدہ اُٹھایا جاسکے۔

⊙ مقالے کا چوتھا باب مالی معاملات کے بارے میں ہے جس میں ہمہ نوعیت کے مالی معاملات پر نبی کریم ﷺ کے فیصلے ایک بالکل نئی ترتیب سے جمع کردیے گئے۔

مثال کے طور پر تحقیقی خطہ کے مطابق چوتھا باب نکاح اور پانچواں باب طلاق کے بارے میں تھا۔ یہ دونوں ابواب اب دوسرے باب کی ذیلی فصل نمبر۲ اور ۳ میں چلے گئے ہیں۔ خطہ کے مطابق چھٹا باب وراثت کے اُمور کے لئے مختص تھا۔ علماے ازہر کی تقسیم کے مطابق وراثت بھی چونکہ پرسنل لاکا ہی ایک حصہ ہے، اس لئے اس کو دوسرے باب کی ہی آخری یعنی چوتھی فصل بنادیا گیا ہے۔ جبکہ وراثت میں وصیت کا عنوان چونکہ کسی فرد کے ذاتی تصرف سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے اسے معاملات کی دوسری فصل کے ذیلی نکتہ میں پیش کردیا گیا ہے۔

چونکہ یہ تقسیم بالکل جدید اور کافی مفید ہے، اس لئے مقالہ کے پانچوں ابواب بالخصوص باب نمبر۲، ۳ اور ۴ سے استفادہ کے لئے ان کی ذیلی فصول اور تقسیمی ڈھانچے کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ درو انِ ترتیب علماے ازہر کی اس ترتیب کی افادیت اور معنویت کا بخوبی احساس ہوا ہے۔ بالخصوص باب چہارم کی ترتیب بالکل ہی نئے ڈھنگ پر ہے لیکن اس سے کام کی افادیت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ ان شاء اللہ

غرض ابواب اصل خطہ سے بظاہر تو کم ہوگئے ہیں لیکن درحقیقت موضوعات پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں۔

⓫ تشریح، تجزیہ وتبصرہ

① احادیث کی تشریح ووضاحت ایک عظیم علمی ذمہ داری اور اعلیٰ علمی صلاحیت کا متقاضی ہے جس کا مظہر وہ بیسیوں شروحِ حدیث ہیں جو ہر کتب کے حوالے سے مختلف ائمہ اسلاف نے تحریر کی ہیں۔ ہر حدیث کا مفہوم ومدعا اور اس میں موجود علمی نکات کی وضاحت ایک مستقل علمی کام ہونے کے ناطے ترک کردیا گیا ہے۔ البتہ جہاں کہیں کسی فیصلہ کا سادہ مفہوم ہی واضح نہ ہورہا ہو، وہاں اس فیصلہ کے فوراً بعد تشریح کے عنوان سے ضروری وضاحتیں درج کردی گئی ہیں، دیکھئے فیصلہ نمبر ۵۹۲، ۶۳۵، ۶۳۸ اور ۶۸۵

فیصلوں کے مشکل الفاظ کی وضاحت ان کتب سے کی گئی ہے جو اسی مقصد کے لئے بطور خاص لکھی گئی ہیں۔

② ہر حدیث سے بہت سے فقہی احکام صادر ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ کام بھی موضوع سے خارج ہے، اس لئے صرف ایسے مقامات جہاں دو فیصلوں میں بظاہر تعارض نظر آ رہا ہو، وہاں اس تعارض کو رفع کرنے کے لئے ضروری اشارات دے دیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر فیصلہ نمبر ۶۶۵ میں بیع سلم اور فیصلہ نمبر ۶۶۶ میں تعلیم قرآن کی اُجرت پر تعارض کو رفع کیا گیا ہے۔

③ چونکہ یہ مقالہ ایسے حضرات کو پیش نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جن کا شرعی علم کوئی اونچے درجے کا نہیں اور انہیں اسلامی اصطلاحات سے بھی کما حقہ آگاہی نہیں، اس لئے ہر باب کے شروع میں ایک تفصیلی مقدمہ تحریر کیا گیا ہے، جس میں اس باب کے مجمل تصورات اور موضوع کے وہ حصے جو فیصلوں میں آنے سے رہ گئے ہیں، البتہ وہ شریعتِ اسلامیہ کا اہم حصہ ہیں، انہیں پیش کیا گیا ہے۔ متعلقہ قرآنی آیات واحادیث کے علاوہ مختصر فقہی مواقف کا بھی تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ تعارف مستقل بالذات ہدف ومقصد نہیں بلکہ فیصلوں کی تفہیم کے پیش نظر لکھا گیا ہے، اس لئے اس تعارف کے عنوانات کو نہ تو فہرست مضامین میں جگہ دی گئی ہے اور نہ ہی تمام تفصیلات کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زیادہ تر ایسی کتب کے حوالے دینے کا رجحان رکھا گیا ہے جہاں ضرورت پیش آنے پر متعلقہ بحث کو نکال کر شرح وبسط سے سمجھا جاسکتا ہے۔ اس بنا پر اسے ان موضوعات کا ایک مختصر انڈیکس بھی کہا جاسکتا ہے۔

④ علاوہ ازیں ہر فیصلے سے کیا نتیجہ اور کیا قانونی نکتہ حاصل ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہر فیصلہ کو سامنے رکھ کر اس پر تجزیہ وتبصرہ تحریر کیا گیا ہے۔ یہ بھی مناسب تھا کہ اس تبصرہ کو ہر حدیث کے بعد درج کر دیا جاتا لیکن چونکہ ایک مکمل موضوع کے حوالے سے یہ تبصرہ کیا گیا ہے جو بعض اوقات ایک فصل میں پھیلے فیصلوں تک وسیع بھی ہو جاتا ہے، اس بنا پر ہر فصل کے بعد یہ تجزیہ وتبصرہ درج کیا گیا ہے۔ متعدد ایسے فیصلے جنہیں تکرار سے بچنے کے لئے دوبارہ ذکر کرنے سے احتراز کیا گیا ہے ان کے نمبرز کے حوالے کے ساتھ انہیں ان قانونی نکات وتوضیحات میں درج کر دیا گیا ہے۔ یہ قانونی نکات تمام فیصلوں کا حاصل اور نچوڑ ہیں جن کو سمجھنے کے لئے حوالہ شدہ فیصلے کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ الغرض ان قانونی نکات میں پانچ قسم کے کام کئے گئے ہیں:

- قانونی نکات کی نشاندہی
- مغلق ومبہم فیصلوں کی توضیح
- متعارض فیصلوں میں موافقت
- مماثل فیصلہ جات کی نشاندہی
- خلاصۂ بحث

قانونی نکات کی نشاندہی میں ایک سے زائد ایسے قانونی نکات کو ذکر کرنے سے احتراز کیا گیا ہے جن کا تذکرہ ایک مستقل فیصلہ کے طور پر دوسری جگہ کر دیا گیا ہے۔ البتہ جس قانونی نکتہ کی کوئی مستقل عنوان بندی موجود نہیں، اُنہیں پیش کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر فیصلہ نمبر ۲۵۸، ۳۲۵، ۳۳۰، ۳۳۷، ۳۶۳، ۴۲۹، ۴۷۱، ۴۸۱ اور ۵۱۰ میں ایک سے زیادہ قانونی نکات موجود ہیں۔

الغرض نکتہ نمبر ۳ اور ۴ کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ اوّل الذکر مقدمات کے ضروری تصورات ہیں جبکہ قانونی نکات والا کام نتائج پر مشتمل ہے!

⑫ ماضی میں اس موضوع پر ہونے والا کام

اس موضوع پر بہت سا مواد کتبِ حدیث اور کتبِ شریعت میں موجود ہے لیکن مخصوص مروّجہ اُسلوب اور ایک مقام پر یہ مواد یکجا مرتب ومیسر نہیں ہے۔ اب تک اس موضوع پر ہونے والے کام کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

① امام مالکؒ بن انس کی کتاب رسالة في الأقضية ہے جس کا تذکرہ امام ذہبیؒ نے کیا اور بتایا ہے کہ اس کی ایک جلد ہے۔[۱۳]

② اسی موضوع پر ابوعبید قاسم بن سلام ہروی (م۲۲۴ھ) کی کتاب القضاء ہے جس سے علامہ ابن قیمؒ نے اپنی مشہور کتاب إعلام الموقعين میں بعض حصے درج کئے ہیں۔[۱۴]

③ امام سریج بن یونس بغدادیؒ (م۲۳۵ھ) کی کتاب القضاء ہے جو ڈاکٹر عامر حسن صبری کی تحقیق کے بعد شائع ہوچکی ہے۔

④ عبداللہ بن عروہ ابومحمد ہروی (م۳۱۱ھ) کی کتاب الأقضية ہے جس کا تذکرہ امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔[۱۵]

⑤ ابن دباغ خلف بن قاسم ازدی اندلسی (م۳۹۳ھ) کی کتاب أقضية شريح ہے جس کا تذکرہ امام ذہبیؒ نے کیا ہے۔[۱۶]

⑥ امام ابن ابی حاتم رازی (م۳۲۷ھ) کی کتاب الأقضية ہے جس کا تذکرہ مغلطائی نے اپنی کتاب إكمال میں کیا ہے۔[۱۷]

⑦ علامہ ابن قیم الجوزیہ کی مشہور کتاب زاد المعاد کی پانچویں جلد نبی کریم ﷺ کے فیصلوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔

⑧ علامہ ابن الطّلاع قرطبی (م۴۹۷ھ) نے ایک رسالہ أقضية النبي میں نبی کریم ﷺ کے تقریباً ۱۰۰ فیصلوں کو جمع کیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۲۴۷ صفحات ہے جس پر شیخ قاسم رفاعی (چیف جسٹس شرعی عدالت، لبنان) کے حواشی بھی موجود ہیں۔ ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی (پروفیسر مدینہ منورہ یونیورسٹی) نے جامعہ ازہر میں اس رسالہ کی تحقیق پر Ph.D کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یہ تحقیق شدہ رسالہ اب مطبوعہ شکل میں موجود ہے جس کا اُردو ترجمہ ادارہ معارف اسلامی نے بھی ۱۹۹۰ء میں شائع کردیا ہے۔

⑨ شیخ ظہیرالدین مرغینانی (م۵۰۶ھ) نے أقضية الرسول کے موضوع پر ایک کتاب تالیف کی جس کا ذکر مختلف علما نے کیا ہے لیکن یہ کتاب اب ناپید ہے اور زمانی حوادث کی نذر ہوچکی ہے۔[۱۸]

⑩ اسی عنوان سے ایک کتاب محمد بن فرج المالکی کی بھی ہے جو ۵۵۰ ہجری کے آس پاس لکھی گئی لیکن یہ بھی ناپید ہے۔[۱۹]

⑪ نواب صدیق حسن خان نے کتاب بلوغ السؤل في أقضية الرسول تالیف کی جو ۱۲۹۲ھ میں ہندوستان میں شائع ہوئی لیکن اس میں بھی فیصلوں کی تعداد ۲ صد سے زیادہ نہیں۔

⑫ امام ذہبیؒ نے امام بخاریؒ کے حالاتِ زندگی میں ذکر کیا ہے کہ اُنہوں نے قضايا الصحابة والتابعين پر ایک کتاب لکھی لیکن یہ کتاب بھی ناپید ہے، نامعلوم دستبردِ زمانہ کی نذر ہوچکی۔

⑬ عبداللطیف صدرالدین سلیمی نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں ایم اے کی سطح کا ایک مقالہ الأقضية الجنائية

---

⑬ سير أعلام النبلاء ٨/ ٨٩
⑭ إعلام الموقعين ١/ ٦٢
⑮ سير أعلام النبلاء ١٤/ ٢٩٤
⑯ سير أعلام النبلاء ١٧/ ١١٤
⑰ إكمال تهذيب الكمال ص ٤٢٩ في ترجمة بكر بن عبد الله المزني، تحقيق: مصلح بن جزاء الحارثي
⑱ كشف الظنون ١/ ٨١
⑲ كشف الظنون ١/ ٨١

في عهد النبي ﷺ والخلفاء الراشدين کے نام سے لکھا۔

مذکورہ بالا کتب کے اب صرف نام باقی ہیں، ان میں چند (۳، ۷، ۸، ۱۱ اور ۱۳) کے ماسوا کوئی کتاب اس وقت دستیاب نہیں ہے۔ یوں بھی یہ کتب بہت اوائل دور میں ترتیب دی گئیں ہیں۔ اکثر کتب تو ایک رسالے سے زیادہ نہیں، مختلف کتبِ حدیث میں أقضية النبي کے نام سے جو عناوین قائم ہیں، ان میں ان سے زیادہ مواد مل جاتا ہے۔ ان کتابوں سے آپ ﷺ کے فیصلوں کو حاصل کرنا بھی ایک محنت طلب کام ہے کیونکہ ان کی ترتیب وتدوین درکار ہے۔ جو کتب اس وقت دستیاب ہے، ان میں ۲۰۰ سے زیادہ فیصلے موجود نہیں جبکہ زیرِ نظر مقالہ میں ۹۸۶ فیصلوں کو مستند ذرائع سے جمع کر کے جدید قانونی ترتیب کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ اسوقت تک اس موضوع پر سب سے بہترین کتاب علامہ ابن الطّلاع کی ہے جس سے مقالہ کا مختصر تقابل پیش خدمت ہے:

⑬ ابن الطّلاع کی کتاب اور پیش نظر مقالہ

مصنف ابن ابی شیبہ میں نبی کریم ﷺ کے چند ایک قضایا کو دیکھ کر آپ نے اس کتاب کی تالیف کا قصد کیا تاکہ آپ ان قضایا میں اہم اضافہ جات کر سکیں جیسا کہ آپ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ وہ فیصلے ۱۰۰ سے زیادہ نہیں ہیں[20]۔

لیکن عملاً علامہ ابن الطّلاع رحمہ اللہ کے پاس نہ تو کتبِ حدیث کے ضروری مجموعے موجود تھے اور نہ ہی آپ کو علم حدیث سے غیر معمولی لگاؤ تھا۔ بلکہ آپ کی زیادہ تر مہارت فقہ میں تھی اور زیادہ تر کتبِ فقہ ہی آپ کے زیرِ مطالعہ تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے بے شمار ایسے قضایا کو نظرانداز کر دیا جو صحاحِ ستہ میں موجود ہیں۔ مزید برآں آپ نے کئی قضایا کے حوالوں میں نادر کتبِ فقہ کا تو تذکرہ کیا ہے لیکن وہی احادیث اس سے زیادہ مکمل صورت میں کتبِ حدیث مثلاً جامع ترمذی وسنن نسائی وغیرہ میں موجود ہیں۔ چنانچہ أقضية الرسول کے محقق ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی لکھتے ہیں:

وصلت إلى ابن الطلاع مصادر نفيسة في الأحاديث النبوية من الصحيحين للإمامين البخاری ومسلم وموطأ الإمام مالك وسنن النسائي وأبي داود فجمع مواد كتابه منها، ما تمكّن من جمعه وترك منها الكثير وبدأ ينقلها من الكتب الفقهية وأما جامع الترمذي وسنن ابن ماجه والدارمي والدارقطني والبيهقي والمستدرك للحاكم فلم تكن معروفة عنده فلا شك أنه معذور فيما فاته من هذه الكتب ولكن ما السبب في نقله من كتب الفقه كالنوادر لابن أبي زيد والواضحة لابن حبيب والأشراف لابن المنذر والفوائد للأصيلي بينما تجد هذه الأحاديث في سنن أبي داود والنسائي وغيرهما من الكتب المعروفة لديه. ولا أرى مُبررا لذلك إلا أنه كان مُتمكّنا من الكتب الفقهية أكثر من تمكُّنه من كتب الحديث[21]

---

[20] أقضية الرسول تحقيق: شيخ قاسم الرفاعي ص ٦

[21] أقضية الرسول ﷺ بتحقيق دكتور ضياء الرحمن اعظمى ص ٥٧

اس اقتباس سے پتہ چلتا ہے کہ

① اُنہوں نے کتبِ حدیث سے کئی ایک قضایا کو ترک کردیا۔

② ان قضایا کو ان کے اصل مراجع کی بجائے ثانوی مراجع سے ذکر کیا گیا ہے۔

③ ان کے پاس قضایا کے کئی بنیادی مراجع موجود نہیں تھے، کیونکہ اس دور میں کتاب کا حصول اور نسخہ بنانا بھی ایک مشکل امر تھا۔

دوسرا فرق

اسے جاننے کے لئے ابن الطّلاع کی کتاب کا نام اور ان کے منہج تالیف کو سمجھنا ضروری ہے۔ کتاب کے مختلف نام یہ ہیں:

① حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا نام أقضية الرسول ﷺ قرار دیا ہے، اور یہی نام متقدمین ومتاخرین کے ہاں زیادہ مشہور ہے جیسا کہ علامہ زرقانی نے شرح المواهب میں بھی یہی ذکر کیا ہے۔

② ابن فرحونؒ نے اس کتاب کا نام أحكام النبي ﷺ قرار دیا ہے، اور ابن بشکوال اور ابن خیر کے نزدیک بھی یہی نام ہے۔

③ خطیب بغدادی نے دونوں ناموں کو جمع کردیا ہے: له أحكام النبي ﷺ كتاب الأقضية

④ بعض لوگوں نے اس کا نام نوازل الأحكام النبوية ﷺ بتایا ہے۔[۴۲]

آخری تین ناموں سے اس مواد کا بھی پتہ چلتا ہے جس پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کے قضایا بہ کثرت موجود ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ یہ کتاب نبی کریم ﷺ کے متعدد اوامر ونواہی اور اَحکام کو بھی شامل ہے، صرف قضایا پر ہی منحصر نہیں ہے۔ ایسے ہی اس کتاب میں جا بجا فقہی مباحث بھی موجود ہیں۔ اس بنا پر ابن الطّلاع کی کتاب کو صرف قضایا پر مشتمل کتاب قرار دینا درست نہیں۔

تیسرا فرق

اس کتاب میں نکھار کے ساتھ قضایا کا تذکرہ موجود نہیں ہے، نہ ہی کسی قضیہ کا مکمل تذکرہ یہاں ملتا ہے۔ اس بنا پر کہیں پیراگراف کے درمیان میں ایک قضیہ سامنے آتا ہے تو کہیں اس کا ایک جملہ مل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کتاب کے متعدد محققین نے اس کتاب میں درج فیصلہ جات کا شمار اور نمبر بھی نہیں لگائے، کیونکہ ایسا کرنا بذاتِ خود ایک مشکل کام ہے۔ البتہ اس کتاب کے محقق ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی نے اس میں درج واقعات کے اصل حوالے تلاش کرنے کی کوشش کی ہے، علاوہ ازیں خود اُنہوں نے 'استدراکات' کے تحت بہت سے ایسے فیصلوں کا اضافہ کیا ہے جو اس کتاب میں موجود نہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر یہ کتاب تحقیقی کام کا ایک اہم مرجع تو بن سکتی ہے، لیکن اس پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ موضوع کا حق ادا کرنے کے لئے اس میں درج فیصلہ جات کے علاوہ بیسیوں مزید فیصلوں کو پیش کرنا اور ان کے متون کو مکمل کرنے، حوالہ جات دینے اور مناسب ترتیب میں لانے کی اشد ضرورت ہے۔

---

[۴۲] أقضية الرسول ﷺ بتحقيق دكتور ضياء الرحمن اعظمى ص ۵۸

⑭ زیر نظر مقالے میں کیا گیا کام

* بڑی تعداد میں نبی کریم ﷺ کے فیصلوں کو ترتیب کے ساتھ یکجا کرنا جس کی مثال سابقہ کتب میں نہیں ملتی۔
* ان فیصلوں کو جدید قانونی تقسیم کے مطابق ترتیب دینا، ملتی جلتی احادیث کو منطقی ترتیب کے مطابق درج کرنا۔
* فیصلوں کی اصل عربی عبارت کا حصول اور اس پر اِعراب لگانا تاکہ ان کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔
* فیصلوں پر فقہی عنوان بندی کرنا جس سے ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔
* فیصلوں کی صحت وضعف کا حکم تلاش کر کے اس کی نشاندہی کرنا
* فیصلوں کے دیگر حوالہ جات کو جمع کرنا تاکہ ضرورت پڑنے پر ان کتب سے کیس کو مکمل کرلیا جائے۔
* مشکل الفاظ کے معانی کا اہم کتبِ لغت سے اندراج
* پیچیدہ احادیث کی ضروری تشریح اور بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق وغیرہ
* ایک دوسرے سے ملتے جلتے، قریبی مفہوم رکھنے والے واقعات اور استدلالات کی جامع فہرست
* ہر باب کا جامع تصور اور اسلامی شریعت کی اصطلاحات کو سمجھنے کے لئے ہر باب کے شروع میں ایک تفصیلی مقدمہ
* قانونی نکات وسفارشات
* مشترک فیصلہ جات کی مکمل فہرست
* آیاتِ قرآنی کا انڈیکس
* فیصلوں میں درج مقامات کا انڈیکس
* ایسے صریح عدالتی فیصلہ جات کی مکمل فہرست جن میں تنازعہ، مخاصمت اور فریقین کی باقاعدہ نشاندہی موجود ہو۔

⑮ مقالے میں استعمال کئے گئے رموز وعلامات

① بعض اوقات کسی فیصلہ سے کئی قانونی نکات حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس مقالہ کو مفید ومؤثر بنانے کے لئے ان فیصلہ جات کو دوبارہ بھی ذکر کر دیا گیا ہے جیسا کہ عموماً کتبِ حدیث مثلاً صحاح ستہ میں ایک ہی حدیث مختلف مسائل کے لئے دوبارہ لائی جاتی ہے۔ (مثلاً فیصلہ نمبر ۲۹۷) اس نوعیت کے فیصلے ۱۰۰ کے قریب ہیں جن کو دو مختلف عنوانات کے تحت پیش کیا گیا ہے۔ ۴ فیصلے ایسے ہیں جو تین مقامات پر بہ تکرار لائے گئے ہیں۔ البتہ قاری کی مدد کے لئے ایسے فیصلہ جات کی نہ صرف ایک جامع فہرست (صفحہ نمبر ۶۱۰ پر) لگا دی گئی ہے بلکہ ہر ایسے فیصلے کے آخر میں دوسرے مکرر فیصلے کا نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ فیصلہ پیچھے گزر چکا ہے تو وہاں 'راجع' (پیچھے دیکھیں) اور اگر آگے آرہا ہے تو وہاں 'اُنظُر' (آگے دیکھیں) کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

② حوالہ جات ہر صفحہ کے نیچے دیے گئے ہیں، گنجائش ہو تو ایک سطر میں دو حوالے بھی ذکر دیے گئے ہیں۔ لیکن کسی ممکنہ غلطی سے بچنے کے لئے حوالہ جات کے نمبر مسلسل رکھے گئے ہیں جو ا سے ۱۰۰ تک چلتے ہیں، اس کے بعد پھر ا سے دوبارہ حوالہ نمبر شروع ہوجاتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی حاشیہ پچھلے صفحہ پر بھی رہ جائے تو اس تک بآسانی پہنچا جاسکتا ہے۔ ایسا کرنا اس لئے ضروری تھا کہ اُردو سافٹ وئیر میں اس کی گنجائش موجود نہیں کہ ہر صفحے کے نیچے خود کار طریقے سے حوالہ لگایا جاسکے۔ چنانچہ یہ کام مینول Manual طور پر کیا گیا اور ممکنہ غلطی سے بچنے کے لئے یہ احتیاط اختیار کی گئی ہے۔

ایسے ہی ہر فیصلہ میں موجود قرآنی آیات کے حوالے اور مشکل الفاظ کی وضاحت لئے '*' کی علامت استعال کی گئی ہے، ایک صفحے پر اس نوعیت کے حوالے زیادہ ہوجانے کی صورت میں ایک سے زیادہ '*' استعمال کئے گئے ہیں۔

③ چونکہ ہر باب میں تین نوعیتوں کے کام پیش کئے گئے ہیں، سب سے پہلے باب کا تعارف اور اصطلاحات وجامع تصور پھر نبی کریم کے فیصلے، اور ہر فصل کے خاتمے پر قانونی نکات، توضیحات وغیرہ۔ اس لئے ترتیب کو واضح رکھنے کے لئے ہر صفحہ کے اوپر باب کے عنوان سے قبل گول دائرے میں باب کے نمبر کی نشاندہی بھی کردی ہے، تاکہ اُلجھن میں کمی ہو سکے۔

④ ہر فیصلہ کے شروع میں ایک نمبر مسلسل ہے جو پورے مقالے میں تسلسل سے جاری رہتا ہے جبکہ گول دائرے میں دوسرا نمبر ہے جو ہر باب کے تحت فیصلہ نمبر کی نشاندہی کرتا ہے۔

⑤ جو احادیث ایسی ہیں کہ اُنہیں فیصلوں میں مسئلہ یا قضیہ کی تفہیم کے لئے لایا گیا ہے اور وہ فیصلہ نبویؐ کی مصداق نہیں بن سکتیں، ایسی احادیث کے شروع میں مسلسل نمبر اور باب میں جاری نمبر کے بعد ستارہ کی علامت ڈال دی گئی ہے تاکہ واضح ہوجائے کہ یہ احادیث بطورِ فیصلہ درج نہیں کی گئیں۔ ان فیصلوں کی بھی ایک فہرست آخر میں مستقل طور پر (صفحہ نمبر ۶۰۹ پر) درج کردی گئی ہے۔ ان میں بعض احادیث تو ایسی ہیں جن میں کسی امر کی فضیلت کا تذکرہ ہے مثلاً فیصلہ نمبر ۶۵۶ یا بعض ایسی ہیں جو کسی صحابی کا فرمان ہیں، اور ان کی نبی کریم تک نسبت نہیں ہے۔ مثلاً فیصلہ نمبر ۵۸۹ البتہ اس دوسری قسم میں یہ امر بحث طلب ہے کہ وہ حدیث حکماً مرفوع تو نہیں جیسا کہ یہی آخری فیصلہ ۵۹۰ میں نبی کریم ﷺ سے بھی منسوب ہے۔

⑥ حوالوں میں اگر کوئی نمبر خط کشیدہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زیر نظر فیصلہ کا اصل اور بنیادی حوالہ یہ ہے جو سب سے پہلے ذکر ہونے کی بجائے نمبروں کا تسلسل برقرار رکھنے کے لئے آگے ذکر کردیا گیا ہے۔ مثلاً دیکھئے فیصلہ نمبر ۹۷ اور ۲۵۴ کے حوالے۔ البتہ جہاں کوئی خط کشیدہ نمبر موجود نہیں، وہاں پہلا حوالہ اور نمبر ہی اصل ہے اور باقی حوالے امدادی اور تکمیلی نوعیت کے ہیں۔

⑦ حوالوں میں درج بریکٹ میں حدیث کا حکم اس امام کا متعین کردہ ہے جس کی کتاب کا حوالہ اس سے متصل قبل موجود ہے۔

☜ مقالے کا تعارف حاصل کرنے کے لئے مقدمہ اور اس میں درج مثالوں کا مطالعہ کرلینا مفید ہے، البتہ جو کام اس میں کیا گیا ہے اور جس طرح ایک موضوع کی مختلف احادیث کو یکجا کردیا گیا ہے، اس کا حقیقی علم تو مکمل مطالعے بالخصوص قانونی نکات کو ساتھ

پڑھنے سے ہوسکتا ہے۔اس مقالہ میں کئی ایک فیصلے اس طرح جمع کردیے گئے ہیں کہ ان کی سے مدد سے بآسانی تحقیقی مقالے تحریر کئے جاسکتے ہیں۔مثال کے طور پر زیرنظر عنوانات جن کے آگے اس عنوان کا پہلا فیصلہ نمبر درج ہے: (تفصیل اصل مقام پر دیکھیں)

زنا بالجبر پر فیصلے: فیصلہ ۳۲۲	سزائے قید کا ثبوت: ۳۴۱	چوری کی سزا سے درگزر کی صورتیں: ۳۹۹
ارتداد کی مزید شکلیں: ۴۲۶	کن سے قصاص لیا جائے گا؟ ۴۵۶	کن سے قصاص نہیں لیا جائے گا؟ ۴۴۵
دیت کن زخموں میں؟ ۴۶۴	دیت کن صورتوں میں؟ ۴۷۰	بیت المال سے دیت کی ادائیگی: ۴۷۹
خونی رشتہ داروں کو جدا کرنا: ۵۹۸	مسروقہ مال خریدنا: ۶۳۲	بیع کو فسخ کرنے کا جواز: ۶۳۵ وغیرہ

⑫ فیصلوں کی کمپیوٹرائزیشن

زیرنظر مقالے کا تیسرا اہم پہلو ان فیصلوں کی کمپیوٹرائزیشن ہے جس میں کسی بھی فیصلے کو تلاش کرکے اس کو پرنٹ کرنا ممکن ہوسکے۔ چنانچہ اس مقالے کا ایک سافٹ ویئر تیار کیا گیا ہے جو نہ صرف سی ڈی بلکہ انٹرنیٹ پر بھی آن لائن کام کرسکتا ہے۔اس سافٹ ویئر میں موضوع کے اعتبار سے،نمبر کے لحاظ سے یا کسی بھی لفظ کے ذریعے مطلوبہ مقام تک رسائی ہوسکتی ہے۔

اُردو میں تاحال معیاری کمپیوٹرائزیشن کی سہولیات دستیاب نہیں اور بیشتر ویب سائٹس میں Text کی بجائے اُردو پڑھنے کے لئے Grapghics کو ہی استعمال کیا جاتا ہے۔لیکن اس سے نہ صرف اس مواد سے ہر طرح فائدہ اُٹھانا ممکن نہیں رہتا،اس کو مطلوبہ مقام پر موزوں کرنے کی صلاحیت بھی موجود نہیں ہوتی بلکہ اس کا سائز بھی غیر معمولی حد تک بڑھ جاتا ہے۔اس بنا پر اردو کمپیوٹرائزیشن کے اپنے ۱۵ سالہ تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے جدید ترین سافٹ ویئر کو اس انداز پر تیار کیا گیا ہے کہ اس میں بطور Text اُردو کو پڑھا اور استعمال کیا جاسکے۔

یہ سافٹ ویئر CD کی شکل میں مقالہ کے ہمراہ آخری صفحہ پر موجود ہے۔ یہ کام جدید ترین سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے جس کی مثال اُردو میں انتہائی شاذ ونادر ہے،اس کو چلانے کے دو طریقے ہیں:

① انٹرنیٹ پر ایک ویب سائٹ پر یہ سارا کام موجود ہے جس کو www.quizbuzz.pk\HMPW کے ویب ایڈریس پر ملاحظہ کرکے اس کی جانچ پڑتال کی جاسکتی ہے۔ یہ ویب سائٹ کام کررہی ہے اور اس سے استفادہ کرنے کا طریقہ آن لائن ہی موجود ہے۔یاد رہے کہ HMPW سے مراد Hasan Madni PhD Work ہے۔

② جہاں تک اس کو سی ڈی کے ذریعے چلانے کا تعلق ہے تو واضح رہے کہ اس کے لئے مشہور سافٹ ویئر Cold Fusion MX 7.0 کا کمپیوٹر کے بیک گراؤنڈ میں باقاعدہ چلتا رہنا ضروری ہے۔ یہ پروگرام سی ڈی میں ہی قابل تنصیب Installable حالت میں رکھ دیا گیا ہے۔چونکہ ان فیصلوں میں جدید سہولیات کو زیر استعمال لایا گیا ہے،اس لئے عام کمپیوٹر آپریٹر کی بجائے کسی ماہر استعمال کنندہ Power user بلکہ Developer سے ہی اس کو انسٹال کروا کر استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ البتہ انٹرنیٹ پر ہر شخص اس سے بآسانی فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اس پیچیدگی کی ضرورت اس بنا پر پیش آئی تاکہ

انٹرنیٹ پر تیز رفتاری کے ساتھ فیصلوں پر مبنی یہ پروگرام بآسانی کام کرسکے، کیونکہ انٹرنیٹ ہی اب تحقیق کا مرکزی پلیٹ فارم بنتا جارہا ہے۔سادہ شکل میں سی ڈی پر ہر شخص اس سے استفادہ تو کرلیتا لیکن اس میں مستقبل کی معیاری سہولیات موجود نہ ہوتیں۔

⓱ اظہارِ تشکر

اس ریسرچ کے سلسلے میں، میں اپنے ان تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سلسلے میں ہر مرحلے پر کسی بھی تعاون سے گریز نہ کیا۔ جن میں جناب کامران طاہر، سمیع الرحمٰن، حافظ اختر علی، شفیق کوکب، محمد اصغر، آصف اریب ، عدنان اور عبدالصمد صاحبان قابل ذکر ہیں۔انہی کی مدد سے کمپیوٹرائزیشن، کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے مراحل بخیر وخوبی مکمل ہوئے۔

بالخصوص اپنے محترم ومشفق اُستاذ جناب پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد منصوری صاحب کا میں دلی طور پر شکر گزار اور احسان مند ہوں جن کی علمی رہنمائی اور قیمتی ہدایات کے بعد ہی میں یہ حقیر سی کاوش پیش کرنے کے قابل ہوا۔ان سالوں میں جس طرح ہر مرحلے پر ان کی سرپرستی اور مشاورت میرے شامل حال رہی، اس کو الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

اللہ تعالیٰ دین اسلام اور اپنے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول ومنظور فرمائے۔آمین!

حافظ حسن مدنی

بابِ اول

نظامِ عدل وانصاف

باب اول

نظامِ عدل وانصاف

نظامِ عدل

لغت میں قضاء کا معنی حکم اور فیصلہ وغیرہ کے ہیں اور یہ باب قَضٰی یَقْضِي (ضَرَبَ یَضْرِبُ) فیصلہ کرنا اور قَضّٰی یُقَضِّي (تفعیل) قاضی بنانا کے معنی میں آتا ہے۔ قاضي شرعی حاکم کو کہتے ہیں اور اس کی جمع قضاۃ ہے۔ قضیة کا معنی معاملہ ہے اور اس کی جمع قضایا آتی ہے۔①

اصطلاح میں قضاء 'جھگڑوں کا فیصلہ کرنا' اور 'تنازعات کا خاتمہ' کرنے کو کہتے ہیں۔②

کسی اسلامی ریاست میں اسلامی نظام کو قائم کرنے کے لئے شعبہ قضا کا درست و فعال ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح کسی فیصلہ کرنے والی اتھارٹی کے لئے لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کے فیصلے شریعتِ الٰہی (قرآن وحدیث) کے مطابق کرے اور فیصلہ کرتے وقت عدل کا دامن اس کے ہاتھ سے کہیں چھوٹ نہ جائے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ﴾③

''بلاشبہ ہم نے آپؐ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپؐ اللہ کی عطا کردہ رہنمائی (وحی الٰہی) کے مطابق لوگوں کے مابین فیصلہ کریں۔''

﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ﴾④

''اور آپؐ ان کے درمیان اس چیز کے ساتھ فیصلہ کیجئے جو اللہ نے اُتاری۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾⑤

''اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فرامین کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔''

﴿... هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ ﴿... هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾⑥

(دوسری آیت میں ہے) وہ ظالم ہیں (اور تیسری آیت میں ہے) وہ فاسق ہیں۔''

عدل کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾⑦

''ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔''

---

① القاموس المحيط (١١٩٢)
② الفقه الإسلامي وأدلته ٨/ ٦٢٣، الشرح الكبير ٤/ ١٢٩
③ النساء ٤: ١٠٥
④ المائدة ٥: ٤٩
⑤ المائدة ٥: ٤٤
⑥ المائدة ٥: ٤٥، ٤٧
⑦ المائدة ٥: ٤٢

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَن لَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ﴾ [⑧]

''کسی قوم کی عداوت تمہیں عدل کے خلاف آمادہ نہ کرے۔عدل کرو، کیونکہ یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔''

ارکانِ قضا

قضا کے مندرجہ ذیل ارکان ہیں:

① قاضي ② المقضي به ③ المقضي له ④ المقضي فيه ⑤ المقضي عليه ⑥ الحكم

مذکورہ ارکان کے احکام حسبِ ذیل ہیں:

❶ قاضی

قضا کے ارکان میں سے قاضی ایک اہم رکن ہے جس پر فیصلہ کرنے کی اہم ذمہ داری کا بار ہوتا ہے۔ چونکہ قاضی کا کیا ہوا فیصلہ نافذ العمل ہوجاتا ہے، اس لئے ایسے نازک اُمور کو سرانجام دینے کے لئے قاضی کو ان سب اُمور کی جانکاری حاصل کرنا ضروری ہے جو اس کو اس قابل بنادے کہ وہ پیچیدہ معاملات کی گتھیاں سلجھا سکے، لہٰذا فقہا نے قاضی کے منصب کے لئے کچھ احکام وضع کئے ہیں جن کی اصل شریعت مطہرہ میں موجود ہے اور وہ احکام یہ ہیں:

(الف) اہلیتِ قاضی:

فقہا کرام نے قاضی کے منصب کے لئے چند شرائط ضروری قرار دی ہیں اور ان شرائط پر فقہا کا اتفاق ہے: [⑨]

① مسلمان ② عاقل ③ بالغ ④ آزاد

مذکورہ شرائط کے علاوہ دیگر شرائط میں تھوڑا بہت اختلاف ہے، مثلاً

① حنفیہ کے نزدیک اسلام، عقل، بلوغ، حریت، بصر اور نطق قاضی کی اہلیت کے لئے ضروری ہیں۔ [⑩]

② مالکیہ کے نزدیک قاضی کی اہلیت کے لئے اس کا مسلم عادل، بالغ عاقل، آزاد، غیر فاسق، فطین، احکام شریعت کا عالم، سمیع وبصیر، متکلم اور اندھا، گونگا، بہرہ نہ ہونا ضروری ہے۔ [⑪]

③ شافعیہ کے نزدیک قاضی کی اہلیت کے لئے مسلمان، آزاد، مذکر، عادل، بصیر، سمیع، ناطق، مجتہد ہونا ضروری ہے۔ [⑫]

④ حنابلہ کے نزدیک قاضی کے لئے بالغ، عاقل، مذکر، آزاد، مسلمان، عادل، سمیع، بصیر، متکلم اور مجتہد ہونا ضروری ہے۔ [⑬]

---

⑧ المائدة ٥: ٨

⑨ تبصرة الحكام لابن فرحون ٧١؛ حاشية ابن عابدين ٥/ ٣٥٤؛ مغني المحتاج ٤/ ٣٧٥؛كشاف القناع ٦/ ٢٨٥

⑩ البدائع الصنائع للكاساني ٧/ ٣؛ ابن عابدين ٥/ ٣٥٤

⑪ الدسوقي ٤/ ١٢٩؛ الشرح الصغير ٤/ ١٨٧، ١٨٩؛ بداية المجتهد ٢/ ٤٥٠؛ تبصرة الحكام ١/ ٢٣، ٢٤

⑫ أدب القضاء لابن أبي الأم الحموي (٧٠)؛ مغني المحتاج ٤/ ٣٧٥

⑬ أدب القضاء للحموي ٨٠؛ شرح منتهى الإرادات ٣/ ٤٦٤؛ المغني ٩/ ٣٩؛ الأحكام السلطانية لأبي يعلى (٤٤)؛ كشاف القناع ٥/ ٢٢٩٦

(ب) متعلقاتِ قاضی

طلبِ قضا

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں حکم دیا کہ

«لاتسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها من غير مسألة أعنت عليها وإن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها» ⑭

''امارت کا سوال نہ کرو اور اگر تمہیں بغیر مانگنے کے مل جائے تو تمہاری اس پر مدد کی جائے گی اور اگر طلب کرنے پر دی جائے تو تم اس کے حوالے کر دیئے جاؤ گے۔''

مزید فرمایا:

«إنكم ستحرصون على الإمارة و ستكون ندامة يوم القيامة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة» ⑮

''تم لوگ لازماً حکومت کی حرص و خواہش کرو گے اور وہ قیامت کے روز باعثِ ندامت ہوگی۔ پس اچھی ہے دودھ پلانے والی اور بُری ہے دودھ چھڑانے والی۔''

آپؐ نے فرمایا: «من ولي القضاء أو جعل قاضيا فقد ذبح بغير سكين» ⑯

''جو قضا میں ذمہ دار بنایا گیا یا قاضی بنا دیا گیا گویا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔''

عادل قاضی

قضا کے بنیادی ارکان میں سے جس طرح قاضی کو اہم رکن کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اسی طرح ایک قاضی کے لئے اس کا عادل ہونا نہایت ضروری ہے۔ حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن المقسطين عندالله على منابر من نور» ⑰

''عدل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے۔''

قاضی کے لئے احتیاطی اُمور

قضا کا منصب ایک ایسی ذمہ داری ہے جس میں قاضی کو ہر وہ اقدام جس سے اس کے فیصلہ کرنے یا عدل سے ہٹ جانے کا خطرہ ہو ان سے ہر ممکن اجتناب کرنا چاہئے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

❶ کسی کا ہدیہ قبول نہ کرے ایسے ہی تحفہ کو (رشوت کے طور پر) قبول نہ کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ﴾ ⑱

''وہ لوگ حرام کھانے والے ہیں۔''

---

⑭ صحيح البخاري (٦٦٢٢)؛ صحيح مسلم (١٦٥٢)

⑮ صحيح البخاري (٧١٤٧)

⑯ سنن النسائي (٥٣٧٩)

⑰ صحيح مسلم (١٨٢٧)؛ مسند أحمد: ٢/ ١٦٠

⑱ المائدة٥ : ٤٢

نبی ﷺ کا فرمان ہے: «لعنة الله على الراشي والمرتشي في الحكم»[19]

''کسی فیصلے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔''

حضرت ابن سعدؓ سے کسی نے دریافت کیا تو اُنہوں نے کہا:

''سُحت یہ ہے کہ ایک آدمی تجھ سے اپنے ظلم پر مدد طلب کرے اور پھر وہ تجھے ہدیہ بھی دے تم اسے قبول مت کرو۔''[20]

❷ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔ قاضی کے لئے یہ امر بھی ضروری ہے کہ وہ فیصلہ کرتے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اور فیصلہ کرتے وقت غصہ کی حالت میں نہ ہو۔ حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا

«لا يقضين حاكم بين اثنين وهو غضبان»

''حاکم دو بندوں کے درمیان غصے کی حالت میں ہرگز فیصلہ نہ کرے۔''[21]

❸ فیصلہ میں تعصب کا شائبہ تک نہ ہو: فیصلہ کرنے سے پہلے فریقین کا موقف اچھی طرح سن لیا جائے۔ آپؐ نے علیؓ سے فرمایا:

«إذا جلس إليك الخصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الآخر كما سمعت من الأول فإنك إذا فعلت ذلك تعين لك القضاء»[22]

''جب دو جھگڑنے والے تیرے پاس (فیصلے کے لئے) آکر بیٹھ جائیں تو کسی ایک کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کرو جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو۔ اس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم نے فیصلہ کیسے کرنا ہے۔''

(ج) <u>قاضی کا مجتہد ہونا</u>

قاضی کے لئے مجتہد ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے اجتہاد سے معاملہ کو سلجھا سکے۔ مجتہد کی تعریف یہ ہے

«من قامت فيه ملكة الاجتهاد أي القدرة على استنباط الأحكام الشرعية العلمية من أدلتها التفصلية»

''مجتہد وہ ہے جس میں اجتہاد کا ملکہ موجود ہو یعنی اس میں تفصیلی مآخذ سے شریعت کے عملی احکام مستنبط کرنے کی پوری قدرت موجود ہو۔''[23]

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مجتہد وہ ہے جس کے پاس پانچ قسم کے علوم ہیں:

① کتاب اللہ کا علم ② سنت رسول اللہ ﷺ کا علم

③ علمائے سلف کے اقوال اور اجماع واختلاف کا علم ④ علم لغت ⑤ علم قیاس[24]

---

⑲ مسند أحمد ۲/ ۳۸۷؛ مستدرك للحاكم ٤/ ١٠٣

⑳ تفسير الطبري ٤/ ٥٨٠؛ الدر المنثور للسيوطي ٢/ ٥٠٢

㉑ صحيح البخاري (٧١٥٨)؛ صحيح مسلم (١٧١٧)

㉒ السنن الكبرىٰ للنسائي ٥/ ١١٧

㉓ الموافقات للشاطبي ٤/ ٥٧؛ المستصفى للغزالي (١٠٣٢)

㉔ إرشاد النقاد إلى تيسير الاجتهاد للأمير الصنعاني ٤/ ٩١١

❷ المقضی به (جس کے مطابق فیصلہ کیا جائے)

قاضی کو چاہئے کہ وہ فیصلہ کرتے وقت قرآن وسنت کو سامنے رکھے۔ وہ حتیٰ الامکان کوشش کرے کہ قرآن وحدیث سے اس معاملہ کو نمٹائے۔ اگر وہ ان دونوں میں سے کسی میں اس کا حل نہیں پاتا تو اجتہادی صلاحیت کو بروئے کار لائے۔ اس کے بارے میں ایک معروف روایت بیان کی جاتی ہے جس پر اگرچہ محدثین نے جرح کی ہے، لیکن معنیً اس کو درست قرار دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے:

''حضرت معاذؓ کو جب رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف روانہ فرمایا تو ان سے دریافت کیا: تم کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ اُنہوں نے کہا: بکتاب اللہ اللہ کی کتاب کے ساتھ، پھر آپؐ نے فرمایا: اگر تو اس میں نہ پائے تو؟ اُنہوں نے کہا: فبسنة رسول الله ﷺ پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ، آپؐ نے فرمایا: اگر اس میں بھی نہ پاؤ تو؟ اُنہوں نے کہا: فبر أيي پھر میں اپنی رائے کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔''[۲۵]

اس لئے قاضی کا قرآن وحدیث اور اس کے معاون علوم سے بہرہ ور ہونا ازبس ضروری ہے۔ اگر کوئی ان لوازمات کے بغیر فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لئے اللہ کے رسولؐ کی وعید ان الفاظ میں ہے:

«القضاة ثلاثة: قاضيان في النار وقاض في الجنة، رجل قضٰى بغير الحق فعلم ذلك فذلك في النار، وقاض لايعلم فأهلك حقوق الناس فهو في النار، وقاض قضٰى بالحق فذلك في الجنة»[۲۶]

''قاضی تین طرح کے ہیں؛ دو جہنمی اور ایک جنتی ہے: جس شخص نے جانتے بوجھتے ہوئے ناحق فیصلہ دیا، وہ جہنم میں ہے اور وہ قاضی جو علم نہیں رکھتا اور اس سے لوگوں کے حقوق غصب کئے وہ جہنمی ہے اور وہ قاضی جس نے حق کا فیصلہ کیا، جنتی ہے۔''

❸ المقضی له (جس کے حق میں فیصلہ کیا گیا)

فیصلہ کرتے وقت یہ خیال رکھا جائے گا کہ اگر مدعی یا مدعا علیہ قاضی خود ہو تو وہ اپنے بارے میں فیصلہ نہیں کرسکتا۔ فقہا نے اس معاملہ میں قاضی کے لئے شرط لگائی ہے کہ وہ اپنے جھگڑے میں خود منصف نہیں بن سکتا۔ اگرچہ فریق مخالف قاضی کے منصف بننے پر رضامند ہی کیوں نہ ہو۔ اگر قاضی منصف بن کر اپنے خلاف ہی فیصلہ دے دیتا ہے تو وہ اس کا فیصلہ نہیں بلکہ اِقرار تصور ہوگا۔[۲۷]

اس کے علاوہ فقہاء نے لکھا ہے کہ قاضی خود اپنے قریبی عزیز واقارب کے لئے گواہی نہیں دے سکتا۔[۲۸]

---

۲۵ مسند أحمد٥/ ٢٣٠؛ السنن الكبرٰی للبيهقي ١٠/ ١١٤

۲۶ جامع الترمذي (١٣٢٢) (صحيح)

۲۷ تبصرة الحكام١/ ٨٢؛ مغني المحتاج ٤/ ٣٩٣

۲۸ الموسوعة الفقهية الكويتية:٣٣/ ٣٢٦

④ المقضي فيه (جس مسئلہ میں فیصلہ کیا جائے)

وہ تمام حقوق جن میں اللہ اور بندوں کے حقوق پائے جاتے ہیں۔ اور اس کی چار قسمیں ہیں:

① **حقوق اللہ محض** جیسے حد زنا اور حد خمر وغیرہ

② **حق العبد محض** اس میں وہ سب خصومات شامل ہیں جن کا تعلق صرف حقوق العباد سے ہے مثلاً باپ کا بیٹے پر حق، بیوی کا شوہر پر نفقہ کا حق وغیرہ

③ جس میں حق اللہ غالب ہو، جیسے حد قذف، حد سرقہ وغیرہ

④ جس میں حق عبد غالب ہو جیسے قصاص وتعزیر وغیرہ

⑤ المقضي عليه (جس کے خلاف فیصلہ کیا جائے)

فقہا کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ مقضی علیہ کا فیصلہ کے وقت موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ جمہور فقہا اس کے قائل ہیں کہ مقضی علیہ کے حالات کے مطابق بعض شرائط کے ساتھ اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ دینا جائز ہے۔[۲۹]

اور اس میں جواز اور عدم جواز کے بارے میں دو طرح سے تقسیم کی گئی ہے:

① مالی معاملات میں

۱۔ **حنفیہ**: حنفیہ کے نزدیک مالی معاملات میں غائب کے حق اور اس کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جاسکتا، البتہ ایک صورت ہے کہ اس کا کوئی نائب وہاں موجود ہو جو اس کی نیابت کرے۔[۳۰]

۲۔ **شافعیہ**: مالی معاملات میں شافعیہ کے نزدیک مدعی اگر دلیل دے دے تو غائب کے خلاف فیصلہ ہوسکتا ہے۔[۳۱]

۳۔ **مالکیہ**: مالکیہ کے نزدیک دلیل پختہ ہونے کی وجہ سے غائب کے خلاف فیصلہ دیا جاسکتا ہے۔[۳۲]

۴۔ **حنابلہ**: حنابلہ کے نزدیک بھی غائب کے خلاف فیصلہ دیا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت ابوسفیان کی بیوی سے آپ ؐ نے کہا تھا کہ «خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف»[۳۳]

''اپنے اور اپنے بچے کے لیے معروف کے مطابق جو کفایت کرے جائے (وہ خرچہ چوری کر کے) لے سکتی ہے۔''

اس میں ابوسفیان وہاں موجود نہ تھے، لیکن آپ نے فیصلہ سنا دیا۔[۳۴]

نوٹ: ان سب میں یہ بات مشترک ہے کہ اگر غائب واپس آ کر اپنی صفائی پیش کرتا ہے تو اس کی بات سنی جائے گی اور اگر وہ مخالف

---

۲۹ الموسوعة الفقهية الكويتية:۳۳

۳۰ الدرالمختار بهامش رد المختار:٤/ ٣٣٥، ٣٣٦

۳۱ الشرح الصغير:٤/ ٢٣١

۳۲ الشرح الصغير:٤/ ٢٣١

۳۳ صحيح البخاري:٥٩٤٥

۳۴ كشاف القناع:٦/ ٣٥٣، المغنى لابن قدامه :٩/ ١٠٩

۳۵ مغني المحتاج:٤/ ٤١٥

دلیل پیش کردے تو فیصلہ اس کے حق میں کیا جاسکتا ہے۔

④ حدود میں

جمہور فقہا کے نزدیک حدود میں غائب کا فیصلہ نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ شافعیہ کے نزدیک قصاص اور حد قذف میں غائب کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ حقوق العباد سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ مالی معاملات کے مشابہ ہے جبکہ دوسرے قول کے مطابق مطلقاً منع ہے۔[۲۵]

حنابلہ کے نزدیک حد سرقہ میں غائب پر فیصلہ کیا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ مالی معاملات کے مشابہہ ہے۔[۲۶]

❻ الحکم (فیصلہ)

قضا کا چھٹا رکن حکم یعنی فیصلہ ہے جو باقی ارکان کے پورے ہونے پر نتیجہ کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

متعلقاتِ حکم

مدعی......دعویٰ کرنے والا　　　مدعا علیہ......جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا

مدعا......دعویٰ　　　دلیل......سچا ثابت کرنے کے لیے پیش کی جانے والی وجہ

دعویٰ کی صورت میں

دعویٰ کرنے والے کے ذمہ دلیل ہے جبکہ مدعا علیہ اگر انکار کردے تو قسم اُٹھائے گا۔ جس طرح کہ حدیث ہے:

«البينة على المدعي واليمين على من أنكر»[۲۷] ''دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور جو انکار کرے اس پر قسم ہے۔''

اقبالِ جرم

اگر مجرم اقبالِ جرم کرلے تو اس کے خلاف فیصلہ صادر کیا جاسکتا ہے۔ جس کی دلیل رجم کا معروف واقعہ ہے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انیس! صبح اس کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ (زنا کا) اعتراف کرے تو اسے رجم کردینا۔[۲۸]

نصابِ گواہی

چار گواہ: زنا کے الزام پر چار گواہوں کا ہونا لازمی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءِ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ... الخ﴾[۲۹]

---

[۲۶] المغني لابن قدامة ٩/ ١١٠ ، كشاف القناع ٦/ ٣٥٤

[۲۷] السنن الكبرى للبيهقي ١٠/ ٢٥٢

[۲۸] صحيح البخاري (٢٦٩٦، ٢٦٩٥) ؛ سنن أبي داود (٤٤٤٥) ؛ جامع الترمذي (١٤٣٣) ؛ سنن النسائي (٢٤٠٨) ؛ سنن ابن ماجه (٢٥٤٩) ؛ مسند أحمد ٤/ ١١٥؛ مسند الحميدي (٨١١)

[۲۹] النور ٢٤: ٤، ٥

’’اور جو لوگ (زنا کا) الزام لگائیں اور پھر چار گواہ (اپنے دعوے پر) نہ لا سکیں تو اسے لوگوں تو ۸۰ دُرے لگاؤ اور ان کی گواہی قبول مت کرو اور یہ لوگ یہ لوگ فاسق ہیں......الخ‘‘

دو گواہ: عام مالی معاملات میں دو گواہ مرد یا پھر ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں۔قرآن میں ہے:

﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ﴾ [۳۰]

’’اور دو شخصوں کو اپنے مردوں میں سے گواہ بنا لیا کرو پھر اگر وہ دو گواہ (میسر) نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ لی جائیں) ایسے گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دونوں عورتوں میں سے کوئی ایک بھی بھول جائے تو ان میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے۔‘‘

☜ اس کے علاوہ نکاح وغیرہ میں دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا نكاح إلا بولي وشاهدي عدل» ’’ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔‘‘ [۳۱]

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو قبول فرمایا۔ [۳۲]

ایک گواہی: رضاعت وغیرہ میں صرف ایک گواہی کافی ہے۔جیسا کہ حضرت عقبہ بن حارثؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اُم یحیٰی بنت ابی وہابؓ سے نکاح کر لیا تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی ’’قد أرضعتكما‘‘ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔عقبہ نے نبیؐ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا: «كيف وقد قيل؟» اب تم اسے کس طرح اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو جبکہ رضاعت کی اطلاع دے دی گئی ہے؟ چنانچہ عقبہ نے اس عورت کو جدا کر دیا اور اس خاتون نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا۔ [۳۳]

پیدائش کے وقت کے معاملات کی گواہی کے لئے دائی کی اکیلی گواہی معتبر سمجھی جائے گی۔حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ

أن النبي ﷺ أجاز شهادة القابلة [۳۴]

’’رسول اللہ ﷺ نے دائی کی گواہی کو قبول فرمایا۔‘‘

نا قابل قبول گواہی

① **غیر عادل کی گواہی:** آیتِ کریمہ ﴿أَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [۳۵]

---

[۳۰] البقرة ۲:۲۸۲

[۳۱] سنن الدارقطني ۳/ ۲۲۵ ، السنن الكبرٰى للبيهقي ۷/ ۱۲۵

[۳۲] سنن الدارقطني:۲/ ۵۲٤

[۳۳] صحيح البخاري (۲٦۵۹، ۲٦٦۰) ؛ سنن أبي‌داود (۳٦۰٤)؛ جامع الترمذي (۱۱۵۱)؛ مسند أحمد٤/۸؛ مسند الحميدى (۵۷۹)؛ سنن الدارقطني ٤/ ۱۷۵

[۳٤] سنن الدار قطني ۲/ ۵۲٤

[۳۵] الطّلاق ٦۵:۲

[۳٦] الحجرات ٤۹:٦

''اپنے میں سے دو عادل افراد کو گواہ بناؤ'' کی رو سے گواہ کا عادل ہونا ضروری ہے۔

② **فاسق کی گواہی:** قرآن کریم میں ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا﴾ ㊻

''اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی تحقیق کرلیا کرو۔''

فقہا کا اس بات پر اجماع ہے کہ فاسق کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔ ㊼

③ **خائن کی گواہی:** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا ذي غمز على أخيه ولا تجوز شهادة القانع لأهل البيت»

''خائن مرد اور خائن عورت کی گواہی جائز نہیں اور کینہ رکھنے والے کی گواہی اس کے بھائی کے خلاف جائز نہیں اور جو شخص کسی دوسرے کے زیر کفالت ہو اس کی گواہی کفیل خاندان کے حق میں جائز نہیں۔'' ㊽

④ **دشمن کی گواہی:** جمہور کے مطابق دشمن کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ ㊾

⑤ **غلام کی گواہی:** اس بات پر بھی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے کہ غلام کی اپنے مالک کے حق میں گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ ㊿

⑥ **قاذف کی گواہی قبل از توبہ:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ ''جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو انہیں ۸۰ کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ فاسق لوگ ہیں۔''

ہاں اگر یہ توبہ کرلیں تو پھر ان کی گواہی قابل قبول ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے تین آدمیوں کو زنا کی حد لگائی اور انہیں کہا: توبہ کرلو تمہاری گواہی قبول کی جائے گی تو دو آدمیوں نے توبہ کرلی، لیکن ابوبکرہ نے نہیں کی پھر ابوبکرہ کی گواہی قبول نہیں کی جاتی تھی۔ (51)

گواہی کیسی ہو؟

گواہی دینے والے کی بات بالکل واضح ہونی چاہئے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

«ذكر عند رسول الله الرجل يشهد بشهادة فقال أما أنت يا ابن عباس فلا تشهد إلا على أمر يضيء لك كضياء هذه الشمس وأومى رسول الله ﷺ بيده إلى الشمس» (53)

''رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں گواہی دینے والے اشخاص کا ذکر ہو رہا تھا آپؐ نے فرمایا: مگر اے ابن عباس! اگر تم کبھی گواہی دینے

㊼ البحر الزخار: ٥/ ٢٤، نيل الأوطار: ٥/ ٣٨٧، الروضة الندية ٢/ ٥٦٢

㊽ سنن أبي داود (٣٦٠٠)؛ مسند أحمد ٢/ ١٨١؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ١٠/ ٢٠٠؛ صحيح أبي داود (٣٠٦٧)

㊾ نيل الأوطار ٥/ ٣٨٧

㊿ البحر الزخار ٥/ ٣٦؛ الروضة الندية ٢/ ٥٦٤

(51) مصنف عبد الرزاق ٧/ ٣٨٤

(52) السنن الكبرٰى للبيهقي ٢/ ١٥٦

(53) صحيح وضعيف الجامع الصغير (١٢٣٨) ضعيف

لگو تو صرف ایسی بات کی گواہی دینا جو تمہارے سامنے اس طرح روشن ہو جس طرح اس سورج کی روشنی آ رہی ہے اور یہ ارشاد فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے سورج کی طرف اشارہ فرمایا۔''

غیر مسلم کی گواہی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بنی سہم قبیلہ کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن براء کے ساتھ سفر پر نکلا۔ سفر کے دوران بنی سہم کے اس آدمی نے ایک ایسی جگہ وفات پائی جہاں کوئی مسلمان موجود نہ تھا۔ چنانچہ یہ دونوں ساتھی (جو اس وقت عیسائی تھے) متوفی کا ترکہ لے کر آ گئے لیکن اس کے سامان میں چاندی کا ایک جام جس پر سونے سے لکیریں بنائی گئی تھیں نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو قسم دی (کہ ہم نے یہ جام نہیں چرایا) پھر بعد میں یہ جام مکہ میں پایا اور جن لوگوں کے پاس سے ملا تھا انہوں نے کہا: ہم نے یہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس وقت متوفی کے ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھائی کہ ہماری گواہی (بیان حلفی) ان دونوں کی گواہی (بیان حلفی) سے زیادہ سچی ہے اور یہ جام واقعی ہمارے متوفی عزیز کا ہے۔ راوی کا کہنا ہے کہ اس واقعہ کی بابت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ [۵۴]

کافر اور مسلمان کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لا يتوارث أهل ملتين شتى ولا تجوز شهادة ملة على ملة إن ملة محمد فإنها تجوز على غيرهم» [۵۴]

''دو مختلف ملتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے اور کسی ایک ملت کی گواہی کسی دوسری ملت کے خلاف جائز نہیں سوائے ملتِ محمدؐ کے کہ وہ دوسروں کے خلاف بھی جائز ہے۔''

فیصلہ مزید کن بنیادوں پر کیا جا سکتا ہے!

قسم سے فیصلہ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، آپؐ نے فرمایا: «اليمين على ما يصدقك به صاحبك» [۵۵]

''قسم اس بات کی کھائی جائے جس کی فریق مخالف بھی تصدیق کرے۔''

قرائن

نمران بن جاریہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنا ایک مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ایک جھونپڑے کے بارے میں ان کے مابین پیدا ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے حضرت حذیفہ بن یمان کو بھیجا انہوں نے فیصلہ دیا کہ جھونپڑا ان لوگوں کا ہے جن کی طرف اس کے بانس لگے ہوئے ہیں۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس تشریف لائے تو آپ کو اپنے اس فیصلہ کی تفصیل بتائی آپؐ نے سن کر فرمایا: تم نے درست فیصلہ کیا۔ [۵۶]

---

[۵۴] السنن الكبرىٰ للبيهقي ١٠/ ١٦٣

[۵۵] جامع الترمذي (١٣٥٤)

[۵۶] السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ١٢٦؛ مسند أحمد ٣/ ٨٩

فراست

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دو عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ تھیں کہ اچانک بھیڑیا آیا اور ان عورتوں میں سے ایک کے بچے کو لے گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسری سے کہا: بھیڑیا تو تیرے بچے کو لے گیا ہے، دوسری نے کہا: نہیں تیرے بچے کو لے گیا ہے۔ یہ دونوں عورتوں اپنا جھگڑا حضرت داؤد کی خدمت میں لے گئیں۔ اُنہوں نے مقدمہ سن کر بڑی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ دونوں نکل کر حضرت سلیمان بن داؤدؑ کے پاس پہنچیں اور ان کو یہ سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا: چُھری لاؤ، میں اس بچہ کو کاٹ کر تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردوں۔ یہ سنتے ہی چھوٹی عورت کہہ اُٹھی: نہیں، خدا تمہارا بھلا کرے، یہ بچہ تو بڑی عورت ہی کا ہے یہ سن کر حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ کردیا۔ [۵۷]

قرعہ

حضرت ابو زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کردیے۔ اس کے پاس ان (چھ غلاموں) کے علاوہ کوئی اور مال وغیرہ نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان (چھ غلاموں) کے مابین قرعہ نکالا اور اس کے نتیجہ میں دو کو آزاد اور چار کو غلام قرار دیا۔ [۵۸]

قبضہ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹنی کا مقدمہ لے کر آئے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کا بیان یہ تھا کہ یہ اونٹنی میرے پاس پیدا ہوئی تھی اور دونوں نے اس دعویٰ کا ثبوت فراہم کردیا۔ یہ سب بیانات سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے حق میں فیصلہ فرمایا جس کے قبضہ میں اونٹنی تھی۔ [۵۹]

حضرت عدی کندی سے روایت ہے، وہ اپنے والد کے حوالہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ اُنہوں نے بتایا کہ دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: یہ (متنازعہ زمین) میری ہے اور میری ملکیت ہے۔ دوسرے نے کہا: یہ میری زمین ہے، میں نے ہی اس میں کھدائی کی ہے اور میں نے اس میں کاشت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو قسم دی جس کا زمین پر قبضہ تھا۔ [۶۰]

---

[۵۷] صحيح البخاري (٦٧٢٩)؛ سنن النسائي ٨/ ٢٣٥، ٢٣٦

[۵۸] مسند أحمد (٥٤٣٢)

[۵۹] سنن الدار قطني ٢/ ٥١٣

[۶۰] سنن الدار قطني ٢/ ٥١٦

فصل اوّل: قضا اور منصبِ قضا

منصبِ قضا کی اہمیت اور حق دار کون؟

١ ① عن أَبِي هُرَيْرَة أَنَّ الرَّسُولَ ﷺ قَالَ: مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ ①

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قضا کے منصب پر فائز ہوا، گویا اسے بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

٢ ② عن أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍ إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يومُ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلاَّ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِى عَلَيْهِ فِيهَا②

ابوذرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ مجھے کسی علاقے کا عامل (گورنر) نہیں بنائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: اے ابوذرؓ! تو کمزور ہے اور یہ ذمہ داری امانت ہے اور قیامت والے دن یہ رسوائی اور شرمساری کا باعث ہوگی، مگر (اس شخص کے لئے نہیں) جس نے اسے قبول کیا اور اس کا حق ادا کیا اور اس بارے میں اپنے فرض کو پوری ذمہ داری سے ادا کیا۔

منصبِ قضا کی فضیلت

٣ ③ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَحَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا النَّاسَ ③

عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: دو آدمی قابل رشک ہیں، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کردے، اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت سے نوازا ہو اور وہ اسکے ساتھ فیصلہ کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔

٤ ④عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جورَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ غَلَبَ جورُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ④

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کے منصبِ قضا کی خواہش کی، پھر اسے حاصل کرلیا، پھر اس کا

---

① صحيح سنن أبي داود (٣٥٧١)؛ جامع الترمذي (١٣٣٥) (حسن غريب)؛ سنن ابن ماجه (٢٣٠٨)

② صحيح مسلم (١٨٢٦)

③ صحيح البخاري (٧١٤١)؛ صحيح مسلم (٨١٦)

④ ضعيف سنن أبي داود (٣٥٧٥)

عدل اس کے ظلم پر غالب آ گیا، اس کے لئے جنت ہے، اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ گیا، اس کے لئے آگ ہے۔

٥ ⑤عن عَبْدِ اللهِ بنِ أَبِي أَوفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى اللهُ عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ⑤

عبداللہ بن ابو اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت تک قاضی کے شامل حال رہتی ہے، جب تک وہ ظلم نہیں کرتا، جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم ہو جاتا ہے اور شیطان اس کا ہم رکاب ہو جاتا ہے۔

منصبِ قضا کا مطالبہ بر خواہش ؟

٦ ⑥ عن أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلاَنِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلاَّكَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ. وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّا وَاللهِ لاَنُوَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلاَ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ⑥

ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے دو چچازاد بھائیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان میں سے ایک کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو سلطنت سونپی ہے، اس میں سے کچھ کا مجھے حاکم بنا دیں۔ دوسرے نے بھی ویسی ہی بات کہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم یہ منصب کسی ایسے شخص کو نہیں سونپتے جو اسکا سوال کرے یا اس کی خواہش رکھتا ہو۔

٧ ⑦ عن أَنسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ فِيهِ شُفَعَاءَ وُكِّلَ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ⑦

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے عہدہ قضا کی خواہش کی اور اس میں سفارشی ڈھونڈے، اسے اس کی نفس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (یعنی اللہ کی طرف سے، اس کی کوئی راہنمائی نہ ہوگی) اور جسے زبردستی یہ منصب دیا گیا، اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ نازل کرے گا جو اس کی راہنمائی کرے گا۔

عورت کو قاضی بنانا؟

٨ ⑧ عن عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاتَكُونُ الْمَرْأَةُ حَكَمًا تَقْضِي بَيْنَ العَامَّةِ⑧

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت قاضی نہیں بن سکتی کہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے۔

٩ ⑨ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ فَارِس أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ قَتَلَ رَبَّكَ يَعْنِي

⑤ جامع الترمذي (١٣٣٠) 'حسن'؛ سنن ابن ماجه (٢٣١٣)

⑥ صحيح مسلم (١٨٢٥)

⑦ ضعيف سنن أبي داود (٣٥٧٨)؛ جامع الترمذي (١٣٥٧٨ ، ١٣٢٤)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ١٠/ ١٥، ١٠٠

⑧ كنز العمال ٦/ ٧٩ (١٤٩٢١)

كِسْرَى قَالَ: وَقِيلَ لَهُ يَعْنِي لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَدْ اسْتَخْلَفَ ابْنَتَهُ . قَالَ فَقَالَ: لاَ يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمْ امْرَأَةٌ ⑨

ابوبکرہ سے روایت ہے کہ اہل فارس میں سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: میرے ربّ تعالیٰ نے تیرے ربّ یعنی کسریٰ کو ہلاک کردیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا کہ کسریٰ نے اپنی بیٹی کو اپنا جانشین بنایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس کی سربراہ ایک عورت ہو۔

قضا کے بعض اہم تصورات

رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرنا؟

۱۰ ⑩ عن أبی الأسود قَالَ: اِخْتَصَمَ رَجُلاَنِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَضَى بَيْنَهُمَا فَقَالَ الَّذِى قَضٰى عَلَيْهِ رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: قَضَى لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا ، فَقَالَ رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: أَكَذٰلِكَ؟ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانَكُمَا حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَأَقْضِي بَيْنَكُمَا فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلَى سَيْفِهِ فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿فَلاَ وَ رَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾* ⑩ أنظر: ۴۳۰

ابواسود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جھگڑا لے کر آئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا: عمرؓ کے پاس چلتے ہیں۔ جب وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو دوسرے آدمی (جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے خلاف میرے حق میں، فیصلہ فرمادیا ہے، لیکن اس نے کہا: عمرؓ کے پاس چلیے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: کیا ایسے ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں، حضرت عمرؓ نے کہا: تم دونوں یہیں ٹھہرو، میں ابھی آکر تمہارا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ تلوار سونت کر آئے اور جس نے کہا تھا کہ عمرؓ کے پاس چلو، اسے قتل کردیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿فَلاَ وَ رَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ ''تیرے ربّ کی قسم! یہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے، جب تک تجھے اپنے جھگڑوں میں قاضی تسلیم نہ کرلیں۔''

۱۱ ⑪ عن مکحول قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ وَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُنَازَعَةٌ فِي شَيْءٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى الْمُنَافِقِ فَانْطَلَقَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: مَاكُنْتُ لأَقْضِي بَينَ مَنْ يَرْغَبُ عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَا إِلَى عُمَرَ فَقَصَّا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: لاتَعْجَلاَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَدَخَلَ فَاشْتَمَلَ عَلَى السَّيفِ وَخَرَجَ فَقَتَلَ الْمُنَافِقَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أَقْضِي بَينَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﴿فَأَنْزَلَ اللهُ فَلاَ وَرَبِّكَ

---

⑨ صحيح مسلم (٤٤٥)

⑩ لباب النقول في أسباب النزول ١/ ٧٣؛ الدر المنثور في التفسير المأثور ٢/ ١٨٠

* النساء ٤: ٦٥

لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...* ﴾ فَسُمِّيَ الْفَارُوقَ. ⑪ أُنظر:٤٢٩

مکحول بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی مسلمان اور منافق کے درمیان، کسی بات پر جھگڑا ہوگیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے منافق کے خلاف فیصلہ فرما دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت ابوبکرؓ کی طرف چلے گئے، انہوں نے کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانتا، میں اس کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتا۔ پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا۔ عمرؓ نے کہا: میرے واپس آنے تک تم یہیں ٹھہرنا، حضرت عمرؓ گھر سے تلوار سونت کر آئے اور منافق کو قتل کر دیا اور کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا، اس کے لئے، میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کر دی۔ ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ﴾ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ کا لقب 'فاروق' پڑ گیا۔

١٢ ⑫ عن الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ ﷺ فَقَالَ: هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزِّنَى فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التوراةَ عَلَى مُوسى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزِّنَا فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالَ: لَا. وَلَولَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَ إِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا اَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ لَايَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ۔ إِلَى قَولِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوه*﴾ يَقُولُ ائْتُوا مُحَمَّدًا فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُون * وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُون *وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُون**﴾ فِي الْكُفَّارِ كُلِّهَا ⑫ أُنظر:٣٣٠

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کو گزارا گیا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا اور اسے کوڑے لگائے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو بلایا اور فرمایا: کیا تم اپنی کتاب میں زنا کی حد اسی طرح پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو آپ ﷺ نے ان کے علما میں سے ایک آدمی کو بلایا اور فرمایا: میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم اپنی کتاب میں زنا کی حد اسی طرح پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! اگر آپ ﷺ نے مجھ پر قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ کو کبھی بھی سچی بات نہ بتاتا، ہم وہاں رجم ہی پاتے ہیں، لیکن یہ زنا ہمارے اشراف میں بہت عام ہوگیا، جب ہم کسی معزز انسان کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کمزور کو پکڑ لیتے تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ پھر ہم نے کہا: آؤ! ہم ایسی چیز پر متفق ہو جاتے ہیں، جسے ہم شریف اور کمزور دونوں پر

⑪ الدرالمنثور في التفسير المأثور ٢/ ١٨١، المعجم الكبير للطبراني (٣٠٠٥)

* النساء ٤: ٦٥

⑫ صحيح مسلم (٤٤١٥)؛صحيح سنن أبي داود (٣٧٤٠، ٣٠٨٥)

** المائدة ٥: ٤١، ٤٤، ٤٥، ٤٧

لاگو کر سکیں۔ پھر ہم نے چہرہ سیاہ کرنے اور کوڑے لگانے کو رجم کی جگہ مقرر کر لیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں پہلا انسان ہوں جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا، جبکہ انہوں نے اسے معطل کر دیا تھا۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس یہودی کو رجم کر دیا گیا۔ اس پر یہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ لَايَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ- إِلَى قَولِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ﴾ ''اے رسولﷺ! تجھے کفر میں جلدی کرنے والے غمگین نہ کردیں ...... اگر تمہیں یہ دیا جائے تو اسے لے لو، تک'' یعنی یہود کہتے تھے کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اگر وہ تمہیں منہ سیاہ کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دے تو اسے مان لو اور اگر رجم کا فتویٰ دے تو اس سے پہلوتہی کرو (نہ مانو) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، یہی لوگ کافر ہیں''۔ ''اور جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے یہی لوگ ظالم ہیں''۔ ''جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے یہی لوگ فاسق و فاجر ہیں'' یہ احکام تمام کافروں کے بارے میں ہیں۔

قاضی کا جھگڑے کو آگے نچلے قاضی کی طرف منتقل کرنا

۱۳ ⑬ قَالَ الْمَاوَرْدِي: وَقَدْ رُوِىَ أَنَّ رَجُلَينِ أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ لِي حِمَارًا وَلِهَذَا بَقَرَةً وَإِنَّ بَقَرَتَهُ قَتَلَتْ حِمَارِي. فَقَالَ: لأَبِي بَكْرٍ اقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ: لاَضَمَانَ عَلَى الْبَهَائِمِ فَقَالَ لِعُمَرَ: اِقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ اقْضِ بَيْنَهُمَا فقالَ عَلِيٌّ: أَكَانَا مُرْسَلَيْنِ؟ فَقَالاَ: لاَ. قَالَ: أَكَانَا مَشْدُودَيْنِ؟ قَالاَ: لاَ. قَالَ: أَفَكَانَتْ الْبَقَرَةُ مَشْدُودَةً وَالْحِمَارُ مُرْسَلًا قَالاَ: لاَ. قَالَ أَفَكَانَ الْحِمَارُ مَشْدُودًا وَالْبَقَرَةُ مُرْسَلَةً قَالاَ: نَعَمْ. قَالَ: عَلَى صَاحِبِ الْبَقَرَةِ ضَمَانٌ⑬ أُنظُر:١٩

ماوردی کہتے ہیں کہ روایت کیا جاتا ہے کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا: میرے پاس ایک گدھا تھا اور اس کے پاس گائے تھی۔ اس کی گائے نے میرے گدھے کو ہلاک کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کو حکم دیا: ان کا فیصلہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا: جانوروں پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے عمرؓ سے فرمایا: تم ان کا فیصلہ کرو۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے علیؓ کو حکم دیا: کہ ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ علیؓ نے ان سے پوچھا: کیا وہ دونوں جانور آزاد تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں: پھر حضرت علیؓ نے پوچھا کہ کیا وہ دونوں بندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت علیؓ نے پھر پوچھا: کیا گائے بندھی ہوئی اور گدھے آزاد تھا، انہوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علیؓ نے دوبارہ پوچھا: کیا گدھا بندھا ہوا اور گائے آزاد تھی، وہ کہنے لگے: ہاں۔ تو حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا کہ گائے کے مالک پر تاوان ہے۔

غیر مستحق کے لئے قضا کی بنا پر دوسرے کا حق جائز نہیں ہوتا

١٤ ⑭ عن أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِى الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِى لَهُ بِذَلِكَ

⑬ أدب القاضي للماوردي ٢/ ٣٨٧

فَمَنْ قَضَيتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا[۱۴] أُنظُر:۲۹

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے اپنے حجرہ کے دروازے کے سامنے لوگوں کے جھگڑنے کی آواز سنی آپ ﷺ ان کے پاس باہر آئے اور فرمایا: میں انسان ہی ہوں، میرے پاس جھگڑے آتے ہیں، تم میں سے کسی کو سچا سمجھتے ہوئے ممکن ہے، میں اس کے حق میں فیصلہ کردوں، اور کسی مسلمان کا حق اس کو دے دوں، (لیکن وہ سمجھ لے کہ) یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، وہ چاہے تو اسے لے لے یا چاہے تو اسے چھوڑ دے۔

معاملے کی پوری تحقیق اور انصاف کے ساتھ فیصلہ

۱۵ ⑮ عن السدي قَالَ: اِخْتَصَمَ إلى رَسُول اللهِ ﷺ رَجُلاَنِ غَنِيٌّ وَفَقِيرٌ فَكَانَ ضِلْعُهُ مَعَ الْفَقِيرِ يَرَى أَنَّ الْفَقِيرَ لاَيَظْلِمُ الْغَنِيَ فَأَبَى اللهُ إلاَّ أَنْ يَقُومَ بِالْقِسْطِ فِي الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ*﴾[۱۵] أُنظُر:٤١١

سدی بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے جن میں ایک تونگر اور دوسرا فقیر تھا۔ آپ ﷺ کا جھکاؤ فقیر کی طرف تھا، کیونکہ آپ ﷺ کا خیال تھا کہ فقیر تونگر پر ظلم نہیں کرسکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو تونگر اور فقیر کے بارے میں انصاف قائم کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ﴾ ''اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور اللہ کی خوشنودی کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ۔''

اپنے حق میں فیصلہ کروانے کے لئے دباؤ کی ممانعت

۱٦ ⑯عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الْيَهُودِ مِنْهُمْ كَعْبُ بنُ أُسَيدٍ وَعَبْدُ اللهِ بنُ صُورِيَا وَشَمَّاسُ بنُ قَيسٍ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِذْهَبُوا بِنَا إِلَى مُحَمَّدٍ لَعَلَّنَا نُفْتِنَهُ عَنْ دِينِهِ فَأَتَوهُ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! قَدْ عَرَفْتَ أَنَّا أَحْبَارُ الْيَهُودِ وَأَشْرَافُهُمْ وَأَنَّا إِنْ اتَّبَعْنَاكَ اتَّبَعَنَا الْيَهُودُ وَلَنْ يُخَالِفُونَا وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَينَ الْقَومِ خُصُومَةٌ وَنُحَاكِمُهُمْ إِلَيكَ فَتَقْضِي لَنَا عَلَيْهِم وَنَحْنُ نُؤْمِنُ بِكَ وَنُصَدِّقُكَ فَأَبَى ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ: ﴿وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَيكَ**﴾[۱٦]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے کچھ لوگ جن میں کعب بن اسید، عبداللہ بن صوریا اور شماس بن قیس شامل تھے، وہ دوسرے سے کہنے لگے: ہم محمد ﷺ کے پاس چلتے ہیں، شاید ہم اسے اس کے دین کے بارے میں فتنے میں مبتلا کرسکیں۔ وہ آپ ﷺ کے

---

⑭ صحيح البخاري (٧١٨١، ٢٦٨٠)؛صحيح مسلم(٤٤٥١)

⑮ الدر المنثور٢/ ٢٣٤؛ تفسير الطبري ٩/ ٣٠٣؛ أسباب النزول ١٧٨؛تفسير ابن أبي حاتم ٢١/ ٢٢٦ (٦١٢٢)

* النساء ٤: ١٣٥

⑯ الدر المنثور ٢/ ٢٩٠؛ تفسير الطبري ١٠/ ٣٩٣؛ تفسير القرطبي ٦/ ١١٣، أسباب النزول ١٩١

** المائدة ٥: ٤٩

پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد ﷺ! آپ جانتے ہیں کہ ہم یہودیوں کے علما اور معزز لوگ ہیں، اگر ہم آپ ﷺ کی پیروی کرلیں تو تمام یہودی بھی ہماری اتباع کریں گے اور ہماری مخالفت نہیں کریں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ایک جھگڑا ہے، ہم آپ ﷺ سے اس کا فیصلہ کروانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ ان کے خلاف ہمارے حق میں فیصلہ فرما دیں تو ہم آپ ﷺ پر ایمان بھی لے آئیں گے اور آپ ﷺ کی تصدیق بھی کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے انکار فرما دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَيكَ﴾ ''ان سے ہوشیار رہیے، کہیں یہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے اِدھر اُدھر نہ کردیں۔''

کوتاہی کرنے والا ہی نقصان کا ذمہ دار ہوگا

١٧ ⑰عن حَرَامِ بنِ مُحَيِّصَةَ الأَنْصَارِي عنِ الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ، فَدَخَلَتْ حَائِطَ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَكُلِّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا، وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتَهُمْ بِاللَّيلِ ⑰

حرام بن محیصہ انصاری، براء بن عازبؓ سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میری ایک اونٹنی تھی جو لوگوں کی فصلیں چر جانے کی عادی ہوگئی تھی۔ ایک دفعہ وہ ایک باغ میں داخل ہوئی اور اسے اجاڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں بات کی گئی تو آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمہ ہے، جبکہ رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت ان کے مالکوں کے ذمہ ہے۔ رات کے وقت مویشی اگر کوئی نقصان کردیں تو ان کے مالکوں پر تاوان ہوگا۔

١٨ ⑱عن نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَوْقَفَ دَابَّةً فِي سَبِيلٍ مِنْ سُبُلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ فِي أَسْوَاقِهِمْ فَأَوْطَئَتْ بِيَدٍ أَوْ رِجْلٍ فَهُوَ ضَامِنٌ ⑱

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کے راستے یا بازار میں سواری ٹھہرائی اور اس سواری نے اپنے ہاتھ یا پاؤں سے کسی کو روند ڈالا تو وہ مالک اس کا ضامن ہوگا۔

١٩ ⑲ قَالَ الْمَاوَرْدِي: وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ رَجُلَينِ أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ لِي حِمَارًا وَلِهَذَا بَقَرَةً وَإِنَّ بَقَرَتَهُ قَتَلَتْ حِمَارِي. فَقَالَ: لأَبِي بَكْرٍ اقْضِ بَينَهُمَا فَقَالَ: لاَضَمَانَ عَلَى الْبَهَائِمِ فَقَالَ لِعُمَرَ: اِقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ اقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَلِيٌّ:أَكَانَا مُرْسَلَينِ؟ فَقَالاَ: لاَ. قَالَ: أَكَانَا مَشْدُودَينِ؟قَالاَ: لاَ. قَالَ: أَفَكَانَتْ الْبَقَرَةُ مَشْدُودَةً وَالْحِمَارُ مُرْسَلًا قَالاَ: لاَ. قَالَ أَفَكَانَ الْحِمَارُ مَشْدُودًا وَالْبَقَرَةُ مُرْسَلَةً قَالاَ: نَعَمْ. قَالَ: عَلَى صَاحِبِ الْبَقَرَةِ ضَمَانٌ ⑲ رَاجِع:١٣

⑰ صحيح سنن أبي داود (٣٠٤٨)؛ سنن ابن ماجه (٢٣٣٢)

⑱ صحيح سنن أبي داود: ٣٠٤٨؛سنن ابن ماجه ٢٣٣٢

⑲ أدب القاضي للماوردي ٢/ ٣٨٧؛ المعجم الكبير للطبراني ٧/ ٢٢٥ (٧٠٧٨)؛ كشف الأستار عن زوائد البزار (١٣٦٢، ١٣٦٣)؛ كنز العمال ٦/ ٦٥ (١٤٨٦٠)؛ مجمع الزوائد٤/ ١٩٨

ماوردی کہتے ہیں کہ روایت کیا جاتا ہے کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا: میرے پاس ایک گدھا تھا اور اس کے پاس گائے تھی۔ اس کی گائے نے میرے گدھے کو ہلاک کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کو حکم دیا: ان کا فیصلہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا: جانوروں پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے عمرؓ سے فرمایا: تم ان کا فیصلہ کرو۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے علیؓ کو حکم دیا: ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ علیؓ نے ان سے پوچھا: کیا وہ دونوں جانور آزاد تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں: پھر حضرت علیؓ نے پوچھا: کیا وہ دونوں بندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت علیؓ نے پھر پوچھا: کیا گائے بندھی ہوئی اور گدھا آزاد تھا، انہوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علیؓ نے دوبارہ پوچھا: کیا گدھا بندھا ہوا اور گائے آزاد تھی، وہ کہنے لگے: ہاں۔ تو حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا کہ گائے کے مالک پر تاوان ہے۔

٢٠ ⑳عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّارُ جُبَارٌ [⑳]

ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ کا نقصان رائیگاں ہے۔

نیم حکیم پر تاوان

٢١ ㉑عن عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ [㉑]

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کا علاج کیا اور اس شخص کے طبیب ہونے کے بارے میں کسی کو علم نہ تھا تو وہ شخص اس کا تاوان ادا کرے گا۔

کسی کو دوسرے کے جرم میں نہ پکڑا جائے

٢٢ ㉒ عن ثَعْلَبَةَ بنِ زُهْدَمٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْهُمْ أَتَوا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ بَنُو ثَعْلَبَةَ بنِ يَرْبُوعٍ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بنُ يَرْبُوعٍ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَايَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى [㉒] أُنْظُر: ٤٨٩

ثعلبہ بن زہدم، جن کا تعلق بنوثعلبہ بن یربوع سے تھا، کا بیان ہے کہ ان کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ بنوثعلبہ بن یربوع نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابیؓ کو شہید کر دیا تھا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بنوثعلبہ کے لوگ ہیں جنہوں نے فلاں آدمی کو قتل کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نفس کسی دوسرے کے جرم میں نہیں پکڑا جا سکتا۔

٢٣ ㉓ عن حُصَينِ بنِ أَبِي الْحُرِ أَنَّ أَبَاهُ مَالِكًا وَعَمَّيهِ قَيْسًا وَعُبَيدًا بَنِي الْخَشْخَاشِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَشَكَوا إِلَيهِ غَارَةَ خَيْلٍ مِنْ بَنِي عَمِّهِمْ عَلَى النَّاسِ فَكَتَبَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِمَالِكٍ

⑳ صحيح سنن أبي داود (٣٨٤٠)؛ سنن ابن ماجه (٢٦٧٦)

㉑ صحيح سنن أبي داود (٣٨٣٤)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٢٧٩١)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ١٤١؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٢١٢

㉒ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢٧

وَقَيْسٍ وَعُبَيْدٍ بَنِي الْخَشْخَاشِ أَنَّكُمْ آمِنُونَ مُسَلَّمُونَ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ لَاتُؤْخَذُونَ بِجَرِيرَةِ غَيْرِكُمْ وَلَاتَجْنِي عَلَيْكُمْ إِلَّا أَيْدِيكُمْ[٢٣] أُنظُر:٤٩٠

حصین بن ابوحر سے روایت ہے کہ ان کے باپ مالک اور دو چچا قیس اور عبید، جن کا تعلق بنوخشخاش سے تھا، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس اپنے چچازاد بھائیوں کے گھڑ سواروں کی شکایت کی جو کہ لوگوں پر غارت گری کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا: ''یہ خط (پروانہ) اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے بنوخشخاش کے افراد؛ مالک، قیس اور عبید کیلئے ہے کہ تمہارے خون اور مال محفوظ ہیں، دوسروں کے جرم کا تم سے مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ تمہیں صرف ان جرائم میں پکڑا جائے گا جو تم نے خود کئے ہیں۔

٢٤ [٢٤]عن ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِء بِغَيْرِ حَقٍ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ[٢٤]

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ تین قسم کے انسان ہیں۔ ایک وہ ہے جو حرم میں الحاد کا ارتکاب کرے۔ دوسرا وہ جو اسلام میں جاہلیت کا کوئی طریقہ رائج کردے اور تیسرا وہ جو ناحق کسی کے خون کا مطالبہ کرے تا کہ اس کا خون بہا دیا جائے۔

٢٥ [٢٥]عن أَبِي رِمْثَةَ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي: اِبْنُكَ هَذَا؟ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. قَالَ حَقًا. قَالَ: أَشْهَدُ بِهِ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلْفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَايَجْنِي عَلَيْكَ وَلَاتَجْنِي عَلَيْهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَلَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى*﴾ أُنظُر:٩٢

ابورمثہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ وہاں رسول اللہ ﷺ نے میرے باپ سے پوچھا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کعبہ کے رب کی قسم! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واقعی؟ پھر انہوں نے کہا: میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے باپ میں میری شبیہ ثابت ہونے پر اور میرے باپ کی مجھ پر قسم اُٹھانے پر مسکرائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جرم میں تجھے نہیں پکڑا جائے گا اور تیرے جرم میں اسے نہیں پکڑا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ ''اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔''

---

[٢٣] السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٢٧ [٢٤] صحيح البخاري (٦٨٨٢)

[٢٥] صحيح سنن أبي داود (٣٧٧٣)؛ تقريب التهذيب ٢/ ٤٢٣؛ مسند أحمد (٠٧-٧١١٠)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي (٨/ ٢٧)

* الأنعام ٦: ١٦٤

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل اوّل: قضا اور اس کے بنیادی تصورات

پہلا باب اسلام کے عدالتی نظام کی تفصیلات پر مبنی ہے، جس کو چار فصول میں تقسیم کیا گیا ہے:

پہلی فصل میں قضا اور اس کے بعض بنیادی اُصولوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، جس کے لئے چودہ عنوانات قائم کئے گئے ہیں:

- پہلے فیصلہ سے پتہ چلتا ہے کہ قضا کا منصب کوئی پھولوں کی سیج نہیں، بلکہ اسلام کی نظر میں ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے، گویا اس پر فائز آدمی اپنے فیصلوں کو انجام دینے کے لئے ایسی مشکل سے گزرتا ہے جیسے کوئی شخص بغیر چھری کے ذبح کر دیا جائے۔
- دوسرے فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ منصب قضا کے ذمہ دار سے روزِ قیامت خاص باز پرس ہوگی، اور قیامت کے روز ایک ایک فیصلے کے بارے میں اس کو جوابدہ ہونا پڑے گا۔ چنانچہ اس کا حق ادا کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اس سے ملتی جلتی بات ایک اور فرمانِ نبوی میں بھی آتی ہے کہ اسلام میں ان لوگوں کو عہدے اور مناصب تفویض نہیں کئے جاتے جو اس کے طالب ہوں بلکہ اس کے اہل کو ہی یہ ذمہ داری دی جاتی ہے۔ دیکھیں فیصلہ نمبر ۶
- دوسرے عنوان کے تحت منصب قضا کی فضیلت اور اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ دو آدمی قابل رشک ہیں، ایک تو وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا تو وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور دوسرا وہ جسے اللہ نے علم دیا اور اس علم کی بنا پر لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کیا اور اُنہیں یہ علم سکھلایا۔ فیصلہ نمبر ۳
- پھر قاضی کے عہدہ قضا کی خواہش کے بعد اس کے عدالتی کردار کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے شریعت کا ایک اصول پیش کیا ہے کہ جس شخص کا ظلم اس کے عدل پر غالب رہا، تو وہ آگ کا مستحق ہے اور جس کا عدل اس کے ظلم پر غالب ہوا تو ایسا شخص جنت کا بدلہ پائے گا۔ فیصلہ نمبر ۴
- ہر اُس قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جو اپنے منصب کا حق ادا کرتا ہے لیکن جب یعنی عدل کرنے کی بجائے وہ ظلم کا راستہ اختیار کر لیتا ہے تو پھر اللہ کی مدد سے محروم ہو کر شیطان کا ساتھی بن جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵
- اگلے فیصلہ میں اس امر کا تذکرہ ہے کہ عہدہ کے طالب یا خواہش مند کو اسلام میں عہدہ نہیں دیا جاتا۔ فیصلہ نمبر ۶
- یہاں بھی اس امر کا بیان ہوا ہے کہ عہدہ قضا کے خواہش مند اگر سفارشیوں وغیرہ کے ذریعے اس منصب کو پالے تو وہ اللہ کی مدد سے محروم رہتا ہے، البتہ جس کو یہ ذمہ داری بغیر خواہش کے مل جائے تو اللہ کی خصوصی معاونت اس کے شامل حال رہتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۷
- اگلے فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی رو سے عورت کو عوام الناس کا قاضی نہیں بنایا جاسکتا۔ فیصلہ نمبر ۸

◉ اگلے واقعہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل فارس کے ایلچی کی اس خبر پر کہ فارس پر کسریٰ کی بیٹی حکمران بنا دی گئی ہے، فرمایا: کہ جس قوم کی سربراہ ایک عورت ہو، وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ چونکہ قضا بھی ایک لحاظ سے سربراہی کی ہی شکل ہے، اس لئے اس میں بھی گویا پہلے فرمان کی ہی تائید پائی جاتی ہے۔ فیصلہ نمبر۹

◉ اس حدیث میں دو مسلمانوں کا ایک جھگڑا پیش کیا گیا ہے، جن میں سے ایک نے نبی کریم ﷺ کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا تو حضرت عمر نے قرآن کریم کی آیت (النساء۴: ٦٥) کی بنا پر اس منافق کا سر قلم کردیا۔ بظاہر یہ حضرت عمر کا فرض نہیں تھا کہ وہ سزا دیتے البتہ اُنہوں نے قانون کو ہاتھ میں لیا اور نبی کریم ﷺ نے اس کو نظر انداز کر کے مجرم کو کیفر کردار پہنچانے پر توجہ دی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں نظام عدالت سے زیادہ اہمیت قیامِ عدل پر ہے، یہاں فارمل جسٹس کے بجائے رئیل جسٹس پر زیادہ زور پایا جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر۱۰ (مزید دیکھئے نوٹ بر فیصلہ ۴۲۹)

◉ اس سے اگلے واقعہ سے پتہ چلتا ہے جو پہلے کی ہی تفصیل ہے کہ یہ لوگ پہلے حضرت ابو بکر کے پاس آئے لیکن انہوں نے ان کے اس رویے پر انہیں تلقین کے علاوہ کوئی اضافی ردّ عمل اختیار نہیں کیا، اس سے پتہ چلا کہ اصل طریقہ تو یہی ہے کہ قانون کو اس کے ذمہ داروں کے ذریعے نافذ کیا جائے اور اس میں نظام کی پیروی کی جائے، جیسا کہ حضرت ابوبکر کا ردّ عمل تھا۔ فیصلہ نمبر۱۱

◉ مذکورہ بالا دونوں واقعات سے نبی کریم ﷺ کو تنازعات میں ہمیشہ کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کرنے کا علم ہوتا ہے، اور یہ معاملہ قرآن کی آیت (النساء۴: ٦٥) کی رو سے تا قیامت برقرار ہے، اس سلسلے میں یہود کے ایک واقعہ کا بھی یہاں تذکرہ کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے رسول کے فیصلہ (شریعت) کو چھوڑ کر زنا کے لیے یہ خانہ ساز فیصلہ قرار دے لیا تھا کہ وہ اس کا چہرہ سیاہ کردیں گے، تو اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ذات بابرکت ہے، جس نے اپنے رسول کو اس کا اصل حکم یعنی رجم کو نافذ کرنے کی توفیق دی، جبکہ شریعت موسویؑ میں بھی یہی حکم موجود تھا لیکن انہوں نے اسے اپنے طور پر تبدیل کرلیا تھا، اس موقع پر قرآن کریم کی حسبِ ذیل آیات نازل ہوئیں: سورۃ النساء:۴/ ٦٥ اور سورۃ المائدۃ: ۵/ ۴۱ تا ۴۷ وغیرہ فیصلہ نمبر۱۲

◉ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاضی اگر چاہے تو جھگڑے کو کسی اور قاضی کی طرف بھی لوٹا سکتا ہے۔ اور دوسرے قاضی کا فیصلہ معتبر ہوگا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس شخص کی کوتاہی کی بنا پر کوئی نقصان ہوا ہے تو کوتاہی کرنے والا ہی تاوان بھرے گا۔ (فیصلہ نمبر۱۳)

◉ اس جھگڑے میں نبی کریم ﷺ کو اس امر کی تلقین کی گئی ہے کہ قاضی اپنے ذاتی رجحان اور ذوق کی بنا پر فیصلہ کرنے کی بجائے شواہد اور دلائل کی بنا پر ایک فیصلہ دے۔ اور اس سلسلے میں اسے منصف کا مکمل کردار ادا کرنا چاہئے۔ فیصلہ نمبر۱۴

اس فیصلہ سے پتہ چلتا ہے کہ قاضی بعض اوقات پوری کوشش کے باوجود غلط فیصلہ بھی کرسکتا ہے، لیکن غلط فیصلہ کرنے کی بنا پر کسی غیر مستحق کے لئے قاضی کا دیا ہوا حق جائز نہیں ہوجاتا۔ اگر ظلم کرنے والے فریق کو یہ علم ہے کہ اسے فلاں فیصلہ اس کے حق میں کسی غلطی کی بنا پر ہوا ہے، لیکن اصلاً وہ اس کا حق نہیں تھا، تو ایسا شخص اس بنا پر اس فیصلہ سے فائدہ اٹھائے تو وہ گویا آگ کا ایک ٹکڑا اپنے حق میں لے رہا ہے، یعنی اس کے لئے جہنم میں سزا کی وعید ہے۔ فیصلہ نمبر۱۵

◉ اس واقعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی دینی یا دنیوی مفاد کا لالچ دے کر اپنے حق میں فیصلہ کروانا غلط ہے، اور اس بارے میں قرآنِ کریم

کی آیت (المائدۃ: ۴۹/۵) میں وعید نازل ہوئی ہے کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو اس سے منع کیا ہے۔ فیصلہ نمبر ١٦

◉ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کوتاہی کرنے والا ہی نقصان کا ذمہ دار ہوگا، فیصلہ نمبر ١٧، ١٨، ١٩، ٥٣٧ سے یہی نکتہ ثابت ہوتا ہے۔

البتہ فیصلہ نمبر ٢٠ میں درج فرمان نبوی سے یہ علم ہوتا ہے کہ آگ کے نقصان کا تاوان نہیں ہے، کیونکہ آگ از خود بہت دور تک پھیل جاتی ہے۔ یہ صورت غلطی سے لگ جانے والی آگ کے بارے میں ہے جس کی تباہی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے، البتہ جو آگ دانستہ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے لگائی جائے تو اس کا تاوان ہوگا۔

◉ مذکورہ بالا فیصلوں سے ملتا جلتا معاملہ یہ ہے کہ ایسا معالج جو مہارت کے بغیر طبابت کرتا ہے تو اس کے علاج سے پہنچنے والا نقصان کا وہ خود ذمہ دار اور جوابدہ ہوگا۔ البتہ اس کے برعکس ایسا نہیں۔ فیصلہ نمبر ٢١

◉ شریعتِ اسلامیہ کا ایک تصور یہ ہے کہ کسی دوسرے کے جرم میں کسی اور کو نہیں پکڑا جائے گا، جو کرے وہی بھرے۔ چنانچہ ایک قاتل کے قبیلہ والے اس مقصد سے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے کہ انہیں اس قاتل کے جرم میں شریک نہ سمجھا جائے تو آپ ﷺ نے کہا، بالکل! دوسرے کی زیادتی میں ان قبیلہ والوں کو شریک نہ سمجھا جائے۔ فیصلہ نمبر ٢٢

اس وضاحت کی ضرورت اس لئے ہے کیونکہ قتل خطا کی صورت میں مقتول کی دیت کی ادائیگی میں اسلام نے عاقلہ یعنی اہل قبیلہ اور برادری والوں کی ذمہ داری مقرر کی ہے کہ وہ قاتل کی مدد کریں، البتہ اس کے برعکس نہیں ہے کہ قاتل کے جرم میں وہ اس کے ساتھ شریک بھی ہوں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاندان کے فرد کی زیادتی کی صورت کی اس کے باقی خاندان کو بلاوجہ تعذیب کا نشانہ بنانا اسلام کی رو سے درست نہیں، البتہ بعض ایسی صورتوں میں ایک حد تک اس کو گوارا کیا جاسکتا ہے، جب اس طرح ظالم کی تلاش وغیرہ میں مدد ملنی ممکن نظر آئے۔

◉ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے بنوخشخاش کے لوگوں کو اس سلسلے میں امان لکھ کر دی کہ ان کے بعض افراد نے دوسرے قبیلے کے بعض لوگوں کو قتل کر دیا تھا، کہ ان لوگوں کو ان کے بدلے قتل کرنا جائز نہیں۔ فیصلہ نمبر ٢٣

◉ یہاں نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کو اللہ کی شدید ناراضگی کا حقدار بتایا ہے جو اپنے مقتول کا بدلہ لینے کے لئے قاتل کے علاوہ اس کے کسی متعلق کو قتل کر دے۔ فیصلہ نمبر ٢٤

◉ اس فیصلے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کسی کو دوسرے کے جرم میں نہیں پکڑا جائے گا، اس حدیث میں اس وضاحت کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کیونکہ اس سے قبل باپ بیٹے کی باہمی مشابہت کا تذکرہ ہے، تو یہ مشابہت اعمال و کردار میں ایک دوسرے کے رویے پر کسی پکڑ کو لازمی نہیں کرتی۔ فیصلہ نمبر ٢٥

یہاں تک ان بعض بنیادی تصورات کا ذکر ہے جو قضا کے سلسلے میں قاضیوں کے سامنے رہنے چاہئیں۔

فصل دوم: فیصلہ کے آداب

قاضی کو رشوت رتحفہ لینے کی ممانعت

٢٦ ㉖عن بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ ㉖

بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جسے ہم نے کوئی منصب سونپا اور اسے اس کی اجرت دی، اس کے بعد اگر وہ کچھ لے تو یہ خیانت ہوگی۔

٢٧ ㉗ عن عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي ㉗

عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت

٢٨ ㉘عن أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَايَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ㉘

ابوبکرہؓ کہتے ہیں، میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی قاضی غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

ظاہر کی بنا پر فیصلہ کرنا

٢٩ ㉙ عن أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيتُ لَهُ بِحَقِ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا ㉙ رَاجِع:١٤

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے اپنے حجرہ کے دروازے کے سامنے لوگوں کے جھگڑنے کی آواز سنی آپ ﷺ ان کے پاس باہر آئے اور فرمایا: میں انسان ہی ہوں، میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں، تم میں سے کسی کو سچا سمجھتے ہوئے ممکن ہے میں اس کے حق میں فیصلہ کردوں، اور کسی مسلمان کا حق اس کو دے دوں، (لیکن وہ سمجھ لے کہ) یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چاہے تو اسے لے لے یا چاہے تو اسے چھوڑ دے۔

㉖ صحيح سنن أبي داود (٢٩٤٣)؛ سنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ٣٥٥

㉗ مسند أحمد ٢/ ٢١٢(٦٧٧٨)؛ سنن ابن ماجه (٢٣١٣)

㉘ صحيح البخاري (٧١٥٨)؛ صحيح مسلم (١٧١٧)

㉙ صحيح البخاري (٧١٨١، ٢٦٨٠)؛ صحيح مسلم (٤٤٥١)

فریقین کو سن کر فیصلہ کرنا

٣٠ ㉚ عن عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِ، وَلاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيكَ الْخَصْمَانِ فَلاَ تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ، قَالَ فَمَازِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَاشَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ ㉚

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجنا چاہا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوجوان ہوں اور مجھے منصبِ قضا کا بھی زیادہ علم نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو لغزش سے محفوظ رکھے گا۔ جب تیرے پاس دو فریق کوئی مقدمہ لے کر آئیں تو اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک دونوں فریقوں کے بیانات نہ سن لے، معاملہ کی حقیقت اور فیصلہ کی نوعیت واضح طور پر جاننے کے لئے یہ انتہائی موزوں طریقہ ہے۔ علیؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد فیصلہ کرتے ہوتے میں کبھی غلطی اور شک وشبہ کا شکار نہیں ہوا۔

جھگڑے کے فریقین میں سے اگر ایک وعدہ کے باوجود حاضر نہ ہو تو

٣١ ㉛ عن أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِي أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِى سُفْيَانَ قَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اخْتَصَمَ عِنْدَهُ الرَّجُلاَنِ فَاتَّعَدَا الْمَوْعِدَ فَجَاءَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَأْتِ الآخَرُ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلَّذِي جَاءَ عَلَى الَّذِي لَمْ يَجِيء فَقَالَ أَبُو مُوسَى إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الدَّابَّةِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَالَّذِى نَحْنُ فِيهِ أَمْرُ النَّاسِ ㉛

ابوموسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ معاویہ بن ابوسفیانؓ نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر فریقین کا جھگڑا آتا اور ان کے درمیان کسی مقررہ وقت پر اتفاق ہو جاتا، پھر ان میں سے ایک وعدے کے مطابق آ جاتا اور دوسرا نہ آتا تو رسول اللہ ﷺ آ جانے والے کے حق میں اور نہ آنے والے کے خلاف فیصلہ صادر فرما دیتے تھے؟ اس پر ابوموسیٰؓ نے کہا: یہ تو جانوروں، بکریوں اور اونٹوں وغیرہ کے فیصلے ہوتے تھے، ہمارے درمیان تو لوگوں کا معاملہ ہے۔

٣٢ ㉜ عن الحَسَن عَنْ سُمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ إِلَى سُلْطَانٍ فَلَمْ يُجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ لاَحَقَّ لَهُ ㉜

حسن وہ سمرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے حاکم کے پاس بلایا گیا اور وہ حاضر نہ ہوا، وہ ظالم ہے، اس کا کوئی حق نہیں۔

㉚ سنن أبي داود (٣٥٨٢)'حسن'؛ جامع الترمذي (١٠٧٠)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٩٣

㉛ المعجم الأوسط للطبراني (٧٥٣٧)؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٩٧ (خالد بن نافع الأشعري وهو ضعيف)

㉜ المعجم الكبير للطبراني ٧/ ٢٢٥(٦٧٩٦، ٧٠٧٨)؛ مسند البزار (١٣٦٢)؛ كنزالعمال ٦/ ٦٥ (١٤٨٦٠)؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٩٨(فيه رواة ضعفاء ومجهولون)

گواہی کی بنا پر فیصلہ کرنا

٣٣ ㉝عن عَمَّارِ بنِ خُزَيمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ۔ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِبْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَه ثَمَنَ فَرَسِهِ، فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الأَعْرَابِيُّ، فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ لايَشْعُرونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَ إِلاَّ بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الأَعْرَابِيَ فَقَالَ: أَوَلَيسَ قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: لاَ وَاللهِ مَابِعْتُكَهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلَى قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الأَعْرَابِيُ يَقُولُ: هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيمَةُ بنُ ثَابِتٍ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ:بِمَ تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيقِكَ يَارَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَينِ ㉝ أُنظُر:٦٦

عمار بن خزیمہ، ان کے چچا جو کہ صحابی رسولؐ تھے نے انہیں بیان کیا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ایک بادیہ نشین سے گھوڑا خریدا اور کہا: میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس کی قیمت ادا کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ تیز چلنے لگے، جبکہ دیہاتی سست روی سے چلتا رہا۔ لوگ دیہاتی سے گھوڑے کا بھاؤ کرنے کے لئے اس کے پاس آنے لگے، انہیں معلوم تھا کہ نبی کریم ﷺ یہ گھوڑا خرید چکے ہیں۔ تو دیہاتی نے نبی ﷺ کو آواز دی اور کہا: اگر آپ ﷺ اس گھوڑے کو نہیں خریدنا چاہتے تو میں اسے بیچ رہا ہوں نبی کریم ﷺ نے جب دیہاتی کی آواز سنی تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خریدا نہیں؟ تو دیہاتی کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کو یہ نہیں بیچا۔ نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: میں نے تجھ سے یہ خریدا ہے۔ دیہاتی کہنے لگا: اگر ایسا ہے تو پھر گواہ پیش کرو۔ خزیمہ بن ثابتؓ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ آپ ﷺ کو بیچ دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ خزیمہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تو کس چیز کی گواہی دے رہا ہے؟ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کی تصدیق کی وجہ سے۔ رسول اللہؐ نے خزیمہؓ کی گواہی دو آدمیوں کے قائم مقام قرار دی۔

مدعا علیہ کی قسم کی بنا پر فیصلہ کرنا

٣٤ ㉞ عَنِ ابنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ ابنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ㉞

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے میری طرف خط لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مدعا علیہ پر قسم کا فیصلہ فرمایا تھا۔

گواہ کی عدم موجودگی میں قسم سے فیصلہ کرنا

٣٥ ㉟ عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَينِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَاكَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا ㉟ أُنظُر:٤٩

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ سامان کے سلسلہ میں جھگڑتے ہوئے آئے، دونوں میں کسی کے پاس

㉝ صحيح سنن أبي داود (٣٦٠٧)؛ سنن النسائي (٤٣٣٢)؛ مصنف عبد الرزاق (١٥٥٦٦، ١٥٥٦٧)

㉞ صحيح سنن أبيداود (٣٠٨١)

㉟ صحيح سنن أبيداود (٣٠٧٨)؛ إرواء الغليل ٨/ ٢٧٥

کوئی ثبوت نہیں تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: کہ وہ قسم پر قرعہ اندازی کریں چاہے وہ اسے پسند کرتے ہیں یا ناپسند۔ (مراد یہ ہے کہ دونوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے پھر جس کے حق میں قرعہ نکل آئے وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں قسم اٹھائے تو وہ اس چیز کا حقدار ٹھہرے گا۔)

٣٦ ㊱عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَومٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يَسْتَهِمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ[36] أُنظُر:٥١

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نزاع کے فریقین سے کہا: قسم اُٹھاؤ۔ تو ہر ایک نے قسم اٹھانے میں جلدی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے درمیان قرعہ ڈالو اور جس کے نام قرعہ پہلے نکلے وہ پہلے قسم اُٹھائے۔

٣٧ ㊲عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَرِهَ الإِثْنَانِ الْيَمِينَ أَوْ اِسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا[37] أُنظُر:٤٨

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر فریقین قسم اٹھانے پر آمادہ ہوں یا دونوں ہی قسم اٹھانے سے گریزاں ہوں تو انہیں چاہیے کہ قرعہ اندازی کرلیں۔

٣٨ ㊳ عن زُبَيْبِ الْعَنْبَرِي يَقُولُ: بَعَثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةٍ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَ خَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بِالْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ: هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الأَيَّامِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ بَيِّنَتُكَ؟ قُلْتُ: سَمُرَةُ -رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ- وَرَجُلٌ سَمَّاهُ لَهُ. فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: قَدْ أَبَى أَنْ يَشْهَدَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الآخَرِ قُلْتُ: نَعَمْ. فَاسْتَحْلَفَنِي فَحَلَفْتُ بِاللهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: اذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الأَمْوَالِ وَلاَ تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ. لَوْلاَ أَنَّ اللهَ لاَيُحِبُّ ضَلاَلَةَ الْعَمَلِ مَارَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ: فَدَعَتْنِي أُمِّي فَقَالَتْ: هَذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِي فَانْصَرَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي: إِحْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ وَقُمْتُ مَعَه مَكَانَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَائِمَيْنِ فَقَالَ: مَاتُرِيدُ بِأَسِيرِكَ؟ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلرَّجُلِ رُدَّ عَلَى هَذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِي أَخَذْتَ مِنْهَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِي قَالَ فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَيفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ إِذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًامِنْ طَعَامٍ قَالَ: فَزَادَنِي آصُعًا مِنْ شَعِيرٍ[38] أُنظُر:٨٦٦ (اس واقعہ کا اولین حصہ فیصلہ ۷۰ میں دیکھیں)

زبیب عنبریؓ کہتے ہیں، اللہ کے نبی ﷺ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا، انہوں نے طائف کی ایک جانب رکبہ مقام (جو کہ مکہ اور

㊱ صحيح البخاري (٢٦٧٤)

㊲ صحيح سنن أبي داود (٣٠٧٩)

㊳ ضعيف سنن أبي داؤد (٣٦١٢)؛ سلسلة الأحاديث الضعيفة (٥٧٣١)؛ مجمع الزوائد ٤/ ٢٠٢ (فيه رواة مجهولون)؛ المعجم الكبير للطبراني ٥/ ٢٦٨ (٥٢٩٩)

طائف کے درمیان ایک وادی ہے) پر انہیں پکڑ لیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے۔ میں سواری پر سوار ہوکر، ان سے پہلے نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سلام کرنے کے بعد عرض کی کہ آپ ﷺ کے لشکری ہمارے پاس آئے اور ہمیں پکڑ لیا، حالانکہ ہم پہلے ہی اسلام قبول کر چکے ہیں اور ہم نے نشانی کے طور پر اپنے جانوروں کے کانوں کی ایک طرف کاٹ دی ہے۔ جب قبیلہ بنی عنبر کے لوگ آ گئے تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے کہ تم اس دن پکڑے جانے سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا گواہ کون ہے؟ میں نے کہا: سمرہؓ جو عنبر قبیلے کا آدمی ہے اور ایک دوسرے آدمی کا بھی نام لیا۔ دوسرے آدمی نے گواہی دے دی، لیکن سمرہؓ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمرہؓ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا ہے، اس لئے تو اپنی ایک گواہی کے ساتھ قسم اُٹھا۔ میں نے حامی بھر لی۔ جب آپ ﷺ نے مجھ سے قسم کا مطالبہ کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھائی کہ ہم فلاں روز مسلمان ہو گئے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے لشکر سے فرمایا: جاؤ! اان سے مال نصف نصف کرلو اور ان کے بچوں کو ہاتھ مت لگانا، اور بنی عنبر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ عمل (لشکر کا عمل) کے ضیاع کو ناپسند کرتا ہے تو میں تمہارے مال میں سے ایک رسی بھی نہ لیتا۔ زبیب نے کہا کہ میری ماں نے مجھے بلا کر کہا: فلاں آدمی نے میری مخملی مسند لے لی ہے تو میں نبی کریم ﷺ کی طرف گیا اور آپ کو اس سے متعلق بتایا۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کو روک لو، میں نے اس کے لباس کا دامن تھام لیا اور اسے روک کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں کھڑے دیکھا تو پوچھا کہ تو اپنے قیدی سے کیا چاہتا ہے؟ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا: اس کی ماں کی مخملی مسند اسے واپس لوٹا دے۔ اس نے جواب دیا، اے اللہ کے نبیؐ! وہ مجھ سے گم ہو گئی ہے تو نبی ﷺ نے اس آدمی کی تلوار چھین کر مجھے دے دی اور اسے فرمایا: چل! اسے غلہ کے کچھ صاع بھی دے، تو اس نے مجھے جو کے صاع دیئے۔

۳۹ ㊴عن عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ*﴾ قَالَ فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بنُ قَيسٍ وَقَالَ مَايُحَدِّثُكَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ. فَقُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ㊴

عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے مال کو غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائی، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر بے حد ناراض ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون قرآن مجید میں اتارا اور فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ﴾ ''بے شک! جو لوگ اللہ کے معاہدے اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں، ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں...... آخر آیت تک'' ابووائل نے کہا،

㊴ صحيح مسلم (۳۵۳)؛ صحيح البخاري (۶۶۷۷)

* آل عمران ۳: ۷۷

پھر ایسا ہوا کہ اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے: ابوعبدالرحمٰن تم سے کیا حدیث بیان کرتے تھے؟ ہم نے کہا: فلاں حدیث، وہ کہنے لگے: اس کا شانِ ورود تو میں خود ہوں۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس گواہ ہے یا اس کی قسم سے فیصلہ کروں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ تو قسم اٹھا دے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم اُٹھائی، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ناراض ہوگا۔

٤٠ ⑳عن عَلْقَمَةَ بنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوتٍ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِى عَلَى أَرْضٍ لِى كَانَتْ لأَبِى فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِى فِى يَدِى أَزْرَعُهَا لَيسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِى أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لاَ قَالَ: فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لاَيُبَالِى عَلَى مَاحَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيءٍ، فَقَالَ لَيسَ لَكَ مِنْهُ إِلاَّ ذَلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَّا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ ⑳

علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ایک دفعہ حضرموت سے ایک آدمی اور کندہ سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، حضرمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آدمی میری زمین پر قابض ہے جو کہ مجھے میرے باپ کی طرف سے ملی تھی۔ کندی کہنے لگا: یہ زمین میرے قبضے میں ہے، میں اس پر کھیتی باڑی کرتا ہوں، اس لئے اس زمین پر اس کا کوئی حق نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرمی سے پوچھا: تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں! پھر آپ ﷺ نے کندی سے کہا: تیرے لئے قسم ہے۔ حضرمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آدمی فاجر ہے، یہ جو بھی قسم اٹھائے، اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس کو کسی چیز کا بھی ڈر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں۔ وہ قسم اٹھانے لگا۔ جب وہ اٹھا چکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے اس کا مال ناحق طریقہ سے کھانے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے اعراض کئے ہوئے ہوگا۔

قسم اُٹھانے کا طریقہ

٤١ ㉑عن ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ -يَعْنِي لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ- احْلِفْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ مَالَهُ عِنْدَكَ شَيءٌ -يَعنِي لِلْمُدَّعِي ㉑

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے لئے اس کی قسم کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کہے: ''میں اس اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہوں، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ ''میرے ذمہ مدعی کا کوئی حق نہیں ہے۔''

اعتراف کی بنا پر فیصلہ کرنا

٤٢ ㉒عن عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ بنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ

⑳ صحيح مسلم (٣٥٦، ٣٥٧)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٧٨٠)

㉑ تفسير الدر المنثور ٢/ ٢٣٤؛ تفسير الطبري ٩/ ٣٠٣؛ أسباب النزول للواحدي (١٧٨)

يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ ﴿۴۲﴾

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطابؓ کو دیکھا، وہ اس وقت ایک قافلے میں چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ اور فرمایا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے کہ تم اپنے باپوں کے نام کی قسم کھاؤ، جو کوئی قسم کھانا چاہے، اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

٤٣ ﴿۴۳﴾ عن عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي عَالَجْتُ اِمْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَادُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ بِمَاشِئْتَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْسَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ: وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآت*﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللهِ! هَذَا لَهُ خَاصَةً قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً ﴿۴۳﴾

أُنظُر: ٣٣١، ٣٥٩

عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے مدینہ کے آخری کنارے میں مقیم ایک عورت سے جماع کے سوا سب کچھ (بوس وکنار وغیرہ) کیا ہے۔ میں آپ ﷺ کے سامنے ہوں، لیجئے! میرے بارے میں جو مرضی ہو، فیصلہ فرما دیں۔ عمرؓ کہنے لگے: اگر تو اپنے آپ پر پردہ ڈالتا تو اللہ تعالیٰ نے بھی تجھ پر پردہ ڈال دیا تھا۔ نبی کرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا: وہ آدمی چلا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس پر یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآت﴾ ''بے شک! نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں'' ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ اسی کے لئے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔

اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کرنا

٤٤ ﴿۴۴﴾ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اخْتَصَمَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَوَقَعَتْ الْيَمِينُ عَلَى أَحَدِهِمَا فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَاإِلَهَ إِلاَّ هُوَ مَالَهُ عِنْدَهُ شَيءٌ قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّ لَهُ عِنْدَهُ حَقَّهُ. فَأَمَرَ أَنْ يُعْطِيَهُ حَقَّهُ، وَكَفَارَةُ يَمِينِهِ مَعْرِفَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ أَوْ شَهَادَتُهُ ﴿۴۴﴾

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے، چنانچہ دوسرے پر قسم لاگو ہوگئی۔ اس نے قسم اٹھائی کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میرے ذمہ اس کا کوئی حق نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فوراً نبی کریم ﷺ پر جبریلؑ نازل ہوئے

﴿۴۲﴾ صحيح البخاري (٦٦٤٧)

﴿۴۳﴾ صحيح مسلم ٨/ ١٠٢؛ صحيح البخاري ٦/ ٧٥؛ الترمذي مع التحفة ١١/ ٢٧٩؛ تفسير الطبري ٥/ ٥١٩؛ مسند أحمد ٤/ ٤١، ١٤١؛ لباب النقول ١/ ٥١٥؛ أسباب النزول (٢٦٩)؛ الدر المنثور ٣/ ٣٥٢

* هود ١١:١١٤

﴿۴۴﴾ مسند أحمد ١/ ٢٩٦، ٤/ ٣(٢٥٦٢)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٩٤ (صحيح)

اور کہا: یہ جھوٹا ہے، اس کے ذمہ دوسرے کا حق ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کا حق ادا کرے اور آپ ﷺ نے اس کی توحید یا کلمہ طیبہ کی شہادت کی بنا پر اسے قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

قرائن کے ذریعے فیصلہ کرنا مثلاً فیصلہ مشکل ہونے کی صورت میں قبضہ والے کے حق میں فیصلہ کر دینا

٤٥ ㉟عن جابرٍ أَنَّ رَجُلَينِ اختَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي نَاقَةٍ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: نَتَجتْ هَذِهِ النَّاقَةُ عِندِي وَ أَقَامَ بَيِّنَةً فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ㉟ (یہی استدلال فیصلہ نمبر ۸۷ میں بھی موجود ہے)

جابرؓ سے روایت ہے کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اونٹنی کے سلسلہ میں جھگڑتے ہوئے آئے، دونوں نے کہا: اس اونٹنی نے میرے ہاں بچہ جنا ہے اور دونوں نے گواہ بھی پیش کیے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا فیصلہ اس آدمی کے حق میں کیا، جس کے پاس اس وقت اونٹنی موجود تھی۔

قرعہ اندازی کے ذریعے فیصلہ کرنا جب ہر دو فریق کے پاس کوئی گواہ نہ ہو یا برابر گواہوں سے مسئلہ حل نہ ہوتا ہو

٤٦ ㊱عن سَعِيدِ بنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: اخْتَصَمَ رَجُلانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَمْرٍ فَجَاءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِشُهودٍ عَدُولٍ عَلَى عِدَّةٍ وَاحِدَةٍ فَأَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَقْضِي بَيْنَهُمْ فَقَضَى لِلَّذِي خَرَجَ لَهُ السَّهْمُ㊱

سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی ایک جھگڑے کا فیصلہ لے کر آئے۔ اس کے ساتھ انہوں نے برابر گواہ بھی پیش کر دیے تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان قرعہ اندازی کی۔ اور فرمایا: اے اللہ اب تو ہی ان کے درمیان فیصلہ فرما! پھر جس کا قرعہ نکلا آپ ﷺ نے اس کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔

٤٧ ㊲عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَينِ تَدَارَءَا فِي بَيعٍ لَيسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا أَحَبَّا أَمْ كَرِهَا㊲

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک سودا کے سلسلہ میں جھگڑتے ہوئے آئے، ان میں سے کسی کے پاس دلیل نہیں تھی، تو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ خواہ وہ پسند کریں یا نہ کریں، انہیں قرعہ اندازی کرنا ہوگی۔

٤٨ ㊳عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَرِهَ الإِثْنَانِ الْيَمِينَ أَوْ اِسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا㊳ رَاجِع:٣٧

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر فریقین قسم اٹھانے پر آمادہ ہوں یا دونوں ہی قسم اٹھانے سے گریزاں ہوں تو انہیں چاہیے کہ قرعہ اندازی کر لیں۔

㉟ سنن الدارقطني ٤/ ٢٠٩؛ مسند الشافعي ٢ / ١٨٠؛ تلخيص الحبير ٤/ ٢١٠؛ فقه السنة ٣/ ٣٥٠

㊱ سنن الدارقطني ١٠/ ٢٥٩ ㊲ صحيح ابن حبان (١٨٩٩)

㊳ صحيح سنن أبي داود (٣٠٧٩)

۴۹ ⑲عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَينِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَاكَانَ أَحَبَّا ذٰلِكَ أَوْ كَرِهَا⑲ رَاجع :۳۵

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ سامان کے سلسلہ میں جھگڑتے ہوئے آئے، دونوں میں کسی کے پاس دلیل نہیں تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ وہ قسم پر قرعہ اندازی کریں چاہے وہ اسے پسند کرتے ہیں یا ناپسند۔ (مراد یہ ہے کہ دونوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے پھر جس کے حق میں قرعہ نکل آئے وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں قسم اٹھائے تو وہ اس چیز کا حقدار ٹھہرے گا۔)

۵۰ ⑳عن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يَبْتَدِرَانِ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا لَيسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْتَسِمَا وَيَتَوَخَّيَا ثُمَّ يَسْتَهِمَا وَلِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ⑳

ام سلمہؓ کہتی ہیں: دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے درمیان وراثت کے حصے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے، ان کے اس کی کوئی دلیل نہیں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دونوں آپس میں تقسیم کرلو اور ایک دوسرے سے اچھا سلوک کرو، پھر آپس میں قرعہ اندازی کرواور دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو کفارہ ادا کرے۔

۵۱ ㉑عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يَسْتَهِمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ㉑ رَاجع:۳۶

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نزاع کے فریقین سے کہا: قسم اُٹھاؤ۔ تو ہر ایک نے قسم اٹھانے میں جلدی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اٹھانے کے سلسلے میں ان کے درمیان قرعہ ڈالو اور جس کے نام کا قرعہ نکلے، وہ قسم اُٹھائے۔

اجتہاد کی بنا پر فیصلہ کرنا

۵۲ ㉒عن مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عُرِضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ وَلاَ فِي كِتَابِ اللهِ، قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدْرَهُ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ㉒

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجنا چاہا تو ان سے پوچھا: جب تمہارے پاس کوئی جھگڑا آئے گا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: میں اللہ کی کتاب کی رو سے فیصلہ کروں گا، آپ ﷺ نے پوچھا: اگر تو اللہ کی کتاب میں نہ پائے تو؟ انہوں نے جواب دیا: پھر اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اگر تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی سنت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب دونوں میں نہ پائے تو؟ انہوں نے جواب دیا: پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا

⑲ صحيح سنن أبي داود (۳۰۷۸)؛ إرواء الغليل ۸/ ۲۷۵

⑳ المستدرك للحاكم ۴/ ۹۵ (صحيح)

㉑ صحيح البخاري (۲۶۷۴)

㉒ ضعيف سنن أبي داود (۳۵۹۲)؛ سنن الترمذي (۱۳۲۷)

اوراس میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو اس بات کی توفیق دی جو رسول اللہ ﷺ کو پسند ہے۔

حقیقت معلوم کرنے کے لئے فرضی فیصلہ کرنا

٥٣ ⓹⓷عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا إِبْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَقَالَتِ الأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمِ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيمَانَ بنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِينِ أَشُقُّهُ بَينَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لاتَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى ⓹⓷

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عورتیں کہیں جارہی تھیں اور ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے تھے۔ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بچے کو اُٹھا کر لے گیا۔ پہلی اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی: وہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے، دوسری کہتی: وہ تیرا بیٹا لے کر گیا ہے۔ آخر وہ اس جھگڑے کا فیصلہ لے کر داودؑ کے پاس آئیں، انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ اس کے بعد جب سلیمان بن داودؑ کے پاس سے ان کا گزر ہوا تو انہوں نے سلیمان کو اپنا قصہ بیان کیا تو سلیمانؑ نے فرمایا: مجھے چھری دو، تاکہ میں بچے کو ان کے درمیان تقسیم کردوں۔ چھوٹی کہنے لگی: خدارا! ایسے نہ کرنا، وہ اس کا بیٹا ہے۔ یہ دیکھ کر سلیمانؑ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ کردیا۔

گواہ برابر ہونے کی صورت میں برابر فیصلہ کرنا

٥٤ ⓹⓸عن أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِي أَنَّ رَجُلَينِ ادَّعَيَا بَعِيرًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا ⓹⓸

ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اونٹ کا دعویٰ دائر کیا۔ دونوں میں سے کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس اونٹ (کی قیمت) کو ان دونوں کے درمیان تقسیم کردیا۔

٥٥ ⓹⓹ عن سَعِيدِ بنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَينِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَينِ فَقَسَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَينِ ⓹⓹ أُنظُر:٦٨

سعید بن ابو بردہؓ وہ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دورِ رسالتؐ میں دو آدمیوں نے عدالت نبویؐ میں ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ دائر کیا۔ دونوں نے گواہ بھی پیش کیے تو نبی کریم ﷺ نے اسے ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا (مراد دونوں کو اس اونٹ کا برابر حصہ دار بنادیا)

⓹⓷ صحيح البخاري (٦٧٢٩)؛ مسند أحمد ٢/ ٣٢٢، ٣، ٤، ٧، ٩، ١٠-١٣؛ سنن النسائي ٨/ ٢٣٥، ٢٣٦

⓹⓸ صحيح سنن أبي داود (٣٠٧٩)

⓹⓹ ضعيف سنن أبي داود (٧٧٨)؛ مستدرك للحاكم ٤/ ٩٥ (صحيح)

٥٦ ⑤٦عن أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَينِ إِدَّعَيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَينِ فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَينِ[٥٦] أُنظُر:٦٩

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک سواری کے بارے میں دعویٰ دائر کیا، اور ہر ایک نے دو دو گواہ بھی پیش کردیئے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کردینے کا فیصلہ فرمایا۔

⑤٦ نصب الراية ٤/ ١٠٩

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل دوم: فیصلہ کے آداب

◉ قاضی کے لئے ناجائز ہے کہ وہ فریقین میں سے کسی سے کوئی تحفہ وصول کرے۔ فیصلہ نمبر۲۶...... جبکہ دوسرے فیصلے میں رشوت لینے اور دینے کی ممانعت کے بارے میں وہ مشہور حدیث ذکر کی گئی ہے کہ ان دونوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ فیصلہ نمبر۲۷

◉ ایسے ہی قاضی کے لئے یہ بھی ناجائز ہے کہ وہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کرے۔ دیکھئے فیصلہ نمبر۲۸

◉ آئندہ واقعات میں ان آداب کا تذکرہ ہے کہ جن کے پیش نظر قاضی اپنا فیصلہ سنا سکتا ہے: اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ قاضی ظاہر کی بنا پر فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ممکن ہے میں کسی کو سچا سمجھتے ہوئے کسی دوسرے مسلمان کا حق اس کو دے دوں، لیکن وہ آگ کا ٹکڑا لے جا رہا ہے، تو یہ گویا جھگڑے (خصومت) کی ظاہری نوعیت کی بنا پر فیصلے کی ایک مثال ہے۔ دیکھئے فیصلہ نمبر۲۹

◉ یمن کی طرف حضرت علی کو قاضی بناتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے یہ نصیحت فرمائی کہ فریقین کو سن کر ہی فیصلہ کرنا چاہئے، اس سے فیصلہ کے ایک واضح اُصول کی نشاندہی ہوتی ہے۔ دیکھئے فیصلہ نمبر۳۰

◉ قاضی کو چاہئے کہ ہر دو فریق کو اپنا موقف پیش کرنے کی دعوت دے، اس کے باوجود اگر ایک فریق وعدے کے باوجود حاضر نہ ہو تو پھر قاضی محض اسی بنا پر اس کے خلاف بھی فیصلہ کرسکتا ہے۔ دیکھئے فیصلہ نمبر۳۱

◉ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا ایک فرمان بھی بڑا واضح ہے کہ جو شخص سلطان (قاضی) کے بلانے کے بعد اپنا مطالبہ پیش کرنے یا موقف بتانے کے لئے حاضر نہ ہو تو اس کا کوئی حق نہیں۔ دیکھئے فیصلہ نمبر۳۲

◉ قاضی کو اپنا فیصلہ گواہی کی بنا پر کرنا چاہئے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے گھوڑا خریدنے پر آپ ﷺ نے خزیمہ بن ثابت کو اپنا گواہ پیش کیا، تب وہ سودا نبی کریم ﷺ کے لئے طے ہوگیا۔ دیکھئے فیصلہ نمبر۳۱

◉ اگر گواہ موجود نہ ہوں اور مدعا علیہ دعویٰ کا منکر ہو تو پھر مدعا علیہ کو چاہئے کہ وہ اس پر قسم کھائے۔ (فیصلہ نمبر۳۴) یہ اُصول نبی کریم ﷺ کے ایک مشہور فرمان سے ثابت ہے کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا کام ہے اور مدعا علیہ اگر اس کو تسلیم نہ کرے تو وہ قسم کھا سکتا ہے۔

◉ اگر دو شخص ایک ہی چیز کے بارے میں مدعی ہوں اور دونوں کے پاس گواہ بھی نہ ہوں، تو ایسی صورت میں ہر مدعی کو اپنے دعویٰ کے لئے قسم کا کہا جائے گا۔ اگر دونوں قسم اٹھانے پر آمادہ ہوں تو اس صورت میں دونوں میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔ فیصلہ نمبر۳۵

◉ ایسا ہی واقعہ ایک جھگڑے کے فریقین کے بارے میں پیش آیا اور ہر دو فریق قسم اٹھانے پر آمادہ تھے تو آپ ﷺ نے قسم اٹھانے پر

قرعہ اندازی کرنے کا حکم دیا۔ فیصلہ نمبر ۳۶

◉ اگلی حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایک حکم کلی بیان فرمادیا جس کے بارے میں احتمال یہی ہے کہ یہ سابقہ جھگڑوں کا تتمہ رفیصلہ ہی ہے۔ کہ جب بھی فریقین قسم اٹھانے پر آمادہ یا گریزاں ہوں تو ایسی صورت میں قرعہ اندازی سے کام لیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۷

◉ زبیب عنبری کی حدیث میں ایک لمبا واقعہ بیان ہوا ہے، جس میں محل شاہد یہ ہے کہ چونکہ بینہ (گواہی) دو افراد کی ہوتی ہے، اس واقعہ میں ایک گواہ نے تو گواہی دی، لیکن دوسرے نے انکار کر دیا تو ایسی صورت میں دوسری گواہی کے قائم مقام ایک قسم کا تقاضا کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک گواہی اور ایک قسم کی بنا پر بنی عنبر کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ فیصلہ نمبر ۳۸

◉ جھوٹی قسم اُٹھانے کے سلسلے میں بہت زیادہ وعید وارد ہوئی ہے۔ کہ اس کی ملاقات روزِ قیامت اللہ سے شدید ناراضگی کی حالت میں ہوگی، اور قرآن کی رو سے قسموں کے بدلے کم قیمت لینے والوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں وغیرہ وغیرہ۔ فیصلہ نمبر ۳۹

◉ یہاں دو آدمیوں کا جھگڑا ذکر ہوا ہے، کہ پہلے کے پاس گواہ نہیں تھا اور دوسرے نے قسم اٹھا لی، تو پہلا کہنے لگا کہ اس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں تو نبی کریم ﷺ نے جھوٹی قسم کی شدید مذمت بیان کرتے ہوئے مدعا علیہ کی قسم کو قبول فرمایا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عام شخص کی قسم کا اعتبار کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۴۰

◉ اس حدیث میں قسم اٹھانے کا طریقہ بیان ہوا ہے۔ (فیصلہ نمبر ۴۱) اور اس سے اگلی حدیث میں طریقۂ قسم کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ کی قسم اٹھانے کو مشروع کیا گیا ہے اور باپ دادا کی قسم اٹھانے سے روکا گیا ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۲

◉ عبداللہ کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ کسی انسان کی اپنے خلاف گواہی معتبر ہے، یعنی کسی انسان کا اعتراف گویا اس کی اپنے خلاف گواہی کے مترادف ہے، اس بنا پر اس کو سزا دی جا سکتی ہے۔ البتہ قاضی اگر مسئلہ کی سنگینی سے پوری طرح متفق نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ اسے معاف بھی کر سکتا ہے (فیصلہ نمبر ۴۳) اور چاہے تو تنبیہی سزا بھی دے سکتا ہے، جیسا کہ حضرت علیؓ کے سامنے ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا تو حضرت علیؓ نے چار گواہیاں پوری نہ ہونے کی بنا پر مرد و زن کو زنا کی سزا تو نہ دی، ان پر تہمتِ زنا لگانے والوں کو سزا سے دو چار کیا اور مرد و زن کو بے راہ روی کی سزا ضرور دی۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ امر قاضی کی صوابدید پر موقوف ہے۔

◉ جس طرح قاضی دوسرے لوگوں کی گواہی کی بنا پر فیصلہ کرتا ہے، اس طرح اپنے مشاہدے اور معلومات کی بنا پر بھی وہ فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ جیسا کہ اس واقعے میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے جھوٹی قسم کا پتہ چل گیا تو آپ ﷺ نے مدعا علیہ کی قسم کا اعتبار نہیں کیا۔ مزید برآں جھوٹی قسم اٹھانے والے کو کفارہ ادا کرنے کا کہا جائے گا۔ البتہ یہاں اللہ کے رسول ﷺ نے اس شخص کو جو کفارہ معاف کیا ہے یہ ان کے لیے خاص ہے، جیسا کہ سنن کبریٰ از امام بیہقی (۱۰/۳۷) میں اس کا ذکر ہے۔

◉ جب گواہیوں اور قسموں سے فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے تو ایسی صورت میں قرائن وغیرہ سے بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ فیصلہ نمبر ۴۵ میں نبی کریم ﷺ نے جس کے قبضے میں اونٹنی تھی، اسی کے حق میں اونٹنی کے بچے کا فیصلہ کر دیا۔ یاد رہے کہ گواہی اس نکتہ پر نہیں کہ یہ اونٹنی کس کی ہے بلکہ اس نکتہ پر تھی کہ اونٹنی نے کس شخص کے ہاں بچہ دیا ہے۔ اور محل نزاع بھی اونٹنی کی ملکیت کے بارے میں تھا، اس بنا پر یہ فیصلہ گواہی کی بجائے اونٹنی کے قبضے اور جائے سکونت کے اعتبار سے ہوا ہے جو قرائن کی ایک شکل ہے۔

- جب ہر دو فریق کے پاس گواہ موجود ہوں یا دونوں کے پاس بالکل موجود نہ ہوں تو ایسی صورت میں قرعہ اندازی سے بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے جیسا کہ فریقین کے پاس برابر تعداد میں گواہ موجود ہونے کی صورت میں آپؐ نے قرعہ اندازی سے فیصلہ فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۴۶
- ایسے ہی ایک بیع کے معاملے میں فریقین کے پاس ایک بھی گواہ موجود نہ تھا تو تب بھی آپ ﷺ نے قرعہ اندازی سے ان کے مابین فیصلہ کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۷
- ایسے ہی جب معاملہ گواہ کی بجائے قسم پر آکر رک جائے تو ایسی صورت میں بھی قسم اٹھانے پر انہیں قرعہ اندازی کر لینا چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۴۸
- فیصلہ نمبر ۴۹ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی کے پاس گواہ نہ ہوں تو خواہش یا ناخواہش کے باوجود انہیں قسم پر قرعہ اندازی کرنا ہوگی، اور قسم سے ہی فیصلہ ہوگا، یعنی جو قسم اُٹھالے گا، اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔
- وراثت کے ایک جھگڑے کے بارے میں جس میں کوئی گواہی موجود نہیں تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دونوں آپس میں تقسیم کرلو اور خیر خواہی کرو، پھر قرعہ اندازی کر کے اپنے ساتھی کو کفارہ ادا کر دو۔ فیصلہ نمبر ۵۰
- حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے کہ بعض لوگوں نے قسمیں اٹھانے میں جلدی کی تو آپ ﷺ نے انہیں قسم اٹھانے کے سلسلے میں قرعہ اندازی کرنے کو کہا، تاکہ اس قرعہ اندازی کی بنا پر قسموں کے بعد فیصلہ کیا جاسکے۔ فیصلہ نمبر ۵۱
- حضرت معاذ کی اس مشہور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ فیصلہ کرتے ہوئے قاضی کو کتاب اللہ اور سنت رسول سے فیصلہ کرنا چاہئے، اس کے بعد اپنے اجتہاد سے بھی وہ فیصلہ کرسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۲
- حضرت داود وسلیمان کے اس مشہور فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ قاضی حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے فرضی فیصلہ بھی کرسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۳
- اگر قاضی گواہی کی بنا پر فیصلہ نہ کرسکے تو اسے یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ اس قابل تقسیم شے یا اس کی قیمت فریقین میں برابر بانٹ دے۔ فیصلہ نمبر ۵۴
- ایک واقعہ میں یہ بھی آتا ہے کہ اگر قاضی کے پاس برابر گواہ موجود ہوں تو ایسی صورت میں وہ اس متاع کی قیمت فریقین میں برابر تقسیم کر دے۔ فیصلہ نمبر ۵۵
- ایسا ہی ایک واقعہ حضرت ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے کہ ایک جانور کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے پاس برابر گواہ آگئے تو آپ ﷺ نے اس کی قیمت کو دونوں کے مابین برابر تقسیم فرما دیا۔ فیصلہ نمبر ۵۶

☜ مندرجہ بالا تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ قاضی کو نہ تو تحفہ وصول کرنا چاہئے اور نہ ہی غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا چاہئے۔ قاضی کو چاہئے کہ وہ فریقین کو سنانے کا موقع دے اور اگر بلانے کے باوجود کوئی نہیں آتا تو اس صورت میں وہ نہ آنے والے کے خلاف فیصلہ کرسکتا ہے۔ قاضی کو اپنا فیصلہ گواہی کی بنا پر کرنا چاہئے، اگر گواہ میسر نہ ہوں تو قسم سے بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر فریقین قسم اٹھانے پر آمادہ یا

گریزاں ہوں تو ایسی صورت میں قسم اٹھانے پر قرعہ اندازی کی جائے۔

علاوہ ازیں چونکہ کسی واقعہ کی گواہی میں دو افراد مطلوب ہیں، اگر ایک گواہ ہی موجود ہو تو دوسری گواہی کے قائم مقام مدعی کی قسم بھی ہوسکتی ہے۔ اور اس بنا پر مدعی کے حق میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ البتہ یاد رہے کہ جھوٹی قسم بہت بڑا گناہ ہے جس پر آیات ﴿لَا خَلَاقَ لَهُمْ......﴾ اور احادیث «لقي الله وهو غضبان اور أكبر الكبائر: ...... شهادة الزور» وغیرہ میں کئی وعیدیں آئی ہیں۔

اگر کوئی مدعا علیہ جھوٹی قسم اٹھالے تو اس قسم کی بنا پر فیصلہ اس کے حق میں نہیں کیا جاسکتا۔

اسی طرح قاضی اپنے علم اور مشاہدے کی بنا پر بھی فیصلہ کرسکتا ہے، قرائن کی بنا پر بھی اسے فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

قسم اُٹھانے کا طریقہ اور اس کا صیغہ کیا ہو، ان فیصلہ جات میں اس کا تذکرہ موجود ہے، قسم اور قرعہ اندازی سے فیصلہ کی صورتیں اس وقت پیش آئیں گی، جب گواہوں سے مسئلہ حل نہ ہوتا ہو یا فریقین قسمیں اٹھانے پر آمادہ ہوں۔ یا مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں انہیں قسمیں اٹھانے پر قرعہ اندازی کرنا ہو، اور جس کو قرعہ اندازی کی بنا پر قسم اٹھانے کا موقع مل گیا تو فیصلہ اس کے حق میں کردیا جائے گا۔

فصل سوم: گواہیاں

ممنوع گواہیاں

۵۷ ⑤⑦ عن أَنَسٍ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ، فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَالَ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ: قَولُ الزُّورِ أَوْ شَهَادَةُ الزُّورِ⑤⑦

انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، کسی جان کا ناحق قتل اور والدین کی نافرمانی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی ہے۔

۵۸ ⑤⑧عن أَبِى بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ وَقَالَ: أَلاَ وَقَولُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيتَهُ سَكَتَ⑤⑧

ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! اور جھوٹی بات کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے، آپ ﷺ اسے دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہوجائیں۔

باپ بیٹے، میاں بیوی اور غلام آقا کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی غیر معتبر

۵۹ ⑤⑨عن عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُقْبَلُ شُهَادَةُ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ، وَلاَ شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَلاَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا وَلاَ الزَّوْجِ لاِمْرَأَتِهِ وَلاَ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ وَلاَ الْمَولَى لِعَبْدِهِ وَلاَ الأَجِيرِ لِمَنْ اسْتَأْجَرَهُ⑤⑨

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور نہ ہی بیٹے کے حق میں باپ کی گواہی قبول ہوگی، نہ بیوی کی خاوند کے حق میں اور نہ خاوند کی بیوی کے حق میں گواہی قبول کی جائے گی۔ نہ غلام کی آقا کے حق میں اور نہ آقا کی غلام کے حق میں گواہی قبول ہوگی۔ اسی طرح ملازم یا مزدور کی مالک یا آجر کے حق میں گواہی بھی قبول نہیں ہوگی۔

---

⑤⑦ صحيح سنن الترمذي (٣٠١٨)؛سنن أبي داود (٣٥٩٢)

⑤⑧ صحيح سنن الترمذي (١٩٠١)؛سنن أبي داود (٣٥٩٢)

⑤⑨ نصب الراية ٤/ ٨٣ (حديث غريب)؛ مصنف عبدالرزاق ٨/ ٣٤٤، فتح القدير ٢/ ٣١

دیہاتی کی شہری کے خلاف گواہی غیر معتبر ہے

٦٠ ⑥⓪عن أَبِي هُرَيْرَةَ أنه سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يقُولُ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ⑥⓪

ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہری کے خلاف دیہاتی کا گواہی دینا ناجائز ہے۔

جن لوگوں کی گواہی قبول نہیں

٦١ ⑥① عن عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاتَجُوزُ شُهَادَةُ خَائِنٍ وَلاخَائِنَةٍ وَلاَ زَانٍ وَلازَانِيَةٍ وَلاذِي غَمْرٍ عَلَى أَخِيهِ⑥①

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خائن مرد اور خائنہ عورت کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔ اسی طرح زانی مرد اور زانیہ عورت اور اپنے بھائی کے خلاف بغض اور کینہ رکھنے والے کی گواہی بھی قبول نہیں ہوگی۔

نکاح پر ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی کا جواز

٦٢ ⑥②عن عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ قَالَ: أَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتَينِ فِي النِّكَاحِ⑥②

عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح میں ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

عورتوں کی گواہی کا اعتبار کن معاملات میں؟

٦٣ ⑥③ عَنْ حُذَيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ القَابِلَةِ⑥③

حذیفہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دایہ کی گواہی کو معتبر قرار دیا۔

٦٤ ⑥④ * عن عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهَادَةُ الْقَابِلَةِ جَائِزَةٌ عَلَى الإِسْتِهلاَلِ⑥④

علیؓ کا بیان ہے کہ بچے کی چیخ پر دایہ کی گواہی معتبر ہے۔

٦٥ ⑥⑤ * عن الزُّهْرِي قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ تَجُوزَ شُهَادَةُ النِّسَاءِ لَيسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ فِيمَا يَلِينَ مِنْ وِلادَةِ النِّسَاءِ وَاسْتِهْلاَلِ الْجَنِينِ وَفِي غَيرِ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النِّسَاءِ الَّذِى لايَطَّلِعُ عَلَيْهِ وَلايَلِيهِ إِلاَّ هُنَّ، فَإِذَا شَهِدَتِ

---

⑥⓪ صحيح سنن أبي داود (٣٠٦٩)؛ سنن ابن ماجه (٢٣٦٧)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٩٩ وسكت عنه؛ سنن الدارقطني ٤/ ٢١٩

⑥① صحيح سنن أبي داود (٣٠٦٨)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٩٩ (على شرط الصحيحين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ١٠/ ٢٠١، ١٥٥ ؛مصنف عبدالرزاق ٨/ ٣٢٠ (١٥٣٦٣، ١٥٣٦٥)؛صحيح سنن ابن ماجه (١٩١٦)؛ سنن الدار قطني ٤/ ٢٤٤

⑥② مصنف عبدالرزاق ٨/ ٣٣٣ (٥٤٣٧)؛ نصب الراية (٢٦٤)

⑥③ سنن الدارقطني (٢٣٢)؛ نصب الراية ٤/ ٨٠ ⑥④ سنن الدارقطني ٤/ ٢٣٣

الْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ الَّتِي تَقْبَلُ النِّسَاءَ فَمَا فَوقَ الْمَرْأَةِ فِي اِسْتِهْلَالِ الْجَنِينِ جَازَتْ[۶۵]

زہری نے فرمایا: یہ سنت رائج ہو چکی ہے کہ جن معاملات میں عورتوں کے ساتھ مرد موجود نہ ہوں ان میں عورتوں کا گواہی دینا جائز ہوگا، مثلاً عورتوں کی ولادت اور ولادت کے بعد بچے کے چیخنے وغیرہ جیسے عورتوں کے متعلقہ امور، جن میں صرف عورتیں موجود ہوتی ہیں، اگر کوئی مسلمان عورت بوقت ولادت بچے کے چیخنے کے بارے میں گواہی دے دے تو اس کی گواہی جائز ہوگی۔

گواہی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی خاصیت

٦٦ [۶۶]عن عَمَّارِ بنِ خُزَيمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ ـوَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِبْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِي فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَه ثَمَنَ فَرَسِهِ، فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الأَعْرَابِيُّ، فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ لَايَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَ إِلاَّ بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: لاَ وَاللهِ مَابِعْتُكَهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلَى قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الأَعْرَابِيُّ يَقُولُ: هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيمَةُ بنُ ثَابِتٍ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ:بِمَ تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيقِكَ يَارَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَينِ[۶۶] راجع:٣٣

عمار بن خزیمہ، ان کے چچا جو کہ صحابی رسول ؐ تھے نے انہیں بیان کیا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ایک بادیہ نشین سے گھوڑا خریدا اور کہا: میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس کی قیمت ادا کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ تیز چلنے لگے، جبکہ دیہاتی سست روی سے چلتا رہا۔ لوگ دیہاتی سے گھوڑے کا بھاؤ کرنے کے لئے اس کے پاس آنے لگے، اُنہیں معلوم تھا کہ نبی کریم ﷺ یہ گھوڑا خرید چکے ہیں۔ تو دیہاتی نے نبی ﷺ کو آواز دی اور کہا: اگر آپ ﷺ اس گھوڑے کو نہیں خریدنا چاہتے تو میں اسے بیچ رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے جب دیہاتی کی آواز سنی تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خریدا نہیں؟ تو دیہاتی کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے آپ کو یہ نہیں بیچا۔ نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: میں نے تجھ سے یہ خریدا ہے۔ دیہاتی کہنے لگا: اگر ایسا ہے تو پھر گواہ پیش کرو۔ خزیمہ بن ثابتؓ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ آپ کو بیچ دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ خزیمہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تو کس چیز کی گواہی دے رہا ہے؟ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ؐ کی تصدیق کی وجہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے خزیمہؓ کی گواہی دو آدمیوں کے قائم مقام قرار دی۔

گواہی دینے میں جلدی کرنا

٦٧ [۶۷]عن زَيْدِ بنِ خَالِدِ الْجُهَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلاَ أُخبِرُكُم بِخَيرِ الشُّهَدَاءِ؟ اَلَّذِي يَأْتِي بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا[۶۷]

---

[۶۵] مصنف عبد الرزاق ٨/ ٣٣٤ (١٥٤٦٨)

[۶۶] صحيح سنن النسائي (٤٣٣٢)؛ مصنف عبد الرزاق (١٥٥٦٦، ١٥٥٦٧)

[۶۷] صحيح مسلم (١٧١٩)؛ سنن أبي داود (٣٥٩٦)؛ سنن الترمذي ٣/ ٣٧٣-٣٧٤؛ سنن ابن ماجه (٢٣٦٤) (حسن)

زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ بہترین گواہ وہ ہے جو مطالبے سے پہلے ہی گواہی پیش کردے۔

فریقین کے گواہوں کو تسلیم کرنا

٦٨ ⑥⑧ سَعِيدِ بنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسٰى الأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَينِ إِدَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَينِ فَقَسَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَينِ [68] رَاجِع:٥٥

سعید بن ابو بردہؓ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دورِ رسالت میں دو آدمیوں نے عدالت نبویؐ میں ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ دائر کیا۔ دونوں نے گواہ بھی پیش کیے تو نبی کریم ﷺ نے اسے ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا۔ (مراد دونوں کو اس اونٹ کا برابر حصہ دار بنا دیا)

٦٩ ⑥⑨عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَينِ إِدَّعَيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَينِ فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَينِ [69] رَاجِع:٥٦

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک سواری کے بارے میں دعویٰ دائر کیا، اور ہر ایک نے دو دو گواہ بھی پیش کردیے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کردینے کا فیصلہ فرمایا۔

---

[68] ضعيف سنن أبي داود (٧٧٨)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٩٥ (صحيح)

[69] نصب الراية ٤/ ١٠٩

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل سوم: گواہیاں

- حدیث نمبر ۵۷ میں نبی کریم ﷺ نے اکبرالکبائر کا تذکرہ کرتے ہوئے جھوٹی گواہی کو بھی ذکر کیا۔ جبکہ حدیث نمبر ۵۸ میں آپ ﷺ نے جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی کی شناعت کو اس قدر تکرار سے بیان کیا کہ صحابہ نے خواہش کی کہ کاش! آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ پہلی حدیث کو 'استفسار' اور دوسری حدیث کو 'حکم کلی' کی بنیاد پر نبی کریم ﷺ کے فیصلوں میں ذکر کیا گیا ہے۔
- انتہائی قریبی عزیزوں کی باہمی گواہی قابل قبول نہیں (فیصلہ نمبر ۵۹) ایسے ہی دیہاتی کی شہری کے خلاف گواہی بھی قبول نہیں کیونکہ اس نوعیت کی گواہیوں میں امر واقعہ کی بجائے خارجی وجوہات کی موجودگی کا زیادہ امکان ہوسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۰
- خائن، خائنہ، زانی، زانیہ اور کینہ رکھنے والے کی گواہی کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ فیصلہ نمبر ۶۱
- نکاح کے سلسلے میں ایک آدمی کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی کا اعتبار کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۶۲
- دایہ ہونے کی صورت میں اکیلی عورت کی گواہی بھی معتبر ہے کہ یہ بچہ کس کا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۳
- حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ بچے کی چیخ پر بھی دایہ کی اکیلی گواہی معتبر ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۴
- امام زہری کہتے ہیں کہ جو معاملات اکیلی عورتیں انجام دیتی ہیں، وہاں اکیلی عورتوں کی گواہی معتبر ہے۔ مثلاً ولادت، بچے کا چیخنا وغیرہ۔ فیصلہ نمبر ۶۵
- عمار بن خزیمہ کی حدیث میں گواہی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی یہ خاصیت بیان ہوئی ہے کہ آپ ﷺ کے لئے اکیلے گواہی دینا بھی دو گواہیوں کے برابر ہے۔ ایک تو کسی مسلمان کا واقعتاً امر واقعہ پر موجود ہونا اور دوسرے نبی کریم ﷺ کو نبی مانتے ہوئے ان کی تصدیق کرنا۔ کہ اگر وہ نبوت میں آپ ﷺ کی تصدیق کرتا ہے تو پھر باقی معاملات میں بھی وہ آپ ﷺ کی تصدیق کرے گا۔ فیصلہ نمبر ۶۶
- نبی کریم ﷺ نے ان گواہوں کی فضیلت بیان کی، جو تقاضے سے قبل ہی گواہی دینے کے لئے چلے آتے ہیں۔ فیصلہ نمبر ۶۷
- اگر کسی واقعہ میں فریقین کے گواہ دو متضاد مسائل پر گواہی دے رہے ہوں تو قاضی کو ان دونوں کو تسلیم کرنا چاہئے نہ کہ کسی ایک کو جھٹلانا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ فیصلہ نمبر ۶۸ و ۶۹ میں فریقین کے فیصلوں کو تسلیم کرتے ہوئے آپ ﷺ نے تنازع والی شے کو فریقین مابین برابر برابر تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

فصل چہارم: نزاعات اور صلح

ایسے واقعات جن میں صلح کے لئے ہر دو فریق کو حصہ دار بنایا گیا

ثالث کے فیصلہ پر رسول اللہ ﷺ کی رضا مندی

۷۰ ⓞ عن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصَابَتْ بَنُو الْعَنْبَرِ دَمًا فِي قَوْمِهِمْ فَارْتَحَلُوا فَنَزَلُوا بِأَخْوَالِهِمْ مِنْ خُزَاعَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُصَدِّقًا إِلَى خُزَاعَةَ فَصَدَّقَهُمْ ثُمَّ صَدَّقَ بَنِي الْعَنْبَرِ فَلَمَّا رَأَتْ بَنُو الْعَنْبَرِ الصَّدَقَةَ قَدْ أَحْرَزَهَا وَثَبُوا فَانْتَزَعُوهَا فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّ بَنِي الْعَنْبَرِ مَنَعُوا الصَدَقَةَ فَبَعَثَ إِلَيهِمْ عُيَينَةَ بنَ حِصْنٍ فِي سَبْعِينَ وَمِأَةٍ فَوَجَدَ الْقَومَ خَلُوفًا فَاسْتَاقَ تِسْعَةَ رِجَالٍ وَإِحْدَى عَشْرَةَ اِمْرَأَةً وَصِبْيَانًا فَبَلَغَ ذَلِكَ بَنِي الْعَنْبَرِ فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنهُم سَبْعُونَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَقْرَعُ بنُ حَابِسٍ وَمِنْهُمْ الأَعْوَرُ بنُ بَشَامَةَ الْعَنْبَرِيُّ وَهُوَ أَحْدَثُهُمْ سِنًّا فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينة بَهِشَ إِلَيهِمُ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَوَثَبُوا عَلَى حُجُرِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قَائِلَتِهِ فَصَاحُوا بِهِ يَامُحَمَّدُ عَلامَ تُسْبِي نِسَائَنَا وَلَمْ نَنْزَعْ يَدًا مِنْ طَاعَتِكَ؟ فَخَرَجَ إِلَيهِمْ فَقَالَ: اجْعَلُوا بَينِي وَبَينَكُم حَكَمًا فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ الأَعْوَرُ بنُ بَشَامَةَ فَقَالَ: بَلْ أَسْيَدُكُمْ ابنُ عَمرٍو قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ الأَعْورُ بنُ بَشَامَةَ فَحَكَمَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَكَمَ أَنْ يُفْدَى شَطْرٌ وَ أَنْ يُعْتَقَ شَطْرٌ ⓞ

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنوعنبر نے اپنی قوم کا ایک آدمی قتل کر دیا، اور اپنے علاقے سے کوچ کر کے خزاعہ قبیلے میں اپنے ماموؤں کے ہاں مقیم ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے خزاعہ کی طرف ایک آدمی کو صدقہ (زکوٰۃ) اکٹھا کرنے کے لئے بھیجا۔ اس آدمی نے ان سے صدقہ وصول کیا۔ پھر اس نے بنوعنبر سے بھی صدقہ وصول کیا۔ جب بنوعنبر نے دیکھا کہ اس نے صدقہ کا تمام مال جمع کر لیا ہے تو وہ اس آدمی پر ٹوٹ پڑے اور اس سے مال چھین لیا، وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! بنوعنبر نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عینیہ بن حصن کو ایک سو ستر آدمیوں کا دستہ دے کر ان کی طرف بھیجا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے تمام آدمی بستی سے غائب ہیں۔ چنانچہ وہ نو آدمیوں اور گیارہ عورتوں اور کچھ بچوں کو گرفتار کر کے لے آئے۔ بنوعنبر کے لوگوں کو اس بات کی خبر پہنچی تو ان کے ستر آدمی جن میں اقرع بن حابس اور اعور بن بشامہ عنبری جو ان میں سے نوعمر تھے، سوار ہو کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، جب وہ مدینہ پہنچے تو قیدی عورتیں اور بچے ان کی طرف لپکے۔ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے حجروں پر جھپٹ پڑے۔ آپ ﷺ اس وقت قیلولہ فرما رہے تھے۔ اُنہوں نے چیخنا شروع کر دیا: اے محمد ﷺ! تو نے ہماری عورتوں اور بچوں کو کیوں قید کر رکھا ہے،

ⓞ الإصابة في تمييز الصحابة ۱/ ٦٩

حالانکہ ہم نے تیری اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچا؟ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اپنے اور میرے درمیان کوئی ثالث مقرر کرلو۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اعور بن بشامہ کو مقرر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم ابن عمرو کو مقرر کرو جو تمہارا سردار ہے۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اعور بن بشامہ ہی ٹھیک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فیصل (ثالث) تسلیم کرلیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ نصف لوگوں کا فدیہ لے لیا جائے اور نصف کو بغیر فدیہ کے آزاد کردیا جائے۔ (واقعہ کا ابتدائی حصہ فیصلہ ۴۸ میں دیکھیں)

صلح کے لئے ایک فریق کا اپنے حق سے دستبردار ہونا

۷۱ ① عن كَعْبِ بنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَاكَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَاعَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا①

کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابوحدرد اسلمی کے ذمہ ان (کعب) کا کچھ قرضہ واجب الادا تھا۔ ایک دفعہ وہ انہیں مل گیا تو انہوں نے اسے پکڑ لیا پس ان کی تو تکار بڑھ گئی اور ان کی آواز بلند ہوگئی۔ تو نبی کریم ﷺ ان دونوں کے پاس آئے اور فرمایا: اے کعب! آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ایسے اشارہ فرمایا گویا کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے: ''نصف، چنانچہ کعب نے وہ نصف قرض لے لیا اور باقی آدھا معاف کردیا۔

۷۲ ② عن جَرِيرِ بنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأُسْرِعَ فِيهِمْ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ وَلِمَ؟ قَالَ: لَاتُرَاءَى نَارَاهُمَا② انظر:٤٧٨

جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ کچھ لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ چاہی، لیکن مسلمانوں نے اُنہیں قتل کرنے میں جلدی کی، نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے لئے نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ضروری ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنا دور رہے کہ ان میں سے کسی کو ایک دوسرے کی آگ بھی نظر نہ آئے۔

۷۳ ③ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَسُوا فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ قَدْ أَعْرَضْتُمْ؟ لَأُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ③

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اس کی دیوار پر شہتیر رکھنے کی اجازت طلب کرے تو اسے چاہئے کہ اسے مت روکے۔ لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم

① صحيح مسلم (٣٩٦١)؛ صحيح البخاري (٢٧٠٥)
② صحيح الترمذي (١٣٠٧)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٣٠٤)
③ صحيح سنن أبي داود (٣٠٩٠)

منہ پھیر رہے ہو، میں اسے تمہارے کندھوں کے درمیان رکھ دوں گا۔

ہدیہ کا ظرف اگر ٹوٹ جائے تو شیطانی وسوسے سے بچانے کیلئے صحیح ظرف واپس کرنا

۷۴ (۶۴) عن أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ (۶۴)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی بیوی کے پاس تھے کہ اُمہات المؤمنین میں سے کسی نے اپنے خادم کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا، جس میں کھانا تھا۔ آپ کی بیوی رضی اللہ عنہا نے اسے ہاتھ مارا تو پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے ٹکڑے اکٹھے کئے اور اس میں وہ کھانا ڈال دیا اور فرمایا: اسے کھاؤ۔ کھانے سے فارغ ہونے تک رسول اللہ ﷺ نے غلام اور پیالے کو اپنے پاس ہی روکے رکھا۔ حتیٰ کہ جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو صحیح پیالہ بھجوایا اور ٹوٹا ہوا پیالہ رکھ لیا۔

ایسا شکار جسے کوئی تیر مارے لیکن کوئی دوسرا شخص پکڑ لے تو وہ دونوں میں برابر تقسیم کیا جائے

۷۵ (۶۵) عَنْ مِخْوَلِ الْبَهْزِيِّ ثُمَّ السُّلَمِيِّ قَالَ: نَصَبْتُ حَبَائِلَ لِي بِالأَبْوَاءِ فَوَقَعَ فِي حَبْلٍ مِنْهَا ظَبْيٌ قَالَ: فَأَفْلَتَ فَخَرَجْتُ فِي أَثَرِهِ فَوَجَدْتُ رَجُلًا قَدْ أَخَذَهُ فَتَنَازَعْنَا فِيهِ فَتَسَاوَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدْنَاهُ نَازِلًا بِالأَبْوَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ يَسْتَظِلُّ بِنَطْعٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَيهِ فَقَضَى بِهِ بَيْنَنَا شَطْرَينِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! هَذِهِ حَبَائِلِي فِي رِجْلِهِ قَالَ: هُوَ ذَاكَ ، قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا نَكُونُ عَلَى الْمَاءِ فَتَرِدُ عَلَيْنَا الإِبِلُ وَهِيَ عَطَاشٌ فَنُسْقِيهَا مِنَ الْمَاءِ هَلْ لَنَا فِي ذَلِكَ مِنَ الأَجْرِ قَالَ نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرّى أَجْرٌ (۶۵)

مخول بہزی ثم سلمی سے روایت ہے کہ میں نے ابواء کے مقام پر اپنے جال نصب کئے، ان میں سے ایک جال میں ایک ہرن پھنس گیا، پھر وہ اسے چھڑا کر لے گیا، میں اس کے تعاقب میں نکلا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے اسے پکڑ رکھا ہے، اس کی ملکیت پر میرا اور اس کا جھگڑا ہو گیا۔ پھر ہم ایک دوسرے کو کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ ابوا کے مقام پر ایک درخت کے سائے میں ایک چرمی فرش پر تشریف فرما تھے۔ ہم آپ ﷺ کے پاس جھگڑا لے گئے تو آپ ﷺ نے ہمارے درمیان اس کا نصف نصف کا فیصلہ فرما دیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا جال ابھی اس کے پاؤں میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو درست ہے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم پانی کے پاس موجود ہوتے ہیں تو ہمارے پاس اونٹ وارد ہوتے ہیں جو کہ پیاسے ہوتے ہیں، ہم اسے کچھ پانی پلا دیتے ہیں، کیا اس کا ہمیں اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! گرمی کی شدت سے ہر پیاس محسوس کرنے والے جانور کو پانی پلانے میں اجر ہے۔

---

(۶۴) صحيح البخاري (۵۲۲۵)

(۶۵) المعجم الكبير للطبراني (۷۶۳)؛ مجمع الزوائد ۷/ ۳۰۴ و ۴/ ۱۶۴؛ صحيح ابن حبان (۵۹۷۹)

غیر کی زمین میں عمارت بنانے والے کا مسئلہ

۷۶ ⑰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَنَى فِي رِبَاعِ قَوْمٍ بِإِذْنِهِمْ فَلَهُ الْقِيمَةُ وَمَنْ بَنَى بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ النَّقْضُ ⑰

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت سے کوئی عمارت تعمیر کی تو اسے اس کی قیمت ادا کی جائے گی اور جس نے ان کی اجازت کے بغیر عمارت تعمیر کی تو اسے صرف عمارت کا ملبہ ملے گا۔

صلح صفائی سے مزارعت کے معاملہ کوئی شکل دینا

۷۷ ⑱ * عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسَقَ، ثَمَانُونَ وَسْقِ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ وَقَسَّمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالأَرْضِ أَوْ يَمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الوَسَقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ اخْتَارَتِ الأَرْضَ ⑱ أنظر: ۷۳۰

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر والوں سے وہاں کی زمین سے پیدا ہونے والے پھلوں اور کھیتی کے ایک نصف کا معاملہ کیا۔ آپ ﷺ اپنی بیویوں کو سو وسق دیا کرتے تھے۔ اس میں اَسی ۸۰ وسق کھجور اور بیس ۲۰ وسق جو ہوتے تھے۔ جب عمرؓ نے (اپنے دور خلافت میں) خیبر کو تقسیم کیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو اختیار دے دیا کہ یا ان کے لئے پانی اور زمین کا حصہ مقرر کردیا جائے، یا ان کے لئے وہی پرانا طریقہ چلتا رہے۔ بعض نے زمین کو پسند کیا، جبکہ بعض نے وسق کو پسند کیا۔ عائشہؓ ان میں سے تھیں جنہوں نے زمین کو پسند کیا تھا۔

ایسی چیز جس کے دو شخص مدعی ہوں

۷۸ ⑲ عن نَمْرَانَ بنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا اِخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي خَصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ، فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ فَقَضَى لِلَّذِينَ يَلِيهِمْ الْقَمَطُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ ⑲

نمران بن جاریہ، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جھونپڑی کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے جو کہ ان کے درمیان واقع تھی تو آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے حذیفہؓ کو بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کیا جن کی زمین پر جھونپڑا باندھنے والی رسی پہنچتی تھی۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ ﷺ کو اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے درست اور اچھا فیصلہ کیا ہے۔ (یہی استدلال پیچھے فیصلہ نمبر ۴۵ میں بھی موجود ہے)

---

⑰ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ٩١ (فيه عمر بن قيس مكي ضعيف)؛ سنن الدارقطني (٢٤٣)

⑱ صحيح البخاري (٢٣٢٨)؛ صحيح مسلم (٣٩٤٠)

⑲ ضعيف سنن ابن ماجه (٢٣٤٣)

تقدیر کے متعلق جھگڑا کرنا رائیگاں ہے

۷۹ ⓧعن أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ قُرَيشٌ يَخْتَصِمُونَ فِی الْقَدْرِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَی: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِی ضَلالٍ وَسُعُرٍ* يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِی النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ* إِنَّا كُلَّ شَیءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ*﴾ ⓧ

ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ قریش تقدیر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِی ضَلالٍ وَسُعُرٍ * يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِی النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ* إِنَّا كُلَّ شَیءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ ''بے شک گناہگار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں، جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا، جہنم کی آگ کی حرارت کا مزہ چکھو۔ بے شک! ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ انداز ے پر پیدا کیا ہے۔''

☜ اس نوعیت کے بعض مشترکہ فیصلے پیچھے فیصلہ نمبر ۵۰ اور ۵۴ کے تحت بھی گزرے ہیں، جہاں نبی کریم نے فریقین کو حصہ دار بنا دیا اور اس طرح جھگڑے کا خاتمہ فرمایا۔

ⓧ تفسير الطبري ٢٧/ ٦٥؛ الدر المنثور ٦/ ١٣٧؛ جامع الترمذي ١٢/ ١٧٧؛ صحيح مسلم ٨/ ٥٢؛ تفسير القرطبي ١٧/ ١٤٨

* القمر ٥٤: ٤٧-٤٩

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل چہارم: نزاعات اور صلح

- بنوعنبر کے اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حاکم اگر چاہے تو اپنا معاملہ فریقین کے مطالبے پر کسی دوسرے ثالث کے ہاتھ میں بھی دے سکتا ہے۔ جیسا کہ اس واقعے میں اعور بن بشامہ کو ثالث قرار دیا گیا اور نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا فیصلہ قبول فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۷۰
- صلح کے لئے اپنے حق سے دستبردار ہونے کی شریعت اسلامیہ میں بڑی فضیلت پائی جاتی ہے کہ اس کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ فیصلہ نمبر ۷۱ میں آپ ﷺ نے صلح کے لئے کعب کو آدھے حق سے دستبردار ہونے کی تلقین کی، ایسے ہی فیصلہ نمبر ۷۲ میں غلطی سے مشرکین کے درمیان رہنے والے مسلمانوں کی نصف دیت دینے کا آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا، پھر فیصلہ نمبر ۷۳ کی رو سے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو مشترکہ دیوار پر شہتیر رکھنے کی اجازت نہ دینے پر شدید ڈانٹ پلائی گویا اُنہیں صلح صفائی اور مشترکہ دیوار پر مشترکہ حصے کی نشاندہی فرمائی۔
- صلح صفائی کے لئے بعض احتیاطوں کی طرف بھی نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا۔ مثال کے طور ایک ام المومنین نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا بھیجا تو دوسری بیوی کی کوتاہی سے برتن ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے شیطانی وسوسہ سے بچانے کے لئے اپنی اس اہلیہ محترمہ کو درست برتن واپس بھیجا تاکہ اس کے دل میں بدگمانی نہ پیدا ہو۔ فیصلہ نمبر ۷۴
- ایسے ہی اگر کوئی شکار ایک شخص کے تیر مارنے سے گر پڑے اور دوسرا اسے پکڑ لے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شکار کو دونوں میں برابر تقسیم کیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۷۵
- ایسا ہی ایک مشترک مسئلہ غیر کی زمین میں عمارت بنانے کا بھی ہے کہ اگر کوئی اجازت سے تعمیر کرتا ہے اور زمین کا مالک اسے سے زمین کی واپسی کا مطالبہ کر دیتا ہے تو ایسی صورت میں زمین کے مالک کو عمارت کی تعمیر کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بغیر اجازت کے کوئی تعمیر کرلے تو ایسی صورت میں تعمیر کرنے والے کو صرف ملبہ ملے گا۔ فیصلہ نمبر ۷۶
- اس واقعہ میں حضرت عمر کا یہ طرز عمل ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے دور میں خیبر کو تقسیم کرنے کے مرحلہ پر انہوں نے معاہدہ کو نئی شکل دیتے ہوئے ازواج مطہرات کو اختیار دیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ سابقہ معاملہ کو اگر تبدیل کرنا ہو تو حصہ داروں کی مرضی اور ان کے اختیار کے پیش نظر نیا معاملہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۷
- یہاں ایک جھونپڑی کے بارے میں فیصلہ کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرائن سے مدد لیتے ہوئے اس جھونپڑی کا فیصلہ اس شخص کے حق میں کر دیا جس کی زمین میں اس کی رسی بندھی ہوئی تھی۔ فیصلہ نمبر ۷۸
- یہاں اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلہ رحکم کا تذکرہ موجود ہے کہ تقدیر کے بارے میں جھگڑا کرنا جائز نہیں۔ فیصلہ نمبر ۷۹

فصل پنجم: چند متفرق فیصلے

اہل کتاب کی دین ابراہیمؑ کی طرف نسبت

۸۰ ⑧⓪عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اخْتَصَمَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ إِلَى الرَّسُولِ ﷺ فِيمَا اخْتَلَفُوا بَيْنَهُمْ مِنْ دِينِ إِبْرَاهِيمَ كُلُّ فِرْقَةٍ زَعَمَتْ أَنَّهَا أَولَى بِدِينِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِلاَ الْفَرِيقَيْنِ بَرِيءٌ مِنْ دِينِ إِبْرَاهِيمَ فَغَضِبُوا وَقَالُوا: وَاللهِ مَانَرْضَى بِقَضَائِكَ وَلاَنَأْخُذُ بِدِينِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿أَفَغَيْرَ دِينِ اللهِ يَبْغُونَ*﴾⑧⓪

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) نبی کریم ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے، ان کا دین ابراہیمی کے بارے میں آپس میں اختلاف تھا، ہر فرقے کا دعویٰ تھا کہ وہ دین ابراہیمی کا زیادہ حق دار ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کا ہی دین ابراہیمی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ سننا تھا کہ وہ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کے دین کو تسلیم کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَفَغَيْرَ دِينِ اللهِ يَبْغُونَ﴾ ''کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں۔''

کسی جاندار کو آگ میں جلانے کی حرمت

۸۱ ⑧①عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ لَقِيتُمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا لِرَجُلَينِ مِنْ قُرَيشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَينَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلاَنًا وَفُلاَنًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لاَيُعَذِّبُ بِهَا إِلاَّ اللهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا⑧①

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا اور حکم دیا کہ اگر تمہیں قریش کے فلاں فلاں دو آدمی مل جائیں، آپ ﷺ نے ان کا نام بھی لیا، تو ان دونوں کو پکڑ کر آگ میں جلا دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ روانہ ہوتے وقت ہم الوداع کہنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں آدمی کو آگ میں جلا دینا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کا عذاب صرف اللہ تعالیٰ نے ہی دینا ہے، لہٰذا اگر تم ان دونوں کو پکڑ لو تو انہیں قتل کر دینا۔

۸۲ ⑧②عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَينَا حُمْرَةً

---

⑧⓪ أسباب النزول للواحدي (١٠٨)

* آل عمران ۳: ۸۳

⑧① صحيح البخاري (٢٩٥٤)؛ سنن سعيد بن منصور (٢٦٤٦)؛ فتح الباري ٦/ ١٧٤

مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَائَتْ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَّعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا . وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّ النَّارِ ⑧٢

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے تو ہم نے چڑیا کی طرح کا ایک چھوٹا سا پرندہ دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا، وہ پرندہ آیا اور اپنے پَر زمین پر بچھا دیے، رسول اللہ ﷺ آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے دُکھی کیا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس لوٹا دو۔ (اس کے بعد) آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی جسے ہم نے جلا دیا تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: اس بستی کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ربّ کے سوا آگ کا عذاب دینا کسی کو لائق نہیں۔

کتوں کو مار دینا اور اُنہیں پالنے سے اجر میں کمی ہونا

٨٣ ⑧٣عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَومٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلاَّ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيدٍ ⑧٣

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا رکھا، ہر روز اس کے اعمال میں سے ایک بڑا حصہ اُجر کم کر دیا جاتا ہے، مگر کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کرنے والا کتا اور شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہیں۔

٨٤ ⑧٤عَنْ مَيمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ جِبْرِيلُ لَكِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيرِ ⑧٤

حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو جبرائیل نے کہا: لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ رسول ﷺ نے اس کے بعد کتوں کو مار دینے کا حکم دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے چھوٹے کتے کو بھی مارنے کا حکم دیا۔

٨٥ ⑧٥عن ابنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ ⑧٥

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور مدینہ کے اطراف میں کتوں کو مارنے کے لئے لوگ بھیجے۔

---

⑧٢ صحيح سنن أبي داؤد (٢٣٢٩)

⑧٣ صحيح البخاري (٢٣٢٢)

⑧٤ صحيح سنن النسائي (٣٩٨٧)؛ شرح معاني الآثار ٤/ ٥٧

⑧٥ صحيح مسلم (٣٩٩٦ - ٣٩٩٨)؛ صحيح سنن

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل پنجم: متفرق فیصلے

☜ اس حصہ میں بعض ایسے فیصلوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو ہمارے پیش نظر ابواب وفصول بندی میں کہیں مناسب نہیں ہوتے۔ ان میں بعض فیصلے مثالی اور نمونے کے بھی ہیں، اس لئے انہیں اس فصل میں مستقل طور پر درج کر دیا گیا ہے، یاد رہے کہ اس پورے مقالے میں متفرق فیصلے ان ۶ فیصلہ جات کے علاوہ اور کوئی نہیں ہیں۔

- اہل کتاب کے بعض گروہوں کا حضرت ابراہیم کے بارے میں جھگڑا کرنا اور نبی کریم ﷺ کا یہ فیصلہ فرمانا کہ تم دونوں کا دین ابراہیمی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر وہ غضبناک ہوئے تو اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت (۸۳/۳) نازل فرمادی۔ فیصلہ نمبر ۸۰
- رسول اللہ نے قریش کے بعض لوگوں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا اور بعد میں واپس لے لیا۔ فیصلہ نمبر ۸۱
- ایک سفر میں نبی کریم ﷺ نے پرندوں کو تنگ کرنے والوں کو حکم دیا کہ پرندوں کے بچے واپس لوٹاؤ اور چیونٹیوں کی بستی کو جلانے والے کو آپ ﷺ نے اس فعل بد سے منع فرمایا اور کہا کہ آگ کا عذاب دینا اللہ کے سوا کسی کو لائق نہیں۔ فیصلہ نمبر ۸۲
- نبی کریم ﷺ نے کتوں کو رکھنے سے منع فرمایا، الا یہ کہ وہ رکھوالی کا کتا ہو یا شکاری کتا۔ فیصلہ نمبر ۸۳
- حضرت میمونہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل نے فرمایا: ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جہاں کتے ہوں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا چاہے وہ چھوٹا سا کتا ہی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ نمبر ۸۴
- نبی کریم ﷺ نے کتوں کو مارنے کے لئے مدینہ کے اطراف میں کارندے بھیجے۔ فیصلہ نمبر ۸۵

بابِ دوم

شخصی اور عائلی اُمور

باب دوم

شخصی اور عائلی اُمور

فصل اوّل — حقوق اولاد

❶ نسب ❷ رضاعت ❸ پرورش

فصل دوم — نکاح

❶ قبل از نکاح ❷ منگنی ❸ تعدد ازواج ❹ ممنوع نکاح

❺ ارکانِ نکاح ❻ حق مہر ❼ بیوی کے حقوق

فصل سوم — طلاق

❶ بنیادی اُصول ❷ طلاقِ بتہ ❸ بدعی طلاق ❹ وقوعِ طلاق

❺ اختیار طلاق ❻ رجوع وخلع ❼ لعان ❽ عدت ❾ ظہار

فصل چہارم — وراثت

❶ بنیادی تصورات ❷ وراثت سے محرومی ❸ اصحاب الفروض

❹ عصبہ ورثا ❺ ذوی الارحام

شخصی اور عائلی اُمور

فصل اوّل: حقوقِ اولاد

❶ نسب ونسل

معنی ومفہوم: نسب باب نَسَبَ يَنْسُبُ (نَصَرَ) اور نَسَبَ يَنْسِبُ (ضَرَبَ) کا مصدر ہے جس کے معنی نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا، رشتہ داری اور قرابت کا سبب۔①

لغت میں نسب، کسی کو کسی کی طرف منسوب کرنے کو کہتے ہیں۔

ابن السکیت کہتے ہیں: ''نسب ماں یا باپ کی طرف سے ہوتا ہے۔''②

اصطلاح میں نسب وہ قرابت ہے جو دو انسانوں کے درمیان قریب یا بعید ولادت کا تعلق کے وجہ سے ملائی جاتی ہے۔③

مالکیہ کے نزدیک اکیلے باپ کی طرف نسبت کو 'نسب' کہا جاتا ہے۔④

نسب سے متعلقہ دیگر قرابتیں

①العصبة ②الولاء ③الرحم ④المصاهرة ⑤الرضاع ⑥ العقد

نسب کا اقرار

نسب کے اقرار کے متعلق احتیاط برتنا بہت ضروری ہے یعنی اگر کسی کو معلوم ہے کہ فلاں اس کا باپ نہیں تو وہ اپنی نسبت اس طرف نہ کرے اور اگر اسے معلوم ہے کہ فلاں اس کا بیٹا ہے تو اس کی نفی نہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«من جحد ولده وهو ينظر إليه احتجب الله منه وفضحه على رؤوس الأولين والأخرين يوم القيامة»⑤

''جس شخص نے اپنے بیٹے کے نسب سے انکار کیا اور بیٹا اس کا منہ تک رہا ہے، تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے پردہ (اعراض) فرمائیں گے، اور اس کو اگلوں پچھلوں میں رسوا کر دیں گے۔''

اور یہ حرکت قبیح اعمال میں سے ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

---

①المنجد: مادّہ' نسب'

②الموسوعة الفقهية الكويتية ٤٠/ ٢٣١

③نيل المآرب بشرح دليل الكالب ٢/ ٥٥؛ مغني المحتاج ٣/ ٤؛ التفريع ٢/ ٣٣٨؛ هداية الراغب (٤٢٢)

④جواهر الإكليل ٢/ ١٠٠

⑤ سنن أبي داود (٢٣٦٣)

نسب کے اسباب یا بنیادیں

بچے کی طرف نسبت کے دو اسباب ہیں: ① نکاح ② استیلاد

① نکاح

نسبت کی وجہ نکاح ہوتا ہے اور نکاح کی دو قسمیں ہیں: ① نکاح صحیح ② نکاح فاسد

نکاحِ صحیح: فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ نکاح صحیح یعنی جس میں عورت غیر فاسد نکاح سے حبالہ عقد میں آئی ہو اور اس کے بعد بچہ پیدا ہوا ہو تو ایسی صورت میں بچہ کی نسبت باپ کی طرف کی جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«الولد للفراش وللعاهر الحجر»[۶]

''بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔''

نکاح فاسد: فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ نکاحِ فاسد میں دخولِ حقیقی کے ساتھ نسب واقع ہو جاتا ہے اور یہ احتیاط کی وجہ سے ہے تا کہ بچہ کی زندگی کو ملحوظ رکھا جائے۔[۷]

② استیلاد

'استیلاد' کا لغوی معنی طلب الولد یعنی بچہ کی طلب ہے اور اصطلاحاً اپنی لونڈی سے بچہ حاصل کرنا ہے یعنی اسے اُمّ ولد بنانا۔

جمہور کے نزدیک ثبوتِ نسب کے لئے ضروری ہے کہ اس کا آقا وطی کا اقرار کرے جبکہ حنفیہ اس شرط کے ساتھ یہ بھی ملحق کرتے ہیں کہ وہ یہ بھی اقرار کرے کہ یہ بچہ میرا ہے۔

ثبوتِ نسب کے دلائل

مندرجہ ذیل شواہد وقرائن سے نسب ثابت ہو جاتا ہے:

① فراش

'فراش' کا اطلاق لغۃً وطی پر ہوتا ہے اور اس کا تعلق خاوند یا آقا سے ہے۔ عورت کا نام فراش اس لیے رکھا گیا ہے، کیونکہ آدمی اس سے وطی کرتا ہے۔[۸]

اس سے حدیث «الولد للفراش» کا مطلب بھی واضح ہو یعنی: مالک الفراش

اصطلاحاً فراش کا لفظ فقہا کے نزدیک وطی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ زیلعی کہتے ہیں کہ فراش کا معنی یہ ہے کہ عورت ایک شخص

---

⑥ سنن أبی داود (۲۲۷۳) صحیح

⑦ البداية ۲/ ۴۷۰؛ بدائع الصنائع ۳/ ۱۵۵۳؛ حاشیه ابن عابدین ۲/ ۶۳۳؛ جواهر الإکلیل ۲/ ۲۷۸؛ حاشية الدسوقي ۲/ ۴۵۷؛ روضة الطالبين ۷/ ۴۲؛ المغنى والشرح الكبير ۷/ ۳۴۵

⑧ النهاية في غريب الحديث والأثر

کے لئے ولادت میں معین ہوجائے۔[۹]

کرخی کہتے ہیں کہ اس سے مراد عقد ہے۔[۱۰]

جمہور فقہا مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک حقیقی وطی کے امکان کے ساتھ ہی فراش واقع ہوجاتا ہے۔[۱۱]

جبکہ حنفیہ کے نزدیک مجرد عقد سے فراش کا اطلاق ہوجاتا ہے اور اس میں دخول کی شرط نہیں ہے اور ان کی دلیل روایت کے ظاہر الفاظ ہیں: «الولد للفراش» کیونکہ اس میں وطی کی شرط نہیں لگائی گئی اور نہ ہی اس کا کوئی تذکرہ ہے۔ گویا عقد خود ہی وطی کی طرح ہے۔[۱۲]

۲ قیافہ

نسب کے ثبوت کے لئے قیافہ کے معتبر ہونے میں فقہا کا اختلاف ہے۔ مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ اسے تنازع کے وقت یعنی پختہ دلیل نہ ہونے کی صورت میں اور کسی دلیل کو ترجیح نہ دے سکنے کے وقت قیافہ سے نسب کے ثابت ہونے کے قائل ہیں جبکہ حنفیہ مطلقاً نسب کے ثبوت کے لئے قیافہ کے قائل نہیں ہیں۔[۱۳]

۳ حمل

حمل کے ظاہر ہونے پر نسب ثابت ہوجاتا ہے۔[۱۴]

اور حمل سے مراد حاملہ کا حمل کی معینہ مدت میں بچہ جننا ہے اور اس کی کم از کم مدت (حد ادنیٰ) فقہا کے نزدیک بالاتفاق چھ مہینے ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت (حد اقصیٰ) شافعیہ، حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک چار سال ہے۔[۱۵]

جبکہ حنفیہ اور احمد کے ایک قول کے مطابق دو سال بھی ہوسکتی ہے۔[۱۶]

اور امام مالک کے لئے یہ مشہور قول بھی وارد ہے کہ اس کی مدت پانچ سال ہے، محمد بن عبدالحکیم کہتے ہیں کہ حمل کی اکثر مدت ۹ مہینے ہے جو عورتوں کی عادت کے مطابق ہے۔[۱۷]

۴ البینة

فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ نسب کے ثبوت کے لئے ایک عادل گواہی اور قسم، اس طرح دو عورتیں اور قسم کافی نہیں۔[۱۸]

---

⑨تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق: ٣/ ٤٣؛ التعريفات للجرجاني

⑩حاشية الشلبي بهامش الزيلعي :٣/ ٣٩

⑪الشرح الصغير ٣/ ٥٤٠ ، ٥٤١؛ المغني٣/ ٤٢٩

⑫بدائع الصنائع ٣/ ١٥٤٦ ، ١٥٤٧ ، حاشية ابن عابدين ٥/ ٦٣٠ ، فتح القدير٣/ ١٣٠ ، البداية ٤/ ٨١٨

⑬الموسوعة الفقهية الكويتية ٤٠/ ٢٣٩

⑭حاشية ابن عابدين ٢/ ٥٣٤

⑮بداية المجتهد٢/ ٣٧٢؛ جواهر الإكليل ١/ ٣٨٠؛ الخراشي ١/ ١٤٣؛ روضة الطالبين ٢/ ١٤١؛ المغنى٧/ ٤٧٧

⑯الهداية٢/ ٣٦؛ حاشية ابن عابدين٢/ ٦٢٣؛ الاختيار ٣/ ١٧٩؛ المغني ٧/ ٤٤٧

⑰جواهر الإكليل ٢/ ٣١٢؛ بداية المجتهد ٢/ ٢٥٢؛ حاشية الدسوقي ٢/ ٤٦٠

⑱جواهر الإكليل ٢/ ٣٠٤؛ الجمل٥/ ٣٩٤؛ بداية المجتهد٢/ ٣٦٠

اسی طرح جمہور فقہا: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک ایک عادل شہادت اور دو عورتوں کی گواہی سے نسب ثابت نہیں ہوتا بلکہ دو مرد عادل گواہ ہونا ضروری ہیں اور اس میں حدود اور قصاص کی طرح عورت کی گواہی کو سرے سے مانا نہیں گیا۔[۱۹]

حنفیہ کے نزدیک دو آدمیوں کی گواہی یا ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔[۲۰]

⑤ اقرار

فقہا کا جزوی اختلاف کے ساتھ اس امر پر اتفاق ہے کہ اقرار سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔[۲۱]

⑥ قرعہ

فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نسب کے ثبوت کے لئے قرعہ نہیں استعمال ہوگا۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: ۲۴۰/۴۰)

متعلقاتِ نسب

① **نفقہ:** نسب ثابت ہونے سے نفقہ ثابت ہو جاتا ہے۔

② **سقوطِ قصاص:** والد کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

③ **ثبوتِ ولایت:** نسب کے ثبوت سے ولایت ثابت ہو جاتی ہے یعنی نکاح، قصاص وغیرہ میں ولایت ثابت ہو جائے گی۔

④ **میراث:** فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ نسب وراثت کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔

⑤ **تحریم النکاح:** فقہا کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ نسب تحریم نکاح کا سبب ہے۔

☜ **لعان:** لعان کی صورت میں جبکہ مرد بچہ کی اپنی طرف سے نسبت کی نفی کر دے، تو بچہ اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور مرد کی نسبت ختم کر دی جائے گی۔

❷ رضاعت (بچے کو دودھ پلانا)

لفظ رضاع یا رضاعة باب رَضَعَ (سَمِعَ، فَتَحَ، ضَرَبَ) سے مصدر ہے۔ اس کا معنی 'دودھ پینا' ہے اور باب أَرْضَعَ (إفعال) کا معنی 'دودھ پلانا' ہے۔[۲۲]

اصطلاحی طور پر ''عورت کے پستان سے بچے کا مخصوص وقت میں چوس کر دودھ پینا'' رضاعت کہلاتا ہے۔[۲۳]

---

⑲ جواهر الإكليل ۲/ ۳۰٤؛ الجمل ٥/ ۳۹٤؛ نيل المآرب ۲/ ٤۸۳، ٤۸٤

⑳ فتح القدير ٦/ ۷

㉑ بدائع الصنائع ۷/ ۲۲۸؛ ابن عابدين ٤/ ۹٦٤؛ جواهر الإكليل ۲/ ۱۳۸؛ حاشية الدسوقي ۳/ ٤۱۳؛ شرح المحلى ۳/ ١٤؛ حاشية الجمل ٥/ ۳۹٤؛ نيل المآرب ۲/ ۱۰۰؛ نهاية المحتاج ٥/ ۱۰۹؛ المغنى ٥/ ١٥٥

㉒ لسان العرب ۸/ ۱۲٥؛ القاموس المحيط ۳/ ۳۰؛ المنجد (۲۹٥)

㉓ أنيس الفقهاء ۱٥۲، الدر المختار ۱/ ۳٥٥

رضعة

رضعات رضعة کی جمع ہے اور وہ یہ ہے کہ جب بچہ ماں کا پستان منہ میں لے کر چوسے۔ پھر بغیر کسی عارضہ کے اپنی مرضی سے اسے چھوڑ دے تو یہ ایک رضعہ ہے۔[۲۴]

مقدارِ رضعات

آپ ﷺ نے فرمایا: «لاتحرم المصة ولا المصتان» ایک اور دو دفعہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔[۲۵]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

«كان فيما أنزل القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات»

''قرآن میں یہ حکم نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جبکہ اسکے پینے کا یقین ہو جائے، نکاح کو حرام کر دیتا ہے پھر یہ حکم پانچ مرتبہ یقینی طور پر دودھ پینے سے منسوخ ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اس وقت پانچ کی تعداد قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔''[۲۶]

کیفیتِ رضعة کا اعتبار

اگر بچہ کسی عارضہ کے بغیر پستان کو چھوڑ دے یعنی اپنی مرضی سے چھوڑے تو یہ ایک رضعة ہوگا جبکہ اگر اس دوران عارضہ لاحق ہو گیا مثلاً سانس لینے کے لئے یا کچھ آرام کرنے کے لئے یا کسی اور ایسی وجہ سے جو اسے دوسری طرف مشغول کر دے، پھر جلد ہی وہ دوبارہ پینا یا چوسنا شروع کر دے تو یہ وقفہ ایک (رضعة یعنی ایک) مرتبہ پینے سے خارج نہیں ہوگا۔ ایک رضعة کی تحقیق میں امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور یہی لغت کے موافق بھی ہے۔[۲۷]

حضرت اُمّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صرف وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو انتڑیوں کو کھول دے۔''[۲۸]

ایسے ہی نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:

''ضرور غور کر لیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں، کیونکہ رضاعت اسی وقت معتبر ہے جب بھوک کے وقت دودھ پیا جائے۔''[۲۹]

مدتِ رضاعت

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا «لا رضاع بعد فصال ويتيم بعد احتلام»[۳۰]

---

[۲۴] نيل الأوطار ٤/ ٤١٢

[۲۵] صحيح مسلم (١٤٥٠)؛ سنن أبي داود (٢٠٦٣)؛ جامع الترمذي (١١٥٠)؛ سنن ابن ماجه (١٩٤٠)؛ سنن أبي داود (٢٢٧٧)؛ جامع الترمذي (١٣٥٧) سنن النسائي (٣٤٩٦)؛ سنن ابن ماجه (٢٣٥١) مسند أحمد ٦/ ٣١

[۲۶] صحيح مسلم (١٤٠٢)؛ مؤطا امام مالك٢/ ٦٠٨؛ سنن أبي داود:٢٠٦٢؛ جامع الترمذي ١١٥٠؛ ابن حبان ٤٢٠٧

[۲۷] سبل السلام٣/ ١٥٢٩

[۲۸] جامع الترمذي (١١٥٢)؛ السنن الكبرىٰ٣/ ٣٠١؛ ابن عابدين ١٢٥٠

[۲۹] صحيح البخاري (٥١٠٢)؛ صحيح مسلم (١٤٥٥)؛ أبي داود (٢٠٥٨)؛ ابن ماجه (١٩٤٥)؛ مسند أحمد٦/ ٩٤

[۳۰] مسند الطيالسي (١٧٦٧)؛ المعجم الصغير للطبراني٢/ ١٥٨

''دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور احتلام (بلوغت) کے بعد کسی کو یتیم نہیں سمجھا جائے گا۔''

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ «لا رضاع إلا في الحولين»

''رضاعت کے دو سال کے دوران کوئی رضاعت معتبر نہیں۔''[۳۱]

ثبوتِ رضاعت

رضاعت کے ثبوت کے لئے اقرار یا شہادت کا ہونا ضروری ہے:

اقرار: اگر مرد نکاح کے بعد خود ہی اقرار کرے کہ یہ میری رضاعی ماں، بہن یا بیٹی ہے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

شہادت: فقہا کا اس میں اختلاف ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے شہادت کا نصاب کیا ہو۔ حنفیہ کے نزدیک رضاعت اس وقت تک ثابت نہیں ہوگی جب تک دو عادل گواہ مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں نہ ہوں۔ مالکیہ کے نزدیک رضاعت کے ثبوت کے لئے دو آدمی یا ایک آدمی اور دو عورتیں کی مطلقاً گواہی ضروری ہے۔ شافعیہ کے نزدیک نصابِ شہادت یہ ہے کہ دو آدمی یا ایک آدمی اور دو عورتیں یا پھر چار عورتیں ہوں گی۔ اسی طرح حنابلہ کے نزدیک ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہے۔ اور یہی قول راجح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ

''حضرت عقبہ بن حارثؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اُم یحییٰ بنت ابی وہابؓ سے نکاح کرلیا تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہؓ نے نبی سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا: اب تم اسے کس طرح اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو جبکہ رضاعت کی اطلاع دے دی گئی ہے؟ چنانچہ عقبہ نے اس عورت کو جدا کر دیا اور اس خاتون نے دوسرے آدمی سے نکاح کرلیا۔''[۳۲]

رضاعتِ کبیر

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیلؓ آئیں اور عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! سالم ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے، وہ مرد کی حد بلوغت کو پہنچ گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اپنا دودھ پلا دے تو اس پر حرام ہو جائے گی۔''[۳۳]

ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ ''اس حکم کے بعد سہلہؓ نے سالم کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دیا پھر وہ اس کے بچے کی جگہ ہوگیا۔''[۳۴]

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''مسئلہ رضاعت میں بچپن کا اعتبار کیا جائے گا۔ الا کہ کوئی حاجت وضرورت پیش آجائے جیسا کہ بڑی عمر کے آدمی کی رضاعت کا مسئلہ ہے کہ جسے کسی عورت کے پاس جانا ضروری ہو اور اس عورت کا اس سے پردہ کرنا بھی دشوار ہو جیسا کہ سالم کا ابوحذیفہ کی بیوی کے ساتھ معاملہ تھا۔ اس طرح کے بڑی عمر کے آدمی کو اگر عورت نے دودھ پلا دیا تو اس آدمی کے لئے دودھ پینا قابل تاثیر ہوگا نیز

---

[۳۱] سنن الدارقطني ٤/ ١٧٣؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/ ٤٤٢؛ مصنف عبدالرزاق ٣/ ١٣٩٠

[۳۲] صحيح البخاري (٢٦٥٩)؛ أبو داود (٣٦٠٤)؛ ترمذي (١١٥١)؛ مسند الحميدي (٥٧٩)؛ سنن الدار قطني ٤/ ١٧٥

[۳۳] صحيح مسلم (١٤٥٣)؛ مسند أحمد ٦/ ٣٨؛ سنن ابن ماجه (١٩٤٣)

[۳۴] سنن أبي داود (١٨١٥، ٢٠٦١)

ایسی صورت کے علاوہ دودھ پینے کی مدت بچپن کی عمر ہی ہے۔''[۲۵]

رضاعت سے حرام ہونے والے رشتے

یہ بات متفق علیہ ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو قرآن سے ثابت ہیں اور کچھ کا حدیث میں ذکر آ چکا ہے قرآن میں ہے کہ

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ ... الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ﴾[۲۶]

''اور تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور تمہارے دودھ شریک بہنیں۔''

اور باقی تمام رشتے اس حدیث کے ذریعے حرام پاتے ہیں کہ جس میں آپؐ نے فرمایا:

«يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة»[۲۷]

''رضاعت میں بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو پیدائش سے ہوتے ہیں۔''

یعنی جو رشتے ولادتِ حقیقی سے حرام ہو جاتے ہیں وہی رشتے رضاعت سے حرام ہو جاتے ہیں۔

متعلقاتِ رضاعت

بہن کا دودھ پینے کی صورت میں

«يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة» کے حکم کے تحت دودھ پینے والا اپنی بہن کا رضاعی بیٹا ہوگا اور بہن کی اولاد اس کے رضاعی بہن بھائی ہوں گے اور اس کی اولاد کے چچا اور پھوپھیاں ہوں گے، لہٰذا ان کے باہم نکاح جائز نہیں ہوں گے۔

کسی اور سے دودھ پلوانا

﴿وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾[۲۸]

''اور اگر تمہارا ارادہ اپنی اولاد کو دودھ پلوانے کا ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ تم ان کو دستور کے مطابق جو دینا چاہو وہ ان کے حوالے کر دو۔''

کی رو سے کسی اور سے دودھ پلوایا جا سکتا ہے۔

دو سال تک دودھ پلوانے کا حکم

دو سال سے پہلے دودھ چھڑوایا بھی جا سکتا ہے۔ قرآن میں ہے:

---

[۲۵] مجموع الفتاویٰ ۳۴/ ۶۰ [۲۶] النساء ٤:٢٣

[۲۷] صحيح البخاري (٢٦٤٤)؛ صحيح مسلم (١٤٤٤)؛ سنن الدارمي ٢/ ١٥٥؛ مصنف عبدالرزاق ٧/ ٤٧٦؛ مسند أحمد ٦/ ١٧٨

[۲۸] البقرة ٢:٢٣٣

﴿حَوۡلَیۡنِ کَامِلَیۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ ㉙

''دو مکمل سال کی مدت اس کے لئے ہے جو رضاعت کو پورا کرنے کا ارادہ کرے۔''

امام قرطبی کہتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سال تک دودھ پلانا ضروری نہیں ہے، کیونکہ دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا جائز ہے۔ (تفسیر قرطبی:۳/۱۰۷)

❸ پرورش (حضانت)

لفظ حضانة باب حَضَنَ (نَصَرَ) سے مصدر ہے۔ اس کا معنی 'پرورش کرنا' اور 'گود میں لینا' کے ہیں۔ باب احْتَضَنَ (افتعال) کا بھی یہی معنی ہے۔ الحضن 'گود' اور 'الحاضنة' بچے کی پرورش کرنے والی عورت یعنی دایہ کو کہتے ہیں۔ ㉚

شرعی تعریف کی رو سے: ''جو انسان اپنے معاملے، اپنی تربیت اور مہلک و ضرر رساں اشیا سے بچاؤ میں مؤثر نہیں ہے، اس کی حفاظت کرنا 'حضانت' ہے۔'' ㉛

استحقاق حضانة

شریعت نے بچوں کی پرورش کا ذمہ دار باپ کو قرار دیا ہے اور یہ اس وقت ہے جب کہ میاں بیوی رشتہ ازدواج میں ہوں جب ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے تو اولاد کی پرورش کی زیادہ حق دار ماں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ

''ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ جو میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کے لئے برتن تھا، میری چھاتی اس کے لئے مشکیزہ تھی اور میری آغوش اس کے لئے جائے قرار تھی۔ اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اب وہ مجھ سے اس بچے کو بھی چھین لینا چاہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب تو نیا نکاح نہیں کرتی اس وقت تک تو ہی اس کی زیادہ حق دار ہے۔'' ㉜

سقوطِ استحقاق اور اس کی مختلف صورتیں

<u>دوسرا نکاح کرنے سے</u>: مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک عورت نکاح نہیں کر لیتیں، وہی بچے کی پرورش کی زیادہ حق دار ہے۔ البتہ نکاح سے اس کا حق حضانة ساقط ہو جائے گا۔

⦿ ماں کی عدم موجودگی میں

ماں کی عدم موجودگی میں یہ استحقاق خالہ کی طرف منتقل ہو جائے گا جیسا کہ حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حمزہؓ کی بیٹی کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں دیا اور فرمایا: «الخالة بمنزلة الأم» ''خالہ ماں کے درجہ میں ہے۔'' ㉝

㉙ البقرة ۲:۲۳۳

㉚ لسان العرب مادّہ حضن؛ القاموس المحيط (١٥٣٦)؛ المنجد (١٦٤)؛ الصحاح ٢/ ٢١٠

㉛ سبل السلام ٣/ ١٥٦١؛ مغني المحتاج ٣/ ٤٥٢؛ كشاف القناع ٥/ ٤٩٥

㉜ سنن أبي داود ٢٢٧٦؛ سنن الدارقطني ٣/ ٣٠٥؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٢٠٧؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٤

㉝ صحيح البخاري (٢٦٩٩)؛ صحيح مسلم (١٧٨٣)؛ جامع الترمذي (١٩٠٤)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٥

◉ بچہ اگر سن تمیز کو پہنچ جائے

سن تمیز کو پہنچ جانے والے بچے کی حضانت کے بارے میں یہ ہے کہ اسے ماں باپ کے درمیان اختیار دیا جائے گا جیسا کہ نبی ﷺ نے ایک بچے سے کہا «یاغلام! هذا أبوك وهذه أمك فخذ بيد أيهما شئت» ⑭

''اے لڑکے! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے۔'' پھر اس بچے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے لے کر چلتی بنی۔

◉ قرعہ

معاملہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے بچہ کی حضانت کے لئے قرعہ بھی ڈالا جاسکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بچہ ہے اور میرا خاوند اسے مجھ سے لینا چاہتا ہے تو آپؐ نے فرمایا: «استهما فيه»

''تم دونوں اس بچے کے متعلق قرعہ ڈال لو۔'' ⑮

◉ اختلاف ملت کے وقت

اگر زوجین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو اس صورت میں بچہ کا میلان دیکھا جائے گا۔ جیسا کہ رافع بن سنان کا واقعہ ہے کہ جب آپ مسلمان ہوئے تو ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئی۔ آپ کی ایک بچی تھی ان کی بیوی نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یہ میری بچی ہے جبکہ حضرت ابورافع کہنے لگے کہ یہ میری بچی ہے۔ نبی ﷺ نے دونوں کو بٹھایا اور بچی کو درمیان میں بٹھا دیا۔ بچی ماں کی طرف مائل ہونے لگی تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ہدایت دے تو بچی باپ کی طرف مائل ہوگئی اور اُنہوں نے اسے پکڑ لیا۔ ⑯

افتراق کے بعد والدین کی بچے سے ملاقات

حق حضانت قائم ہونے کے بعد والدین میں سے جس کے پاس بچہ ہو، دوسرے کو اس سے ملنے دیا جائے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الرحم معلقة بالفرش تقول من وصلى وصله الله ومن قطعني قطعه الله» ⑰

''رشتہ ناطہ عرش سے لٹکا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے کہ جو مجھے ملائے اللہ اسے ملائے اور جو مجھے کاٹے اللہ اسے کاٹے۔''

---

⑭ سنن أبي داود (٢٢٧٧)؛ جامع الترمذي (١٣٥٧)؛ سنن النسائي (٣٤٩٦)؛ سنن ابن ماجه (٢٣٥١)

⑮ سنن أبي داود (٢٢٧٧)؛ سنن النسائي (١٨٥١٦)؛ مصنف ابن أبي شيبة ٥/ ٢٣٧

⑯ سنن أبي داود (٢٢٤٤)

⑰ صحيح مسلم (٢٥٥٥)

⑱ القاموس المحيط ٢٢٣

فصل دوم: نکاح

لفظ نکاح باب نَکَحَ یَنْکِحُ / یَنْکَحُ (ضَرَبَ/ یَنْکِحُ) سے مصدر ہے۔اس کا معنی 'جماع کرنا' اور 'شادی کرنا' مستعمل ہے۔ اِسْتَنْکَحَ (استفعال) 'شادی کرنا' أَنْکَحَ (إفعال) شادی کرانا اور تَنَاکَحَ (تفاعل) ایک دوسرے سے شادی کرنا۔[48]

اصطلاحی معنی: حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ''شرع میں صحیح قول یہ ہے کہ اس کا معنی حقیقی طور پر شادی کرنا اور مجازی طور پر جماع کرنا ہے۔'' جس کی دلیل یہ ہے کہ کتاب وسنت میں یہ لفظ کثرت کے ساتھ عقدِ نکاح (شادی کرنا) کے لئے ہی استعمال ہوا ہے حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن میں یہ لفظ صرف شادی کرنے کے لئے ہی استعمال ہوا ہے۔[49] اور اس کے علاوہ جمہور فقہا (شافعیہ و مالکیہ) کے نزدیک بھی لفظ نکاح حقیقی طور پر شادی کے لئے جبکہ مجازی طور پر جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

نکاح کی مشروعیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کی بقاے نسل کے لئے عورت اور مرد کے درمیان ایک نظام وضع کر دیا کہ عورت اور مرد کا ملاپ ہو اور اس عمل کی بجا آوری کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نکاح کا طریقہ سمجھایا تاکہ حسب ونسب کی حفاظت ہو اور زنا سے منع کر دیا تاکہ اس سے اس کے نسب میں التباس پیدا نہ ہو اسی لیے وہ دنیا میں اللہ کے وضع کردہ نظام کے مطابق زندگی کے دوسرے اُمور کی طرح یہ امر بھی بجا لاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ﴾[50]

''تم میں سے کوئی مرد عورت بے نکاح ہو تو ان کا نکاح کر دو۔''

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «إذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين»[51]

''جب بندہ شادی کرتا ہے تو اس کا نصف دین مکمل ہو جاتا ہے۔''

نکاح سے چونکہ معاشرے میں زنا جیسی خرابیوں کا تدارک ہوتا ہے اور نسل انسانی کا عمل پاک نسب کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔چنانچہ شارع نے اس کے متعلق زور دیا ہے کہ اس فریضہ سے عہدہ برآ ہوا جائے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«يا معشر الشباب من استطاع منكم الباء ة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء»[52]

''نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جسے نکاح کرنے کی استطاعت ہو، اسے چاہئے کہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح نظر کو جھکانے والا اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور جسے استطاعت نہ ہو اس کے لئے روزے کا اہتمام والتزام ضروری ہے۔اس لئے کہ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے''

---

[49] فتح الباري ٩/ ١٠٣

[50] سورة النور ٢٤: ٣٢

[51] السلسلة الصحيحة للألباني (٦٢٥)

[52] صحيح البخاري (٥٠٦٥)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ومن كان ذا طول فلينكح»[۵۳] ''جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے۔''

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نکاح میری سنت ہے اور جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں اور شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے باعث اُمتوں پر فخر کرنا چاہتا ہوں۔''[۵۴]

جب تین آدمیوں نے نبی ﷺ کی عبادت کو کم سمجھا تو ان میں سے ایک نے یہ عہد کیا کہ میں نکاح نہیں کروں گا جب آپ ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے اُنہیں بلایا اور فرمایا:

''میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔«فمن رغب عن سنتي فليس مني» جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔''[۵۵]

حضرت سمرة سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے الگ رہ کر زندگی گزارنے (تبتل) سے منع فرمایا ہے اور قتادہؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾[۵۶]

''اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور اُنہیں بیویاں اور اولادیں بھی عطا کیں۔''[۵۷]

مندرجہ بالا احادیث سے نکاح کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے اور اس کے علاوہ نکاح کی مشروعیت پر مسلمانوں کا بھی اجماع ہے۔[۵۸]

ارکانِ نکاح

فقہا کے نزدیک کم از کم ایجاب وقبول اور زیادہ سے زیادہ ارکان نکاح پانچ ہیں:

① صیغہ ② زوج ③ زوجہ ④ شاہدین ⑤ ولی[۵۹]

زوجین کے ایجاب وقبول کے متعلق تو واضح ہے کہ نکاح کے مرکزی رکن یہی ہیں۔ اس کے علاوہ ولی اور شاہدین کے بارے میں مندرجہ ذیل احادیث وارد ہوئی ہیں:

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

[۵۳] صحيح ابن ماجه (١٤٩٦)

[۵۴] صحيح ابن ماجه (٢٤٩٦)

[۵۵] صحيح البخاري (٥٠٦٣)

[۵۶] الرعد ١٣:٣٨

[۵۷] صحيح ابن ماجه (١٤٩٩)

[۵۸] المغنى ٩/ ٣٤٠

[۵۹] بدائع الصنائع ٢/ ٢٢٩؛ شرح الصغير ٢/ ٣٣٤؛ مغني المحتاج ٣/ ١٣٩؛ كشاف القناع ٥/ ٣٧

[۶۰] صحيح أبي داود (١٨٣٦)

«لا نكاح إلا بولي»[٦٠]

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں۔''

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔''[٦١]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا (ولی بن کر) نکاح نہ کرے اور نہ ہی خود اپنا نکاح کرے۔ بلا شبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کرلیا۔''[٦٢]

حضرت عمرو بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔[٦٣]

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ

لا نكاح إلا بشاهدي عدل وولي مرشد[٦٤]

''دو عادل گواہوں اور مرشد ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔''

خطبہ نکاح

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حاجت وضرورت کے لئے یہ خطبہ سکھایا:

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ من شرور أنفسنا من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾[٦٥]

أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد وشرالأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار[٦٦]

---

[٦١] صحيح أبي داود (١٨٣٥)

[٦٢] صحيح ابن ماجه (١٥٢٧)

[٦٣] إرواء الغليل (١٨٦)

[٦٤] إرواء الغليل (١٨٤٤)

[٦٥] صحيح أبوداود (١٨٦٠)

[٦٦] إرواء الغليل (٦٠٨)

حرام نکاح

شریعتِ اسلامی میں نکاح ان تمام طریقوں کو جو جاہلیت وغیرہ میں مروّج تھے، ختم کر کے نکاحِ مسنونہ کو زندہ رکھا۔ وہ نکاح جن کو شریعت میں حرام کہا گیا ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

❶ **شغار:** اس میں کسی کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح اس شرط پر کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لاشغار في الاسلام»[۶۷]

''نکاح شغار اسلام میں نہیں۔''

انہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:«نهی رسول الله عن الشغار والشغار أن يزوج الرجل ابنته......»[۶۸]

''رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمادیا اور شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی دوسرے آدمی سے اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی اس سے بیاہ دے اور دونوں کا کوئی مہر مقرر نہ ہو۔''

❷ **متعہ:** نکاحِ متعہ کسی عورت سے ایک مقررہ مدت تک نکاح کر لینے کو کہتے ہیں۔ اور یہ نکاح منسوخ شدہ ہے۔ پہلے پہل جنگوں میں اس کی اجازت دے دی گئی تھی جبکہ آخری دفعہ خیبر کے موقع پر آپ ﷺ نے اس کو دائمی طور پر منع فرمادیا۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جنگِ خیبر کے وقت نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا۔[۶۹]

حضرت سبرہ جہنیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اب اسے اللہ تعالیٰ نے تاروزِ قیامت حرام کردیا۔''[۷۰]

❸ **حلالہ:** ایسے عقد کو کہتے ہیں جس میں کوئی شخص مطلقہ ثلاثہ سے محض طلاق کی نیت سے ہی نکاح و مباشرت کرتا ہے تا کہ وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے۔ اس غرض سے نکاح کرنے والے کو محلل اور جس عورت کو حلال کیا جارہا ہو، اسے محلل لہ کہتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ

لعن رسول الله ﷺ المُحلِّل والمحلل له[۷۱]

رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلال کیا جائے، دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل نکاحوں کو اسلام میں جائز نہیں رکھا گیا:

---

۶۷ سنن ابن ماجه (۱۸۸۵)
۶۸ صحيح البخاري (۵۱۱۲)
۶۹ صحيح البخاري (۵۱۱۵)
۷۰ صحيح مسلم (۱٤۰٦)
۷۱ صحيح سنن الترمذي (۸۹٤)
۷۲ صحيح مسلم۲/ ۱۰۳۰
۷۳ الموسوعة الفقهية تحت مادّه نكاح

❹ **نکاحِ محرم:** اِحرام کی حالت میں نکاح کرنا۔[73]

مندرجہ بالا نکاحوں کی مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔[74]

❺ **نکاحِ محارم:** محرمات سے نکاح حرام ہے، کیونکہ محرمات کی حرمت ابدی ہے۔ جس طرح دو بہنوں، پھوپھی، بھتیجی، بھانجی، خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔[75]

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل عورتوں سے بھی نکاح حرام ہے:

منکوحہ عورت　　　عدت کے دوران مطلقہ یا بیوہ　　　مشرکہ عورت یا مرد

❻ **نکاح رُیات:** جاہلیت میں عورتیں اپنے مکانوں پر جھنڈے نصب کر لیتیں جو ان کے اس پیشہ کی علامت ہوتے اور لوگ ان کے پاس اپنی جنسی ضرورت کے لئے جاتے۔

❼ **نکاح استبضاع:** خاوند اپنی بیوی کو کسی اور مرد کے پاس بھیج دیتا اور اس کے نطفے سے بچہ کی ولادت ہوتی۔

❽ **نکاح رہط:** ایک وقت ایک عورت کے پاس بہت سارے لوگ جاتے تو بچہ پیدا ہونے پر وہ جس کی طرف بچے کی نسبت کرتی، بچہ اس کی طرف منسوب ہوتا۔

متعلقاتِ نکاح

- نکاح میں مہر کا ہونا واجب ہے خواہ وہ تعلیم قرآن یا اسلام لانا ہی کیوں نہ ہو۔[75]
- شادی کرتے ہوئے عورت کا دین ملحوظ خاطر ہونا چاہئے۔[76]
- کنواری لڑکی کی رضامندی اس کی خاموشی اور ثیب کی رضامندی اقرار کے ساتھ ضروری ہے۔[77]
- منگیتر کو ایک نظر دیکھ لینا جائز ہے۔[78]
- نکاح اعلانیہ طور پر ہونا چاہئے۔[79]
- بیک وقت چار بیویاں رکھ سکتا ہے۔[80]
- نکاح کے بعد ولیمہ مشروع ہے۔
- نکاح کی دعا یہ ہے بارك الله لك وبارك عليكما وجمع بينكما في خير[81]

[74] ابن ماجه (١٥٨٧)؛ صحيح البخاری (٥١٠٩)

[75] صحيح البخاری (٥٠٨٧)

[76] صحيح البخاري (٥٠٩٠)

[77] صحيح البخاري (٥١٣٦)

[78] صحيح ابن ماجه (١٥١١)

[79] آداب الزفاف للألباني ١٨٣

[80] صحيح ابن ماجه (١٥٨٨)

[81] صحيح سنن أبي داود (١٨٩٢)

فصل سوم: طلاق

'طلاق' کا لغوی معنی گرہ کو کھول دینا ہے۔ یہ لفظِ اِطلاق سے مشتق ہے جس کا معنی چھوڑ دینا اور ترک کر دینا۔ شرعی طور پر طلاق نکاح کی گرہ کھول دینے کو کہتے ہیں۔ امام الحرمین کہتے ہیں کہ جاہلیت میں بھی اس کے لئے لفظ 'طلاق' ہی مستعمل تھا پھر شریعت نے بھی اسی کو برقرار رکھا۔[۸۲]

اسلام میں جہاں نسل انسانی کی افزائش کے لئے مرد وعورت کو نکاح جیسے بندھن میں بندھنے کا انتظام موجود ہے، اسی طرح جب اس بندھن میں بندھ جانے والے مرد وعورت کے درمیان باہمی معاملات کی فضا اس حد تک خراب ہو جائے کہ ان کا آپس میں اکٹھا رہنا محال ہو بلکہ ان کے جمع ہونے سے خرابی لازم آتی ہو تو اس موقع پر اسلام نے مرد کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو آزاد کر دے اور یہ اختیار صرف مرد کے ہاتھ میں ہے نہ کہ عورت کے۔ حدیثِ نبوی ہے: «إنما الطلاق لمن أخذ بالساق»[۸۳]

''طلاق دینے کا حق صرف اسی کو ہے جس نے (عورت کی) پنڈلی کو پکڑ رکھا ہے۔''

اور یہ حق مرد کو دو مرتبہ حاصل ہے، تیسری دفعہ طلاق دینے سے یہ ختم ہو جائے گا جب تک کہ مطلقہ دوسرے کسی آدمی سے شادی نہ کرائے اور وہ طلاق دے دے تب پھر اس کے ساتھ نکاح کرے۔ قرآن میں ہے:

﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ... فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا﴾[۸۴]

''طلاق دو مرتبہ ہے پھر اگر (دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار) طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کے لئے حلال نہ ہوگی اِلا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دے دے۔''

بلا وجہ طلاق کی کراہت

☜ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر جب اپنی ضرورت پوری کرے تو اسے طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے۔''[۸۵]

☜ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص ہم سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے یا غلام کو اس کے مالک کے خلاف بہکائے۔''[۸۶]

---

[۸۲] فتح الباري ۱۰/ ۴۳۵

[۸۳] إرواء الغليل (۲۰۴۱)

[۸۴] البقرة ۲: ۲۲۸-۲۳۰

[۸۵] السلسلة الصحيحة (۲۹۹۹)

[۸۶] صحيح سنن أبي داود (۱۹۰۷)

☜ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''[87]

باعتبارِ حکم طلاق کی اقسام

طلاق کی تین قسمیں ہیں:

① طلاق مسنون ② طلاق بدعی ③ طلاق باطل

طلاقِ مسنون: عورت کو اس حالت میں طلاق دینا کہ وہ حیض سے پاک ہو اور اس کے بعد بیوی سے صحبت نہ کی ہو یعنی حالتِ طہر میں بیوی کو ایک طلاق دے، یہ مسنون طلاق ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ

''اُنہوں نے عہدِ نبویؐ میں اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو حضرت عمر بن خطابؓ نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبداللہ کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو۔ پھر صحبت کئے بغیر چاہے تو (اسے اپنے نکاح میں) روکے رکھے، چاہے تو طلاق دے اور یہی وہ عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔[88]

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ طلاق مسنونہ کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی حالت طہر میں جماع کے بغیر طلاق دے۔[89]

طلاقِ بدعی: وہ طلاق جو دورانِ حیض دے دی جائے اور اس کا حکم یہ ہے کہ یہ غیر مسنون ہے، لیکن طلاق واقع ہو جائے گی اور ایسی طلاق دینے والا گناہ کا مرتکب ٹھہرے گا۔

طلاقِ باطل: نکاح سے پہلے طلاق دینا باطل ہے، اس طلاق کا کوئی شمار نہ ہوگا۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔''[90]

اوّل الذکر طلاق کا طریقہ ہی درست ہے اور باقی آخر الذکر دو طریقے حرام ہیں۔

ایک مجلس کی تین طلاقیں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾[91]

''طلاق دو مرتبہ ہے۔'' یعنی مرد کو دو مرتبہ کا حق ہے کہ وہ دو مرتبہ ایک ایک طلاق دے دے اور تیسری طلاق پر اس کا حق ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک مجلس کی دی گئی تین یا اس سے زیادہ طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ

''عہدِ رسالتؐ، حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سال تک تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی

---

⑧⑦ صحيح سنن الترمذي (٩٤٨)

⑧⑧ صحيح مسلم (٣٦٣٧، ٣٦٣٨)

⑧⑨ صحيح ابن ماجه (١٦٤٠)

⑨⓪ صحيح ابن ماجه (١٦٦٨)

⑨① البقرة ٢٢٩:٢

تھیں۔سیدنا عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایسے معاملے میں جلدی کی جس میں ان کے لئے سہولت دی گئی تھی۔پس چاہیئے کہ ہم اسے نافذ کردیں لہٰذا آپؓ نے اسے اُن پر جاری کردیا۔[92]

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ابورکانہؓ سے کہا کہ تم اُمّ رکانہ سے رجوع کرلو۔اُنہوں نے عرض کیا میں نے تو اسے تین طلاقیں دے دی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: «قد علمتُ راجعها» مجھے معلوم ہے،تم اس سے رجوع کرلو۔[93]

خیالی طلاق: یعنی کسی کے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے دینے کا خیال پیدا ہو تو محض خیال و وسوسہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے دل کے وسوسہ (پر گرفت و مؤاخذہ) سے درگزر فرما دیا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کوئی عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔''[94]

باعتبارِ مدت طلاق کی اقسام

فقہا کے ہاں مدت کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں: ① رجعی اور ② بائنہ

رجعی: وہ طلاق جس کے بعد رجوع ہوسکتا ہے یعنی مدتِ رجوع ختم ہونے تک یہ رجعی طلاق ہوگی۔

بائنہ: اس کی دو قسمیں ہیں: ① بائنہ صغریٰ اور ② بائنہ کبریٰ

① **بائنہ صغریٰ:** رجعی طلاق کی مدت جب ختم ہوجائے تو اسے بائنہ صغریٰ کہتے ہیں۔

② **بائنہ کبریٰ:** طلاقِ ثلاثہ قائم ہوجانے سے بائنہ کبریٰ واقع ہوجائے گی اسے 'طلاقِ مغلظ' بھی کہتے ہیں۔

رجوع

اسلام نے خاوند کو طلاق میں دو مرتبہ کا حق دیا ہے اور تیسری طلاق پر طلاقِ بائنہ یا مغلظہ واقع ہونے پر وہ ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہوجاتی ہے جب تک اس کی یہ سابقہ بیوی کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے اور وہ اسے طلاق دے یا مرجائے۔

طلاق دینے کے بعد تین حیض انتظار کیا جاتا ہے تاکہ طلاق کی مدت ختم ہوجائے۔اب تین حیض میں شوہر کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ بیوی سے رجوع کرے۔قرآن میں ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا﴾[95]

''ان کے خاوند اس مدت میں اُنہیں لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔''

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ﴾[96]

---

[92] صحيح مسلم (١٤٧٢)

[93] صحيح أبي داود (١٩٢٢)

[94] صحيح البخاري (٥٢٦٩)

[95] البقرة ٢:٢٢٨

[96] البقرة ٢:٢٣١

"جب اپنی بیویوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کے ختم ہونے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں روک لو (یعنی رجوع کرلو)"

نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دی پھر رجوع کرلیا۔⁽⁹⁷⁾

اسی طرح رجوع کے لئے عورت کی رضامندی ضروری نہیں * کیونکہ یہ حق صرف مرد کو ہے کہ وہ طلاق دے اور رجوع بھی خود کرے اور اس پر اجماع ہے۔⁽⁹⁸⁾

رجوع کے لئے قول و فعل دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی یا تو وہ بیوی سے بات کرے یا حق زوجیت میں سے کسی کو اختیار کرے۔ دونوں طرح درست ہے حتیٰ کہ اگر وہ مذاق میں بھی رجوع کرلیتا ہے تو رجوع ثابت ہوجاتا ہے۔⁽⁹⁹⁾

متعلقاتِ طلاق

◉ مفقود الخبر خاوند کی بیوی زیادہ محتاط مذہب کے مطابق چار سال تک انتظار کرے گی۔ پھر شوہر کے فوت ہونے کی چار ماہ دس دن عدت گزارے، تب دوسرا نکاح کرے گی۔⁽¹⁰⁰⁾

◉ طلاق میں وکیل بنایا جاسکتا ہے۔⁽¹⁰¹⁾

◉ عورت کو اپنے اوپر حرام کرلینے پر طلاق کا اِطلاق نہیں ہوگا بلکہ اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

◉ طلاق کے خیالِ محض پر طلاق واقع نہ ہوگی۔⁽¹⁰²⁾

ایلاء

یہ ہے کہ شوہر قسم اُٹھائے کہ وہ اپنی بیوی سے زیادہ سے زیادہ چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت تک ہم بستری نہیں کرے گا۔

حضرت اُمّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قسم اُٹھائی کہ وہ اپنی بعض بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے پھر ایک ماہ گزرنے کے بعد آپؐ ان کے پاس چلے گئے۔⁽¹⁰³⁾

مدتِ ایلاء چار ماہ ہے۔ اگر کسی کی ایلاء کی مدت چار ماہ ہوجائے تو اسے اختیار دیا جائے گا کہ وہ طلاق دینا چاہتا ہے یا بیوی کو رکھنا چاہتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِسَآءِ هِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْا فَاِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاِنْ عَزَمُوْا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾⁽¹⁰⁴⁾

⁽⁹⁷⁾ صحيح أبي داود (۱۹۹۸)

⁽⁹⁸⁾ المغني ۱۰/ ۵۵۳

⁽⁹⁹⁾ صحيح أبو داود (۱۹۲۰)

⁽¹⁰⁰⁾ السنن الكبرىٰ للبيهقي ۷/ ٤٤٥؛ سنن سعيد بن منصور ۱/ ٤٠

⁽¹⁰¹⁾ الروضة الندية ۲/ ۱۱۹

⁽¹⁰²⁾ صحيح البخاري (۵۲٤۹)

⁽¹⁰³⁾ صحيح البخاري (۵۲۰۲)

⁽¹⁰⁴⁾ البقرة ۲:۲۲٦، ۲۲۷

''جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلا کرلیں، ان کے لئے چار مہینے کی مدت ہے پھر اگر وہ لوٹ آئیں (یعنی اگر وقت کا تعین نہیں کیا تھا تو قسم کا کفارہ ادا کر کے دوبارہ تعلقات قائم کرلیں) تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کا ہی ارادہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔''

ظہار

عورت کو اپنے اوپر حرام کرلینا مثلاً ان الفاظ سے

أنت علي كظهر أمي ''تم میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہو۔''

یا فرجك علي كظهر أمي ''تیری شرمگاہ میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔''

یا بطنك علي كظهر أمي ''تیرا بطن میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔''

تو یہ طلاق واقع نہیں ہوگی بلکہ اس پر کفارہ ہوگا۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِسَاءِ هِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ...﴾[105]

''جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو چھونے (یعنی ہم بستری) سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے...... ہاں جو شخص (اس کی طاقت) نہ پائے تو اس کے ذمہ دو ماہ کے مسلسل روزے ہیں......اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو تو اس پر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔''

لعان

لعان کی صورت یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس گواہ موجود نہیں جبکہ اس کی بیوی اس سے انکار کرتی ہے تو پھر یہ شخص عدالت یا حاکم وقت کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر گواہی دیتا ہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر اس کے جواب میں بیوی چار مرتبہ قسم اُٹھا کر شہادت دیتی ہے کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہتی ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ تب وہ حد زنا سے بچ جاتی ہے۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لئے جدائی ڈال دی جاتی ہے اس عمل کو لعان اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں دونوں جھوٹا ہونے کی صورت میں خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتے ہیں۔[106]

پھر حاکم ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا اور وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔[107]

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ (عویمر اس کی بیوی کے لعان کے وقت) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تب سے آپس میں لعان کرنے والے مرد اور عورت کے بارے میں یہ سنت جاری ہوگئی کہ وہ دوبارہ کبھی نکاح نہیں کر سکتے۔[108]

---

[105] المجادلة ٥٨:٣

[106] صحيح البخاري (٥٢٥٩)

[107] صحيح البخاري (٢٠٦٧)

[108] صحيح سنن أبي داود (١٩٦٩)

فصل چہارم: وراثت

میراث سے مراد میت کا ترکہ ہے، لفظ إرث ، ورث ، وراثة اور تراث بھی اس معنی میں مستعمل ہیں۔

باب وَرِثَ يَرِثُ (حَسِبَ) وارث ہونا

باب وَرِثَ اور أَوْرَثَ (تفعيل ، افعال) وارث بنانا

باب تَوَارَثَ يَتَوَارَثُ (تفاعل) ایک دوسرے کا وارث ہونا وغیرہ

موروث ترکہ چھوڑنے والے کو کہتے ہیں اور وارث وہ ہوتا ہے جو ترکے کا حصہ دار ٹھہرتا ہے اس کی جمع ورثة اور وراث آتی ہے۔[109]

شرعاً: ایسے اموال یا حقوق جنہیں میت کے چھوڑ جانے کی وجہ سے شرعی وارث ان کا مستحق قرار پائے۔[110]

اہمیت علم میراث

☜ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «تعلموا الفرائض وعلموها فإنها نصف العلم»

''علم فرائض (میراث) سیکھو اور سکھاؤ، کیونکہ یہ نصف علم ہے۔''[111]

☜ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أعلمها (الناس) بالفرائض زيدبن ثابت»

''لوگوں میں سے علم فرائض میں سب سے زیادہ ماہر زید بن ثابت ہیں۔''[112]

☜ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

«العلم ثلاثة وما سوى ذلك فهو فضل آية محكمة ، أو سنة قائمة أو فريضة عادلة»

''علم تین ہیں اس کے علاوہ جو بھی ہے زائد ہے، محکم آیت یا قائم سنت یا عدل والا فریضہ۔''[113]

☜ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[109] المنجد (٩٥٩)؛ القاموس المحيط (١٦٣)؛ مصباح اللغات (٩٣٩)

[110] الفقه الإسلامي وأدلته٧/ ٧٦٩٧

[111] سنن ابن ماجه (٢٧١٩)؛ دارقطنى ٤/ ٦٧؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٣٢؛ بيهقي ٦/ ٢٠٨؛ ضعيف ابن ماجه(٥٩٤)

[112] جامع الترمذي(٣٧٩٠)؛ ابن ماجه (١٥٥) ؛ مسند أحمد٣/ ١٨٤؛ ابن حبان (٧١٣١) ؛ مشكل الآثار ١/ ٣٥١؛ المستدرك للحاكم ٣/ ٤٢٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ٢١٠

[113] سنن أبي داود (٢٨٨٥)؛ ابن ماجه (٥٤)؛ الدارقطني٤/ ٦٧؛ المستدرك حاكم٤/ ٣٣٢؛ ضعيف أبي داود (٤٩٦)

[114] سنن الدارمي١/ ٣٧١؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٣٣؛ الدارقطني ٤/ ٨١؛ مجمع الزوائد ٤/ ٢٢٦

«تعلموا القرآن وعلموه الناس وتعلموا الفرائض وعلموها الناس فإني امرؤ مقبوض، وسيقبض هذا العلم من بعدي حتى يتنازع الرجلان في فريضة فلا يجدان من يفصل بينهما»[114]

''قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور علم فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں تو ایسا آدمی ہوں جسے قبض کرلیا جائے گا اور علم اٹھالیا جائے گا اور قریب ہے کہ دو آدمی فریضہ یا کسی مسئلہ میں اختلاف کریں گے لیکن کسی کو ایسا نہ پائیں گے جو انہیں (صحیح مسئلہ کی) خبر دے سکے۔''

میراث کی بنیادی آیات

میراث کی بنیادی آیات یہ ہیں:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِيٓ أَوۡلَٰدِكُمۡ ...... وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾[115]

''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو اُنہیں مالِ متروکہ کا دو تہائی ملے گا۔ اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر اس (میت) کی اولاد ہو۔ اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہیں تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے۔ ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے۔ یہ حصے اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔

تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ مریں اور ان کی اولاد نہ ہو تو آدھوں آدھ تمہارا ہے اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔ اس وصیت کی ادائیگی کے بعد جو وہ کر گئی ہوں یا قرض کے بعد اور جو (ترکہ) تم چھوڑ جاؤ اس میں ان کے لئے چوتھائی ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔ اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر اُنہیں تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا، اس وصیت کے بعد جو تم کر گئے ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی اس کا باپ بیٹا نہ ہو اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو۔ یہ مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا ہے بردبار۔''

☜ اور قرآن کریم کی ایک اور آیت ہے: ﴿يَسۡتَفۡتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفۡتِيكُمۡ فِي الۡكَلَٰلَةِ ... الخ﴾[116]

''آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ (خود) تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے: اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو۔ پس اگر بہنیں دو ہوں تو اُنہیں کل چھوڑے ہوئے کا دو تہائی ملے گا۔ اور اگر کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کے لئے دو عورتوں کے مثل حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بہک جاؤ

---

[115] النساء ٤: ١٢

[116] النساء ٤: ١٧

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔''

مزید یہ قرآنی آیات بھی اس موضوع وراثت سے گہرا تعلق رکھتی ہیں:

﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ﴾ [117]

''اور رشتے ناطے والے ان میں سے بعض سے زیادہ نزدیک ہیں۔''

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ [118]

''ماں باپ اور عزیز و اقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی (جو مال ماں باپ اور عزیز و اقارب چھوڑ کر مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔''

حاصل نکات

مندرجہ بالا آیات سے مختصراً یہ نکات حاصل ہوتے ہیں:

① جب میت کے وارث صرف ایک مذکر اور ایک مؤنث ہو تو ان میں مال کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ مذکر کے لئے دو حصے اور مؤنث کے لئے ایک حصہ

② جب ورثا مذکر و مؤنث کی ایک جماعت ہو تو مذکر، مؤنث سے دُگنے حصے کے وارث ہوں گے۔

③ اگر اولاد کے ساتھ اصحاب الفروض مثلاً خاوند یا بیوی یا والدین موجود ہوں تو پہلے اصحاب الفروض کو حصے دے کر باقی اولاد کے درمیان للذكر مثل حظ الانثيين کے اُصول کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔

④ جب میت کا وارث صرف ایک بیٹا ہو تو وہ سارے مال کا مالک ہوگا۔

⑤ اولاد کی عدم موجودگی میں پوتے ان کا حصہ وصول کریں گے۔

⑥ جب میت کی اولاد ہو تو والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔

⑦ جب اولاد نہ ہو تو ماں کو ایک ثلث اور باپ کو باقی دو ثلث مل جائے گا۔

⑧ اگر والدین کے ساتھ میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کو چھٹا اور باقی تمام باپ کو مل جائے گا۔ بھائی اور بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ باپ ان کے لئے حاجب (رکاوٹ) ہے۔

⑨ فرض اور وصیت پوری کرنے کے بعد ورثہ تقسیم ہوگا۔

⑩ بیوی کی وفات پر اولاد نہ ہو تو خاوند کو نصف حصہ ملے گا۔

⑪ اگر اولاد ہو تو خاوند کو چوتھا حصہ ملے گا۔

---

[117] الأنفال ۸: ۷۵

[118] النساء ٤: ۷

⑫ خاوند کی وفات پر اگر اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ ملے گا۔

⑬ اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ ملے گا۔

⑭ جب میت بھائی اور بہنیں (یعنی سگے باپ کی طرف سے) چھوڑے تو ان کے درمیان ترکہ کی تقسیم للذکر مثل حظ الأنثیین کے اُصول پر ہوگی۔

ترکہ کی تقسیم سے پہلے

ترکہ کی تقسیم سے پہلے جن اُمور کا خیال رکھا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

① میت کی تجہیز و تکفین

② قرض جو میت کے ترکہ سے متعلقہ ہے

③ قرض جو میت کی ذات سے متعلقہ ہے

④ میت کی وصیت

⑤ میت کے ورثا کے لئے ورثہ کی تقسیم

① **تجہیز و تکفین:** اس میں میت کے غسل، کفن اور قبر سے متعلقہ اخراجات کو ادا کیا جائے گا اور یہ خیال رہے کہ اس میں فضول خرچی ہرگز نہیں کی جائے گی۔ جس کی میت کو ضرورت نہیں مثلاً اس کی قبر کو پختہ بنا دیا جائے اور میت کے لئے ایسی محفلوں کا انعقاد اور اس پر خرچ کرنا وغیرہ۔ ان باتوں پر میت کی وراثت سے کچھ لگانا جائز نہیں۔

② **میت کے ترکہ کا قرض:** اس سے مراد میت کے ترکہ سے متعلقہ قرض ہے یعنی اگر میت کی زمین یا سواری وغیرہ کسی کے پاس رہن ہے تو میت کے ورثہ سے اس کی ادائیگی ہوگی۔

③ **میت کا قرض:** اس سے مراد میت کی ذات سے متعلقہ قرض ہے جیسے بیوی کا حق مہر، کسی مزدور کی مزدوری، اسی طرح زکوٰۃ، کفارۃ یا حج وغیرہ

④ **وصیت میت:** میت کی طرف سے کی گئی وصیت کو اس کے ترکہ کے تقسیم سے پہلے پورا کرنا چاہئے اور یہ وصیت وارث کے لئے نہیں ہوگی اور مرنے والا زیادہ سے زیادہ ایک تہائی تک وصیت کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر وصیت ثلث سے زیادہ یا ایسی وصیت ہو کہ جس میں اللہ کی معصیت کا ارتکاب ہو رہا ہو تو وہ وصیت پوری نہیں کی جائے گی۔

⑤ **میت کے ترکہ کے حصے:** ہر اس زندہ شخص کو میت کی وفات کے وقت دیئے جائیں گے۔ اور اس تقسیم میں مذکورہ بالا ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

ارکانِ ارث

ارث کے تین ارکان ہیں: ① مورّث ② وارث ③ موروث

① **مورّث:** یہ باب تفعیل سے، فاعل کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب ہے وارث بنانے والا اور یہ میت پر بولا جاتا ہے کیونکہ اسی

کے ترکہ سے وراثت تقسیم ہوتی ہے تو اس کی طرف سے یا تو وہ خود وارث بن جاتا ہے یا حکمی و تقدیری طور پر اس کی طرف سے اس کے رشتہ داروں میں اس کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے۔

② **وارث**: یہ بھی ورث یرث سے فاعل کا صیغہ ہے اور یہ میت کی موت کے وقت وہ زندہ شخص ہوتا ہے جو میت کے ترکہ سے وراثت پاتا ہے۔

③ **موروث**: میت کا وہ سب مال جو وہ چھوڑ کر جاتا ہے۔

وراثت کے اسباب

وراثت کے تین سبب ہیں: ① نسب ② نکاح ③ ولاء

① نسب

ایسی قرابت کو کہتے ہیں جو ولادت کی وجہ سے دو انسانوں کے درمیان تعلق قائم کرتی ہے اور یہ قرابت تین قسموں پر مشتمل ہے:

① **فروع**: یہ وہ جو میت کی طرف ولادت کی وجہ سے منسوب ہوتے ہیں۔ اور اس میں میت کی اولاد مذکر مؤنث اور بیٹوں کی اولاد نیچے تک، اسی طرح بیٹیاں اور بیٹیوں کی اولاد بیٹیوں کے بیٹے وارث نہیں بنتے۔

② **اُصول**: یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کی طرف میت کو ولادت کی وجہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اور ان میں وارث میت کا باپ اوپر تک۔ ماں اوپر تک وغیرہ۔

③ **الحواشی**: یہ وہ لوگ ہیں جو میت کی طرف منسوب ہونے والوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور ان میں بھائی، شقیقی بہن بھائی یا ماں باپ کے شقیقی بہن بھائیوں کے بھائی، باپ کے بھائیوں کے بھائی نیچے تک۔ شقیقی چچا، باپ کا چچا اوپر تک اور اسی طرح بھائیوں کی بیٹیاں سب کی سب، ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کے بیٹے، ماں کا چچا اور اس کی اولاد چچا کی بیٹیاں اس میں شامل نہیں۔

② نکاح

خاوند اور بیوی کے وارث ہونے کا سبب نکاح ہے یعنی جب تک وہ نکاح کے بندھن سے جڑے رہیں گے یہ سبب قائم رہے گا۔ اگر بینونہ طلاق دے دی جائے تو یہ سبب ختم ہو جائے گا اور وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔ ہاں اگر رجعی طلاق دی گئی ہے تو جب تک عدت ختم نہیں ہوتی، یہ ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں اور عدت ختم ہوتے ہی یہ سبب قائم ہو جائے گا۔ اگر تیسری طلاق دے دی جائے یعنی بینونہ طلاق میں ثابت ہو جائے کہ خاوند نے بیوی کو وراثت سے محروم کرنے کے لئے یہ طلاق دی ہے تو سبب قائم رہے گا۔ اسی طرح بینونت فسخ، خلع اور لعان سے بھی ثابت ہو جاتی ہے لہٰذا ان تمام صورتوں میں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

③ الولاء

وراثت کا ایک سبب ولاء بھی اور اس میں جمہور کا اتفاق ہے کہ آزاد کردہ غلام کی اولاد اپنے آقا کے ترکہ کی وارث نہیں ہوتی جبکہ آقا اپنے آزاد کردہ غلام کے ترکہ کا یعنی اولاد کا وارث ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «إنما الولاء لمن أعتق»

آزاد کردہ غلام کی اولاد پر ولاء کے لئے دو شرطیں ہیں:

۱۔ اس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک نسلاً آزاد نہ ہو۔ جیسے زید کے عتیق نے کسی اصلاً آزاد عورت سے شادی کر لی اب ان کی اولاد پر زید کا کوئی حق نہیں۔

۲۔ فرع کسی غلامی میں نہ آئی ہو۔ جیسے بکر سعد کا آزاد کردہ غلام ہے اور اس کا بیٹا عمرو کا آزاد کردہ غلام ہے اب جب بکر کا بیٹا مرجاتا ہے تو اس کا ترکہ سعد کو نہیں ملے گا بلکہ اس کا حقدار عمرو ہے، کیونکہ وہ اس کا آزاد کردہ ہے۔

انتقالِ ارث کی شرائط

ارث کی تین شرائط ہیں:

① تحقیق موت المورث

مورث کی موت کا یقین ہو جانا اور وہ تین پہلوؤں سے ہو سکتا ہے:

① مشاہدہ، دو عادل گواہ یا خبر مستفیض کے ساتھ

② مدت انتظار کے بعد قاضی مفقود الخبر کی موت کا اعلان کر دے

③ تقدیری طور پر موت کا اعتبار کر لیا جائے جیسے جنین، جب کسی کا اس کی ماں پر تشدد کر کے اسے ساقط کر دینا تو اس صورت میں یہ اندازہ کیا جائے گا کہ پہلے وہ اپنی ماں کے پیٹ میں زندہ تھا تشدد کے بعد فوت ہوا، لہٰذا اس کی دیت اور وراثت وغیرہ قائم کی جائے گی۔

② تحقیق حیاتِ وارث

وراثت کے لئے دوسری شرط یہ ہے کہ وارث کا مورث کی موت کے وقت زندہ ہونا ضروری ہے، اس میں دو صورتیں ہیں:

① مشاہدہ: دو عادل گواہ یا خبر مستفیض

② زندوں میں اعتبار کر لینا جس طرح کہ حمل مورث کی موت کے وقت اس کے زندہ ہونے کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔

اور یہ دو شرطیں ہیں: (الف) ثابت ہونے کے ساتھ (ب) اس کی ماں سے زندہ طور پر علیحدہ ہونے پر۔

③ ارث کے مقتضی کا علم

یعنی ارث کے سبب کی معرفت، جہۃ الوارث، اس کا درجہ اور قرابت میں اس کا مقام اور ان سب کی معرفت حاصل کرنا

موانع الارث

وراثت کے تقسیم ہونے میں تین چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں:

① **غلامی:** غلام نہ کسی کا وارث بنتا ہے اور نہ ہی وارث بناتا ہے اور کامل غلامی میں کسی کا حاجب بھی نہیں بنتا، کیونکہ اس کا مالک اس کا آقا ہوتا ہے اور وہ غلام اپنے آپ کا بالکلیہ اختیار نہیں رکھتا۔

② **قتل:** قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا۔

جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «ليس للقاتل من الميراث شيء» ⑲

اور اسی طرح مقتول قاتل کا وارث بن جائے گا اگر قاتل مقتول سے پہلے مرجائے۔ اس میں سے قصاص میں قتل کرنے والا حد کے طور پر قتل کرنے والا دفاعاً اور باغی کا قاتل شامل نہیں۔

③ **اختلاف دین:** دو مذہبوں کے پیروکار ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم» ⑳

''مسلمان کسی کافر کا وارث اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«لا يتوارث أهل ملتين» ㉑

''مختلف ملتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔''

وہ مرد جن کو کسی نہ کسی شکل میں وراثت ملتی ہے

۱۔ بیٹا	۲۔ پوتا، نیچے تک
۳۔ باپ	۴۔ دادا، اوپر تک
۵۔ ماں باپ کی طرف سے بھائی	۶۔ باپ کی طرف سے بھائی
۷۔ ماں کی طرف سے بھائی	۸۔ ماں باپ کی طرف سے بھائی کا بیٹا (نیچے تک)
۹۔ باپ کی طرف سے بھائی کا بیٹا (نیچے تک)	۱۰۔ ماں باپ کی طرف سے چچا (اوپر تک)
۱۱۔ باپ کی طرف سے چچا (اوپر تک)	۱۲۔ ماں باپ کی طرف سے چچا کا بیٹا (نیچے تک)
۱۳۔ باپ کی طرف سے چچا کا بیٹا (نیچے تک)	۱۴۔ خاوند
۱۵۔ آزاد کرنے والا	

وہ عورتیں جن کو کسی نہ کسی شکل میں وراثت مل سکتی ہے

۱۔ بیٹی	۲۔ بیٹے کی بیٹی (نیچے تک)
۳۔ ماں	۴۔ ماں کی ماں (اوپر تک)
۵۔ باپ کی ماں (اوپر تک)	۶۔ ماں باپ کی طرف سے بہن
۷۔ باپ کی طرف سے بہن	۸۔ ماں کی طرف سے بہن
۹۔ بیوی	۱۰۔ آزاد کرنے والی عورت

⑲ صحيح وضعيف الجامع الصغير (٥٤٢٢)

⑳ سنن أبي داود (٢٩٠٩) (صحيح)

㉑ سنن أبي داود (٢٩١١) (صحيح)

وراثت کی انواع واقسام

ورثہ حاصل کرنے والے لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ① فرض ② عصبہ

فرض: وہ حصے جن کو شریعت نے مقرر کر دیا ہے۔

عصبہ: وہ حصے جن کو شریعت نے مقرر نہیں کیا۔

اور ان میں جو لوگ شامل ہیں، اس لحاظ سے وارثین کی چار قسمیں ہیں:

① باعتبار فرض فقط ② باعتبار تعصیب فقط

③ باعتبار فرض وتعصیب ④ باعتبار فرض وتعصیب غیر معا

❶ **اصحاب الفروض:** جن کے حصے مقرر شدہ ہیں، وہ سات ہیں:

۱۔ خاوند ۲۔ بیوی ۳۔ ماں ۴۔ ماں کی ماں (اوپر تک)

۵۔ باپ کی ماں (اوپر تک) ۶۔ ماں کی طرف سے بھائی ۶۔ ماں کی طرف سے بہن

❷ **اصحاب العصبہ:** جن کے حصے مقرر نہیں، ایسے ورثاء بارہ ہیں:

۱۔ بیٹا ۲۔ بیٹے کا بیٹا (نیچے تک) ۳۔ سگا بھائی ۴۔ باپ کی طرف سے بھائی

۵۔ سگے بھائی کا بیٹا (نیچے تک) ۶۔ باپ کی طرف سے بھائی کا بیٹا (نیچے تک)

۷۔ سگا چچا (اوپر تک) ۸۔ باپ کی طرف چچا (اوپر تک)

۹۔ سگے چچا کا بیٹا (نیچے تک) ۱۰۔ باپ کی طرف سے چچا کا بیٹا (نیچے تک)

۱۱۔ المُعتق (آزاد کرنے والا) ۱۲۔ المعتقۃ (آزاد کرنے والی)

❸ وہ ورثا جو فرض اور تعصیب دونوں طرح وارث بنتے ہیں اور دونوں کے حق سے حصہ وصول کرتے ہیں، یہ دو ہیں:

۱۔ باپ ۲۔ باپ کا باپ (اوپر تک)

❹ فرض اور تعصیب دونوں سے حصہ لینے والے، لیکن اکٹھے دونوں کے وارث نہیں بنتے اور یہ چار ہیں:

۱۔ بیٹیاں ۲۔ بیٹے کی بیٹیاں ۳۔ شقیقی بہن بھائی ۴۔ باپ کی طرف سے بہن بھائی

فصل اوّل: حقوق الاولاد

❶ نسب ونسل

زنا کی صورت میں نسب نہیں ملایا جائے گا

۸۶ ① عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ مُسَاعَاةَ☆ فِي الإِسْلاَمِ مَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ، مَنْ ادَّعٰى وَلَدًا مِنْ غَيرِ رِشْدَةٍ فَلاَيَرِثُ وَلاَيُورَثُ①

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں زنا نہیں ہے۔جس نے جاہلیت میں (کسی کی لونڈی سے) زنا کیا تو زنا کا وہ بچہ اپنے عصبہ (آقا/مالک) کے ساتھ ملا دیا جائے۔جس نے بغیر شرعی نکاح کے بچے کا دعویٰ کیا تو وہ اس کا وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی وہ (بچہ) اس کا وارث ہوگا۔

ولدیت کا اکیلا دعویٰ کر لینا کافی نہیں بلکہ بچہ بستر والے کا ہے

۸۷ ②عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّ فُلاَنًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لاَدَعْوَةَ فِي الإِسْلاَمِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ②

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اُٹھا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! فلاں میرا بیٹا ہے، کیونکہ میں نے اس کی ماں سے دورِ جاہلیت میں زنا کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاہلیت کا دستور ختم ہوگیا، اسلام میں دعویٰ کر لینا (کافی) نہیں، بچہ بستر والے کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

۸۸ ③عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ أُسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضٰى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يومَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيسَ لَهُ مِمَّا قُسِّمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ، وَلاَيُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعىَ لَهُ أَنْكَرَهُ، وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لاَ يُلْحَقُ بِهِ وَلاَيَرِثُ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي

① مسند أحمد (٣٤١٦) ضعيف سنن أبي داؤد (٤٩٨)؛ ضعيف الجامع الصغير (٦٣١٠)

☆مساعاة: ایسا زنا جس کے لئے زانی اور زانیہ دونوں نے برضا ورغبت کوشش کی ہو۔

② صحيح سنن أبي داؤد (١٩٩٠)

يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ③ اُنظُر: ۳۰۰

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جس بچہ کا نسب، اس کے باپ کے مرنے کے بعد، اس سے ملایا جائے مثلاً اس کے وارث دعویٰ کریں (کہ یہ ہمارے مورث کا بچہ ہے) تو آپ ﷺ نے اس میں فیصلہ کیا کہ اگر وہ بچہ لونڈی کے پیٹ سے ہو اور وہ لونڈی اس دن اس کے باپ کی ملک ہو جس دن اس نے اس سے جماع کیا تھا تو ایسے بچے کا نسب اپنے باپ سے مل جائے گا، لیکن اس کو اس میراث میں سے حصہ نہیں ملے گا جو ماضی میں اس کے باپ کے دیگر وارثوں نے تقسیم کر لی ہو۔ اگر ایسی میراث ہو جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں سے وہ بھی حصہ پائے گا۔ لیکن اگر اس کے باپ نے، جس سے اب اس کا نسب جوڑا جا رہا ہے، اپنی زندگی میں اس سے انکار کیا ہو (یعنی یوں کہا کہ یہ بچہ میرا نہیں) تب بچے کو اس کا بیٹا قرار نہیں دیا جائے گا۔

اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہو، جو اس مرد کی ملک نہ تھی یا آزاد عورت سے ہو، جس سے اس نے زنا کیا تھا تو اس بچے کا نسب کسی صورت میں اس مرد سے نہیں ملایا جائے گا اور وہ بچہ اس مرد کا وارث بھی نہیں بنے گا۔ اگرچہ اس نے خود اپنی زندگی میں یہ دعویٰ کیا ہو کہ یہ بچہ میرا ہے، پھر بھی وہ ولد الزنا ہی ہوگا، خواہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی۔

۸۹ ④عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى، مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوجِهَا قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: وَذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا، وَقَالَ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنِيحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ④

ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر ایک کا حصہ مقرر فرما دیا ہے۔ اس لئے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے اور بچہ صاحبِ فراش کی طرف منسوب ہوگا اور زانی پتھروں کا مستحق ہے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ یا اپنے موالی کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا، اس پر قیامت کے دن تک اللہ کی مسلسل لعنت ہے۔

کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کھانا بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا تو سب سے بہترین مال ہے اور فرمایا عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی، دودھ کے لئے کسی سے لی ہوئی گائے یا بھینس وغیرہ واپس کی جائے گی اور قرض ادا کرنا ہوگا اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔

③ صحيح سنن أبي داؤد (۱۹۸۲)؛ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ٢٦٠

④ صحيح سنن الترمذي (۱۷۲۱)

لعان والے بچے کا نسب ماں سے

۹۰ ⑤عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدُ بَنِي عَجْلانَ فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فقَالَ يَارَسُولَ اللهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيمِرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيمِرٌ: وَاللهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُوَيمِرٌ فقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُلاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللهُ فِي كِتَابِهِ فَلاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا، فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلاعِنَينِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُنْظُرُوا فإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَينِ عَظِيمَ الأَلْيَتَينِ خَدْلَجَ السَّاقَينِ فَلاَ أَحْسَبُ عُوَيمِرًا، إِلاَّ قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا. وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيمِرًاكَأَنَّهُ وَحْرَةٌ فَلاَ أَحْسَبُ عُوَيمِرًا إِلاَّ قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ ⑤ أُنظُر:۲۵۸، ۲۵۹

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی عجلان کے سردار عویمر، حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: اس آدمی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے؟ کیا وہ اس آدمی کو قتل کردے؟ اور تم لوگ اسے قتل کردو یا پھر وہ کیا کرے؟ میرے لئے نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کرو۔ عاصمؓ نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (اور آپ کے سامنے مسئلہ بیان کیا) تو رسول ﷺ نے اس قسم کے سوالات کو ناپسند فرمایا۔ جب عویمرؓ نے عاصم سے پوچھا تو انہوں ں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام مسائل کو ناپسند کیا ہے اور معیوب سمجھا ہے۔ عویمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں خود نہ پوچھ لوں۔ پھر عویمر آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے آدمی کو پائے تو کیا وہ اس آدمی کو قتل کردے؟ تو آپ لوگ بھی اسے قتل کردو گے یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کی بیوی کے بارے میں قرآن نازل کردیا ہے۔ نبی ﷺ نے انہیں لعان کا حکم دیا جس طرح کہ اس کا طریق کار اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، تو ان دونوں نے لعان کیا۔ پھر عویمر نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اب اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے۔ پھر اس نے طلاقیں دے دیں پھر ان دونوں کے بعد لعان کا یہ طریقہ لوگوں کے لئے سنت بن گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دھیان رکھیں، اگر اس نے سیاہ رنگ کا سیاہ آنکھوں والا، بھرے بھرے کولہوں والا، بھری بھری پنڈلیوں والا بچہ جنم دیا تو میرا خیال ہے کہ عویمر کا اس پر الزام صحیح ہے اور اگر اس نے سرخ رنگ کے گرگٹ جیسے بچے کو جنم دیا تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے اس پر جھوٹ باندھا ہے۔ پھر اس نے ایسے اوصاف والا بچہ جنم دیا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے

⑤ صحيح البخاري (٤٧٤٥، ٤٧٤٦)؛ صحيح مسلم (٣٧٢٣_٣٧٢٧، ٣٧٣١، ٣٧٣٤)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٦٤، ١٩٧٣)

عویمر کی سچائی کی دلیل قرار دیا تھا، تو اس کے بعد اس بچے کی نسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی رہی۔

قیافہ شناسی کے ذریعے بچے کے نسب میں مدد لینا

۹۱ ⑥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَىٰ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلَجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعَلَيهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. [⑥]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت ہنسی خوشی تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہؓ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا تھا۔ (زید اور اسامہ بن زید) دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی جس سے اُنہوں نے اپنے سروں کو ڈھانکا ہوا تھا اور ان کے پاؤں ننگے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

۹۲ ⑦عن أَبِي رَمْثَةَ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لأَبِي: اِبْنُكَ هَذَا؟ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. قَالَ حَقًّا. قَالَ: أَشْهَدُ بِهِ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلْفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لايَجْنِي عَلَيكَ وَلاتَجْنِي عَلَيهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَلاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ*﴾ [⑦] رَاجِع:۲۵

ابو رمثہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے باپ سے پوچھا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کعبہ کے رب کی قسم! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واقعی؟ پھر انہوں نے کہا: میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے باپ میں میری شبیہ ثابت ہونے پر اور میرے باپ کی مجھ پر قسم اُٹھانے پر مسکرائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جرم میں تجھے نہیں پکڑا جائے گا اور تیرے جرم میں اسے نہیں پکڑا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ ''اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

۹۳ ⑧عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمُرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ: فَأَنَّى أَتَاهَا ذَاكَ؟ قَالَ: عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ [⑧] اُنظُر:۲۵٦

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ بنوفراز کے قبیلے کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا: ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا: سرخ ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ان میں کوئی گندمی رنگ کا بھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! ان میں کچھ گندمی بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

---

⑥ صحيح البخاري (٦٧٧١، ٦٧٧٠)؛ صحيح مسلم(٣٦٠٢، ٣٦٠٤)

⑦ صحيح سنن أبي داود (٣٧٧٣)؛ مسند أحمد (٧١٠٧ـ٧١١٠)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢٧

* الأنعام ٦: ١٦٤ ⑧ صحيح مسلم (٣٧٤٥)؛ صحيح مسلم (٣٧٤٧)

یہ گندمی رنگ ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: ممکن ہے کہ کسی رگ نے (پچھلے نسب سے) کھینچ لیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ کا رنگ بھی ممکن ہے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

اگر بچے کے دعویدار زیادہ شخص ہوں تو قرعہ اندازی کے ذریعہ فیصلہ کرنا

٩٤ ⑨عَنْ زَيْدِ بنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: إِنَّ ثَلاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَوا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيهِ فِي وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَينِ مِنْهُمَا طِيبًا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لاثْنَينِ طِيبًا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَينِ طِيبًا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَيَا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَينَكُمْ فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيهِ لِصَاحِبِهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَأَقْرَعَ بَينَهُمْ فَجَعَلَ لِمَنْ قَرَعَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ أَوْ نَوَاجِذُهُ⑨

حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں یمن سے ایک شخص آیا، اس نے یہ واقعہ بیان کیا کہ تین یمنی آدمی حضرت علیؓ کے پاس ایک بچے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان تینوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا۔ اُنہوں نے ان میں سے دو کو الگ لے جا کر کہا: تم دونوں یہ لڑکا بخوشی تیسرے شخص کو دے دو۔ وہ نہ مانے اور چیخنے لگے، پھر حضرت علیؓ نے دو کو علیحدہ کر کے اسی طرح کہا، وہ نہ مانے اور شور مچانے لگے۔ پھر حضرت علیؓ نے دو کو علیحدہ کر کے اسی طرح کہا: وہ نہ مانے اور چلائے۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا: تم لوگ جھگڑے کو ختم کرنا نہیں چاہتے، لہٰذا میں قرعہ ڈالوں گا جس کے نام کا قرعہ نکل آئے، وہ لڑکے کا حقدار ہوگا اور اپنے دونوں ساتھیوں کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے گا۔ پھر انہوں نے قرعہ ڈالا اور جس کے نام کا قرعہ نکلا، بچہ اس کے حوالے کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب حضرت علیؓ کے اس فیصلہ کا علم ہوا تو ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

مشتبہ نسب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا دو طرفہ فیصلہ

٩٥ ⑩عَنْ عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيكَ. قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ وَ قَالَ: ابنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ إِلَيهِ عَبْدُ بنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ! ابنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بنُ زَمْعَةَ أَخِي. وابنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ لَكَ يَاعَبْدُ بنُ زَمْعَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ: فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ⑩ أُنْظُر: ٧١٤

⑨ صحيح سنن أبي داود (١٩٨٦، ١٩٨٧)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٠١)

⑩ صحيح البخاري (٧١٨٢، ٦٧٦٥)؛ صحيح مسلم (٣٥٩٨)؛ مؤطا مالك ٢/ ٧٣٩صحيح سنن أبي داؤد (١٩٨٩)

حضرت عائشہؓ جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہیں، بیان کرتی ہیں کہ عتبہ بن ابو وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابو وقاصؓ کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفہ سے ہے، اس لئے تم اُسے لے لینا۔ راویہ کا بیان ہے کہ "فتح مکہ کے سال سعدؓ نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ تو میرا بھتیجا ہے، اُس نے اِس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ ادھر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یہ میرا بھائی ہے، کیونکہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور یہ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، وہ دونوں چلتے چلتے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ سعد نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بھتیجا ہے، کیونکہ میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، کیونکہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تیرا ہی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ جب آپ ﷺ نے عتبہ بن ابو وقاص کے ساتھ اس کی شکل ملتی دیکھی تو سودہ بنت زمعہؓ سے کہا: اس سے پردہ کر۔ سودہؓ کہتی ہیں: پھر میں نے مرتے تک اسے دوبارہ نہیں دیکھا۔

❷ رضاعت

رضاعت سے رشتوں کی حرمت

۹۶ ⑪ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَ أَنَّهَا سَمِعَتْ صَوتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ ، قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُرَاهُ فُلَانًا ، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنْهَا لَوْكَانَ فُلَانٌ حَيًا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ يَحْرُمُ مِنْهَا مَايَحْرُم مِنَ الوِلَادَةِ ⑪

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ ان کے ہاں تھے، حضرت عائشہؓ نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کے رضاعی چچا کا نام لے کر فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ وہی ہوگا۔ اس پر عائشہؓ نے اپنے ایک رضاعی چچا کا نام لے کر کہا: اگر وہ زندہ ہوتا تو میرے گھر آسکتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بے شک! رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے ہوتے ہیں۔

۹۷ ⑫ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعِيسِ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيسَ هُوَ أَرْضَعَنِي ، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ إِسْتَأْذَنَ ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ؟ عَمُّكِ . قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي إِمْرَأَةُ أَبِي القُعِيس فَقَالَ: إِئْذَنْ لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ ⑫

⑪ صحيح البخاري (٢٦٤٦)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے میرے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی میں نے کہا: اس بارے میں نبی ﷺ سے پوچھے بغیر میں ان کو اجازت نہیں دے سکتی، کیونکہ افلح کے بھائی ابوالقعیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا، بلکہ مجھے دودھ تو ابوالقیس کی بیوی نے پلایا ہے۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوالقیس کے بھائی افلح نے گھر آنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن میں نے اسے اجازت نہیں دی کیونکہ میں آپ ﷺ سے پوچھے بغیر اسے اجازت نہیں دینا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دینے میں کون سی چیز مانع تھی؟ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اس نے نہیں، ابوالقیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، اسے اجازت دے دو، وہ تمہارا چچا ہے۔ عروہ کہتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں: رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کرو جو نسب سے کرتے ہو۔

۹۸ ⑬ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ أَنْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ: أَتُحِبِّينَ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيرٍ أُخْتِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ ذَلِكَ لاَ يَحِلُّ لِي. قُلْتُ فَإِنَّانُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي، مَاحَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لاِبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيبَةُ فَلاَ تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: وَثُوَيبَةُ مَولاَةٌ لأَبِي لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا مَاتَ أَبُولَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُولَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعِتَاقَتِي ثُوَيبَةَ ⑬ أنظر: ١٥٤

حضرت اُمّ حبیبہ بنتِ ابوسفیان سے روایت ہے کہ اُنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا: میری بہن بنتِ ابوسفیان کے ساتھ نکاح کرلیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں یہ بات پسند ہے؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ ﷺ کے ساتھ اکیلی نہیں ہوں، اگر میری بہن بھلائی میں میری شریکِ کار ہوتو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے لئے یہ حلال نہیں ہے۔ میں نے کہا: ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا امّ سلمہ کی بیٹی؟ میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: وہ اگر میری پروردہ نہ بھی ہوتی تو میرے لئے حلال نہ ہوتی (کیونکہ) وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی مجھے پیشکش نہ کیا کرو۔ عروہ کہتے ہیں: ثویبہ ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی تھی، ابولہب نے اسے اس خوشی میں آزاد کردیا تھا کہ اُنہوں نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ ابولہب موت کے بعد اپنے بعض اہل خانہ کو خواب میں بہت بری حالت میں نظر آیا۔ حضرت عباسؓ نے اس سے پوچھا: سناؤ کیا گزری؟ ابولہب نے کہا: جب سے تمہیں چھوڑ کر آیا ہوں سکون نہیں پایا، ہاں ایک بات ہے کہ ثویبہ کو آزاد کرتے وقت ان انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنے کی وجہ سے اس گڑھے سے پانی پلایا جاتا ہے۔

---

⑫ صحيح البخاري (٢٦٤٤، ٤٧٩٦)

⑬ الفتح الرباني لترتيب مسند الإمام أحمد ١٥/ ١٠٩

۹۹ ⑭ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِی ﷺ تَقُولُ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنْ إِبْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ: أَلاَ تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ: إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ⑭

حضرت ام المؤمنین اُم سلمہؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سے کہا گیا: : حمزہ بن عبدالمطلبؓ کی بیٹی کو آپ ﷺ منگنی کا پیغام کیوں نہیں بھیجتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حمزہؓ میرا رضائی بھائی ہے۔

رضاعت کا حق اور اس کی حرمت

۱۰۰ ⑮ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُتْبَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: جَاءَ تْ أُخْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ السَعْدِيَةُ إِلَيْهِ مَرْجِعُهُ مِنْ حُنَينٍ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، وَبَسَطَ لَهَا رِدَاءً لأَنْ تَجْلِسَ عَلَيهِ، فَأَعْظَمَتْ ذٰلِكَ، فَعَزَمَ عَلَيْهَا فَجَلَسَتْ فَذَرَفَتْ عَينَا رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّى بَلَّتْ لِحْيَتَهُ دُمُوعُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَومِ: أَتَبْكِی يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ نَعَم. لِرَحْمَتِهَا وَمَا دَخَلَ عَلَيْهَا، لَوكَانَ لأَحَدِكُمْ أُحُدًا ذَهَبًا فَأَعْطَاهُ فِی حَقِّ رِضَاعِهِ مَا أَدَّى حَقَّهَا، أَمَّا حَقِّی الَّذِی آخِذُ مِنْكِ فَلَكِ وَأَمَّا مَا لِلْمُسْلِمِينَ فَلَسْتُ بِآخِذٍ بِهِ إِلاَّ أَنْ يُطِيبُوا بِهِ نَفْسًا، قَالَتْ: فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسلِمِينَ إِلاَّ أَدَّى إِلَيْهَا مَا أَخَذَ مِنْهَا⑮ أُنظر:۹۱۷

حضرت عبداللہ بن عتبہؓ نبی ﷺ کے کسی صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی رضاعی بہن (حلیمہ سعدیہؓ کی بیٹی) جنگ حنین سے واپسی پر آپ ﷺ کے پاس آئیں، آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو خوش آمدید کہا، اور اس کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر زمین پر بچھا دی۔ انہیں از راہ تعظیم اس پر بیٹھنے میں تردد ہوا۔ نبی ﷺ نے اصرار کیا تو بیٹھ گئیں، اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حتیٰ کہ آنسوؤں نے آپ ﷺ کی ریش مبارک کو تر کر دیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص بولا: اللہ کے رسول ﷺ آپؐ رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس کی اس ناگفتہ بہ حالت پر ترس آ رہا ہے۔ اگر کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی حق رضاعت ادا کرنے کے لئے دے دے تو بھی وہ اس حق سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ تجھ سے لیا گیا ہے، اس میں سے جو میرے حصے میں آیا ہے، وہ سب تیرا ہے۔ باقی رہا وہ کچھ جو مسلمانوں کو ملا ہے تو میں ان سے اس میں سے کچھ نہیں لوں گا، سوائے اس کے کہ وہ بخوشی دے دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے جس نے ان سے جو بھی کچھ لیا تھا، اُنہیں واپس کر دیا۔

بارِ رضاعت سے سبکدوشی

۱۰۱ ⑯ عَنْ حَجَّاجِ بنِ حَجَّاجِ الأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ؟ فَقَالَ غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ⑯

حضرت حجاج بن حجاج اسلمیؓ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں رضاعت کے گراں بار احسان سے سبکدوش کیسے ہو سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی رضاعی ماں کو ایک غلام یا لونڈی بطور عطیہ دے دو۔

---

⑭ صحيح مسلم (۳۵۷۰)؛ مصنف عبدالرزاق (۱۳۹٤٦)

⑮ مصنف عبدالرزاق (۱۳۹۵۸)؛ صحيح سنن الترمذي ۲/ ۳۳۸ ⑯ ضعيف سنن الترمذي (۱۹٦)

اعتبارِ رضاعت

١٠٢ ⑰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ: يَاعَائِشَةُ مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: يَاعَائِشَةُ أُنْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ؟ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ[17]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دفعہ میرے پاس آئے، اس وقت میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا فرمایا: عائشہؓ! یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میرا دودھ شریک بھائی ہے، فرمایا: عائشہ! اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہوتی ہے کہ بچہ اس عمر میں دودھ پیئے کہ صرف دودھ ہی اس کی بھوک مٹا سکتا ہو۔

١٠٣ ⑱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاتُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلاَّ مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ[18]

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف اسی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں میں پہنچ کر غذا کا کام دے اور یہ کہ دودھ چھڑانے کی عمر سے پہلے ہو۔

١٠٤ ⑲ عن ابنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لاَ رِضَاعَ إِلاَّ مَاشَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ[19]

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ صرف اس رضاعت کا اعتبار ہے جو ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت پیدا کرے۔

مقدارِ رضاعت

١٠٥ ⑳ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ: إِنِّي كَانَتْ لِي إِمْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتْ إِمْرَأَتِي الأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتْ إِمْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لَاتُحَرِّمُ الإِمْلاَجَةُ وَالإِمْلاَجَتَانِ[20]

حضرت امّ الفضلؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا، نبی ﷺ اس وقت میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس پہلے ایک بیوی تھی، اب میں نے دوسری بیوی کر لی ہے۔ میری پہلی بیوی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے میری دوسری بیوی کو ایک یا دو گھونٹ دودھ پلایا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: بچہ ایک یا دو دفعہ پستان منہ میں ڈال کر چوس لے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

١٠٦ ㉑ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرآنِ عَشَرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرآنِ[21]

---

⑰ صحيح البخاري (٢٦٤٧، ٥١٠٢) سنن أبي داؤد (٢٤٧١)

⑱ صحيح سنن الترمذي (٩٢١) ⑲ صحيح سنن أبي داؤد (١٨١٤)

⑳ صحيح مسلم (٣٥٧٦) ㉑ صحيح مسلم (٣٥٨٢)

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ پہلے قرآنِ کریم میں دس مرتبہ دودھ پینے سے حرم رضاعت کا حکم نازل ہوا تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور پانچ بار دودھ پینے سے حرمت رضاعت کا حکم نازل ہوگیا اور جس وقت نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ حکم قرآن حکیم میں تلاوت کیا جارہا تھا۔

رضاعت میں اکیلی عورت کی شہادت معتبر ہے

۱۰۷ ⓸ عَنْ عُقْبَةَ بنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ إِمْرَأَةً جَائَتْنَا إِمْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بْنَتَ فُلَانَ فَجَائَتْنَا إِمْرَأَةٌ سَودَاءُ فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ: كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ [۴]

حضرت عقبہ بن حارث کا کہنا ہے کہ میں نے عورت کے ساتھ شادی کی۔ ایک سیاہ فام عورت آئی اس نے کہا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے کہا: میں نے فلاں عورت کے ساتھ شادی کی، لیکن فلاں سیاہ فام عورت نے آ کر یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے، حالانکہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ آپ ﷺ نے میری بات سن کر چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ میں آپ ﷺ کے سامنے آیا اور کہا کہ وہ عورت جھوٹ بول رہی ہے۔ فرمایا: اب اس کا کیا کیا جائے وہ تو یہ دعویٰ کر چکی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، اپنی بیوی کو چھوڑ دو۔

❸ پرورش (حضانت)

نابالغ بچے کی پرورش پر پہلا حق ماں کا

۱۰۸ ⓸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمرو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءَ وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءَ وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءَ وَ إِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَالَمْ تَنْكِحِي [۵]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے اس بیٹے کے لئے میرا پیٹ برتن تھا، میرے پستان اس کے لئے مشکیزہ تھے اور میری گود اس کے لئے جائے پناہ تھی، اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اس بچے کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے تو رسول ﷺ نے فرمایا: تو اس کی زیادہ حق دار ہے جب تک کہ تو آگے نکاح نہیں کرتی۔

۱۰۹ ⓸ عَنْ مُحَمَّدِ بنِ كَعْبٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمِّهَا فَمَاتَ عَنْهَا، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ بَنُو عَمِّ الْجَارِيَةِ فَقَالُوا نَأْخُذُ إِبْنَتَنَا قَالَتْ إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللهَ أَنْ تُفَرِّقُوا بَيْنِي وَبَينَ إِبْنَتِي

---

[۴] صحيح البخاري (٢٦٥٩، ٥١٠٤)؛ مصنف ابن أبي شيبة ٤/ ١٩٦؛ سنن الدارقطني ٤/ ١٧٧؛ شرح السنة :٩/ ٨٦؛ إرواء الغليل (٢١٥٤)؛ سنن سعيد بن منصور ١/ ٢٤٥

[۵] صحيح سنن أبي داؤد (١٩٩١)؛ مسند أحمد ٢/ ١٨٢؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٢٠٧

فَأَنَا الْحَامِلُ وَأَنَا الْمُرْضِعُ وَلَيسَ أَحَدٌ أَقْرَبَ ابْنَتِي مِنِّي فَقَالَ: مَوْعِدُكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: إِذَا خَيَّرَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُولِي أَخْتَارُ اللهُ وَالإِيْمَانَ ودَارَ الْمُهَاجِرِينِ وَالأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاتَذْهَبُونَ بِهَا مَابَقِيَتْ عُنُقِي فِي مَكَانِهَا فَدَفَعَهَا إِلَى أُمِّهَا وَجَاءُ وا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى لَهُمْ بِهَا فَقَالَ بِلالُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَهِدْتُ، هَؤُلاَءِ النَّفَرُ وَهَذِهِ الْمَرأَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ اِخْتَصَمُوا فَقَضٰى بِهَا لأُمِّهَا فَقَالَ أَبُوبَكْر وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لايَذْهَبُونَ بِهَا مَادَامَتْ عُنُقِي فِي مَكَانِهَا فَدَفَعَهَا إِلىٰ أُمِّهَا⁽⁴³⁾

حضرت محمد بن کعبؓ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی عورت اپنے کسی چچا کے بیٹے کے ہاں بیاہی ہوئی تھی، وہ مرگیا تو انصار میں سے ایک آدمی نے اس کے ساتھ نکاح کرلیا، اب (اس کی پہلے خاوند سے جو ایک بیٹی تھی) اس کے چچا کے بیٹے آ گئے اور کہنے لگے: ہم اپنی بیٹی لینے آئے ہیں۔ اس عورت نے کہا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ میری بیٹی کو مجھ سے جدا نہ کرو، میں نے ہی اسے جنم دیا ہے، میں ہی اسے دودھ پلانے والی ہوں، اور مجھ سے بڑھ کر میری بیٹی کا کوئی قریبی نہیں ہے۔ اس آدمی نے کہا: تمہارا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے گا۔ پھر اس نے عورت سے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ تجھے اختیار دیں تو کہنا: میں اللہ، ایمان اور دارالمہاجرین والانصار کو اختیار کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے (ان کا معاملہ سن کر یہ فیصلہ) فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب تک میری گردن اپنی جگہ پر موجود ہے، تم اس بچی کو نہیں لے جاسکتے ہو اور یہ کہہ کر آپ ﷺ نے بچی کو اس کی ماں کے حوالے کردیا، حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں وہ لوگ ابوبکرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے حق میں فیصلہ دیا اور بچی کو ان کے حوالے کردیا، حضرت بلالؓ حاضر تھے، انہوں نے کہا: اے خلیفۂ رسول اللہ ﷺ! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ اور یہ عورت نبی ﷺ کے پاس یہ مقدمہ لے کر گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ ماں کے حق میں دیا تھا۔ یہ سن کر ابوبکرؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب تک میری گردن سر پر قائم ہے، تم اس بچی کو نہیں لے جاسکتے اور بچی ماں کے سپرد کردی۔

ماں کی غیر موجودگی میں خالہ کا حق برتر ہے

۱۱۰ ⑮ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلَ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قَالُوا: لانُقِرُّ بِهَذَا لَوْنَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَامَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ اللهِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: أُمْحُ رَسُولَ اللهِ قَالَ عَلِيٌّ وَاللهِ لاَ أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ السِّلاحَ إِلاَّ السَّيفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لايَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُتْبِعَهُ وَأَنْ لايَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الأَجَلُ أَتَوا عَلِيًا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ أُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبِعَتْهُ اِبْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَاعَمِّ يَاعَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ: لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: دُونَكِ اِبْنَةَ

⁽⁴³⁾ مصنف ابن أبي شيبة ٥/ ٢٣٨

عَمِّكِ ، حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ: هِيَ اِبْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ: اِبْنَةُ أَخِي ، فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرَ: أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي ، وَقَالَ لِزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: إِنَّهَا اِبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ[۲۵]

حضرت براءؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ ذوالقعدہ میں عمرہ کے لئے نکلے تو اہل مکہ نے آپ ﷺ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ اس شرط پر معاہدہ کرلیا کہ ہم آئندہ سال عمرہ کو آئیں گے۔اس میں تین دن تک قیام کریں گے۔ انہوں نے معاہدہ کی تحریر یہ لکھی کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے، تو اہل مکہ نے کہا: ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے، کیونکہ اگر ہم یہ مان لیتے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو کسی چیز سے کبھی نہ روکتے، لہٰذا محمد بن عبداللہ لکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہا: لفظ رسول اللہ ﷺ مٹا دو تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں مٹا سکتا۔ پھر آپ نے ورق اپنے ہاتھ میں لے لیا اور باوجود اس کے کہ آپ ﷺ اچھا نہیں لکھ سکتے تھے، آپ نے لکھا: یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے کیا ہے کہ آپ ﷺ مکہ میں سوائے تلواروں کے کوئی ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے، وہ بھی نیاموں میں ہوں گی اور اہل مکہ میں سے کوئی اگر آپ ﷺ کے ساتھ جانا چاہے تو اسے مکہ سے نکلنے نہیں دیا جائے گا اور اگر آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں قیام کرنا چاہے تو اسے روکا نہیں جائے گا۔ چنانچہ آئندہ سال آپ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے اور مقررہ وقت گزر گیا تو اہل مکہ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہا: اپنے ساتھی سے کہو کہ اب یہاں سے نکل جائے، کیونکہ مقررہ وقت ختم ہو چکا ہے۔ نبی ﷺ مکہ سے نکلے تو حضرت حمزہؓ کی بیٹی چچا چچا کہتی ہوئی آپ کے پیچھے دوڑ پڑی۔ حضرت علیؓ نے اسے اٹھایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہؓ سے مخاطب ہوکر کہا: اپنے چچا کی بیٹی کو پکڑ لو، حضرت فاطمہؓ نے اسے اٹھالیا۔ اب حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کا بچی کے بارے میں جھگڑا ہوگیا، حضرت علیؓ نے کہا: میں نے اسے پکڑا ہے، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفرؓ بولے: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ حضرت زیدؓ بولے: میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دے دیا اور فرمایا: خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے اور حضرت علیؓ سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور حضرت جعفرؓ سے فرمایا: تو صورت اور سیرت کے لحاظ سے میرے مشابہ ہے اور حضرت زیدؓ سے فرمایا: تو ہمارا بھائی اور آزاد کردہ ہے۔ حضرت علیؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ ﷺ حمزہ کی بیٹی سے شادی نہیں کرتے؟ فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

بالغ بچے کی پرورش اس کی اپنی مرضی پر موقوف ہے

۱۱۱ (۲۶) عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سَلِيمٍ مَولَى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابنٌ لَهَا فَادَّعَيَاهُ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوجُهَا ، فَقَالَتْ: يَا أَبَاهُرَيْرَةَ وَرَطَنَتْ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ ، زَوجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: اِسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهُ بذَلِكَ فَجَاءَ زَوجُهَا فَقَالَ: مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي؟ فَقَالَ

(۲۵) صحيح البخاري (٤٢٥١)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٩٣-١٩٩٥)

أَبُوهُرَيرَةُ: اللهمَّ إِنِّى لاَ أَقُولُ هَذَا إِلاَّ أَنِّى سَمِعْتُ امْرَأَةً جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ، إِنَّ زَوجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِسْتَهِمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ زَوجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِى فِى وَلَدِي؟ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ هَذَا أَبُوكَ وَهَذَا أُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ [۲۶]

حضرت ابومیمونہ سلیمؒ، جو اہل مدینہ میں سے کسی کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی وقت ایک فارسی عورت ان کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا اور اس کا خاوند اسے طلاق دے چکا تھا۔ خاوند، بیوی دونوں بچے کو لینے کا دعویٰ کر رہے تھے۔ عورت نے فارسی میں کہا: اے ابو ہریرہؓ: میرا خاوند میرا بچہ مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ تو ابو ہریرہؓ نے (بات سمجھ لی اور) فرمایا: اس کے لئے قرعہ ڈال لو، اور خاوند کو بھی یہ بات فارسی میں سمجھا دی تو خاوند آگے بڑھا اور بولا: میرے بیٹے کو میرے پاس رہنے سے کون روک سکتا ہے؟ تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ایسا ہی فیصلہ میرے ان کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے، جبکہ میرے اس بیٹے نے ابو عنبۃ کے کنویں سے مجھے پانی پلایا ہے اور میری ہر طرح سے خدمت کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرعہ اندازی کرلو، تو خاوند نے کہا: میرے بیٹے کو مجھ سے کون روک سکتا ہے! تو نبی ﷺ نے بچے سے مخاطب ہو کر فرمایا: یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں، ان دونوں میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ اسے لے کر چلی گئی۔

غیر مسلم ماں کی صورت میں پرورش کی کفالت نابالغ بچے کے اختیار پر موقوف ہے

۱۱۲ ⑳ عَنْ رَافِعِ بنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ اِمْرَأَتُهُ أَنْ تَسْلِمَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: اِبْنَتِي وَهِيَ فَطِيمٌ أَوْشِبْهُهُ۔ وَقَالَ رَافِعٌ: اِبْنَتِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اقْعُدْ نَاحِيَةً، وَقَالَ لَهَا: اقْعُدِى نَاحِيَةً قَالَ: وَاَقْعَدَ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اُدْعُوهَا، فَمَالَتْ الصَّبِيَّةُ إِلَى أُمِّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللّٰهُمَّ اِهْدِهَا، فَمَالَتْ الصَّبِيَّةُ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا [۲۷]

حضرت رافع بن سنانؓ وہ مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: یہ میری بیٹی ہے، اس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہے یا اس طرح کے کوئی اور الفاظ کہے۔ رافع نے کہا: یہ میری بیٹی ہے! تو نبی ﷺ نے رافع سے فرمایا: آپ ایک طرف ہو کر بیٹھ جائیں اور اس کی بیوی سے کہا: تو بھی ایک طرف ہو کر بیٹھ جا۔ راوی کا بیان ہے کہ بیٹی کو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان بٹھا دیا اور پھر کہا: دونوں اسے بلاؤ تو بچی اپنی ماں کی طرف مائل ہو گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ! اسے ہدایت دے تو بچی اپنے باپ کی طرف مائل ہو گئی، باپ نے اسے پکڑ لیا۔

---

[۲۶] صحيح سنن أبي داؤد (١٩٩٢)؛ صحيح سنن الترمذي (١٠٩٤)؛ مصنف عبدالرزاق (١٢٦١١)

[۲۷] صحيح سنن أبي داؤد (١٩٦٣)؛ سنن الدارقطني (٤٣٤)

۱۱۳ ⑳عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بنِ مَسْلَمَةَ الأنصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ اِمْرَأَتُهُ أَنْ تَسْلِمَ فَجَاءَ اِبنٌ لَهُمَا صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ ﷺ الأَبَ هَهُنَا وَالأُمَّ هَهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ فَقَالَ: اللهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ[28]

حضرت عبدالحمید بن مسلمہ انصاریؓ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: وہ مسلمان ہوگئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کردیا اور ساتھ ان کا وہ کم سن بچہ بھی آیا جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچا تھا۔ نبی ﷺ نے باپ کو ایک طرف اور ماں کو دوسری طرف بٹھایا، اس کے بعد بچے کو اختیار دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اسے ہدایت دے تو بچہ باپ کی طرف چلا گیا۔

والدین کا حق

باپ کے ذمہ بیٹے کا قرض ادا کرنا ضروری نہیں

۱۱۴ ㉙ عن عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُخَاصِمُ أَبَاهُ فِي دَيْنٍ لَهُ عَلَيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ[29]

عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا اپنے باپ کے ذمہ قرض تھا تو وہ اپنے باپ سے اس قرض کے سلسلہ میں جھگڑتا ہوا نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کی ملکیت ہے۔

۱۱۵ ㉚عن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِيْ إِجْتَاحَ مَالِيْ فَقَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ أَمْوَالِهِمْ[30]

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ: وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: میرے باپ نے میرا مال غصب کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا کہ تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ ترین کمائی ہے، لہٰذا ان کا مال کھاؤ۔

---

⑳ صحيح سنن النسائي (٣٢٧٠)؛ مسند أحمد (٤٤٦٥)؛ نصب الراية (٢٧٠٤)

㉙ ترتيب صحيح ابن حبان ٦/ ٢٢٧ (٤٢٤٨)

㉚ صحيح سنن ابن ماجه (١٨٥٦)؛ مسند أحمد٢/ ٢٠٤؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٥٤، ١٥٥

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل اوّل: حقوقِ اولاد

❶ نسب ونسل

◉ اولاد کا پہلا حق نسب کا ہے، لیکن اسلام میں سلسلۂ نسب کا اعتبار طبعی بنیادوں کی بجائے شرعی بنیاد پر ہے اور وہ ہے نکاح کا تعلق چنانچہ فیصلہ نمبر ۸۶ میں فرمانِ نبوی موجود ہے کہ بلا نکاح نسب کا دعویٰ غیر معتبر ہے، اور بغیر نکاح کے شرعی تعلق کے پیدا ہونے والا بچہ نہ ہی وارث بنتا ہے اور نہ ہی اس کی وراثت لی جاسکتی ہے۔

◉ بچے کا نسب جوڑنے کے لئے محض اکیلا دعویٰ کرنا کافی نہیں (فیصلہ نمبر ۸۷) بلکہ اس کے لئے نکاح کا جائز تعلق ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ فیصلہ نمبر ۸۷ اور ۸۹ میں نبی کریم ﷺ کے یہ واضح الفاظ موجود ہیں کہ بچہ بستر والے کا ہے، فیصلہ نمبر ۸۷ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شادی شدہ زنا کار کو رجم کی سزا دی جائے گی۔ ایسے ہی فیصلہ نمبر ۸۹ میں ہے کہ اپنے والدین اور اولیا کی طرف نسبت سے گریز کرنے والا شخص قیامت تک اللہ کی لعنت کا مستحق ہے۔

◉ فیصلہ نمبر ۸۸ اس معاملے میں بڑی اہمیت کی حامل ہے، اس میں یہ ہے کہ ایسا بچہ جو لونڈی سے ہو، اور وقتِ جماع وہ لونڈی اس آقا کی ملکیت میں تھی جس نے اس بچہ کا دعویٰ کیا ہے، تو ایسی صورت میں اس بچہ کا نسب دعویٰ کرنے والے شخص سے جوڑا جائے گا۔ اور اس دعوے کے بعد سے اس کو وراثت میں بھی حصہ ملے گا، البتہ اس دعوے سے قبل والی وراثت میں وہ حصہ دار نہیں ہوگا، البتہ لونڈی کے جس بچے کے بارے میں کسی شخص نے انکار کیا ہو تو اس صورت میں بچے کا نسب اس شخص سے جوڑا نہیں جائے گا۔

جہاں تک ایسے بچے کا تعلق ہے جس کی ماں سے ایسا دعویٰ کرنے والے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہو، تو اس صورت میں اس شخص کے دعوے کا کوئی اعتبار نہیں اور زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ کا نسب اسے نہیں ملے گا۔

◉ فیصلہ نمبر ۹۰ سے پتہ چلتا ہے کہ لعان والے بچہ کا نسب اس کے باپ کی بجائے ماں سے جوڑا جائے گا۔

◉ نسب کے سلسلے میں بنیادی اصول 'نکاح' کا ذکر تو اوپر ہو چکا۔ البتہ قیافہ شناسی یعنی باپ بیٹے کی مشابہت کا اعتبار ثانوی طور پر بعض صورتوں میں کیا جاسکتا ہے، البتہ یہ نسب کے لئے کوئی محکم ذریعہ نہیں، یہی وجہ ہے کہ فیصلہ نمبر ۹۳ میں نبی کریم ﷺ نے اونٹوں کی مثال دے کر اپنے صحابہ کو سمجھایا کہ اونٹوں کے رنگوں میں فرق واقع ہونا ان کے باہم جدا نسل سے ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے، البتہ اس مشابہت کو تائید کے طور پر آپ ﷺ نے استعمال کیا ہے مثلاً قیافہ شناس مجزز مدلجی کا اسامہ اور زید کے پاؤں کو باہم مشابہ دیکھ کر ان کے باپ بیٹا ہونے کا کہنا اور نبی کریم ﷺ کا اس پر خوش ہونا۔ (فیصلہ نمبر ۹۱) ایسے ہی ابورمثہ میں اپنے باپ کی مشابہت پا کر

آپ ﷺ ﷺ کا مسکرانا۔ (فیصلہ نمبر ۹۲)

- بچے کے نسب کے سلسلے میں قیافہ شناس کے علاوہ بعض مشکل و پیچیدہ صورتوں میں قرعہ اندازی سے بھی مدد لی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت علیؓ کا قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا۔ (فیصلہ نمبر ۹۳) اس موضوع کی مکمل تفصیلات کے لئے راقم کا ایک تفصیلی مقالہ بعنوان 'اسلام میں نسل ونسب کا نظام' بھی مطبوع ہے۔
- البتہ ایسا بچہ جو زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے، اور اس میں اپنے اصلی باپ کی مشابہت بھی جھلک رہی ہے تو شرعاً تو ایسا بچہ طبعی باپ سے منسوب نہیں ہوگا لیکن اس کے شرعی بہن بھائی میں بھی امر واقعہ میں فرق کی وجہ سے شرعی احکام پر پوری طرح عمل جاری نہیں ہوگا، جیسا کہ عبد بن زمعہ کے بچے کا واقعہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے عبد بن زمعہ سے منسوب قرار دیا، البتہ عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہت کی بنا پر حضرت سودہ کو جو اس کی شرعی بہن تھیں، اس سے پردہ کرنے کا بھی حکم دیا۔ گویا اس طرح کے معاملات میں نبی کریم ﷺ نے دوطرفہ احکامات لاگو کئے۔ (فیصلہ نمبر ۹۵)

❷ رضاعت

- رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہوجاتے ہیں، جو ولادت یعنی نسل سے حرام ہوتے ہیں۔ چنانچہ فیصلہ نمبر ۹۶ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہ کے ایک چچا کو ان کے پاس آنے اور ملنے کی اجازت اسی بنا پر دی کیونکہ وہ ان کا رضاعی چچا تھا۔
- ایسے ہی حضرت عائشہ نے ایک بار اپنی رضاعی ماں کے دیور ابوالقعیس کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی اور اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی بات نہیں بلکہ رضاعی ماں کے ذریعے اس کے دیور بھی رشتہ رضاعت میں شریک ہوجاتے ہیں۔ فیصلہ نمبر ۹۷
- اُمّ المومنین ام حبیبہ نے نبی کریم ﷺ سے ایک بار ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور ابو سلمہ رضاعی بھائی ہیں، اس بنا پر اپنی رضاعی بھتیجی سے میرا نکاح نہیں ہوسکتا۔ فیصلہ نمبر ۹۸
- ایسا ہی ایک واقعہ حضرت حمزہ کی بیٹی کے بارے میں بھی سامنے آیا تو آپ ﷺ نے حضرت حمزہ کے رضاعی بھائی ہونے کی وجہ سے فرمایا کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے، اس لئے میرا اس سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ فیصلہ نمبر ۹۹
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ احد پہاڑ کے برابر سونا دے کر بھی کوئی رضاعت کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ فیصلہ نمبر ۱۰۰...... اور اگر کوئی اس احسان کو اتارنا ہی چاہتا ہے تو اسے رضاعی ماں کو ایک غلام یا لونڈی عطیہ کرنا چاہئے۔ اس دور میں جب نظامِ غلامی ختم ہو چکا ہے تو خادمہ اس کے قائم مقام ہے۔ یعنی ایک خادمہ کی کفالت کی ذمہ داری اٹھا کر اسے رضاعی والدہ کی خدمت پر مامور کردیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۱۰۱...... ایسے ہی آپ ﷺ نے اپنی رضاعی بہن کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا اور اس کے ساتھ انتہائی ہمدردی سے پیش آئے۔
- جہاں تک رضاعت کے اعتبار کا تعلق ہے تو فیصلہ نمبر ۱۰۲ کی رو سے بھوک کی حالت میں اور فیصلہ نمبر ۱۰۳ کی رو سے دودھ چھڑانے کی عمر سے قبل انتڑیوں تک پہنچ جانے یعنی جزو بدن والی رضاعت کا اعتبار ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۰۴ میں اس سے بھی زیادہ صراحت ہے کہ وہ

رضاعت گوشت کو پیدا کرے اور ہڈیوں کو پختہ کرے، اس کا ہی اعتبار ہے۔

◉ حضرت عائشہ کی حدیث ہے کہ رضاعت میں ایک دو بار چوسنا کافی نہیں (فیصلہ نمبر ۱۰۵) بلکہ آغاز کار کم از کم ۱۰ بار چوسنا رضاعت کے لئے ضروری تھا، بعد میں اس کو ۵ بار چوسنے سے بدل دیا گیا۔(فیصلہ نمبر ۱۰۶)

◉ رضاعت کے سلسلے میں اکیلی عورت کی گواہی بھی معتبر ہے۔(فیصلہ نمبر ۱۰۷)

❸ پرورش (حضانت)

◉ نابالغ بچے کی پرورش پر ماں کا حق برتر ہے، جب تک وہ آگے نکاح نہ کرلے۔(فیصلہ نمبر ۱۰۸) البتہ اگر کوئی عورت آگے نکاح کرلے اور بچے کا باپ فوت ہو چکا ہو تب بھی ماں کا برتر حق برقرار رہتا ہے۔(فیصلہ نمبر ۱۰۹) چونکہ اس صورت میں بچی کا باپ فوت ہو چکا تھا، اس لئے عورت کا نکاح کرنا بھی اس کے اپنے بچے پر برتر حق کو متاثر نہ کرسکا۔

◉ فتح مکہ کے موقع پر حضرت حمزہ کی بیٹی آپ ﷺ کے پیچھے دوڑ پڑی۔اس موقع پر اس بچی کے لئے حضرات جعفر، علی اور زید کا آپس میں اختلاف ہوگیا تو آپ ﷺ نے اس بیٹی کے لئے حضرت جعفر کے گھر کا فیصلہ فرمایا کیونکہ حضرت جعفر کی بیوی اس بچی کی خالہ تھی، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا حق اعلیٰ قرار دیا۔(فیصلہ نمبر ۱۱۰)

◉ جو بچہ بالغ ہوجائے تو اس کا فیصلہ اس کے اپنے اختیار میں ہے، جیسا کہ فارسی عورت کے بچے کا فیصلہ آپ ﷺ نے اس بچے کے اپنے اختیار میں دیا۔تو اس نے ماں کا انتخاب کرلیا۔بظاہر یہاں یہ صراحت تو نہیں کہ وہ بچہ بالغ یا ممیز تھا، لیکن دیگر فیصلہ جات کے پیش نظر اس حدیث کا مفہوم یہی بنتا ہے کہ وہ بچہ ممیز تصور کیا جائے، تب ہی یہ فیصلہ اس کے اختیار میں دیا جاسکتا ہے۔(فیصلہ نمبر ۱۱۱)

◉ جس بچے کے والدین میں سے کوئی ایک غیر مسلم ہو تو ایسی صورت میں بھی فیصلہ چھوٹے بچے کے اختیار پر موقوف ہے۔جبکہ عام حالات میں ایسے چھوٹے بچے پر ماں کا حق برتر ہوتا ہے۔چنانچہ فیصلہ نمبر ۱۱۲ میں غیر مسلم ماں کی صورت میں وہ بچی اپنے مسلم باپ ابورافع کی طرف مائل ہوگئی اور فیصلہ نمبر ۱۱۳ میں بچہ اپنے باپ کی طرف مائل ہوکر اس کے ساتھ چلا گیا۔

◉ والدین کا اولاد پر حق اتنا عظیم ہے کہ والدین کو اولاد کا قرض دینا ضروری نہیں، چنانچہ فیصلہ نمبر ۱۱۴ اور ۱۱۵ دونوں اسی پر دلالت کرتے ہیں۔

فصل دوم: نکاح

❶ قبل از نکاح اُمور

مجرد رہنے کی ممانعت

۱۱۶ ⑪ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ. وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْرَمَ فِي حَدِيثِهِ قَرَأَ قَتَادَةُ ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً*﴾ ⑪

حضرت سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے الگ رہنے سے منع فرمایا ہے۔ زید بن اخرم نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ قتادہ نے اس موقع پر یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾ ''ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔''

۱۱۷ ⑫ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي كَانَ مِنْ تَرْكِ النِّسَاءِ بَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَاعُثْمَانُ: إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ بِالرَّهْبَانِيَّةِ. أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي! قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّتِي أَنْ أُصَلِّيَ وَأَنَامَ وَ أَصُومَ وَأَطْعِمَ وَأَنْكِحَ وَأُطَلِّقَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي يَاعُثْمَانُ! إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ سَعْدٌ: فَوَ اللهِ لَقَدْ أَجْمَعَ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْ هُوَ أَقَرَّ عُثْمَانَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ أَنْ نَخْتَصِيَ فَنَتَبَتَّلَ ⑫

حضرت سعد بن ابو وقاصؓ کا بیان ہے کہ جب عثمان بن مظعونؓ کا عورتوں سے کنارہ کشی والا معاملہ سامنے آیا، تو نبی ﷺ نے انہیں بلا کر کہا: عثمان! مجھے رہبانیت کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ کیا تم میری سنت سے منہ موڑنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری سنت تو پھر یہ ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، کھاتا پیتا ہوں، نکاح کرتا ہوں اور طلاق دینی پڑے تو دیتا ہوں۔ عثمان! جو میری سنت سے اعراض کرے گا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے، تمہاری ذات کا تم پر حق ہے۔ سعدؓ کہتے ہیں: کچھ مسلمانوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعونؓ کو ان کے اختیار کردہ راستے پر برقرار رکھا تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیں گے اور بیوی بچوں سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لیں گے۔

---

⑪ صحيح سنن الترمذي (٨٦٤)

* الرعد١٣:٣٨

⑫ سنن الدارمي ٢/ ٥٨

خصی ہونے کی ممانعت

۱۱۸ ㉜ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَيسَ لَنَا شَيءٌ فَقُلْنَا أَلاَ نَسْتَخْصِي فَنهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَينَا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَتُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لاَيُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ٭﴾ ㉜ اُنظر:۱٤٤

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوتے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں وغیرہ نہیں ہوتی تھیں، ہم نے سوچا کہ ہم اپنے آپ کو خصی کر لیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔ پھر ہمیں اجازت دے دی کہ ہم کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے پر (ہی کیوں نہ ہو) شادی کر لیں۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں یہ آیت پڑھ کر سنائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَتُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لاَيُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ ''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں، انہیں حرام نہ کرو، اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

۱۱۹ ㉝ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلاَ أَجِدُ مَا أَتزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلاَ أَجِدُ مَا أَتزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لاَقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرِ ㉝

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جوان آدمی ہوں اور ڈرتا ہوں کہ کہیں گناہ میں ملوث نہ ہو جاؤں اور میرے پاس گنجائش نہیں ہے کہ کسی سے شادی کر لوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک جوان آدمی ہوں اور گناہ میں ملوث ہونے کا خدشہ ہے اور کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی گنجائش بھی نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر اسی طرح کہا: آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہؓ! جو کچھ ہونا ہے (تقدیر کا) قلم اسے لکھ کر خشک ہو گیا ہے تو خصی ہو یا نہ ہو۔

پاک دامن عورت سے نکاح

۱۲۰ ㉟ عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَشْرَكَ بِاللهِ فَلَيسَ بِمُحْصِنٍ ㉟

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، وہ پاک دامن نہیں ہے۔

۱۲۱ ㊱ عَنْ كَعْبِ بنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتزَوَّجَ يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَنهَاهُ عَنْهَا وَقَالَ: إِنَّهَا

㉜ صحيح البخاري (٥٠٧٥) ٭ المائدة ٥: ٨٧

㉝ صحيح البخاري (٥٠٧٦)؛ فتح الباري ٩/ ١١٩؛ مسند أحمد ١/ ١٧٥

㉟ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢١٦

لا تُحْصِنُكَ ㊱

حضرت کعب بن مالکؓ کے بارے میں آتا ہے کہ اُنہوں نے ایک یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کا ارادہ کیا، اس بارے میں اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اُنہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا: وہ آپ کو پاک دامن نہیں بنائے گی۔

نکاح کے موقع پر شرائط کو پوری توجہ سے پورا کیا جائے

۱۲۲ ㊲ عَنْ عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَّى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ㊲ اُنظر:۱۷٦

حضرت عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شرط پورے کئے جانے کی سب سے زیادہ حق دار ہے جس کے ساتھ تم عورتوں کی شرمگاہیں اپنے اوپر حلال کرتے ہو۔

اسلام لانے کی صورت میں پہلے نکاح کو برقرار رکھنا

۱۲۳ ㊳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَسْلَمَتْ إِمْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فتزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَهَا وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي مَعَهَا فَنَزَعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ㊳

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دور میں ایک عورت مسلمان ہوگئی اور آگے کسی سے نکاح کر لیا، اس کے خاوند نے نبی ﷺ کے پاس آکر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کے ساتھ ہی مسلمان ہو گیا تھا اور اسے یہ علم تھا کہ میں اس کے ساتھ ہی مسلمان ہو چکا ہوں (لیکن اس کے باوجود اس نے آگے نکاح کر لیا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس کے اس پہلے خاوند کی طرف واپس کر دیا۔

۱۲٤ ㊴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى زَوْجِهَا أَبِي الْعَاصِ بنِ الرَّبِيعِ بِالنِّكَاحِ الأَوَّلِ وَلَمْ يُحَدِثْ شَيئًا㊴

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو ان کے خاوند ابوالعاص کی طرف واپس کر دیا اور اس پہلے نکاح کو برقرار رکھا، نئے نکاح وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا۔

اِحرام کی حالت میں نکاح

㊱ السنن الكبرى للبيهقي ۱۲/ ۳۲٦

㊲ صحيح مسلم (۳٤٥٧)

㊳ المستدرك للحاكم ۲/ ۲۰۰ (صحيح الإسناد) ووافقه الذهبي

㊴ المستدرك للحاكم ۲/ ۲۰۰ (صحيح الإسناد) ووافقه الذهبي

١٢٥ ⓷ عَنْ عُثْمَانَ بنِ عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ: لايَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكِحُ وَلايَخْطُبُ ⓷

حضرت عثمان بن عفانؓ: بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حالت احرام میں کوئی شخص نہ خود نکاح کرے، نہ کسی کا نکاح کروائے اور نہ منگنی کا پیغام بھیجے۔

١٢٦ ⓷عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلالٌ وَمَاتَتْ بِسَرَفٍ ⓷

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہؓ کے ساتھ اس حالت میں نکاح کیا کہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے اوران کی رخصتی اس وقت کی جب آپؐ حالت احرام کھول چکے تھے۔ حضرت میمونہؓ کی وفات ''سرف'' نامی جگہ میں ہوئی۔

١٢٧ ⓷ عَنْ يَزِيدَ بنِ الأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلالٌ وَبَنَى بِهَا حَلالًا وَمَاتَتْ بِسَرَفٍ وَ دَفَنَّاهَا فِي الظِلَّةِ الَّتِي بُنِيَ بِهَا فِيهَا ⓷

یزید بن اصمؒ،حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو اس وقت بھی آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے۔ یزید بن اصم کا بیان ہے کہ میمونہؓ میری اور ابن عباسؓ کی خالہ تھیں، ان کی وفات 'سرف' نامی جگہ میں ہوئی، ہم نے انہیں اسی سائبان میں دفنا دیا، جس میں نبی ﷺ نے ان کے ساتھ شب بسری کی تھی۔

بیماری کی حالت میں نکاح

١٢٨ ⓷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِمْرَأَةً فِي مَرَضِهِ فَقَالُوا: لايَجُوزُ وَهَذِهِ مِنَ الثُّلُثِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَلايَكُونُ مِنَ الثُّلْثِ ⓷

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے بیان کیا کہ انصار کے ایک آدمی نے اپنے مرض میں ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی تو لوگوں نے کہا: یہ جائز نہیں اور اس کا حق مہر اس کے مال کے ۳/۱ حصے سے ادا ہوگا۔ یہ معاملہ نبی ﷺ تک پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نکاح جائز ہے، اس کا حق مہر مال کے ۳/۱ حصے سے نہیں ہوگا۔ (بلکہ اس کے کل مال سے ہوگا)

نکاح وطلاق مذاق سے بھی مؤثر ہوجاتے ہیں

١٢٩ ⓷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَ هَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ ⓷ اُنظُر:٢٣٢، ٢٤٥

⓷ صحيح مسلم (٣٤٣٢)؛ صحيح سنن النسائي (٢٦٦٠)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٠٠)

⓷ صحيح البخاري (٤٢٥٨، ٤٢٥٩)

⓷ صحيح سنن الترمذي (٦٧٢)؛ صحيح مسلم (٣٤٣٩)

⓷ سنن الدارقطني ٣/ ٢٥٠؛ كنز العمال ١٦/ ٣٣١

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور غیر سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے: نکاح، طلاق اور رجوع۔

خاوند اور بیوی میں تقسیم کار

۱۳۰ ۞ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام شَكَتْ مَاتَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرُّحَى فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْيٍ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَينَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خيرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَانِ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ وَتُسَبِّحَانِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتُحَمِّدَانِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ فَهُوَ خَيرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ ۞

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کے چکی چلانے کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ نبی ﷺ کے پاس جنگی قیدی لائے گئے۔ وہ گئیں تو نبی ﷺ گھر پر نہ ملے، لیکن حضرت عائشہؓ کے ساتھ ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو اپنے آنے کی وجہ بتا دی۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے اُنہیں فاطمہؓ کے آنے کے متعلق بتایا۔ نبی ﷺ یہ سن کر ہمارے پاس آئے، جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیٹے رہو، اٹھنے کی ضرورت نہیں اور ہمارے درمیان آکر اتنے قریب ہوکر بیٹھ گئے کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ ﷺ نے ہمیں مخاطب ہوکر فرمایا: تم لوگوں نے جو مجھ سے مانگا ہے، کیا میں تمہیں اس سے اچھی چیز نہ سکھا دوں؟ بستروں پر جا کر سونے لگو تو چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر، تینتیس ۳۳ بار الحمدللہ اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ یہ چیز تمہارے لئے خادم سے کہیں بہتر ہے۔

۱۳۱ ۞ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَغْسِلَ وَجْهَ أُسَامَةَ بنِ زَيدٍ يومًا -وَهُوَ صَبِيٌّ- قَالَتْ: وَمَا وَلَدْتُ وَلاَ أَعْرِفُ كَيفَ يُغْسَلُ الصِّبْيَانُ. قَالَتْ: فَآخُذُهُ فَأَغْسِلُهُ غَسْلًا لَيسَ بِذَاكَ، قَالَتْ: فَأَخَذَهُ -رَسُولُ اللهِ- فَجَعَلَ يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ: لَقَدْ أُحْسِنَ بِنَا إِذْ لَمْ تَكُ جَارِيَةً وَلَو كُنْتَ جَارِيَةً لَحَلَّيتُكَ وَأَعْطَيتُكَ ۞

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسامہ جو ابھی چھوٹے بچے تھے، کا منہ دھونے کا حکم دیا، عائشہؓ فرماتی ہیں: میری اولاد نہیں تھی، اس لئے مجھے نہیں پتہ تھا کہ بچوں کا منہ کیسے دھوتے ہیں؟ میں نے اسامہ کو پکڑا اور جیسے سمجھ آیا اس کا منہ دھونے لگی، لیکن صحیح طرح دھو نہ سکی۔ نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر اسامہ کو خود پکڑا، اس کا منہ دھونا شروع کیا اور (اسامہ سے) فرمانے لگے: یہ ہمارے لئے اچھا ہوا کہ تو لڑکی نہیں ہے، اگر تو لڑکی ہوتی تو میں تجھے زیور پہناتا اور کسی کے حوالے کر دیتا۔

۞ صحيح سنن الترمذي (٩٤٤)؛ سنن ابن ماجه (٢٠٣٩)

۞ صحيح البخاري (٣٧٠٥، ٥٣٦٢، ٥٣٦١)؛ صحيح مسلم (٦٨٥٣، ٦٨٥٤)؛ صحيح سنن الترمذي (٢٧١٣)

۞ مسند أبويعلى ٧/ ٤٣٥ (٤٤٥٨) (منقطع)؛ مسند أحمد ٦/ ٢٢٢؛ سنن ابن ماجه (١٩٧٦)؛ طبقات ابن سعد ٤/ ٤٣؛ مصباح الزجاجة ٢/ ١١٧ (صحيح)

❷ منگنی

احرام کی حالت میں منگنی کا پیغام بھیجنے کا حکم

۱۳۲ ㉗ عَنْ عُثْمَانَ بنِ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ: لاَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلاَ يُنْكِحُ وَلاَيَخْطُبُ ㉗

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حالتِ احرام میں کوئی شخص نہ خود نکاح کرے، نہ کسی کا نکاح کروائے اور نہ منگنی کا پیغام بھیجے۔

منگنی پر منگنی کا حکم

۱۳۳ ㉘عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لاَيَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلاَيَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلاَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا وَلاَتَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيءَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا㉘　أُنظُر:۱۴۱، ۱۵۰

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، نہ اس کے سودے پر سودا کرے۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی کے ساتھ اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن (حقیقی یا اسلامی) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ اس کے برتن کو انڈیل دے (یعنی اس کے حصہ کا نان ونفقہ مجھے مل جائے یا اس لئے کہ وہ خود اس کے خاوند سے نکاح کر لے، یعنی یہ نہ کہے کہ اگر تم پہلی بیوی کو طلاق دو تو میں تم سے نکاح کرلوں گی) اللہ نے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ اسے ضرور ملے گا۔

منگنی کے وقت مشورہ کرنا

۱۳۴ ㉙عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ: وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللهِ مَا لَكِ عَلَينَا مِنْ شَيءٍ فَجَائَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي إِعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ* فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَأْذِنِينِي قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ بنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا الْجَهْمِ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا أَبُو الْجَهْمِ فَلاَيَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصَعْلُوكٌ لاَ مَالَ لَهُ أَنْكِحِي أُسَامَةَ بنَ زَيدٍ فَكَرِهَتْهُ ثُمَّ قَالَ أَنْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيرًا وَأُغْتُبِطْتُ㉙　أُنظُر:۲۷۳

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کا بیان ہے کہ ابوعمرو بن حفص نے اسے طلاقِ بائن دے دی، جبکہ وہ شہر سے باہر تھے۔ اُنہوں نے اپنے وکیل

㉗ صحيح مسلم (۳۴۳۲)؛ صحيح سنن النسائي (۲۶۶۰)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۱۶۰۰)

㉘ صحيح مسلم (۳۴۲۸)

کو اس کی طرف آخری طلاق دے کر بھیج دیا اور اس کے ساتھ اسے پانچ صاع جو بھیج دیئے جسے اس نے ناکافی سمجھ کر ناراضگی کا اظہار کیا تو وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ذمے آپ کے لئے کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ذمے تیرے لئے کوئی نفقہ نہیں ہے۔ تو ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار کیونکہ وہ ایک نابینا آدمی ہے، اس کے ہاں تو اپنا (سر کا) کپڑا اُتار بھی لے تو کوئی حرج نہیں جب تم عدت سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ فاطمہ بنت قیس کا بیان ہے کہ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے نبی ﷺ کو اطلاع دی کہ معاویہ بن سفیانؓ اور ابوجہمؓ نے مجھے منگنی کا پیغام بھیجا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تعلق ہے ابوجہمؓ کا تو وہ اپنی لاٹھی ہمیشہ کندھے پر رکھتا ہے۔ باقی رہا معاویہؓ، تو وہ نادار آدمی ہے، اس کے پاس مال نہیں۔ اسامہ بن زیدؓ سے نکاح کر لو، لیکن میں نے پسند نہ کیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اسامہ سے نکاح کر لو، چنانچہ میں نے اس سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں بھلائی رکھ دی اور میری زندگی قابل رشک ہو گئی۔

۳ تعددِ ازواج

چار سے زائد بیویوں کا حکم

۱۳۵ ۵۰ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ غَيلانَ بنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَ لَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا[۵۰]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی کی زوجیت میں دورِ جاہلیت میں دس عورتیں تھیں، وہ مسلمان ہوئے تو سب کی سب ان کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لو۔

۱۳٦ ۵۱ عَنْ وَهْبِ الأَسَدِيِّ قَالَ: أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا[۵۱]

حضرت وہب اسدیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں، میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے چار کا انتخاب کر لو۔

۱۳۷ ۵۲ عَنْ قَيسِ بنِ الْحَارِثِ قَالَ: أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ فَأَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا[۵۲]

حضرت قیس بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمان ہوا تو میری زوجیت میں آٹھ عورتیں تھیں، میں نے نبی ﷺ کے پاس آ کر

---

۴۹ صحيح مسلم (٣٦٨١-٣٦٨٤، ٣٦٨٦، ٣٦٨٨، ٣٦٩١، ٣٦٩٣، ٣٦٩٦، ٣٦٩٨)؛ صحيح سنن أبي داؤد (٢٠٠١، ٢٠٠٥)؛ صحيح سنن النسائي (٣١٨٦) * ابن مکتوم کا نام عمرو ہے یا عبداللہ (المنهاج للنووي ١٠/ ١٠٣)

۵۰ صحيح سنن الترمذي (٩٠١)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/ ١٨١؛ مجمع الزوائد للهيثمي ٤/ ٢٢٣

۵۱ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٦٠) ۵۲ صحيح سنن ابن ماجه (١٥٨٨)؛ مصنف عبدالرزاق (١٢٦٢٥)

بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے چار کا انتخاب کرلو۔

آزاد عورت پر لونڈی کو نکاح میں لانا

۱۳۸ ⑬ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لاَ تُنْكَحُ الأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ وَلاَ تُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الأَمَةِ وَمَنْ وَجَدَ صَدَاقَ حُرَّةٍ فَلا يَنْكِحَنَّ أَمَةً أَبَدًا ⑬

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آزاد عورت پر لونڈی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے، لیکن لونڈی پر آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ جو آزاد عورت کو حق مہر دینے کی گنجائش رکھتا ہو، وہ لونڈی سے نکاح ہرگز نہ کرے۔

۱۳۹ ⑭ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ ⑭

حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت پر لونڈی کو بیاہ کر لانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کی موجودگی میں حضرت علیؓ کو دوسرا نکاح کرنے سے روکنا

۱٤٠ ⑮ عن الْمِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بنِ الْمُغِيرَةَ إِسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحُوا إِبْنَتَهُمْ عَلِيَّ بنَ أَبِي طَالِبٍ فَلا آذَنُ ثُمَّ لا آذَنُ ثُمَّ لا آذَنُ إِلاَّ أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ إِبْنَتِي وَيَنْكِحَ إِبْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بِضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا ⑮

حضرت مسور بن مخرمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ بنوہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابو طالبؓ کے ساتھ کرنے کے لئے مجھ سے اجازت مانگی ہے، میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا، میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ ہاں! اگر علی بن ابو طالبؓ ایسا کرنا چاہے تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے۔ فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے، مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔

نکاح کے لیے پہلی بیوی کو طلاق کا مطالبہ

۱٤۱ ⑯ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلاَيَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلاَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلاَ عَلىٰ خَالَتِهَا وَلاَتَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيءَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا ⑯ رَاجِع: ۱۳۳، أُنظر ۱٥٠

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، نہ اس کے سودے پر سودا کرے۔

---

⑬ صحيح سنن أبي داؤد (٢٠٢٩) ⑭ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/ ١٧٥ ؛ مصنف ابن أبي شيبة ٤/ ١٤٨

⑮ صحيح البخاري (٥٢٣٠)؛ صحيح مسلم (٦٢٥٧ ، ٦٢٥٩)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٢١)

⑯ صحيح مسلم (٣٤٢٨)

پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی کے ساتھ اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن (حقیقی یا اسلامی) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ اس کے برتن کو انڈیل دے (یعنی اس کے حصہ کا نان ونفقہ مجھے مل جائے یا اس لئے کہ وہ خود اس کے خاوند سے نکاح کر لے، یعنی یہ نہ کہے کہ اگر تم پہلی بیوی کو طلاق دو تو میں تم سے نکاح کرلوں گی) اللہ نے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ اسے ضرور ملے گا۔

بیویوں کا آپس میں رقابت رکھنا

۱٤٢ ⑫ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوٰى وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَاكَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَومِهَا عَكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شُرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ، لاَ، فَقُولِي لَهُ، مَاهٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شُرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكِ وَقُولِي أَنْتِ يَاصَفِيَّةُ ذَاكِ. قَالَتْ تَقُولُ سَودَةُ: فَوَاللهِ مَاهُوَ إِلاَّ أَن قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ؟ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَودَةُ: يَارَسُولَ اللهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ؟ لاَ. قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ. قَالَ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شُرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ: فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ أَلاَ أُسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ. قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي[⑫]

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کو شہد اور میٹھی چیزیں پسند تھیں۔ جب آپ ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اُمہات المؤمنین میں سے ہر ایک کے پاس جاتے اور ہر ایک کو قربت دیتے۔ ایک دن ام المؤمنین حفصہ بنت عمرؓ کے پاس گئے اور عام معمول سے زیادہ ٹھہر گئے تو میں نے اس پر غیرت کھائی اور اس کے بارے آپؐ سے پوچھا۔ مجھے بتایا گیا کہ حفصہ کو اس کے خاندان کی کسی عورت نے شہد کا ایک کپ تحفے میں بھیجا تھا تو اس نے اس میں سے تھوڑا سا نبی ﷺ کو بھی پلا دیا (اس لئے کچھ دیر ہوگئی) تو میں نے دل میں کہا: ہم اس کا ضرور کوئی حل سوچیں گی، پھر میں نے سودہ بنت زمعہؓ سے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہارے پاس آئیں گے، جب تمہارے قریب ہوں تو کہنا کہ آپ نے مغافیر (ایک درخت کے گوند کو کہتے ہیں، جس کی بو اچھی نہیں ہوتی) کھایا ہے؟ جب وہ آپؐ سے کہیں: نہیں! تو تم کہنا: ''تو پھر آپ سے یہ بدبو کس چیز کی آ رہی ہے؟'' وہ آپ کو فوراً کہیں گے کہ مجھے حفصہؓ نے شہد پلایا تھا۔ اس پر تم کہنا کہ اس کی مکھی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے اور میں بھی ایسے ہی کہوں گی۔ اے صفیہ! تم بھی ایسے ہی کہنا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ سودہؓ کہتی ہیں: نبی ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے تو میں نے تمہارے ڈر سے ان سے وہی گفتگو شروع کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر جب وہ

---

⑫ صحيح البخاري (٥٢٦٨، ٤٩١٢)؛ صحيح مسلم (٣٦٦٤)؛ فتح الباري ٩/ ٢٠٠، ٢٨٨؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ٣٥٣؛ طبقات ابن سعد ٨/ ٢١٣؛ سنن سعيد بن منصور ١/ ٣٩٠

سودہؓ کے قریب ہوئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ نے مغافیر کھایا ہے؟ فرمایا: نہیں! سودہؓ نے کہا: تو آپ ﷺ سے آنے والی یہ بدبو کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حفصہؓ نے مجھے شہد پلایا تھا تو سودہؓ نے کہا: شاید اس کی مکھی نے عرفط سے شہد لیا ہے۔ پھر جب آپ گھوم کر میری طرف آئے تو میں نے بھی اسی طرح کہا، پھر جب آپ ﷺ صفیہؓ کی طرف پلٹے تو اس نے بھی اسی طرح کہا، پھر آپ ﷺ حفصہؓ کی طرف گئے تو حفصہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں آپ کو وہی شہد نہ پلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ عائشہؓ کا بیان ہے کہ سودہؓ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے حضورؐ کو شہد پینے سے محروم کر دیا۔ میں نے کہا: آپؓ خاموش رہیں۔

❹ ممنوع نکاح

نکاحِ متعہ اور اس کی حرمت

١٤٣ ⑤⑧ عَنِ الرَّبِيعِ بنِ سَبُرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَبُرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بِكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَاتُعْطِي فَقُلْتُ: رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ انْتَ وَرِدَائُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلاثًا . ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا[58]

حضرت ربیع بن سبرۃ جہنیؒ اپنے باپ سبرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ کی اجازت دے دی۔ چنانچہ میں اور میرے قبیلے کا ایک آدمی بنو عامر کی ایک خوبصورت، جوان اور دراز گردن عورت کے پاس گئے اور اس کے سامنے اپنا آپ پیش کیا۔ اس نے پوچھا: کیا دو گے؟ میں نے کہا: اپنی یہ چادر، اور میرے ساتھی نے بھی اپنی چادر پیش کی۔ میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے زیادہ اچھی تھی اور میں اس سے زیادہ جوان تھا۔ وہ میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھتی تو اسے چادر اچھی لگتی اور میری طرف دیکھتی تو میں اسے اچھا لگتا اور مجھ سے بولی: تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے۔ پھر میں اس کے ساتھ تین راتیں رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس ایسی عورت ہے جس سے اس نے متعہ کیا ہے، اس کا راستہ چھوڑ دے۔

١٤٤ ⑤⑨ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَيسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلاَ نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَتُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لاَيُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ*﴾[59] رَاجِع:١١٨

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا کہنا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوتے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں وغیرہ

---

⑤⑧ صحيح سنن نسائي (٣٣٦٨)؛صحيح مسلم (٣٤٠٥-٣٤٠٨، ٣٤١١، ٣٤١٦)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٥٩٧)

بكرة عيطاء: بکرہ جوان مضبوط اونٹنی اور عیطاء دراز گردن میانہ قد — العزبة: مجرد یا اکیلا پن

متعة النساء: معین یا غیر معین مدت کے لئے نکاح کرنا جس کا مقصد صرف جنسی خواہش کی تکمیل ہو، نہ تو بچے پیدا کرنا اور نہ ہی نکاح کی دوسری اغراض (النهاية لابن أثير)

⑤⑨ صحيح البخاري (٥٠٧٥) * المائدة ٥: ٨٧

نہیں ہوتی تھیں، ہم نے سوچا کہ ہم اپنے آپ کو خصی کر لیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔ پھر ہمیں اجازت دے دی کہ ہم کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے پر (ہی کیوں نہ ہو) شادی کر لیں۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں یہ آیت پڑھ کر سنائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَتُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لاَيُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ ''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں، انہیں حرام نہ کرو، اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

۱٤٥ ⑩ عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بنُ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ ثَلاثًا، ثُمَّ حَرَّمَهَا. وَاللهِ لاَأَعْلَمُ أَحَدًا يَتَمَتَّعُ وَهُوَ مُحْصِنٌ إِلاَّ رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ إِلاَّ أَنْ يَأتِيَنِي بِأَرْبَعَةٍ يَشْهَدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحَلَّهَا بَعْدَ إِذْ حَرَّمَهَا⑩

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن کے لئے متعہ کی اجازت دی تھی، پھر حرام کر دیا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مجھے پتہ چل گیا کہ کسی شادی شدہ آدمی نے متعہ کیا ہے تو میں اسے سنگسار کر دوں گا سوائے اس کے کہ وہ میرے پاس چار ایسے گواہ لے آئے جو گواہی دیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حرام کرنے کے بعد اسے پھر حلال کر دیا تھا۔

وٹہ سٹہ کا نکاح

۱٤٦ ⑪ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ إِبْنَتَهُ بِغَيرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيرِ صَدَاقٍ⑪

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔ میں نے نافع سے پوچھا؟ وٹہ سٹہ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: ایک شخص دوسرے کی بیٹی سے شادی کرے اور اس کی شادی اپنی بیٹی کے ساتھ کرا دے اور یہ دونوں نکاح بغیر حق مہر کے ہوں، اسی طرح وہ کسی کی بہن کے ساتھ خود نکاح کر لے اور اس کا نکاح اپنی بہن کے ساتھ کرا دے اور دونوں نکاح بغیر حق مہر کے ہوں۔

۱٤٧ ⑫ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالاَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ⑫

حضرت ابو ہریرہؓ اور جابر بن عبداللہؓ: ان دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔

نکاحِ حلالہ

۱٤٨ ⑬ عَنْ عَلِيٍّ وعَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ⑬

حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کروایا جائے، دونوں

⑩ صحيح سنن ابن ماجه (١٥٩٨)؛ مصنف ابن أبي شيبة ٤/ ٢٩٣
⑪ صحيح البخاري (٦٩٦٠، ٥١١٢)؛ صحيح مسلم (٣٤٥٠)
⑫ صحيح مسلم (٣٤٥٣، ٣٤٥٤، ٣٤٥٦)
⑬ صحيح سنن أبي داود (١٨٢٧)؛ صحيح سنن الترمذي (٨٩٤)

پرلعنت فرمائی ہے۔

١٤٩ ⑭ عَنْ عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ هُوَ الْمُحَلِّلُ . لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ[⑭]

حضرت عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کی: کیوں نہیں، اللہ کے رسول ﷺ (ضرور بتائیے) آپؐ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جو حلالہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے کروایا جائے، دونوں پرلعنت فرمائی ہے۔

پھوپھی ربھتیجی اور خالہ ربھانجی کو ایک نکاح میں رکھنے کی ممانعت

١٥٠ ⑮ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لاَيَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلاَيَسُومُ عَلَى سَومِ أَخِيهِ وَلاَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا وَلاَتَسأَلُ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِىءَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا[⑮] رَاجع:١٣٣، ١٤١

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے نہ اس کے سودے پر سودا کرے۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی کے ساتھ اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن (حقیقی یا اسلامی) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ اس کے برتن کو انڈیل دے (یعنی اس کے حصہ کا نان ونفقہ مجھے مل جائے یا اس لئے کہ وہ خود اس کے خاوند سے نکاح کرلے، یعنی یہ نہ کہے کہ اگر تم پہلی بیوی کو طلاق دو تو میں تم سے نکاح کرلوں گی) اللہ نے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے، وہ اسے ضرور ملے گا۔

١٥٢ ⑯ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا وَجَدَتْ فِي قَائِم سَيفِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كِتَابَينِ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا مَنْ ضَرَبَ غَيرَ ضَارِبِهِ وَ رَجُلٌ قَتَلَ غَيرَ قَاتِلِهِ وَ رَجُلٌ تَوَلَّى غَيرَ نِعْمَتِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ لاَيَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَعَدْلاً ، وَفِي الآخَرِ الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لاَيُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلاَ ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلاَ يَتَوارَثُ أَهْلُ مِلَّتَينِ وَ لاَتُنْكَحُ الْمَرأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَعَلَى خَالَتِهَا وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلاَ تُسَافِرُ الْمَرأَةُ ثَلاَثَ لَيَالٍ مَعَ غَيرِ ذِي مَحْرَمٍ[⑯]

حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ کی تلوار کے قبضے میں دو دستاویزیں پائیں (جن میں لکھا تھا:) سب لوگوں سے زیادہ سرکش آدمی وہ ہے جو اپنے پیٹنے والے کے علاوہ کسی اور کو پیٹے اور اپنے قتل کرنے والے کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے اور وہ آدمی جو کسی دوسرے کی چیز پر قبضہ کرے۔ جس نے یہ کام کئے، اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا، اللہ اس کی کوئی نفلی اور فرضی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

---

⑭ صحيح سنن ابن ماجه (١٥٧٢)

⑮ صحيح مسلم (٣٤٢٨)

⑯ مجمع الزوائد ٦/ ٢٩٢؛ بحواله مسند أبويعلى الموصلي (رواته ثقات)

مسلمانوں کے خون اور مال برابر ہیں، (مراد قصاص وحدود میں کسی اعلیٰ کو ادنیٰ پر کوئی فوقیت نہیں ہے) ان میں سے ادنیٰ ترین آدمی بھی کسی کافر کو امان دے سکتا ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں اور کسی عہد والے کو اس کے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا۔ دو مختلف ادیان کے پیروکار ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔ کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا۔ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے۔ اور کوئی عورت غیر محرم کے ساتھ تین راتوں کی مسافت کا سفر نہ کرے۔

دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کی ممانعت

۱۵۳ ⑰ عَنْ فِيْرُوْزِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ ⑰ اُنظُر:۲۲۱

حضرت فیروزؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ میں مسلمان ہوگیا ہوں، میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں جس ایک کو چاہو، طلاق دے دو۔

۱۵٤ ⑱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ أَنْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ: أَتُحِبِّينَ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيرٍ أُخْتِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ ذَلِكَ لاَ يَحِلُّ لِي. قُلْتُ فَإِنَّانُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي، مَاحَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لاَبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيبَةُ فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: وَثُوَيبَةُ مَولاَةٌ لأَبِي لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا مَاتَ أَبُولَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُولَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعِتَاقَتِي ثُوَيبَةَ ⑲ رَاجِع:۹۸

حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ: میری بہن بنت ابوسفیان کے ساتھ نکاح کرلیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں یہ بات پسند ہے؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ ﷺ کے ساتھ اکیلی نہیں ہوں، اگر میری بہن بھلائی میں میری شریک کار ہو تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرے لئے یہ حلال نہیں ہے۔ میں نے کہا: ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا ام سلمہ کی بیٹی؟ میں نے کہا: جی ہاں، فرمایا: وہ اگر میری پروردہ نہ بھی ہوتی تو میرے لئے حلال نہ ہوتی (کیونکہ) وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی مجھے پیشکش نہ کیا کرو۔ عروہ کہتے ہیں: ثویبہ ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی تھی۔ ابولہب نے اسے اس خوشی میں آزاد کردیا تھا کہ اُنہوں نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ ابولہب موت کے بعد اپنے بعض گھر والوں کو خواب میں بہت بری حالت میں نظر آیا۔ حضرت عباسؓ نے اس سے پوچھا: سناؤ کیا گزری؟ ابولہب نے کہا: جب سے تمہیں چھوڑ کر آیا ہوں، سکون نہیں پایا، ہاں ایک بات ہے کہ ثوبیہ کو آزاد کرتے وقت ان اُنگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنے کی وجہ سے اس گڑھے سے پانی پلایا جاتا ہے۔

---

⑰ صحيح سنن الترمذي (۹۰۲)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۱۵۸٦)

⑱ صحيح البخاري (۵۱۰۱، ۵۱۰۷)؛ صحيح مسلم (۳۵۷۳)؛ فتح الباري ۹/ ٤٨، مصنف عبدالرزاق (۱۳۹۵۵)

زنا کے ساتھ حرمتِ نکاح ثابت نہیں ہوتی

۱۵۵ ⑲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَتَّبِعُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا أَيَنْكِحُ ابْنَتَهَا؟ أَوْ يَتَّبِعُ الابْنَةَ حَرَامًا أَيَنْكِحُ أُمَّهَا؟ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لايُحْرِمُ الْحَرَامُ الْحَلالَ إِنَّمَا يَحْرُمُ مَاكَانَ بِنِكَاحٍ حَلالٍ ⑲

حضرت عائشہؓ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی اگر کسی عورت کے ساتھ حرام کاری کرتا ہے تو کیا وہ اس کی بیٹی یا اس کی ماں کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: حرام، حلال کو حرام نہیں بناتا، صرف جائز نکاح سے ہی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

ساس سے نکاح ابدی حرام ہے جبکہ ربیبہ سے نکاح بیوی سے مباشرت سے مشروط ہے

۱۵٦ ⑳ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ إِمْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلايَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ إِبْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحْ إِبْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ إِمْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلاَ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا ⑳

حضرت عمرو بن شعیب، اپنے باپ، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اس کے ساتھ ہم بستری کرلی، اس کے لئے اس عورت کی بیٹی (دوسرے خاوند سے) کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں اور اگر صرف نکاح ہوا ہے، ہم بستری نہیں کی، تب (اسے طلاق دے کر) اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے اور جس آدمی نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا، اس کے لئے اس کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں، خواہ ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو۔

❺ نکاح کے ارکان وشرائط

گواہوں کے بغیر نکاح غیر معتبر

۱۵۷ ㉑عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْبَغَايَا اللاتِّي يَنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيرِ بَيِّنَةٍ ㉑

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ عورتیں فاحشہ ہیں جو بغیر کسی گواہ کے اپنا نکاح خود کرلیتی ہیں۔

نکاح میں ولی کی رضامندی ضروری ہے

۱۵۸ ㉒ عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاتَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلاَّ الأَكْفَاءَ وَلايُزَوِّجُهُنَّ إِلاَّ الأَوْلِيَاءُ، وَلامَهْرَ دُونَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ ㉒ أُنظر: ۱۷۱، ۱۸٦

---

⑲ السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ١٦٩؛ سنن الدارقطني ٣/ ١٦٨

⑳ صحيح سنن الترمذي (١١٣١)

㉑ضعيف سنن الترمذي (١١٠٣)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کا نکاح صرف ان کے ہم پلہ لوگوں سے کرو اور ان کی شادی صرف ان کے سرپرست ہی کریں اور یہ کہ دس درہم سے کم کوئی حق مہر نہیں ہے۔

غلام کا اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح

۱۵۹ ۞ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ عَاهِرٌ ۞

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس غلام نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کرلیا، وہ بدکار ہے۔

۱۶۰ ۞ عَنْ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَولاهُ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ ۞

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام جب اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔

دو سرپرستوں کی موجودگی میں پہلے کا کیا ہوا نکاح معتبر

۱۶۱ ۞ *عَنْ عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ وَسَمُرَةَ قَالاَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ ۞ اُنظر:۵۶۹

حضرت عقبہ بن عامر اور سمرہؓ (دونوں) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عوت کا نکاح جب دو سرپرست کریں تو وہ عورت پہلے کی سرپرستی میں ہوگی۔

شادی کے لیے عورت کی رضامندی اور باکرہ و ثیبہ کی رضا میں فرق

۱۶۲ ۞ عَنْ جُبَيرِ بنِ حَيَّةَ الثَّقَفِي قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَجْلِسُ إِلَى خِدْرِهَا فَقَالَ لَهَا إِنَّ فُلاَنًا يَذْكُرُ فُلاَنَةً فَإِنْ تَكَلَّمَتْ فَكَرِهَتْ لَمْ يُزَوِّجْهَا وَإِنْ هِيَ صَمَتَتْ زَوَّجَهَا ۞

حضرت جبیر بن حیہ ثقفیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی کسی بیٹی کی شادی کرنے کا ارادہ کرتے تو اس کے خاص کمرے کے پردے کے پاس بیٹھ جاتے اور اسے فرماتے: فلاں آدمی، فلاں لڑکی کا ذکر کرتا ہے۔ اس پر اگر لڑکی بولتی اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتی تو اس کا نکاح اس سے نہ کرتے اور اگر وہ خاموشی اختیار کرتی تو کردیتے۔

۱۶۳ ۞ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَتُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأمَرَ وَلاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأذَنَ قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ أَنْ تَسْكُتَ ۞

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بیوہ کا نکاح اس کے مشورے اور کسی کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اس کی اجازت کی کیفیت کیا ہوگی؟ فرمایا: اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

۞ السنن الكبرٰى للبيهقي ۷/ ۱۳۳ ۞ صحيح سنن ابن ماجه (۱۵۹۵)

۞ ضعيف سنن أبي داؤد (٤٤٨) ۞ مصنف ابن أبي شيبة ٤/ ۱۳۹

۞ السنن الكبرٰى للبيهقي ۷/ ۱۲۳؛ مصنف عبدالرزاق (۱۰۲۷۷)

۞ صحيح البخاري (۶۹۷۰)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٤٤ ، ١٨٤٢)

شوہر دیدہ عورت کی رضا کو ولی پر ترجیح

۱٦٤ ⑦٨ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأمَرُ وَصُمْتُهَا إِقْرَارُهَا ⑦٨

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کو شوہر دیدہ عورت کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یتیم لڑکی سے مشورہ لیا جائے اور اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

عورت کی عدم رضامندی پر کیا جانے والا نکاح فسخ ہے

١٦٥ ⑦٩ عَنْ عِكْرِمَةَ وَيَحيَى بنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ ثَيِّبًا وَبِكْرًا أَنْكَحهُمَا أَبُوهُمَا فَجَاءَ تْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ أَنْكَحنِي أَبِي فَرَدَّ نِكَاحَهُمَا ⑦٩

حضرت عکرمہ اور یحییٰ بن کثیرؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری اور شوہر دیدہ عورت کا نکاح ان کے باپ نے کر دیا تو ان میں سے ایک نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میرے باپ نے (میری مرضی کے بغیر) میرا نکاح کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کا نکاح ختم کر دیا۔

١٦٦ ⑧٠ عَنْ ابنِ بُرَيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ تْ فَتَاةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ قَالَ فَجَعَلَ الأَمْرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَنْ لَيسَ إِلَى الآبَاءِ مِنَ الأَمْرِ شَيءٌ ⑧٠

حضرت ابن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اُنہوں نے فرمایا کہ ایک لڑکی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دیا ہے، تاکہ میرے ساتھ نکاح کی وجہ سے اس کے بھتیجے کی ذلت رفع ہو جائے۔ تو آپؐ نے اسے اپنے معاملے کا مکمل اختیار دے دیا۔ اس پر اس لڑکی نے کہا: میرے باپ نے جو کچھ کیا، میں نے قبول کیا بلکہ اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ عورتوں کو پتہ چل جائے کہ باپ دادا کے ہاتھوں میں نکاح کے معاملے میں کچھ نہیں۔

١٦٧ ⑧١ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰن وَمَجْمعٍ اِبْنَي يَزِيدَ بنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنتِ خِذَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا ⑧١

حضرت عبدالرحمٰن اور مجمع، جو کہ یزید بن جاریہ کے بیٹے ہیں، یہ خنساء بنت خذام انصاری سے بیان کرتے ہیں کہ وہ شوہر دیدہ تھیں اور ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا، جس پر وہ راضی نہیں تھی، چنانچہ وہ رسول ﷺ کے پاس آئیں، آپ ﷺ نے اس کا نکاح فسخ کر دیا۔

١٦٨ ⑧٢ عَنْ أَبِي بكرِ بنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أُنَيْسُ بْنُ قَتَادَةَ زَوَّجَ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِدَامٍ فَقُتِلَ عَنْهَا يومَ أُحُدٍ فَأَنْكَحَهَا أَبُوهَا رَجُلًا فَجَاءَ تِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي وَأَنَا كَارِهَةٌ وَلَمْ يَشْعُرْنِي

---

⑦٨ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٤٨، ١٨٤٣)

⑦٩ مصنف عبدالرزاق (١٠٣٠٦، ١٠٣٠٥)

⑧٠ مصنف عبدالرزاق (١٠٣٠٢)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٤١١)

⑧١ صحيح البخاري (٥١٣٨)؛ مصنف عبدالرزاق (١٠٣٠٨)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/ ١١٩

وَقَدْ مَلَكْتُ أَمْرِيْ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرَهَا إِلَيْهَا (۸۲)

حضرت ابوبکر بن محمد: بیان کرتے ہیں کہ انصاری صحابی، انیس بن قتادہ نے، خنساء بنت خدام کے ساتھ شادی کی۔ جب وہ جنگ اُحد میں شہید ہوگئے تو (خنساء بنت خدام) کے باپ نے اس کی شادی ایک اور آدمی سے کردی، وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میرے باپ نے میری شادی کردی ہے لیکن مجھے وہ رشتہ پسند نہیں ہے۔ اور مجھے اس نے بالکل نہیں بتایا تھا، حالانکہ میں بااختیار تھی، تو نبی ﷺ نے اس کا معاملہ اس کے سپرد کردیا۔

۱۶۹ ⦗۸۳⦘ عَنْ الْقَاسِمِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعَ ابْنَي يَزِيدِ بنِ جَارِيَةِ فَقَالاَ لاَ تَخْشَيْنَّ فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِدَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ لِذَلِكَ (۸۳)

حضرت قاسم سے روایت ہے کہ جعفر کی اولاد میں سے ایک عورت کو یہ خطرہ تھا کہ اس کا ولی اس کی شادی اس کی مرضی کے خلاف کردے گا تو اس نے انصار کے دو بزرگ؛ عبدالرحمٰن اور مجمع جو یزید بن جاریہ کے بیٹے تھے، کی طرف ایک آدمی بھیج کر انہیں اس بات سے آگاہ کیا، دونوں بزرگوں نے اسے کہلا بھیجا کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں، خنساء بنت خدام کا نکاح اس کے باپ نے اس کی مرضی کے خلاف کردیا تھا تو نبی ﷺ نے وہ نکاح فسخ کردیا تھا۔

۱۷۰ ⦗۸۴⦘ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّيَ عُثْمَانُ بنُ مَظْعُونٍ وَتَرَكَ ابْنَةً لَهُ مِنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ بنِ أُمَيَّةَ قَالَ وَأَوْصَى إِلَى أَخِيهِ قُدَامَةَ بنِ مَظْعُونٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَهُمَا خَالاَيَ قَالَ فَخَطَبْتُ إِلَى قُدَامَةَ بنِ مَظْعُونٍ إِبْنَةَ عُثْمَانَ بنِ مَظْعُونٍ فَزَوَّجَنِيهَا وَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ يَعْنِي إِلَى أُمِّهَا فَأَرْغَبَهَا بِالْمَالِ فَحَطَّتْ إِلَيْهِ وَحَطَّتِ الْجَارِيَةُ إِلَى هَوَى أُمِّهَا فَأَبَتَا حَتَّى ارْتَفَعَ أَمْرُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُدَامَةُ بنُ مَظْعُونٍ يَارَسُولَ اللهِ أَخِي أَوْصَى بِهَا إِلَيَّ فَزَوَّجْتُهَا ابنَ عَمَّتِهَا عَبْدَ اللهِ بنَ عُمَرَ فَلَمْ أُقَصِّرْ بِهَا فِي الصَّلاَحِ وَلاَ فِي الْكَفَاءَةِ وَلَكِنَّهَا امْرَأَةٌ حَطَّتْ إِلَى هَوَى أُمِّهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هِيَ يَتِيمَةٌ وَلاَ تُنْكَحُ إِلاَّ بِإِذْنِهَا قَالَ فَانْتُزِعَتْ وَاللهِ مِنِّي بَعْدَ أَنْ مَلَكْتُهَا فَزَوَّجُوهَا الْمُغِيرَةَ بنَ شُعْبَةَ (۸۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ عثمانؓ بن مظعون نے وفات کے بعد اپنے پیچھے ایک بچی چھوڑی جو خویلہ بنت حکیم بن امیہ کے بطن سے تھی۔ عثمان بن مظعونؓ نے بچی کی دیکھ بھال کے لئے اپنے بھائی قدامہ بن مظعونؓ کو وصیت کی تھی۔ یہ دونوں میرے ماموں تھے۔ میں نے قدامہ بن مظعونؓ سے عثمان بن مظعون کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو انہوں نے میرا نکاح اس کے ساتھ کردیا۔ اب مغیرہ بن شعبہؓ لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور اسے مال و دولت کا لالچ دیا تو وہ عورت اس کی طرف مائل ہوگئی اور بیٹی بھی ماں کے پیچھے لگ گئی، لہٰذا ان

⦗۸۲⦘ مصنف عبدالرزاق (۱۰۳۰۹)؛فتح الباري ۹/ ۱۰۳

⦗۸۳⦘ صحيح البخاري (۶۹۶۹)

⦗۸۴⦘ مجمع الزوائد ٤/ ۲۸۰ (رواته ثقات)؛ سنن الدارقطني ۳/ ۲۳۰؛ المستدرك للحاكم ۲/ ۱۶۷ (صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)؛ مسند أحمد ٤/ ۳۹٤، ٤۰۸، ٤۱۱

دونوں نے انکار کردیا۔ آخر یہ معاملہ عدالت نبویؐ میں پہنچا۔ قدامہ بن مظعونؓ نے نے بیان دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی، میں نے اس کا نکاح اس کی پھوپھی کے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کردیا۔ میں نے اس کی اصلاح وتربیت اور اس کا جوڑ ڈھونڈنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، لیکن کیا کروں؟ یہ لڑکی اب اپنی ماں کے پیچھے لگ گئی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ یتیم ہے، اس کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں: اللہ کی قسم، اس کے باوجود کہ میں اس کا مالک بن چکا تھا، اس نے اپنا دامن مجھ سے چھڑا لیا اور انہوں نے اس کا نکاح مغیرہ بن شعبہؓ کے ساتھ کردیا۔

نکاح میں کفو

۱۷۱ ⑧۵ عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاتَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلاَّ الأَكْفَّاءَ وَلاَيُزَوِّجُهُنَّ إِلاَّ الأَوْلِيَاءُ، وَلامَهْرَ دُونَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ[85] رَاجِع:۱۵۸

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کا نکاح صرف ان کے ہم پلہ لوگوں سے کرو اور ان کی شادی صرف ان کے سرپرست ہی کریں اور یہ کہ دس درہم سے کم کوئی حق مہر نہیں ہے۔

کفو کے وقت نکاح میں جلدی

۱۷۲ ⑧۶ عَنْ مُحَمَّدِ بنِ عُمَرَ بنِ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَاعَلِيُّ: ثَلاثَةٌ لاتُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلاةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا[86]

حضرت محمد بن عمر بن علی بن ابو طالبؓ اپنے والد، وہ ان کے دادا (علی) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ان سے کہا: علیؓ، تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں تاخیر نہ کرنا: نماز، جب اس کا وقت ہوجائے، جنازہ جب تیار ہو اور بیوہ جب کہ اسکا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔

۱۷۳ ⑧۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ وَأَنْكِحُوا الأَكْفَّاءَ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِم[87]

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ اپنی نسل بڑھانے کے لئے اچھی عورتیں چنو، برابر کے لوگوں سے رشتے لو بھی اور دو بھی۔

۱۷۴ ⑧۸ * عَنْ إِبْرَاهِيمَ بنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لايَنْبَغِي لِذَوَاتِ الأَحْسَابِ تُزَوِّجُهُنَّ إِلاَّ مِنَ الأَكْفَّاءِ[88]

ابراہیم بن محمد بن طلحہ کا بیان ہے کہ عمرؓ نے فرمایا: حسب ونسب رکھنے والی عورتوں کو اپنے برابر کے لوگوں میں شادی کرنی چاہئے۔

کفاءت کا اعتبار کس امر میں؟

---

⑧۵ صحيح سنن الترمذي (۸٦٦)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۰۲۲)

⑧۶ السنن الكبرٰى للبيهقي ۷/ ۱۳۲

⑧۷ السنن الكبرٰى للبيهقي ۷/ ۱۳۳

⑧۸ السنن الكبرٰى للبيهقي ۷/ ۱۳۳

١٧٥ ⑧⑨ عَنْ أَبِي حَاتِمِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَائَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكِحُوهُ إِلاَّ تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَ فَسَادٌ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ. قَالَ إِذَا جَائَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكِحُوهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ[89]

حضرت ابو حاتم مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس ایسا آدمی رشتہ کے لئے آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس کا نکاح کردو، اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ وفساد پھیلے گا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ اگرچہ اس میں (مفلسی وغیرہ) ہو۔ فرمایا: جب تمہارے پاس رشتہ کے لئے ایسا آدمی آجائے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس کا نکاح کردو۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

❻ حق مہر

حق مہر

١٧٦ ⑨⓪ عَنْ عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَّى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ[90] رَاجِع:١٢٢

حضرت عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شرط پورے کئے جانے کی سب سے زیادہ حق دار ہے جس کے ساتھ تم عورتوں کی شرمگاہیں اپنے اوپر حلال کرتے ہو (یعنی حق مہر)۔

جن اُمور میں مہر واجب ہو جاتا ہے

١٧٧ ⑨① عَنْ مُحَمَّدِ بنِ ثَوبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَشَفَ امْرَأَةً فَنَظَرَ إِلَى عَورَتِهَا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ[91]

حضرت محمد بن ثوبانؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیوی کو بے پردہ کرکے اس کے پوشیدہ اعضا کو دیکھ لیا تو اس پر حق مہر واجب ہو جاتا ہے۔

١٧٨ ⑨② عَنْ سَعْدِ بنِ زَيدِ الأَنْصَارِي قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ غِفَارٍ فَدَخَلَ بِهَا فَأَمَرَهَا فَنَزَعَتْ ثَوبَهَا فَرَأَى بِهَا بَيَاضًا مَنْ بَرَصٍ عِنْدَ ثَدْيِهَا فَانْمَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: خُذِي ثَوبَكِ فَأَصْبَحَ وَ قَالَ لَهَا إِلْحَقِي بِأَهْلِكِ فَأَكْمَلَ لَهَا صَدَاقَهَا[92]

حضرت سعد بن زید انصاریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غفار نامی قبیلے کی ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ خلوت میں جا کر، اسے کپڑے اتارنے کا کہا، اس نے حسبِ حکم کپڑے اُتارے تو آپ ﷺ کو اس کے پستان کے پاس پھلبہری کی طرح کی سفیدی نظر آئی۔ آپ ﷺ پیچھے ہٹ گئے اور اس سے کہا: کپڑے پہن لے۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے گھر چلی جاؤ اور اسے اس

---

⑧⑨ صحيح سنن الترمذي (٨٦٦)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٢٢)

⑨⓪ صحيح مسلم (٣٤٥٧) ⑨① السنن الكبرى للبيهقي ٧/ ٢٥٦

⑨② السنن الكبرى للبيهقي ٧/ ٢٥٦

کا حق مہر مکمل ادا کر دیا۔

۱۷۹ ⑨③ عَنْ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَ إِمْرَأَةً مِنْ بَنِی غِفَارٍ فَلَمَّا أُدْخِلَت عَلَيْهِ رَأَى بِكَشْحِهَا بَيَاضًا فَنَأَى عَنْهَا وَقَالَ أَرْخِي عَلَيكِ فَخَلَّى سَبِيلَهَا ⑨③

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنوغفار کی ایک عورت سے شادی کی، جب اس کو خلوت میں لایا گیا تو آپ ﷺ کو اس کے پہلو میں سفیدی نظر آئی۔ آپ ﷺ اس سے دور ہٹ گئے اور کہا کہ اپنے کپڑے پہن لو۔ پھر آپؐ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

۱۸۰ ⑨④ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ بُصْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اِسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا ⑨④ اُنظر:۲۶۳

حضرت سعید بن مسیّب نبی ﷺ کے ایک انصاری صحابی بصرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک پردہ نشین کنواری عورت کے ساتھ شادی کی۔ جب میں خلوت میں اس کے پاس گیا تو اسے حاملہ پایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کی وجہ سے حق مہر دیا جائے گا اور بچہ تمہارا غلام ہوگا۔ جب وہ بچہ جنم دے لے تو اسے کوڑے لگاؤ۔

حق مہر کا مستحق کون؟

۱۸۱ ⑨⑤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا اسْتُحِلَّ بِهِ فَرْجُ الْمَرْأَةِ مِنْ مَهْرٍ أَوْ عِدَةٍ فَهُوَ لَهَا وَمَا أُكْرِمَ بِهِ أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ وَلِيُّهَا بَعْدَ عَقْدَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ الرَّجُلُ بِهِ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ ⑨⑤

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حق مہر یا دیگر سامان جس کے ساتھ عورت کی شرم گاہ کو حلال کیا جائے، وہ عورت کے لئے ہے اور وہ چیز جس سے نکاح کے بعد اس کے باپ، بھائی یا سرپرست کی عزت افزائی کی جائے وہ اُنہی کی ہوگی۔ آدمی، بیٹی یا بہن کی وجہ سے تعظیم وتکریم کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

ہم بستری سے قبل فوت ہو جانے سے عورت کو مہر مثل دینا

۱۸۲ ⑨⑥ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُتْبَةَ بنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أُتِیَ فِی رَجُلٍ بِهَذَا الْخَبَرِ . قَالَ: فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ شَهْرًا أَوْ قَالَ: مَرَّاتٍ؟ قَالَ: فَإِنِّی أَقُولُ فِيهَا إِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا ، لاوَكْسَ ، وَلاشَطَطَ ، وَإِنَّ لَهَا الْمِيرَاثُ ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّی وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ . فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فِيهِمُ الْجَرَّاحُ ، وَ أَبُوسِنَانٍ فَقَالُوا: يَا ابنَ مَسْعُودٍ: نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

⑨③ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/ ٢١٤

⑨④ ضعيف سنن أبي داؤد (٤٦٥ ، ٤٦٦)؛ سنن الدارقطني ٣/ ٢٥١؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٢٠٠ وفي رواية: الرجل هو أبونضر الغفاري (علل الحديث لابن منذر ١٠/ ٢٥١)

⑨⑤ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/ ٢٤٨

قَضَاهَا فِينَا فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ، وَإِنَّ زَوجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الأَشْجَعِي كَمَا قَضَيتَ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا، حِينَ وَافَقَ قَضَائُهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ (۹۶)

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو اس آدمی کے بارے میں خبر دی گئی (جس نے اپنی بیوی کے حق مہر کا تعین نہیں کیا تھا اور وہ اس سے قبل ہی فوت ہو گیا) راوی کا بیان ہے کہ تین لوگ ان کے پاس ایک مہینہ تک، یا کہا کہ کئی بار آئے تو اُنہوں نے فرمایا: میری اس مسئلہ کے بارے میں رائے یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے قبیلے یا خاندان کی عورتوں جتنا حق مہر ہوگا، نہ کم نہ زیادہ، اور یہ کہ وہ میراث کی حق دار ہوگی اور اس پر عدت ہوگی۔ یہ جواب اگر صحیح ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے بری ہیں۔ اس پر اشجع قبیلے سے کچھ لوگ اُٹھے، ان میں جراح اور ابوسنان بھی تھے، ان دونوں نے کہا: اے ابن مسعودؓ! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان بروع بنت واشق کے بارے میں اسی طرح فیصلہ کیا تھا۔ اس کا خاوند ہلال بن مرہ اشجعی تھا۔ جیسا کہ آپ نے فیصلہ کیا ہے۔ راوی نے کہا: عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے ساتھ اپنے فیصلے کی موافقت پر بہت خوش ہوئے۔

۱۸۳ (۹۷) عَنْ عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ؟ قَالَ نَعَمْ. وَ قَالَ لِلْمَرْأَةِ: أَتَرْضِينَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ نَعَمْ. فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ، فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يُفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يُعْطِهَا شَيئًا، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيبِيَةَ، وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيبِيَّةَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيبَرَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ:إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ زَوَّجَنِي فُلَانَةَ، وَلَمْ أُفرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيئًا، وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَعْطَيتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِأَةِ أَلْفٍ (۹۷)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: اگر میں تمہاری شادی فلاں عورت کے ساتھ کردوں تو کیا تمہیں پسند ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، پسند ہے۔ اس کے بعد عورت سے کہا: اگر میں تیری شادی فلاں مرد سے کردوں تو تجھے پسند ہے؟ اس نے بھی اپنی رضا مندی کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے دونوں کی شادی کرا دی۔ اس آدمی نے مہر کی ادائیگی اور تعین کے بغیر ہی اس کے ساتھ ہم بستری کرلی۔ یہ آدمی ان لوگوں میں سے تھا جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والے ہر آدمی کے لئے خیبر سے حصہ رکھا گیا تھا۔ وہ فوت ہونے لگا تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فلاں عورت کو میرے نکاح میں دیا تھا اور میں نے اس کے لئے نہ حق مہر کا تعین کیا تھا اور نہ ہی اسے کوئی اور چیز دی تھی اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا خیبر کا حصہ اسے حق مہر میں دیا۔ عورت نے وہ حصہ لے لیا اور اسے ایک لاکھ میں بیچا۔

کم از کم مقدارِ مہر

۱۸۴ (۹۸) عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدِ السَّاعِدِي قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ أَهَبُ

(۹۶) صحيح سنن أبي داؤد (١٨٥٨)؛ سنن أبي داود (٢١١٤)؛ صحيح سنن النسائي (٣١٣٥، ٣١٤٨)؛ المستدرك للحاكم ٢/ ١٨٠ (صحيح على شرط مسلم ولم يخرجه ووافقه الذهبي)

(۹۷) صحيح سنن أبي داؤد (١٨٥٩)؛ المستدرك للحاكم ٢/ ١٨٢

لَكَ نَفْسِي ، قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ . وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ: لاَ وَاللهِ يَارَسُولَ اللهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُر هَلْ تَجِدُ شَيْئًا ، فَذَهَبَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لاَ وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُنْظُر وَلَو خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ:لاَ وَاللهِ يَارَسُولَ اللهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَالَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاتَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأُمِرَ بِهِ فَدُعِيَ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرآنِ؟ قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَ سُورَةُ كَذَا - عَدَّدَهَا - فَقَالَ: تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرآنِ [۹۸]

حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: میں آپ ﷺ کو اپنا آپ ہبہ کرنے آئی ہوں: راوی کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے اس کا اوپر نیچے سے اچھی طرح جائزہ لیا، پھر آپ ﷺ نے سر نیچے جھکا لیا۔عورت نے جب دیکھا کہ آپ ﷺ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر رہے ہیں تو وہ وہیں بیٹھ گئی۔آپؐ کے صحابہؓ میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ، اگر آپ ﷺ کو ضرورت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! بخدا کچھ نہیں ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر جاؤ اور دیکھو کوئی چیز ملتی ہے؟ وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور کہا: بخدا گھر میں مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دیکھو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! بخدا لوہے کی انگوٹھی تک بھی نہیں ملی، البتہ یہ میرا تہبند ہے۔ سہل نے کہا: اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔(صرف تہبند باندھے ہوئے تھا): کہنے لگا: آدھا اس کو دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تیرے اس تہبند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اوڑھ لو تو اس پر نہیں رہے گی اور اگر وہ اوڑھ لے تو تم پر نہیں رہے گی۔وہ آدمی بیٹھ گیا، کافی دیر بیٹھنے کے بعد اٹھ کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلوایا اور اس سے پوچھا: قرآن پاک کا کوئی حصہ یاد ہے؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے......اس نے یاد کی ہوئی تمام سورتوں کے نام گنوائے......آپ ﷺ نے پوچھا: یہ سورتیں تمہیں زبانی یاد ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! قرآن پاک کی ان حفظ کی ہوئی سورتوں کے عوض میں نے اس عورت کا نکاح تم سے کر دیا۔

۱۸۵ (۹۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَامِرِ بنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَ عَلَى نَعْلَينِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ نِكَاحَه [۹۹]

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنوفزارہ کے ایک آدمی نے جوتوں کے ایک جوڑے کے عوض نکاح کیا تو نبی ﷺ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا۔

---

(۹۸) صحيح البخاري (٥٠٨٧)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٥٦)؛ فتح الباري ٨/ ٣٨٦

(۹۹) ضعيف سنن ابن ماجه (٤١٣)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ١٣٨

۱۸۶ ⑩عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاتَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلاَّ الأَكْفَاءَ وَلاَيُزَوِّجُهُنَّ إِلاَّ الأَوْلِيَاءُ، وَلاَ مَهْرَ دُونَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ⑩ رَاجِع:۱۵۸

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کا نکاح صرف ان کے ہم پلہ لوگوں سے کرو اور ان کی شادی صرف ان کے سرپرست ہی کریں اور یہ کہ دس درہم سے کم کوئی حق مہر نہیں ہے۔

۱۸۷ ⑩عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ: مَاعِنْدِي شَيءٌ قَالَ: أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةَ ①

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے ساتھ نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: فاطمہؓ کو (مہر میں) کوئی چیز دو۔ حضرت علیؓ نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہاری وہ حطمی ڈھال کہاں ہے؟

۱۸۸ ⑩عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّ عَلِيًّا أَصْدَقَ فَاطِمَةَ ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ اثْنَتَي عَشَرَةَ أُوْقِيَةً ②

صفوان بن سلیم کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ نے فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کو مہر میں بارہ اوقیے (۱۸/اونس) دیئے تھے۔

۱۸۹ ⑩عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بنَ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ بَشَاشَةَ الْعُرسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ* مِنْ ذَهَبٍ ③

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کھجور کی ایک گٹھلی کے برابر سونے کے عوض ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ جب نبی ﷺ نے شادی کی خوشی دیکھی تو پوچھا: انہوں نے جواب دیا میں نے ایک گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کرلی ہے۔

۱۹۰ ⑩عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ صَدَاقُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:كَانَ صَدَاقُهُ فِي أَزْوَاجِهِ اثْنَتَى عَشَرَةَ أُوْقِيَةً وَنَشًّا . هَلْ تَدْرِي مَا النَّشُّ؟ هُوَ نِصْفُ أُوقِيَةٍ . وَذَلِكَ خَمْسُ مِأَةِ دِرْهَمٍ ④

حضرت ابوسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا حق مہر کتنا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ کی تمام بیویوں کا حق مہر بارہ اوقیے اور ایک نش ہوتا تھا، جانتے ہو نش کیا چیز ہے؟ نش نصف اوقیہ کو کہتے ہیں اور یہ کل پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

---

⑩ السنن الکبریٰ للبیهقي ۷/ ۱۳۳

① صحيح سنن أبي داؤد (۱۸٦٥)؛صحيح سنن النسائي (۳۱٦۰)؛ المستدرك للحاكم ۲/ ۱۸۵ (صحيح ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)

② مصنف عبدالرزاق (۱۰٤۰۲)

③ صحيح البخاري (۵۱٤۸، ۵۱۵۵، ۵۱٦۷، ٦۰۸۲)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ۷/ ۲۳۷؛ صحيح سنن النسائي (۳۱۷۲)؛ صحيح مسلم ۹/ ۲۱۹ (۳٤۷۵)؛ صحيح سنن أبي داؤد (۱۸۵٤)

* نواۃ: عربوں کے ہاں سونے کے پانچ درہموں کے برابر مقدار کا نام (امام خطابی)

④ صحيح سنن ابن ماجه (۱۵۳۱)

١٩١ ⑩⑤عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ عَائِشَةَ عَلَى مَتَاعِ بَيتٍ قِيمَتُهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا⑤

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ پچاس درہم قیمت کے گھریلو سامان پر نکاح کیا۔

١٩٢ ⑩⑥ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ: أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِمْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَي عَشَرَةَ أُوقِيَةً⑥

حضرت ابو جفا سلمیؓ بیان کرتے ہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: خبردار! عورتوں کو حق مہر دینے میں مبالغہ سے کام نہ لو، کیونکہ یہ چیز اگر دنیا میں باعث عزت یا اللہ کے ہاں تقویٰ کا سبب ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اس کام کو کرنے کے زیادہ حقدار تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی کسی بھی بیوی کو یا بیٹی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ حق مہر نہیں دیا۔

١٩٣ ⑩⑦ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيدِ اللهِ بنِ جَحشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلِ ابنِ حَسَنَةَ⑦

حضرت اُمّ حبیبہؓ عبداللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں۔ عبداللہ ارضِ حبشہ میں فوت ہو گئے تو شاہِ حبشہ نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا اور انہیں اپنی طرف سے چار ہزار درہم حق مہر دیا اور انہیں شرحبیل بن حسنہؓ کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔

١٩٤ ⑩⑧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ الصَّدَاقُ إِذا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَ أَوَاقٍ⑧

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے، اس وقت حق مہر دس اوقیہ (۴۰۰ درہم) تھا۔

ولی کے بغیر نکاح میں ہم بستری کی صورت میں مہر مثل

١٩٥ ⑩⑨عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ بِغَيرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَإِنْ نَكَحَتْ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ⑨

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے، اگر وہ ایسا کرے تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔ پھر اگر سرپرست اسے درست قرار دے دے تو اس کے لئے مہر مثل ہے۔ اگر ان کا اس ضمن میں اختلاف ہو جائے تو جس کا ولی نہ ہو، حاکم اس کا ولی ہے۔

---

⑤ ضعيف سنن ابن ماجه (٤١٤)

⑥ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٥٢)؛ مصنف عبدالرزاق (١٠٤٠٤)

⑦ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٥٣)؛صحيح سنن ابن ماجه (٣١٤٢)

⑧ صحيح سنن النسائي (٣١٤٠)

⑨ السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ١٢٤

❼ بیوی کے حقوق

بیوی کا نفقہ

۱۹٦ ⑪⓪ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ: إِنَّ أَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيسَ يُعْطِينِى مَا يَكْفِينِى وَوَلَدِى إِلاَّ مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَايَعْلَمُ فَقَالَ: خُذِى مَايَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ[⑪⓪]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہندہ بنت عتبہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے کیونکہ وہ مجھے خرچہ نہیں دیتا ہے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو، سوائے اس کے کہ میں اس کی لاعلمی میں کچھ لے لوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: عرف کے مطابق اور اپنے بچوں کے لئے بقدر کفایت لے لیا کرو۔

جب خاوند بیوی کو نفقہ نہ دے سکے تو بیوی کو چھوڑ دے

۱۹۷ ⑪⑪ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَاتَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِى وَ إِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِى ، وَ يَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِى وَاسْتَعْمِلْنِى وَيَقُولُ الإِبْنُ أَطْعِمْنِى إِلَى مَنْ تَدَعُنِى[⑪⑪]

حضرت ابو ہریرہؓ کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے کہ اس کے بعد انسان مستغنی رہے، (دوسروں کا محتاج نہ ہو) اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور صدقے کی ابتدا ان لوگوں سے کرو جو تمہاری کفالت میں ہیں۔ عورت کہتی ہے یا مجھے کھلاؤ پلاؤ یا طلاق دے دو، غلام کہتا ہے مجھے کھانا دو اور کام لو اور بیٹا کہتا ہے مجھے اس وقت تک کھلاؤ، جب تک مجھے چھوڑ نہیں دیتے۔

۱۹۸ ⑪② عَنْ أَبِى الزِّنَادِ قَالَ: سَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ لَايَجِدُ مَايُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ: قُلْتُ: سُنَّةٌ قَالَ: نَعَمْ سُنَّةٌ[⑪②]

حضرت ابوزناد کا بیان ہے کہ میں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی کے پاس اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے۔ راوی نے کہا: اس پر میں نے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! سنت ہے۔

حق زوجیت

۱۹۹ ⑪③ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِى يَومِ الْمَرأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ: ﴿تُرْجِي مَنْ

---

⑪⓪ صحيح البخاري (٥٣٥٩ ، ٥٣٦٤ ، ٥٣٩٥ ، ٧١٨٠)؛ صحيح مسلم (٤٤٥٤)؛ شرح السنة للبغوى (٢١٥٠)

⑪⑪ صحيح البخاري (٥٣٥٥)؛ سنن الدارقطني ٣/ ٢٩٧ (وسنده صحيح)

⑪② مصنف عبدالرزاق (١٢٣٥٧)؛ سنن الدارقطني ٣/ ٢٩٧

تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾* قَالَتْ مُعَاذَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَاكُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: أَقُولُ: إِنْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوْثِر أَحَدًا عَلَى نَفْسِي ⑬

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آیتِ کریمہ ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ ''کہ اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہو الگ رکھو اور جسے چاہو اپنے ساتھ رکھو'' نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ جب ہم بیویوں میں کسی کی باری میں ہوتے تو ہم سے (کسی دوسری کے پاس جانے کے لئے) اجازت مانگتے تھے۔ معاذؓ کہتے: میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: آپؓ جواب میں کیا کہتی تھیں؟ کہا: میں کہا کرتی تھی کہ اس بارے میں اگر مجھے اختیار دیا جائے تو میں اپنے آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

گم شدہ خاوند کی بیوی کا مسئلہ

۲۰۰ ⑪④ عَنِ الْمُغِيرَةِ بنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ اِمْرَأَتُهُ حَتَّى يَأتِيهَا الْبَيَانُ⑭

حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گم شدہ آدمی کی بیوی اس وقت تک اس کی زوجیت میں رہے گی، جب تک کہ اس کے پاس کوئی واضح خبر نہ آ جائے۔

سفر پر جانے کے لیے قرعہ کے ذریعے ایک بیوی کا انتخاب کرنا

۲۰۱ ⑪⑤ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ وَكَانَ يُقَسِّمُ بَينَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ: أَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلاتَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلاَ أَمْلِكُ⑮

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، (جس کا قرعہ نکل آتا اس کو ساتھ لے جاتے) اور ان کے درمیان باریوں کی تقسیم میں ہمیشہ انصاف کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اے اللہ! یہ میرا رویہ اس چیز کے بارے میں ہے جو میرے اختیار میں ہے اور جس پر تجھے اختیار ہے، مجھے نہیں، اس کے بارے میں مجھے ملامت نہ کرنا۔

زوجات سے عدل

۲۰۲ ⑪⑥ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَيُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مَكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَومٌ إِلاَّ وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيرِ مَسِيسٍ حَتّٰى يَبْلُغَ إِلَى الَّتِي هُوَ يَومُهَا فَيَبِيتُ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَودَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ أُسِنَّتْ وَفَرِقَتْ أَنْ يُفَارِقَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَارَسُولَ اللهِ يَومِي لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا قَالَتْ: نَقُولُ فِي ذٰلِكَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَفِي أَشْبَاهِهَا ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلاجُنَاحَ عَلَيهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَينَهُمَا

⑬ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٦٩)

* الأحزاب ٣٣: ٥١

⑭ سنن الدارقطني ٣/ ٣١٢، السنن الكبرٰى للبيهقي٧/ ٤٤٥ (فيه سوار بن مصعب وهذا حديث معلول)

⑮ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٠٤)

صُلْحًا* ﴾ ⑯

حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں قیام کی باری کے معاملے میں کسی کو دوسری پر ترجیح نہیں دیتے تھے، بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ دن کے وقت ہر بیوی کے پاس نہ جاتے اور ہر بیوی کو وظیفہ زوجیت کے علاوہ ہر لحاظ سے قربت دیتے، تا آنکہ آپ ﷺ اس بیوی کے پاس چلے جاتے جس کی باری ہوتی اور پھر رات اسی کے پاس رہتے، حضرت سودۃ بنت زمعہؓ جب بوڑھی ہوگئیں اور انہیں خدشہ ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ کہیں اسے چھوڑ نہ دیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنی باری عائشہؓ کو دیتی ہوں، آپ ﷺ نے ان کی یہ پیشکش قبول کرلی۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ اور اس طرح کے دیگر حالات کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَاجُنَاحَ عَلَيهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَينَهُمَا صُلْحًا﴾ ''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی جانب سے نفرت یا بے تعلقی کا خدشہ ہو تو کوئی حرج نہیں کہ دونوں آپس میں صلح کرلیں۔''

۲۰۳ ⑪⑦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَت عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بينَهُمَا جَاءَ يَومَ الْقِيَامَةِ وَشَقُّهُ سَاقِطٌ ⑰

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو بیویاں رکھنے والا آدمی اگر ان کے درمیان انصاف نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔

دوسری شادی کے موقعہ پر سابقہ بیوی کے لئے دنوں کی تقسیم

۲۰۴ ⑪⑧ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لِلْبِكْرِ سَبْعَةٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلاثَةٌ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى نِسَائِهِ ⑱

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کنواری کے لئے سات راتیں ہیں اور شوہر دیدہ کے لئے تین، پھر اپنی دوسری بیویوں کے پاس جائے۔

۲۰۵ ⑪⑨ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَّمَ وَ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاثًا ثُمَّ قَسَّمَ ، قَالَ أَبُوقِلابَةَ وَلَوشِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ⑲

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی اگر شوہر دیدہ بیوی پر کنواری کو بیاہ کر لائے تو اس کے ہاں سات راتیں رہے، اس کے بعد باری تقسیم کرے اور اگر کنواری بیوی پر شوہر دیدہ کو بیاہ کر لائے تو اس کے ہاں تین راتیں ٹھہرے، اس کے بعد باری مقرر کرے۔ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انسؓ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مرفوع بیان کی ہے۔

---

⑯ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٦٨)؛ المستدرك للحاكم ٢/ ١٨٦

* النساء ٤:١٢٨

⑰ صحيح سنن الترمذي (٩١٢)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٠٣) ⑱ سنن الدارقطني ٣/ ٢٨٣

⑲ صحيح البخاري (٥٢١٤)؛ صحيح سنن الترمذي (٩١١)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٥٥٥)

۲۰۶ ⑫⓪ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِی [20]

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کے بعد ان کے ہاں تین راتیں قیام کیا اور فرمایا: تم اپنے گھر والے کے نزدیک حقیر نہیں ہو (کہ تمہاری حق تلفی ہو) اگر تم چاہتی ہو تو میں تمہیں سات دن دیتا ہوں۔ اگر تمہارے لئے سات دن کروں تو پھر اپنی تمام بیویوں کے لئے سات دن کروں گا۔

۲۰۷ ⑫① عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَفِيَّةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَكَانَتْ ثَيِّبًا [21]

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے صفیہؓ سے شادی کی تو آپ ﷺ ان کے ہاں تین دن ٹھہرے، صفیہ شوہر دیدہ تھی۔

دُبر میں جماع حرام ہے

۲۰۸ ⑫② عَنْ خُزَيْمَةَ بنِ ثَابِتٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [22]

حضرت خزیمہ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیان حق سے نہیں شرماتا۔ تم اپنی بیویوں کی دبر میں جماع نہ کرو۔

۲۰۹ ⑫③ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى إِمْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا» [23]

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی کی دبر میں جماع کرتا ہے۔

۲۱۰ ⑫④ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تِلْكَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرَى يَعْنِي إِتْيَانَ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا [24]

عبداللہ بن عمرؓ رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں (کہ آپؐ نے فرمایا:) یہ لواطت صغریٰ ہے، یعنی عورت کی دبر میں جماع کرنا۔

۲۱۱ ⑫⑤ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ: إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهلَهُ فِي فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿نِسَائُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ*﴾ [25]

حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ یہود کا یہ نظریہ تھا کہ اگر آدمی بیوی کی پشت کی طرف سے شرمگاہ میں جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَائُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتی

---

⑳ صحيح مسلم (٣٦٠٦-٣٦٠٨)؛ مصنف عبدالرزاق (١٠٦٤٤)؛ شرح السنة (٢٣٢٧)

㉑ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٦٣)

㉒ سنن ابن ماجه (١٩٢٤) (صحيح)

㉓ سنن أبي داود (٢١٦٢) (حسن)

㉔ السنن الكبرىٰ للبيهقي ١٩٨/٧

㉕ سنن أبي داود (٢١٦٣) (صحيح)

* البقرة ٢٢٣:٢

ہیں، اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔"

۲۱۲ ⑯عن ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ- وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ اَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُوْدٍ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ، وَكَانُوْا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِيْ الْعِلْمِ، فَكَانُوْا يَقْتَدُوْنَ بِكَثِيْرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَلَّا يَأْتُوْا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذٰلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُوْنُ الْمَرْأَةُ، فَكَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوْا بِذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُوْنَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُوْنَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَ مُسْتَلْقِيَاتٍ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ:اِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ، فَاصْنَعْ ذٰلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِيْ حَتّٰى شَرِيَ* أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ﴿ نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ**﴾أَيْ مُقْبِلَاتٍ، مُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِيْ ذٰلِكَ مَوْضِعُ الْوَلَدِ⑯

ابن عباسؓ فرماتے ہیں، اللہ ابن عمرؓ کو معاف فرمائے، انہیں وہم ہوگیا ہے۔(ان کا خیال تھا کہ 'أنى شئتم' سے مراد وطی کرنا ہے خواہ قبل میں ہو یا دبر میں، حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے) واقعہ یہ ہے کہ ان یہودیوں کے ساتھ انصار کا ایک بت پرست قبیلہ رہائش پذیر تھا اور وہ یہود کو اہل کتاب ہونے کے ناطے علم وفضل میں اپنے سے برتر سمجھتے تھے اور بے شمار امور میں ان کی اتباع کرتے تھے۔ اہل کتاب کے ہاں یہ رواج تھا کہ اپنی عورتوں کو چت لٹا کر جماع کیا کرتے تھے کیونکہ اس میں عورت کا ستر زیادہ چھپا رہتا ہے۔ اس لئے انصار میں بھی یہ عادت چل پڑی تھی لیکن اہل قریش اپنی عورتوں کو خوب برہنہ کرتے تھے اور آگے سے، پیچھے سے، چت لٹا کر، مختلف طریقوں سے لذت اٹھاتے تھے۔ جب مہاجرین مدینہ آئے تو ایک مہاجر نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہا۔ عورت نے انکار کردیا اور کہا: ہمارے لوگ ایک ہی آہنگ پر جماع کرتے ہیں (یعنی چت لٹا کر) ویسا ہی کرو ورنہ مجھ سے الگ رہو۔ ان دونوں کی بات لوگوں میں پھیل گئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی ان کی بات معلوم ہوگئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَائُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُم﴾ "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو آؤ، آگے سے، پیچھے سے، چت لٹا کر، لیکن بچے کی جائے پیدائش میں۔"

بیوی کے حقوق

۲۱۳ ⑰ عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اِكْتَسَيْتَ وَلَاتَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَاتُقَبِّحْ وَلَاتَهْجُرْ إِلاَّ فِي الْبَيْتِ⑰

حضرت معاویہ قشیریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جب تو خود کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو خود پہنے تو اس کو بھی پہنا اور اس کے چہرہ پر مت مار اور اس کے ساتھ گالی گلوچ نہ کر اور گھر کے علاوہ اس سے الگ نہ رہ۔

---

⑯ صحيح سنن أبي داود(١٨٩٦) * شرٰى: أى ظهر خبرهما وأصله شري البرق يلمع ** البقرة ٢:٢٢٣

⑰ صحيح سنن أبي داود (١٨٧٥)

٢١٤ ⑫⑧ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ: اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ. لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا إِنَّ لَكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلاَ يُوَطِّئَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ. وَلاَ يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلاَ وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ[28]

حضرت سلمان بن عمرو بن احوص بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ آپؐ نے حمد وثنا کے بعد وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتا ہوں، اس پر عمل کرو۔ بے شک وہ تمہاری ماتحت ہیں، لیکن تمہیں ان پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان کے بستر الگ کردو اور ان کو مارو، لیکن مار وحشیانہ نہ ہو۔ لیکن اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان پر کوئی زیادتی نہ کرو۔ بے شک تمہارے حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے بھی تم پر حقوق ہیں۔ تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے کہ وہ کسی کو تمہارے بستر پر نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ کسی ایسے شخص کو تمہارے گھر آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اور ان کا حق تمہارے پر یہ ہے کہ تم قیام و طعام اور لباس کا ان کے لئے اچھا انتظام کرو۔

بیوی کو تھپڑ مارنا

٢١٥ ⑫⑨ عن الْحَسَنِ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا لَطَمَ امْرَأَتَهُ فَخَاصَمَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ مَعَهَا أَهْلُهَا فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ فُلاَنًا لَطَمَ صَاحِبَتَنَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ وَلاَيَقْضِي قَضَاءً فَنَزَلَتْ: ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ*﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرَدْنَا أَمْرًا وَأَرَادَ اللهُ أَمْرًا[29]

حضرت حسن کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تھپڑ مارا، وہ اپنا مقدمہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئی، اس عورت کے گھر والے بھی اس کے ساتھ آئے۔ عورت کے گھر والے کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں آدمی نے ہماری عزیزہ کو تھپڑ مارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: قصاص لیا جائے گا، قصاص لیا جائے گا۔ ابھی آپ ﷺ نے یہ فیصلہ نافذ نہیں کیا تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ﴾ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم نے کچھ اور چاہا، لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کچھ اور تھی۔

بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہیں کرسکتی

٢١٦ ⑬⓪ عن خِيرَةَ اِمْرَأَةِ كَعْبِ بنِ مَالِكٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهَذَا،

---

[28] صحيح سنن ابن ماجه (١٦٠١)

[29] الدر المنثور ٢/ ١٥١؛ أسباب النزول للواحدي (١٤٩)؛ تفسير الطبري ٨/ ٢٩١

* النساء ٤:٣٤

فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَيَجُوزُ لِلْمَرأَةِ فِي مَالِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوجِهَا فَهَلْ اِسْتَأْذَنْتِ كَعْبًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى كَعْبِ بنِ مَالِكٍ، زَوْجِهَا فَقَالَ: هَلْ أَذَنْتَ لِخِيرَةَ أَنْ تَتَصَدَقَ بِحُلِيِّهَا؟ فَقَالَ نَعَمْ، فَقَبِلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا⑳

حضرت خیرة جو کعب بن مالکؓ کی بیوی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا زیور لے کر آئیں اور کہنے لگیں: میں یہ زیور صدقہ کرتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: عورت کے لئے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے بھی صدقہ کرنا ناجائز ہے تو کیا تو نے کعبؓ سے اجازت لی ہے؟ وہ کہنے لگیں: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خاوند کعب بن مالک کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا: کیا تو نے خیرة کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے؟ وہ کہنے لگے: جی ہاں! تو رسول ﷺ نے وہ زیور اس سے قبول فرمالیا۔

۲۱۷ ㉛ عن عَمرِو بْنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَةٍ خَطَبَهَا، لاَيَجُوزُ لاَمْرَأَةٍ فِي مَالِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوجِهَا، إِذْ هُوَ مَلِكَ عِصْمَتَهَا㉛

حضرت عمرو بن شعیب، وہ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: عورت کے لئے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال سے صدقہ کرنا ناجائز ہے جب تک کہ وہ اس کی عصمت (عقدِ نکاح) کا مالک ہے۔ (مراد جب تک وہ اس کے نکاح میں ہے۔)

⑳ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٣٥)

㉛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٣٤)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل دوم: نکاح

❶ قبل از نکاح اُمور

◉ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو عورتوں سے الگ رہنے سے منع فرمایا، دیکھئے فیصلہ نمبر ۱۱۶ چنانچہ جب عثمان بن مظعون کی اس بات کا آپ ﷺ کو علم ہوا کہ وہ شادی نہ کرنے یا عورتوں سے کنارہ کشی کا فیصلہ کر چکے ہیں تو آپ ﷺ نے انہیں بلا کر اس کام سے روکا اور اپنی سنتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ فیصلہ نمبر ۱۱۷

◉ صحابہ کرام جب جہاد پر جایا کرتے تو اس موقع پر چند ماہ کے لئے اپنی بیویوں کی غیر موجودگی ان کے لئے کافی مشکل پیدا کرتی، چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے خصی (دائمی طور پر مردانہ صلاحیت کا خاتمہ) ہوجانے کی اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے اس سے انہیں منع فرمادیا، فیصلہ نمبر ۱۱۸...... ایسے ہی حضرت ابوہریرہ نے مالی استطاعت نہ ہونے کی بنا پر آپ ﷺ سے خصی ہونے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی یہ اجازت دینے سے انکار کردیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں نکاح نہ کرنے کو پسند نہیں کیا گیا اور دائمی طور پر اس ازدواجی صلاحیت کے خاتمے کی کوئی اجازت بھی نہیں دی۔

◉ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو پاک دامن عورتوں سے نکاح کی ترغیب دی اور فیصلہ نمبر ۱۲۰ میں مشرکہ عورت کو جبکہ فیصلہ نمبر ۱۲۱ میں عیسائی اور یہودی عورت سے شادی کو یہ قرار دیا کہ مشرکہ تو پاک دامن نہیں اور ایسی شادیوں سے انسان پاک دامن نہیں رہ سکتا۔

◉ نبی کریم ﷺ نے قرار دیا کہ وہ شرائط جو نکاح کے موقع پر عائد کی جائیں، ان کو پورا کرنے کی سب سے پہلے فکر کرنی چاہئے، فیصلہ ۱۲۲

◉ کفر کی حالت میں کیا گیا نکاح اسلام لانے کی صورت میں برقرار رہتا ہے، جیسا کہ فیصلہ نمبر ۱۲۴ میں نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو ان کے خاوند ابو العاص کے پاس سابقہ نکاح میں ہی واپس بھیج دیا۔ اور فیصلہ نمبر ۱۲۳ میں ایک عورت کو واپس اس کے شوہر کے پاس سابقہ نکاح میں ہی جانے کا حکم دیا جبکہ وہ شوہر بھی اس کے ساتھ ہی اسلام لایا تھا، البتہ شوہر اگر اس کے ساتھ ہی اسلام نہیں لایا تو اس صورت میں وہ عورت درمیانی وقفہ میں آگے نکاح کرسکتی ہے، لیکن نئے نکاح سے قبل اگر شوہر بھی مسلمان ہوجائے تو یہ شوہر ہی اپنی بیوی کا زیادہ حق دار ہے۔

◉ احرام کی حالت میں نکاح کرنا اور رخصتی وغیرہ درست نہیں ہے جیسا کہ فیصلہ نمبر ۱۲۵ میں فرمان نبوی موجود ہے، ایسے ہی نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ سے حالت احرام میں نہ تو نکاح کیا اور نہ ہی ان کی رخصتی اس حالت میں ہوئی، جیسا کہ فیصلہ نمبر ۱۲۷ میں اس کی صراحت موجود ہے، البتہ فیصلہ نمبر ۱۲۶ والی حدیث میں جو حالت احرام میں نکاح کرنے کا تذکرہ ہے تو یا اس کا مفہوم مقام حرم ہے،

نہ کہ حالتِ احرام یا پھر اس کو حضرت ابن عباس کی صغرسنی کی وجہ سے ان سے مخفی ہونے پر محمول کیا جائے گا، جبکہ ۱۲۷ فیصلے کے راوی یزید بن اصم تو وہ آدمی ہیں جو اس نکاح کے درمیان رشتہ طے کروانے والے تھے، اس لئے ان کی روایت زیادہ راجح اور معتبر ہے۔

- بیماری کی حالت میں نکاح کرنا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائے گئے مقدمہ میں آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا، نمبر ۱۲۸
- نکاح، طلاق اور رجوع کا ہنسی مذاق اور سنجیدگی ہر دو صورتوں میں اعتبار کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۱۲۹
- خاوند اور بیوی میں تقسیم کار یہ ہے کہ حضرت فاطمہ گھر میں چکی چلایا کرتی تھیں، چنانچہ اپنی مدد کے لئے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے جنگی قیدیوں میں سے ایک غلام کا مطالبہ کیا جو آپ ﷺ نہ دے سکے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ گھر کا داخلی کام بیوی کا ہے، فیصلہ نمبر ۱۳۰ ایسے ہی حضرت عائشہ نے اسامہ بن زید کی صغرسنی میں ان کا منہ دھونے کی کوشش کی لیکن ان کو یہ طریقہ نہ آیا۔ فیصلہ نمبر ۱۳۱

❷ نکاح کا پیغام

- جیسا کہ پیچھے فیصلہ نمبر ۱۲۵ میں گزر چکا ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے، ایسے ہی حالت احرام میں منگنی کا پیغام بھیجنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ اس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۳۲
- کسی آدمی کے نکاح کی بات طے پا جائے تو اس کے بعد اپنا پیغامِ نکاح بھیجنا درست نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۳۳
- منگنی کے وقت صاحب الرائے حضرات سے مشورہ کرنا چاہئے، بالخصوص شوہر دیدہ عورتوں کو مردوں کے بارے میں دیگر خیر خواہوں سے رائے لینا انتہائی مناسب ہے۔ جیسا کہ فاطمہ بنت قیس نے اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ سے مشورہ لیا۔ فیصلہ نمبر ۱۳۴

❸ تعددِ ازواج

- کسی شخص کو بھی چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت نہیں، اگر حالتِ کفر میں اس نے اس سے زیادہ شادیاں کر رکھی ہوں تو اس وقت اس کو یہ کہا جائے گا کہ ان میں چار کا انتخاب کرلو، جیسا کہ غیلان بن سلمہ، وہب اسدی اور قیس بن حارث کو نبی کریم ﷺ نے چار بیویوں کے انتخاب کی اجازت دی۔ ان حضرات کے پاس بالترتیب ۱۰، ۸ اور ۸ بیویاں تھیں۔ فیصلہ نمبر ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷
- مسلمانوں کو چار شادیوں کی اجازت ہے، البتہ آزاد عورت کے بعد آزاد سے ہی نکاح ہوسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۳۹ ...... جہاں تک لونڈی کا حکم ہے تو اس کے بعد آزاد عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔ جس کے پاس مہر موجود ہو تو آزاد عورت سے ہی نکاح کرے۔ فیصلہ نمبر ۱۳۸
- حضرت فاطمہ کی موجودگی میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے سے روک دیا، اور فرمایا کہ اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو پہلے سیدہ فاطمہؓ کو طلاق دو۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان دراصل اس وجہ سے ہے جو ایک اور حدیث میں ذکر ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: خبردار میں کوئی چیز حرام نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے لیکن اللہ کی قسم! بنتِ رسول اللہ ﷺ اور بنتِ عدو اللہ دونوں ایک گھر میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ (صحیح ابن حبان: رقم: ۷۱۸۵) البتہ آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اس سے مطلقاً فاطمہ کی موجودگی میں کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کرنے کی ترغیب کا اشارہ مل سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۴۰

- کسی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے سے نکاح کے لئے شوہر کو اس امر کا پابند کرے کہ وہ پہلے کو طلاق دے۔
- واقعہ نمبر ۱۴۲ میں بیویوں کی آپس میں فطری رقابت کا تذکرہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حفصہ نے نبی کریم ﷺ کو شہد پلایا، میٹھی چیزوں کی پسندیدگی کی وجہ سے آپ ﷺ کچھ زیادہ دیر حضرت حفصہ کے پاس ٹھہر گئے، حضرت عائشہ نے اس امر کو محسوس کرتے ہوئے حضرت سودہ اور صفیہ کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا کہ آپ ﷺ جس کے پاس بھی جائیں تو آپ ﷺ انہیں کہیں کہ آپ ﷺ کے منہ سے بدبو آرہی ہے۔ سودہ اور صفیہ نے ایسا ہی کیا، ان کا یہ فعل امر طبعی ہے، عورتیں اپنے شوہر کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے ایسے اسباب اختیار کرتی ہیں۔

④ ممنوع نکاح

- نکاحِ متعہ یعنی وقتی نکاح حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۴۴ میں غزوات کے موقع پر اس کی اجازت کا تذکرہ موجود ہے جبکہ فیصلہ نمبر ۱۴۳ میں اس نوعیت کا بنو عامر کی ایک عورت کا واقعہ ذکر ہوا ہے جس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کو ممنوع قرار دے دیا۔ فیصلہ نمبر ۱۴۵ میں حضرت عمرؓ کا یہ فرمان موجود ہے کہ جو آدمی یہ نکاح کرے تو اس کو رجم کیا جائے گا، الا یہ کہ کوئی چار آدمی نبی کریم ﷺ سے اس کے جواز کی گواہی دے دیں۔
- حق مہر کے بغیر دو مردوں کا ایک دوسرے کی عزیزہ سے باہم نکاح کرنا وٹہ سٹہ کہلا تا ہے، فیصلہ نمبر ۱۴۶ اور وٹہ سٹہ کا نکاح بھی فرمان نبوی کی رو سے حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۴۷
- کسی عورت کو تین طلاق دینے والے سابقہ شوہر کے لئے حلال کرنے کی نیت کیا جانے والا نکاح حلالہ ہے، یا جس نکاح میں صرف جنسی لذت ہی پیش نظر ہو، اور جنسی لذت کو حلال کرنے کے لئے وہ نکاح کیا گیا ہو تو یہ نکاح کی صورتیں جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۴۸ اور فیصلہ نمبر ۱۴۹ میں ایسے مرد کو کرائے کا سانڈ قرار دیا ہے۔
- خونی رنسبی تعلق والی خواتین کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں ۔ چنانچہ پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۴۱...... حضرت عائشہ نے بھی نبی کریم ﷺ کی تلوار کے قبضے میں یہ ہدایت لکھی ہوئی پائی کہ ان خواتین کو نکاح میں جمع نہیں کیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۱۵۲
- ایسے ہی دو بہنوں کو بھی ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا ناجائز ہے۔ اگر کسی نے حالت کفر میں ایسا کرلیا تو اسلام لاتے ہوئے اس کو ایک بہن کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کرنا ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۱۵۳...... حضرت ام حبیبہ نے نبی کریم ﷺ کو اپنی بہن سے نکاح کرنے کی پیشکش کی تو آپؐ نے جواب دیا کہ ایسا کرنا میرے لئے جائز نہیں ہے کہ میں دو بہنوں کو اپنے نکاح میں اکٹھا کروں۔ فیصلہ ۱۵۴
- البتہ کوئی شخص کسی عورت کی خونی قریبی رشتہ دار سے زنا کرلے تو اس صورت میں اس عورت سے نکاح کرنا اس کے لئے ناجائز نہیں ہوگا کیونکہ زنا سے کوئی حرمت نکاح ثابت نہیں ہوتی۔ فیصلہ نمبر ۱۵۵
- حرام نکاحوں میں ساس سے نکاح بھی حرام ہے اور بیوی کی سابقہ شوہر سے بیٹی سے بھی نکاح حرام ہے۔ البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ فقط نکاح کرلینے سے ہی ساس سے نکاح حرام ہوجاتا ہے، جبکہ سابقہ شوہر کی بیٹی سے نکاح اس وقت حرام ہوتا ہے، جب بیوی

سے ازدواجی تعلق قائم کرلیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۱۵۶ مشہور قاعدۂ فقہیہ ہے:

الدخول بالأمهات لا يحرم البنات ولكن العقد على البنات يحرم الأمهات (موسوعۃ الفقہ الاسلامی ۲۴/۱، مصر)

⑤ نکاح کے ارکان وشرائط

- جوعورتیں گواہوں کے بغیر اپنا نکاح خود کرلیتی ہیں، وہ فاحشہ ہیں۔ فیصلہ نمبر ۱۵۷
- عورتوں کا نکاح ان کے سرپرستوں کو کرنا چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۱۵۸
- جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، تو اس کا نکاح باطل ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۶۰......اور وہ زنا کار ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۵۹
- جب کسی عورت کا نکاح دو اولیاء کردیں تو پہلے ولی کا کیا ہوا نکاح معتبر ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۶۱
- شادی کے لئے لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ البتہ شوہر دیدہ عورت سے باقاعدہ مشورہ لینا ضروری ہے جبکہ کنواری عورت کا خاموش رہنا ہی اس کی رضامندی ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۶۳ ...... کنواری لڑکی کی رضامندی لینے کا طریقہ یہ ہے کہ ولی لڑکی کے پاس اشارے کنایے سے تذکرہ کرے اور وہ کنواری لڑکی خاموش رہے تو اس کی رضامندی سمجھا جائے۔ فیصلہ نمبر ۱۶۲
- شوہر دیدہ کی رضا کو ولی کی مرضی پر ترجیح دی جائے۔ فیصلہ نمبر ۱۶۴
- جس نکاح میں عورت کی رضامندی موجود نہیں تو ایسا نکاح فسخ کردیا جائے۔ چنانچہ ایک کنواری اور شوہر دیدہ کا نکاح اس کے باپ نے پوچھے بغیر کردیا تو ایک لڑکی نے آکر نبی کریم ﷺ کو شکایت کی۔ سو آپ ﷺ اس کے نکاح کو فسخ کردیا۔ البتہ دوسری نے شکایت نہیں کی تو گویا اس کا نکاح برقرار رہا۔ جس کو شکایت ہے وہ اس کا ازالہ کرائے وگرنہ وہ نکاح معتبر قرار پائے گا۔ فیصلہ نمبر ۱۶۵...... ایک لڑکی نے آکر اپنے والد کی شکایت کی کہ اس نے اس کی مرضی معلوم نہیں کی تو آپ ﷺ نے اسے اپنے معاملے کا اختیار دے دیا۔ اس لڑکی نے صرف نشاندہی کرنے کے بعد اسی شوہر سے نکاح کو برقرار رکھا، فیصلہ نمبر ۱۶۶......شوہر دیدہ صحابیہ حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ کا نکاح آپ ﷺ نے اسی بنا پر فسخ کردیا۔ فیصلہ نمبر ۱۶۷، ۱۶۸...... دو انصاری بزرگ صحابہ نے اسی بنا پر ایک لڑکی کو اطمینان دلایا کہ اس کو اپنے باپ کے جبر سے گھبرانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ خنساء کے واقعے میں نبی کریم ﷺ نے نکاح کو فسخ کردیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۱۶۹......عبداللہ بن عمر نے عثمان بن مظعون کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن بیٹی ان کی بجائے مغیرہ بن شعبہ سے نکاح کرنا چاہتی تھی، سو نبی ﷺ نے لڑکی کی عدم رضامندی کی وجہ سے اس کا نکاح حضرت ابن عمر کی بجائے مغیرہ سے کردیا۔ فیصلہ ۱۷۰
- عورتوں کا نکاح ان کے ہم پلہ مردوں سے کرنا چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۱۷۱، ۱۷۳...... جب کفول جائے تو فوری طور پر بے شوہر عورت کا نکاح کردیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۱۷۲...... اگر ایسا نہ کیا جائے تو زمین میں بے انتہا فساد پھیلے گا۔ فیصلہ نمبر ۱۷۵......حضرت ابن عمر کا فرمان ہے کہ عورتوں کو اپنے حسب ونسب میں برابر لوگوں سے ہی شادی کرنی چاہئے۔

⑥ حق مہر

- حق مہر کی ادائیگی کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۱۷۶

◉ جب شوہر عورت کی شرمگاہ یا پوشیدہ جسم کو دیکھ لے تب بھی واجب ہو جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹ یا اس سے مباشرت کر لے تب بھی حق مہر واجب ہو جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۸۰

◉ حق مہر کی ملکیت عورت کی ہے۔ البتہ دیگر عزیز و اقارب کو جو تحائف و ہدایا دیے جائیں، وہ ان کے ہوں گے۔ فیصلہ نمبر ۱۸۱

◉ جس عورت کا حق مہر متعین نہ کیا جائے اور مباشرت سے قبل شوہر فوت ہو جائے تو اسے مہر مثل ادا کیا جائے گا، یعنی قبیلے یا خاندان کی عورتوں جیسا۔ فیصلہ نمبر ۱۸۲......ایسے ہی جس عورت کے حق مہر کا تعین ہی نہ کیا جائے تو مباشرت کے بعد اس کو مہر مثل ادا کرنا ضروری ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۸۳

◉ عورتوں کا حق مہر مناسب اور ان کے لئے باعثِ تکریم ہونا چاہیئے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج کو عموماً ۵۰۰ درہم حق مہر دیا ہے۔ جو آج کے حساب سے تقریباً دس ہزار پانچ صد روپیہ بنتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۹۰......جبکہ حضرت عائشہ کو ۵۰ درہم کے قریب حق مہر دیا۔ فیصلہ نمبر ۱۹۱......اور نبی کریم ﷺ کی طرف حضرت ام حبیبہ کا حق مہر نجاشی نے ۴ ہزار درہم دیا، جو تقریباً چوراسی ہزار (۸۴۰۰۰) روپیہ بنتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۹۳......صحابہ کا کہنا ہے کہ دورِ نبوی میں عموماً ۴۰۰ درہم حق مہر دیا جاتا تھا۔ فیصلہ نمبر ۱۹۴......البتہ حضرت عمر حق مہر میں زیادتی کو ناپسند کرتے تھے، اُنہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کا ۱۲ اوقیہ (۴۵۰ درہم) سے زیادہ حق مہر نہیں دیا۔ اس سے زیادہ نہیں دینا چاہیئے۔ فیصلہ نمبر ۱۹۲......جیسا کہ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی نے سیدہ فاطمہ کو ۱۲/اوقیے ہی حق مہر دیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۱۸۸......جبکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے سونے کی ایک گٹھلی اپنی بیوی کو حق مہر میں دی۔ فیصلہ نمبر ۱۸۹......اس سلسلے میں آپ ﷺ کا ایک اُصولی فرمان بھی موجود ہے کہ ۱۰ درہم سے کم حق مہر نہیں ہونا چاہیئے۔ فیصلہ نمبر ۱۸۶......البتہ مخصوص حالات میں نبی کریم ﷺ نے صرف جوتوں کے ایک جوڑے کے ساتھ بھی ایک آدمی کا نکاح کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۱۸۵......ایک دوسری روایت کی رو سے حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ کو صرف ایک ڈھال حق مہر میں دی۔ فیصلہ نمبر ۱۸۷......اور ایک شخص کی محض قرآن کی چند سورتیں سکھانے کے وعدے پر ایک عورت سے شادی کر دی۔ فیصلہ نمبر ۱۸۴ ان واقعات سے دورِ نبوی میں حق مہر کے رواجات اور اس بارے میں شریعت کے مسائل کا علم ہو جاتا ہے۔

◉ جب عورت سے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا جائے تو نہ صرف ایسا نکاح باطل ہے بلکہ شوہر کو ایسی عورت کا مہر مثل بھی ادا کرنا ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۱۹۵

⑦ بیوی کے حقوق

◉ بیوی کا نفقہ شوہر پر فرض ہے، اگر خاوند نہ دے تو بیوی معروف کے مطابق اس کے مال سے لے سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۱۹۶

◉ اگر کوئی شوہر بیوی کا نفقہ ادا نہ کرے یا نہ کر سکے تو ایسی صورت میں اسے بیوی کو طلاق دینا ہوگی یا ان میں جدائی کرا دی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۱۹۷، ۱۹۸

◉ تعلق زوجیت بیوی کا حق ہے، اگر کوئی شوہر اپنی ایک بیوی کی بجائے دوسری کے پاس جانا چاہے تو اسے پہلی سے اجازت لینا ہوگی۔ چونکہ قرآن کی آیت (الاحزاب :۵۱) کی رو سے نبی کریم ﷺ کو یہ خصوصیت عطا کی گئی تھی، اس لئے آپ ﷺ کی بیویاں

آپ ﷺ کو دوسری کے پاس جانے کی اجازت نہ دینے کی شرعاً صلاحیت نہ رکھتی تھیں۔ فیصلہ نمبر ۱۹۹

- جس عورت کا شوہر گم ہوجائے تو اس کی بیوی شوہر کی واپسی کا زیادہ سے زیادہ چھ سال تک انتظار کرے گی، اور بعد میں کسی دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے۔ یہ حدیث ضعیف ضعیف ہے کہ عورت شوہر کی واپسی تک انتظار کرے۔ فیصلہ نمبر ۲۰۰
- جب شوہر کو سفر پر جانا ہو تو اس وقت اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کرکے، جس کے نام قرعہ نکلے، اس کو ساتھ لے جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۰۱
- جو شوہر اپنی بیویوں کے درمیان عدل نہ کرے تو اس کے لئے روز قیامت ایک پہلو مفلوج ہونے کی وعید ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۰۳ ...... البتہ اگر کوئی عورت طلاق کے ڈر سے اپنی باری دوسری بیوی کو دیتی ہے تو قرآن کریم کی آیت (النساء ۴:۱۲۸) کی رو سے ایسی صورت کی اجازت ہے۔ اس موضوع کی دیگر تفصیلات فیصلہ نمبر ۲۴۷، ۲۴۸ اور ۲۴۹ میں ملاحظہ کریں۔
- اگر انسان دوسری شادی کرے تو دوسری بیوی کے کنواری ہونے کی صورت میں ۷ دن اور شوہر دیدہ ہونے کی صورت میں ۳ دن تک وہ اس کے پاس رہے گا، اس کے بعد زوجات میں عدل کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ فیصلہ نمبر ۲۰۴ اور ۲۰۵ ...... جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ کے ہاں تین روز قیام کیا۔ فیصلہ نمبر ۲۰۷ ...... اور حضرت ام سلمہ کے ہاں بھی تین روز ہی۔ فیصلہ نمبر ۲۰۶ کیونکہ یہ دونوں ازواج مطہرات شوہر دیدہ تھیں۔ البتہ فیصلہ نمبر ۲۰۶ میں نبی کریم ﷺ نے انہیں سات دن کی پیش کش اس لیے کی کہ باقی بیویوں سے بھی وہی تقسیم ہوگی۔
- عورتوں سے دبر میں جماع کرنا حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۰۸ ...... جو یہ فعل کرے، اس کو نبی کریم ﷺ نے ملعون قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۲۰۹ ...... ایک اور فرمانِ نبویؐ میں اسے لواطت صغریٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۱۰ ...... البتہ عورت کی فرج میں پیچھے کی طرف سے جماع کرنا جائز ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۱۱ ...... ایک عورت کی ایسی ہی شکایت نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپؐ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۲۱۲
- عورتوں کا یہ حق ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے، جو خود کھائے پئے اور پہنے، ویسا ہی اپنی بیوی کو کھلائے اور پہنائے۔ فیصلہ نمبر ۲۱۳ ...... شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ شوہر کے گھر میں انہی کو آنے کی اجازت دیں جس کو شوہر ناگوار نہ سمجھے اور اپنی عصمت کی مکمل حفاظت کرتے ہوئے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں۔ فیصلہ نمبر ۲۱۴
- شوہر کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو شدید مارے۔ فیصلہ نمبر ۲۱۴ ...... یا اس کے چہرے پر مارے۔ فیصلہ نمبر ۲۱۳ ...... البتہ اگر کوئی شوہر بیوی کو کبھی کوستا ہے یا تھپڑ مار بیٹھے تو اس صورت میں بیوی کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی روز قیامت شوہر کو اس کی سزا دیں گے۔ فیصلہ نمبر ۲۱۵
- بیوی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے ذاتی مال سے بھی شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی صدقہ کرے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کے صدقہ قبول کرنے سے قبل اس کے شوہر سے تصدیق حاصل کی۔ فیصلہ نمبر ۲۱۶ اور اپنے خطبہ میں بھی یہ ارشاد فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۲۱۷

فصل سوم: طلاق

❶ بعض بنیادی اُصول

طلاق کا اختیار کس کے پاس؟

۲۱۸ ⑬عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! إِنَّ سَيِّدِي زَوَّجَنِي أَمَتَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا قَالَ: فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ﷺ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ ثُمَّ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا؟ إِنَّمَا الطَّلاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ[۳۲] أُنظُر:۲۳۴

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے آقا نے اپنی لونڈی کے ساتھ میرا نکاح کیا تھا اور اب وہ میرے اور اس کے درمیان علیحدگی کروانا چاہتا ہے، یہ سن کر نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو، یہ کیا معاملہ ہے کہ تم میں سے کوئی پہلے تو اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کرتا ہے، پھر یہ چاہتا ہے کہ ان کے درمیان تفریق کرا دے؟ طلاق صرف اس کا حق ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہو۔

تشریح: اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ خاوند ہی بیوی کی پنڈلی پکڑنے کا مجاز ہے، اس لئے طلاق اسی کا حق ہے جو خاوند ہو، دوسرا شخص اس سلسلے میں دباؤ نہیں ڈال سکتا۔

۲۱۹ ⑬ عَنْ ثَوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلاقًا فِي غَيرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ[۳۳]

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے بغیر کسی تکلیف کے (جس میں سوائے طلاق کے کوئی چارہ نہ ہو) اپنے خاوند سے طلاق مانگی، اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔

نکاح سے قبل طلاق کا کوئی اعتبار نہیں

۲۲۰ ⑬عن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لاطَلاقَ قَبلَ مِلْكٍ وَلاقِصَاصَ فِيمَا

---

[۳۲] صحيح سنن ابن ماجه (۱۶۹۲)؛ المعجم الكبير للطبراني ۱۷/ ۱۶۵ (۴۷۳)؛ مجمع الزوائد ۴/ ۳۳۴؛ نصب الراية ۴/ ۱۶۵؛ إرواء الغليل (۲۰۴۱)

[۳۳] صحيح سنن أبي داؤد (۱۹۴۷)

دُونَ الْمُوضِّحَةِ مِنَ الْجِرَاحَاتِ⑬ أُنظُر:٤٦٤

حضرت محمد بن منکدر طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ملکیت نکاح سے قبل طلاق کا کوئی اعتبار نہیں اور جن زخموں میں ہڈی ظاہر نہ ہو، ان پر قصاص نہیں ہے۔

ایک عقد میں موجود دو بہنوں میں سے ایک کو طلاق دینا

۲۲۱ ⑮ عَنْ فِيرُوزَ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ⑮ رَاجِع:١٥٣

حضرت فیروزؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ میں مسلمان ہوگیا ہوں، میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں جس ایک کو چاہو طلاق دے دو۔

باپ کے کہنے پر طلاق

۲۲۲ ⑯ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي إِمْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا ، فَقَالَ لِي:طَلِّقْهَا! فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَلِّقْهَا⑯

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میری زوجیت میں ایک عورت تھی جسے میں بہت پسند کرتا تھا اور حضرت عمرؓ اسے ناپسند کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا: اسے طلاق دے دو۔ میں نے انکار کردیا تو انہوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبیؐ نے فرمایا: اسے طلاق دے دو۔

② طلاق بتہ کے بعد دوسرے شوہر سے ہم بستری کا ضروری ہونا

تین طلاقوں کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کے لیے دوسرے شوہر سے ہم بستری ضروری ہے

۲۲۳ ⑰عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلاَقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بنُ الزُّبَيرِ فَجَائَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلاَثَ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بنُ الزُّبَيرِ وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلاَّ مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا . فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لاَ ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيلَتَهُ* وَيَذُوقُ عُسَيلَتَك وَأَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَخَالِدُ بنُ سَعِيدِ بنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ

---

⑬ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٦٥(منقطع)؛ وقال الشافعي: وقرأنا على مالك أنا لم نعلم أحدًا من الأئمة فى القديم ولا الحديث قضى فيما دون الموضحة بشيء (البيهقي ٨/ ٨٣)

⑮ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٦٠ ، ١٩٦٢) ؛ صحيح سنن الترمذي (٩٠٢)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٥٨٦)

⑯ صحيح سنن أبي داؤد (٤٢٨٤)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٩٨)؛ صحيح سنن الترمذي (٩٥٠)؛ المستدرك للحاكم ٢/ ١٩٧(صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)

لَهُ ، فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ ، أَلَا تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ [۳۷]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی (تمیمہ) کو طلاقِ بتہ دے دی۔ بعد میں عبدالرحمٰن بن زبیر نے تمیمہ کے ساتھ شادی کر لی۔ یہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں رفاعہ کی زوجیت میں تھی، رفاعہ نے مجھے تیسری طلاق بھی دے دی، اس کے بعد میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن زبیر نے شادی کر لی اور پھر اس نے اپنی چادر کا ایک کونا پکڑ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اللہ کی قسم! اس کے پاس تو صرف کپڑے کا یہ کنارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے، پھر آپؐ نے اس سے فرمایا: تم شاید دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک تم اس کی اور وہ تمہاری (ہم بستری کی) مٹھاس نہ چکھ لے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن العاص اجازت کے انتظار میں حجرے کے دروازے کے پاس بیٹھے تھے۔ خالدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو آوازیں دے کر کہنا شروع کر دیا: آپ اس عورت کو ڈانٹتے کیوں نہیں؟ رسول اللہ ﷺ کے پاس کس طرح بے باکانہ گفتگو کر رہی ہے؟

۲۲٤ [۳۸] عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْغُمَيصَاءَ -أَوْ الرُّمَيصَاءَ- أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْتَكِي زَوْجَهَا ، أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ هِيَ كَاذِبَةٌ ، وَهُوَ يَصِلُ إِلَيْهَا ، وَلٰكِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيسَ ذَلِكَ حَتَّى تَذُوقِي عُسَيلَتَهُ* [۳۸]

حضرت عبیداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ غمیصا یا رمیصا نامی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنے خاوند کی شکایت لے کر آئی کہ وہ اس کے قریب نہیں آتا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کا خاوند آ گیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ جھوٹی ہے۔ میں اس کے قریب جاتا ہوں، لیکن یہ اپنے پہلے خاوند کے پاس جانا چاہتی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ تو اس کی مٹھاس نہ چکھ لے۔

لونڈی دو طلاقوں کے بعد دوسرے شوہر سے ہم بستری کے بغیر سابقہ 'غلام' شوہر سے نکاح کر سکتی ہے

۲۲۵ [۳۹] عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَولَى بَنِي نَوفَلٍ أَنَّهُ اِسْتَفْتَى ابنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَينِ ثُمَّ أُعْتِقَا بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا . قَالَ نَعَمْ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ [۳۹]

حضرت ابوالحسن جو کہ بنونوفل کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے ابن عباسؓ سے ایک غلام کے بارے میں فتویٰ پوچھا جس کے نکاح میں لونڈی تھی اور اس نے اس لونڈی کو دو طلاقیں دے دی تھیں، اور اس کے بعد وہ دونوں آزاد کر دیئے گئے تھے، کہ کیا غلام کے لئے اس

---

[۳۷] صحيح مسلم (۳٥۱۳)؛ المنتقى (٦۸۲) * عُسَيلة: عَسلة کی تصغیر؛ جماع کی لذت کو شہد کی لذت اور مٹھاس سے تشبیہ

[۳۸] صحيح سنن النسائي (۳۱۹٥)؛ إرواء الغليل ۷/ ۳۰۰

[۳۹] المستدرك للحاكم ۲/ ۲۰٥ ، ضعيف سنن أبي داؤد (٤۷۳)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٤٥۳)؛ ضعيف سنن النسائي (۲۲٥) مسندأحمد بتحقيق أحمد شاكر ٥/ ۳٦ (۳۰۸۸)؛ (حسن) سنن الدارقطني ۳/ ۳۱۰ ، اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔ عون المعبود ۲/ ۲۲۳

سے دوبارہ منگنی کرنا مناسب ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہی فیصلہ ہے۔

لونڈی دو طلاقوں کے بعد دوسرے شوہر سے ہم بستری کے بغیر سابقہ آزاد شوہر سے نکاح نہیں کرسکتی

۲۲۶ ⑭٠ عَنْ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الرَّجُلِ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ[۴٠]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب لونڈی کسی آدمی کے نکاح میں ہو اور وہ آدمی اسے دو طلاقیں دے دے، پھر اسے خرید لے تو وہ لونڈی اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں، جب تک کہ کسی دوسرے خاوند سے شادی نہ کرلے۔

③ بدعی طلاق

حیض کے دوران طلاق

۲۲۷ ⑭١ عَنْ ابنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ* أَنْ يُطَلَّقَ بِهَا النِّسَاءُ[۴١].

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو: اس سے رجوع کرلے، پھر اسے چھوڑے رکھے، یہاں تک کہ وہ ماہواری سے پاک ہوجائے۔ پھر ماہواری آئے پھر وہ پاک ہوجائے۔ پھر اگر وہ چاہے تو اس کے بعد اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو اسے طلاق دے۔ یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دو۔

ایک مجلس کی تین طلاق

۲۲۸ ⑭٢ عَنْ نَافِعِ بنِ جُبَيرِ بنِ عَبْدِ يَزِيدَ بنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ سُهَيمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بذلك وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلاَّ وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلاَّ وَاحِدَةً؟ فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلاَّ وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ[۴٢] أنظر:۲٤٦

حضرت نافع بن جبیر بن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ (تین طلاقیں) دے

⑭٠ سنن الدارقطني ۳/ ۳۱۱ (ضعيف) نصب الراية ۳/ ۲۲۷؛ السنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۳۷٦ (موقوف)؛ تاريخ جرجان ۳۹۰

⑭١ صحيح مسلم (۳٦۳۷، ۳٦۳۸، ۳٦٤۲، ۳٦٤٤، ۳٦٤۸، ۳٦٥٠، ۳٦٥٥)؛ سنن الدارقطني ٤/ ۲٠ (ضعيف)؛ السنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۳۲٦ * الطلاق ٦٥:١

⑭٢ سنن أبي داؤد (٤۷۹) 'ضعيف'؛ شرح السنة للبغوي ۹/ ۲٠۹؛ مستدرك حاكم ۲/ ۱۹۹ (صحيح مع الشواهد ووافقه الذهبي)

دی۔ نبی ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا اور کہا: بخدا! میرا ارادہ اس سے صرف ایک طلاق کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا واقعی تمہارا ارادہ ایک طلاق کا تھا؟ تو رکانہ نے کہا: اللہ کی قسم! واقعی میرا ارادہ ایک طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیوی اس کو لوٹا دی (یعنی ان کے درمیان جدائی نہ کروائی)۔ پھر اس نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں اسے دوسری طلاق دی اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں اسے تیسری طلاق دی۔

۲۲۹ ⑬ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بنِ عُبَيدِ اللهِ بنِ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: طَلَّقَ بَعْضُ آبَائِي امْرأَتَهُ أَلْفًا، فَانْطَلَقَ بَنُوهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَانَا طَلَّقَ أُمَّنَا أَلْفًا فَهَلْ لَهُ مِنْ مَخْرَجٍ؟ فَقَالَ: إِنَّ أَبَاكُمْ لَمْ يَتَّقِ اللهَ فَيُجْعَلُ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ مَخْرَجًا بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ عَلَى غَيرِ السُّنَّةِ وَتِسْعُ مِأَةٍ وَ سَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِثْمٌ فِي عُنُقِهِ③

حضرت ابراہیم بن عبیداللہ بن عبادۃ بن صامت اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میرے آباؤ اجداد میں سے کسی نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں تو اس کے بیٹے نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے باپ نے ہماری ماں کو ایک ہزار طلاق دے دی ہے۔ اب اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے باپ نے خوفِ خدا سے کام نہیں لیا کہ اللہ اس کے لئے کوئی راستہ نکالتا۔ اس کی بیوی اس سے تین (بدعی) طلاقوں کی رو سے بائنہ ہوگئی اور باقی نوسوستانوے ۹۹۷ طلاقیں اس کی گردن پر گناہ ہیں۔

۲۳۰ ⑭عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَعَاذَ بنَ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعَاذُ مَنْ طَلَّقَ فِي بِدْعَةٍ وَاحِدَةً أَوْ اِثْنَتَينِ أَوْ ثَلاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ④

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبلؓ سے سنا، انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذؓ! جس نے از راہِ بدعت ایک، دو یا تین طلاقیں دیں، ہم اس کی بدعت اس پر لاگو کردیں گے۔

بدعی طلاق دینے والے کا اپنی بیوی کی طرف رجوع کرنا

۲۳۱ ⑮عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ - أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ - أُمَّ رُكَانَةَ، وَنَكَحَ إِمْرَأَةً مِنْ مُزَينَةَ، فَجَائَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: مَايُغْنِي عَنِّي، إلاَّ كَمَا تُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةُ -لِشَعْرَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ رَأْسِهَا- فَفَرِّقْ بَينِي وَبَينَهُ فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ، ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ: أَتَرَونَ فُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا، مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ، وَفُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ يَزِيدَ طَلِّقْهَا: فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: رَاجِعْ اِمْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ: فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًايَارَسُولَ اللهِ قَالَ: قَدْعَلِمْتُ رَاجِعْهَا، وَتَلَا ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ*﴾⑤

③ سنن الدارقطني ٤/ ٢٠ (ضعيف)
④ سنن الدارقطني ٤/ ٢٠ (ضعيف)
⑤ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٢٢)
* الطلاق ٦٥: ٦٥

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ عبد یزید رکانہ اور اس کے بھائیوں کے باپ نے ام رکانہ کو طلاق دے دی اور مزینہ قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور اپنے سر کا ایک بال پکڑ کر کہا: وہ مجھے صرف اس بال جتنا فائدہ دے سکتا ہے (مراد نامرد ہے) اس لئے میرے اور اس کے درمیان علیحدگی کروا دیں۔ رسول اللہ ﷺ غیرت میں آ گئے، رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلایا، اور اردگرد بیٹھے لوگوں سے مخاطب ہوئے: آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ فلاں (بچہ) عبد یزید کے ساتھ فلاں فلاں چیز میں مشابہت رکھتا ہے؟ لوگوں نے کہا: ایسے ہی ہے۔ نبی ﷺ نے عبد یزید کو حکم دیا کہ (اس بیوی) کو طلاق دے دو، اس نے طلاق دے دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی ام رکانہ کے ساتھ رجوع کرو۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ، میں اسے تین طلاقیں دے چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہے، جاؤ اس کے ساتھ رجوع کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کی: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ''اے نبی ﷺ! (اپنی اُمت سے کہو) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی (عدت کے آغاز) میں انہیں طلاق دو۔''

❹ کس سے طلاق واقع ہوتی ہے اور کس سے نہیں؟

مزاح میں بھی طلاق کا واقع ہونا

۲۳۲ ⑬⑥عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ[36] رَاجع:۱۲۹، اُنظر:۲۴۵

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور غیر سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے: نکاح، طلاق اور رجوع۔

نبی کریم کا طلاق دینا

۲۳۳ ⑬⑦عَنْ أَبِی أُسَیدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ یُقَالُ لَهُ الشَّوطُ حَتَّى انْتَهَینَا إِلَى حَائِطَینِ فَجَلَسْنَا بَیْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِجْلِسُوا هَهُنَا وَ دَخَلَ، وَقَدْ أُوتِیَ بِالْجُونِیَةِ فَأُنْزِلَتْ فِی بَیْتٍ فِی نَخْلٍ فِی بَیْتِ أُمَیْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بنِ شَرَاحِیلٍ وَمَعَهَا دَایَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ ﷺ قَالَ: هَبِی نَفْسَكِ لِی قَالَتْ: وَهَلْ تَهِبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِیَدِهِ یَضَعُ یَدَهُ عَلَیْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ: قَدْ عُذْتَ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَینَا فَقَالَ: یَا أَبَا أُسَیدٍ، اكْسُهَا رَازِقِیِّنِ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا[37]

حضرت ابواسیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلے اور مدینہ کے مشہور باغ 'شوط' کی طرف چل پڑے، جب ہم باغ کے دو حصوں کے درمیان پہنچے تو وہاں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں ٹھہرو اور خود باغ کے اندر تشریف لے گئے، وہاں جون کی بیٹی آپ کے پاس لائی گئی (جس سے آپ نکاح کر چکے تھے) اور اسے باغ کے اندر ایک گھر میں ٹھہرایا گیا تھا۔ اس کا نام امیمہ

---

[36] صحیح سنن الترمذي (۹۴۴)؛ سنن ابن ماجه (۲۰۳۹)
[37] صحیح البخاري (۵۲۵۵، ۵۲۵۴)

بنت نعمان بن شراحیل تھا اور اس کے ہمراہ اس کی دایہ بھی تھی؟ جب نبی ﷺ اس کے پاس گئے تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے آپ کو میرے لئے ہبہ کردے تو امیمہ نے جواب دیا: کیا کوئی ملکہ اپنے آپ کو کسی عام آدمی کے لئے ہبہ کرسکتی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اس پر رکھنے لگے تا کہ اسے سکون حاصل ہو تو وہ بولی: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقی اور عظیم پناہ گاہ کا سہارا لیا ہے۔ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ابواسید، اسے پہننے کے لئے دو کپڑے دے دو اور اسے اس کے گھر والوں کے ہاں چھوڑ آؤ۔

۲۳٤ ⑱ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! إِنَّ سَيِّدِي زَوَّجَنِي أَمَتَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا قَالَ: فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمِنبَرَ فَقَالَ: يَآ أَيُّهَا النَّاسُ ﷺ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ ثُمَّ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا؟ إِنَّمَا الطَّلاَقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ[۳۸] رَاجِع:۲۱۸

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرے آقا نے اپنی لونڈی کے ساتھ میرا نکاح کیا تھا اور اب وہ میرے اور اس کے درمیان علیحدگی کروانا چاہتا ہے، یہ سن کر نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: یہ کیا معاملہ ہے کہ تم میں سے کوئی پہلے تو اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کرتا ہے، پھر یہ چاہتا ہے کہ ان کے درمیان تفریق کرا دے؟ طلاق صرف اس کا حق ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہو۔

تشریح: اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ خاوند ہی بیوی کی پنڈلی پکڑنے کا مجاز ہے، اس لئے طلاق اسی کا حق ہے جو خاوند ہو، دوسرا شخص اس سلسلے میں دباؤ نہیں ڈال سکتا۔

عورت کا دعوائے طلاق میں گواہ پیش کرنا جبکہ خاوند طلاق سے انکاری ہو

۲۳۵ ⑲ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ زَوْجِهَا فَجَائَتْ عَلَى ذَلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ، اُسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا، فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ، وَإِنْ نَكَلَ فَنُكُولُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرِ وَجَازَ طَلاَقُهُ[۳۹]

حضرت عمرو بن شعیب، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے اور اس پر ایک عادل گواہ بھی پیش کرے تو اس کے خاوند سے حلف لیا جائے گا، اگر وہ حلف اٹھا لے تو عورت کے گواہ کی گواہی باطل ہوجائے گی اور اگر خاوند حلف اٹھانے سے باز رہے تو اس کا باز رہنا مزید ایک گواہ کے قائم مقام ہوجائے گا اور طلاق لاگو ہوجائے گی۔

---

۳۸ صحيح سنن ابن ماجه (۱٦۹۲)؛ المعجم الكبير للطبراني ۱۷/ ۱٦۵ (٤۷۳)؛ مجمع الزوائد ٤/ ۳۳٤؛ نصب الراية ٤/ ۱٦۵؛ إرواء الغليل (۲۰٤۱)

۳۹ صحيح البخاري (۵۳۵۵)؛ سنن الدارقطني ۳/ ۲۹۷ (صحيح)

مجبوری اور شدید غصے کی طلاق غیر معتبر

۲۳۶ (۵۰) عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَاطَلَاقَ وَلَاعِتَاقَ فِي إِغْلَاقِ، قَالَ أَبُودَاوُدْ الإِغْلَاقُ هُوَ الْغَضَبْ (۵۰)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: غصہ کی حالت میں طلاق دینا اور غلام آزاد کرنا معتبر نہیں ہوگا۔امام ابوداودؒ فرماتے ہیں: 'اغلاق' کا معنی غضب وغصہ ہے۔

۲۳۷ (۵۱) عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَجَاوَزَ اللهُ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اُسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ (۵۱)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی غلطی، بھول چوک اور زبردستی کروایا ہوا کام معاف فرما دیا ہے۔

کم عقل کی طلاق

۲۳۸ (۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلاَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ (۵۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاتر العقل کے علاوہ ہر شخص کی طلاق معتبر ہوگی۔

۲۳۹ (۵۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يَفِيقَ (۵۳)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، کم سن سے یہاں تک کہ بڑا ہو جائے اور دیوانے سے یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یا اسے افاقہ ہو جائے۔

۵ تخییر طلاق اور اس کی حیثیت

۲۴۰ (۵۴) عن عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَائَهَا حِينَ أَمَرَ اللهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلاعَلَيكِ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيكِ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ قَالَ ﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ فَإِنَّ اللهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ فَقُلْتُ لَهُ فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ (۵۴)

---

(۵۰) صحيح سنن أبي داؤد (۱۹۱۹) (۵۱) المستدرك للحاكم ۲/ ۱۹۸ (صحيح على شرط الشيخين)

(۵۲) ضعيف سنن الترمذي (۲۰۷)؛ إرواء الغليل (۲۰۴۲)؛ ضعيف الجامع الصغير (۴۲۴۰)

(۵۳) صحيح سنن ابن ماجه (۱۶۶۰)؛ إرواء الغليل (۲۹۷)

اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور سب سے پہلے مجھ سے یہ فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے والا ہوں، جلدی نہ کرنا تا آنکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو۔ آپ ﷺ کو تو معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے آپ ﷺ کو چھوڑنے کا مشورہ کبھی نہیں دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ فَإِنَّ اللهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا*﴾ ''اے میرے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور اس کی خوش رنگیاں چاہئیں تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دوں اور خوش اُسلوبی کے ساتھ تمہیں رخصت کردوں۔ اور اگر تمہیں اللہ اور اس کا رسول چاہئے اور آخرت کی بھلائی چاہئے تو بے شک اللہ نے تم میں سے نیک عمل کرنے والیوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' میں نے کہا: اس میں والدین سے مشورہ لینے والی کون سی بات ہے؟ میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت والے گھر کو چاہتی ہوں۔

۲۴۱ ⑮⑤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَائَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلاقًا [55]

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تھا تو یہ طلاق نہیں تھی۔

۲۴۲ ⑮⑥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا [56]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کرلیا تو آپ نے اس اختیار کو طلاق وغیرہ شمار نہیں کیا۔

آزادی کے بعد لونڈی کو نکاح میں رہنے کا اختیار

۲۴۳ ⑮⑦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيْرَةَ ثَلاثَ سُنَنٍ عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الوَلاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِنْ أُدُمِ الْبَيتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ؟ فَقِيلَ: لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ وَأَنْتَ لا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ [57]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ بریرہؓ کے واقعہ میں تین سنتیں سامنے آئیں، اسے آزاد کرنے کے بعد اسے خاوند کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ولا اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ گھر چلے گئے، ہنڈیا چولہے

---

⑤④ صحيح البخاري (٤٧٨٥، ٤٧٨٦)؛ صحيح مسلم (٣٦٧٧، ٣٦٧٤، ٣٦٨٠)؛ صحيح سنن النسائي (٣٢١٧) سنن الدارقطني ٤/ ٤٢؛ مسند أحمد ٦/ ١٦٣؛ تفسير الطبري ١٠/ ٢٨٩، ٢٩٠

* الأحزاب ٣٣: ٢٨، ٢٩

⑤⑤ صحيح سنن النسائي (٣٢٢١)؛ صحيح سنن النسائي (٣٢٢٣)

⑤⑥ صحيح سنن ابن ماجه (٢٠٥٢)؛ تفسير الطبري ١٠/ ٢٩٠

⑤⑦ صحيح البخاري (٥٠٩٧)؛ صحيح مسلم (٣٧٦٠، ٣٧٦١، ٣٧٦٥)؛ صحيح سنن النسائي (٣٢٢٦، ٣٢٢٨)

پر پڑی تھی تو آپ ﷺ کے پاس روٹی اور گھر میں پہلے سے پڑا ہوا کوئی سالن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا میں نے ابھی ہنڈیا نہیں دیکھی؟ تو بتایا گیا کہ اس میں جو گوشت تھا وہ بریرہؓ کے لئے صدقہ کیا گیا تھا اور آپ ﷺ صدقہ کھاتے نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ بریرہؓ نے حضرت عائشہؓ کو گوشت کا تحفہ بھیجا، (جو اس کو صدقہ میں ملا تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس گوشت سے کچھ ہمارے لئے بھی پکا لیں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہؓ کو بطور صدقہ آیا ہے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ ہے، ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

٢٤٤ (١٥٨) عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمىَّ مُغِيثًا قَالَ فَكُنْتُ أَرَاهُ يَتَّبِعُهَا فِى سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَعْصِرُ عَينَيهِ عَلَيْهَا قَالَ فَقَضَى فِيهَا النَّبِىُّ ﷺ أَربَعَ قَضِيَّاتٍ ۔ قَضى أَنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ۔ وَخيرَهَا۔ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ وَتُصُدِّقَ عَلَيْهَا بِصَدَقَةٍ فَأَهْدَتْ مِنْهَا إِلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَ إِلَينَا هَدِيَّةٌ [٥٨]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بریرہؓ کا خاوند ایک سیاہ فام غلام تھا جس کا نام مغیث تھا، ابن عباسؓ نے فرمایا: میں اسے دیکھا کرتا تھا کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہؓ کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا، اس کی آنکھیں اشکبار ہوتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بریرہؓ کے بارے میں چار فیصلے کئے: ایک یہ کہ میراث کا حقدار وہ ہے جو آزاد کرتا ہے، دوسرا؛ آپ ﷺ نے بریرہؓ کو خاوند کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دے دیا۔ تیسرا؛ اسے حکم دیا کہ وہ آزاد عورتوں والی عدت گزارے۔ چوتھا یہ کہ جب اس کے لئے صدقے کی کوئی چیز آئی تو اس نے اس سے کچھ حضرت عائشہؓ کو بطورِ ہدیہ بھیجا، حضرت عائشہؓ نے جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

❻ رجوع وخلع

٢٤٥ (١٥٩) عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلاَثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلاَقُ وَالرَّجْعَةُ [٥٩] راجع:١٢٩، ٢٣٢

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور غیر سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے: نکاح، طلاق اور رجوع۔

٢٤٦ (١٦٠) عَنْ نَافِعِ بنِ جُبَيرِ بنِ عَبْدِ يَزِيدَ بنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ سُهِيمَةَ اَلْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِىَّ ﷺ بذلك وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلاَّ وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلاَّ وَاحِدَةً؟ فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلاَّ وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِى زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِى زَمَانِ عُثْمَانَ [٦٠] راجع:٢٢٨

[٥٨] مسند أحمد ١/ ٢٨١ (٢٥٤٢)؛ مجمع الزوائد ٤/ ٣٤٢ (رواته رواة صحيح البخاري)

[٥٩] صحيح سنن الترمذي (٩٤٤)؛ سنن ابن ماجه (٢٠٣٩)

[٦٠] ضعيف سنن أبي داؤد (٤٧٩) ؛ شرح السنة للبغوي ٩/ ٢٠٩؛ المستدرك للحاكم٢/ ١٩٩؛ (صحيح مع الشواهد ووافقه الذهبي)

حضرت نافع بن جبیر بن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ (تین طلاقیں) دے دی۔ پھر نبی ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا اور کہا: بخدا! میرا ارادہ اس سے صرف ایک طلاق کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا واقعی تمہارا ارادہ ایک طلاق کا تھا؟ تو رکانہ نے کہا: اللہ کی قسم! واقعی میرا ارادہ ایک طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیوی اس کو لوٹا دی (یعنی ان کے درمیان جدائی نہ کروائی)۔ پھر اس نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں اسے دوسری طلاق دی اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں اسے تیسری طلاق دی۔

دوسری بیوی سے حق زوجیت سے دستبردار ہونے کے معاہدہ پر طلاق نہ دینا

۲٤٧ ⑯ عَنْ رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ مُحَمَّدِ بنِ مَسْلَمَةَ الأَنْصَارِيِّ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى كَبُرَتْ فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا فَآثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ أَمْهَلَهَا حَتَّى إِذَا كَادَتْ تَحِلُّ رَاجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَآثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ رَاجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَآثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَلَاقَ فَقَالَ:مَاشِئْتِ؟ إِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَإِنْ شِئْتِ إِسْتَقْرَرْتِ عَلَى مَا تَرَيْنَ مِنَ الأَثْرَةِ وَإِنْ شِئْتِ فَارَقْتُكِ قَالَتْ: بَلْ أَسْتَقِرُّ عَلَى الأَثْرَةِ فَأَمْسَكَهَا عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَرَ رَافِعٌ عَلَيْهِ إِثْمًا حِينَ قَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى الأَثْرَةِ ⑯

حضرت رافع بن خدیجؓ نے محمد بن مسلمہ انصاریؓ کی بیٹی سے شادی کی۔ وہ ان کے پاس رہی، جب بوڑھی ہوگئی تو رافع بن خدیج نے ایک جوان عورت سے نکاح کرلیا اور اسے پہلی بیوی پر ترجیح دی۔ پہلی بیوی نے ان سے طلاق کا مطالبہ کیا۔ رافع نے اسے ایک طلاق دے دی۔ جب عدت ختم ہونے کو آئی تو پھر رجوع کرلیا اور اس کے بعد پھر پہلی عادات کی طرف لوٹ آئے اور جوان بیوی کو پہلی پر ترجیح دینے لگے۔ اس نے پھر طلاق کا مطالبہ کیا تو اُنہوں نے اسے ایک اور طلاق دے دی۔ پھر جب مدت ختم ہونے کو آئی تو رجوع کرلیا، پھر اسی طرح کیا اور جوان کو بوڑھی پر ترجیح دینے لگے تو اس نے پھر طلاق کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا: کیا چاہتی ہو؟ صرف ایک طلاق باقی رہ گئی ہے، اگر چاہو تو اس ناانصافی کے ہوتے ہوئے یہاں بیٹھی رہو اور چاہو تو تمہیں علیحدہ کردیتا ہوں تو اس نے کہا: میں اس ناانصافی کے باوجود یہیں رہنا چاہتی ہوں تو انہوں نے اسے اس شرط پر گھر رکھا لیا۔ حضرت رافعؓ نے جب ناانصافی کے باوجود اسے اپنے پاس روک لیا تو اس چیز کو اُنہوں نے گناہ نہیں سمجھا۔

۲٤٨ ⑯ *عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيمانَ بنِ يَسَارٍ أَنَّ الْمَرْءَ إِذَا نَشَزَ عَنْ امْرَأَتِهِ وَآثَرَ عَلَيْهَا فَإِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهِ أَنْ يَعْرِضَ عَلَيْهَا أَنْ يُطَلِّقَهَا أَوْ تَسْتَقِرَّ عِنْدَهُ عَلَى مَاكَانَتْ مِنْ أَثْرَةٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهَ فَإِنْ اسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى ذَلِكَ وَكَرِهَتْ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلاحَرَجَ عَلَيْهِ فِيمَا آثَرَ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَعْرِضْ عَلَيْهَا الطَّلَاقَ وَصَالَحَا عَلَى أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ مَالِهِ مَاتَرْضَاهُ وَ تَقِرَّ عِنْدَهُ عَلَى الأَثْرَةِ فِي الْقَسْمِ مِنْ مَالِهِ وَنَفْسِهِ صَلُحَ لَهُ ذَلِكَ وَجَازَ صُلْحُهُمَا عَلَيْهِ ⑯

⑯ مؤطا مالك (٥٤٨٢)؛مسند أحمد ٥/ ٤٤٦ ؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٣٠٨؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ٢٩٦

⑯ السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ٢٩٦

امام زہریؒ، سعید بن مسیّب اور سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ مرد جب عورت پر ظلم کرے اور اس سے نفرت کا برتاؤ کرے اور اس کے ساتھ غیر مساوی سلوک کرے تو اس پر فرض ہے کہ وہ اسے یہ پیش کش کرے کہ وہ اسے طلاق دے دیتا ہے یا پھر وہ وقت، ذات اور مال کی غیر مساوی تقسیم کے باوجود اس کے پاس ٹکی رہے۔ پھر اگر وہ ان تمام حالات کے باوجود اس کے پاس ٹک جائے اور طلاق لینا پسند نہ کرے تو اس صورت میں خاوند اگر اس کے ساتھ امتیازی سلوک کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر وہ اس کو طلاق کی پیشکش نہ کرے اور وہ دونوں اس بات پر صلح کرلیں کہ خاوند اس کو اپنے مال سے اتنا کچھ دے گا جس سے وہ راضی رہے گی اور اس کے پاس مال اور ذاتی توجہ میں غیر مساوی تقسیم کے باوجود ٹکی رہے گی، تو خاوند کے لئے یہ بھی ٹھیک ہوگا اور اس پر ان دونوں کی صلح جائز ہوگی۔

٢٤٩ ⓺ عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَايَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَ يَتَزَوَّجُ غَيرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:﴿ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيرٌ*﴾ ⓺

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ یہ آیت: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ اس عورت کے بارے میں ہے جو کسی ایسے مرد کی زوجیت میں ہو جو اس سے زیادہ سروکار نہ رکھے اور اسے طلاق دینا چاہتا ہو اور کسی دوسری سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو وہ عورت اسے کہے: مجھے رہنے دو، طلاق نہ دو اور جس سے چاہو شادی کرلو، تمہیں مجھ پر خرچہ کرنے اور میری باری باندھنے کے بارے میں آزادی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی کے متعلق ہے:﴿ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيرٌ﴾

☜ حضرت سودہ کے اس واقعے کی مزید تفصیل کے لئے دیکھیں فیصلہ نمبر ۲۰۲

خلع کی عدت

٢٥٠ ⓺ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنَتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَ: قُلْتُ لَهَا حَدِّثِينِي حَدِيثَكِ، قَالَتْ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوجِي ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَأَلْتُهُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ؟ فَقَالَ: لَاعِدَّةَ عَلَيْكِ إِلاَّ أَنْ تَكُونِي حَدِيثُ عَهْدٍ بِهِ فَتَمْكُثِي حَتَّى تَحِيضِي حَيْضَةً قَالَ: وَأَنَا مُتَّبِعٌ فِي ذَلِكَ قَضَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَرْيَمَ الْمُغَالِيَةِ امْرَأَةِ ثَابِتِ بنِ قَيسِ بنِ شَمَّاسٍ ⓺

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنتِ معوذ بن عفراء سے کہا: اپنا واقعہ سناؤ تو اُنہوں نے بیان کیا کہ جب میں نے اپنے خاوند سے خلع لے لیا تو حضرت عثمانؓ کے پاس آئی اور ان سے پوچھا کہ مجھ پر کتنی عدت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تجھ پر کوئی عدت نہیں ہے، ہاں البتہ اگر تیرے خاوند نے تجھ سے حال ہی میں شب بسری کی ہے تو پھر اس کے پاس رہ حتیٰ کہ تجھ کو ایک حیض آجائے۔ اور فرمایا: میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کے اس فیصلہ کی اتباع کی ہے جو اُنہوں نے ثابت بن قیس کی بیوی مریم

⓺ صحيح البخاري (٥٢٠٦)

* النساء٤:١٢٨

⓺ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٧٤)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٩٣١)؛ صحيح سنن الترمذي (٩٤٦)

مغالیہ کے بارے میں کیا تھا۔

۲۵۱ ⑯⑤ عَنْ ثَابِتِ بنِ قَيسٍ أَنَّهُ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا فَأَتَى أَخُوهَا يَشْتَكِيهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ خُذِ الَّذِي لَهَا عَلَيكَ وَخَلِّ سَبِيلَهَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَتَرَبَّصَ حِيضَةً فَتَلْحَقَ بِأَهْلِهَا[⑯⑤]

حضرت ثابت بن قیسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو مارا تو اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا، اس پر اس کا بھائی ان کی شکایت لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیسؓ کو بلوایا اور فرمایا: تمہاری جو چیز اس کے پاس ہے، وہ لے لو اور اس کا راستہ چھوڑ دو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی بیوی کو حکم دیا کہ وہ ایک ماہواری تک انتظار کرے، پھر اپنے گھر چلی جائے۔

۲۵۲ ⑯⑥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ[⑯⑥]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے خاوندوں سے کشیدہ رہنے والی اور خلع مانگنے والی عورتیں منافق ہیں۔

خلع کی صورت میں حق مہر کی واپسی

۲۵۳ ⑯⑦ عَنْ يَحْيَى بنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بنِ قَيسِ بنِ شَمَّاسٍ وَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: لاَ أَنَا وَلاَ ثَابِتَ بنَ قَيسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ زَوْجُهَا ثَابِتُ بنُ قَيسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِثَابِتِ بنِ قَيسٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي بَيتِ أَهْلِهَا[⑯⑦]

یحیٰی بن سعید سے روایت ہے کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اسے بتایا کہ حبیبہ بنت سہل انصاری، ثابت بن قیس بن شماس کی زوجیت میں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لئے باہر آئے تو حبیبہ بنت سہل کو اندھیرے میں اپنے دروازے پر کھڑا پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں حبیبہ بنت سہل ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرا اور ثابت بن قیس کا نباہ نہیں ہوسکتا۔ جب اس کا خاوند ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہے، اس نے مجھے جو بتانا تھا، بتا دیا۔ حبیبہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اُنہوں نے جو کچھ مجھے دیا ہے، میرے پاس ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیس سے فرمایا: اس سے (اپنا باغ) لے لو تو اُنہوں نے اس سے لے لیا اور وہ اپنے والدین کے گھر جا بیٹھیں۔

---

⑯⑤ صحيح سنن النسائي (٣٢٧٢)؛ صحيح البخاري (٥٢٧٧)؛ فتح الباري ٩/ ٣٩٨، ٣٩٩

⑯⑥ صحيح سنن النسائي (٣٢٣٨)؛ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٦٣٢)

⑯⑦ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٤٨، ١٩٤٩)؛ مؤطا ٢/ ٥٦٤؛ صحيح سنن النسائي (٣٢٤٠)؛ صحيح البخاري (٥٢٧٣)

رضاعت ثابت ہونے پر فسخ

۲۵٤ ⑱ عَنْ عُقْبَةَ بنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ إِمْرَأَةً جَائَتْنَا إِمْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيتُ النَّبِيَّ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلانَةَ بْنتَ فُلاَنَ فَجَائَتْنَا إِمْرَأَةٌ سَودَاءُ فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ: كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ [68] رَاجِع: ۱۰۷

حضرت عقبہ بن حارث سے مروی ہے کہ میں نے عورت کے ساتھ شادی کی۔ ایک سیاہ فام عورت آئی۔ اس نے کہا: تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے کہا: میں نے فلاں عورت کے ساتھ شادی کی، لیکن فلاں سیاہ فام عورت نے آ کر یہ دعویٰ کیا ہے میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے، حالانکہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ آپ ﷺ نے میری بات سن کر چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ میں آپ ﷺ کے سامنے آیا اور کہا کہ وہ عورت جھوٹ بول رہی ہے۔ فرمایا: اب اس کا کیا کیا جائے وہ تو یہ دعویٰ کر چکی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، سو اپنی بیوی کو چھوڑ دو۔

⑦ لعان

لعان میں حق مہر ادا کرنا

۲۵۵ ⑲ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَزَوَّج رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ امْرَأَةً مِنْ بَلْعِجْلاَنَ فَدَخَلَ بِهَا فَبَاتَ عِنْدَهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: مَا وَجَدْتُهَا عَذْرَاءَ فَرَفَعَ شَأْنَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ: بَلَى. قَدْ كُنْتُ عَذْرَاءَ فَأَمَرَ بِهِمَا فَتَلاَعَنَا. وَأَعْطَاهَا الْمَهْرَ [69]

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ انصار کے ایک آدمی نے بنو عجلان قبیلہ کی ایک عورت کے ساتھ شادی کی۔ اس کے ہاں شب زفاف گزارنے کے بعد جب صبح ہوئی تو اس نے کہا: یہ کنواری نہیں تھی۔ معاملہ نبی ﷺ تک پہنچا تو لڑکی کو طلب فرمایا اور اس سے حقیقت دریافت کی۔ اس نے جواب دیا: یہ غلط کہتا ہے، میں کنواری تھی۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کروانے کا حکم دیا۔ جب لعان ہو گیا تو اس آدمی نے عورت کو مہر دیا۔

الزامِ زنا لگانے میں احتیاط

۲۵٦ ⑳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلاَمًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمُرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوَرَقًا قَالَ: فَأَنَّى أَتَاهَا ذَاكَ؟ قَالَ: عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ [70]

---

⑱ صحيح البخاري (۲٦٥۹، ٥١٠٤)؛ مصنف ابن أبي شيبة ٤/ ١٩٦؛ سنن الدارقطني ٤/ ١٧٧؛ شرح السنة للبغوي ٩/ ٨٦؛ إرواء الغليل (٢١٥٤)؛ سنن سعيد بن منصور ١/ ٢٤٥

⑲ ضعيف سنن ابن ماجه (٤٤٨)؛ مسند أحمد ١/ ٢٦١

⑳ صحيح مسلم (٣٧٤٥، ٣٧٤٧)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ بنوفزارہ کے قبیلے کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا: ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا: سرخ ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ان میں کوئی گندمی رنگ کا بھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! ان میں کچھ گندمی بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ گندمی رنگ ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: ممکن ہے کہ کسی رگ نے (پچھلے نسب سے) کھینچ لیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ کا رنگ بھی ممکن ہے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

لعان کا طریقہ

۲۵۷ ⑰عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَة فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلاَّ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلاَلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَايُبْرِىءُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ (فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ) إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ*﴾ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلاَلٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لاَ أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الإِلْيَتَيْنِ خَدْلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ لاَ مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ ⑰ أُنْظُر:٣٦٣

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ نبی ﷺ نے اس سے کہا: گواہ لاؤ، وگرنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگے گی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ لے تو پھر وہ گواہ تلاش کرتا پھرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: گواہ لاؤ، وگرنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگے گی تو ہلال نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں سچ کہہ رہا ہوں، اس لئے میری پیٹھ کو حد سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ضرور کوئی حکم اتارے گا تو جبریل علیہ السلام آپؐ پر یہ آیات لے کر نازل ہوئے: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ ...... مِنَ الصَّادِقِيْنَ تک﴾

''جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کا کوئی گواہ بجز ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں اور پانچویں مرتبہ کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو، اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہوسکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اسکا خاوند جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر اسکا خاوند سچوں میں سے ہے۔''

⑰ صحیح البخاري (٤٧٤٧)؛ صحیح مسلم (٣٧٣٦)

* النور ٢٤: ٦-٩

رسول اللہ ﷺ وحی سے فارغ ہوئے تو ہلال بن امیہ کو بلوایا۔ ہلال بن امیہ آئے اور اپنے سچے ہونے کی گواہی دی اور نبی ﷺ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی اپنے دعویٰ سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہے؟ اس کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی اپنے سچے ہونے کی گواہی دی۔ جب پانچویں قسم پر پہنچی تو لوگوں نے اسے روکا اور کہا: یہ قسم فیصلہ کن ہو گی۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ ہچکچائی اور کچھ پیچھے ہٹی۔ ہم نے سمجھا کہ شاید اپنے دعوے سے دستبردار ہو جائے گی، لیکن اس نے کہا: میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کر سکتی؟ لہٰذا اس نے پانچویں قسم بھی اٹھالی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا دھیان رکھو، اگر یہ ایسا بچہ جنم دے جو سرگیں آنکھوں والا، موٹی سرین والا اور بھاری بھرکم پنڈلیوں والا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ بچہ مؤخر الذکر صورت کے مطابق پیدا ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم (لعان) اُترا نہ ہوتا تو میں اسے سزا دیتا۔

٢٥٨ ⑯ عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيمِرًا أَتَى عَاصِمَ بنَ عَدِيَّ وَكَانَ سَيِّدُ بَنِي عَجْلاَنَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فقَالَ يَارَسُولَ اللهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيمِرٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ عُوَيمِرٌ: وَاللهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُوَيمِرٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُلاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللهُ فِي كِتَابِهِ فَلاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنْ حَبِسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا، فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلاَعِنَينِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أنْظُرُوا فَإِنْ جَائَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَينِ عَظِيمَ الإِلْيَتَينِ خَدْلَجَ السَّاقَينِ فَلاَ أَحْسَبُ عُوَيمِرًا، إِلاَّ قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا. وَإِنْ جَائَتْ بِهِ أُحَيمِرًا كَأَنَّهُ وَحْرَةٌ فَلاَ أَحْسَبُ عُوَيمِرًا إِلاَّ قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَائَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ [⑫] رَاجِع: ٩٠

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی عجلان کے سردار عویمر، حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: اس آدمی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے؟ کیا وہ اس آدمی کو قتل کر دے؟ اور تم لوگ اسے قتل کر دو یا پھر وہ کیا کرے؟ میرے لئے نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کرو۔ عاصمؓ نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، تو رسول ﷺ نے اس قسم کے سوالات کو ناپسند فرمایا۔ جب عویمرؓ نے عاصم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا ہے اور معیوب سمجھا ہے۔ عویمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں خود نہ پوچھ لوں۔ پھر عویمر آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ دوسرا آدمی پایا ہے (اور) کیا وہ اس آدمی کو قتل کر دے؟ تو آپ لوگ بھی اسے قتل کر دو گے؟ یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کی بیوی کے بارے میں قرآن نازل کر دیا ہے۔ نبی ﷺ نے انہیں لعان کا حکم دیا جس طرح کہ اس کا طریق کار اللہ تعالیٰ

---

⑫ صحيح البخاري (٤٧٤٥، ٤٧٤٦)؛ صحيح مسلم (٣٧٢٣، ٣٧٢٥-٣٧٢٧، ٣٧٣١، ٣٧٣٤)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٦٤، ١٩٧٣)

نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، تو ان دونوں نے لعان کیا پھر عویمر نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اب میں اگر اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے۔ پھر اس نے طلاقیں دے دیں پھران دونوں کے بعد لعان کا یہ طریقہ لوگوں کے لئے سنت بن گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دھیان رکھیں، اگر اس نے سیاہ رنگ کا سیاہ آنکھوں والا، بھرے بھرے کولھوں والا، بھری بھری پنڈلیوں والا بچہ جنم دیا تو میرا خیال ہے کہ عویمر کا اس پر الزام صحیح ہے اور اگر اس نے سرخ رنگ کے گرگٹ جیسے بچے کو جنم دیا تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے اس پر جھوٹ باندھا ہے۔ پھر اس نے ایسے اوصاف والا بچہ جنم دیا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے عویمر کی سچائی کی دلیل قرار دیا تھا، اس کے بعد اس بچے کی نسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی رہی۔

لعان والے بچے کا نسب ماں سے

۲۵۹ (۱۶۳) عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيَّ وَكَانَ سَيِّدُ بَنِى عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِى رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فقَالَ يَارَسُولَ اللهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيمِرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيمِرٌ: وَاللهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُوَيمِرٌ فقَالَ يَارَسُولَ اللهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرآنَ فِيكَ وَفِى صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُلاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللهُ فِى كِتَابِهِ فَلاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا، فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِى الْمُتَلاعِنَينِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُنْظُرُوا فإِنْ جَائَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَينَينِ عَظِيمَ الأَلْيَتَينِ خَدْلَجَ السَّاقَينِ فَلاَ أَحْسَبُ عُوَيمِرًا، إِلاَّ قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا. وَإِنْ جَائَتْ بِهِ أُحَيمِرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلاَ أَحْسَبُ عُوَيمِرًا إِلاَّ قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَائَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِى نَعَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ (۱) رَاجِع: ۹۰

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی عجلان کے سردار عویمر، حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: اس آدمی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے؟ کیا وہ اس آدمی کو قتل کر دے؟ اور تم لوگ اسے قتل کر دو یا پھر وہ کیا کرے؟ میرے لئے نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کرو۔ عاصمؓ نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، تو رسول ﷺ نے اس قسم کے سوالات کو ناپسند فرمایا جب عویمرؓ نے عاصم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا ہے اور معیوب سمجھا ہے۔ عویمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں خود نہ پوچھ لوں۔ پھر عویمر آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ دوسرا آدمی پایا ہے (اور) کیا وہ اس آدمی کو قتل کر دے؟ تو آپ لوگ بھی اسے قتل کر دو گے؟ یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

(۱) صحيح البخاري (٤٧٤٥، ٤٧٤٦)؛ صحيح مسلم (٣٧٢٣، ٣٧٢٥-٣٧٢٧، ٣٧٣١، ٣٧٣٤)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٦٤، ١٩٧٣)

آپ اور آپ کی بیوی کے بارے میں قرآن نازل کر دیا ہے۔ نبی ﷺ نے انہیں لعان کا حکم دیا جس طرح کہ اس کا طریق کار اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، تو ان دونوں نے لعان کیا پھر عویمر نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اب میں اگر اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے۔ پھر اس نے طلاقیں دے دیں پھر ان دونوں کے بعد لعان کا یہ طریقہ لوگوں کے لئے سنت بن گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دھیان رکھیں، اگر اس نے سیاہ رنگ کا سیاہ آنکھوں والا، بھرے بھرے کولھوں والا، بھری بھری پنڈلیوں والا بچہ جنم دیا تو میرا خیال ہے کہ عویمر کا اس پر الزام صحیح ہے اور اگر اس نے سرخ رنگ کے گرگٹ جیسے بچے کو جنم دیا تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے اس پر جھوٹ باندھا ہے۔ پھر اس نے ایسے اوصاف والا بچہ جنم دیا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے عویمر کی سچائی کی دلیل قرار دیا تھا، اس کے بعد اس بچے کی نسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی رہی۔

جن کے درمیان لعان نہیں ہوسکتا

٢٦٠ ⑭⑦ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَامُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ، النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ[47]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار قسم کی عورتوں کے درمیان لعان نہیں ہے، عیسائی عورت جو مسلمان کی زوجیت میں ہو، یہودی عورت جو مسلمان کی زوجیت میں ہو، آزاد عورت جو غلام کی زوجیت میں ہو اور غلام عورت جو آزاد کی زوجیت میں ہو۔

⑧ عدت

بیوہ حاملہ عورت کی عدت

٢٦١ ⑭⑧ عَنْ عُبَيدِ اللهِ بنِ عَبْدِ الله بنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ الأَرْقَمِ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيعَةَ بْنَتِ الْحَارِثِ الأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ الأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيعَةَ بْنَتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بنِ خَولَةَ - وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بنِ لُؤَيٍّ- وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابنُ بَعْكَكْ- رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ؟ فَإِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيتُ وَأَتَيتُ رَسُولَ اللهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي[48]

⑭⑦ ضعيف ابن ماجه (٤٤٩)؛ سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤١٢٧)؛ سنن الدارقطني ٣/ ١٦٣ (معلول)؛ أحكام القرآن للجصاص ٣/ ٢٨٨؛ الجوهر النقي لابن التركماني: سنده حسن بحواله السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ٣٩٧

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو خط لکھا کہ وہ سُبَیعة بنت حارث اسلمیہ کے پاس جائے اور اس سے اس کا واقعہ معلوم کرے اور اس سے پوچھے کہ جب اس نے فتویٰ پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے اسے کیا جواب دیا تھا؟ تو عمر بن عبد اللہ بن ارقم نے عبد اللہ بن عتبہ کو جواباً یہ لکھا کہ مجھے سبیعہ بنت حارث نے بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ کی زوجیت میں تھی، سعد بن خولہ کا تعلق بنی عامر بن لوئی سے ہے۔ یہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر فوت ہوگئے، جبکہ وہ (سبیعہ بنت حارث) حاملہ تھیں۔ پھر ان کی وفات کے (بیس دن بعد) ہی وہ حمل سے فارغ ہوگئیں اور جب وہ نفاس سے فارغ ہوگئیں تو منگنی کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے بناؤ سنگھار کرلیا۔ ابوالسنابل بن بعکک جو کہ بنوعبدالدار قبیلے کا آدمی تھا، سبیعہ کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا: دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے بناؤ سنگھار کیا ہوا ہے، لگتا ہے نکاح کرنے کا ارادہ ہے؟ (اللہ کی قسم!) جب تک چار مہینے دس دن نہ گزر جائیں تو آگے نکاح نہیں کرسکتی۔ سبیعہ کہتی ہیں: جب ابوالسنابل نے مجھے یہ کہا، میں نے شام ہوتے ہی تیاری کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی آئی اور مسئلہ ان کے سامنے رکھا، آپؐ نے مجھے بتایا کہ وضع حمل کے فوراً بعد تیری عدت ختم ہوگئی ہے اور اگر تو چاہے تو نکاح کرسکتی ہے۔

۲۶۲ ⑯ عَنْ الزُّبَيرِ بنِ الْعَوَامِ أَنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمُّ كُلْثُوم بِنْتُ عُقْبَةَ فَقَالَتْ لَهُ: وَهِيَ حَامِلٌ طَيِّبْ نَفْسِي بِتَطْلِيقَةٍ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَرَجَعَ وَقَدْ وَضَعَتْ فَقَالَ مَالَهَا؟ خَدَعَتْنِي خَدَعَهَا اللهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَبَقَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ أُخْطُبْهَا إِلَى نَفْسِهَا⑪

حضرت زبیر بن العوامؓ سے روایت ہے کہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ، ان کی زوجیت میں تھیں۔ چنانچہ اس نے زبیرؓ سے کہا: مجھے خوشی ہوگی، اگر آپ مجھے ایک طلاق دے دیں اور اس وقت وہ حاملہ تھیں تو اُنہوں نے اسے دے دی۔ اس کے بعد زبیرؓ نماز کے لئے چلے گئے جب وہ واپس آئے تو ان کی بیوی ایک بچی کو جنم دے چکی تھی تو اُنہوں نے کہا: اسے کیا ہوگیا؟ مجھے دھوکا دے گئی۔ اللہ اسے اس کے دھوکے کا بدلہ دے۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کی میعاد ختم ہوگئی ہے (مراد عدت پوری ہوگئی، اب رجوع کا اختیار نہیں رہا) لیکن اسے نکاح کا پیغام بھیج سکتے ہو۔

حاملہ کی عدت کے دوران اس سے جماع کرنا

۲۶۳ ⑰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ* مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ بُصْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا الصِّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا⑫ رَاجِع:۱۸۰

حضرت سعید بن میسّبؒ نبی ﷺ کے ایک انصاری صحابی بصرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک پردہ نشین کنواری عورت کے ساتھ شادی کی۔ جب میں خلوت میں اس کے پاس گیا تو اسے حاملہ پایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے اس کی شرمگاہ کو

⑩ صحيح البخاري (٣٩٩١، ٥٣١٩، ٥٣٢٠)؛ صحيح مسلم (٣٧٠٦)؛ سنن أبي داؤد (٢٣٠٦)؛ سنن ابن ماجه (٢٠٢٧)؛ سنن الترمذي (١٢١٢)؛ إرواء الغليل (٢١١٣)؛ صحيح سنن النسائي (٣٢٨٤، ٣٢٨٥)

⑪ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٤٦)؛ إرواء الغليل (٢١١٧) المستدرك للحاكم ٢/ ٢٠٩؛السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/ ٤٢١

حلال کرنے کی وجہ سے حق مہر دیا جائے گا اور بیٹا تمہارا غلام ہوگا۔ جب وہ بچہ جنم دے لے تو اسے کوڑے لگاؤ۔

۲٦٤ ⑰⑧ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَقَالُوا: نَعَمْ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَايَحِلُّ لَهُ، كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَايَحِلُّ لَهُ⑧

حضرت ابو درداءؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ خیمے کے دروازے پر ایک قریب الولادت حاملہ عورت لائی گئی۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: شاید وہ اس کے ساتھ ہم بستری کرنا چاہتا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو اس کی قبر میں اس کے ساتھ جائے۔ وہ (اس پیٹ والے بچے کو اپنے بچوں کی طرح) کیسے وارث بنائے گا، حالانکہ اس کو وارث بنانا جائز نہیں ہے۔ (کیونکہ ممکن ہے وہ اس کا نطفہ نہ ہو) اس سے کیسے غلاموں کی طرح خدمت لے گا، حالانکہ اس کو غلام بنانا جائز نہیں (کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اس کا نطفہ ہو)۔

۲٦۵ ⑰⑨ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ:عَنْ رُوَيفِعِ بنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَامَ فِينَا خَطِيبًا قَالَ: أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يومَ حُنَينٍ قَالَ: لاَيَحِلُّ لامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيومِ الآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَائَهُ زَرْعَ غَيرِهِ -يَعْنِي اِتْيَانَ الْحُبَالَى- وَ لاَيَحِلُّ لامْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَ لاَيَحِلُّ لامْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ⑨

حضرت حنش صنعانیؒ بیان کرتے ہیں کہ رویفع بن ثابت انصاریؓ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں آپ لوگوں سے وہی بات کہوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے حنین کے دن سنی، آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جو آدمی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنا پانی غیر کی کھیتی کو پلائے، یعنی حاملہ عورت کے ساتھ ہم بستری کرے۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ قیدیوں میں سے کسی بھی عورت کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے ہم بستری کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ مال غنیمت میں سے کوئی چیز تقسیم ہونے سے پہلے بیچے۔

بیوہ عورت کا محل عدت

۲٦٦ ⑱⓪ عَنْ زَيْنَبَ بْنَتِ كَعْبِ بنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أهلي، فَإِنِّي

---

⑦ ضعيف سنن أبي داؤد(٤٦٥)؛سنن الدارقطني٣/ ٢٥١؛المستدرك للحاكم٢/ ٢٠٠؛ضعيف سنن أبي داؤد (٤٦٥، ٤٦٦) ※ آدمی کا نام: نضرۃ بن ابونضر الغفاری تھا۔ (علل الحديث لابن منذر ١٠/ ٢٥١)

⑧ صحيح مسلم (٣٥٤٧)؛ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٨٨ ، ١٨٨٩)

⑨ صحيح سنن أبي داؤد (١٨٩٠)

لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ، وَلَانَفَقَةٍ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، دَعَانِي أَوْ أَمَرَبِي فَدُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي، قَالَتْ: فَقَالَ: أُمْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ، قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ[80]

حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ بیان کرتی ہیں کہ ابوسعید خدریؓ کی بہن فریعہ بنت مالک بن سنان نے اسے بتایا کہ میں نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں بنو خدرہ میں اپنے گھر والوں کے پاس جا سکتی ہوں؟ کیونکہ میرا خاوند اپنے چند بھگوڑے غلاموں کی تلاش میں گیا تھا اور انہیں 'طرف القدوم' کے علاقے میں جا لیا تھا، لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے نبی ﷺ سے کہا کہ میرا خاوند نہ تو مجھے خرچہ دے کر گیا تھا اور نہ کسی ایسے گھر میں چھوڑ کر گیا تھا جو اس کی ملکیت ہو، ان حالات میں کیا مجھے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ فریعہؓ کہتی ہیں کہ میں وہاں سے نکلی، جب حجرہ شریفہ یا مسجد میں پہنچی تو آپ ﷺ نے مجھے واپس بلایا یا کہا کہ آپ ﷺ کے حکم سے مجھے واپس بلایا گیا۔ میں آئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے وہ داستان آپ ﷺ کے سامنے پھر دہرا دی، آپ ﷺ نے فرمایا: عدت کے دن ختم ہونے تک اپنے خاوند کے گھر میں رہو۔ فریعہؓ نے کہا: چنانچہ میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن گزارے۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں بھی ایسا واقعہ پیش آیا، تو انہوں نے مجھے بلوا کر پوچھا تو میں نے سارا واقعہ سنا دیا۔ حضرت عثمانؓ نے نبی ﷺ کے فیصلے کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرح فیصلہ کر دیا۔

نابالغ، بوڑھی اور حاملہ عورت کی عدت

۲۶۷ (۸۱) عَنْ أُبَيِّ بنِ كَعْبٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ فِي عِدَّةِ النِّسَاءِ قَالُوا لَقَدْ بَقِيَ مِنْ عِدَّةِ النِّسَاءِ مَالَمْ يُذْكَرْ فِي الْقُرآنِ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ . فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ فِي هَذِهِ السُّورَةِ ﴿وَاللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ*﴾ فَأَجَلُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ قَضَتْ عِدَّتَهَا[81] ٤٣٥

حضرت اُبی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! عورتوں کی عدت کے بارے میں جب سے سورہ بقرۃ کی آیت نازل ہوئی ہے، اہل مدینہ میں سے بعض لوگ کہہ رہے ہیں۔ کچھ عورتیں باقی رہ گئی ہیں جن کی عدت کا تذکرہ قرآن پاک میں نہیں ہوا، اور وہ ہیں: نابالغ لڑکیاں، بوڑھی عورتیں اور حمل والی عورتیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ تو حمل والی کی عدت، حمل سے فراغت ہے۔ حمل سے فارغ ہوگئی تو عدت ختم۔

---

(۸۰) صحيح سنن أبي داؤد (٢٠١٦)

(۸۱) تفسير ابن كثير ٤/ ٣٨١ * الطلاق ٦٥: ٤

عدت کے دوران باہر نکلنا

۲۶۸ (۱۸۲)عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا(۸۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ: وہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاقیں ہوگئیں تو انہوں نے باغ سے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اسے ڈانٹا اور جانے سے روک دیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! اور کھجوریں توڑیں ممکن ہے کہ آپ اس سے صدقہ کریں یا کوئی بہبود کا کام کریں۔

۲۶۹ (۱۸۳) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَيَحِلُّ لِإِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لاَتَكْتَحِلُ وَلاَ تَلْبَسُ ثَوبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوبَ عَصَبٍ(۸۳)

حضرت اُمّ عطیہؓ کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ خاوند کے علاوہ کسی کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ میں بیٹھے، (خاوند پر سوگ منانے والی) نہ تو سرمہ لگائے گی نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے گی، سوائے یمن کے دھاری دار کپڑے کے۔

۲۷۰ (۱۸۴) عَنْ زَينَبَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُوسُفْيَانُ بنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لاَيَحِلُّ لِإِمْرَأَةٍ تُؤمِنُ بِاللّهِ وَالْيومِ الآخِرِ أَنْ تُحُدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ إِلاَّ عَلَى زَوجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا(۸۴)

حضرت زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ جب ام المؤمنین حضرت اُم حبیبہ کے والد حضرت ابوسفیان بن حربؓ فوت ہوئے تو میں ان کے گھر گئی۔ حضرت اُم حبیبہ نے (چوتھے دن) ایک خوشبو منگوائی جس میں زردی یا اس جیسی کوئی اور چیز تھی۔ پھر انہوں نے یہ خوشبو ایک بچی کو لگائی اور پھر اپنے دونوں رخساروں پر مل لی اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی، میں نے یہ صرف اس لئے کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے خاوند کے کہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ کر سکتی ہے۔

۲۷۱ (۱۸۵) *عَنْ حَمِيدِ بنِ نَافِعٍ قَالَ: قُلْتُ لِزَينَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَولِ: فَقَالَتْ زَينَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ خَفَشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمُس طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا

---

(۸۲) صحيح مسلم (۳۷۰۵)؛ المستدرك للحاكم ۲/ ۲۰۷؛ صحيح سنن أبي داؤد (۲۰۱۱)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۱٦٥٤)؛ صحيح سنن النسائي (۳۳۲۲)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (۷۲۳)

(۸۳) صحيح البخاري (٥٣٤١، ٥٣٤٢، ٥٣٤٣)؛ مؤطا مالك ۲/ ٥٩٧

(۸٤) صحيح البخاري (٥٣٣٤)؛ مؤطا مالك ۲/ ٥٩٦

سَنَةٌ ، ثُمَّ تُؤتَى بِدَابَّةٍ - حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيرٍ - فَتَفْتَضُ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُ بِشَيءٍ إِلاَّ مَاتَ ، ثُمَّ تَخرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً فَتَرمِي بِهَا ، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَاشَائَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْغَيرِهِ . سُئِلَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ مَاتَفْتَضُ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا⑧⑤

حضرت حمید بن نافع: ان کا بیان ہے کہ میں نے زینب بنت ابوسلمہؓ سے پوچھا کہ (جاہلیت میں) میں گوبر وغیرہ ڈالنے کا کیا دستور تھا؟ تو زینب نے جواب دیا کہ دورِ جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہوجاتا تو وہ ایک بوسیدہ اور تاریک مکان میں داخل ہوجاتی اور گندے سے گندے کپڑے پہن لیتی اور ایک سال گزرنے سے پہلے خوشبو کو ہاتھ بھی نہ لگاتی۔ پھر سال گزرنے کے بعد گدھا، بکری یا پرندہ لایا جاتا تو وہ اس جانور کے ساتھ اپنا جسم رگڑتی اور بہت کم ایسا ہوا کہ اس نے کسی جانور کے ساتھ اپنا جسم رگڑا ہو اور وہ زندہ رہا ہو۔ پھر وہ اس مکان سے نکلتی تو اسے مینگنی دی جاتی تو وہ اسے پھینکتی۔ اس کے بعد وہ خوشبو یا اس جیسی چیز کو ہاتھ لگا سکتی، امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ حدیث میں جو لفظ تفتض آیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ عورت اس جانور کے ساتھ اپنا جسم ملتی تھی۔

٢٧٢ ⑧⑥ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَائَتْ إِمْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ: إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اِشْتَكَتْ عَيْنَيهَا أَفَتَكْحُلُهُمَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ لاَ . مَرَّتَينِ أَوْ ثَلاَثًا . كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لاَ . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأسِ الْحَوْلِ⑧⑦

حضرت ام سلمہؓ: وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا ہے، اب وہ آشوبِ چشم میں مبتلا ہے تو کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے دو یا تین دفعہ سوال کیا، ہر دفعہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ نہیں اسے سرمہ لگانے کی اجازت نہیں ہے! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ صرف چار مہینے اور دس دن ہیں۔ دور جاہلیت میں تو عورتیں (خاوند کی موت پر) ایک سال تک بیٹھی رہتی تھیں۔ سال گزرنے کے بعد اونٹ کی مینگنی پھینکتی (یہ جاہلیت کا دستور تھا)

عدت میں نفقہ

٢٧٣ ⑧⑧ عَنْ فَاطِمَةَ بْنَتِ قَيسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَةَ: وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللهِ مَا لَكِ عَلَينَا مِنْ شَيءٍ فَجَائَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ، ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اِعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَأْذِنِينِي قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرَتُ لَهُ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ بنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا الْجَهْمِ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا أَبُو الْجَهْمِ فَلاَ يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصَعْلُوكٌ لاَ مَالَ لَهُ أَنْكِحِي أُسَامَةَ بنَ زَيدٍ فَكَرِهَتْهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيرًا وَأُغْتُبِطْتُ⑧⑧ رَاجِع: ١٣٤

⑧⑤ صحيح البخاري (٥٣٣٧)؛ مؤطا مالك ٢/ ٥٩٧

⑧⑥ صحيح البخاري (٥٣٣٦)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کو ابوعمرو بن حفص نے اسے طلاق بائن دے دی، جبکہ وہ شہر سے باہر تھے۔ اُنہوں نے اپنے وکیل کو اس کی طرف آخری طلاق دے کر بھیج دیا اور اس کے ساتھ اسے پانچ صاع جو بھیج دیئے جسے اس نے ناکافی سمجھ کر ناراضگی کا اظہار کیا تو وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ذمے آپ کے لئے کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپؐ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ذمے تیرے لئے نہ نفقہ ہے۔ ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار کیونکہ وہ ایک نابینا آدمی ہے، اس کے ہاں تو اپنا (سرکا) کپڑا اُتار بھی لے تو کوئی حرج نہیں جب تم عدت سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ فاطمہ بنت قیس کا بیان ہے کہ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے نبی ﷺ کو اطلاع دی کہ معاویہ بن سفیانؓ اور ابوجہمؓ اور اسامہ بن زیدؓ نے مجھے منگنی کا پیغام بھیجا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تعلق ہے ابوجہمؓ کا تو وہ اپنی لاٹھی ہمیشہ کندھے پر رکھتا ہے۔ باقی رہا معاویہؓ، تو وہ نادار آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں اسامہ بن زیدؓ سے نکاح کرلو، لیکن میں نے پسند نہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسامہ سے نکاح کرلو چنانچہ میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں بھلائی رکھ دی اور میری زندگی قابل رشک ہوگئی۔

۲۷٤ ⑧⑧ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَلْبَتَّةَ فَقَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلىٰ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي السُّكْنىٰ وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِّي سُكْنىٰ وَلاَ نَفْقَةَ وَأَمَرَنِي أَنْ اَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ [88]

حضرت شعبی کا بیان ہے کہ میں فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے مقدمہ کا کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب میرے خاوند نے مجھے طلاق بائنہ دے دی تو میں اپنی رہائش اور نفقہ کا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی۔ لیکن آپ ﷺ نے میرے لئے خاوند کے ذمہ کوئی نفقہ متعین کیا، نہ رہائش اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزاروں۔

❾ ظہار کا کفارہ

۲۷۵ ⑧⑨ عَنْ خُوَيلَةَ بْنَتِ مَالِكِ بنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ: ظَاهَرَ مِنِّى زَوجِى أَوسُ بنُ الصَّامِتِ فَجِئتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَشْكُو إِلَيْهِ وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَادِلُنِى فِيهِ وَيَقُولُ اتَّقِى اللهَ فَإِنَّهُ ابنُ عَمِّكِ فَمَابَرِحَتْ حَتَّى نَزَلَ الْقُرآنُ ﴿قَدْ سَمِعَ اللهُ قَولَ الَّتِى تُجَادِلُكَ فِى زَوْجِهَا*﴾ إِلَى الْفَرْضِ فَقَالَ: يَعْتِقُ رَقَبَةً قَالَتْ لاَيَجِدُ قَالَ فَيَصُومُ شَهْرَينِ مُتَتَابِعَينِ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّه شَيخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ: فَلْيُطْعِمْ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَتْ مَاعِنْدَهُ مِنْ شَىءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَتْ فَأُتِىَ سَاعَتَئِذٍ بِعِرْقٍ مِنْ تَمرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّى أُعِينُهُ بِعِرْقٍ آخَرِ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتِ إِذْهَبِى فَأَطْعِمِى بِهَا عَنْهُ سِتِينَ مِسْكِينًا وَارْجِعِى إِلَى ابنِ عَمِّكِ [89]

---

⑧⑦ صحيح مسلم (٣٦٨١-٣٦٨٤، ٣٦٨٦، ٣٦٨٨، ٣٦٩١، ٣٦٩٣، ٣٦٩٦-٣٦٩٨)؛ صحيح سنن أبي داؤد (٢٠٠١، ٢٠٠٥)؛ صحيح سنن النسائي (٣١٨٦)

⑧⑧ صحيح مسلم (١٤٨٠)

حضرت خولہ بنت مالک بن ثعلبہؓ کا بیان ہے کہ میرے خاوند اوس بن صامت نے میرے ساتھ ظہار کیا۔ میں اس کی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو رسول اللہؐ میرے ساتھ اس بارے میں تکرار کرنے لگے اور فرمانے لگے: اللہ سے ڈرو، وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے وہ اسی طرح کہتی رہی، یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِی تُجَادِلُكَ فِی زَوْجِهَا﴾ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی۔'' سورۃ کے آغاز سے کفارہ کی فرضیت تک آیات نازل ہوئیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک گردن آزاد کرے گا۔ خولہ نے کہا: اس کی گنجائش اس کے پاس نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلسل دو مہینے روزے رکھے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ تو بہت بوڑھا ہے، روزہ نہیں رکھ سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے کہا: اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جسے صدقہ میں دے سکے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اسی لمحے ایک ٹوکرا کھجوروں کا آ گیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی طرف سے اس طرح کا ایک اور ٹوکرا دے کر اس کی مدد کروں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہت اچھا! تم جاؤ اور اس کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور پھر اپنے چچا کے بیٹے کے گھر واپس چلی جاؤ۔

٢٧٦ ⁽⁹⁰⁾عَنْ سَلَمَةَ بنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِی قَالَ كُنْتُ إِمْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لاَيُصِيبُ غَيرِی فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنْ امْرَأَتِی شَيْئًا يُتَابِعُ بِی حَتَّى أَصْبَحَ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتَّى يَنْسَلِخَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَينَمَا هِیَ تَخْدُمُنِی ذَاتَ لَيلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِی مِنْهَا شَیءٌ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ نَزَوتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِی فَأَخْبَرْتُهُم الْخَبَرَ وَقُلْتُ امشُوا مَعِی إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا. لاَ وَاللهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِیِّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: أَنْتَ بِذَاكَ يَاسَلَمَةُ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ يَارَسُولَ اللهِ - مَرَّتَينِ- وَأَنَا صَابِرٌ لأَمْرِ اللهِ فَاحْكُمْ فِیَّ مَا أَرَاكَ اللهُ قَالَ: حَرِّرْ رَقَبَةً. قُلْتُ: وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيرَهَا- وَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِی- قَالَ: فَصُمْ شَهْرَينِ مُتَتَابِعَينِ قَالَ: وَهَلْ أَصَبْتُ الَّذِی أَصَبْتُ إِلاَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ قَالَ: فَأَطْعِمْ وَسَقًا مِنْ تَمْرٍ بَينَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا وَحْشِيْنِ مَالَنَا طَعَامٌ قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِی زُرَيقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيكَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسَقًا* مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِی فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الضِيقَ وَسُوءَ الرَّأیِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأیِ وَقَدْ أَمَرَ لِی- أَوْ أَمَرَنِی- بِصَدَقَتِكُمْ⁽⁹⁰⁾ ٤٦٣

حضرت سلمہ بن صخر بیاضیؓ کا کہنا ہے کہ میں عام مردوں کی نسبت بیوی سے زیادہ صحبت کیا کرتا تھا۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ میں بیوی سے صحبت کرتا رہوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ اس لئے میں نے رمضان کے گزرنے تک ظہار کر لیا۔ ایک رات وہ میرے خدمت میں مصروف تھی کہ اچانک اس کے جسم کے کسی حصے سے کپڑا اُٹھ گیا اور میں بے اختیار اس پر گر گیا جب صبح ہوئی تو میں نے اپنی قوم کے لوگوں کے پاس جا کر اس واقعہ کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو: میں نبی ﷺ کے

⁽⁸⁹⁾ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٣٤، ١٩٣٦)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٧٨) * المجادلة ٥٨: ١

⁽⁹⁰⁾ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٣٣)؛ صحيح سنن الترمذي (٩٥٩)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٧٧)

★ وسق: ساٹھ صاع کا ایک پیمانہ (تقریباً ۱۵۰ کلوگرام)

پاس گیا اور جا کر انہیں اپنا قصہ بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوسلمہ! تم نے ایسا کیا؟ دو دفعہ آپ ﷺ نے یہی پوچھا۔ میں نے کہا: ہاں! اللہ کے رسول ﷺ میں نے ایسا کیا۔ اب میں اللہ کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتا ہوں، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق میرے متعلق فیصلہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گردن آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری ملکیت میں میری اس گردن کے علاوہ کوئی گردن نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر مسلسل دو مہینے کے روزے رکھو۔ میں نے کہا: روزے ہی نے تو مجھے اس نوبت تک پہنچایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر ایک وسق (۳) کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ۔ میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہم نے رات بھوکے گزاری ہے، گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یوں کرو کہ بنو زریق کے کسی صدقہ کرنے والے آدمی کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہیں کافی کھجوریں دے دے گا، ان میں سے ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا اور بقیہ اپنے کھانے کے لئے گھر لے جانا۔ میں اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا: تمہارے ہاں مجھے تنگدلی اور بُری رائے ملی اور نبی ﷺ کے ہاں سے مجھے وسعت قلبی اور اچھی رائے ملی، انہوں نے مجھے تمہارا صدقہ لینے کا حکم دیا ہے۔

۲۷۷ (۱۹۱) عَنْ سَلَمَةَ بنِ صَخْرِ الْبَيَاضِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ[۹۱]

حضرت سلمہ بن بیاضیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیوی سے ظہار کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے، بیوی سے ہم بستری کرلے تو اس پر ایک ہی کفارہ ہوگا۔

۲۷۸ (۱۹۲) عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ ظَاهَرَ مِنْ اِمْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ فَقَالَ: مَاحَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللهُ[۹۲]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا، اس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا، اور اس کے ساتھ ہم بستری کرلی تھی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا تھا، لیکن کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ ہم بستری کرلی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے، تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ تو اس نے کہا: میں نے چاندنی میں اس کے پاؤں کی پازیب دیکھی۔ فرمایا: اب اس کے پاس اس وقت تک نہیں جانا جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرلو۔

فرضی روزہ کے دوران اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے والے کا کفارہ

۲۷۹ (۱۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكْتُ قَالَ وَ مَالَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تَعْتِقُهَا قَالَ: لَا، قَالَ فَهَلْ

---

(۹۱) صحيح سنن الترمذي (۹۵۷)

(۹۲) صحيح سنن الترمذي (۹۵۸)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۲۰۶۵)

تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لاَ. قَالَ: فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرْقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعِرْقُ الْمِكْتَلُ - قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ: أَنَا قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَارَسُولَ اللهِ، فَوَاللهِ مَابَيْنَ لاَبَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ [③]

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہوگیا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے بحالت روزہ اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرسکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے پوچھا: کیا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے پوچھا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! پھر وہ نبی ﷺ کے پاس ہی بیٹھا رہا۔ ہم ابھی یہی باتیں کررہے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا کھجوروں کا آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: مسئلہ پوچھنے والا کدھر ہے؟ اس نے کہا: میں موجود ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ٹوکرا لے جاؤ اور اسے صدقہ کردو، اس نے کہا: کیا ان لوگوں میں جو مجھ سے زیادہ نادار ہوں؟ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! کی دونوں جانب کی پتھریلی زمین کے درمیان میرے گھرانے سے زیادہ نادار گھر کوئی نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ اتنے کھلکھلا کر ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

③ صحيح البخاري (١٩٣٦، ٦٨٢٢، ٦١٦٤)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل سوم: طلاق

❶ بعض بنیادی اُصول

⦿ طلاق دینے کا اختیار اسی کا ہے جو عورت کی پنڈلی پکڑنے کا اختیار رکھتا ہے۔ چنانچہ کوئی آقا بھی اپنے غلام کو طلاق دینے کا حکم نہیں دے سکتا۔ فیصلہ نمبر ۲۱۸ ...... جو عورت بھی کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق کا مطالبہ کرے، اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۱۹ ...... طلاق نکاح کے بعد ہی دی جاسکتی ہے، نکاح سے قبل طلاق دینے کا کوئی تصور نہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۲۰

⦿ کسی غیر مسلم نے دو بہنوں سے شادی کی ہو تو اسلام لانے کی صورت میں وہ ایک بہن کو طلاق دینے کا پابند ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۲۱

⦿ باپ کے کہنے پر بیوی کو طلاق دینا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عمر کو اس کا حکم دیا۔ فیصلہ نمبر ۲۱۰

❷ طلاقِ بتہ کے بعد دوسرے شوہر سے ہم بستری ضروری

⦿ کسی عورت کو اگر تین طلاقیں ہو جائے تو دوسرے مرد سے اس کی شادی ہوگی۔ وہ عورت اس مرد سے شادی کے بعد تب ہی پہلے شوہر کے لئے جائز ہوگی جب کہ وہ دوسرے شوہر سے ہم بستری کرلے۔ چنانچہ رفاعہ قرظی کی بیوی اور غُمیصاء نامی عورتوں نے تین طلاقوں کے بعد اپنے دوسرے شوہروں کی مردانہ صلاحیت نہ ہونے کی نبی کریم ﷺ کو شکایت کی، تو آپؐ نے دونوں کی شکایت کو سننے کے بعد یہ معلوم کیا کہ وہ کیا چاہتی ہیں؟ جب یہ معلوم ہوا کہ وہ اپنے پہلے شوہروں سے نکاح کرنا چاہتی ہیں تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا کہ وہ ان کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتیں جب تک دوسرے شوہر سے ہم بستری نہ کرلیں، پھر وہ شوہر انہیں کسی وجہ سے طلاق دے دے، تب وہ سابقہ شوہر سے نکاح کرسکتی ہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۲۳، ۲۲۴

⦿ چونکہ لونڈی کی طلاق بتہ دو طلاقیں پر ہی پوری ہو جاتی ہیں، اس بنا پر سابقہ شوہر آزاد مرد ہو تو اس صورت میں لونڈی کے لئے جائز نہیں کہ وہ دو طلاقوں کے بعد اپنے آزاد شوہر سے دوبارہ نکاح کرسکے۔ اس صورت میں کسی اور مرد سے نکاح کے بعد ہی وہ اس سابقہ آزاد شوہر سے نکاح کرنے کی مجاز ہوسکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۲۶ ...... البتہ لونڈی ان دو طلاقوں کے بعد اپنے سابقہ غلام شوہر سے نکاح کرسکتی ہے، اس وقت اس کو دوسرے شوہر سے نکاح کی ضرورت نہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۲۵

③ بدعی طلاق

◉ حیض کی حالت میں بیوی کو طلاق دینا درست نہیں، قاضی کو چاہئے کہ ایسی حالت میں شوہر کو رجوع کا حکم دے۔ اسے طلاق بدعی بھی کہا جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۲۷

◉ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین طلاق ایک ہی لفظ میں کہہ دیں۔ اور کہا کہ میرا ارادہ تو ایک ہی طلاق دینے کا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو بیوی سے رجوع کی اجازت دے دی۔ (کیونکہ طلاق کا لفظ بیک وقت تین بار کہنے سے تین واقع نہیں ہوتیں بلکہ ایک ہی واقع ہوتی ہے جبکہ باقی کو تاکید سمجھا جاتا ہے)۔ فیصلہ نمبر ۲۲۸...... رکانہ کے والد کا عبد یزید ہی ایک واقعہ آگے بیان ہوا ہے کہ جب عبد یزید نے رکانہ کی والدہ کو تین طلاقیں دے کر ایک اور عورت سے شادی کر لی تو وہ عورت عبد یزید کی نامردی کی شکایت لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی، آپ ﷺ نے عبد یزید کو ایسی عورت کو طلاق دینے کا حکم دیا اور کہا کہ اپنی سابقہ بیوی امّ رکانہ سے رجوع کرو۔ اس نے کہا کہ میں تو تین طلاقیں دے چکا ہوں، آپ ﷺ نے کہا کہ نہیں اس سے رجوع کرو۔ فیصلہ نمبر ۲۳۱

◉ عبادہ بن صامت کے آباو اجداد میں سے کسی نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کا لفظ کہا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے کہا کہ تین طلاقیں تو درست ہیں باقی ۹۹۷ کا جواب اس کی گردان پر ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۲۹ یاد رہے کہ یہ روایت تعزیر پر محمول ہے کیونکہ انھوں نے اس حکم کو مذاق بناتے ہوئے ہزار طلاق دی تو آپ ﷺ نے اس پر تعزیراً سختی سے کام لیا۔

◉ معاذ بن جبلؓ نے کہا کہ جس نے طلاق کو ایک سے زیادہ بار بولا تو ہم اس کی بدعت کو اسی پر لاگو کریں گے یعنی یا تو اسے سزا دیں گے یا اس کو اس کا خمیازہ بھگتاتے ہوئے اس کی بیوی سے جدا کر دیں گے۔ فیصلہ نمبر ۲۳۰ البتہ یہ بھی ایک تعزیر ہے جو قاضی کی صوابدید پر موقوف ہے۔

④ طلاق کا واقع ہونا یا نہ واقع ہونا

◉ تین چیزوں میں مذاق اور سنجیدگی دونوں معتبر ہیں: نکاح، طلاق اور رجوع۔ فیصلہ نمبر ۲۳۲

◉ طلاق دینا پسندیدہ فعل نہیں لیکن بامر مجبوری طلاق دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ایک جونیہ عورت نے جس سے آپ ﷺ نکاح کر چکے تھے، نبی کریم ﷺ سے پناہ طلب کی تو آپ ﷺ نے اس کو کنایہ کے الفاظ سے ہی طلاق دے کر واپس لوٹا دیا۔ فیصلہ نمبر ۲۳۳

◉ طلاق صرف اس شوہر سے واقع ہوتی ہے جو عورت کی پنڈلی پکڑنے (جماع) کا مجاز ہے، بصورتِ دیگر کسی اور کے کہنے سے واقع نہیں ہوتی۔ فیصلہ نمبر ۲۳۴

◉ اگر کوئی شوہر طلاق دے کر انکاری ہو جائے جبکہ عورت گواہ بھی پیش کر دے تو اُن سے حلف کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر وہ حلف اٹھا لے تو عورت کے گواہ کی گواہی باطل ہو گی، بصورتِ دیگر حلف اُٹھانے سے باز رہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۲۳۵

◉ مجبوری اور شدید غصے میں طلاق اور آزادی کرنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۳۶ ......کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے مجبوری کی حالت کی کوتاہیاں معاف کر دی ہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۳۷

⊙ ایسے ہی کم عقل، اور مجنوں کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی۔ فیصلہ نمبر ۲۳۸ ...... کیونکہ مجنون اور کم عقل شریعت کی نظر میں مرفوع القلم ہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۳۹

❺ تخییر طلاق

⊙ اگر شوہر اپنی بیوی کو یہ اختیار دے کہ وہ چاہے تو طلاق لے لے، اور بیوی اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے طلاق لے لے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ البتہ محض یہ اختیار دے دینا طلاق تصور نہیں ہوگا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو یہ اختیار دیا تو انہوں نے اس اختیار کو استعمال نہیں کیا۔ فیصلہ نمبر ۲۴۰ ...... نبی کریم ﷺ کا اپنی ازواج کو یہ اختیار دینا کوئی طلاق شمار نہیں کیا گیا۔ فیصلہ نمبر ۲۴۲ اور حضرت عائشہ صدیقہ کا فرمان ہے کہ یہ اختیار دینا طلاق کہلاتا نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۴۱

⊙ جب کوئی لونڈی آزاد ہو جائے تو شریعت کی رو سے اسے اپنے غلام شوہر کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار مل جاتا ہے، چنانچہ جب حضرت بریرہؓ آزاد ہوئیں تو اُنہوں نے اس اختیار کو استعمال کر لیا۔ البتہ آزاد عورت اور لونڈی کے اختیارِ نکاح میں فرق ہے۔ لفظ کے اشتراک سے دونوں کی نوعیت ایک نہیں ہو جاتی۔ چنانچہ لونڈی کے اختیار میں شوہر رجوع نہیں کر سکتا اور یہ اختیار برقرار رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مغیث کا اصرار اور بریرہ کا انکار اسی امر پر شاہد ہے کہ شوہر رجوع نہیں کر سکتا اور یہاں آزاد عورت کا اختیار نکاح معتبر و مؤثر ہے۔ دیکھئے فیصلہ نمبر ۲۴۴

❻ رجوع و خلع

⊙ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہنسی مذاق کا حکم وہی ہے، جو سنجیدگی کا ہے: نکاح، طلاق اور رجوع۔ فیصلہ نمبر ۲۴۵

⊙ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین بار طلاق کہا اور نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ میرا ارادہ ایک کا ہی تھا، تو آپ ﷺ نے رکانہ کو اس عورت سے رجوع کرنے کی اجازت دے دی۔ فیصلہ نمبر ۲۴۶

⊙ اگر کسی بیوی کو اس امر کا خوف ہو کہ اس کا شوہر اسے طلاق دے دے گا تو وہ اپنے حق زوجیت سے دستبردار ہو کر اپنے شوہر کی زوجیت میں بدستور برقرار رہ سکتی ہے۔ دیکھئے فیصلہ نمبر ۲۴۷، اور حضرت عائشہ نے قرآن کریم کی آیت (سورۃ النساء۴: ۱۲۸) کا مفہوم و مصداق یہی پیش کیا ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۴۹ اور فیصلہ نمبر ۲۰۲ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ حضرت سودہؓ نے حضرت عائشہؓ کے حق میں اسی خوف کی وجہ سے دستبرداری اختیار کی تھی۔ یہاں بعض ائمہ کرام کا موقف بھی پیش کیا گیا ہے کہ ان کے نزدیک شوہر کا ایسا رویہ درست ہے اور اس پر زوجین کا صلح کر لینا صحیح ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۴۸

⊙ خلع یعنی بیوی اپنے شوہر سے علیحدگی کا مطالبہ کرے تو اس صورت میں بیوی پر صرف ایک ماہ کی عدت ہے۔ جیسا کہ مریم مغالیہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فیصلہ یہی تھا۔ ایسا ہی فیصلہ نبی کریم ﷺ نے ثابت بن قیس کی بیوی کے بارے میں بھی کیا کہ وہ صرف ایک ماہواری انتظار کرے۔ البتہ بغیر معقول وجہ کے خلع کا تقاضا کرنا درست نہیں، جیسا کہ فیصلہ ۲۵۲ میں فرمانِ نبویؐ کا مدعا یہی ہے۔

⊙ خلع کی صورت میں بیوی کو اپنا حق مہر شوہر کو واپس دینا ہوگا، جیسا کہ ثابت بن قیس کے واقعے میں ان کی بیوی حبیبہ بنت سہل نے حق

مہر میں ملا ہوا باغ واپس کر دیا تو انہیں خلع حاصل ہوا۔

- رضاعت کا جیسے ہی علم ہو جائے، تب سے زوجین کا نکاح فسخ کرا دیا جائے، جیسا کہ عقبہ بن حارث کا نکاح فسخ کرا دیا گیا۔ فیصلہ ۲۵۴

⑦ لعان

- جب کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام زنا لگائے اور دونوں شرع کے مطابق قسمیں کھالیں تو دونوں میں علیحدگی تو ہو جائے گی، البتہ شوہر کو عورت کو حق مہر ادا کرنا ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۲۵۵
- الزام زنا لگانے میں احتیاط کرنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات نسل میں کسی شخص کی مشابہت اپنے قریبی والدین کی بجائے دور کے اجداد سے بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹوں کی مثال دے کر واضح فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۵۶
- فیصلہ نمبر ۲۵۷ میں ہلال بن امیہ کے واقعے میں لعان کا تفصیلی طریقہ بیان ہوا ہے اور یہ قانونی نکتہ بھی واضح کیا ہے کہ قاضی کو بھی شریعت کے معروف طریقے کی پابندی کرنی چاہئے محض اپنی دانش پر اعتماد کر کے غیر شرعی طریقے پر ملزمان کو مجرم قرار دے کر سزا نہیں دینا چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۲۵۷
- عویمر عجلانی کے واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ شوہر کو بدکرداری کے الزام میں اپنی بیوی کو قتل کرنے کی کوئی اجازت نہیں ہے۔ اس موقع پر قرآن کی آیات نازل ہوئیں جن میں لعان کا طریقہ پیش کیا گیا تھا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے زوجین میں لعان کرایا۔ ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی اپنی صوابدید پر کسی کو مجرم قرار نہیں دے سکتا بلکہ اسے شریعت کے باضابطہ طریقے کے مطابق ہی فیصلہ کرنا ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۲۵۸...... اس واقعے سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ لعان والے کیس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی نسبت اس کے والد کی بجائے ماں کی طرف کی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۲۵۹
- چار قسم کے زوجین کے مابین لعان نہیں ہو سکتا: نصرانی یا یہودی بیوی، لونڈی یا غلام کی آزاد بیوی۔ فیصلہ نمبر ۲۶۰

⑧ عدت

- سبیعہ بنت حارث اپنے خاوند سعد بن خولہ...... جو حجۃ الوداع کے موقع پر وفات پا چکے تھے......کی وفات کے ۲۰ دن بعد وضع حمل سے فارغ ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے وضع حمل سے اس فراغت کو ہی ان کی عدت قرار دیا گویا حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۶۱...... زبیر بن عوام کی اہلیہ ام کلثوم کے واقعے سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ طلاق کے چند گھنٹوں کے بعد وضع حمل کی بنا پر ان کے شوہر کے رجوع کی مدت ختم ہوگئی۔ فیصلہ نمبر ۲۶۲
- جو شخص سابقہ شوہر سے حاملہ عورت سے نکاح کرے تو بیوی کو حق مہر تو ملے گا، البتہ وہ لڑکا اس شوہر کا غلام ہوگا۔ اور اس عورت کو کوڑوں کی سزا ملے گی، کیونکہ اس نے شریعت سے مذاق کیا ہے۔ فیصلہ ۲۶۳
- غیر کی حاملہ عورت سے نکاح کرنا نہ صرف حرام ہے بلکہ ایسا کرنا مرد کے لئے باعث گناہ ہے۔ چنانچہ ایسی حاملہ عورتیں جو قیدی بنانے کی وجہ سے مسلمان مردوں کے حوالے کر دی جاتیں، ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے سخت تنبیہ کی ہے کہ قیدی حاملہ عورتوں سے

جماع کرنا بالکل جائز نہیں جب تک وہ وضع حمل نہ کرلیں۔ فیصلہ نمبر۲۶۴،۲۶۵

- فریعہ بنت مالک نے نبی کریم ﷺ سے اپنے محل عدت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں شوہر کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم دیا باوجود اس امر کے، کہ شوہر ان کو اس کے لئے کوئی نان نفقہ نہیں دے کر گیا۔ فیصلہ نمبر۲۶۶
- جن عورتوں کو حیض نہیں آتا تو قرآن کی آیت (الطّلاق ۶۵:۴) کی رو سے ان کی عدت تین ماہ ہے جبکہ حاملہ کی عدت وضع حمل۔ فیصلہ نمبر۲۶۷
- عورتیں دورانِ عدت، مقامِ عدت سے باہر نکل سکتی ہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۶۸...... البتہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران نہ شوخ کپڑے پہنے اور نہ ہی سرمہ وخوشبو وغیرہ لگائے۔ فیصلہ نمبر۲۶۹، ۲۷۲لیکن یہ امر سوگ بیوہ عورت سے ہی خاص ہے، جہاں تک باپ وغیرہ کی وفات کا تعلق ہے تو اس کا سوگ تین روز سے زیادہ نہیں ہے چنانچہ حضرت اُمّ حبیبہ نے اپنے والد ابوسفیان کی وفات کے چوتھے روز اسی مسئلے کی وضاحت کے لئے خوشبو لگائی۔ فیصلہ نمبر۲۷۰...... جاہلیت کا دستور یہ تھا کہ عورت شوہر کی وفات پر ایک سال تک بند کمرے میں بدبودار زندگی بسر کرتی اور سال پورا ہونے پر جانور کی گندگی سے اپنا جسم رگڑتی، اکثر وبیشتر جانور مرجایا کرتا۔ فیصلہ نمبر۲۷۱
- طلاقِ بائنہ کی صورت میں عدت کے دوران خاوند کے ذمے نفقہ نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر۲۷۳، ۲۷۴

❾ ظہار

- ظہار نہ تو نکاح ہے اور نہ ہی طلاق وخلع ...... چنانچہ اس کے احکام بھی علیحدہ ہیں۔ ظہار کی صورت میں شوہر کو سورۃ المجادلہ کی آیات ۲،۳ کے مطابق کفارہ ادا کرنا ہوگا، اس کے بعد بیوی کو دوبارہ شوہر کے پاس بھیج دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ کا واقعہ فیصلہ نمبر ۲۷۵ میں مذکور ہے......اس فیصلہ میں کفارہ کی ادائیگی کو جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں، بعینہٖ یہی تفصیلات رمضان کے روزے میں بیوی سے مباشرت کرلینے والے ایک شخص سلمہ بن صخر بیاضی کے بارے میں بھی بیان ہوئی ہیں، فیصلہ نمبر۲۷۶، جبکہ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت ابوہریرہ سے بھی مروی ہے جس میں روزۂ رمضان کے دوران صحبت کرلینے آدمی کا تذکرہ نہیں ،البتہ آخری دونوں واقعات میں یہ بھی فرق ہے کہ سلمہ بن صخر والے واقعہ میں اسے ایک وسق طعام مساکین کو کھلانے کا کہا گیا ہے جبکہ حضرت ابوہریرہ والے واقعہ (فیصلہ نمبر۲۷۹) میں تمام صدقہ ہی اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ کفارہ کے طریقہ کار میں مشابہت کی بنا پر ان تینوں فیصلوں کو اکٹھا درج کردیا گیا ہے......البتہ جو شخص کفارۂ ظہار ادا کرنے سے قبل دوبارہ مباشرت کرلے تو اس کو ایک ہی کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ فیصلہ نمبر۲۷۷، ۲۷۸

فصل چہارم: وراثت

❶ بعض بنیادی تصورات

مخنث کو میراث میں کس بنا پر کسی ایک صنف سے ملایا جائے؟

۲۸۰ ⑲⑭عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَولُودٍ وُلِدَ ، لَهُ قُبُلٌ وَذَكَرٌ مِنْ أَينَ يُورَث فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُورِثُ مِنْ حَيثُ يَبُولُ[۹۴]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے بچے کے بارے میں پوچھا گیا جس کی عورت کے مثل شرمگاہ بھی ہو اور مردوں کے مثل عضوِ مخصوص بھی تو اسے کیسے وارث بنایا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے وارث بنانے کے لئے دیکھا جائے گا کہ اس کا پیشاب کہاں سے خارج ہوتا ہے۔

پھوپھی اور خالہ کی وراثت سے محرومی

۲۸۱ ⑲⑮عَنِ ابنِ عُمَر قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ لاوَارِثَ لَهُ غَيرُهُمَا ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ لا وَارِثَ لَهُ غَيرَهُمَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ: هَا أَنَا ذَا ، قَالَ: لاَمِيرَاثَ لَهُمَا[۹۵]

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار تھے کہ راستے میں اُنہیں ایک آدمی ملا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑ گیا، ان دونوں کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! ایک آدمی نے اپنی پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے، ان دونوں کے علاوہ اس کا کوئی وارث نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کے لئے کوئی میراث نہیں ہے۔

چیخنے کے بعد مر جانے والے نومولود بچے کی وراثت کا مسئلہ

۲۸۲ ⑲⑯ عَنِ أَبِي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَولُودُ وُرِّثَ[۹۶]

---

⑭⑨ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ٢٦١ (ضعيف)

⑮⑨ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٤٢ (صحيح مع الشواهد وسكت عنه الذهبي)؛ كنز العمال (٣٠٥٦٦)؛ سنن الدارقطني ٤/ ٨٠

ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نومولود بچہ آواز نکالے تو وہ وارث قرار پاتا ہے۔

تشریح: ایسا نومولود جو آواز نکالنے کے بعد ہی فوت ہو جائے تو وہ اس صورت میں وارث بنے گا جب اسی وقت اس کا کوئی مورّث بھی فوت ہوا ہو یا اس کے نام کسی نے وصیت کی ہو تو پھر اس صورت میں وہ مال اس کی وراثت کے طور پر تقسیم ہوگا۔

دیت کا مال وراثت میں تقسیم ہوگا

۲۸۳ ⑲⑦ عن إبْرَاهِيمَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ والْعَقْلُ عَلَى العَصَبَةِ[97] أُنظر:٤٩١

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت میں وراثت ہوگی۔ (یعنی ورثا میں تقسیم ہوگی) اور دیت کی ادائیگی عصبات (باپ کی طرف سے رشتہ داروں) پر ہے۔

۲۸٤ ⑲⑧ عَنْ قُرَّةَ بنِ دَعْمُوصٍ النُّمَيرِي قَالَ أَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَعَمِّي قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! دِيَةُ أَبِي عِنْدَ هَذَا فَمُرْهُ فَلْيُعْطِينِي قَالَ: أَعْطِهِ دِيَةَ أَبِيهِ وَكَانَ قُتِلَ فِي الْجَاهِلِيَةِ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ لأُمِّي مِنْهَا شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعم وَكَانَ دِيَةُ أَبِيهِ مِأَةَ بَعِيرٍ[98]

قرہ بن دعموص نمیری کا بیان ہے کہ میں اور میرا چچا نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ کی دیت میرے اس چچا کے پاس ہے، اسے حکم دیجئے کہ مجھے دے دے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا: اسے اس کے باپ کی دیت دے دو۔ اس کا باپ جاہلیت کے زمانہ میں قتل ہوگیا تھا، (نمیری کہتے ہیں) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اس میں سے میری ماں کا بھی کوئی حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اس کا بھی حصہ ہے۔ اس (نمیری) کے باپ کی دیت سو اونٹ تھی۔

۲۸٥ ⑲⑨ عَنْ الْمُغِيرَةَ بنِ شُعْبَةَ قَالَ: مِنْ قَضَاءِ قَضَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الدِّيَةَ بَينَ الْوَرَثَةِ مِيرَاثٌ عَلَى كِتَابِ اللهِ[99]

مغیرہؓ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو فیصلے کیے، ان میں ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ دیت کتاب اللہ کے مقرر کردہ وراثت کے حصوں کے مطابق ہی تقسیم ہوگی۔

وراثت میں عورتوں کو گھروں کی ملکیت دینے کو ترجیح

۲۸٦ ⑳⓪ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا كَانَتْ تُفْلِي رَأسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ اِمْرَأَةُ عُثْمَانَ بنِ عَفَانَ وَنِسَاءٌ مِنَ

[96] صحيح سنن أبي داؤد (٢٥٣٤)؛صحيح سنن ابن ماجه (٢٢٢٢)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٣٤) إرواء الغليل (١٧٠٧)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٤/ ٨؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٤٨؛ نصب الراية ٢/ ٧٨

[97] مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٣١٤

[98] السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ١٣٤؛ التاريخ الكبير للبخاري ٧/ ١٨٠

[99] السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ١٣٤

الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِينَ مَنَازِلَهُنَّ أَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيهِنَّ وَيَخْرُجْنَ مِنْهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُورَثَ دُوْرَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَمَاتَ عَبْدُ اللهِ بنُ مَسْعُودٍ فَوَرَثَتْهُ امْرَأَتُهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ⑩

ام المومنین حضرت زینبؓ رسول اللہ ﷺ کے سر سے جوئیں نکال رہی تھیں۔ ان کے پاس عثمان بن عفانؓ کی بیوی اور کچھ مہاجر عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، وہ شکوہ کر رہی تھیں کہ ان کے گھر تنگ ہیں اور (اس تنگی کی وجہ سے) وہ ان سے باہر نکل رہی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ عورتوں کو مہاجرین کے گھروں کا وارث بنا دیا جائے۔ جب عبداللہ بن مسعودؓ فوت ہوئے تو ان کی بیوی مدینہ میں ان کے گھر کی وارث بنی۔

وراثت میں اپنے صدقہ شدہ مال کا ہی وارث بننا

۲۸۷ ⑳ عَنْ سِنَانِ بنِ سَلَمَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ تَصَدَّقَ بِأَرْضٍ عَظِيمَةٍ عَلَى أُمِّهِ فَمَاتَتْ وَلَيسَ لَهَا وَارِثٌ غَيرُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي فُلَانَةٌ كَانَتْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَعَزِّهِ عَلَيَّ وَإِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَيهَا بِأَرْضٍ عَظِيمَةٍ فَمَاتَتْ وَلَيسَ لَهَا وَارِثٌ غَيرِي فَكَيفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ بِهَا فَقَالَ أَوْجَبَ اللهُ أَجْرَكَ وَرَدَّ عَلَيكَ أَرْضَكَ اِصْنَعْ مَاشِئْتَ①

سنان بن سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے اپنی زمین کا ایک بہت بڑا حصہ اپنی ماں پر صدقہ کر دیا۔ جب وہ فوت ہوئی تو اس بیٹے کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت میری ماں تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب اور عزیز تھی، میں نے اس پر زمین کا ایک بہت بڑا پلاٹ صدقہ کر دیا۔ اب وہ فوت ہوگئی ہے تو اس کا میرے سوا کوئی وارث نہیں رہا۔ آپ ﷺ مجھے اس سلسلہ میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تیرا (صدقہ کا) اجر ثابت کر دیا ہے، اپنی زمین واپس لوٹا لے اور اسے جس طرح چاہے، استعمال کر۔

۲۸۸ ㉒ عَنْ ابنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَائَتْ اِمْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ أُمِّي فَقَالَ: لَكِ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيكِ الْمِيرَاثُ②

حضرت ابن بریدہ اپنے باپ کے ذریعے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی، اب میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اجر ثابت ہو چکا ہے، اس لونڈی کو میراث کے طور پر واپس لے لے۔

۲۸۹ ㉓ عَنْ أَبِي بَكْرِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَمْرِو بنِ حَزْمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بنَ زَيدِ الأَنْصَارِي تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَجَاءَ أَبُوهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِمْ أَوْ نَحْوِ هَذَا فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَبِيهِ ثُمَّ مَاتَ أَبُوهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ③

⑩ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١٥٦

① مجمع الزوائد ٤/ ٢٣٢ (رواته ثقات)

② مصنف عبدالرزاق (١٦٥٨٧)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید انصاری نے اپنا باغ صدقہ کر دیا۔ عبداللہ کا باپ زید رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنی ضرورت کا تذکرہ کیا یا اس طرح کی کوئی اور بات کہی تو نبی کریم ﷺ نے یہ باغ اس کے باپ کو دلا دیا۔ پھر جب باپ فوت ہوا تو نبی کریم ﷺ نے وہ باغ اس کو لوٹا دیا۔

۲۹۰ ⓩ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بِنِ الْخَزْرَجِ تَصَدَّقَ عَلَى أَبَوَيهِ بِصَدَقَةٍ فَهَلَكَا فَوَرِثَ إِبْنُهُمَا الْمَالَ ، وَهُوَ نَخْلٌ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ قَدْ أُجِرْتَ فِي صَدَقَتِكَ وَخُذْهَا بِمِيرَاثِكَ ④

مالک بن انس کو پتہ چلا کہ اَنصار میں سے بنی حارث بن خزرج قبیلے کے ایک آدمی نے اپنے والدین پر کچھ مال صدقہ کیا۔ جب وہ دونوں فوت ہو گئے تو اس مال کا وارث ان کا بیٹا ٹھہرا، وہ (مال) ایک کھجور کے درخت کی صورت میں تھا۔ اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے صدقہ کا ثواب مل گیا، اب اسے اپنے ورثہ کے طور پر واپس رکھ لے۔

۲۹۱ ⓩعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ ، فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا: إِنَّمَا أَعْطَيتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هِيَ لَهَا حَيَاتُهَا وَمَوتُهَا ، قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيهَا قَالَ: ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ ⑤

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اَنصار کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ کیا۔ واقعہ یہ تھا کہ اس کے بیٹے نے اسے کھجور کا ایک باغ دیا تھا۔ جب وہ عورت فوت ہوئی تو اس کے بیٹے نے کہا: میں نے تو اسے اس کی زندگی تک کے لئے وقف دیا تھا۔ اس آدمی کے اور بھائی بھی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی عورت کی ملکیت ہوگا۔ زندگی میں اس کی ملکیت تھا اور موت کے بعد بھی اسی کی ملکیت تصور ہوگا۔ اس آدمی نے کہا: میں نے تو یہ اس پر صدقہ کیا تھا، آپؐ نے فرمایا: پھر تو تیرے لئے اور زیادہ دور ہے۔

تشریح: ان احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے والدین کو صدقہ دے، تو اس کا صدقہ قابل قبول ہوتا ہے، اور وہ اس صدقہ کو واپس نہیں لے سکتا اور وہ والدین کی ملکیت میں آ جاتا ہے۔ البتہ جب والدین وفات پا جائیں تو اس وقت والدین کی وراثت کے طور پر وہ اسی مال کا بطورِ وارث مالک بن سکتا ہے۔

جبکہ آخری حدیث میں اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ مذکور ہے کہ ایک شخص نے اپنی والدہ کو صدقہ دیا۔ والدہ کی وفات کے بعد یہ مال والدہ کے تمام ورثا بشمول صدقہ دینے والے اور اس کے دیگر بہن بھائیوں میں تقسیم ہونے لگا، تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں نے تو صرف زندگی بھر کے لئے صدقہ دیا تھا، اب یہ صدقہ مجھے واپس مل جانا چاہئے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور کہا کہ نہیں بلکہ یہ اسی عورت کی وراثت میں شامل ہے۔ اگر تو صدقہ دیا تھا تو پھر تو تجھے اس مال سے اور زیادہ بچنا چاہئے کہ تیرا صدقہ تجھ پر واپس کیونکر

③ مصنف عبدالرزاق (١٦٥٨٨ ، ١٦٥٨٩)؛مجمع الزوائد ٤/ ٢٣٣

④ مؤطا مالك ٢/ ٧٦٠

⑤ ضعيف سنن أبي داؤد (٧٦٠)؛ مجمع الزوائد ٤/ ٢٣٢ (رواته ثقات)

آجائے۔

۲۹۲ ⑳٦ *عَنْ مُطرِفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ:﴿أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ﴾قَالَ يَقُولُ ابنُ آدَمَ مَالِي مَالِي ، قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ؟ إِلاَّ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيتَ أَوْ تَصدَّقْتَ فَأَمْضَيتَ ⑥

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، وہ سورة الهكم التكاثر کی تلاوت فرمارہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آدم کا بیٹا مال مال کرتا رہتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تیرے لئے تیرے مال میں سے صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر ہضم کرلیا۔ اور پہن کو بوسیدہ کرلیا یا پھر وہ جو تو نے صدقہ کرکے آگے بھیج دیا۔

میت کے ذمہ قرض کی ادائیگی تو فوری لیکن میت کی وصولی میں گنجائش

۲۹۳ ⑳٧عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ وَلَهُ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ فَالَّذِى عَلَيْهِ حَالٌ وَالَّذِى لَهُ إِلَى أَجَلِهِ ⑦ أُنظُر: ٧٠٩

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی فوت ہوجائے اوراس کے ذمہ کچھ وقت بعدکسی کا قرض ہواوراس نے بھی کچھ وقت بعدکسی سے قرض لینا ہو، جو اس کے ذمہ ہے وہ فوراً ادا کیا جائے گا اور جو اس نے لینا ہے اس کے لئے وقت مقرر کا انتظار کیا جائے گا۔

❷ وراثت سے محروم کرنے والے اُمور

دین کا اختلاف

۲۹٤ ⑳٨عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:لاَيَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَينِ شَتَّى قَالَ: وَقَضٰى النَّبِيُّ ﷺ: لاَيَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُونَ وَالنَّصَارٰى ⑧

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دومختلف مذہب کے حامل ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ یہ فیصلہ فرمایا: مسلمان اور عیسائی آپس میں وارث نہیں ہوں گے۔

۲۹٥ ⑳٩ عَنْ أُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ؟ ثُمَّ قَالَ: لاَيَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلاَ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ ⑨

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کل کہاں قیام فرمائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر ہی کہاں چھوڑا ہے؟ (کہ جہاں ہم قیام کریں) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

⑥ صحيح مسلم (٧٣٤٦) ⑦ سنن الدارقطني ٤/ ٢٣٢

⑧ مصنف عبدالرزاق (٩٨٥٧)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٤٥ (صحيح ووافقه الذهبي)

⑨ صحيح البخاري (٤٢٨٢ ، ٤٢٨٥)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٤٥؛ شرح السنة ١١/ ١٥٤

مؤمن، کافر کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی کافر مؤمن کا وارث بن سکتا ہے۔

۲۹۶ ⑩ عن أُسَامَةَ بنِ زَيدِ بنِ حَارِثَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَاطَالِبَ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلاعَلِيٌّ شَيْئًا لأنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ⑩

اُسامہ بن زید بن حارثہؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ ﷺ مکہ میں واقع اپنے گھر میں ٹھہریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر یا مکان ہی کہاں چھوڑا ہے؟ عقیل اور طالب، ابوطالب کے وارث بنے تھے، اور جعفرؓ اور علیؓ کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ وہ دونوں مسلمان ہو چکے تھے، جبکہ عقیل اور طالب دونوں کافر تھے۔

تشریح: چونکہ ان گھروں پر عقیل اور طالب نے ملکیت جما رکھی تھی، جب ان کا باپ ابوطالب فوت ہوا تو اس کی وراثت صرف انہی دو نے حاصل کی۔ اور مسلمان بیٹے اس وراثت سے محروم رہے۔

قاتل کا وراثت سے محروم ہونا

۲۹۷ ⑪ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطأ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِأَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الورِقِ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الإِبِلِ، فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رَخصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَابَينَ أَرْبَعَ مِأَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِأَةِ دِينَارٍ وَعِدْلِهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلافِ دِرْهَمٍ، وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِأَتَي بَقَرٍ، وَمَنْ كَانَتْ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَي شَاةٍ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَينَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ، فَمَا فَضِلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ كَامِلَةً، وَإِنْ جُدِعَتْ ثَنْدُوتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ: خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَوْعِدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِالْوَرِقِ أَوْ مِأَةُ بَقَرَةٍ، أَوْ أَلْفُ شَاةٍ، وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلاثٌ وَثَلاثُونَ مِنَ الإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِالْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِالشَّاءِ، وَالْجَائِفَةِ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الأَصَابِعِ فِي كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ وَفِي الأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ، وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَينَ عَصَبَتِهَا* مَنْ كَانُوا لايَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلاَّ مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا، وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَينَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيسَ لِلْقَاتِلِ شَيءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيهِ، وَلايَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا⑪ أُنظر:۳۱۷، ۵۰۰

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، شہر والوں کے لئے قتل خطا کی دیت چار سو دینار یا اس کی قیمت کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے۔ آپ ﷺ اسے اونٹوں کی قیمت کے اعتبار سے مقرر فرماتے تھے، جب اونٹوں کی قیمت بڑھ جاتی تو یہ رقم زیادہ

⑩ صحيح مسلم (۳۲۸۱، ۳۲۷۳)؛ صحيح البخاري (٤٢٨٢)

⑪ صحيح سنن أبي داؤد (۳۸۱۸)؛ إرواء الغليل ٦/١١٨-١١٧ *عصبة: باپ کی جانب سے رشتہ دار

کردیتے، جب ان کی قیمت کم ہوتی تو یہ رقم کم کردیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ رقم چارسو دینار سے آٹھ سو دینار کے درمیان رہی یا اس کے برابر چاندی، یعنی آٹھ ہزار درہم۔ رسول اللہ ﷺ نے گائیوں والوں کے لئے دوسو گائیں اور بکریوں والوں کے لئے دو ہزار بکریاں، دیت مقرر فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیت، مقتول کے وارثوں کے درمیان، قرابت کے اعتبار سے تقسیم ہوگی اور جو بچ جائے گی، وہ عصبہ کے لئے ہوگی۔ اگر ناک کاٹ دیا جائے تو اس کے بدلے میں رسول اللہ ﷺ نے مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا، اور اگر اس کی لو کاٹ دی جائے تو نصف دیت ہوگی۔ یعنی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں۔ اگر ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس کی نصف دیت ہے، پاؤں کی دیت بھی نصف ہے۔ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم کی دیت ایک تہائی ہے، یعنی تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائے یا بکریاں اور پیٹ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم کی بھی یہی دیت ہوگی۔ اُنگلیوں میں ہر انگلی کی دیت، دس اونٹ اور دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت، پانچ اونٹ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ عورت اگر جرم کرے تو اس کی دیت اس کے عصبہ رشتہ داروں کے ذمہ ہوگی (مراد وہ رشتہ دار جو وراثت میں ورثا (ذوی الفروض) سے بچا ہوا مال لیتے ہیں) البتہ اگر اسے قتل کردیا جائے تو اس کی دیت اس کے تمام وارثوں کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہ قصاص کے بھی مالک ہوں گے۔ (مراد ذوی الفروض اور عصبہ سب دیت کے مستحق ہوں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لئے (وراثت میں) کچھ نہیں، اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے انتہائی قریبی لوگ، اس کے وارث ہوں گے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا۔

۲۹۸ (۲۱۲) عَنْ عَدِي أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَرَمَى إِحْدَاهُمَا بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا فَرَكِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِتَبُوكٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَأْنِ الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ فَقَالَ: يَعْقِلُهَا وَلاَيَرِثُهَا قَالَ عَدِي فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَدْعَاءَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الأَيْدِي ثَلاثَةٌ: يَدُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الْوُسْطَى وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَتَعَفَّفُوا وَلَوْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟[۱۲] أُنظر: ۳۱۸

حضرت عدیؓ دوعورتوں کے درمیان تھے کہ اچانک اُنہوں نے ایک عورت کو پتھر مارا اور اسے قتل کردیا۔ پھر اس مقتولہ کے متعلق پوچھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، رسول اللہ ﷺ اس وقت تبوک میں تھے۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا: وہ اس کی دیت ادا کرے گا اور اس کا وارث نہیں ہوگا۔ عدیؓ کہتے ہیں، میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ سرخ رنگ کی کان کٹی اونٹنی پر سوار تھے، اُنہوں نے فرمایا: اے لوگو! بے شک ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں: اللہ کا ہاتھ جو بلند ہے، دینے والے کا ہاتھ جو درمیان میں ہے اور سوال کرنے والے کا ہاتھ جو نیچے ہے۔ اس لئے تم سوال کرنے سے بچو، اگر چہ وہ ایندھن کا گٹھا ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟''

قتل خطا کا قاتل دیت کے علاوہ باقی مال میں وارث ہوگا

۲۹۹ (۲۱۳) عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ يَومَ فَتْحِ

[۱۲] مجمع الزوائد ٤/ ۲۳۰ (رواته رواة الصحيح)

مَكَّةَ فَقَالَ: لايَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَينِ، الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا مَالَمْ يَقْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمَدًا فَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمَدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا وَإِنْ قَتَلَ صَاحِبَهُ خَطأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ ⑬

حضرت عمرو بن شعیبؒ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے، میرے دادا عبداللہ بن عمرو کے حوالہ سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: دو مختلف مذہب کے حامل لوگ، ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ بیوی اپنے خاوند کی دیت اور اس کے مال میں سے اور خاوند اپنی بیوی کی دیت اور مال میں سے، اس وقت تک وارث رہیں گے جب تک ان میں سے کوئی دوسرے کو عمداً قتل نہ کرے۔ اگر میاں بیوی میں سے کسی نے اپنے زوج کو عمداً قتل کر دیا تو وہ اس کی دیت اور مال میں سے کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا۔ البتہ اگر اس نے اپنے ساتھی کو غلطی سے قتل کیا تو وہ اس کے مال میں سے تو وارث ہوگا، دیت میں نہیں۔

لونڈی کا بچہ، جس کی ولدیت کا دعویٰ بعد میں کیا جائے تو وہ آئندہ سے وراثت میں حصہ پائے گا

۳۰۰ ⑭ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ أُسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادِّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَومَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيسَ لَهُ مِمَّا قَسَّمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ، وَلايُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ، وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لايُلْحَقُ بِهِ وَلايَرِثُ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادِّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زَنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ ⑮ راجع :۸۸

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جس بچہ کا نسب، اس کے باپ کے مرنے کے بعد، اس سے ملایا جائے مثلاً اس کے وارث دعویٰ کریں (کہ یہ ہمارے مورّث کا بچہ ہے) تو آپ ﷺ نے اس میں فیصلہ کیا کہ اگر وہ بچہ لونڈی کے پیٹ سے ہو اور وہ لونڈی اس دن اس کے باپ کی ملک ہو جس دن اس نے اس سے جماع کیا تھا تو ایسے بچے کا نسب اپنے باپ سے مل جائے گا، لیکن اس کو اس میراث میں سے حصہ نہیں ملے گا جو ماضی میں اس کے باپ کے دیگر وارثوں نے تقسیم کر لی ہو۔ اگر ایسی میراث ہو جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں سے وہ بھی حصہ پائے گا۔

لیکن اگر اس کے باپ نے، جس سے اب اس کا نسب جوڑا جا رہا ہے، اپنی زندگی میں اس سے انکار کیا ہو (یعنی یوں کہا کہ یہ بچہ میرا نہیں) تب بچے کو اس کا بیٹا قرار نہیں دیا جائے گا۔

اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہو، جو اس مرد کی ملک نہ تھی یا آزاد عورت سے ہو، جس سے اس نے زنا کیا تھا تو اس بچے کا نسب کسی صورت میں اس مرد سے نہیں ملایا جائے گا اور وہ بچہ اس مرد کا وارث بھی نہیں بنے گا۔ اگر چہ اس نے خود اپنی زندگی میں یہ دعویٰ ہو کہ یہ بچہ میرا ہے، پھر بھی وہ ولد الزنا ہی ہوگا، خواہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی۔

تشریح: اس حدیث میں تین طرح کے بچوں کے نسب کا تذکرہ ہے، ایک تو وہ بچہ جس کی ولدیت کا کسی نے دعویٰ کیا ہو۔ تو اس کے

⑬ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ٢٢١

⑭ صحيح سنن أبي داؤد (١٩٨٢)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي

دعوے کی حیثیت کو دیکھا جائے گا کہ آیا جماع کے دن وہ لونڈی کا مالک تھا، اگر وہ مالک تھا تو اس صورت میں بچے کو اس مرد سے منسوب کردیا جائے گا، اور ایسا بچہ آئندہ سے باپ کی وراثت میں بھی حق دار ہوگا۔ اگر باپ جماع والے دن نہ تو لونڈی کا مالک تھا، ایسے ہی آزاد عورت کی صورت میں، وہ عورت جماع والے دن اس کے نکاح میں نہیں تھی، تو ہر دو صورت میں بچے کو باپ سے منسوب نہیں کیا جائے گا، چاہے اس کا باپ کتنا ہی دعویٰ کرے۔

تیسری صورت اس بچے کی ہے جس کے بارے میں لونڈی کے مالک نے دعویٰ ہی نہیں کیا، تو ایسی صورت میں مزید تفصیل میں جانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ولدیت میں جہاں نکاح یا ملکیت کو ایک معتبر حیثیت حاصل ہے، وہاں مرد کا دعویٰ یا بچے کی ولدیت کو قبول کرنا بھی اہم حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن محض دعویٰ کر لینا کافی نہیں بلکہ اس دعوے کا مزید تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا۔

ولد الزنا کی وراثت سے محرومی

۳۰۱ ⑮عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا، لَايَرِثُ وَلَايُورَثُ⑮

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کیا، پھر بچہ پیدا ہوا تو وہ ولد الزنا ہے، نہ مرد اس بچہ کا وارث ہوگا اور نہ بچہ اس مرد کا وارث ہوگا۔

☜ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: فیصلہ نمبر ۸۶

❸ اصحاب الفروض

دادا، دادی اور نانی کا وراثت میں حصہ

۳۰۲ ⑯ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: أَيُّكُمْ يَعْلَمُ مَا وَرَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَدَّ؟ فَقَالَ مَعْقَلُ بنُ يَسَارٍ: أَنَا، وَرَّثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: السُّدُسَ قَالَ مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَادَرَيتَ فَمَا تُغْنِي إِذًا⑯

حضرت سیدنا حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے دادا کا جو حصہ مقرر کیا ہے، اس کے بارے میں کسے علم ہے؟ معقل بن یسار نے کہا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے دادا کو چھٹے حصے کا وارث بنایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پھر پوچھا: کس وارث کے ساتھ؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس کا مجھے علم نہیں ہے، حضرت عمرؓ نے کہا: پھر کیسا علم؟ تمہاری اس بات کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

۳۰۳ ⑰ عَنْ قُبَيصَةَ بنِ ذُؤَيبٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ: مَالَكِ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى شَيءٌ، وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ شَيئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ

---

⑮ صحيح سنن الترمذي (١٧١٧)

⑯ صحيح سنن أبي داؤد (٢٥١٧)

فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ أَبُوبكرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُوبكرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَالَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيءٌ وَمَاكَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلاَّ لِغَيرِكِ، وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ، وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ، فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَينَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا[⑰] أنظر:٣٠٤

حضرت قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے پاس ایک دادی وراثت میں سے حصہ مانگنے کے لئے آئی۔ اُنہوں نے کہا: تیرے لئے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت سے بھی تیرے لئے کسی حصے کا مجھے علم نہیں ہے۔ ابھی آپ جائیں، میں لوگوں سے دریافت کر کے بتاؤں گا۔ اُنہوں نے لوگوں سے سوال کیا تو مغیرہؓ بن شعبہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھا، جب آپ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا: کیا تیرے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ تو محمدؓ بن مسلمہ کھڑے ہوئے، اُنہوں نے بھی مغیرہؓ بن شعبہ ہی کی تائید کی تب حضرت ابوبکرؓ نے اسے چھٹا حصہ دے دیا۔ پھر عمرؓ بن خطاب کے دورِ خلافت میں بھی ایک نانی اپنی میراث کا مطالبہ لے کر آئی تو اُنہوں نے کہا: تیرے لئے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ نہیں ہے، جو پہلے فیصلہ ہو چکا ہے، وہ تیرے سوا کسی (دادی) کے لئے تھا۔ میں حصوں میں اضافہ کرنے کا مجاز نہیں ہوں، لیکن یہ وہی چھٹا حصہ ہے، اگر تم دونوں اس میں اکٹھی ہو جاؤ تو تمہارے درمیان تقسیم ہوگا اور تم دونوں میں سے جو اکیلی ہو، وہ چھٹا حصہ اسی کا ہے۔

چھٹا حصہ تمام دادیوں نانیوں کے لیے متعین

٣٠٤ ⑱ عَنْ قُبَيصَةَ بنِ ذُؤَيبٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ: مَالَكِ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى شَيءٌ، وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللهِ شَيئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ أَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ أَبُوبكرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُوبكرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَالَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيءٌ وَمَاكَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلاَّ لِغَيرِكِ، وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ، وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ، فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَينَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا[⑱] راجع:٣٠٣

حضرت قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے پاس ایک دادی وراثت میں سے حصہ مانگنے کے لئے آئی۔ اُنہوں نے کہا: تیرے لئے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت سے بھی تیرے لئے کسی حصے کا مجھے علم نہیں ہے۔ ابھی آپ جائیں، میں لوگوں سے دریافت کر کے بتاؤں گا۔ اُنہوں نے لوگوں سے سوال کیا تو مغیرہؓ بن شعبہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

⑰ ضعيف سنن أبي داؤد (٦١٧)؛ ضعيف سنن الترمذي (٣٧١) (قال الترمذي: حسن صحيح)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٩٥)؛ إرواء الغليل (١٦٨٠) تلخيص الحبير لابن حجر ٣/ ٨٢ (رواته صحيح ولكن حديث مرسل)

⑱ ضعيف سنن أبي داؤد (٦١٧)؛ ضعيف سنن الترمذي (٣٧١) (قال الترمذي: حسن صحيح)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٩٥)؛ إرواء الغليل (١٦٨٠) تلخيص الحبير لابن حجر ٣/ ٨٢ (رواته صحيح ولكن حديث مرسل)

اس وقت موجود تھا، جب آپ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا: کیا تیرے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ تو محمدؓ بن مسلمہ کھڑے ہوئے، اُنہوں نے بھی مغیرہؓ بن شعبہ ہی کی تائید کی تب حضرت ابوبکرؓ نے اسے چھٹا حصہ دے دیا۔ پھر عمرؓ بن خطاب کے دورِ خلافت میں بھی ایک نانی اپنی میراث کا مطالبہ لے کر آئی تو اُنہوں نے کہا: تیرے لئے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ نہیں ہے، جو پہلے فیصلہ ہو چکا ہے، وہ تیرے سوا کسی (دادی) کے لئے تھا۔ میں حصوں میں اضافہ کرنے کا مجاز نہیں ہوں، لیکن یہ وہی چھٹا حصہ ہے، اگر تم دونوں اس میں اکٹھی ہو جاؤ تو تمہارے درمیان تقسیم ہوگا اور تم دونوں میں سے جو اکیلی ہو، وہ چھٹا حصہ اسی کا ہے۔

۳۰۵ ⑲ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَطْعَمَ ثَلاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْرَاهِيمَ، مَا هُنَّ؟ قَالَ: جَدَّتَا أَبِيهِ: أُمُّ أُمِّهِ وَأُمُّ أَبِيهِ وَجَدَّتُهُ أُمُّ أُمِّهِ [19]

حضرت منصور، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، اُنہوں نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دادیوں کو چھٹا حصہ دلوایا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا: وہ کون تھیں؟ انہوں نے کہا: اس کے باپ کی دو دادیاں یعنی باپ کی دادی اور نانی اور اس کی اپنی نانی۔

۳۰۶ ⑳ عَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِلْجَدَّتَينِ مِنَ الْمِيرَاثِ السُّدُسُ بَينَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ [20]

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دادیوں کے لئے وراثت میں چھٹے حصہ کا فیصلہ فرمایا جو ان کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا۔

خاوند اور حقیقی بہن کا حصہ

۳۰۷ ㉑ عَنْ زَيْدِ بنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زَوجٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ فَأَعْطَى الزَّوجَ النِّصْفَ وَالأُخْتَ النِّصْفَ فَكُلِّمَ فِي ذَلِك فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِذَلِكَ [21]

حضرت زید بن ثابتؓ سے خاوند اور حقیقی بہن (کی میراث) کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے خاوند کو نصف دیا اور حقیقی بہن کو بھی نصف ہی دیا اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ ﷺ نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

ماں اور چچا کی موجودگی میں دو بیٹیوں کا حصہ

۳۰۸ ㉒ عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى جِئْنَا امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ فِي الأَسْوَاقِ فَجَائَتْ امْرَأَةٌ بِابْنَتَينِ لَهَا فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ هَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بنِ قَيسٍ أَوْ قَالَتْ: سَعْدِ بنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ

---

⑲ مصنف عبدالرزاق (١٩٠٧٩)

⑳ المستدرك للحاكم (٤٠٤ ٣) (صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)

㉑ مسند أحمد ٥/ ١٨٨ (٢١٦٨٢) 'ضعيف' قال الهيثمي: رواته صحيح ولكن الواحد مختلط

مَعَكَ يومَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ، فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلاَّ أَخَذَهُ فَمَا تَرَى يَارَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَاللهِ مَالاَ تُنْكَحَانِ إِلاَّ وَلَهُمَا مَالٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَقْضِي اللهُ فِي ذَلِكَ وَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ ﴿يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ*﴾ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُدْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا فَقَالَ لِعَمِّهَا: اَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمْنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ [۲۲]

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی دو بیٹیوں کو لائی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ دونوں ثابت بن قیس کی بیٹیاں ہیں یا اس نے سعد بن ربیع کا نام لیا (راوی کوشک ہے) جو آپ ﷺ کے ساتھ اُحد کے دن شہید ہوگیا تھا۔ اب ان لڑکیوں کے چچا نے شہید کا تمام تر ترکہ اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ کا اس بارے میں کیا فیصلہ ہے؟ اللہ کی قسم! مال کے بغیر ان کا نکاح بھی نہیں ہو سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں فیصلہ فرمائے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ ''اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق نصیحت فرماتا ہے کہ لڑکے کے لئے دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔'' (راوی کہتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اس عورت اور اس کے دیور کو میرے پاس بلاؤ، پھر آپ ﷺ نے لڑکیوں کے چچا کو حکم دیا کہ لڑکیوں کو دو تہائی اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو، جو باقی بچے گا وہ تیرا ہے۔

سگی بیٹی کی موجودگی میں پوتی کا حصہ

۳۰۹ [۲۳] عَنْ هُزَيْلِ بنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُومُوسَى عَنْ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ. وَاتِ ابنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسَأَلَ ابنَ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرَ بِقَولِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِين، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلإِبْنَةِ النِّصْفُ ولابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَامُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَولِ ابنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لاتَسْأَلُونِي مَادَامَ هَذَا الْحِبرُ فِيكُمْ [۲۳]

حضرت ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ کسی نے ابوموسیٰ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے کہا: بیٹی کے لئے نصف ہے اور بہن کے لئے بھی نصف ہے۔ (پھر انہوں نے کہا) ابن مسعودؓ کے پاس جاؤ، وہ بھی میری موافقت کریں گے۔ چنانچہ وہ آدمی ابن مسعودؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا اور ابوموسیؓ کا قول بھی اُنہیں بتایا۔ ابن مسعودؓ نے کہا: (میں بھی اگر ایسا ہی کہوں) تو گمراہ ہوجاؤں گا اور ہدایت یافتہ نہیں رہوں گا۔ میں تو اس بارے میں نبی کریم ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ بیٹی کے لئے نصف ہے، پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہے جو دو تہائی کو پورا کردے گا اور باقی بہن کے لئے ہے۔ پھر ہم ابوموسیٰؓ کے پاس گئے اور اُنہیں ابن مسعودؓ کا قول بتایا تو انہوں نے کہا: جب تک یہ عالم تمہارے اندر موجود ہے، مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔

---

[۲۲] الدر المنثور ۲/ ۱۲۵؛ أسباب النزول للواحدي ۱۳۹ * النساء٤:۱۱

[۲۳] صحيح البخاري (٦٧٣٦)؛ صحيح سنن أبي داؤد (۲۵۱۳)؛ صحيح سنن الترمذي (۱۷۰۲)

میت کی اگر بہنیں تو ہوں لیکن اولاد نہ ہو تو اس کی وراثت کی تقسیم

۳۱۰ ⑬ *عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوئَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ* ⑬

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ پیدل چلتے ہوئے میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اُنہوں نے مجھے دیکھا، مجھ پر غشی طاری تھی تو رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا جس سے مجھے کچھ افاقہ ہوا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ میں اپنے مال کے بارے میں کیسے فیصلہ کروں؟ (راوی کہتے ہیں) آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ میراث (کلالہ) کی آیت نازل ہوئی۔

④ عصبہ ورثا

اصحابُ الفروض کو حصے ادا کرنے کے بعد باقی مال عصبات میں تقسیم کیا جائے

۳۱۱ ⑮ عَن ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَاتَرَكَتْ فَلأَولى رَجُلٍ ذَكَرٍ ⑮

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شریعت کے مقرر کردہ حصے ان کے مستحق رشتہ داروں کو ادا کر دو اور پھر جو باقی بچ جائے، اسے سب سے قریبی مرد وارث کو دے دو۔

عصبہ رشتہ داروں کا وراثت میں حصہ

۳۱۲ ⑯ عن سَعِيدِ بنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا أَرَى الدِّيَةَ إِلاَّ لِلْعَصَبَةِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ فَهَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفيَانَ الْكِلابِيُّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ اِسْتَعْمَلَهُ عَلَى الأَعْرَابِ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولِ اللهِ أَنْ أُوَرِّثَ إِمْرَأَةَ أَشْيَم الضِّبَابِى مِنْ دِيَةِ زَوجِهَا فَأَخَذَ بذَلِكَ عُمَرُ ⑯ أُنظر: ۴۸۶،۴۷۷

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں کہ دیت باپ کی طرف سے بننے والے رشتے داروں (عصبات) کو ملے گی، کیونکہ دیت کی ادائیگی بھی وہی کرتے ہیں، تو کیا تم میں سے کسی شخص نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ ضحاک بن سفیان کلابی، جن کو رسول اللہ ﷺ نے دیہاتیوں پر گورنر مقرر کیا تھا، نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث بناؤں، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کے مطابق عمل کیا۔

---

⑬ صحيح البخاري (١٩٤، ٥٦٥١، ٥٦٦٤، ٤٥٧٧)؛ صحيح سنن أبي داؤد (٢٥١٠)؛ صحيح سنن الترمذي (١٧٠٦)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٦/ ١٢٣١ * النساء ٤:١٧٦

⑮ صحيح البخاري (٦٧٤٦)

⑯ مصنف عبد الرزاق ٩/ ٣٩٧

حقیقی بھائیوں کو وراثت میں حصہ

۳۱۳ ㉒㉗ عَن عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ*﴾ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي العَلاَّتِ، الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ، دُونَ أَخِيهِ لأَبِيهِ㊷ (مزید دیکھیں: فیصلہ ۷۰۷)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم قرآن کی یہ آیت ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ پڑھتے ہو۔ (جس میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہے)، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ قرض کی ادائیگی وصیت سے پہلے ہوگی اور حقیقی بھائیوں کی موجودگی میں علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے، آدمی اپنے حقیقی بھائی کا ہی وارث ہوگا، باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہیں۔

عصبات کی ترتیب اور بہنوں کا وراثت میں حصہ

۳۱۴ ㉒㉘ عَن عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنْ مَاتَ الْوَلَدُ أَوِالْوَالِدُ عَنْ مَالٍ أَوْ وَلاَءٍ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مَنْ كَانُوا وَقَضَى أَنَّ الأَخَ لِلأَبِ وَلِلأُمِّ أَوْلَى الكَلاَلَةِ بِالْمِيرَاثِ، ثُمَّ الأَخُ لِلأَبِ أَوْلَى مِنْ بَنِي الأَخِ لِلأَبِ وَالأُمِّ، فَإِذَا كَانُوا بَنُوا الأَبِ وَالأُمِّ وَبَنُو الأَبِ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَبَنُوا الأَبِ وَالأُمِّ أَوْلَى مِنْ بَنِي الأَبِ فَإِذَا كَانَ بَنُوا الأَبِ أَرْفَعُ مِنْ بَنِي الأُمِّ وَالأَبِ، بِأَبٍ۔ فَبَنُوا الأَبِ أَوْلَى، وَإِذَا اِسْتَوَوا فِي النَّسَبِ فَبَنُوا الأَبِ وَالأُمِّ أَوْلَى مِنْ بَنِي الأَبِ.

وَقَضَى أَنَّ الْعَمَّ لِلأَبِ وَالأُمِّ أَوْلَى مِنَ الْعَمِّ لِلاَبِ وَأَنَّ الْعَمَّ لِلاَبِ أَوْلَى مِنْ بَنِي الْعَمِّ لِلاَبِ وَالأُمِّ، فَإِذَا كَانُوا بَنُوا الأَبِ وَالأُمِّ وَبَنُوا الأَبِ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ نَسَبًا وَاحِدًا، فَبَنُوا الأَبِ وَالأُمِّ أَوْلَى مِنْ بَنِي الأَبِ.

لاَيَرِثُ عَمٌّ وَلاَ ابنُ عَمٍ مَعَ أَخٍ وَابْنِ أَخٍ، الأَخُ وَابنُ الأَخِ مَا كَانَ مِنْهُمْ أَحَدٌ أَوْلَى بِالْمِيرَاثِ مَاكَانُوا مِنَ الْعَمِّ وَابنِ الْعَمِّ.

وَقَضَى أَنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ عَصَبَةٌ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ فَلَهُمْ مِيرَاثُهُمْ عَلَى فَرَائِضِهِمْ فِي كِتَابِ اللهِ مَالَمْ تَسْتَوعِبَ فَرَائِضُهُمْ مَالَهُ كُلَّهُ، رُدَّ عَلَيهِمْ مَابَقِيَ مِنْ مِيرَاثِهِ عَلَى فَرَائِضِهِمْ، حَتَّى يَرِثُوا مَالَهُ كُلَّهُ.

وَقَضَى أَنَّ الْكَافِرَ لاَيَرِثُ الْمُسْلِمُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ غَيرُهُ، وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لاَيَرِثُ الْكَافِرَ مَاكَانَ لَهُ وَارِثٌ يَرِثُهُ أَوْ قَرَابَةٌ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ يَرِثُهُ أَوْ قَرَابَةٌ بِهِ وَرِثَهُ الْمُسْلِمُ بِالإِسْلاَمِ.

وَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَالٍ قُسِّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَنَّ مَا أَدْرَكَ الإِسْلاَمُ وَلَمْ يُقَسَّمْ فَهُوَ

㊷ صحيح سنن الترمذي (۱۷۲۳)

* النساء ٤:١١

عَلَى قِسْمَةِ الإِسْلَامِ[28]

حضرت عمرو بن شعیب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا: اگر باپ یا بیٹا مال یا ولاء چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے تمام وارثوں میں تقسیم ہوگا۔ نیز آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ میت اگر کلالہ (جس کے والدین اور اولاد نہ ہو، بلکہ صرف بھائی یا بہن ہو) ہو تو اس کا حقیقی بھائی وراثت کا زیادہ حقدار ہوگا۔ نیز باپ کی طرف سے بھائی حقیقی بھائی کے بیٹوں سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اگر حقیقی بھائی اور علاتی بھائی مرتبہ میں برابر ہوں تو حقیقی بھائی علاتی بھائی سے زیادہ حقدار ہوں گے۔ اگر باپ کی طرف والے بھائی باپ کی وجہ سے حقیقی بھائیوں سے بلند مرتبہ میں ہوں تو باپ کی طرف والے بھائی زیادہ حقدار ہوں گے۔ اگر نسب میں سب برابر ہوں تو حقیقی بھائی علاتی بھائیوں سے زیادہ حقدار ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ حقیقی چچا، علاتی چچا (مراد باپ کا علاتی بھائی) سے زیادہ حق دار ہوگا اور علاتی چچا، حقیقی چچا کے بیٹوں سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اگر نسب کے اعتبار سے حقیقی بھائی اور علاتی بھائی درجہ میں برابر ہوں تو حقیقی بھائی، علاتی بھائی سے زیادہ حقدار ہوں گے۔ بھائی اور بھتیجے کی موجودگی میں چچا اور چچا کا بیٹا وارث نہیں ہوں گے۔ بھائی اور بھتیجا میں سے جو بھی ہو، وہ چچا اور چچا کے بیٹے کی نسبت وراثت کا زیادہ حق دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے آزاد لوگوں میں سے عصبہ رشتہ دار ہوں، انہیں کتاب اللہ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق مال ملے گا، اگر تقسیم کے بعد مال بچ رہے تو وہ دوبارہ ان کے حصوں کے مطابق ان پر لوٹایا جائے گا، یہاں تک کہ وہ تمام مال کے وارث بن جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کافر کبھی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا، اگرچہ اس کا کوئی دوسرا وارث نہ بھی ہو۔ اسی طرح اگر کافر کے وارث یا رشتہ دار موجود ہوں تو مسلمان اس کا وارث نہیں بنے گا، لیکن اگر اس کے وارث یا رشتہ دار موجود نہ ہوں تو مسلمان اسلام کی وجہ سے اس کا وارث ہوگا۔ اور آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ہر وہ مال جو جاہلیت کے زمانہ میں تقسیم ہو چکا، وہ اسی تقسیم پر برقرار رہے گا اور اسلام آنے کے بعد ابھی تک جو مال تقسیم نہیں ہوا وہ اسلامی قانونِ وراثت کے مطابق تقسیم ہوگا۔

عورت اپنے مقررہ حصہ کے علاوہ بطورِ عصبہ کن کی وراثت لے سکتی ہے!

۳۱۵ (۲۲۹) عَنْ وَاثِلَةَ بِنِ الأَسْقَعْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا، وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ[29]

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت تین آدمیوں کی میراث پا سکتی ہے: اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کی، گرے پڑے ہوئے بچے کی جسے اُس نے اُٹھایا ہو اور اپنا وہ بچہ جس کے لئے اس نے لعان کیا ہو۔

عورت کے ذمہ دیت کی ادائیگی عصبہ کریں، لیکن عورت کی دیت سے حاصل ہونیوالی رقم اصحاب الفروض کے بعد عصبہ میں تقسیم ہو

---

(۲۸) صحيح سنن أبي داؤد (٢٥٣١)

(۲۹) ضعيف سنن أبي داؤد (٦٢٣)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٤١ (صحيح ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)؛ ضعيف سنن الترمذي (٣٧٥)؛ إرواء الغليل (١٥٧٦)

٣١٦ ㉚ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَينَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فُضِّلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَعْقِلَ عَلَى الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا، وَلاَيَرِثُونَ مِنْهُ شَيئًا إِلاَّ مَا فُضِّلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَينَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا[30] أُنظر:٤٨٨

عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان، ان کے حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی۔ جو بچ جائے گی، وہ عصبہ کے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کے ذمہ واجب الادا دیت کی ادائیگی اس کے عصبہ کے ذمہ ہے، وہ جو کوئی بھی ہوں۔ البتہ وہ اس کے مال میں سے صرف اسی چیز کے وارث ہوں گے جو اصحابُ الفروض سے بچ جائے گی۔ اگر وہ عورت قتل کردی جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں (اصحابُ الفروض) کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی اس کے قصاص کے بھی مالک ہوں گے۔

٣١٧ ㉛ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَأَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِأَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الوَرِقِ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الإِبِلِ، فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رَخصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَابَينَ أَرْبَعِ مِأَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِأَةِ دِينَارٍ وَعِدْلِهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ، وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِأَتَي بَقَرٍ، وَمَنْ كَانَتْ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَي شَاةٍ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَينَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ، فَمَا فُضِّلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ كَامِلَةً، وَإِنْ جُدِعَتْ ثَنْدُوتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ: خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَوْعِدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِالْوَرِقِ أَوْ مِأَةُ بَقَرَةٍ، أَوْ أَلْفُ شَاةٍ، وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِي الْمَأمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ مِنَ الإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِالْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِالشَّاءِ، وَالْجَائِفَةِ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الأَصَابِعِ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ وَفِي الأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ، وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَينَ عَصَبَتِهَا* مَنْ كَانُوا لاَيَرِثُونَ مِنْهَا شَيئًا إِلاَّ مَا فُضِّلَ عَنْ وَرَثَتِهَا، وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَينَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيسَ لِلْقَاتِلِ شَيءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيهِ، وَلاَيَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا[31] رَاجع:٢٩٧، أُنظُر: ٥٠٠

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، شہر والوں کے لئے قتل خطا کی دیت چارسو دینار یا اس کی قیمت کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے۔ آپ ﷺ اسے اونٹوں کی قیمت کے اعتبار سے مقرر فرماتے تھے، جب اونٹوں کی قیمت بڑھ جاتی تو یہ رقم زیادہ کردیتے، جب ان کی قیمت کم ہوتی تو یہ رقم کم کردیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ رقم چارسو دینار سے آٹھ سو دینار کے درمیان رہی یا اس کے برابر چاندی، یعنی آٹھ ہزار درہم۔ رسول اللہ ﷺ نے گائیوں والوں کے لئے دوسو گائیں اور بکریوں والوں کے لئے دو

㉚ صحيح سنن النسائي (٤٤٦٨)؛ صحيح سنن أبي داؤد (٣٨١٨)

㉛ صحيح سنن أبي داؤد (٣٨١٨)؛ إرواء الغليل ٦/ ١١٧، ١١٨

★عصبة: باپ کی جانب سے رشتہ دار

ہزار بکریاں، دیت مقرر فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیت، مقتول کے وارثوں کے درمیان، قرابت کے اعتبار سے تقسیم ہوگی اور جو بچ جائے گی، وہ عصبہ کے لئے ہوگی۔ اگر ناک کاٹ دیا جائے تو اس کے بدلے میں رسول اللہ ﷺ نے مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا، اور اگر اس کی لو کاٹ دی جائے تو نصف دیت ہوگی۔ یعنی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں۔ اگر ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس کی نصف دیت ہے، پاؤں کی دیت بھی نصف ہے۔ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم کی دیت ایک تہائی ہے، یعنی تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائے یا بکریاں اور پیٹ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم کی بھی یہی دیت ہوگی۔ اُنگلیوں میں ہر انگلی کی دیت، دس اونٹ اور دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت، پانچ اونٹ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ عورت اگر جرم کرے تو اس کی دیت اس کے عصبہ رشتہ داروں کے ذمہ ہوگی (مراد وہ رشتہ دار جو وراثت میں ورثا (ذوی الفروض) سے بچا ہوا مال لیتے ہیں) البتہ اگر اسے قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت اس کے تمام وارثوں کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہ قصاص کے بھی مالک ہوں گے۔ (مراد ذوی الفروض اور عصبہ سب دیت کے مستحق ہوں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لئے (وراثت میں) کچھ نہیں، اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے انتہائی قریبی لوگ، اس کے وارث ہوں گے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا۔

۳۱۸ (۳۳) عَنْ عَدِيٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَرَمَى إِحْدَاهُمَا بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا فَرَكِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِتَبُوكٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَأْنِ الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ فَقَالَ: يَعْقِلُهَا وَلاَيَرِثُهَا قَالَ عَدِيٌّ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَدْعَاءَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الأَيْدِي ثَلاثَةٌ: يَدُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الْوُسْطَى وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَتَعَفَّفُوا وَلَوْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟[۳۳] رَاجِع:۲۹۸

حضرت عدیؓ دو عورتوں کے درمیان تھے کہ اچانک اُنہوں نے ایک عورت کو پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا۔ پھر اس مقتولہ کے متعلق پوچھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، رسول اللہ ﷺ اس وقت تبوک میں تھے۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا: وہ اس کی دیت ادا کرے گا اور اس کا وارث نہیں ہوگا۔ عدیؓ کہتے ہیں، میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ سرخ رنگ کی کان کٹی اونٹنی پر سوار تھے، اُنہوں نے فرمایا: اے لوگو! بے شک ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں: اللہ کا ہاتھ جو بلند ہے، دینے والے کا ہاتھ جو درمیان میں ہے اور سوال کرنے والے کا ہاتھ جو نیچے ہے۔ اس لئے تم سوال کرنے سے بچو، اگرچہ وہ ایندھن کا گٹھا ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟''

❺ ذوی الارحام

۳۱۹ (۳۳) عَنْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلاَّ خَالٌ فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ مَولَى مَنْ لاَ مَولَى لَهُ . وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاوَارِثَ لَهُ[۳۳]

---

(۳۳) مجمع الزوائد ٤/ ٢٣٠ (رواته صحيح ولكن الواحد مجهول)

(۳۳) صحيح سنن ابن ماجه (٢٢١٢)

حضرت امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو تیر مار کر قتل کر دیا، ماموں کے سوا اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ اس بارے میں ابوعبیدہ بن جراحؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا تو اُنہوں نے جواباً لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا کوئی والی اور سرپرست نہ ہو، اللہ اور اس کا رسولؐ اس کا والی اور سرپرست ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

۳۲۰ ⑬ عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوْلىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَولَى مَنْ لاَ مَولَى لَهُ. أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ. وَالْخَالُ مَولَى مَنْ لاَمَولَى لَهُ، يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ[34]

حضرت مقدام کندی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مؤمن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں، لہٰذا جو کوئی اپنے ذمہ کچھ قرض یا اہل وعیال چھوڑ جائے تو قرض کی ادائیگی اور عیال کی پرورش میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جائے، وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ اور میں اس کا سرپرست ہوں جس کا کوئی سرپرست نہیں ہے۔ میں اس کے مال کا وارث ہوں گا اور اسے قرض سے آزاد کراؤں گا۔ جس کا کوئی سرپرست نہ ہو، اس کا ماموں اس کا سرپرست ہوگا، وہی اس کی وراثت لے گا اور وہی اسے قرض سے آزاد کرائے گا۔

۳۲۱ ⑮ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاَ وَارِثَ لَهُ[35]

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کا ماموں اس کا وارث ہوگا۔

نوٹ: وراثت کے مسائل تو یہاں درج کئے گئے ہیں، البتہ وصیت کے مسائل کے لئے باب چہارم ملاحظہ کریں زیرعنوان 'وصیت'

---

[34] صحيح سنن أبي داؤد (٢٥٢٠، ٢٥١٩)

[35] صحيح سنن الترمذي (١٧٠٩)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل چہارم: وراثت

❶ وراثت کے بنیادی تصورات

◉ مخنث کو میراث میں اس صنف سے ملایا جائے گا، کہ اس کا پیشاب جس عضو سے خارج ہوتا ہے، اس کی صنف کا اعتبار بھی اسی عضو کی بنا پر ہی کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۲۸۰

◉ خالہ اور پھوپھی کو وراثت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ فیصلہ نمبر ۲۸۱

◉ جب نومولود اس حالت میں مرجائے کہ اس نے چیخ نکالی ہو تو ایسی صورت میں اس کو وارث بنایا جائے گا۔ لیکن اس کی یہ وراثت اس صورت میں ہی ہوگی جب اسی وقت اس کا کوئی مورّث بھی فوت ہوا ہو یا اس کے نام کسی نے وصیت کی ہو۔ فیصلہ نمبر ۲۸۲

◉ دیت کا مال بطورِ وراثت تقسیم ہوگا، جبکہ دیت کی ادائیگی ورثا کی بجائے عاقلہ کریں گے۔ فیصلہ نمبر ۲۸۳ ...... یہی وجہ ہے کہ جس شخص کے چچا نے اس کے باپ کی دیت پر قبضہ کرلیا تھا تو آپ ﷺ نے یہ مال وراثت چچا سے لے کر بیٹے اور بیوی میں تقسیم کرادی۔ فیصلہ نمبر ۲۸۴ ...... نبی کریم ﷺ کا یہ واضح فرمان بھی ہے کہ دیت کتاب اللہ کے مقرر کردہ وراثت کے حصوں کے مطابق ہی تقسیم ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۲۸۵

◉ خواتین کو وراثت میں شرعی حصہ دینا ضروری ہے اور اس سلسلے میں اُنہیں گھر دینے کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ فیصلہ نمبر ۲۸۶

◉ انسان اپنے ہی صدقہ کو واپس نہیں لے سکتا، البتہ مالِ وراثت کے طور پر اس کا صدقہ کیا مال ہی اسے واپس بھی حاصل ہوسکتا ہے چنانچہ فیصلہ نمبر ۲۸۷ میں ایک مہاجر نے اپنی ماں کو پلاٹ صدقہ کیا، والدہ کی وفات کے بعد اس کے سوا کوئی دوسرا وارث نہ تھا، چنانچہ یہی پلاٹ اسے دوبارہ بطور مال وراثت مل گیا...... فیصلہ نمبر ۲۸۸ میں ایک عورت نے ایک لونڈی اپنی ماں کی خدمت میں صدقہ کردی، والدہ کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ نے بطورِ مال وراثت اس لونڈی کو واپس لینے کا حکم دیا...... فیصلہ نمبر ۲۸۹ کی رو سے ایک شخص نے ایک باغ نبی اکرم ﷺ کو صدقہ کردیا، اس کے والد نے اپنی حاجت ذکر کی تو آپ ﷺ نے اسے یہ باغ دے دیا۔ باپ کی وفات کے بعد یہ باغ دوبارہ مال وراثت میں اس شخص کو مل گیا۔ فیصلہ نمبر ۲۹۰ میں ایک انصاری نے اپنے والدین پر دو باغ صدقہ کئے، ان کی وفات کے بعد بیٹا ان باغوں کا پھر مالک اور وارث بن گیا۔ البتہ والدین کا یہ مال وراثت کے شرعی اصولوں کے مطابق ہی تقسیم ہوگا، بلاحساب نہیں چنانچہ فیصلہ نمبر ۲۹۱ میں ایک انصاری عورت کو اس کے بیٹے نے ایک کھجور کا باغ دیا۔ والدہ کی وفات کے بعد جب وہ بیٹا اس باغ کو واپس لینے لگا تو آپ ﷺ نے اسے منع کرکے کہا کہ حسب وراثت ہی یہ تمہیں ملے گا، باقی

بیٹوں کو بھی اس باغ میں سے حصہ ملے گا۔ فیصلہ نمبر ۲۹۲ میں نبی کریم ﷺ کا ایک اصولی فرمان ذکر کیا گیا ہے کہ جو مال بنی آدم صدقہ کر دے وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔

◉ وراثت کا ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ میت کے ذمے قرض کی ادائیگی تو فوری کی جائے، جبکہ میت نے جن سے وصولی کرنا ہے، اس کے لئے وقت مقررہ کا انتظار کیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۲۹۳

❷ وراثت سے محروم کرنے والے اُمور

◉ دو ملتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے، چنانچہ مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے وارث نہیں۔ فیصلہ نمبر ۲۹۴...... فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے گھر میں نہیں جائیں گے؟ تو آپؐ نے جواب دیا کہ عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا ہی کہاں ہے کیونکہ ابوطالب کے ہاں نبی کریم ﷺ رہائش پذیر تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی وراثت ان کے دو مسلم بیٹوں جعفرؓ اور علیؓ کی بجائے طالب اور عقیل نے حاصل کی۔ اور یہ دونوں مسلمان ہونے کی وجہ سے وراثت سے محروم رہے۔ اسی بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۹۵، ۲۹۶

◉ ایسے ہی فرمان نبوی ہے کہ قاتل بھی وراثت سے محروم ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۲۹۷...... چنانچہ حضرت عدی نے اپنی بیوی کو غلطی سے قتل کر ڈالا تو آپ ﷺ نے ان پر بیوی کی دیت تو عائد کر دی لیکن اُنہیں بیوی کی وراثت سے محروم کر دیا۔ البتہ یاد رہے کہ وراثت سے یہ محرومی صرف مال دیت کی حد تک ہے، دیگر مال میں قاتل خطا بھی وارث ہوگا، جیسا کہ اگلا فیصلہ آرہا ہے۔ فیصلہ نمبر ۲۹۸

◉ ایسا قاتل جس سے قتل خطا (کوتاہی سے قتل) کا جرم سرزد ہو گیا ہو، تو ایسی صورت میں قاتل دیت کے ماسوا باقی مال میں وارث ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۲۹۹

◉ ولدالزنا نہ تو خود وارث ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کا اصلی باپ یعنی زانی اس کا وارث ہوتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۰۱...... البتہ ایسا بچہ جس کے انتساب کا علم بعد میں ہوا ہے، تو وہ آئندہ سے، یا باقی ماندہ مال وراثت میں تو حصہ پائے گا، ماضی میں تقسیم شدہ مال وراثت سے محروم ہی رہے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۰۰

❸ اصحاب الفروض

◉ دادا، اور نانی، دادی کے لئے وراثت میں چھٹا حصہ ہے، جیسا کہ حضرت عمر نے اپنے دور میں صحابہ سے پوچھا تو معقل بن یسار نے دادا کے لئے چھٹے حصہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ فیصلہ نمبر ۳۰۲...... حضرت ابوبکر کے دور میں ایک نانی وراثت میں اپنا حصہ مانگنے آئی تو آپؓ نے مغیرہ بن شعبہ اور محمد بن مسلمہ کی تائید سے اسے چھٹا حصہ دیا، حضرت عمر کے دور میں ایک نانی اپنی میراث کا مطالبہ لے کر آئی تو انہوں نے کہا کہ تیرا حصہ تو ایک دادی لے جا چکی، اگر تو اس کے ساتھ آتی تو تم دونوں کو مل کر یہ چھٹا حصہ دیا جاتا، اب میں مزید حصہ پیدا نہیں کر سکتا۔ فیصلہ نمبر ۳۰۳

◉ اگر دادیاں/نانیاں ایک سے زیادہ ہوں تو ان تمام کیلئے چھٹا حصہ ہی ہے، اس سے زیادہ انہیں نہیں ملے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۰۴...... تین

دادیوں رنانیوں کو بھی کل ملا کر چھٹا حصہ ہی دیا گیا۔ فیصلہ ۳۰۵...... ایسے ہی دو دادیوں کو بھی ملا کر چھٹا حصہ ہی دیا گیا۔ فیصلہ نمبر ۳۰۶

- خاوند اور حقیقی بہن ہر دو کو نصف نصف حصہ ہی دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۰۷
- ماں اور چچا کی موجودگی میں بیٹیوں کو میراث کا دوتہائی، ماں کو آٹھواں اور باقی ماندہ چچا کو دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۰۸
- حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیٹی، پوتی اور بہن میں بیٹی کو نصف، پوتی کو چھٹا اور باقی ماندہ بہن کو دے دیا۔ اور اسے نبی کریم ﷺ کا فیصلہ قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۳۰۹
- کلالہ (ایسا آدمی جس کے نہ اوپر رشتہ دار ہوں اور نہ نیچے اولاد) کی میراث کے بارے میں آیتِ کلالہ (النساء۴:۱۷۶) میں موجود حصوں کی روشنی میں وراثت تقسیم کی جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۱۰

۴ عصبہ ورثا کا میراث میں حصہ

- پہلے اصحاب الفروض کے حصے تقسیم کئے جائیں، پھر باقی مال کو عصبات میں تقسیم کیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۱۱
- دیت میں عصبات کے ساتھ بیوی بھی شریک ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۳۱۲
- حقیقی بھائیوں کو وراثت میں حصہ دیا جائے گا، علاتی (باپ شریک) بھائی، عینی بھائیوں کی موجودگی میں وارث نہیں ہوں گے۔ فیصلہ نمبر ۳۱۳
- وراثت کے مختلف اصول وفروع جو پیچھے یا آگے ذکر ہو رہے ہیں، فیصلہ نمبر ۳۱۴ میں ان کو ایک فرمانِ نبوی میں جمع کر دیا گیا ہے۔ یہاں عصبات کی ترتیب اور بہنوں کا وراثت میں حصہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
- عورت بھی بعض صورتوں میں عصبہ وارث بن سکتی ہے: اپنے آزاد کردہ بچے اور لعان والے بچے یا گرے پڑے بچے کی۔ گویا ان صورتوں میں ولاء یا ان دونوں بچوں کا نسب عورت کو حاصل ہو جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۱۵
- عورت کے ذمہ واجب الادا دیت کی ادائیگی تو عصبہ کریں گے، لیکن عورت کی وراثت اصحاب الفروض کو ہی ملے گی اور ان سے بچ جانے والی وراثت عصبہ رشتہ داروں کو ملے گی۔ فیصلہ نمبر ۳۱۶، یہی نکتہ تفصیلی حدیث ۳۱۷ میں بھی پیش نظر ہے۔ جبکہ فیصلہ نمبر ۳۱۸ میں بھی یہی اصول پیش کیا گیا ہے کہ قاتل شوہر اپنی بیوی کی دیت میں وراثت نہیں پائے گا۔

۵ ذوی الارحام

- ایسے رشتہ دار جو نہ تو میراث میں مقررہ حصہ رکھتے ہوں، نہ ہی خاندان کے مرکزی افراد میں شامل ہوں، البتہ ان سے رشتہ داری کا قریبی تعلق موجود ہو، مثلاً ماموں وغیرہ تو فرمان نبوی کے مطابق، ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں۔ فیصلہ نمبر ۳۱۹، ۳۲۱
- جس شخص کا کوئی وارث یا ذمہ دار نہ ہو، اس کی ذمہ داری نبی کریم ﷺ پر ہے، آپ کے بعد یہ ذمہ داری نبی کریم ﷺ کے اجتماعی معاملات میں جانشین خلفاء پر ہوگی۔ البتہ یاد رہے کہ جہاں ماموں موجود ہے، وہاں نبی یا خلیفہ سے قبل ماموں وارث بھی ہوگا اور وہی بھانجے وغیرہ کا قرض بھی ادا کرے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۲۰

باب سوم

عقوبات، حدود
قصاص و دیت

باب سوم

عقوبات، حدود، قصاص و دیت

فصل اوّل — سزاؤں کا اجرا اور اہم تصورات

فصل دوم — **حدود اللہ**

❶ زنا ❷ قذف ❸ چوری ❹ شراب نوشی

❺ ارتداد ❻ حرابہ

فصل سوم — **قصاص و دیت**

❶ قصاص

❷ دیت

فصل چہارم — **قسامت**

باب سوم: عقوبات

فصل دوم: حدود اللہ

لغوی واصطلاحی تعریف

لفظ حدود حد کی جمع ہے جس کا معنی ہے 'رکاوٹ'

باب حَدَّ یَحُدُّ (نَصَرَ) حد مقرر کرنا

باب حَدَّدَ یُحَدِّدُ (تفعیل) حدود قائم کرنا

حد الحاجز بین الشیئین یعنی دو چیزوں کے درمیان جدائی بن جانے والی رکاوٹ کو کہتے ہیں۔

اسی لئے بَوّاب (دربان) اور سِجّان (جیل کے پہرے دار) کو بھی حَدّاد کہا جاتا ہے، کیونکہ دربان کسی کو اندر داخل ہونے سے روکتا ہے اور جیل کا پہرے دار کسی کو باہر نکلنے سے روکتا ہے۔ اسی طرح کسی چیز کی انتہا کو بھی حدّ کہتے ہیں۔ حدود اللہ سے شرعاً مراد ''اللہ تعالیٰ کے احکام (اَوامر ونواہی) ہیں۔'' یا ''اللہ کی وہ حرام کردہ چیزیں ہیں جن کے قریب جانے سے بھی منع کردیا گیا ہے۔''① جیسے اللہ کا ارشاد ہے: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا﴾ ②

البتہ فقہا کی اصطلاح میں حد عقوبة مقدرة تجب حقا لله تعالى

''وہ سزا جو حقِ اللہ میں تجاوز کرنے کی وجہ سے (جو اللہ کی یا شارع ﷺ کی طرف سے) متعین ہے، اسے حد کہتے ہیں۔''③a

حد اور تعزیر میں فرق

حد اور تعزیر میں یہی فرق ہے کہ حد میں سزا مقرر شدہ ہے اور قاضی یا حاکم کی رائے کا اس میں دخل نہیں اور تعزیر وہ سزا ہے جس کی تعیین قاضی یا حاکم حسبِ حالات خود کرتا ہے۔③

لفظ حد کے اصل معنی 'مانع' یا 'حائل' اگر پیش نظر ہوں تو واضح ہوگا کہ شرعی سزاؤں کو حدود اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ سزائیں بندوں کو گناہوں میں مبتلا ہونے سے روکتی ہیں اور ان کا خوف انسان اور جرم کے درمیان حائل رہتا ہے۔④

---

①المنجد(١٤٣)؛ القاموس المحيط (٢٥٠)؛ نيل الأوطار ٤/ ٥٣٣

②البقرة ٢:١٨٧

a③الدر المختار ٦/ ١٦٥؛ الإقناع ٢/ ١٧٧؛ نيل الأوطار ٧/ ٢٥٠

③دائرہ معارفِ اسلامی: تحت مادّہ 'حد'

④مظاہرِ حق از قطب الدین: ٣/ ٥٩٧

حدود کا نفاذ

حدود کو نافذ کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مسلم حکمران اس بات کا مکلّف ہے کہ وہ اسلامی سلطنت میں اللہ کی قائم کردہ حدود کو قائم و نافذ کرے۔ کسی قطعہ اراضی پر اسلامی سلطنت کا اطلاق اسی وقت ممکن ہے جب کہ اس میں شرعی حدود کی تنفیذ ہو۔

تنفیذ حدود اللہ کی ترغیب میں اِرشاد نبویؐ ہے:

«أقيموا حدود الله في القريب والبعيد» ⑤

''کوئی قریبی ہو یا دور کا ہو، اللہ کی حدود قائم کرو۔''

«إقامة من حدود الله خير من مطر أربعين ليلة في بلاد الله عزوجل» a⑤

''حدود اللہ میں سے کسی ایک حد کو جاری کرنا اللہ کی سرزمین پر چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے۔''

البتہ تنفیذ حدود میں اسلامی حکومت کے حکمران کے پاس سُلطة (اختیار) ہونا ضروری ہے۔ حدود کو قائم کرنا صاحبِ اقتدار قوتوں کا فرضِ منصبی ہے۔ حدود اللہ کا تعلق چونکہ اجتماع یعنی معاشرے سے ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ اس کا نفاذ اجتماعیت قائم کرنے والی طاقت یعنی حاکم یا خلیفہ کرے۔ حدود اللہ کا قیام بطورِ فرد اسلامی شریعت کے مزاج کے خلاف ہے۔ اسلام کسی فرد کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا جس سے اسلامی معاشرے میں بدامنی اور انارکی پھیلی ہے۔ حدود کو نافذ کرنے والی قوت بااختیار اور جرات مند ہوتا کہ حدود قائم کرتے ہوئے لومة لائم کا شکار نہ ہوجائے۔ آپؐ نے فرمایا:

«أقيمو حدود الله في القريب والبعيد ولا تأخذكم في الله لومة لائم» ⑥

''اللہ کی حدوں کو دور و نزدیک سب پر قائم کرو اور کہیں تمہیں لوگوں کی ملامت اس عمل سے روک نہ دے۔''

اور اسی طرح حدود اللہ میں سے کسی حد کا معاملہ اگر عدالت میں پہنچ جائے تو اس کے سقوط کی سفارش قبول نہیں کی جاتی تاکہ اللہ کی حدوں کو کما حقہ نافذ کیا جاسکے۔ آپؐ نے فرمایا:

«من حالت شفاعته دون حد من حدود الله فقد ضآد الله» ⑦

''حدودِ الٰہی میں سے کسی حد میں جس شخص کی سفارش حائل ہوگئی تو وہ اللہ کے حکم میں اللہ کی مخالفت کرنے والا ہے۔''

حضرت عائشہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ایک مخزومی عورت نے چوری کی تو اس کے گھر والوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس معاملے میں اسامہ بن زیدؓ کے علاوہ کوئی بات کرنے کی جراَت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ان کے کہنے پر حضرت اُسامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی تو آپؐ نے اُنہیں (ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے) فرمایا: «أتشفع في حد من حدود الله؟» ''کیا تو اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے معاملے میں سفارش کرتا ہے؟'' ⑧

---

⑤ السلسلة الصحيحة (٦٧٠)

a⑤ صحيح ابن ماجه (٢٠٥٦)

⑥ صحيح ابن ماجه (٢٠٥٨)

⑦ صحيح أبوداود (٣٠٦٦)

⑧ صحيح البخاري (٣٧٣٢)؛ صحيح مسلم (١٦٨٨)

حدود کی اقسام

کم از کم وہ حدود جن پر تمام فقہا کا اتفاق ہے، پانچ ہیں:

① حدِ زنا ② حدِ قذف ③ حدِ سرقہ ④ حد خمر ⑤ حرابہ

❶ حدِ زنا

اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں حدِ زنا سخت ترین ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زنا سے ایک فرد سے لے کر پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔ اس سے عصمت و عفت سے محرومی اور ماں، بیٹی، بہن وغیرہ کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔ اگر زنا عام ہو جائے تو نسب محفوظ نہیں رہتا اور زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ زنا کے بعد عورت کی وجہ سے اس کے خاندان اور برادری کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بالآخر قتل و غارت تک نوبت آ جاتی ہے، لہٰذا ان مفاسد کے ہوتے ہوئے زنا کی شناعت و قباحت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ شریعت نے اتنے بڑے جرم کی سزا بھی اس کے مطابق ہی رکھی ہے تا کہ معاشرے کو تہہ و بالا ہونے سے بچایا جا سکے۔ قرآن میں ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ⑨

''زنا کار مرد و عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ ان پر شرعی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز نرمی نہیں اختیار کرنی چاہئے اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے۔''

کنوارے زانی کی سزا

کنوارے زانی کے لئے شریعت نے سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا مقرر کی ہے جیسا کہ مذکورہ آیت اور اس روایت سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

«البكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة» ⑩

''کنوارا لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔''

شادی شدہ زانی کی سزا

شادی شدہ زانی کی سزا شریعت میں سو کوڑے اور رجم کرنا ہے۔ یہ سزا آپؐ کے فرامین و عمل، تعامل صحابہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اور یہ امام کی صوابدید پر ہے کہ وہ صرف رجم کرے یا سو کوڑے بھی لگائے۔ آپؐ نے فرمایا:

«الثيب بالثيب جلد مائة والرجم» ⑪

اور اس کے علاوہ آپؐ کے حکم پر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کو سنگسار کیا گیا جس طرح کہ حضرت ماعز بن مالکؓ اور غامدیہ عورت کے رجم کرنے کا واقعہ مشہور ہے۔ ⑫

---

⑨ النور ۲٤ :۲
⑩ صحيح مسلم (١٦٩٠)
⑪ أيضًا
⑫ صحيح البخاري (٦٨٢٤)؛ صحيح مسلم(١٦٩٥)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھیجا اور اس پر اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں آیتِ رجم بھی نازل ہوئی ہم نے اسے یاد کرلیا اور پختہ کرلیا۔ سو رسول اللہ ﷺ رجم کرتے رہے اور ان کے بعد ہم بھی رجم کرتے رہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ایسا زمانہ نہ آجائے کہ کوئی کہنے والا کہے کہ ہم کتاب اللہ میں رجم کا مسئلہ نہیں پاتے اور وہ گمراہ ہوجائے، اس فریضہ کے چھوڑنے سے جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔'' ⑬

غلام ولونڈی کی زنا کی سزا

مذکورہ سزائیں آزاد مرد اور عورت کے لئے ہیں جبکہ شریعت اسلامی میں غلام اور لونڈی کے اس قبیح فعل پر سزا میں تخفیف کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ ⑭

''پس جب وہ (لونڈیاں) حصارِ نکاح میں محفوظ ہوجائیں اور اس کے بعد کسی بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس سزا کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو آزاد (کنواریوں) کے لئے مقرر ہے۔''

لہٰذا غلام یا لونڈی اگرچہ وہ شادی شدہ بھی ہو، کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے، اور ان کو جلاوطن بھی نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس سے غلام کے مالک کو نقصان ہے کہ وہ ایک سال کے لئے خدمت سے محروم ہوجائے گا۔ غلام اور لونڈی کو حد زنا حاکم کے علاوہ اس کا مالک بھی لگا سکتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

«إذا زنت الأمة فتبين زناها فليجلدها» ⑮

''اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ثابت ہوجائے تو اس کو (اس کا مالک) کوڑے مارے۔''

اس کے علاوہ ایک روایت میں «أقيمو الحدود على ماملكت أيمانكم» ⑯

''اپنے غلام لونڈیوں پر حدود قائم کرو۔''

حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

«يأيها الناس أقيموا على أرقائكم الحد من أحصن منهم ومن لم يحصن» ⑰

''اے لوگو! اپنے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ ہر طرح کے غلاموں پر حد قائم کرو۔''

---

⑬صحيح البخاري (٦٨٣٠)؛ صحيح مسلم (١٦٩١) ⑭النساء ٤: ٢٥

⑮صحيح البخاري (٢١٥٢) ⑯صحيح سنن أبي داود (٣٧٥٥)

⑰صحيح مسلم (١١٠٥)

حدِ زنا کی شرائط

① زنا کی حدود کے لئے ضروری ہے کہ اس فعل کے چار گواہ ہوں جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَالّٰتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗءِ كُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ﴾ ⑱

''تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں، ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو۔''

② آزاد مرد و عورت پر حد لگے گی

③ صحیح العقل اور بالغ ہو

④ گواہوں کی عدم موجودگی میں خود اقرار کرے

⑤ سو کوڑے اور تغریب کے لئے کنوارہ ہو جبکہ حدِ رجم کے لئے شادی شدہ ہونا ضروری ہے

⑥ فعل جماع حقیقتاً واقع ہو

⑦ تندرست وسلیم البدن ہو

جہاں ملزم نابالغ، مجنوں یا پاگل ہو، یا اسے مجبور کیا گیا ہو، یا اتنا لاغر ہو کہ سزا سے جانبر ہونے کی امید نہ ہو، یا عورت تا حال باکرہ ہو اور مرد میں جنسی فعل کی صلاحیت ہی نہ ہو تو ان صورتوں میں زنا کی حد جاری نہ ہو گی۔ حاملہ عورت سے زنا کی سزا کو اس وقت تک مؤخر کیا جائے گا جب تک اس کا بچہ کھانے پینے کے قابل نہ ہو جائے۔

طریقۂ رجم

رجم کا لغوی معنی الرمي بالحجارة یعنی پتھر مارنا ہے اور اس کا معنی قتل بھی کیا جاتا ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں آزاد مرد یا عورت کو زنا کرنے پر پتھر مارنا تاوقتیکہ اس کی موت واقع ہو جائے 'رجم' کہلاتا ہے۔⑲

رجم کرنے کے لئے مرد کو میدان میں چھوڑ دیا جائے گا اور لوگ اس پر سنگ باری کریں گے جبکہ عورت کے رجم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سینے تک گڑھے میں دبا دیا جائے اور ظاہر حصے پر سنگ باری کی جائے۔

❷ حدِ قذف

لفظ قَذَفَ کا معنی تہمت لگانا اور پھینکنا ہے۔ یہ باب قَذَفَ يَقْذِفُ (ضَرَبَ يَضْرِبُ) سے مصدر ہے۔

باب قَاذَفَ يُقَاذِفُ (مفاعلة) ایک دوسرے کو تہمت لگانا

باب استقذف يستقذف (استفعال) بہتان لگانا۔⑳

شرعی اصطلاح میں چار گواہوں کی عدم موجودگی میں کسی پر زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں۔㉑

---

⑱ النساء ٤:١٥

⑲ الموسوعة الفقهية الكويتية: مادّه رجم

⑳ المنجد ماده 'قذف'

㉑ الفقه الإسلامي وأدلته ٧/ ٥٣٩

اور اس کی سزا اَسّی کوڑے ہیں۔ شریعتِ اسلامی نے فعل قبیح کی تہمت کو بھی ایک شنیع جرم قرار دیا ہے، کیونکہ کسی پر بغیر دلیل کے زنا کی تہمت اسے خاندان میں رسوا کردیتی ہے اور پھر یہ خاندان معاشرے کی نظروں سے گر جاتا ہے اور معاملہ واضح نہ ہونے پر اس قبیلہ کا ہر فرد اس تہمت کا بدنما داغ ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لئے پھرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [۲۲]

''جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی، باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا وآخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «اجتنبو السبع الموبقات» قالوا: يارسول الله وما هن؟ قال: «الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق، أكل الربا وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف، وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات» [۲۳]

''سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچ جاؤ۔ پوچھا گیا کہ وہ کیا ہیں یارسول اللہؐ؟ تو فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو، کسی جان کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن بے خبر مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

قذف کی سزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ﴾ [۲۴]

''اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہ پیش کریں اُنہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ فسق کرنے والے ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کرلی۔''

غلام پر حد قذف

درج بالا آیت میں اَسّی کوڑے آزاد مرد وعورت کے لئے ہیں جبکہ غلام کے لئے آزاد سے نصف یعنی چالیس کوڑے ہیں۔ ایسے ہی صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور ان کے بعد خلفا کو اپنے غلاموں کو چالیس (کوڑوں) سے زائد حد قذف لگاتے نہیں دیکھا۔ [۲۵]

اسی بنا پر جمہور علما کے ہاں بھی غلام کی حد قذف آزاد کی سزا سے آدھی ہوگی۔ [۲۶]

ارکانِ حد قذف

حد قذف کے تین ارکان ہیں:

① زنا کی تہمت لگانا یا نسب کا انکار

② مقذوف (جس پر الزام لگایا گیا ہو) کا پاکباز ہونا

③ بدنیتی [۲۷]

---

[۲۲] النور ۲۴: ۲۳
[۲۳] صحیح مسلم (۸۹)
[۲۴] النور ۲۴: ۴
[۲۵] موطا: ۲/ ۸۲۸
[۲۶] الموسوعة الفقهية الكويتية: مادّہ 'قذف'
[۲۷] التشريع الجنائي لعبد القادر عودة ۲/ ۴۶۱

قاذف کی شرائط

حد قذف مسلم غیر مسلم، مرد وعورت، آزاد وغلام سب پر جاری ہوگی بشرطیکہ وہ

① بالغ ہو

② عاقل ہو

③ بااختیار ہو

④ ناطق ہو، اگر کسی نے اشارۃ تہمت لگائی ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔[28]

نابالغ، مجبور اور گونگے شخص پر حد قذف نہیں لگے گی بشرطیکہ اس پر تہمت کا الزام الفاظ کے ساتھ ہو یا تہمت لگانے والا وقوعہ زنا پر چار گواہوں کو پیش کردے، تب بھی اس پر حد قذف کی بجائے ملزمان کو زنا کی سزا جاری کی جائے گی۔

❸ حد شراب نوشی

خمر ایک معروف مشروب ہے اور یہ مادّہ خ م ر سے ماخوذ ہے۔ امام راغبؒ کہتے ہیں:

''خمر کسی چیز کو ڈھانپنے کو کہتے ہیں اور یہ مشروب چونکہ عقل کو مختل کر کے رکھ دیتا ہے، لہٰذا اسے خَمر کہا جاتا ہے۔''[29]

اصطلاحی تعریف میں ہر اس چیز کو خمر کہیں گے جو نشہ آور ہو۔ علامہ راغبؒ کہتے ہیں: الخمر اسم لكل مُسكر[30]

''ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے۔''

یعنی خمر ہر اس چیز کو کہا جائے گا جو کسی حالت میں بھی ہو آگ پر پکی ہو یا کچی، کسی چیز کا رس نکالا ہو یا اصل شکل میں تھوڑی ہو یا زیادہ۔[31]

شراب پینے کی حرمت

دوسرے قبیح جرائم کی طرح شراب پینا بھی ایک قبیح عمل ہے اور اسے اُمّ الخبائث کہا جاتا ہے، کیونکہ شراب پینے والے سے زنا اور قتل جیسے سنگین جرم کا سرزد ہو جانا بعید نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی شناعت کے پیش نظر مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، تاکہ اس کے نتیجہ میں ہونے والی خرافات سے بھی بچا جا سکے۔ لہٰذا ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾[32]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، شراب اور جوا اور آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور

---

[28] الموسوعة الفقهية: مادّہ قذف
[29] المفردات (۱۰۹۱)
[30] المفردات (۱۰۹۱)
[31] موسوعة نضرة النعيم: ١٥/ ٤٦٩٦
[32] المائدة ٥: ٩٠، ٩١

تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے پھر کیا سو اب بھی باز آجاؤ گے؟''

◉ نبی کریمؐ اپنے اصحاب سے ان چیزوں پر بیعت لیتے تھے:

«لا تشركوا بالله شيئا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله إلا بالحق، ولا تزنوا، ولا تسرقوا، ولاتشربوا مسكرا»[۳۳]

''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے اور نشہ والی چیز نہ پیو گے۔''

◉ خمر میں چونکہ ہر نشہ آور چیز شامل ہے، لہٰذا آپؐ نے مطلقاً فرمایا:

«كل مسكر حرام»[۳۴] ''ہر نشہ آور شے حرام ہے۔''

اسی موضوع پر کچھ مزید روایات درج ذیل ہیں:

① «لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة إليه»[۳۵]

''اللہ نے شراب پر اس کے پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، اس کے نکالنے والے، اس کے نکلوانے والے، اس کے اٹھانے اور اٹھوانے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔''

② «من زنى وشرب الخمر نزع الله منه الإيمان كما يخلع الإنسان القميص من رأسه»[۳۶]

''جب کوئی زنا کرتا اور شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو اس طرح کھینچ لیتے ہیں جیسے انسان قمیص کو اپنے سر سے اُتار دیتا ہے۔''

③ «من شرب الخمر لم يقبل الله له صلاة أربعين صباحا»[۳۷]

''جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کرے گا۔''

اقوالِ صحابہ

① حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: إنه نزل تحريم الخمر وهي من خمسة: من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل[۳۸]

''بے شک شراب کی تحریم نازل ہوئی اور وہ پانچ چیزوں یعنی: انگور، کھجور، شہد، گندم، جو سے بنتی ہے اور وہ ہر چیز جو عقل کو ڈھانپ دے۔''

② حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں: ''اجتنبوا الخمر فإنها أم الخبائث''[۳۹]

---

۳۲ مجمع الزوائد: ۱/ ۱۰۴

۳۳ صحيح البخاري (۴۳۴۳)؛ صحيح مسلم (۱۷۳۳)

۳۴ سنن أبي داود (۳۶۷۴)

۳۵ مستدرك الحاكم: ۱/ ۲۲

۳۶ جامع الترمذي (۱۸۶۲)

۳۷ صحيح البخاري (۱۹۴۶) صحيح مسلم (۳۰۳۲)

۳۸ سنن النسائي (۵۲۳۷)

''شراب سے بچو۔ بے شک وہ اُمّ الخبائث ہے۔''

③ عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں: "لا تعودوا شراب الخمر إذا مرضوا"⑳

''شراب پینے والوں کی بیماری کے وقت عیادت نہ کرو۔''

حدسکر کا تعین

فقہائے عظام کا اس پر اجماع ہے کہ ''شرابی پر حد واجب ہے، اگر چہ اس نے تھوڑی پی ہو یا زیادہ، نشہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔''㉑ شراب پینے کی کم ازکم سزا چھڑی اور جوتوں وغیرہ سے شرابی کو مارنا ہے، حاکم پر فرض ہے کہ وہ اس کو سزا دے۔ جرم کی شناعت دیکھتے ہوئے حاکم سزا کو بڑھا بھی سکتا ہے۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل روایات ذکر کی جاتی ہیں:

① حضرت انسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ اسے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب کوڑے لگائے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے بھی اُنہیں یہی سزا دی۔ جب حضرت عمرؓ کا دور آیا تو انہوں نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: ہلکی ترین سزا ۸۰ کوڑے ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اَسی کوڑوں کا حکم صادر فرما دیا۔㉒

② حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے معاملے میں چھڑی اور جوتیوں کے ساتھ حد لگائی حضرت ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے لگائے۔㉓

③ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ جب ولید بن عقبہ کو کوڑے لگا رہے تھے تو حضرت علیؓ شمار کر رہے تھے جب وہ چالیس تک پہنچے تو حضرت علیؓ نے اُنہیں روک کر فرمایا: نبیؐ نے چالیس اور حضرت ابوبکرؓ نے چالیس اور حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے سزا دی اور یہ ایک سنت ہے اور یہی مجھے پسند ہے۔㉔

④ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں: عہدِ رسالتؐ میں، امارتِ ابوبکرؓ اور امارتِ عمرؓ کی ابتدا میں ہمارے پاس شراب پینے والا لایا جاتا تو ہم اسے اپنے ہاتھوں، جوتیوں اور چادروں کے ساتھ مارتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں اُنہوں نے چالیس کوڑے لگائے، لیکن جب لوگوں نے شراب پینے میں سرکشی اختیار کی تو اُنہوں نے اسی کوڑے لگانے شروع کر دیئے۔㉕

⑤ ابن عباسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے شراب کے لئے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔㉖

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ شرابی کو حد لگانا واجب ہے، لیکن اس کی مقدار مقرر نہیں۔ حاکم وقت جرم کی شدت و شناعت کے مطابق کوڑوں کی سزا تجویز کر سکتا ہے۔

<u>غلام کی شراب نوشی کی سزا:</u> شرب الخمر کی حد میں غلام وآزاد میں کوئی تفریق نہیں، کیونکہ کتاب وسنت سے اس سلسلے میں کوئی نص موجود نہیں لہٰذا غلام وآزاد کے لئے ایک ہی سزا ہے۔

---

⑳ الأدب المفرد (٥٤٧)
㉑ الموسوعة الفقهية مادّہ سکر
㉒ صحيح مسلم (١٧٠٦)
㉓ صحيح البخاري (٦٧٧٣)
㉔ صحيح مسلم (١٧٠٧)
㉕ مسند أحمد: ٣/ ٤٤٩؛ صحيح البخاري (٦٧٧٩)
㉖ سنن أبي داود (٤٤٧٦)؛ مسند أحمد: ١/ ٣٢٢

اقامتِ حد کی شرائط

حد قائم کرنے کی درج ذیل شرائط ہیں:

① عقل ② بلوغت ③ اختیار ④ اسلام ⑤ اقرار یا دو عادل گواہ

❷ حد سرقہ

لفظ 'سَرَقہ' سے مراد چرائی ہوئی چیز ہے۔ باب سرق یسرق (ضرب) اور باب استرق یسترق (افتعال) چرانا، سارق اور سروق چور کو کہتے ہیں۔[47]

اصطلاح میں عاقل وبالغ شخص کا کسی محفوظ جگہ سے مخصوص قیمت تک کا مال چھپ کر لینے کو سرقہ کہتے ہیں۔[48]

اسلام اپنے ماتحت رہنے والوں لوگوں کے لئے امن کی ضمانت ہے اور لوگوں کی جان اور عزتوں کا محافظ ہے اسی طرح ان کے مال کی حفاظت کا بھی ذمہ دار ہے اور اس کے لئے شریعتِ اسلامی نے ترہیب وسزا دونوں سے لوگوں میں اصلاح کے لئے بھرپور اقدامات کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾[49] ''اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو۔''

چور، چوری کر کے کسی کو اس کے مال سے محروم کر دیتا ہے جس سے اسلامی معاشرے کے افراد میں فقر ومحتاجی کی وجہ سے قتل و غارت اور انتقامی کاروائیوں جیسے قبیح جرائم جنم لیتے ہیں اور معاشرہ بتدریج جرائم کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے، لہٰذا اس جرم کے مرتکب کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے:

﴿اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾[50]

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا، اللہ کی طرف سے تنبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ قوت وحکمت والا ہے۔''

نصاب سرقہ

چور کو سزا اس وقت دی جائے گی جب چرائی ہوئی چیز کم از کم تین درہم یا ربع دینار ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

''نبی ﷺ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا جس نے تین درہم مالیت کی ایک ڈھال چرائی تھی۔''[51]

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ربع دینار یا اس سے زیادہ مالیت کی چیز (کی چوری) میں ہاتھ کاٹ دیا جائے۔''[52]

---

[47] المنجد مادہ 'سرق'

[48] الفتاویٰ الهندیة ١٥/ ٤٣٥؛ الاختیار لتعلیل المختار ١/ ٤٥، الموسوعة الفقهیة مادہ 'سرق'

[49] البقرة ٢: ١٨٨ [50] المائدة ٥: ٣٨

[51] صحیح البخاري (٦٧٩٦)؛ صحیح مسلم (١٦٨٦)

ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے؟

چوری کرنے پر چور کا دایاں ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ چوری کرنے والے کا ہاتھ اس کے جوڑ (کلائی) سے کاٹتے تھے۔[a] [51]

چوری کے سلسلے میں توجہ طلب اُمور

◉ حد سرقہ کے لیے چور کا اقرار کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ اقرار نہ کرے اور گواہ بھی موجود نہ ہوں تو اس پر حد ساقط ہو جاتی ہے۔

◉ عدالت میں آنے سے پہلے صاحبِ مال چور کو معاف کر سکتا ہے۔ عدالت کے روبرو اقبال جرم کے بعد مالک کو معافی کا کوئی اختیار نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو صاحب مال نے کہا کہ میں نے یہ چیز اسے ہبہ کر دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: «هلا كان قبل أن تاتيني به»[52]

''اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہ کیا۔''

◉ اسی طرح عدالت کے روبرو اقبالِ جرم کے بعد کسی کی سفارش بھی قبول نہیں کی جاتی۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی۔ لوگوں نے حضرت اُسامہؓ سے سفارش کی درخواست کی۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریمؐ سے رعایت کرنے کی گذارش کی، آپ ﷺ اس پر ناراض ہوئے اور آپؐ نے فرمایا:

«أتشفع في حد من حدود الله»

''کیا تو حدود اللہ میں سے حد میں سفارش کرتا ہے؟''

پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

« أيهاالناس! إنما أهلك الذين قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد ، وأيم الله! لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها»[53]

''اے لوگو! تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوگئیں کہ جب ان میں کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو وہ اس پر حد لگاتے اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں (محمدؐ) اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔''

⑤ حرابہ

چوری کی طرح راہ زنی بھی ایک قبیح جرم ہے جس سے معاشرہ کا امن تہ وبالا ہو کر رہ جاتا ہے۔ علی الاعلان مال لوٹنا انتہائی قبیح فعل ہے جس سے سلطنت کا نظم ونسق تباہ ہو جاتا ہے۔ اسلام نے دیگر تمام سزاؤں کی طرح اس کی سزا بھی انتہائی شدید مقرر فرمائی ہے۔

---

[51] صحيح البخاري (٦٧٨٩) ؛ صحيح مسلم (١٦٨٤)

[52] إرواء الغليل: ٧/ ٢٣

[53] صحيح مسلم :(١٦٨٨)

ارشادِ خداوندی ہے:﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوٓا أَوْ يُصَلَّبُوٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ☆ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾[55]

''ان کی سزا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھیریں یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا الٹے طور سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر اختیار پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔''

فصل سوم: قصاص

لفظ قِصاص کا معنی ہے: بدلہ اور گناہ کی سزا،

بابِ اِقْتَصَّ يَقْتَصُّ (افتعال) قصاص لینا

بابِ تَقَاصٰى يَتَقَاصٰى (تفاعل) ایک دوسرے سے قصاص لینا۔[56]

اصطلاح میں قصاص 'مجرم کو اس کے جرم کی مثل سزا دینا' ہے۔[57]

قصاص قرآن وحدیث میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص فى القتلى﴾[58]

''اے ایمان والو! تم پر مقتولین میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے۔''

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾[59]

''اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے اے عقل والو!''

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ...﴾

''اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:«لايحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث: النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه المفارق للجماعة»[60]

---

[55] المائدة ٥:٣٣، ٣٤ [56] المنجد ص٦٩٤، القاموس ص٥٦٤

[57] الفقه الإسلامي وأدلته: ٧/ ٥٦٦١، التعريفات للجرجاني تحت تعريف 'قصاص'

[58] البقرة ٢:١٧٨ [59] البقرة ٢:١٧٩

[60] صحيح البخاري(٦٨٧٨)؛ صحيح مسلم (١٦٧٦)؛ جامع الترمذي(١٤٠٢)؛ سنن أبي داود (٤٣٥٢)؛سنن ابن ماجه (٢٥٣٤)؛ مسند أحمد :١/ ٣٨٢

''کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے مگر تین میں سے ایک سبب کے ساتھ: (قصاص میں) جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی (رجم) اور اپنا دین چھوڑ دینے والا، جماعت سے علیحدہ ہو جانے والا (مرتد)۔''

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص فرض تھا، دیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى﴾ ⑪ ''مقتولین میں تم پر قصاص فرض کر دیا گیا ہے۔''

اور فرمایا: ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ⑫ ''پس جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کوئی چیز معاف کر دی جائے۔''

آیت میں عفو سے مراد قتل عمد کی دیت قبول کرنا ہے۔ ⑬

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں سوائے تین خصائل کے: (ان میں سے ایک یہ ہے) «يَقْتُلُ نفسًا فَيُقْتَل بها» ''جو کسی نفس کو قتل کر دے اور پھر اس کے بدلے میں قتل اسے کر دیا جائے۔'' ⑭

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قتل له قتل فهو بخير الناظرين إما أن يفتدى وإما أن يقتل» ⑮

''جس کسی کا کوئی آدمی مارا جائے تو اسے دو اختیار ہیں یا تو وہ دیت وصول کرے یا قاتل کو مقتول کے عوض قتل کر دیا جائے۔''

اقسامِ قتل

قتل کی تین صورتیں ہیں: ① قتل عمد ② قتل شبہ عمد ③ قتل خطا

① قتل عمد

قتل عمد سے مراد ایسا قتل ہے جس میں ''مکلّف شخص قتل کے غیر مستحق کسی شخص کو ایسے آلے سے قتل کرنے کی نیت کرے جس میں اغلب گمان یہی ہو کہ وہ اسے قتل کر دے گا'' مثلاً تلوار وغیرہ سے قتل کرنا۔

② قتل شبہ عمد

وہ قتل جس میں مکلّف کسی کو ایسی چیز مارنے کا ارادہ کرے جس سے عموماً انسان مرتا نہیں، مثلاً چھڑی، کنکری یا چھوٹا پتھر وغیرہ اور اس سے وہ شخص مر جائے۔ ایسے قتل میں دیت واجب ہوتی ہے۔

③ قتل خطا

اس میں مارنے کی نیت کسی اور کی ہو، لیکن قتل کوئی اور ہو جائے مثلاً شکاری کی گولی یا تیر، شکار سے خطا ہو کر انسان کو لگ جائے یا کسی نے کنواں کھودا اور وہ اس میں گر جائے تو ایسی صورت میں دیت اور ایک غلام آزاد کرنے کا کفارہ لازم آئے گا۔

---

⑪ البقرة ٢:١٧٨ ⑫البقرة ٢:١٧٨

⑬صحيح البخاري (٤٤٩٨)؛ السنن الكبرىٰ (١١٠١٤)؛ سنن الدارقطني:٣/ ١٩٨

⑭سنن أبي داود :(٤٣٥٣)؛سنن النسائي :٧/ ١٠١؛ مسند أحمد:٦/ ٢١٤؛ مستدرك الحاكم :٤/ ٣٦٧

⑮صحيح البخاري (٢٤٣٤)؛ صحيح مسلم (١٣٥٥)؛سنن أبي داود (١٤٠٥)؛ سنن ابن ماجه (٢٦٢٤)؛ مسند أحمد ٢/ ٢٣٨

اسبابِ قصاص

اسبابِ قصاص میں قتل اور زخم اور اعضا کا تلف کرنا وغیرہ۔

قصاصِ قتل کا وجوب

اہلیت قصاصِ قتل میں مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا:

① تکلیف

فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ قاتل سے قصاص صرف مکلّف ہونے کی صورت میں لیا جائے گا یعنی وہ قتل کے وقت عاقل اور بالغ ہو۔ اگر وہ قتل کے وقت چھوٹا یا مجنون تھا تو قاتل پر قتل کا قصاص جاری نہیں ہوسکتا۔

② معصوم جان کا قتل

قاتل کے قصاصاً قتل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مقتول معصوم الدم ہو جیسے مقتول قاتل کے کسی عزیز کا قاتل ہے یا پھر مقتول مرتد ہے۔ ان صورتوں میں قاتل کو قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا۔

③ مکافات بین القاتل والمقتول

اگر مقتول ذمی یا کافر اور قاتل مسلمان ہو تو اس صورت میں بھی مسلمان کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا البتہ قاتل اگر کافر یا ذمی ہو اور مسلمان مقتول تو تب کافر کو مسلمان کے بدلہ قتل کیا جائے گا۔

④ قاتل کا حربی ہونا اور اسلام لے آنا

جمہور فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر قاتل حربی ہو اور بعد میں اسلام لے آئے تو اسے مقتول کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا جس طرح کہ حضرت وحشیؓ کا قصہ ہے کہ اُنہوں نے حضرت حمزہؓ کو قتل کیا اور بعد میں اسلام لے آئے۔[۶۴]

⑤ قتل عمد

فقہا کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا ہی قتل قصاص کا مستحق ہوگا۔

⑥ مقتول قاتل کا جز یا فرع نہ ہو

باپ کو اپنے بیٹے کے قتل پر قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «لا يقاد الوالد بالولد»[۶۵]

اور اس حکم میں دادا، پڑدادا اور اوپر تک۔ اسی طرح ماں، نانی اور اوپر تک شامل ہیں۔[۶۶]

⑦ مقتول کسی کی ملکیت نہ ہو

فقہا کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ مالک کو اپنے غلام کے قتل پر قتل نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «لا يقتل حر

---

⑥④ بدائع الصنائع ٧/ ٢٣٧؛ الدردير مع الدسوقي ٤/ ٢٣٨؛ الزرقاني ٨/ ٣؛ مغني المحتاج :٤/ ١٥؛ كشاف القناع ٥/ ٥٢٤

⑥⑤ سنن أبي داود (٣٩١٤)

⑥⑥ البدائع الصنائع ٧/ ٢٣٥؛ مغني المحتاج ٤/ ١٨؛ المغني لابن قدامة ٧/ ٦٦٦؛ كشاف القناع

بعبدہ» ''آزاد کو اپنے غلام کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔''[19]

متعلقاتِ قصاصِ قتل

① اگر پوری جماعت قتل میں شریک ہو؟

اگر ایک جماعت کسی کے قتل میں شریک ہو تو اس کے تمام افراد قصاصاً قتل کئے جائیں گے۔ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو دھوکے سے قتل کرنے والے پانچ یا سات افراد کو قصاصاً قتل کیا اور فرمایا: 'لو تمالأ علیه أهل صنعاء لقتلتهم جمیعا»

''اگر تمام اہل صنعاء اس کے خلاف تعاون کرتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔''[20]

② ایک پکڑے دوسرا قتل کرے تو قصاص قتل کس پر ہوگا؟

ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إذا أمسك الرجل الرجل وقتله الآخر یقتل الذی قتل ویحبس الذی أمسك» ''جب ایک آدمی (دوسرے) آدمی کو پکڑے اور دوسرا اسے قتل کرے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔''[21]

③ حرم میں قصاص

حرم میں خون بہانا اور حد قائم کرنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ پناہ لینے والا حرم سے خارج ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ﴾[22]

''اور تم مسجد حرام کے نزدیک ان سے قتال مت کرو حتیٰ کہ وہ اس میں تم سے لڑائی شروع کر دیں۔'' یہ آیت صرف لڑائی کے وقت دفاع کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔[23]

④ حاملہ عورت سے قصاص

حاملہ عورت سے قصاص اس کے وضع حمل کے بعد لیا جائے گا، جہاں تک کہ وہ پیدا شدہ بچہ کو دودھ پلا لے اور اس کی دلیل نبی ﷺ کا زانیہ حاملہ عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد رجم کرنے کا مشہور واقعہ ہے۔

⑤ واجب القصاص کی موت واقع ہونے پر

امام شافعی کے مسلک کے مطابق اگر قاتل اپنی طبعی موت مر جائے تو اس سے حق قصاص ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس کے مرنے کی صورت میں مقتول کے ورثا کو قاتل کے ورثا سے دیت وصول کرنے کا حق ہے۔[24]

---

[19] سنن الدارقطني ۳/ ۱۳۷؛ تلخیص الحبیر ٤/ ١٦ (ضعیف)

[20] موطا امام مالك ٤/ ٢٠١

[21] سنن الدارقطني ۳/ ۱٤٠؛ مصنف عبدالرزاق ۹/ ٤٢٧

[22] البقرة ۲: ۱۹۱

[23] نیل الأوطار ٤/ ٤٨٣

[24] هدایة : ٤/ ٥٧٣

❷ دیت

لفظ دیت سے مراد 'خون بہا' ہے۔ شرعاً ''ایسا مال جو کسی کی وجہ سے انسان پر واجب ہو۔''

قتل خطا کی دیت

قرآن میں ہے: ﴿من قتل مؤمنا خطأ فتحرير رقبة مؤمنة ودية مسلمة إلى أهله﴾ [75]

''جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے۔''

معلوم ہوا کہ قتل خطا میں سو اونٹ اور ایک غلام کے آزاد کرنے کا حکم ہے۔

- سونے کی شکل میں ہزار دینار دیت ہوگی۔ [76]
- جانوروں کی شکل میں دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں [77]
- حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں سونا ایک ہزار دینار اور چاندی ۱۲ ہزار درہم اور جن کے پاس حلے (لباس) ہوں ان کو ۲۰۰ حلے کی ادائیگی مقرر کی۔ [78]

نوٹ: سونا چاندی اور حلوں وغیرہ کی دیت وغیرہ میں اونٹ اصل ہیں، باقی چاندی اور حلے ان کی قیمت کے برابر ہوں گے۔

قتل عمد و شبہ عمد

اس کی دیت مغلظہ ہے یعنی دونوں کی دیت ایک ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: «عقل شبه العمد مغلظ مثل عقل العمد ولا يقتل صاحبه» قتل شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی مانند دیتِ مغلظہ ہے اور قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور اس میں سو اونٹ جن میں ۴۰ حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «ألا إن دية الخطأ شبه العمد ما كان بالسوط والعصا، مائة من الإبل منها أربعون في بطونها أولادها» ''خوب سمجھ لو! قتل شبہ عمد جو کہ کوڑے یا لاٹھی سے (کیا گیا ہو) اس میں سو اونٹ دیت ہے جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔ [79]

ذمی و کتابی کی دیت

حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فیصلہ فرمایا:

«أن رسول الله أقضى أن عقل أهل الكتابين نصف عقل المسلمين وهم اليهود والنصارى»

''اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف ہوگی اور وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔'' [80]

عورت کی دیت

حضرت عمرؓ کا فرمان ہے: ''فدية المرأة على النصف من دية الرجل'' [81]

---

[75] النساء ۴:۹۲ [77] موطا مالك ۲/ ۸۴۹؛ سنن الدارمي ۲/ ۱۸۸

[76] سنن ابن ماجه (۲۶۳۰)؛ أبوداود (۴۵۴۱)؛ سنن النسائي (۴۸۱۵) [78] سنن أبي داود (۴۵۴۲)

[79] سنن أبي داود (۴۵۴۷)؛ سنن ابن ماجه (۲۶۲۷)؛ سنن النسائي ۸/ ۴۱ [80] ابن ماجه (۲۶۴۴)؛ مسند أحمد: ۲/ ۲۱۵

[81] مصنف ابن أبي شيبة ۱۱/ ۲۸/ ۲؛ إرواء الغليل ۷/ ۳۰۷

''عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔''

اعضا اور زخموں کی دیت

حضرت عمر بن حزم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا، اس میں یہ بھی تھا کہ

''جس نے ایک بے گناہ کو قتل کیا اور اس قتل کے گواہ بھی موجود ہوں تو اس پر قصاص لازم ہے، الا کہ اگر مقتول کے ورثا (معاف کرنے پر) رضامند ہو جائیں تو

◉ ایک جان کے قتل کی دیت سو اونٹ

◉ ناک میں بھی پوری دیت، اگر جڑ سے کاٹا جائے

◉ دونوں آنکھوں، زبان اور ہونٹوں کے عوض پوری دیت

◉ عضو مخصوص اور خصیتین میں پوری دیت

◉ پشت میں پوری دیت

◉ ایک پاؤں میں آدھی دیت

◉ دماغ اور پیٹ کے زخم میں ایک تہائی دیت

◉ وہ زخم جس سے ہڈی ٹوٹ جائے، اس میں پندرہ اونٹ

◉ ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ

◉ ہڈی نظر آنے والے زخم کی پانچ اونٹ[82]

◉ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چھنگلی اور انگوٹھا دیت میں برابر ہے''[83]

◉ ''ہاتھوں اور پاؤں کی دیت برابر ہے، ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔''[84]

◉ ''تمام انگلیاں برابر ہیں اور تمام دانت دیت میں برابر ہیں۔''[85]

◉ ''جن زخموں سے ہڈی ظاہر ہو جائے ان میں پانچ اونٹ دیت ہوں۔''[86]

◉ ''ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دیت ہیں۔''[87]

◉ ''ہڈی توڑ دینے والے زخم میں دس اونٹ واجب ہیں۔''[88]

---

[82] مؤطا۲/ ۸٤۹؛ سنن النسائي۸/ ۷۷؛ المراسيل لأبي داود (۲۱٤)؛ سنن الدارمي۲/ ۱۸۸؛ صحيح ابن حبان(٦٥٥۹)؛ المستدرك للحاكم۱/ ۳۹٥؛ السنن الكبرٰی للبيهقي۱/ ۸۷؛ سنن الدارقطني۱/ ۲۱؛ صحيح ابن خزيمة (۲۲٦۹)

[83] صحيح البخاري(٦۸۹٥)؛ سنن أبي داود (٤٥٥۸)؛ جامع الترمذي (۱۳۹۲)؛ سنن النسائي ۸/ ٥٦

[84] جامع الترمذي (۱۳۹۱)

[85] سنن أبي داود (٤٥٥۹)؛ مسند أحمد ۱/ ۲۸۹

[86] سنن ابن ماجه(۲٦٥۳، ۲٦٥٥)؛ جامع الترمذي (۱۳۹۰)؛ سنن أبوداود (٤٥٥٤)؛ مسند أحمد ۲/ ۱۷۹

[87] سنن الدارقطني۳/ ۲۰۱؛ السنن الكبرٰی للبيهقي۸/ ۸۲

[88] صحيح البخاري (٥۷٥۸)؛ جامع الترمذي (۱٤۱۰)؛ سنن أبي داود (٤٥۷٦)؛ موطا إمام مالك۲/ ۸٥٥

جنین ساقط کرنے کی دیت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی عورت کے پیٹ کے بچے کے متعلق (جو کہ مردہ ساقط ہوا تھا) ایک غلام یا لونڈی ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔''[۸۹]

عاقلہ

مذکورہ بالا بیان کی گئی دیات کو مجرم کے عاقلہ ادا کریں گے۔ یاد رہے کہ عاقلہ مجرم کے وہ عصبہ رشتہ دار ہیں جنہیں اس کی موت کی صورت میں اس کی وراثت سے حصہ مل سکتا ہے۔

فصل چہارم: قسامت

لفظ قسامة کا معنی ہے: دشمن اور مسلمانوں کے درمیان صلح، یا جماعت جو کسی چیز کے لئے قسم اُٹھائے اور پھر وہ اسے وصول کرے۔

باب أقسم يقسم (إفعال) قسم کھانا

باب قاسم يقاسم (مفاعلہ) قسم اُٹھوانا[۸۹]

اصطلاحی تعریف میں جمہور کے نزدیک ایسا حلف جسے مقتول کے اولیا مجرم پر قتل کرنے کے لئے اُٹھائیں کہ اللہ کی قسم! فلاں نے اسے قتل کیا ہے۔[۹۰]

مشروعیت قسامت

حضرت سلیمان بن یسار نبی ﷺ کے ایک انصاری صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قسامت کو اسی پر برقرار رکھا جس پر جاہلیت میں تھا۔[۹۱]

کیفیت قسامہ

کسی بستی یا شہر میں کوئی آدمی مقتول پایا جائے جبکہ اس کے قاتل کا علم نہ ہو اور اس کے قتل پر کوئی گواہ بھی کھڑا نہ ہو، لیکن مقتول کا ولی اس کے قتل کا الزام کسی آدمی یا جماعت پر لگائے اور اس کے خلاف ثبوت کمزور ہو۔ جس علاقے میں مقتول پایا گیا ہے، اس کی ان کے ساتھ دشمنی تھی تو پھر مقتول کے اولیا سے ان کے خلاف پچاس قسمیں کھانے کا حکم دیا جائے گا۔ اگر اُنہوں نے قسمیں اُٹھالیں تو دیت کے مستحق قرار پائیں گے جبکہ قتل خطا یا قتل شبہ عمد ہو اور اگر قتل عمد کیا گیا ہو تو امام مالک اور امام شافعی کے قدیم قول کے مطابق اور امام احمد اور امام اسحق کے نزدیک وہ قصاص کے مستحق ہوں گے۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے صحیح قول کے مطابق قتل عمد میں بھی وہ دیت لینے کے ہی مستحق ہوں گے۔ اور اگر مقتول کے اولیا اعراض کریں اور قسم اُٹھانے سے گریز کریں اور پیچھے ہٹیں تو پھر جن کے خلاف اُنہوں نے دعویٰ کیا ہے، ان کو قسمیں اُٹھانے کا حکم دیا جائے گا وہ اس بات کی قسم اٹھائیں گے کہ نہ تو اُنہوں نے قتل کیا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے قاتل

---

[۸۹] الفقه الاسلامي وأدلته ٧/ ٥٨٠٥؛ بدائع الصنائع ٧/ ٢٨٦؛ تبيين الحقائق ٦/ ١٦٩؛ الدرالمختار ٥/ ٤٤٢

[۹۰] الشرح الكبير٤/ ٢٩٣؛بداية المجتهد٢/ ٤٢١؛ مغني المحتاج ٤/ ١٠٩؛ المهذب٢/ ٣١٨؛ المغني ٨/ ٦٨؛ كشاف القناع ٦/ ٦٦

[۹۱] صحيح مسلم (١٦٧٠)؛ مسند أحمد٤/ ٦٢؛ سنن النسائي ٨/ ٤

کا علم ہے۔ اگر وہ قسم اُٹھالیں تو بری ہو جائیں گے اور ان پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی اور اگر انہوں نے قسم اٹھانے سے گریز کیا اور منہ پھیرا تو ان پر دیت کی ادائیگی لازم کردی جائے گی۔ [۹۲]

جاہلیت میں قسامہ

پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی ہاشمی لوگوں میں ہوئی۔ بنو ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ) کو قریش کے دوسرے خاندان والے (خداش بن عبداللہ عامری) نے ملازم رکھا۔ اب یہ ملازم اپنے صاحب کے اونٹ لے کر شام کو چلا۔ وہاں ایک دوسرا ہاشمی شخص اس کے پاس سے گزرا، اس کے تھیلوں کی رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے درخواست کی کہ میری مدد کرتے ہوئے مجھے اونٹ باندھنے کی رسی دے دو تاکہ میں اپنا تھیلا باندھ لوں۔ تمہارا اونٹ اس کے بغیر کہیں نہیں جاتا۔ اس نے اسے ایک رسی دے دی جس سے اس نے اپنے تھیلے باندھے جب منزل پر پہنچے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ یوں ہی رہا۔ صاحب نے پوچھا اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا۔ نوکر نے جواب دیا: اس کی رسی نہیں ہے صاحب نے کہا کہ اس کی رسی کہاں گئی اور غصے میں آ کر ایک لکڑی اس کو دے ماری جس سے وہ مرگیا۔

اسی وقت ایک یمنی وہاں سے گزرا۔ یہ نوکر اس سے کہنے لگا کہ تو حج کو جایا کرتا ہے، اس نے کہا: نہیں لیکن کبھی کبھی جاتا بھی ہوں۔ نوکر نے کہا: اگر تو جائے تو میرا ایک پیغام پہنچا دے گا۔ اس نے حامی بھرلی تو کہنے لگا وہاں پہنچ کر کہنا: قریش کے لوگو! جب وہ جواب دیں تو یوں پکارنا: بنی ہاشم کے لوگو! جب وہ جواب دیں تو ان سے پوچھنا: ابوطالب کہاں ہیں؟ جب ابوطالب ملیں تو ان سے کہنا کہ فلاں شخص نے مجھ کو ایک رسی پر مار ڈالا۔ یہ کہہ کر وہ نوکر مرگیا۔ اب اس کا مالک جب مکہ پہنچا تو ابوطالب اس کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ ہماری قوم کا آدمی کدھر ہے؟ اس نے کہا وہ رستے میں بیمار ہوگیا تھا میں نے اچھی طرح اس کی خدمت کی (لیکن قضا سے مرگیا) میں نے اس کو دفن کردیا۔ ابوطالب نے کہا: اس کے لئے تیری طرف سے یہی رویہ ہونا چاہیئے تھا۔ اور ایک مدت تک ابوطالب خاموش رہے۔

اتفاق سے یمن کا وہ شخص جس کو اس کے نوکر نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی۔ حج کے موسم پر آن پہنچا اور اس نے آواز دی: قریش کے لوگو! لوگوں نے بتلایا کہ یہ قریش کے لوگ ہیں۔ پھر اس نے پکارا: بنی ہاشم! لوگوں نے ان کی بھی نشاندہی کردی۔ اس نے پھر پکارا ابوطالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتایا ابوطالب یہ ہیں۔ تب اس نے کہنا شروع کیا کہ فلاں شخص نے مجھے یہ پیغام بھیجا ہے کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے بدل مجھے مار ڈالا۔

یہ سنتے ہی ابوطالب اس شخص کے پاس (جو قاتل تھا) گئے اور اس سے کہا کہ اب ہماری طرف سے تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کرلے یا تو دیت کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کا خون کیا یا تیری قوم کے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ تو نے اس کو نہیں مارا۔ اگر یہ دونوں باتیں تو نہیں مانتا تو ہم تجھ کو قتل کریں گے۔ قاتل یہ سن کر اپنی قوم والوں کے پاس آیا۔ اُنہوں نے کہا: ہم قسمیں کھائیں گے۔ اتنے میں بنو ہاشم کی ایک عورت جس نے قاتل کی قوم (بنو عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا اور ایک لڑکا بھی پیدا ہوا تھا۔ ابوطالب کے پاس آئی اور کہنے لگی: ابوطالب میں یہ جانتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے قسمیں لی جائیں گی، اس

---

[۹۲] سبل السلام: ۳/ ۱۶۲۱؛ فقه السنة ۳/ ۷۹؛ الروضة الندية ۲/ ۶۶۹

لڑکے کی قسم معاف کردو۔ جہاں پر قسمیں دلائی جاتی ہیں، وہاں اس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کرو۔ ابوطالب نے اس کی درخواست منظور کرلی پھر ان میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ابوطالب تمہاری تو یہی غرض تھی کہ سو اونٹ کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر اس حساب سے دو دو اونٹ ہوئے تو میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لو اور مجھ کو اس مقام پر قسم کھانے سے معاف رکھو۔ ابوطالب نے اس کا کہنا بھی مان لیا۔ اب باقی رہے اڑتالیس آدمی۔ وہ آئے اور اُنہوں نے قسم کھالی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہ رہا جو آنکھ ہلاتا۔[۳]

شرائطِ قسامت

① یہ ثابت ہو جائے کہ موت قتل کا نتیجہ ہے۔

② لوث (جذبہ قتل) بھی موجود ہو۔ یہ امام مالک، شافعی اور احمد کے نزدیک، جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ صرف لاش اس محلّہ میں پائی جائے۔

③ مقتول کے اولیا اپنا دعویٰ (یعنی الزام) پیش کریں۔

④ متضاد دعوے نہ ہوں کہ ایک مرتبہ مقتول کے اولیا نے ایک شخص کے خلاف دعویٰ کیا کہ وہ قاتل ہے پھر دوسرے کے خلاف دعویٰ کردیا، یا بعض کہیں کہ یہ قاتل ہے اور بعض دوسرے کو قاتل ٹھہرائیں۔

⑤ مدعیٰ علیہم قتل کے منکر ہوں۔

⑥ امام ابوحنیفہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مدعی قسامت کا مطالبہ کریں۔

⑦ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہ ہے کہ جس جگہ لاش ملے، وہ کسی کی ملکیت ہو یا کسی کے قبضہ میں ہو اگر لاش کسی عام جگہ سے ملے تو قسامت لازم نہیں ہے بلکہ بیت المال پر دیت ہوگی۔

---

③صحيح البخاري (٣٨٤٥)؛ سنن النسائي ٨/ ٢

فصل اوّل: سزاؤں کا اجرا اور اہم تصورات

مجبور عورت سے حد کا سقوط

۳۲۲ ① عن عَبْدِ الْجَبَارِ بنِ وَائِلِ بنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أُسْتُكْرِهَتْ اِمْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهَا الحَدَّ وَأَقَامَ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا . وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا①

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجرؓ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ دورِ رسالتؐ میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا تھا تو نبی ﷺ نے اس سے حد ساقط فرما دی تھی اور اس مرد پر حد قائم کی جس نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ البتہ راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے لئے مہر بھی مقرر کیا تھا۔

۳۲۳ ②عَنْ عَلْقَمَةَ بنِ وَائِلِ الْكِنْدِي عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ اِمْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلاَةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ، فَانْطَلَقَ وَ مَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوهَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا . فَأَتَوا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا اَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: إِذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَولًا حَسَنًا، وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: اُرْجُمُوهُ وَقَالَ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ②

حضرت علقمہ بن وائل کندی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت نماز کے ارادہ سے نکلی تو راستہ میں ایک آدمی نے اُسے کپڑے میں لپیٹا اور اس سے زنا کا ارتکاب کرلیا۔ اس عورت نے چلانا شروع کر دیا۔ وہ مرد تو بھاگ گیا، ایک اور آدمی قریب سے گزر رہا تھا۔ عورت نے دیکھا تو کہا: اس مرد نے مجھ سے ایسا ایسا کام کیا ہے۔ اسی دوران مہاجرین کا ایک گروہ اس عورت کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: میرے ساتھ اس آدمی نے یہ کام کیا ہے، وہ گئے اور اس مرد کو پکڑ کر عورت کے پاس لے آئے جس کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ اس نے اس سے زنا کیا ہے۔ عورت نے دیکھ کر کہا: ہاں یہ وہی ہے۔ صحابہ اسے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے

---

① ضعيف سنن الترمذي (٢٤٢)

② صحيح سنن الترمذي (١١٧٥)؛ السلسلة الصحيحة (٩٠٠) (حسن دون قوله 'ارجموه')

پاس لے گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا تو وہ پہلا شخص جس نے واقعی اس عورت سے بدکاری کی تھی، کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ وہ شخص میں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: تو جا! اللہ نے تجھے بخش دیا اور دوسرے شخص کی تحسین فرمائی اور اس عورت کے ساتھ زنا کے مرتکب شخص کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے، اگر مدینہ کے تمام لوگ ایسی توبہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلیں گے۔

٣٢٤ ③ عَنْ سَلَمَةَ بنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ اِسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا③ أُنظُر:٣٤٨

حضرت سلمہ بن محبق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا کہ اگر اس (خاوند) نے اس کو مجبور کیا ہے تو وہ آزاد ہوگی، اور اسے ایک اور لونڈی اس کی مالکہ کو دینا ہوگی اور اگر اس لونڈی نے اپنی مرضی سے زنا کیا تو وہ لونڈی اس کی ہوگئی، اور شوہر کو اس کی مالکہ کو ایک اور لونڈی دینا ہوگی۔

نفاس والی یا بیمار عورت پر حد مؤخر کرنا

٣٢٥ ④ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمْ الْحَدَّ، مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ، فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ④

حضرت ابوعبدالرحمٰن کا کہنا ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں پر حد قائم کرو، وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ ﷺ نے مجھے اس لونڈی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ تو وہ ابھی نفاس کی حالت آغاز میں تھی۔ مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو یہ مرجائے گی۔ اور رسول اللہ ﷺ سے یہ ماجرا بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا۔

بیمار پر حد قائم کرنا

٣٢٦ ⑤ عن أَبِي أُمَامَةَ بنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أَضْنَى فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنْ قومِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ إِسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا مَا رَأَينَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلاَّ جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا

③ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٢٤٠؛ سنن أبي داود (٤٤٦١) (ضعيف)؛ مصنف عبد الرزاق (١٣٤١٧)

④ صحيح مسلم (٤٤٢٥)؛ صحيح سنن الترمذي (١١٦٦)؛ سنن الدارقطني ٣/ ١٥٨، ١٥٩ (حديث صحيح)

⑤ صحيح سنن أبي داود (٣٧٥٤)؛ الدارقطني ٣/ ١٠٠؛ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٢٣٠؛ صحيح ابن ماجه (٢٠٨٧)

ضَرْبَةً وَاحِدَةً⑤ رَاجِع:۳۴۹

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف ایک انصاری صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص بیمار ہوا یہاں تک کہ کمزور ہوکر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا تھا۔ وہ اتنا کمزور تھا کہ اس کی ہڈیوں پر صرف چمڑا رہ گیا تھا۔ ایک دفعہ کسی کی لونڈی اس کے پاس آئی، وہ اس لونڈی پر فریفتہ ہوگیا اور اس سے زنا کرلیا۔ جب اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس اس کی عیادت کے لئے آئے تو اس نے لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق فتویٰ پوچھئے کہ میں نے ایک لونڈی سے مباشرت کی ہے، جو میرے پاس آئی تھی۔ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، نیز اُنہوں نے کہا: ہم نے اس سے زیادہ کمزور انسان نہیں دیکھا، اگر ہم اُسے اٹھا کر آپ ﷺ کے پاس لائیں تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اس کی ہڈیوں پر صرف کھال رہ گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک کھجور کا خوشہ لاؤ جس کی سو شاخیں ہوں، وہ اسے ایک ہی دفعہ مارو۔

حالتِ کفر میں کئے جرم کی معافی اور حالتِ اسلام میں ارتکابِ جرم پر سزا

۳۲۷ ⑥ عن عَطِيَةَ بْنِ قَيسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا لَحِقَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِه الْعَدُوَّ فَقَتَلَ فِيهِمْ أَوْ زَنَى أَوْ سَرَقَ ثُمَّ أَخَذَ أَمَانًا عَلَى نَفْسِهِ بِمَاأَصَابَ فَأَعْطَاهُ الأَمَانَ لَمْ يَقُمْ عَلَيهِ مَا أَصَابَ فِي الشِّرْكِ وَ إِذَا أَصَابَ فِي الإِسْلَامِ شَيئًا مِنْ ذَلِكَ فَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ أَخَذَ عَلَى نَفْسِهِ أَمَانًا فَإِنَّهُ يُقَامُ عَلَيهِ مَا فَرَّ مِنْهُ⑥

حضرت عطیہ بن قیسؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جب کوئی شخص دشمن سے مل جاتا اور وہاں قتل، زنا یا چوری کا ارتکاب کرلیتا، پھر اپنے جرم کی وجہ سے امان طلب کرتا تو آپ ﷺ اسے امان دے دیتے اور شرک میں کئے ہوئے جرم پر اس پر حد قائم نہ کرتے اور اگر حالتِ اسلام میں اسی طرح کا جرم کرکے مرتد ہوجاتا اور پھر امان طلب کرتا تو اس پر وہی حد قائم کی جاتی جس سے وہ بھاگ گیا تھا۔

مسلم حاکم کا غیر مسلموں میں فیصلہ کرنا

۳۲۸ ⑦عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيظَةُ وَالنَضِيرُ وَكَانَ النَضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مَنْ قُرَيظَةَ رَجُلًا مِنَ النَضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيظَةَ فُودِيَ بِمِاَةِ وَسَقٍ مِنْ تَمْرٍ . فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا: ادْفَعُوهُ إِلَينَا نَقْتُلَهُ فَقَالُوا: بَينَنَا وَبَينَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوهُ فَنَزَلَتْ ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَينَهُمْ بِالْقِسْطِ*﴾ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ. ثُمَّ نَزَلَتْ: ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ*﴾⑦ أُنظُر:۴۳۸

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنوقریظہ اور بنونضیر یہودیوں کے دو قبائل تھے، بنونضیر بنوقریظہ سے افضل سمجھے جاتے تھے۔ اگر

⑥ سنن سعيد بن منصور ۲/ ۲۱۳ (۲۸۰۵)

⑦ صحيح سنن أبي داود (۳۷۷۲)؛ صحيح سنن النسائي (۴۴۱۱)

* المائدة ۵: ۴۲، ۵۰

قریظہ کا کوئی آدمی بنونضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے بدلے میں قتل کر دیا جاتا، جبکہ نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے سو وسق کھجوروں کے بدلے چھوڑ دیا جاتا۔ جب نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوئی تو نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کردیا، قریظہ نے کہا: قاتل کو ہمارے سپرد کردو، ہم اسے قتل کریں گے تو بنونضیر نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کریم ﷺ فیصلہ کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ اگر آپ ﷺ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیجئے۔'' اور انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان قتل کی جائے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ﴾ ''کیا وہ جاہلیت کے مطابق فیصلہ چاہتے ہیں۔

اہل کتاب (یہود) کو رجم کی سزا دینا

۳۲۹ ⑧ عن عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اليَهُودَ جَاءُ وا إِلىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوراةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: نُفْضِحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. قَالَ: عَبدُ اللهِ بنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمُ، فَأَتَوا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُم يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَاقَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّد ﷺ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الحِجَارَةَ⑧ أُنظُر: ۳۶۰

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ ہمارے ایک مرد اور عورت نے زنا کرلیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا (حکم) پاتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم اُنہیں رسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو، اس میں تو رجم ہے۔ چنانچہ وہ تورات لائے۔ انہوں نے تورات کو کھولا۔ ایک نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھا، پھر اس سے پہلے اور بعد کے الفاظ پڑھے، تو عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا: اپنا ہاتھ اُٹھا، اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی۔ اُنہوں نے کہا: اے محمد ﷺ! اس نے سچ کہا ہے، اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لئے فیصلہ دیا تو اُنہیں رجم کردیا گیا۔ میں نے مرد کو دیکھا کہ وہ عورت کو پتھر لگنے سے بچاتا تھا۔

۳۳۰ ⑨عن الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ ﷺ فَقَالَ: هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّنى فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَوراةَ عَلَى مُوسى أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزِّنَا فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالَ: لاَ. وَلَولاَ أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَ إِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

⑧ صحيح البخاري (٦٨١٩، ٦٨٤١)؛ صحيح مسلم (٤٤١٢)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٣٨_٣٧٤٠)

ﷺ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا اَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ لَايَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ- إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ*﴾ يَقُولُ ائْتُوا مُحَمَّدًا فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ * وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ *وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ*﴾ فِي الْكُفَّارِ كُلِّهَا⑨ راجع:۱۲

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک یہودی گزرا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا اور اسے کوڑے لگائے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو بلایا اور فرمایا: کیا تم اپنی کتاب میں زنا کی حد اسی طرح پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو آپ ﷺ نے ان کے علما میں سے ایک آدمی کو بلایا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو قسم دیتے ہوئے فرمایا: میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم اپنی کتاب میں زنا کی حد اسی طرح پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! اگر آپ ﷺ نے مجھ پر قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ کو کبھی بھی سچی بات نہ بتاتا، ہم وہاں رجم ہی پاتے ہیں، لیکن یہ زنا ہمارے اشراف میں بہت عام ہو گیا، جب ہم کسی معزز انسان کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کمزور کو پکڑ لیتے تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ پھر ہم نے کہا: آؤ! ہم ایسی چیز پر متفق ہو جاتے ہیں، جسے ہم شریف اور کمزور دونوں پر لاگو کر سکیں۔ پھر ہم نے چہرہ سیاہ کرنے اور کوڑے لگانے کو رجم کی جگہ مقرر کر لیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں پہلا انسان ہوں جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا، جبکہ انہوں نے اسے معطل کر دیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اس یہودی کو رجم کر دیا۔ اس پر یہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ لَايَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ- إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ﴾ ''اے رسولؐ! تجھے کفر میں جلدی کرنے والے غمگین نہ کر دیں...... اگر تمہیں یہ دیا جائے تو اسے لے لو تک'' یعنی یہود کہتے تھے کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اگر وہ تمہیں منہ سیاہ کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دے تو اسے مان لو اور اگر رجم کا فتویٰ دے تو اس سے پہلوتہی کرو (مراد نہ مانو) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، پس یہی لوگ کافر ہیں''۔ ''اور جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے یہی لوگ ظالم ہیں''۔ ''اور جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے یہی لوگ فاسق وفاجر ہیں'' یہ احکام تمام کافروں کے بارے میں ہیں۔

چھوٹے جرائم کو نظر انداز کر کے توبہ کی ترغیب

۳۳۱ ⑩عن عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي عَالَجْتُ اِمْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَادُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ بِمَا شِئْتَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْسَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ: وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآتِ**﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَانَبِيَّ اللهِ! هَذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً⑩ راجع:۲۳، أنظر:۳۵۹، ۳۳۳

⑨ صحيح مسلم (٤٤١٥)، صحيح سنن أبي داود (٣٧٤٠، ٣٠٨٥) * المائدة ٥: ٤١، ٤٤، ٤٥، ٤٧

⑩ مسلم ٨/ ١٠٢؛ صحيح البخاري ٦/ ٧٥؛ الترمذي مع التحفة ١١/ ٢٧٩؛ تفسير الطبري ٥١/ ٥١٩؛ مسند أحمد ٤/ ٤١، ١٤١؛ لباب النقول ١/ ٥١٥؛ أسباب النزول للواحدي ٢٦٩؛ الدر المنثور ٣/ ٣٥٢ ** هود ١١: ١١٤

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے مدینہ کے آخری کنارے میں مقیم ایک عورت سے جماع کے سوا سب کچھ (بوس وکنار وغیرہ) کیا ہے۔ میں آپ ﷺ کے سامنے ہوں، لیجئے! میرے بارے میں جو مرضی ہو فیصلہ فرمادیں۔ عمرؓ کہنے لگے: اگر تو اپنے آپ پر پردہ ڈالتا تو اللہ تعالیٰ نے بھی تجھ پر پردہ ڈال دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا: وہ آدمی چلا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس پر یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآت﴾ ''بے شک! نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں'' ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ اسی کے لئے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔

۳۳۲ ⑪ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مُغِيْبًا أَتَتْ رَجُلًا تَشْتَرِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ: أَدْخِلِيْ الدَّوْلَجَ حَتّٰى أُعْطِيَكَ فَدَخَلَتْ فَقَبَّلَهَا وَ غَمَزَهَا، فَقَالَتْ وَيْحَكَ إِنِّيْ مُغِيْبٌ، فَتَرَكَهَا وَنَدَمَ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ صَنَعَ فَقَالَ: وَيْحَكَ! فَلَعَلَّهَا مُغِيْبٌ؟ قَالَ فَإِنَّهَا مُغِيْبٌ، قَالَ: فَأْتِ أَبَا بَكْرٍ فَاسْأَلْهُ فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَيْحَكَ! لَعَلَّهَا مُغِيْبٌ؟ قَالَ: فَإِنَّهَا مُغِيْبٌ، قَالَ: فَأْتِ النَّبِيَّ فَأَخْبَرَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ لَعَلَّهَا مُغِيْبٌ؟ قَالَ: فَإِنَّهَا مُغِيْبٌ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ وَنَزَلَ الْقُرْآنَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إلى قوله لِلذَّاكِرِيْنَ**﴾ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَهِيَ فِيَّ خَاصَّةٌ أَوْ فِيْ النَّاسِ عَامَّةٌ؟ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَلَا نِعْمَةَ عَيْنٍ لَكَ بَلْ هِيَ لِلنَّاسِ عَامَةٌ، قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ وَقَالَ: صَدَقَ عُمَرُ ⑪

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کسی شخص کے پاس کوئی چیز خریدنے آئی۔ اس نے کہا: اندر آجاؤ، میں تمہیں دیتا ہوں۔ جب وہ اندر داخل ہوگئی تو اس نے پکڑ کر اس سے بوس وکنار کیا اور چھیڑ خانی کی تو اس نے کہا: تیری بربادی ہو (شرم کر) میرا خاوند گھر پر نہیں ہے۔ (اور تو میرے ساتھ ہمدردی کی بجائے یہ سلوک کررہا ہے) یہ سن کر اس نے عورت کو چھوڑ دیا اور اپنے کیے پر نادم ہوا۔ اس کے بعد عمرؓ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو برباد ہو! شاید اس کا خاوند گھر پر نہیں تھا؟ اس نے کہا: ہاں واقعی اس کا خاوند گھر پر نہیں ہے۔ عمرؓ نے کہا: پھر ابوبکرؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ وہ ابوبکرؓ کے پاس آیا اور ان کو بات بتائی۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: تیری بربادی ہو! شائد اس کا خاوند گھر پر نہیں تھا۔ اس نے کہا: ہاں ایسے ہی ہے۔ کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور اپنا واقعہ بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ سن کر خاموش ہوگئے اور پھر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إلى قوله لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ ''اور آپ دن کے دونوں طرف اور رات گئے نماز قائم کیجئے، بے شک اچھائیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں یہ اللہ کو یاد کرنے والوں کو نصیحت کی جارہی ہے۔'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ صرف میرے لئے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لئے یہی حکم ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا: نہیں یہ صرف تیرے لئے

---

⑪ مسند أحمد(٢٤٣٠) (وقال أحمد شاكر: إسناده صحيح) ** هود ١١٤:١١

⑫ صحيح مسلم (٦٩٣٥)؛صحيح البخاري(٤٦٨٧)؛ صحيح سنن الترمذي (٢٤٨٧)؛ تفسير الطبري ٥١٩/١٥؛ مسند أحمد ٤/ ٤١ ، ١٤١؛ لباب النقول١/ ٥١٥؛ أسباب النزول للواحدي٢٦٩؛ الدر المنثور ٣/ ٣٥٢

* هود ١١٤:١١

نہیں، یہ سب لوگوں کے لئے ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: عمرؓ نے درست کہا ہے۔

۳۳۳ ⑫عن عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ: إِنِّي عَالَجْتُ اِمْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ، قَالَ: وَلَمْ يَرُدِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ، فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً، دَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللهِ: هٰذَا لَهُ خَاصَةٌ قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً⑫ أُنْظُر: ۳۵۹

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے مدینہ کے کنارے مقیم ایک عورت سے چھیڑ خانی کی ہے اور میں نے سوائے بدکاری کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا ہے۔ اب میں حاضر ہوں۔ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ حضرت عمرؓ بولے اور کہا: اللہ نے تیری پردہ پوشی کی ہے۔ اگر تو بھی اپنا پردہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ آدمی اٹھا اور چلا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے آدمی بھیج کر اسے واپس بلوالیا اور اس کے سامنے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ ''بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں'' حاضرین میں سے ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا یہ حکم صرف اسی کے ساتھ خاص ہے۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں تمام لوگوں کے لئے ہے۔

تہمت میں عدمِ تعین سزا کو ساقط کر دیتا ہے

۳۳۴ ⑬ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِي أَنَّهُ سَمِعَ مَا كَتَبَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَتَّاب بْنِ أَسِيْدٍ: وَ إِنْ قَالَ رَجُلٌ لِنِسْوَةٍ: قَدْ زَنَتْ إِحْدَاكُنَّ وَ لَا يَدْرِي أَيَّتُهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ هِيَ فُلَانَةٌ فَلَا حَدَّ وَلَا مُلَاعَنَةَ⑬ أُنْظُر: ۳۷۴

حضرت عطاء خراسانی سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ سنا کہ نبی ﷺ نے عتاب بن اسید کو لکھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیویوں سے کہے: تم میں سے کسی ایک نے زنا کیا ہے، اور وہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی ہے؟ اور نہ ہی اس نے کسی کو نامزد کیا ہے۔ اس صورت میں نہ کسی پر حد ہوگی اور نہ ہی شوہر و بیوی میں لعان کرایا جائے گا۔

مساجد میں حدود قائم کرنے کی ممانعت

۳۳۵ ⑭ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُقَامَ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ⑭

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مساجد میں حدود کا نفاذ نہیں کیا جا سکتا اور نہ باپ کو بیٹے کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔

حدود میں عورتوں کی گواہی کی ممانعت

۳۳۶ ⑮ *عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِي قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ أَلَّا تَجُوزَ

⑬ مصنف عبد الرزاق ۷/ ۱۲۷

⑭ صحيح سنن الترمذي (۱۱۳۰)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ۳٦۹؛ إرواء الغليل ۷/ ۲۷۱؛ نصب الراية ٤/ ۳۳۹

شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الحُدُودِ⑮

حضرت حجاج زہریؒ سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے بعد دونوں خلفا سے یہی سنت جاری ہے کہ حدود میں عورتوں کی گواہی درست نہیں ہے۔

حد کے معاملہ میں سفارش کرنا مکروہ

۳۳۷ ⑯ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلاَّ أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللهِ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ، فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ وَأَيْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا⑯

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک مخزومی عورت کے معاملے نے قریش کو پریشان کر دیا۔ جس نے چوری کی تو اُنہوں نے مشورہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ اُنہوں نے کہا: اُسامہؓ کے سوا کوئی اس کی جرات نہیں کرے گا، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں۔ اُسامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے، جب کوئی ادنیٰ شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اللہ کی قسم: اگر میں محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

معافی قاضی کے پاس جانے سے پہلے ہی ہے

۳۳۸ ⑰ عن صَفْوَانَ بنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهُ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأسِهِ فَنَامَ فَأَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأسِهِ فَأَخَذَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا سَرَقَ رِدَائِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَسَرَقْتَ رِدَاءَ هَذَا؟ قَالَ نَعَمْ . قَالَ: إِذْهَبَا بِهِ فَاقْطَعَا يَدَهُ قَالَ صَفْوَانُ: مَاكُنْتُ أُرِيدُ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فِي رِدَائِي فَقَالَ لَهُ فَلَولاَ قَبْلَ هَذَا⑰ أنظر:۳۸۱

حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز پڑھی، پھر اپنی چادر کو لپیٹا اور اسے سر کے نیچے رکھ کر سو گئے۔ ایک چور آیا، اس نے چادر کو ان کے سر کے نیچے سے کھسکا لیا، انہوں نے اس چور کو پکڑ لیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے

---

⑮ مصنف ابن أبي شيبة ۱۰/ ۵۸؛ نصب الراية ٤/ ۷۹ (مرسل)

⑯ صحيح مسلم (٤٣٨٦، ٤٣٨٧)؛ صحيح البخاري (٦٧٨٨)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٦٧٧، ٣٦٧٨)؛ إرواء الغليل(٢٤٠٥)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٨٠؛ صحيح سنن النسائي (٤٥٤٦، ٤٥٥٠)

⑰ صحيح سنن النسائي (٤٥٣٣، ٤٥٣٥)؛ سنن الدارمي (٢٣٠٤)؛ مؤطا مالك ٢/ ٨٣٥؛ نصب الراية ٣/ ٣٦٩. (حديث صحيح كما في تنقيح الرواة ٣/ ٤٩)

اور کہا: اس آدمی نے میری چادر چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تم نے اس کی چادر چوری کی ہے؟ تو اس نے اثبات میں جواب دیا: آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس چور کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ صفوان کہنے لگے: میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میری چادر کے بدلے میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کام تو نے پہلے کیوں نہ کیا؟

تعزیر کے طور پر کوڑوں کی مقدار

۳۳۹ ⑱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نَيَّارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لاَيُجْلَدُ فَوقَ عَشْرَ جَلَدَاتٍ إِلاَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ[۱۸]

حضرت عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ ابو بردہ بن نیار سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا: حدود اللہ میں سے کسی حد کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ سزا نہ دی جائے۔

۳۴۰ ⑲ عَن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لاتُعَزِّرُوا فوقَ عَشَرَةَ أَسْوَاطٍ[۱۹]

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعزیر میں دس کوڑوں سے زائد سزا نہ دو۔

سزائے قید کا جواز

تفتیش کے لئے

۳۴۱ ⑳ عن بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ[۲۰]

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو کسی الزام کی بنا پر کچھ عرصہ قید میں رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔

قتل میں تعاون کی بنا پر

۳۴۲ ㉑ عن سَعِيدِ بنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلَينِ أَحَدُهُمَا قتلَ وَالآخَرُ أَمْسَكَ فَقَتَلَ الَّذِيْ قَتَلَ وَحَبَسَ الْمُمْسِكَ[۲۱]

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی لائے گئے ان میں سے ایک نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اور دوسرے نے مقتول کو پکڑے رکھا تھا (قتل کرنے میں مدد دی تھی)۔ تو آپ نے قاتل کو قتل کروا دیا اور پکڑ رکھنے والے کو سزائے قید دی۔

---

⑱ صحيح سنن الترمذي (۱۱۸۲)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۲۱۰۷)

⑲ صحيح سنن ابن ماجه (۲۱۰۸)؛ صحيح البخاري (۶۸۵۰)؛ صحيح مسلم (۴۴۳۵)

⑳ صحيح سنن الترمذي (۱۱۴۱)؛ تقريب التهذيب (۱/ ۳۴۱)؛ المستدرك للحاكم ۱/ ۱۲۵، ۴/ ۱۰۲ (سكت عنه وقال الذهبي إبراهيم بن خيثم متروك) صحيح سنن أبي داود (۳۰۸۸)؛ المحلى ۸/ ۱۶۹؛ مسند أحمد ۵/ ۲

㉑ سنن الدار قطني ۳/ ۱۳۹، ۱۴۰؛ مصنف عبد الرزاق (۱۸۰۹۲)

٣٤٣ ⑬عن ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ ⑬

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی کو پکڑے اور دوسرا اسے قتل کردے تو قاتل کو قتل کردیا جائے اور پکڑنے والے کو قید کردیا جائے۔

مقروض کو قید میں رکھنا

٣٤٤ ⑬ عن عُرْوَةَ بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يُحِلُّ عِرْضَهُ، يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتُهُ يُحْبَسُ لَهُ⑬ اُنظُر:٦٧٢

حضرت عروہ بن شرید اپنے باپ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مقروض کا استطاعت کے باوجود ادائیگی قرض میں ٹال مٹول کرنا اس کی توہین اور سزا دینے کو جائز کردیتا ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں: توہین کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے گی اور سزا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اسے قید میں رکھا جائے گا۔

٣٤٥ ⑬عن الْهِرْمَاسِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي. فَقَالَ لِي: الْزِمْهُ ثُمَّ مَرَّ بِي آخِرَ النَّهَارِ فَقَالَ: مَافَعَلَ أَسِيرُكَ يَا أَخَا بَنِي تَيْمٍ⑬ اُنظُر:٦٧٣

حضرت ہرماس بن حبیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے ایک مقروض کو لے کر آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قید رکھ، پھر آپ ﷺ شام کے وقت میرے پاس سے گذرے اور فرمایا: اے بنی تیم کے فرد! تیرے قیدی کا کیا بنا؟

سزا دینے کے لئے قید میں رکھنا

٣٤٦ ⑮ عن يَزِيدِ بْنِ رُومَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِسَاحِرٍ فَقَالَ: إِحْبِسُوهُ فَإِنْ مَاتَ صَاحِبُهُ فَاقْتُلُوهُ⑮ اُنظُر:٤٣٣

حضرت یزید بن رومانؒ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جادوگر لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قید کردو، اگر اس کا ساتھی (یعنی جس پر اس نے جادو کیا ہے) مر جائے تو اس جادوگر کو قتل کردو۔

---

⑬ سنن الدار قطني ٣/ ١٤٠ قال ابن حجر في بلوغ المرام: رواته ثقات

⑬ صحيح سنن أبي داود (٣٠٨٦)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٧٠)؛ مسند أحمد ٦/ ٢٢٢؛ المستدرك للحاكم ٤/ ١٠٣؛ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ٥١؛ إرواء الغليل ٥/ ٢٥٩

⑬ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٢٦)

⑮ مصنف عبد الرزاق (١٨٧٥٤)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل اوّل: سزاؤں کا اجرا اور اہم تصورات

◉ وہ عورت جس سے جبراً زنا کیا جائے تو زانی پر تو حد کی سزا ہے، البتہ مجبور عورت سے سزا ساقط ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۳۲۲...... دورِ نبوی میں ایسی ہی ایک عورت کا واقعہ پیش آیا تو آپ ﷺ نے اس عورت کو سزا سے مستثنیٰ قرار دیا۔ یاد رہے کہ اس واقعہ میں کسی شخص کو بھی رجم کی سزا نہیں دی گئی کیونکہ گواہی پوری نہ ہونے کی بنا پر زنا کا جرم ثابت نہیں ہوسکا تھا، یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ میں رجم کا حکم محدثین کے ہاں مستند طور پر ثابت شدہ نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۲۳...... اس واقعے کے بارے میں بہت سی تفصیلات ہیں جن کا یہ مقالہ متحمل نہیں ہے، اس حدیث کی جمیع تفصیلات کے لئے دیکھیں راقم کا اس حدیث پر مقالہ مطبوعہ ماہنامہ محدث، لاہور بابت شمارہ اگست ۲۰۰۶ء

◉ شوہر کا بیوی کی ملکیتی لونڈی کے ساتھ زنا بالرضا ہو زنا بالجبر، ہر دو صورت میں دونوں کو حد نہیں لگے لگائی جائے گی اور شوہر کو اس لونڈی کے عوض اس کی مالکہ کو ایک اور لونڈی دینا ہوگی۔ اگر لونڈی نے اپنی مرضی سے زنا کیا ہے تو وہ لونڈی شوہر کی ہوجائے گی اور بدستور لونڈی ہی رہے گی، اس صورت میں بھی شوہر کو اس کی مالکہ یعنی اپنی بیوی کو ایک اور لونڈی دینا ہوگی۔

◉ اگر حد یا سزا کے نفاذ سے اس امر کا خطرہ ہو کہ مجرم کو سنگین نقصان پہنچے گا مثلاً وہ حالت نفاس یا عارضی بیماری کی حالت میں ہے تو اس صورت میں سزا کے نفاذ کو مؤخر کردیا جائے تا آنکہ وہ صحت مند ہوجائے۔ فیصلہ نمبر ۳۲۵...... اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ غلام مرد وزن کو سزا سے مستثنیٰ نہ کیا جائے بلکہ انہیں بھی حد یا تعزیر لگائی جائے۔ مزید برآں! غلام اور لونڈی کو سزا دینے کا اختیار اس کے مالک کو بھی حاصل ہے۔

◉ اگر کوئی بیمار شخص اتنا بیمار ہو کہ افاقہ کی گنجائش نہیں تو سزا تو ساقط نہیں ہوگی، البتہ رسمی طور پر یہ سزا اس کو دی جائے گی۔ جیسا کہ فیصلہ ۳۲۶ میں انتہائی کمزور زانی کو کھجور کا ایک سوشاخہ مار کر سزا کی رسم پوری کردی گئی۔ دونوں فیصلوں میں تطبیق کی یہی صورت موزوں ہے۔

◉ اسلام سابقہ گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اسلام لے آتا، اس کے سابقہ جرائم معاف ہوجاتے۔ البتہ جو شخص اسلام کی حالت میں جرم کی سزا سے بچنے کے لئے مرتد ہوجائے تو اسلام لانے پر اس پر وہ سزا عائد کی جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۲۷

◉ اگر غیر مسلم اپنا فیصلہ کروانے کے لئے مسلم حاکم کو قاضی بنائیں تو ان کا فیصلہ کرنے کی اجازت ہے بلکہ اُن میں پورے عدل وانصاف کو قائم کرنا چاہئے جیسا کہ یہودی لوگ ایک یہودی کے قتل کا فیصلہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ فیصلہ نمبر ۳۲۸...... ایسے ہی یہود پر آپ ﷺ نے رجم کی سزا نافذ کی، جب کہ وہ اس کو چھپا رہے تھے اور عبد اللہ بن سلام نے ان کے دھوکے سے پردہ اُٹھایا۔ فیصلہ نمبر ۳۲۹...... اسی طرح زنا کے ایک اور واقعے میں ایک یہودی کا چہرہ سیاہ کئے ہوئے اس کو سزا دی جارہی تھی، تو آپ ﷺ نے

بلا کر اس کو رجم کی سزا دی۔ فیصلہ نمبر ۳۳۰......ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ قاضی غیر مسلم کے مقدمے کا بھی فیصلہ کرسکتا ہے، البتہ یہاں یہ نکات قابل بحث ہیں کہ کیا کسی مسلم ریاست میں غیر مسلم شہری اس امر کے پابند ہیں کہ وہ مسلم قانون کی پیروی کریں اور شریعت اسلامیہ کے مطابق ان کے فیصلے ہوں، مذکورہ فیصلوں سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ان پر اس کی پابندی لازم نہیں ہے۔ البتہ ان جھگڑوں میں ایک فریق اگر مسلمان ہے تو اس صورت میں مسلم ریاست کے مسلم قاضی سے ہی انہیں فیصلہ کرانا ہوگا۔ ایسے ہی غیر مسلموں کو اگر اپنے قوانین پر عمل کرنے کی اجازت موجود ہے تو یہ اجازت کیا شراب نوشی اور شخصی قوانین وغیرہ تک ہے یا وہ جرائم جو ریاست کے خلاف بھی جرائم تصور کئے جاتے ہیں، اس میں بھی انہیں آزادی ہوگی؟ مثلاً اگر کوئی غیر مسلم کسی ہندو کو قتل کردے تو کیا اس پر ملکی قانون لازماً جاری ہوگا۔ اس نوعیت کے سوالات کے جوابات تفصیل طلب اور مکمل بحث کے متقاضی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اہم بحث ماہنامہ 'محدث' کے شمارہ نومبر ۲۰۰۶ء (ص ۶۶) میں موجود ہے جس کی رو سے غیر مسلموں کو اس امر کی اجازت ہے کہ وہ چاہیں تو مسلم عدالتوں سے فیصلہ کرائیں، (المائدۃ: ۴۲) بالخصوص وہ جرائم جو ان کی شریعت میں جائز ہیں، ان میں ان پر گرفت نہیں ہوسکتی۔ مثلاً نکاح طلاق، خنزیر کھانا، اور شراب نوشی وغیرہ میں کچھ حدود وقیود کے ساتھ ان کو اجازت دی جائے گی۔ واللہ اعلم

- اگر کوئی شخص باوجود گنجائش کے سنگین جرم کا ارتکاب کرے اور بعض مبادیات تک محدود رہے تو اس کو معاف بھی کیا جاسکتا ہے جیسا کہ فیصلہ نمبر ۳۳۱ اور ۳۳۲، ۳۳۳ میں اس امر کی صراحت موجود ہے، ان دونوں معاملوں میں کوتاہی کرنے والوں کو اپنے فعل پر ندامت تھی اور وہ اپنے اختیار سے زنا کاری سے بچے تھے۔ البتہ عام حالات میں اس کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ حضرت علیؓ نے ایک ایسے مرد وزن کو جو مبادیاتِ زنا یا فحاشی وبدکاری میں ملوث تھے، تعزیری سزا دی تھی۔ (المغنی لابن قدامہؒ)
- اگر تہمت میں کسی ایک کو متعین نہ کیا جائے اور عمومی افراد پر الزام لگایا جائے تو اس سے تہمت کی سزا ساقط ہوجاتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۳۴
- مساجد میں حدود کو قائم کرنا منع ہے، ایسے ہی باپ کو بیٹے کے قصاص میں بھی قتل کرنا جائز نہیں۔ فیصلہ نمبر ۳۳۵
- حدود کے معاملے میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں، مسلم معاشرے کی یہی روایت ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۳۶
- حد کے معاملے میں سفارش کرنا مکروہ ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ کو ڈانٹا تھا، ایسے ہی حد کے معاملے میں نبی کریم ﷺ بھی کسی ترمیم وتغیر کا اختیار نہیں رکھتے۔ فیصلہ نمبر ۳۳۷......مزید دیکھیں فیصلہ ۳۶۴
- چوری جیسے جرم کے ارتکاب پر قاضی کے پاس جانے سے قبل قبل ہی مجرم کو معاف کرنے کا اختیار ہے، قاضی کے پاس کیس پہنچا دیا جائے تب معافی کا اختیار ختم ہوجاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۳۸
- تعزیر کی زیادہ سے زیادہ مقدار ۱۰ کوڑے سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۳۳۹، ۳۴۰
- سزائے قید کا جواز ان صورتوں میں ہے: ① تفتیش کے لئے۔ فیصلہ نمبر ۳۴۱؛ ② قتل میں تعاون کی بنا پر۔ فیصلہ نمبر ۳۴۲، ۳۴۳؛ ③ مقروض اگر وسعت کے باوجود قرض ادا نہ کرے تو۔ فیصلہ نمبر ۳۴۴، ۳۴۵؛ ④ بطورِ سزا مثلاً جادو کی سزا۔ فیصلہ نمبر ۳۴۶

☜ مزید تفصیل کے لئے فیصلہ نمبر ۳۷۶ دیکھیں جس میں ایک صحابی رسول نے بھی ملزمان کو قید میں رکھا۔

فصل دوم: حدود اللہ

❶ زنا

بیوی کی لونڈی سے زنا

۳٤٧ ㊱ عَنْ سَلَمَةَ بنِ الْمَحبق أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لايَزَالُ يُسَافِرُ وَيَغْزُو وَإِنَّ اِمْرَأَتَهُ بَعَثَتْ مَعَهُ جَارِيَةً لَهَا، فَقَالَتْ تَغْسِلُ رَأْسَكَ وَتَخْدِمُكَ وَتَحْفَظُ رَحْلَكَ وَلَمْ تَجْعَلْهَا لَهُ، وَ إِنَّهُ طَالَ سَفَرُهُ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِالْجَارِيَةِ فَلَمَّا قَفَلَ أَخْبَرَتِ الْجَارِيَةُ مَولاتَهَا بِذَلِكَ فَغَارَتْ غَيْرَةً شَدِيدَةً وَغَضِبَتْ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ بِالَّذِي صَنَعَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَ اِسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ عَتِيقَةٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا وَإِنْ أَتَاهَا عَنْ طِيبَةِ نَفْسٍ مِنْهَا وَرَضِيَ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ مِثْلُ ثَمَنِهَا لَكِ وَلَمْ يَقُمْ فِيهِ حَدًّا ㊱

حضرت سلمہ بن محبق سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی اکثر سفر اور جہاد پر رہتے تھے، ان کی بیوی نے اپنی لونڈی ساتھ بھیج دی، اور کہا: یہ آپ کا سر دھوئے گی اور خدمت کرے گی، سامان کی حفاظت کرے گی، البتہ بیوی نے وہ لونڈی مکمل اسے نہ دی۔ ان کا ایک سفر لمبا ہوگیا، انہوں نے اس سے مباشرت کر لی۔ لونڈی نے واپسی پر اپنی مالکہ کو اس سے آگاہ کیا، مالکہ نے بہت زیادہ غیرت اور غصہ کا اظہار کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اور آپ ﷺ کو اس واقعہ کے متعلق بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اگر اس نے اس سے زبردستی کی ہے تو وہ (لونڈی) آزاد ہے۔ اسے اس کی قیمت کے برابر عوض ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر وہ اس کے پاس اس کی رضا مندی سے آیا تو وہ اس کی ہوگئی اور تجھے اس کی قیمت ادا کی جائے گی اور آپ ﷺ نے اس پر حد قائم نہیں کی۔

۳٤٨ ㊲ عَنْ سَلَمَةَ بنِ الْمَحَبَّقِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ اِسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَ عَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا ㊲ راجع: ٣٢٤

حضرت سلمہ بن محبق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا کہ اگر اس (خاوند) نے اس کو مجبور کیا ہے تو وہ آزاد ہوگی، اور اسے اس کی مالکہ کو اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ اور اگر اس لونڈی نے اپنی مرضی سے زنا کیا تو وہ لونڈی اس کی ہوگئی، اور شوہر کو اس کی مالکہ کو لونڈی کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔

دوسرے کی لونڈی سے زنا کی سزا

۳٤٩ ㊳ عن أَبِي أُمَامَةَ بنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أَضْنىَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنْ قومِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ إِسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا مَا رَأَينَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ

㊱ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢٤٠

㊲ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢٤٠؛ سنن أبي داود (٤٤٦٠)؛ مصنف عبد الرزاق (١٣٤١٧)

لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلاَّ جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً[٢٨] رَاجِع:٣٢٨

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف ایک انصاری صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص بیمار ہوا یہاں تک کہ کمزور ہوکر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا تھا۔ وہ اتنا کمزور تھا کہ اس کی ہڈیوں پر صرف چمڑا رہ گیا تھا۔ ایک دفعہ کسی کی لونڈی اس کے پاس آئی، وہ اس لونڈی پر فریفتہ ہوگیا اور اس سے زنا کرلیا۔ جب اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس اس کی عیادت کے لئے آئے تو اس نے لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق فتویٰ پوچھئے کہ میں نے ایک لونڈی سے مباشرت کی ہے، جو میرے پاس آئی تھی۔ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، نیز اُنہوں نے کہا: ہم نے اس سے زیادہ کمزور انسان نہیں دیکھا، اگر ہم اُسے اٹھا کر آپ ﷺ کے پاس لائیں تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اس کی ہڈیوں پر صرف کھال رہ گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ایک کھجور کا خوشہ لاؤ جس کی سو شاخیں ہوں، وہ اسے ایک ہی دفعہ مارو۔

باپ یا بیٹے کی منکوحہ سے نکاح کرنے کی سزا

٣٥٠ [٢٩] عن البراء قَالَ: لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ، فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ: أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ[٢٩]

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ماموں سے ملا، اُن کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے، جس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کی منکوحہ سے نکاح کرلیا ہے، تاکہ میں اس آدمی کو قتل کردوں۔

٣٥١ [٣٠] عن البراء قَالَ: لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ إِمْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ[٣٠]

حضرت براء بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ماموں سے ملا، ان کے پاس جھنڈا تھا۔ اُنہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کرلی ہے۔

٣٥٢ [٣١] عن البَرَّاءِ بنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ ابْنِهِ أَنْ يَقْتُلَهُ[٣١]

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی طرف قاصد بھیجا جس نے اپنی بہو سے شادی کرلی تھی کہ وہ اسے قتل کردے۔

---

[٢٨] صحيح سنن أبي داود (٣٧٥٤)؛ سنن الدارقطني ٣/ ١٠٠؛ السنن الكبرٰى ٨/ ٢٣٠؛ صحيح ابن ماجه (٢٠٨٧)

[٢٩] صحيح سنن النسائي (٣١٢٣)؛صحيح سنن الترمذي (١٠٩٨)؛ علل الحديث لابن أبي حاتم ١٠/ ٤٢٤ (١٢٧٧)

[٣٠] سنن ابن ماجه (٢٦٧٠) (صحيح)؛ فتح الباري ١٢/ ١١٨

[٣١] مجمع الزوائد ٦/ ٢٧٢

٣٥٣ ㉒عن البَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ ـأَوْ فَوَارِسُ۔ مَعَهُمْ لِوَاءٌ، فَجَعَلَ الأَعْرَابُ يُطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَوا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا، فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ؟ فَذَكَرُوا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ㉒

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے گمشدہ اونٹ کو تلاش کر رہا تھا، اچانک چند گھڑ سوار آئے، جن کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے ہاں میرے مقام ومرتبہ کی وجہ سے، دیہاتی لوگ میرے آگے پیچھے ہونے لگے۔ پھر اچانک وہ لوگ ایک کٹیا کے پاس آئے اور اس سے ایک آدمی کو نکال کر قتل کر دیا۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کی تھی۔

دیگر محرمات سے بدکاری کی سزا

٣٥٤ ㉓ عن ابْنِ عَبَّاس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ㉓

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم عورت سے جنسی تعلق قائم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

٣٥٥ ㉔عن صَالِحِ بنِ رَاشِدِ القُرَشِيِّ قَالَ: أُتِيَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُف بِرَجُلٍ اِغْتَصَبَ أُخْتَهُ نَفْسَهَا فَقَالَ: إِحْبِسُوهُ وَاسْئَلُوا مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلُوا عَبْدَ اللهِ بْنَ مُطَرِفٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَخَطَّى الْحُرمَتَينِ الإِثْنَتَينِ فَخَطُّوا وَسَطَهُ بِالسَّيفِ قَالَ: فَكَتَبُوا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ بِمِثْلِ قَولِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطْرِفٍ㉔

حضرت صالح بن راشد قرشی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک ایسے آدمی کو لایا گیا جس نے اپنی بہن سے زنا کر لیا تھا، حجاج نے کہا کہ اسے قید کر لو اور یہاں پر موجود کسی صحابی رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کرو۔ انہوں نے عبداللہ بن مطرفؓ سے پوچھا، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے دو حرمتوں کو پامال کیا، اسے درمیان سے تلوار کے ساتھ دو ٹکڑے کر دو۔ پھر لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی طرف اس بارے میں لکھا، انہوں نے بھی عبداللہؓ بن مطرف جیسا ہی جواب دیا۔

٣٥٦ ㉕ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوْا مِنْهَا رَجُلًا فَقَتَلُوْهُ قَالَ: قُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ دَخَلَ بِأُمِّ امْرَأَتِهِ فَبَعَثَ إِلَيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَتَلُوهُ㉕

حضرت مطرفؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک کٹیا کے پاس آئے اور وہاں سے ایک آدمی کو نکال کر قتل کر دیا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا

㉒ صحيح سنن أبي داود (٣٧٤٣)

㉓ المعجم الكبير للطبراني ١١/ ٤٨ (١١٠٣١)

㉔ كنز العمال ١٦/ ٣٢٥؛ مجمع الزوائد ٦/ ٢٧٢

㉕ مجمع الزوائد ٦/ ٢٧٢

معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس آدمی نے اپنی خوشدامن سے زنا کیا ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کے لئے ہمیں بھیجا ہے۔

خاوند کا کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھنا

٣٥٧ ⑳ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي لاَ تَمْنَعُ يَدَ لاَمِسٍ قَالَ: غَرِّبْهَا قَالَ: أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا ⑳

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اور کہا: میری بیوی کسی بھی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو (طلاق دے کر) الگ کردے۔ اس نے کہا: مجھے یہ ڈر ہے کہ میں اس کے بغیر رہ نہیں سکوں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس سے گزارا کر۔

٣٥٨ ㉗ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنِ عُبَادَةَ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا* أَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ: لاَ. قَالَ سَعْدٌ: بَلَى. وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ اسْمَعُوا مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ ㉗

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! اگر خاوند اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے آدمی کو پائے تو کیا اسے قتل کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! سعدؓ نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ عزت بخشی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔

٣٥٩ ㉘ عن عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي عَالَجْتُ اِمْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَادُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ بِمَاشِئْتَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْسَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ: وَلَمْ يَرُدْ النَّبِيُّ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلاَ عَلَيْهِ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآت*﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَانَبِيَّ اللهِ!هَذَا لَهُ خَاصَةً قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً ㉘ راجع: ٤٣، ٣٣١، ٣٣٣

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے مدینہ کے آخری کنارے میں مقیم ایک عورت سے جماع کے سوا سب کچھ (بوس وکنار وغیرہ) کیا ہے۔ میں آپ ﷺ کے سامنے ہوں، لیجئے! میرے بارے میں جو مرضی ہو فیصلہ فرمادیں۔ عمرؓ کہنے لگے: اگر تو اپنے آپ پر پردہ ڈالتا تو اللہ تعالیٰ نے بھی تجھ پر پردہ ڈال دیا تھا۔ نبی

⑳ صحيح سنن أبي داود (١٨٠٤)؛ سنن النسائي ٦/ ٦٦

㉗ صحيح سنن ابن ماجه (٢٦٠٥) والحديث أخرجه النسائي والشيخان بسياق آخر؛ مصنف عبد الرزاق (١٧٩١٧)؛ كنز العمال (١٣٦١٣)

* أي وجودهما معًا مقتولين دليل جليّ على أنهما كانا على تلك الحالة الشنيعة فقتلا لذلك

㉘ صحيح مسلم ٨/ ١٠٢؛ صحيح البخاري ٦/ ٧٥؛ سنن الترمذي ١١/ ٢٧٩؛ تفسير الطبري ٥/ ٥١٩؛ مسند أحمد ٤/ ٤١، ١٤١؛ لباب النقول ١/ ٥١٥؛ أسباب النزول للواحدي(٢٦٩)؛ الدر المنثور ٣/ ٣٥٢

* هود ١١: ١١٤

کریم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا: وہ آدمی چلا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس پر یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآت﴾ ''بے شک! نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں'' ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ اسی کے لئے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔

اہل کتاب (یہود) کو رجم کی سزا دینا

۳۶۰ ㊴ عن عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اليَهُودَ جَاءُ وا إِلىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّورَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: نُفْضِحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ . قَالَ: عَبدُ اللهِ بنُ سَلَامَ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمُ، فَأَتَوا بِالتَّورَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُم يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَاقَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلامَ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّد ﷺ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الحِجَارَةَ㊴ رَاجع:۳۲۹

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آپؐ سے ذکر کیا کہ ہمارے ایک مرد اور عورت نے زنا کرلیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا (حکم) پاتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم اُنہیں رسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو، اس میں تو رجم ہے۔ چنانچہ وہ تورات لائے۔ انہوں نے تورات کو کھولا اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھا، پھر اس سے پہلے اور بعد کے الفاظ پڑھے، تو عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا: اپنا ہاتھ اُٹھا، اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی۔ اُنہوں نے کہا: اے محمدؐ! اس نے سچ کہا ہے، اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ رسول ﷺ نے ان دونوں کیلئے فیصلہ دیا تو اُنہیں رجم کر دیا گیا۔ میں نے مرد کو دیکھا کہ وہ عورت کو پتھر لگنے سے بچاتا تھا۔

اعترافِ زنا موجبِ حد ہے، جبکہ دوسرے پر کسی کا محض دعویٰ موجبِ حد نہیں

۳۶۱ ㊵ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بَينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يومَ الْجُمْعَةِ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةٍ فَتَخَطَى النَّاسَ حَتَّى اقْتَرَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقِمْ عَلَيَّ الحَدَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِجْلِسْ فَانْتَهَرَهُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثانِيَةَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ: إِجْلِسْ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ مَاحَدُّكَ قَالَ أَتَيْتُ امْرَأَةً حَرَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبَّاسٌ وَزَيدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُم إِنْطَلِقُوا بِهِ فَاجْلِدُوهُ مِأةَ جَلْدَةٍ وَلَمْ يَكُنِ اللَّيْثِي تَزَوَّجَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَلاَ تَجْلِدُ الَّتِي خَبُثَ بِهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِئتُونِي بِهِ مَجْلُودًا فَلَمَّا أُتِيَ بِهِ قَالَ لَهُ مَنْ صَاحِبُكَ قَالَ فُلَانَةٌ لامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي بَكْرٍ فَدَعَاهَا فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللهِ مَا أَعْرِفُهُ وَإِنِّي مِمَّا قَالَ لَبَرِيئَةٌ، اللهُ عَلَى مَا أَقُولُ مِنَ

㊴ صحيح البخاري (٦٨٤١ ، ٦٨١٩)؛ صحيح مسلم (٤٤١٢)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٣٨_٣٧٤٠)

الشَّاهِدِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ شُهُودُكَ أَنَّكَ خَبُثْتَ بِهَا فَإِنَّهَا تُنْكِرُ فَإِنْ كَانَ لَكَ شُهَدَاءُ جَلَّدْتُهَا وَإِلاَّ جَلَدْتُكَ حَدَّ الفِرْيَةِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ وَاللهِ مَالِيَ شُهَدَاءُ فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ ⑳

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ کا ایک آدمی پھلانگتا ہوا آپؐ کے قریب آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ پر حد قائم کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا! آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا تو وہ بیٹھ گیا۔ اس نے دوسری مرتبہ کھڑے ہوکر وہی بات کہی آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا! اس نے تیسرے مرتبہ کھڑے ہوکر وہی بات کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری کیا حد ہے؟ اس مرد نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے حرام تعلق قائم کیا ہے تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں سے کچھ لوگوں سے، جن میں علی بن ابو طالبؓ، زید بن حارثہؓ اور عثمان بن عفانؓ تھے، فرمایا: اسے لے جاؤ، اور اسے سو کوڑے لگاؤ کیونکہ وہ لیثی شخص شادی شدہ نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اس عورت کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے جس سے اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا: اس مرد کو کوڑے لگا کر لاؤ، جب اسے ان کے پاس لایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تیری ساتھی کون ہے؟ اس نے کہا: بنی بکر کی فلاں عورت، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ جھوٹا ہے، میں تو اسے جانتی بھی نہیں ہوں، اور اس کے اس الزام سے بری ہوں اور اپنی بات پر اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہراتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مرد سے پوچھا: تیرے گواہ کون ہیں کہ تو نے واقعی اس عورت سے برائی کی ہے کیونکہ وہ انکار کر رہی ہے۔ اگر تیرے پاس گواہ ہیں تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا، ورنہ تجھ پر بہتان کی حد لگاؤں گا۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس گواہ نہیں ہیں۔ تو آپؐ نے اس پر بہتان کی حد کے اَسی (۸۰) کوڑے لگانے کا حکم دیا۔

٣٦٢ ㉑ عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ إِنَّهُ قَدْ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ: فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الحَدَّ وَتَرَكَهَا ㉑

حضرت سہل بن سعد نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے ایک عورت کا نام لے کر بتایا کہ میں نے اس سے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا، پھر اس سے اس الزام کی حقیقت پوچھی: اس نے الزامِ زنا کو ماننے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر حد لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

زنا کی سزا اعتراف یا گواہی پر ہی دی جا سکتی ہے

٣٦٣ ㉒ عن ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلاَّ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلاَلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَايُبْرِىءُ

⑳ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٢٢٨ والطبراني؛ مجمع الزوائد ٦/ ٢٧٠ (وفي سنده قاسم بن فياض وثقه أبوداود وضعفه ابن معين وبقية رجاله ثقات)

㉑ صحيح سنن أبي داود (٣٧٤٩)؛ مسند أحمد ٥/ ٣٣٩

ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ (فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ) إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ*﴾ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالُ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لاَ أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الإِلْيَتَيْنِ خَدْلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلاَ مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ[۴۳] رَاجِع:۲۵۷

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ ملوث ہونے کا الزام لگایا نبی ﷺ نے اس سے کہا: گواہ لاؤ، وگرنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگے گی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ لے تو پھر وہ گواہ تلاش کرتا پھرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: گواہ لاؤ، وگرنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگے گی تو ہلال نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں سچ کہہ رہا ہوں، اس لئے میری پیٹھ کو حد سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ضرور کوئی حکم اتارے گا تو جبریل علیہ السلام آپؐ پر یہ آیات لے کر نازل ہوئے: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ...... إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾

”جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کا کوئی گواہ بجز ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں اور پانچویں مرتبہ کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو، اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اس کا خاوند جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہے۔“

رسول اللہ ﷺ وحی سے فارغ ہوئے تو ہلال بن امیہ کو بلوایا۔ ہلال بن امیہ آئے اور اپنے سچے ہونے کی گواہی دی اور نبی ﷺ فرما رہے تھے: ”اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی اپنے دعویٰ سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہے؟ اس کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی اپنے سچے ہونے کی گواہی دی۔ جب پانچویں قسم پر پہنچی تو لوگوں نے اسے روکا اور کہا: یہ قسم فیصلہ کن ہوگی۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ ہچکچائی اور کچھ پیچھے ہٹی۔ ہم نے سمجھا کہ شاید اپنے دعوے سے دستبردار ہو جائے گی، لیکن اس نے کہا: میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اس نے پانچویں قسم بھی اٹھالی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا دھیان رکھو، اگر یہ ایسا بچہ جنم دے، سرگیں آنکھوں والا، موٹی سرین والا اور بھاری بھرکم پنڈلیوں والا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہوگا۔ چنانچہ بچہ مؤخر الذکر صورت کے مطابق پیدا ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم (لعان) اترا نہ ہوتا تو میں اسے سزا دیتا۔

کنوارے زانی کی حد جب کہ مزنیہ شادی شدہ ہو اور اعتراف کرے

٣٦٤ [۴۴] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِي: أَنَّهُمَا قَالاَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا

---

[۴۳] صحيح البخاري (٤٧٤٧)؛ صحيح مسلم (٣٧٣٦) * النور ٢٤: ٦ تا ٩

رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ أَلاَ قَضَيتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ. فَقَالَ الْخَصْمُ الآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْ. قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَ إِنِّي أُخْبِرتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمُ فَافْتَدَيتُ مِنْهُ بِمِاَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلدُ مِاَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَقَالَ: أُغْدُ يَا أُنَيسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَتْ[③]

حضرت ابو ہریرہؓ اور زیدؓ بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے لئے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔ فریقِ مخالف نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے اور مجھے اجازت دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بات کرنے کی اجازت دی۔ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کرلیا، جس پر مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی حد ہے تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ کے طور پر دے دی۔ پھر میں نے اہل علم سے سوال کیا، اُنہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے اور اس مرد کی بیوی پر رجم کی حد ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ تیری لونڈی اور بکریاں تجھے واپس کی جائیں گی۔ تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے۔ پھر فرمایا: اے اُنیس! اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کردو۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گیا تو اس عورت نے اعترافِ جرم کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور اسے سنگسار کردیا گیا۔

شادی شدہ زانی رزانیہ کے اعترافِ گناہ پر حدِ رجم، ان کی تعریف اور جنازہ پڑھنا

۳٦٥ [④] عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لاَ. قَالَ: آحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ[④]

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ اسلم قبیلے کے ایک آدمی نے زنا کا اعتراف کیا تو نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیرلیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار دفعہ گواہی دے دی تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا کہ کیا تو دیوانہ تو نہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! آپ ﷺ نے اسے عیدگاہ میں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے پتھروں نے کمزور کردیا تو وہ

③ صحيح البخاري (٢٧٢٤، ٧٢٦٠)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٣٥)؛ مؤطا مالك ٢/ ٨٢٢؛ تجريد التمهيد (٤٣٣)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٢١٢

④ صحيح البخاري(٦٨١٥، ٦٨١٦، ٦٨٢٠، ٦٨٢٤، ٦٨٢٥)؛ صحيح مسلم (٤٣٩٨، ٤٣٩٩، ٤٤٠٠، ٤٤٠٣، ٤٤٠٦، ٤٤٠٨)؛ موطأ مالك ٢/ ٨٢٠، ٨٢١؛ شرح السنة (٢٥٨٤)؛ صحيح سنن أبى داود (٣٧١٧)؛ مسند أحمد ٥/ ٢١٧؛ المنتقٰى لابن الجارود (٨١٣)

بھاگ کھڑا ہوا۔ اسے پکڑ لیا گیا پھر پتھر مارے گئے، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبیؐ نے اس کے لئے کلمہ خیر کہا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

٣٦٦ ㉕ عن عِمْرَانَ بنِ حُصَينٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ أَصَبْتُ حَدًا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَمَرَ النَّاسَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ. ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ وَقَدْ زَنَتْ، فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا للهِ تَعَالَى ㉕

حضرت عمرانؓ بن حصین فرماتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے پاک کیجئے۔ نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا: اس سے اچھا سلوک کر، جب یہ بچے کو جنم دے لے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ سو اس نے ایسے ہی کیا۔ تب آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے، پھر آپ ﷺ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی تو حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپ اس زانیہ کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو ان کے لئے کافی ہو اور کیا تو نے اس عورت سے زیادہ کسی کی توبہ کو افضل پایا ہے کہ جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لئے دے دی۔

جرمِ زنا پر کوڑے لگائے جانے کے بعد مجرم کے شادی شدہ ہونے کا انکشاف

٣٦٧ ㉖ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَدَ رَجُلًا فِي الزِّنَا مِاْةً فَأُخْبِرَ أَنَّهُ كَانَ أَحْصَنَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ㉖

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ارتکابِ زنا پر سو کوڑے لگائے، پھر آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ شادی شدہ ہے تو آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

زنا کرنے والی غیر شادی شدہ لونڈی کی سزا

٣٦٨ ㉗ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ، قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا بِكِتَابِ اللهِ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا. ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ ㉗

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر کنواری لونڈی زنا کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ دوبارہ زنا کی مرتکب ہو تو اسے حد لگاؤ، پھر اگر سہ بارہ زنا کی مرتکب ہو تو اسے پھر حد لگاؤ۔ پھر اسے بیچ دو، چاہے تمہیں چٹیا کی قیمت کے عوض فروخت کرنا پڑے۔

㉕ صحيح مسلم (٤٤٠٦-٤٤٠٨) ㉖ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٢١٧

㉗ صحيح البخاري (٦٨٣٧)؛ مؤطا إمام مالك ٢/ ٨٢٦؛ صحيح مسلم (٤٤٢٠)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٥٢)؛ صحيح سنن الترمذي (١١٦٧)

مالک سے آزادی کا معاہدہ کرنے والے غلام کی حد

۳۶۹ ㊽ عن ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ[48]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مالک سے آزادی کا معاہدہ کرنے والے غلام پر حد قائم کی جائے یا اسے وراثت دی جائے، اسی نسبت سے وہ مال کا وارث ہوگا جس قدر وہ مکاتبت کی رقم ادا کر چکا ہے۔

جنسی فعل کی صلاحیت نہ رکھنے والے کو سزائے زنا سے مستثنیٰ کرنا

۳۷۰ ㊾عن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يُتَّهَمُ بِأُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ إِذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أُخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ. فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيسَ لَهُ ذَكَرٌ۔ فَكَفَّ عَنْهُ۔ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ[49]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پر رسول اللہ ﷺ کی لونڈی کے ساتھ زنا کا الزام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: جا! تو اسے قتل کر دینا۔ حضرت علیؓ اس کے پاس آئے، وہ ایک جھونپڑی میں سردی سے ٹھٹھر رہا تھا، حضرت علیؓ نے اسے کہا: باہر نکل! اس نے اپنا ہاتھ حضرت علیؓ کو پکڑایا تو اُنہوں نے اسے باہر کھینچ لیا۔ اس کا عضو تناسل کٹا ہوا تھا۔ حضرت علیؓ نے اس سے اپنا ہاتھ روک لیا (یعنی اسے قتل نہ کیا) پھر حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس کا تو عضو تناسل ہی کٹا ہوا ہے۔

لواطت کی حد

۳۷۱ ㊿عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ[50]

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جسے تم قوم لوط جیسا کام کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول، دونوں کو قتل کر دو۔

۳۷۲ 51 *عن جابر يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَومِ لُوطٍ[51]

جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: سب سے خوفناک چیز جس کا مجھے اپنی امت سے خطرہ ہے، وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

㊽ صحيح سنن أبي داود (۳۸۳۰)؛ المستدرك للحاكم ۲/ ۲۱۹؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ۹/ ۳۲۵

㊾ صحيح مسلم (۴۹۷۵، ۶۹۵۴)؛ كنز العمال ۵/ ۴۵۴؛ مسند أحمد ۳/ ۲۸۱

㊿ صحيح سنن أبي داود (۳۷۴۵)؛ السنن الكبرىٰ ۸/ ۲۳۲؛ المستدرك ۴/ ۳۵۵؛ صحيح سنن الترمذي (۱۱۷۶)

51 صحيح سنن الترمذي (۱۱۷۸)

❷ زنا کی تہمت (قذف)

کسی کو 'مخنث' کہہ کر پکارنا

۳۷۳ [۵۲] عن عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ لِلرَّجُلِ يَامُخَنَّثُ فَاجْلِدُوهُ عِشْرِينَ [۵۲] ۱۶۳

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی شخص سے کہا: اے مخنث! تو اسے بیس کوڑے مارو۔

تعین کئے بغیر زنا کی تہمت لگانا

۳۷٤ [۵۳] عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِي أَنَّهُ سَمِعَ مَا كَتَبَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَتَّاب بْنِ أَسِيْدٍ: وَ إِنْ قَالَ رَجُلٌ لِنِسْوَةٍ: قَدْ زَنَتْ إِحْدَاكُنَّ وَ لَايَدْرِي أَيَّتُهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ هِيَ فُلَانَةُ فَلَا حَدَّ وَلَا مُلَاعَنَةَ [۵۳] رَاجِع: ۳۳٤

حضرت عطا خراسانی سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ سنا کہ نبی ﷺ نے عتاب بن اسید کو لکھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیویوں سے کہے: تم میں سے کسی ایک نے زنا کیا ہے، اور وہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی ہے؟ اور نہ ہی اس نے کسی کو نامزد کیا ہے۔ اس صورت میں نہ کسی پر حد ہوگی اور نہ ہی شوہر وبیوی میں لعان کرایا جائے گا۔

آقا کو تہمت کی سزا سے استثنیٰ حاصل ہے!

۳۷۵ [۵۴] عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ تْ جَارِيَةٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي إِتَّهَمَنِي فَأَقْعَدَنِي عَلَى النَّارِ حَتَّى إِحْتَرَقَ فَرْجِي فَقَالَ لَهَا عُمَرُ هَلْ رَأَى ذَلِكَ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: لاَ. قَالَ فَهَلْ إِعْتَرَفْتِ لَهُ بِشَيْءٍ قَالَتْ: لاَ، فَقَالَ عُمَرُ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا رَأَىٰ عُمَرُ الرَّجُلَ قَالَ: أَتُعَذِبُ بِعَذَابِ اللهِ؟ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِتَّهَمْتُهَا فِي نَفْسِي. قَالَ رَأَيْتَ ذَلِكَ عَلَيْهَا؟ قَالَ الرَّجُلُ لاَ. قَالَ: فَاعْتَرَفَتْ بِهِ؟ قَالَ: لاَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لاَ يُقَادُ مَمْلُوكٌ مِنْ مَالِكِهِ وَ لاَ وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ لاَقَدْتُهَا مِنْكَ، فَبَرَزَهُ وَضَرَبَهُ مِائَةَ سَوْطٍ، فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ إِذْهَبِي فَأَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ. أَنْتِ مَولاَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ [۵۴] أُنظُر: ٤٤٨، ۷۷۹

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک لونڈی عمر بن خطابؓ کے پاس آئی اور کہا: میرے آقا نے مجھ پر (زنا کی) تہمت لگائی اور پھر مجھے آگ پر بٹھا دیا جس سے میری شرمگاہ جل گئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: کیا اس نے تجھے زنا کرتے دیکھا تھا؟ اُس نے کہا: نہیں! آپؓ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے سامنے کچھ اعتراف کیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں! عمرؓ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ عمرؓ نے جب اس آدمی کو اپنے سامنے دیکھا تو پوچھا: کیا تو اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دیتا ہے؟ اُس نے کہا: اے امیرالمومنین! میں نے سمجھا کہ اس

---

[۵۲] الكامل لابن عدي ١/ ٢٣٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢٥٢؛ سنن الترمذي ٢/ ٣٩٩ (لانعرفه إلا من هذا الوجه وإبراهيم يضعف فى الحديث)؛ ميزان الاعتدال ١/ ١٩ (إبراهيم بن عبد الله الهروى ليس بالقوي)

[۵۳] مصنف عبد الرزاق ٧/ ١٢٧

[۵۴] مستدرك الحاكم ٢/ ٢١٦ (صحيح الاسناد وتعقبه الذهبى بقوله: بل عمر بن عيسى منكر الحديث)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٦٨. (صحيح الأسناد ووافقه الذهبى) فنسي الذهبي قوله الأول. قاله الألباني في الإرواء ٧/ ١٧٢

نے زنا کیا ہے۔عمرؓ نے پوچھا: کیا تو نے اِسے زنا کرتے دیکھا تھا؟ کہنے لگا،نہیں! اُنہوں نے پوچھا: کیا اس نے اس گناہ کا اعتراف کیا تھا؟ اس نے جواب دیا:نہیں! عمرؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ مالک سے غلام کا قصاص نہ لیا جائے گا اور نہ باپ سے بیٹے کا قصاص لیا جائے گا تو میں ضرور تجھ سے اس کا قصاص لیتا، پھر اسے باہر نکالا اور سوکوڑے لگائے۔ پھر لونڈی سے کہا: جا! تو اللہ کے لئے آزاد ہے، تو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی آزاد کردہ ہے۔

چوری کی تہمت لگانا

٣٧٦ ⑮عن أَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَرَّازِي أَنَّ قَومًا مِنَ الْكَلاَعِيين سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ. فَأَتَوا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيرِ ضَرْبٍ وَلاَ امْتِحَانٍ؟ فَقَالَ نُعْمَانُ مَاشِئْتُمْ؟ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ وَ إِلاَّ أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ، فَقَالُوا: هَذَا حُكْمُكَ؟ فَقَالَ: هَذَا حُكْمُ اللهِ وَحُكْمُ رَسُولِهِ ⑮

حضرت ازہر بن عبداللہ حراری کہتے ہیں کہ کلاعی قوم کے لوگوں کا سامان چوری ہوگیا، اُنہوں نے حاکہ قبیلہ کے کچھ لوگوں پر اس کا الزام لگا دیا اور صحابی رسول نعمان بن بشیرؓ کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ آپؓ نے ملزموں کو کچھ روز قید میں رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ مدعی نعمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے اُنہیں کسی سزا اور سختی کے بغیر ہی چھوڑ دیا ہے؟ نعمان نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں اُنہیں سزا دوں تو (یہ ذہن میں رکھو) کہ اگر تمہارا سامان ان کے قبضے سے برآمد ہوا تو ٹھیک ہے، وگرنہ میں تمہیں بھی ویسے ہی سزا دوں گا جیسے اُنہیں سزا دی۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ آپ کا فیصلہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔

③ چوری

کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا؟

٣٧٧ ⑯عن عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا ذَا ثَمَنٍ ⑯

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چور کا ہاتھ لکڑی یا چمڑے کی ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا۔

٣٧٨ ⑰عن عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَتُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلاَّ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا⑰

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زائد پر کاٹا جائے گا۔

٣٧٩ ⑱عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاثَةُ دَرَاهِمَ⑱

---

⑮ صحيح سنن أبي داود (٣٦٨٣)؛ صحيح سنن النسائي (٤٥٢٩)

⑯ صحيح البخاري (٦٧٩٤)؛ صحيح مسلم (٤٣٨٠)؛ صحيح سنن النسائي (٤٥٧٩)

⑰ صحيح مسلم (٤٣٧٦) ⑱ صحيح البخاري (٦٧٩٧)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٦٨٧)؛ إرواء الغليل (٢٤١٢)

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین درہم کی قیمت والی ایک ڈھال کے بدلے میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا۔

۳۸۰ ⑲عن أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ یَسْرِقُ بَیْضَةً فَتُقْطَعُ یَدُهُ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُهُ⑲

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس چور پر اللہ کی لعنت ہو جو ایک انڈہ چوری کرتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے یا رسی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

۳۸۱ ⑳ عن صَفْوَانَ بنِ أُمَیَّةَ أَنَّهُ طَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلَّی ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهُ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأسِهِ فَنَامَ فَأَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأسِهِ فَأَخَذَهُ فَأَتَی النَّبِیَّ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا سَرَقَ رِدَائِی فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ أَسَرَقْتَ رِدَاءَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذْهَبَا بِهِ فَاقْطَعَا یَدَهُ قَالَ صَفْوَانُ: مَاکُنْتُ أُرِیدُ أَنْ تُقْطَعَ یَدُهُ فِی رِدَائِی فَقَالَ لَهُ فَلَولاَ قَبْلَ هَذَا⑳ رَاجِع: ۳۳۸

حضرت صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز پڑھی، پھر اپنی چادر کو لپیٹا اور اسے سر کے نیچے رکھ کر سو گئے۔ ایک چور آیا، اس نے چادر کو ان کے سر کے نیچے سے کھسکا لیا، انہوں نے اس چور کو پکڑ لیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے اور کہا: اس آدمی نے میری چادر چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تم نے اس کی چادر چوری کی ہے؟ تو اس نے اثبات میں جواب دیا: آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس چور کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ صفوان کہنے لگے: میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میری چادر کے بدلے میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کام تو نے پہلے کیوں نہ کیا؟

۳۸۲ ㉑عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَیبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَیْنَةَ أَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: کَیفَ تَرَی یَا رَسُولَ اللهِ فِی حَرِیسَةِ الْجَبَلِ؟ قَالَ هِیَ وَمِثْلُهَا وَالنَّکَالُ، لَیسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الْمَاشِیَةِ قَطْعٌ إِلاَّ مَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیهِ قَطْعُ الْیَدِ، وَمَالَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ قَالَ: یَارَسُولَ اللهِ کَیْفَ تَرَی فِی الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ قَالَ: هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّکَالُ وَلَیسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلاَّ مَا آوَاهُ الْجَرِینُ، فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِینِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیهِ قَطْعٌ وَمَالَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ

قَالَ: فَکَیفَ تَرَی فِیمَا یُوجَدُ فِی طَرِیقِ الْمِیْتَاءِ، وَفِی الْقَرْیَةِ الْمَسْکُونَةِ؟ قَالَ عَرِّفْهُ سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ بَاغِیهِ فَادْفَعْهُ إِلَیهِ، وَ إِلاَّ فَشَأْنُکَ بِهِ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا یوماً مِنَ الدَّهْرِ، فَأَدِّهَا إِلَیهِ وَمَاکَانَ فِی طَرِیقٍ غَیرِ الْمِیْتَاءِ، وَالْقَرْیَةِ غَیرِ الْمَسْکُونَةِ، فَفِیهِ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ

قَالَ: کَیفَ تَرَی فِی ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: طَعَامٌ مَأکُولٌ لَکَ أَوْ لأَخِیکَ أَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلَی أَخِیکَ ضَالَّتَهُ

---

⑲ صحیح مسلم (٤٣٨٤)

⑳ صحیح سنن النسائي (٤٥٣٥، ٤٥٣٣)؛ سنن الدارمي (٢٣٠٤)؛ مؤطا مالك ٢/ ٨٣٥؛ نصب الراية ٣/ ٣٦٩ وفي تنقیح الرواة أن حدیث صفوان صحیح

قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ كَيفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الإِبِلِ؟ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا ، مَعَهَا سِقَائُهَا وَحِذَائُهَا ، وَلايُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَأْكُلُ الْكَلاءَ وَتَرِدُ الْمَاءَ ، دَعْهَا حَتَّى يَأْتِي طَالِبُهَا[61] أُنظُر:٧٥٤

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اُن کے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے بیان کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلہ کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! پہاڑ پر واقع باڑے کے جانور کی چوری کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ فرمایا: چوری کرنے والے پر وہ جانور بھی اور اس کے ساتھ اس کی قیمت کے برابر تاوان ہے۔ ایسے مویشیوں میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے، مگر وہ چیز جس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی اور جو چیز ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے تو اس کی سزا اس کی قیمت کے برابر تاوان اور کوڑے ہیں۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ پھل اور اس کے برابر تاوان بھی دے گا اور سزا (بھی پائے گا) اور لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے مگر جو کھیت کے اندر (محفوظ) ہوں (ان پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ہے)۔ کھیت کے اندر سے جو کچھ اُٹھائے گا، اگر وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچے تو اس میں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور جو چیز ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے، اس میں تاوان اور کوڑوں کی سزا ہوگی۔

اُنہوں نے کہا: آپ ﷺ آباد (جہاں لوگوں کی چلت پھرت زیادہ ہو) راستے یا رہائشی بستی سے ملنے والی چیز کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر اسے تلاش کرنے والا آ جائے تو اسے دے دو، ورنہ جو تیری مرضی اور اگر اس چیز کا طالب زمانے (یعنی زندگی) میں کسی ایک دن (بھی) آ جائے تو اسے دے دو۔ اور جو چیز ویران راستے یا بے آباد بستی میں ملے تو اس میں اور دفینہ (خزانے) میں پانچواں حصہ ہے۔ اُنہوں نے کہا: گم شدہ بکری کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو کھانا ہے تو یا تیرا بھائی کھا سکتے ہیں یا بھیڑیا کھا جائے گا۔ اپنے بھائی کی گم شدہ بکری کو باندھ رکھو۔ اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گم شدہ اونٹ کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا واسطہ ہے، جبکہ اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا نما پاؤں موجود ہیں، بھیڑیے سے اس کو خطرہ نہیں ہے، وہ گھاس کھائے گا، پانی پیئے گا، اسے چھوڑ دو، یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا آ جائے۔

چور کے اعتراف پر ہاتھ کاٹنا

٣٨٣ [62]عن أَبِى أُمَيَّةَ الْمَخزُومِى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِىَ بِلِصٍّ قَدْ اعْتَرَفَ إعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ: بَلَى ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَينِ أَوْ ثَلاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِىءَ بِهِ فَقَالَ: إِسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ: اللهم تُبْ عَلَيْهِ ثَلاثًا[63]

حضرت ابوامیہ مخزومیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا، جس نے اعتراف جرم کر لیا تھا، لیکن اس سے مسروقہ مال برآمد نہ ہو سکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں (میں نے چوری کی

[61] سنن الدارقطني ٤/ ٢٣٦؛ مسند أحمد ٢/ ١٨٦

[62] ضعيف سنن أبي داود (٩٤٣)

ہے) پھر آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہی بات پوچھی، بالآخر آپ کے حکم کے مطابق اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اسے دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے بخشش طلب کر اور توبہ کر لے۔ اس نے کہا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما لے۔

٣٨٤ ⑫عن أَبِي هُرَيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالُوا: يارَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا قَدْ سَرَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا إِخالُهُ سَرَقَ قَالَ السَّارِقُ: بَلَى يارَسُولَ اللهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: إِذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ ثُمَّ ائْتُونِي بِهِ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ تُبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تُبْتُ إِلَى اللهِ قَالَ تَابَ اللهُ عَلَيْكَ⑬ أُنظر: ٣٨٧

حضرت ثوبان، وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے ایک چادر چوری کی تھی، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے چوری کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس نے چوری کی ہے؟ چور نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور کاٹ دو، پھر اسے داغو اور میرے پاس لے آؤ، جب اس کا ہاتھ کاٹ کر لایا گیا تو فرمایا: اللہ سے توبہ کر، اس نے جواباً کہا: میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری توبہ قبول کرے۔

٣٨٥ ⑭ عن عَبْدِ الرَّحْمَن بنِ ثَعْلَبَةَ الأنْصَارِي عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ عَمرَو بْنَ سَمرَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِي فُلَانَ فَطَهِّرنِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا إِفْتَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقُطِعَتْ يَدُهُ. قَالَ ثَعْلَبَةُ: أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ وَقَعَتْ يَدُهُ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي طَهَّرَنِي مِنْكِ أَرَدْتِ أَنْ تُدْخِلِي جَسَدِيَ النَّارَ⑭

حضرت عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاریؒ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں نے فلاں شخص کا اونٹ چوری کرلیا ہے، لہٰذا مجھے پاک کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے کہا: ہمارا ایک اونٹ گم ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ ثعلبہ کہتے ہیں میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا جب اس کا ہاتھ نیچے گرا تو وہ کہہ رہا تھا کہ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے مجھے (اے ہاتھ) تجھ سے پاک کردیا، تو چاہتا تھا کہ میرے سارے جسم کو آگ میں داخل کردے۔

قطع ید کہاں سے اور زخم کو داغنا؟

٣٨٦ ⑮ عَنْ حَجِيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ عَلِيًا قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْمَفْصَلِ وَحَسَمَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَيُورُ الْحُمُرِ⑮

حضرت حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ چور کا ہاتھ کلائی سے کاٹ کر، اسے داغ دیتے، گویا میں ان چوروں کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ ایسے ہیں جیسے گدھوں کے ذکر۔

⑫ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٢٧١؛ سنن النسائي ٤٨٧٧؛ مصنف عبد الرزاق(٨٩٢٣) ⑬ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٦٢)
⑮ ضعيف سنن النسائي (٣٤٥)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٢٧١، ٢٧٢

۳۸۷ ⑯عن أَبِی هُرَيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِیَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا قَدْ سَرَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا إِخَالُهُ سَرَقَ قَالَ السَّارِقُ: بَلَى يَارَسُولَ اللهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: إِذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ ثُمَّ ائْتُونِي بِهِ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ تُبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تُبْتُ إِلَى اللهِ قَالَ تَابَ اللهُ عَلَيكَ ⑯ رَاجِع:۳۸٤

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے ایک چادر چوری کی تھی، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے چوری کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس نے چوری کی ہے؟ چور نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور کاٹ دو، پھر اسے داغو اور میرے پاس لے آؤ، جب اس کا ہاتھ کاٹ کر لایا گیا تو فرمایا: اللہ سے توبہ کر، اس نے جواباً کہا: میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری توبہ قبول کرے۔

چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس پر مزید تاوان ڈالنا

۳۸۸ ⑰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ عَوفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَ يُغْرَمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الحَدُّ⑰

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور پر جب حد قائم کردی جائے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ کیا جائے گا۔

۳۸۹ ⑱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ قَالَ لاَ غُرْمَ عَلَيْهِ⑱

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا، آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، فرمایا: اس پر تاوان نہیں ہے۔

عادی چور کی سزا

۳۹۰ ⑲عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اُقْتُلُوهُ. فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ. فَقَالَ: اقْطَعُوهُ قَالَ: فَقُطِعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ: اقْطَعُوهُ. قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ. فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ: اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: أُقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ: إِقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَينَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَينَا عَلَيهِ الْحِجَارَةَ⑲

حضرت جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے تو صرف چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے دوسری مرتبہ لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ عرض کی گئی: اس نے تو صرف چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا دوسرا ہاتھ بھی

---

⑯ السنن الکبرٰی للبیهقي ۸/ ۲۷۱؛ سنن النسائي ٤۸۷۷؛ مصنف عبد الرزاق(۱۸۹۲۳) ⑰سنن النسائي۸/ ۹۳ (مرسل)

⑱ سنن الدارقطني۳/ ۱۸۳، ۱۸۲

⑲ صحیح سنن أبي داود (۳۷۱۰)؛ ضعیف سنن النسائي (۳۷۰۰)؛ سنن النسائي (٤۹۷۸)؛ السنن الکبرٰی ۸/ ۲۷۲

کاٹ دو۔ اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے تیسری مرتبہ لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ عرض کیا گیا، اس نے تو صرف چوری کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر چوتھی مرتبہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ عرض کیا گیا: اس نے تو صرف چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ پھر اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم اسے لے کر چلے، اور ہم نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر اسے کھینچ کر ایک کنویں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر وغیرہ پھینک دیے۔

۳۹۱ ⑥عن الحَارِثِ بنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّ النَبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِعَبْدٍ سَرَقَ فَأُتِيَ بِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ السَّادِسَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ السَّابِعَةَ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ الثَّامِنَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ⑥

حضرت حارث بن عبداللہ بن ابو ربیعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک غلام لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ اسے چار مرتبہ آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے معاف کر دیا، لیکن جب پانچویں دفعہ اسے لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ چھٹی مرتبہ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔

بھگوڑے غلام کا چوری کرنا

۳۹۲ ⑦عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ الآبِقِ إِذَا سَرَقَ قَطْعٌ وَلاَ عَلَى الذِّمِّيِّ⑦

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: بھگوڑا غلام اور ذمی اگر چوری کرے تو ان کے لئے ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔

بچوں کے اغوا کی سزا

۳۹۳ ⑧عن عائشة أَنَّ النَبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ⑧

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جو بچوں کو اغواء کر کے انہیں کسی دوسرے علاقہ میں فروخت کر دیتا تھا، اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

مال کی حفاظت کے لئے ہر ممکنہ اقدام کی ترغیب

۳۹۴ ⑨عن عبادة بن الصامت أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الدَّارُ حَرَمٌ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيكَ حَرَمَكَ فَاقْتُلْهُ⑨

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر حرم ہے جو تیرے حرم میں داخل ہو، اسے قتل کر دے۔

۳۹۵ ⑩عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ

---

⑥ مصنف عبد الرزاق (۱۸۷۷۳)؛ السنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۲۷۳ ، ۲۷۵؛ سنن الدارقطني ۳/ ۱۸۱

⑦ المستدرك للحاكم ٤/ ۳۸۲ (صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)؛ سنن الدارقطني ۳/ ۸٦

⑧ سنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۲٦۸؛ سنن الدارقطني ۳/ ۲۰۲، ۲۰۵؛ ضعيف سنن النسائي (۳۷۲)

⑨ مسند أحمد ٥/ ۳۲٦ (۲۲۸۲٤) 'ضعيف'

أَخَذَ مَالِي!قَالَ فَلَاتُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ. أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: قَاتِلْهُ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: فَأَنْتَ شَهِيدٌ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ ⓺

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی آدمی میرا مال چھیننا چاہے؟ آپ نے جواب دیا: تو اس اپنا مال مت دے۔ اس نے کہا: اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اس سے لڑائی کر، اس نے کہا: اگر وہ مجھے قتل کردے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تو شہید ہے۔ اس نے کہا: اگر میں اسے قتل کردوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

۳۹۶ ⓹ عن سَعِيدِ بنِ زَيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ⓺

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ بھی شہید ہے۔

۳۹۷ ⓻عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ⓻

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

۳۹۸ ⓼عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جاء رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِّيَ عَلَى مَالِي؟ قَالَ فَانْشُدِ اللهَ قَالَ: فَإِنْ أَبَوا عَلَيَّ؟ قَالَ: أَنْشُدِ اللهَ، قَالَ: فَإِنْ أَبَوا عَلَيَّ؟ قَالَ فَانْشُدِ الله قَالَ: فَإِنْ أَبَوا عَلَيَّ؟ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ ⓼

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: اگر میرے مال پر دست درازی کی جائے (تو میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے جواب دیا: ان پر اللہ کی قسم ڈال۔ اس نے کہا: اگر وہ نہ مانیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر پھر اللہ کی قسم ڈال۔ اس نے پھر پوچھا: اگر وہ پھر بھی نہ مانیں تو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر پھر اللہ کی قسم ڈال۔ اس نے دوبارہ پوچھا: اگر وہ نہ مانیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تو اس سے لڑائی کر، اگر تو مارا گیا تو جنت میں جائے گا، اگر تو نے اُنہیں ماردیا تو وہ جہنم میں جائیں گے۔

چوری کی سزا سے درگزر کی بعض صورتیں

ایسی چوری جس میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

۳۹۹ ⓽عن عُبَادَةَ بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ: أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ* سُنْبُلًا

⓸ صحيح مسلم (٣٥٨)

⓹ صحيح سنن الترمذي (١١٤٨)

⓺ صحيح مسلم (٣٥٩)؛ صحيح سنن الترمذي (١١٤٧).　⓻ مسند أحمد ٢/ ٣٣٩(٨٤٥٦)'صحيح'

فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوبِي فَجاء صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوبِي فَأَتَيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَاعَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلاَ أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ قَالَ سَاغِبًا** وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوبِي وَأَعْطَانِي وَسَقًا أَوْ نِصْفَ وَسَقٍ مِنْ طَعَامٍ ⑱

حضرت عبادہ بن شرحبیل کا بیان ہے کہ مجھے قحط نے آلیا میں مدینہ کے ایک باغ میں داخل ہو گیا اور وہاں سے ایک بالی توڑ کر کھالی اور کچھ اپنے کپڑے میں ڈال لیا۔ باغ کا مالک آیا تو اس نے مجھے مارا اور میرا کپڑا چھین لیا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (اور اس زیادتی کے بدلے کی استدعا کی) آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: وہ بے خبر تھا، تو نے اسے خبردار نہیں کیا، وہ بھوکا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔ پھر آپ ﷺ کے حکم پر اس نے میرا کپڑا بھی واپس کر دیا اور مجھے خوراک کا ایک یا نصف وسق دیا۔

٤٠٠ ⑲عن عُمَير مَولَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ سَادَتِي نُرِيدُ الْهِجْرَةَ حَتَّى أَنْ دَنَونَا مِنَ الْمَدِينَةِ. قَالَ: فَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ وَ خَلَّفُونِي فِي ظَهْرِهِمْ. قَالَ: فَأَصَابَنِي مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ. قَالَ: فَمَرَّ بِي بَعْضُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لِي: لَوْ دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ فَأَصَبْتَ مِن ثَمَرِ حَوائِطِهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا فَقَطَعْتُ مِنْهُ قِنْوَينِ فَأَتَانِي صَاحِبُ الْحَائِطِ فَأَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَخْبَرَهُ خَبَرِي وَعَلَيَّ ثَوبَانِ فَقَالَ لِي: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَ: خُذْهُ وَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَائِطِ الآخَرَ. وَخَلَّى سَبِيلِي ⑲

حضرت ابواللحم کے غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ ہجرت کی غرض سے نکلا، جب ہم مدینہ کے قریب آئے تو میرے مالک مدینہ میں داخل ہو گئے اور مجھے پیچھے چھوڑ گئے۔ مجھے سخت بھوک لگی، اچانک مدینہ سے نکلنے والے کچھ لوگ میرے پاس سے گزرے، انہوں نے مجھے کہا کہ مناسب ہوگا کہ تم مدینہ میں داخل ہو کر کسی باغ سے پھل لے کر کھالو، میں نے ایک باغ میں داخل ہو کر دو خوشے توڑ لئے۔ باغ کا مالک میرے پاس آیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور آپ ﷺ کو میرے بارے میں بتلایا۔ میرے پاس دو کپڑے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ان دونوں میں سے اچھا کون سا ہے؟ تو میں نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تو لے لے اور دوسرا کپڑا باغ کے مالک کو دے۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

٤٠١ ⑳ عن أَبِي سَعِيدِ الخُدْرِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَجُلان حَتَّى أَشْرَفَا عَلَى حَوائِطَ فَإِذَاهُم فِي حَائِطٍ فَنَزَلَ أَحَدُهُمَا وَ فَرِقَ الآخَرُ فَأَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ جَعَلَ يَحْثِي فِي ثِيَابِهِ وَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِط فَانْتَزَعَ ثَوبَهُ وَأَوْثَقَهُ إِلَى نَخْلَةٍ وَأَخَذَ شَظِيَةً فَأَوجَعَهُ ضَرْبًا ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ وَقَالَ: وَجَدْتُ هَذَا فِي حَائِطِي أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ جَعَلَ يَحثِي فِي ثِيَابِهِ. فَقَالَ الآخَرُ:

---

⑱ صحيح سنن أبي داود (٢٢٨١)؛ صحيح سنن النسائي (٤٩٩٩)؛ مسند أحمد ٤/ ١٦٧؛ مستدرك للحاكم ٤/ ١٣٣

* الفرك: القطع وأفرك السنبل صار فريكًا:وهو اول ما يصلح أن يفرك ليؤكل. (معجم الوسيط)

** ساغبًا: أي جائعًا (النهاية ٢/ ٩٣٧)

⑲ مسند أحمد ٥/ ٢٢٣(٢١٩٩٢)'حسن'؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٦٣

يَارَسُولُ اللهِ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبِي وَنَحْنُ جَائِعَانِ فَأَمَّا أَنَا فَنَزَلْتُ وَ أَمَّا صَاحِبِي فَفَرِقَ فَأَكَلْتُ وَأَخَذْتُ لِصَاحِبِي فَجَاءَ هَذَا فَفَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ :انْطَلِقْ فَأَعْطِهِ ثَوبَهُ وَكِلْ لَه وَسْقًا مَكَانَ مَا ضَرَبْتَهُ⑧⓪

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، ایک دفعہ آپ ﷺ کے صحابہؓ کو بھوک کا سامنا کرنا پڑا، ان میں سے دو آدمی آئے اور انہوں نے چار دیواری کے اوپر سے جھانکا، سامنے باغ تھا۔ ایک آدمی تو باغ میں داخل ہوگیا لیکن دوسرا ڈر گیا۔ داخل ہونے والے نے خوب سیر ہوکر پھل کھایا اور اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے میں پھلوں کو بھرنا شروع کردیا۔ اچانک باغ کا مالک آ گیا اور اس نے اس کا کپڑا چھین کر اسے ایک کھجور کے تنے سے باندھ دیا اور ایک لاٹھی لے کر اسے مارا، پھر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا: میں نے اس کو اپنے باغ میں دیکھا کہ اس نے سیر ہوکر پھل کھائے اور پھر اپنے کپڑے میں بھرنا شروع کردیئے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم دو ساتھی بھوکے تھے، اس باغ کے پاس آئے، میں تو باغ میں داخل ہوگیا، ساتھی خوف زدہ ہوگیا، میں نے پھل کھائے اور اپنے ساتھی کے لئے ساتھ لے لئے تو یہ شخص آ گیا اور اس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے باغ کے مالک سے کہا: چل اس کا کپڑا واپس کر اور جو تو نے اسے مارا ہے، اس کے بدلے میں اسے ایک وسق پھل دے۔

۴۰۲ ⑧① عن رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَقَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلاَ كَثَرٍ⑧①

حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: پھل یا گودے (جو کھجور کے درخت کے اندر سے نکلتا ہے) میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔

۴۰۳ ⑧② عن حَسَن قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَارِقٍ سَرَقَ طَعَامًا فَلَمْ يَقْطَعْهُ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ الَّذِي مِنْ نَهَارِهِ لَيسَ لَهُ بَقَاءٌ الثَّرِيدِ وَاللَّحْمِ وَمَا أَشْبَهُهُ فَلَيسَ فِيهِ الْقَطْعُ لَكِنْ يُعَزَّرُ⑧②

حضرت حسنؒ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسا چور لایا گیا جس نے کھانا چوری کیا تھا، آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ سفیان کہتے ہیں: یہ ثرید یا گوشت یا اس طرح کا کوئی دوسرا کھانا تھا جو ایک آدھ دن میں خراب ہوجاتا ہے۔ اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں بلکہ تعزیر لگائی جائے گی۔

۴۰۴ ⑧③ عن جَنَادَةَ بنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لاَ تُقْطَعُ الأَيْدِي فِي السَّفَرِ⑧③

حضرت جنادہ بن ابوامیہ کہتے ہیں کہ میں نے بسر بن ابوارطاۃ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

---

⑧⓪ المعجم الأوسط للطبراني (٤١٣٣)؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٦٥ (فيه عبد الله بن عرارة وثقه أبوداود وضعفه جماعة)

⑧① صحيح سنن النسائي (٤٥٩٣-٤٥٩٥، ٤٦٠٩)؛ صحيح سنن أبي داود (٤٣٨٨)؛ سنن الدار قطني ٣/ ١٨٧

⑧② مصنف عبد الرزاق (١٨٩١٥) ⑧③ صحيح سنن النسائي (٤٦١٠)

مالک کی اجازت کے بغیر مویشی کا دودھ دوہنا منع

۴۰۵ ⑧۳ عن عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لايَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرَءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خزَانَتِهِ فَيُنْتَقَلْ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تُخْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتَهُمْ فَلايَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِهِ⑧۴

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ مت نکالے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے گودام میں جائے اور دیکھے کہ اس کو توڑ کر اس کا کھانا نکال لیا گیا ہے؟ مویشیوں کے تھن میں اپنے مالکوں کے لئے غذا کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں، اس لئے کوئی کسی کے مویشی کا دودھ مت نکالے سوائے مالک کی اجازت کے۔

۴۰۶ ⑧۵ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ رَأَيْنَا إِبِلًا مَصْرُورَةً بِعُضَاةِ الشَّجَرَةِ فَثُبْنَا إِلَيهَا فَنَادَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَجَعْنَا إِلَيهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الإِبِلُ لأَهْلِ بَيتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ هُوَ قُوتُهُمْ وَيُمْنُهُمْ بَعْدَ اللهِ أَيَسُرُّكُمْ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى مَزَاوِدِكُمْ فَوَجَدْتُمْ مَافِيهَا قَدْ ذُهِبَ بِهِ أَتَرَونَ ذَلِكَ عَدْلًا؟ قَالُوا: لاَ. قَالَ: فَإِنَّ هَذَا كَذَلِكَ، قُلْنَا: أَفَرَأَيتَ إِنْ احْتَجْنَا إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ؟ فَقَالَ: كُلْ وَلاَتَحْمِلْ، وَاشْرَبْ وَلاتَحْمِلْ⑧۶

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔ اچانک ہم نے کانٹوں والے ایک بڑے درخت کے پاس ایک اونٹنی دیکھی، جس کے تھن بندھے ہوئے تھے۔ ہم اس کی طرف لپکے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی تو ہم آپ ﷺ کی طرف واپس لوٹ آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹنی ایک مسلمان گھرانے کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بعد ان کی غذا اور روزی کا سہارا ہے۔ کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اگر تم اپنے گوداموں کی طرف واپس جاؤ اور دیکھو کہ وہاں کا سارا سامان نکال لیا گیا ہے کیا تم اسے عدل کہو گے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اسی طرح ہے۔ ہم نے کہا! ہمیں بتائیے اگر ہمیں کھانے اور پینے کی ضرورت ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اور پیو، لیکن ساتھ مت اٹھاؤ۔

مالِ خمس میں آنے والے غلام کا مالِ خمس میں سے ہی چوری کرنے پر اس کا ہاتھ کاٹنا

۴۰۷ ⑧۶ عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمْسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمْسِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَقْطَعْهُ وَقَالَ: مَالُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا⑧۷

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مالِ خمس میں آئے ہوئے غلاموں میں سے ایک غلام نے مالِ خمس میں سے چوری کر لی۔ اس

⑧۴ صحيح البخاري (۲٤۳۵)، صحيح مسلم (۱۷۲٦)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۱۸٦٤)؛ مصنف ابن أبي شيبة ۷/ ٤۹

⑧۶ ضعيف سنن ابن ماجه (۵۰۵)

⑧۷ ضعيف سنن ابن ماجه (۵٦٤)؛ السنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۲۸۲؛ تلخيص الحبير ٤/ ٦۹؛ إرواء الغليل (۲٤۲٤) (إسناده ضعيف)

معاملے کو نبی ﷺ تک لے جایا گیا، لیکن آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور فرمایا: اللہ کا مال ہے، بعض نے بعض کو چوری کر لیا ہے۔

مال غنیمت میں خیانت شدہ مال کو جلانا اور خیانت کرنے والے کو سزا دینا

۴۰۸ ⑧⑦عن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ أَحْرَقُوا مَتَاعَ الْغَالِ وَمَنَعُوهُ سَهْمَهُ وَضَرَبُوهُ⑧⑦

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا سامان جلا دیا اور مال غنیمت سے اس کا حق روک لیا اور اسے سزا دی۔

۴۰۹ ⑧⑧ عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَقَالَ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ⑧⑧

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے آدمی کو پاؤ جس نے خیانت کی ہو تو اس کا سامان جلا دو اور اسے سزا دو، راوی کا بیان ہے کہ اس کے سامان میں ایک قرآن مجید کا نسخہ بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

چوری کی بھرپور تفتیش کرنا

۴۱۰ ⑧⑨ عَنْ قَتَادَةَ بنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوا أُبَيْرِقٍ: بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشِّعْرَ يَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ: قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَلِكَ الشِّعْرَ قَالُوا: وَاللهِ مَايَقُولُ هَذَا الشِّعْرَ إِلاَّ هَذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ: وَقَالُوا ابنُ الأُبَيْرِقِ قَالَهَا.

قَالَ: وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيفٌ فَعُدِّيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتْ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ: يَا ابنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِّيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ: فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا: قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أُبَيرِقَ اِسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نَرَى فِيمَا نَرَى إِلاَّ عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ: وَكَانَ بَنُوا أُبَيرِقَ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ

---

⑧⑦ السنن الكبرىٰ للبيهقي ۹/ ۱۰۲

⑧⑧ السنن الكبرىٰ للبيهقي ۹/ ۱۰۳ (ضعيف)

فِي الدَّارِ: وَاللهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلاَّ لَبِيدَ بنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صَلاَحٌ وَإِسْلاَمٌ. فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدُ اِخْتَرَطَ سَيفَهُ وَقَالَ: أَنَا أَسْرِقُ؟ فَوَاللهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هَذِهِ السَّرِقَةَ. قَالُوا إِلَيكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشُكْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي: يَا ابنَ أَخِي لَوْ أَتَيتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ. قَالَ قَتَادَةُ: فَأَتَيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَهْلَ بَيتٍ مِنَّا أَهْلُ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بنِ زَيدٍ فَنَقَبُوا مَشْرَبَةً لَهُ وَأَخَذُوا سِلاَحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَينَا سِلاَحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلاَحَاجَةَ لَنَا فِيهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَمُرُ فِي ذَلِكَ. فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوا أُبَيرِقٍ أَتَوا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسِيرُ بنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ. فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ قَتَادَةَ بنَ نُعْمَانَ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلَى أَهْلِ بَيتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلاَمٍ وَصَلاَحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيرِ بَيِّنَةٍ وَلاَثَبْتٍ. قَالَ قَتَادَةُ: فَأَتَيتُ رَسُولَ اللهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ ﷺ: عَمَدْتَ إِلَى أَهْلِ بَيتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلاَمٌ وَصَلاَحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسِّرْقَةِ عَلَى غَيرِ ثَبْتٍ وَبَيِّنَةٍ؟ قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَأَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ: يَا ابنَ أَخِي! مَا صَنَعْتَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: اللهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَينَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ وَلاَ تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا*﴾ بَنِى أُبَيرِقٍ ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللهَ**﴾ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ. فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالسِّلاَحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ: لَمَّا أَتَيتُ عَمِّي بِالسِّلاَحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَا أَوْ عَسَا فِي الْجَاهِلِيَةِ وَكُنْتُ أَرَى أَنَّ إِسْلاَمَهُ مَدْخُولًا فَلَمَّا أَتَيتُهُ قَالَ: يَا ابنَ أَخِي! هُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ. فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلاَمَهُ كَانَ صَحِيحًا. فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لَحِقَ بَشِيرٌ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سَلاَفَةَ بِنْتِ سَعْدِ بنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا***﴾[89] أُنْظُر:۷۱۸

حضرت قتادہ بن نعمانؓ سے مروی ہے کہ ہمارے خاندان میں ایک گھرانا بنواُبیرق تھا جوکہ تین بھائی تھے: بشر، بشیر اور مبشر۔ بشیر منافق تھا جوشعروں میں صحابہ کرامؓ کی ہجو (برائی) کرتا تھا۔ پھر وہ اس شعر کو عربوں کے کسی شاعر کے ساتھ غلط منسوب کر کے کہتا: فلاں شخص نے ایسے ایسے کہا ہے۔ صحابہ کرامؓ جب اس شعر کو سنتے تو کہتے: اللہ کی قسم! یہ شعر اس خبیث کے علاوہ کسی اور نے نہیں کہے۔ یا وہ میرے چچا کے بقول یوں کہتے کہ یہ شعر ابن اُبیرق نے کہے ہیں۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ وہ لوگ اسلام میں بھی اور جاہلیت میں بھی محتاج اور فاقہ کش تھے اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور اس آدمی (یعنی میرے چچا کو) جب کچھ میسر ہوتا اور ملک شام سے کوئی غلہ کا تاجر میدہ لے کر آتا تو وہ اس سے خاص اپنے لئے خرید لیتا، جبکہ دوسرے خاندان والوں کا کھانا کھجور اور جو ہی رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایک تاجر شام سے آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے اس سے کچھ میدہ خرید لیا اور اسے ایک کمرے میں رکھ دیا۔ اس کمرے میں تلوار اور زرہ کی صورت میں اسلحہ بھی رکھا ہوا تھا۔ پھر ایک دن اس کے گھر پر یہ اُفتاد پڑی کہ کمرے میں نقب لگا کر کھانا اور اسلحہ چرالیا گیا، اگلے دن میرے چچا رفاعہ

---

[89] صحيح سنن الترمذي (٢٤٣٣)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٨٥؛ (صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه)

* النساء ٤:١٠٥ ** النساء ٤:١٠٦ *** النساء ٤:١١٥

میرے پاس آئے اور کہا: اے بھتیجے! گذشتہ رات ہم پر یہ ظلم ہوگیا کہ ہمارے کمرے میں نقب لگا کر ہمارا کھانا اور اسلحہ چرا لیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے اہل محلّہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو ہمیں کسی نے بتایا کہ اس رات ہم نے بنو اُبیرق کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہمارا یہی خیال ہے کہ وہ تمہارے ہی کھانے پر ہوگی۔ (یعنی جو چوری ہوگیا ہے) جب بنو اُبیرق سے پوچھا گیا تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اہل محلّہ سے پوچھ گچھ کے بعد ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ تمہارا چور لبید بن سہل ہے اور وہ ایک نیک مسلمان آدمی تھا۔ جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار سونت لی اور کہا: کیا میں نے چوری کی ہے؟ اللہ کی قسم! تم پر یہ تلوار چلاؤں گا یا تم اس چوری کو ظاہر کردو گے۔ اُنہوں نے کہا: اے آدمی! اس تلوار کو ہم سے دور کرلو، تو چور نہیں ہے۔ پھر اس چوری کے متعلق اہل محلّہ سے دوبارہ پوچھ گچھ کی تو ہمیں یقین ہوگیا کہ بنی اُبیرق ہی چور ہیں۔ میرے چچا نے مجھ سے کہا: اے بھتیجے! اگر تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے اور اس بات کا تذکرہ کرے (تو کیا ہی اچھا ہو)۔

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: ہمارے خاندان میں سے ایک گھرانا بڑا ظالم ہے، اُنہوں نے میرے چچا رفاعہ کے گھر میں گھس کر کمرے میں نقب لگایا اور اسلحہ اور کھانے کا سامان چرا لے گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ہتھیار ہمیں واپس کردیں، کھانے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اس بارے میں فیصلہ کرتا ہوں۔ بنو اُبیرق نے جب یہ بات سنی تو وہ اپنے ایک آدمی جس کا نام اُسیر بن عروہ تھا، کے پاس آئے اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی اور اس بارے میں محلّہ والوں میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہوئے اور اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! قتادہ بن نعمانؓ اور اس کے چچا نے ایک مسلمان اور نیک خاندان پر جان بوجھ کر بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے چوری کا الزام لگایا ہے۔ قتادہؓ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ایک نیک اور مسلمان خاندان پر بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے جان بوجھ کر چوری کا الزام لگایا ہے؟ قتادہ نے کہا: میں وہاں سے واپس پلٹا، میں سوچ رہا تھا کہ اچھا ہوتا، اگر مال ضائع ہوجاتا اور میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات نہ کرتا۔ میرا چچا میرے پاس آیا۔ اور کہا: اے بھتیجے! تو نے کیا کیا ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ فرمایا ہے۔ تو وہ کہنے لگے: اللہ مددگار ہے۔ پھر زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا﴾ ''ہم نے تیری طرف کتاب اس لئے نازل کی ہے، تاکہ تو اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اور تو خائنوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ ہو۔ (یعنی بنی اُبیرق کی طرف سے) اور جو تو نے کہا ہے، اس بارے میں اللہ سے بخشش طلب کر۔'' جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اسلحہ لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے رفاعہ کی طرف لوٹا دیا، قتادہ کہتے ہیں: جب میں اپنے چچا کے پاس اسلحہ لایا تو وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور جاہلیت کے زمانے سے ان کی بینائی کمزور ہو چکی تھی، میرا خیال تھا کہ ان کے اسلام میں کچھ خلل ہے۔ جب میں اسلحہ ان کے پاس لایا تو اُنہوں نے کہا: اے بھتیجے! یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے تو میں نے جان لیا کہ ان کا اسلام صحیح ہے۔ جب قرآن کی

یہ آیات اُتریں تو بشیر مشرکوں سے مل گیا اور سلافہ بن سعد بن سمیہ کے ہاں جا ٹھہرا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِيْرًا﴾ ''جو ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور مؤمنوں کی راہ سے الگ ہو کر چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرتا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔''

معاملے کی پوری تحقیق اور انصاف کے ساتھ فیصلہ

٤١١ ⑨⓪ عن السدى قَالَ: اِخْتَصَمَ إلى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلاَن غَنِيٌّ وَفَقِيرٌ فَكَان ضِلْعُهُ مَعَ الْفَقِيرِ يَرَى أَنَّ الْفَقِيرَ لَايَظْلِمُ الْغَنِيَ فَأَبَى اللهُ إِلاَّ أَنْ يَقُومَ بِالْقِسْطِ فِي الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ*﴾ ⑨⓪ رَاجِع:١٥

حضرت سدی بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے جن میں ایک تونگر اور دوسرا فقیر تھا۔ آپ ﷺ کا جھکاؤ فقیر کی طرف تھا، کیونکہ آپ ﷺ کا خیال تھا کہ فقیر تونگر پر ظلم نہیں کرسکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو تونگر اور فقیر کے بارے میں انصاف قائم کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ﴾ ''اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور اللہ کی خوشنودی کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ۔''

❹ شراب نوشی

شرابی کی سزا

٤١٢ ⑨① عن أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اِضْرِبُوهُ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِب بِثَوبِهِ فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَومِ أَخْزَاكَ اللهُ، قَالَ: لاتَقُولُوا هَكَذَا، لاتُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ⑨①

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، فرمایا: اسے مارو! ابو ہریرہؓ نے کہا: ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے، کوئی جوتے سے اور کوئی کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب وہ چلا گیا تو بعض لوگوں نے اس کے بارے میں کہا اللہ تجھے رسوا کرے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو! اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

---

⑨⓪ الدر المنثور ٢/ ٢٣٤، تفسير الطبري ٩/ ٣٠٣، أسباب النزول للواحدي ١٧٨

* النساء ٤:١٣٥

⑨① صحيح البخاري (٦٧٧٤-٦٧٧٧)؛ صحيح سنن الترمذي (١١٦٨)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٥٨-٣٧٦٠، ٣٧٦٦، ٣٧٦٧)

٤١٣ ⑨٢ عن مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ⑨٢

حضرت معاویہؓ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شراب پی اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر وہ چوتھی دفعہ شراب پیئے تو اسے قتل کر دو۔

٤١٤ ⑨٣وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ. وَفِي رِوَايَةِ قُبَيْصَةَ بنِ ذُوَيبٍ قَالَ: فَرُفِعَ الْقَتلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً⑨٣

جابرؓ بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا، جس نے چوتھی دفعہ شراب پی تھی، آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگوائے، قتل نہیں کروایا، اور قبیصہؓ بن ذویب کی روایت میں ہے کہ (شرابی کے) قتل کو ختم کر دیا گیا اور یہ رخصت کے طور پر تھا۔

٤١٥ ⑨٤عن السَّائِبِ بنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ⑨٤

حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ کے دور میں، اسی طرح حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہم شرابی کو لاتے تو اسے ہاتھوں، جوتوں اور کپڑوں سے مارنا شروع کر دیتے۔ جب حضرت عمرؓ کی خلافت کا آخری دور آیا تو انہوں نے چالیس کوڑوں کی سزا مقرر کر دی۔ جب لوگ اور زیادہ سرکش اور فاسق ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے (۸۰) اسی کوڑے سزا مقرر کر دی۔

٤١٦ ⑨٥ عن ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَقِتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا⑨٥

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں سزا کی کوئی متعین حد مقرر نہیں فرمائی۔

⑤ ارتداد

مؤمن کو قتل کرنے کے بعد مرتد ہونے والے کی سزا

٤١٧ ⑨٦ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَقِيسَ بْنَ صَبَابَةَ وَجَدَ أَخَاهُ هِشَامَ بْنَ صَبَابَةَ قَتِيلًا فِي بَنِي النَّجَارِ وَكَانَ مُسْلِمًا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ. فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ رَسُولًا مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَقَالَ لَهُ: إِئْتِ بَنِي النَّجَارِ فَأَقْرِئْهُمُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ قَاتِلَ هِشَامِ بْنِ صَبَابَةَ أَنْ تَدْفَعُوهُ إِلَى أَخِيهِ فَيَقْتَصَّ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا لَهُ قَاتِلًا أَنْ تَدْفَعُوا إِلَيهِ دِيَتَهُ فَأَبْلَغَهُمُ الْفِهْرِيُّ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: سَمْعًا وَطَاعَةً لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَاللهِ مَانَعْلَمُ لَهُ قَاتِلًا وَلَكِنْ نُؤَدِّي إِلَيهِ دِيَتَهُ فَأَعْطَوهُ مِأَةً مِنَ الإِبِلِ

⑨٢ صحيح سنن أبي داود (٣٧٦٤) ⑨٣ صحيح سنن أبي داود (٣٧٦٤)

⑨٤ صحيح البخاري (٦٧٧٩)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٦٠)

⑨٥ صحيح مسلم (٣٥٤٧)؛ صحيح سنن ابن داؤد (١٨٨٨، ١٨٨٩)؛ صحيح سنن الترمذي (١١٦٩)

ثُمَّ انْصَرَفَا رَاجِعِينَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَبَيْنَهُمَا وَبَينَ الْمَدِينَةِ قَرِيبٌ فَأَتَى الشَّيْطَانُ مَقِيسًا فَوَسْوَسَ إِلَيهِ فَقَالَ: أَيُّ شَيءٍ صَنَعْتَ؟ تَقْبَلُ دِيَةَ أَخِيكَ فيَكُونَ عَلَيكَ سَبَّةٌ أُقْتُلِ الَّذِي مَعَكَ فيَكُونَ نَفْسٌ مَكَانَ نَفْسٍ وَفَضلُ الدِّيَةِ. فَفَعَلَ مَقِيسٌ ذٰلِكَ فَرمى الْفَهْرِيَ بِصَخْرَةٍ فَشَدَخَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَكِبَ بَعِيْرًا مِنْهَا وَسَاقَ بَقِيَّتَهَا رَاجِعًا إِلَى مَكَّةَ كَافِرًا وَجَعَلَ يَقولُهُ فِي شِعْرِهِ: قَتَلْتُ بِهِ فِهْرًا وَحَمَلْتُ عَقْلَهُ سِرَاةُ بَنِي النَّجَّارِ أَرْبَابُ فَارِعٍ وَأَدْرَكْتُ ثَارِي وَاضْطَجَعْتُ مُوسِدًا وَكُنْتُ إِلَى الأَوْثَانِ أَوَّلُ رَاجِعٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا أَلِيْمًا*﴾ ثُمَّ أَهْدَرَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهُ يَومَ فَتْحِ مَكَّةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ بِالسُّوقِ فَقَتَلُوهُ[٩٦] أنظر:٤٧٣

حضرت کلبی، ابوصالح سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مقیس بن صبابہ نے اپنے بھائی ہشام بن صبابہ کو بنونجار قبیلے میں مقتول پایا۔ وہ مسلمان تھے، اس لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بنوفہر قبیلے کے ایک آدمی کو قاصد کے طور پر بھیجا اور اسے فرمایا: بنونجار کے پاس جاؤ، انہیں سلام کہو اور یہ پیغام دو کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں حکم فرما رہے ہیں کہ اگر تمہیں ہشام بن صبابہ کے قاتل کا علم ہے تو اسے اس کے بھائی کے حوالے کردو، وہ اس سے قصاص لے لے گا، لیکن اگر تمہیں قاتل کا علم نہیں ہے تو اسے دیت ادا کرو۔ فہری نے نبی کریم ﷺ کا پیغام اُنہیں پہنچایا تو انہوں نے کہا: ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ہمیں قاتل کا کوئی علم نہیں ہے، لیکن اسے اس کی دیت دے دیتے ہیں۔ انہوں نے اسے سو اونٹ دے دیئے۔ پھر وہ دونوں مدینہ کی طرف لوٹے۔ ان کا اور مدینہ کا فاصلہ تھوڑا ہی تھا کہ مقیس کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا اور کہا کہ یہ تو نے کیا کردیا؟ اپنے بھائی کی دیت قبول کرلی، یہ تو تیرے لئے باعثِ عار ہے، اپنے ساتھ والے آدمی کو قتل کردے، یہ تیرے بھائی کے قتل کا بدلہ ہوگا اور دیت منافع کے طور پر مل جائے گی۔ مقیس نے ایسا ہی کیا اور ایک پتھر سے فہری کا سر کچل دیا۔ پھر دیت کے اونٹوں میں سے ایک پر سوار ہوکر، باقیوں کو ہانکتا ہوا، اسلام سے مرتد ہوکر مکہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہ یہ شعر پڑھ رہا تھا:

قتلت به فهراً وحملت عقله سراة بني النجار أرباب فارع
وأدركت ثاري واضطجعت موسداً وكنت إلى الأوثان أول راجع

”میں نے اپنے بھائی کے بدلے فہری کو قتل کردیا اور اس کی دیت بھی لے لی، میرا بھائی بنی نجار کا سردار تھا اور بہت خوبصورت جوان تھا۔ میں نے اپنا بدلہ لے لیا ہے، اب تکیہ لگا کر لیٹ گیا ہوں اور میں سب سے پہلے بتوں کی طرف لوٹنے والا ہوں۔“

اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا أَلِيْمًا﴾ (جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، وہ وہاں ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کی ناراضگی اور لعنت ہے اور اس نے اس کے لئے دردناک قسم کا عذاب تیار کر رکھا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن، اسے واجب قتل قرار دے دیا۔

---

[٩٦] الدر المنثور ٢/ ١٩٥

* النساء٤:٩٣

لوگوں نے اسے ایک بازار میں پایا اور وہاں قتل کر دیا۔

مرتد عورت کی سزا

٤١٨ ⑰عن جابرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِرْتَدَّتْ إِمْرَأَةٌ عَنْ الإِسْلاَمِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعرِضُوا عَلَيهَا الإِسْلاَمَ فَإِنْ أَسْلَمَتْ وَإِلاَّ قُتِلَتْ فَعُرِضَ عَلَيهَا فَأَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فَقُتِلَتْ[97]

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ ایک عورت اسلام سے مرتد ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے، اگر وہ اسلام قبول کرلے تو فبہا، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ اس پر اسلام پیش کیا گیا، لیکن اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔

توہین رسالت ارتداد ہے جس کی سزا قتل ہے

اگر کوئی مسلمان یا ذمی نبی ﷺ کو گالی دے تو وہ واجب قتل ہے!

٤١٩ ⑱عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَقَدْ كَذَّبَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ رِدَّةٌ يُسْتَتَابُ فَإِنْ رَجَعَ وَإِلاَّ قُتِلَ وَأَيُّمَا مُعَاهِدٍ عَانَدَ فَسَبَّ اللهَ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الأَنْبِيَاءِ أَوْ جَهَرَ بِهِ فَقَدْ نَقَضَ الْعَهْدَ فَاقْتُلُوهُ[98]

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جس مسلمان نے اللہ یا اس کے رسول یا انبیا میں سے کسی کو گالی دی، اس نے اللہ کے رسول ﷺ کی تکذیب کی، وہ مرتد سمجھا جائے گا اور اس سے توبہ کروائی جائے گی، اگر وہ رجوع کرلے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور جو معاہدہ کرنے والا خفیہ یا اعلانیہ، اللہ یا کسی نبی کو برا کہے تو اس نے وعدے کو توڑ دیا، اس لئے اسے قتل کردو۔

٤٢٠ ⑲ عن جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ؟قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ. أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: إِئْذَنْ لِي فَلاَ قُلْ، قَالَ: قُلْ، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَ ذَكَرَ مَابَيْنَهُمَا، وَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَ قَدْ عَنَّانَا، فَلَمَّا سَمِعَهُ، قَالَ: وَأَيْضًا، وَاللهِ لَتَمَلَّنَّهُ قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الآنَ، وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: و قَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَاتَرْهَنُنِي قَالَ: مَا تُرِيدُ قَالَ: تَرْهَنُنِي نِسَائَكُمْ. قَالَ: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَائَنَا قَالَ لَهُ: تَرْهَنُونِي أَولاَدَكُمْ. قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا، فَيُقَالَ: رُهِنَ فِي وَسَقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللأَمْةَ - يَعْنِي السِّلاَحَ- قَالَ: نَعَمْ. وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبَسِ بْنِ حَبِيبٍ وَ عُبَّادِ بْنِ بَشِرٍ قَالَ: فَجَاؤُوا فَدَعَوهُ لَيْلًا فَنزَلَ إِلَيْهِمْ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَت لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّي لأَسْمَعُ صَوتًا، كَأَنَّهُ صَوتُ دَمٍ قَالَ: إِنَّمَا هَذَامُحَمَّدُ

---

⑰ سنن الدار قطني ٣/ ١١٩، ١١٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢٠٣

⑱ زاد المعاد ٥/ ٦٠

بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ . فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ ، نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ ، قَالَ: نَعَمْ ، تَحْتِي فُلَانَةٌ ، هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ: فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ ـ قَالَ: نَعَمْ ، فَشَمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ: فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ . قَالَ فَقَتَلُوهُ[99]

حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے میں اس سے کچھ بات کروں (یعنی میں اس سے مصلحت کے مطابق باتیں کروں، جن سے آپؐ کی برائی تو ہوگی، لیکن اس سے وہ میرا اعتبار کرلے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہہ! (جو مصلحت ہو)۔ وہ کعب کے پاس آئے، اس سے باتیں کیں، اپنا اور محمد ﷺ کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے صدقہ لینے کا ارادہ کیا ہے اور ہمیں تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا: خدا کی قسم! ابھی تم کو اور تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: اب تو ہم نے اس کی اتباع کرلی ہے اور اس کو اس وقت تک چھوڑنا بُرا معلوم ہوتا ہے، جب تک اس کا انجام نہ دیکھ لیں۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایک وسق یا دو وسق قرض دے دو۔ کعب نے کہا: تم کیا چیز گروی رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ نے پوچھا: تو کیا چاہتا ہے؟ کعب نے کہا: تم اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم اپنی عورتیں کیونکر تیرے پاس گروی رکھ دیں؟ کعب نے کہا: اچھا! اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ محمد نے کہا: ہمارے بیٹے کو لوگ طعنہ دیں گے کہ کھجور کے ایک وسق کے لئے گروی رکھا گیا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھ دیں گے۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے! پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس)، ابوعبس بن حبیب اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا۔ یہ آئے اور رات کو اسے بلایا۔ جب وہ ان کی طرف جانے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: مجھے ایسے لگتا ہے جیسے اس آواز سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے کہا واہ! یہ تو محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں اور باہمت مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو بھی اسے لڑائی کے لئے بلایا جائے تو چلا آئے۔ محمد (بن مسلمہ) نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب وہ میری گرفت میں آجائے تو تم اپنا کام کرجانا۔ پھر کعب خوشبو لگائے ہوئے آیا تو اُنہوں نے کہا: تم سے کتنی عمدہ خوشبو آرہی ہے۔ کعب نے کہا: ہاں! میرے ہاں فلاں عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھ لوں۔ کعب نے کہا: ہاں اجازت ہے! محمد نے اس کا سر سونگھا، پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا: اگر اجازت دو تو دوبارہ سونگھ لوں؟ اسے اچھی طرح تھام لیا پھر اپنے ساتھیوں سے کہا: اس کا کام تمام کردو! اسے قتل کردیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔

٤٢١ (100) عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ ، وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ ، وَ كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَ تَسُبُّهُ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَ يَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، ذَكَرَتْ

[99] صحيح مسلم (٤٦٤٠)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٤٠٦)؛ صحيح البخاري (٤٠٣٧)

النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعَتْ فِيهِ، فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيهِ فَقَتَلْتُهَا، فَأَصْبَحَتْ قَتِيلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ: رَجُلًا لِي عَلَيهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ إِلاَّ قَامَ فَأَقْبَلَ الأَعْمَى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمُّ وَلَدِي، وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً رَفِيقَةً وَلِي مِنْهَا إِبْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَينِ، وَلَكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ فِيكَ وَتَشْتُمُكَ فَأَنْهَاهَا فَلاَ تَنْتَهِي أَزْجُرُهَا فَلاَ تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةُ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعَتْ فِيكَ قُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلاَ أَشْهِدُوا إِنَّ دَمَهَا هَدْرٌ ⑩⓪

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نابینا شخص تھا، اس کی ایک (ام ولد) لونڈی تھی، جس سے اس کے دو بچے تھے، وہ اکثر اللہ کے رسول ﷺ کو بُرا بھلا کہتی۔ نابینا اسے ڈانٹتا لیکن وہ نہ مانتی، منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے بُرا بھلا کہا، وہ شخص کہتا ہے: مجھ سے صبر نہ ہوسکا، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں دھنسا دیا، وہ مرگئی۔ صبح جب وہ مردہ پائی گئی تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں اسے خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے، (کہ وہ میری اطاعت کرے) جس نے یہ کام کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو، یہ سن کر وہ نابینا گرتا پڑتا آگے بڑھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا کام ہے، یہ عورت میری لونڈی تھی اور مجھ پر بہت مہربان اور میری رفیق تھی۔ اس کے بطن سے میرے دو ہیرے جیسے بچے ہیں، لیکن وہ اکثر آپ ﷺ کو بُرا کہتی تھی، میں منع کرتا تو نہ مانتی، جھڑکتا تو بھی نہ سنتی، آخر گزشتہ رات اس نے آپ ﷺ کا تذکرہ کیا اور آپ ﷺ کی گستاخی کی، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں مارا، یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب لوگو گواہ رہو، اس لونڈی کا خون رائیگاں ہے۔

٤٢٢ ⑩① عن عُمَيرِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُخْتٌ فَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ آذَتْهُ فِيهِ وَشَتَمَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَت مُشْرِكَةً فَاشْتَمَلَ لَهَا يَوْمًا عَلَى السَّيفِ ثُمَّ أَتَاهَا فَوَضَعَهُ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَقَامَ بَنُوهَا فَصَاحُوا وَقَالُوا قَدْ عَلِمْنَا مَنْ قَتَلَهَا أَفَتُقْتَلُ أُمُّنَا وَ هٰؤُلاَءِ قَوْمٌ لَهُمْ آبَاءٌ وَأُمَّهَاتٌ مُشْرِكُون فَلَمَّا خَافَ عُمَيْرٌ أَنْ يَقْتُلُوا غَيرَ قَاتِلِهَا ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: أَقَتَلْتَ أُخْتَكَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ إِنَّهَا كَانَت تُؤْذِينِي فِيكَ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بَنِيهَا فَسَأَلَهُمْ، فَسَمُّوا غَيرَ قَاتِلِهَا، فَأَخْبَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْدَرَ دَمَهَا ①

حضرت عمیر بن امیہ کی ایک بہن تھی۔ جب یہ نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کے لئے نکلتے تو یہ انہیں آپ ﷺ کے بارے میں اذیت دیتی اور نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی، وہ مشرک تھی۔ ایک دن عمیر نے اس کے لئے تلوار لپیٹ کر ساتھ اٹھا لی اور اس کے پاس آئے اور اس سے قتل کر دیا۔ اس عورت کے بیٹے کھڑے ہوگئے اور چیخنے لگے اور کہنے لگے: ہمیں معلوم ہے، اسے کس نے قتل کیا؟ یہ کیسے ہوا کہ ہماری ماں قتل کر دی گئی جبکہ ان لوگوں کے ماں باپ بھی مشرک ہیں؟ جب عمیر کو خطرہ لاحق ہوا کہ وہ کہیں اس کے قاتل کی بجائے کسی دوسرے کو قتل نہ کردیں تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سارے معاملے کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی بہن کو قتل کر دیا ہے؟

⑩⓪ صحيح سنن النسائي (٣٧٩٤)

① مجمع الزوائد ٦/ ٢٦٠ (رواته ثقات)

انہوں نے کہا: ہاں! نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ عمیر نے جواب دیا: وہ آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہہ کر مجھے تکلیف دیتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کی طرف پیغام بھیج کر، ان سے قاتلوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کسی اور کا نام لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں صحیح قاتل کے بارے میں بتایا اور اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔

٤٢٣ (١٠٢) عن عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَصْمَاءَ بِنْتَ مَرْوَانَ مِنْ بَنِى أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَت تَحْتَ يَزِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُطَمِي وَكَانَتْ تُؤْذِى النَّبِيَّ ﷺ وَتُعِيبُ الإِسْلاَمَ وَتُحَرِّضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: فَبِاسْتِ بَنِى مَالِكٍ والنَّبِيتِ وَعَوفٍ وَ بِاسْتِ بَنِى الْخَزْرَجِ أَطَعْتُمْ أُتَاوِى مِنْ غَيرِكُمْ فَلاَ مِنْ مُرَادٍ وَ لاَمُذْحَجِ تَرْجُونَهُ بَعْدَ قَتْلِ الرُّؤُسِ كَمَا تُرْتَجى مِرَقُ الْمُنْضَجِ وَقَالَ عُمَيرُ بْنُ عَدِى الْخُطَمِي: حِينَ بَلَغَ قَولُهَا وَتَحْرِيْضُهَا اللّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ نَذْرٌ لَئِنْ رَدَدْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ لأَقْتُلَنَّهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَدْرٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ جَاءَ عُمَيرُ بْنُ عَدِيٍ فِى جَوفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فِى بَيْتِهَا وَحَولَهَا نَفَرٌ مِنْ وُلْدِهَا نِيَامٌ مِنْهُمْ مَنْ تُرْضِعُهُ فِى صَدْرِهَا فَجَسَّهَا بِيَدِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّ تُرْضِعُهُ فَنَحَاهُ عَنْهَا ثُمَّ وَضَعَ سَيْفَهُ عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ مِنْ ظَهْرِهَا ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرَ إِلَى عُمَيرٍ فَقَالَ: أَقَتَلْتَ بِنْتَ مَرْوَانَ؟ قَالَ. نَعَمْ. بِأَبِى أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَخَشِىَ عُمَيرُ أَنْ يَكُونَ أَفْتَاتٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَتْلِهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ فِى ذَلِكَ شَىءٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لاَيَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَان. فَإِنَّ أَوَّلَ مَاسَمِعْتُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ مِنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عُمَيرُ: فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَنْ حَولَهُ فَقَالَ: إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ نَصَرَاللهَ وَ رَسُولَهُ بِالْغَيبِ فَانْظُرُوا إِلَى عُمَيرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اُنْظُروا إِلَى هَذَا الأَعْمَى الَّذِى تَسْرِى فِى طَاعَةِ اللهِ فَقَالَ: لاَتَقُلِ الأَعْمَى، وَلَكِنَّهُ الْبَصِيرُ. فَلَمَّا رَجَعَ عُمَيرُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَدَ بَنِيهَا فِى جَمَاعَةٍ يَدْفِنُونَهَا فَأَقْبَلُوا إِلَيهِ حِينَ رَأَوْهُ مُقْبِلًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا يَاعُمَيرُ أَنْتَ قَتَلْتَهَا فَقَالَ: نَعَمْ. فَكِيدُونِ جَمِيعًا ثُمَّ لاَتُنْظِرُونِ. وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَوْقُلْتُم بِأَجْمَعِكُمْ مَا قَالَتْ لَضَرَبْتُكُمْ بِسَيفِى هَذَا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ أَقْتُلَكُمْ فَيَوْمَئِذٍ ظَهَرَ الإِسْلاَمُ فِى بَنِى خُطَمَةَ وَكَانَ مِنْهُمْ رِجَالٌ يَسْتَخْفُونَ بِالإِسْلاَمِ خَوْفًا مِنْ قَوْمِهِمْ (٢)

حضرت عبداللہ بن حارث بن فضل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عصما بنت مروان جو بنو اُمیہ بن زید خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور یزید بن زید بن حصین خطمی کی بیوی تھی۔ یہ نبی ﷺ کو ایذا پہنچاتی، اسلام پر عیب جوئی کرتی اور لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے خلاف ابھارتی تھی اور اکثر یہ اشعار پڑھا کرتی تھی:

''بنو مالک، نبیب اور عوف کی سرین اور بنوخزرج کی سرین کی تم پیروی کرتے ہو۔ کیا وہ تمہیں دوسرے سے پناہ دیتی ہے، جبکہ نہ اس سے مراد پوری ہوتی ہے اور نہ بچہ جنم لیتا ہے۔ تم سروں کے کٹنے کے بعد اس سے ایسے ہی امید کرتے ہو جیسے گوشت بھننے کے لئے لگائی گئی سلاخ سے شوربے کی اُمید کی جائے۔''

(٢) المغازي للواقدي ١/ ٦٤، ١٧٣؛ الصارم المسلول على شاتم الرسول ٩٥

عمیر بن عدی خطمی کہتے ہیں: جب اس عورت کے یہ اشعار اور نبی کریم ﷺ کے خلاف ترغیب مجھ تک پہنچی تو میں نے نذر مان لی کہ اے اللہ! اگر تو نے اپنے رسول ﷺ کو مدینہ لوٹا دیا تو میں اس عورت کو ضرور قتل کروں گا۔ اس روز رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو عمیر بن عدی رات کی تاریکی میں اس کے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس وقت اس کے اردگرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے جن میں سے ایک کو وہ اپنا دودھ پلا رہی تھی۔ جب اس نے اپنے ہاتھ سے چھوکر دیکھا تو اس کو لگا کہ وہ بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر نے بچہ اس سے علیحدہ کیا اور اپنی تلوار اس کے سینے پر رکھی اور اس کے پیٹ کے پار اتار دی۔ پھر وہ وہاں سے نکلے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے اور عمیر کی طرف دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے مروان کی بیٹی کو قتل کردیا ہے؟ عمیرؓ نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ عمیر کو ڈر محسوس ہوا کہ کہیں اس کے قتل کی وجہ سے اللہ کے رسولؐ ناراض نہ ہوں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس بارے میں کوئی دو رائے نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ محاورہ پہلی مرتبہ سنا تھا۔ عمیر کہتے ہیں! پھر نبی کریم ﷺ اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرو جس نے غیب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نصرت کی ہے تو عمیرؓ بن عدی کو دیکھ لو۔ عمر بن خطابؓ نے کہا کہ اس نابینے کی طرف دیکھو جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں چلتا ہے، آپؐ نے فرمایا: اسے نابینا مت کہو یہ تو بینا ہے۔ عمیرؓ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے واپس لوٹے تو اپنے بیٹوں کو لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر اسے دفن کرتے ہوئے پایا، جب ان لوگوں نے انہیں مدینہ کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: اے عمیرؓ! کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ عمیرؓ نے جواب دیا: ہاں! چاہو تو تم سب میرے خلاف تدبیر کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم سب بھی وہی بات کہو جو اس نے کہی تھی تو میں تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کردوں گا یا خود مرجاؤں گا۔ یہی وہ دن تھا کہ بنوخطمہ قبیلے میں اسلام غالب ہوا ورنہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو اپنی قوم کے ڈر سے اسلام کو حقیر سمجھتے تھے۔

٤٢٤ (۱۰۳) عن عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِين أَنَّ امْرَأَةً سَبَّتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَتَلَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ③

حضرت عروہ بن محمد وہ بلقین کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کردیا۔

٤٢٥ (۱۰۴) عن عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ وَ تَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ دَمَهَا④

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی تھی اور آپ کی شان میں گستاخی کرتی تھی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر قتل کردیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔ (یعنی خون کا قصاص نہیں لیا)

٤٢٦ (۱۰۵) عن عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَبَّ نَبِيًّا قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَهُ جُلِدَ⑤

③ السنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۲۰۳ ④ السنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۶۰

⑤ الصارم المسلول على شاتم الرسول، ص ۹۲؛ أحكام أهل الذمه لابن قيم الجوزية ۱/ ۲۷۵

حضرت علیؓ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے کسی صحابی کو گالی دی، اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

٤٢٧ ⑩ عن عِكْرِمَةَ مَولَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيرُ: أَنَا. فَبَارَزَهُ الزُّبَيرُ. فَقَتَلَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ سَلَبَهُ⑥ اُنظر:٩٣٤

حضرت عکرمہ جو ابن عباسؓ کے غلام ہیں، ان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک مشرک نے گالی دی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا: میں! حضرت زبیرؓ نے اس مشرک کو للکارا اور اسے قتل کر دیا، نبی کریم ﷺ نے مشرک کا مال غنیمت انہیں عطا کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کی سزا 'قتل'

٤٢٨ ⑩ عن سعيد بن جبير قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَرْيَةٍ مِنَ قُرَى الأَنْصَارِ فَقَالَ:إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَنِي إِلَيكُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ تُزَوِّجُونِي فُلاَنَةَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا: جَائَنَا هَذَا بِشَيءٍ مَانَعْرِفُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْزِلُوا الرَّجُلَ وَأَكْرِمُوهُ حَتَّى آتِيكُمْ بِخَبَرِ ذَلِكَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا وَالزُّبَيرَ فَقَالَ: إِذْهَبَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمَاهُ فَاقْتُلاهُ وَلاَ أَرَاكُمَا تُدْرِكَانِهِ قَالَ: فَذَهَبَا فَوَجَدَاهُ قَدْ لَدَغَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ فَرَجَعَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ⑦

حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی تھا، وہ انصار کی ایک بستی کی طرف آیا اور کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم فلاں عورت کی مجھ سے شادی کروا دو۔ اس عورت کے خاندان کے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ہمارے پاس ایسی خبر لایا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس آدمی کو عزت سے بٹھاؤ، یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے کوئی اطلاع نہ لے آؤں۔ چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو حکم دیا کہ جاؤ، اگر تم اسے پاؤ تو قتل کر دینا، میرا نہیں خیال کہ تم اُسے پالو گے۔ وہ دونوں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ایک سانپ نے ڈس کر ہلاک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے غلط بات منسوب کرتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔

نبی کے فیصلے کو جھٹلانے والے کی سزا

٤٢٩ ⑩عن مكحول قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ وَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُنَازَعَةٌ فِي شَيءٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى الْمُنَافِقِ فَانْطَلَقَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: مَاكُنْتُ لأَقْضِي بَينَ مَنْ يَرْغَبُ عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ

⑥ مصنف عبد الرزاق ٥/ ٣٠٧، (٩٤٧٧)

⑦ دلائل النبوة للبيهقي ٦/ ٢٨٤ (الجزء الأخير من هذا الحديث صحيح بل متواتر. وفى إسناده عطاء بن السائب وثقه العلماء قبل اختلاطه. سير أعلام النبلاء ٦/ ١١٠)

ﷺ فَانْطَلَقَا إِلَى عُمَرَ فَقَصَّا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: لاتَعْجَلاَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَدَخَلَ فَاشْتَمَلَ عَلَى السَّيْفِ وَخَرَجَ فَقَتَلَ الْمُنَافِقَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أَقْضِي بَيْنَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿فَلاَ وَ رَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ... *﴾ فَسُمِّيَ الْفَارُوقُ⑧ رَاجِع:١١

حضرت مکحول بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی مسلمان اور منافق کے درمیان، کسی بات پر جھگڑا ہوگیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے منافق کے خلاف فیصلہ فرما دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت ابوبکرؓ کی طرف چلے گئے، انہوں نے کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانتا، میں اس کے درمیان فیصلہ نہیں کرسکتا۔ پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا۔ عمرؓ نے کہا: میرے واپس آنے تک تم یہیں ٹھہرنا، حضرت عمرؓ گھر سے تلوار سونت کر آئے اور منافق کو قتل کر دیا اور کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا، اس کے لئے میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کردی۔ ﴿فَلاَ وَ رَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ﴾ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ کا لقب 'فاروق' پڑ گیا۔

٤٣٠ ⑩⑨عن أبي الأسود قَالَ: اِخْتَصَمَ رَجُلاَنِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَضَى بَيْنَهُمَا فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: قَضَى لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا، فَقَالَ رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ فَقَالَ:أَكَذٰلِكَ؟قَالَ نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانَكُمَا حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَأَقْضِي بَيْنَكُمَا فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلَى سَيْفِهِ فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ، فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿فَلاَ وَ رَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ... **﴾⑨ راجع:١٠

حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جھگڑا لے کر آئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا کہ عمرؓ کے پاس چلتے ہیں۔ جب وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو دوسرے آدمی (جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے، لیکن اس نے کہا: عمرؓ کے پاس چلیے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: کیا ایسے ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا: تم دونوں یہیں ٹھہرو، میں ابھی آ کر تمہارا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ تلوار سونت کر آئے اور جس نے کہا تھا کہ عمرؓ کے پاس چلو، اسے قتل کر دیا۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿فَلاَ وَ رَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ ''تیرے رب کی قسم! یہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے، جب تک تجھے اپنے جھگڑوں میں قاضی تسلیم نہ کرلیں''۔

جادوگر کی سزا قتل ہے!

٤٣١ ⑪⓪ عن جندب قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ⑩

---

⑧ الدر المنثور في تفسير المأثور ٢/ ١٨١ * النساء٤:٦٥

⑨ لباب النقول في أسباب النزول ١/ ٧٣؛ در المنثور في تفسير المأثور٢/ ١٨٠

** النساء ٤: ٦٥ ⑩ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ١٣٦؛ ضعيف سنن الترمذي (٢٤٤)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔

٤٣٢ ⑪ عن يَزِيدِ بْنِ رُومَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِسَاحِرٍ فَقَالَ: إِحْبِسُوهُ فَإِنْ مَاتَ صَاحِبُهُ فَاقْتُلُوهُ⑪ راجع:٣٤٦

حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جادوگر لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قید کر دو، اگر اس کا ساتھی (یعنی جس پر اس نے جادو کیا ہے) مر جائے تو اس جادوگر کو قتل کر دو۔

٤٣٣ ⑫ *عن صفوان بن سليم قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ شَيْئًا مِنَ السِّحْرِ قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ مِنَ اللهِ⑫

حضرت صفوان بن سلیم: وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جادو سیکھا، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، اس نے اللہ سے اپنے کئے ہوئے وعدے کو توڑ ڈالا۔

بغاوت اور دوسرے خلیفہ کی بیعت کی سزا

٤٣٤ ⑬ عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الآخِرَ مِنْهُمَا⑬

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو خلیفوں کی بیعت کی جا رہی ہو تو دوسرے کو (یعنی جس نے بعد میں خلافت کا دعویٰ کیا ہے) قتل کر دو۔

٤٣٥ ⑭ عن عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ⑭

حضرت عرفجہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم ایک آدمی کی بیعت پر متفق ہو جاؤ اور اس کے بعد کوئی دوسرا آ کر تمہاری جماعت کو توڑنا چاہے اور تمہارے درمیان اختلاف پیدا کرنا چاہے تو اسے قتل کر دو۔

❻ حرابہ

محاربین اور مرتدین سے قصاص

٤٣٦ ⑮ عن أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: حدثني أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ* فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَفَلَا

⑪ مصنف عبد الرزاق (١٨٧٥٤)

⑫ مصنف عبد الرزاق (١٨٧٥٣)

⑬ صحيح مسلم (١٨٥٣)؛ مسند أحمد ١/ ٣٨٣؛ المستدرك للحاكم ٣/ ١٢١؛ مجمع الزوائد ٦/ ٨٦؛ جامع الترمذي (٣٢٩٣)

⑭ صحيح مسلم (١٨٥٢)

تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا؟ قَالُوا: بَلَى . فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِم فَأَمَرَ بِهِم وَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُم فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُوقِلابَةَ وَأَيُّ شَيءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ إِرْتَدُّوا عَنْ الإِسْلاَمِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا⑮

حضرت ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ عکل قبیلے کے آٹھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام پر آپ ﷺ سے بیعت کی۔ مدینہ کی آب وہوا ان کو موافق نہ آئی اور وہ لوگ بیمار پڑ گئے جس کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں کے باڑے میں کیوں نہیں چلے جاتے، ان کا دودھ اور پیشاب پیو؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! وہ چلے گئے اور انہوں نے دودھ اور پیشاب پیا تو وہ تندرست ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کرنے کے بعد، اونٹوں کو ہنکا کر بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ آپ ﷺ نے اُنہیں، ان کے پیچھے روانہ کیا۔ آخر انہوں نے ان کو پکڑ لیا، انہیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور ان کے بارے میں فیصلہ کیا گیا۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیری گئیں بلکہ اسی طرح انہیں دھوپ میں پھینک دیا اور آخر وہ مر گئے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ جو کام انہوں نے کیا تھا، کیا اس سے بڑھ کر کوئی جرم ہوسکتا ہے؟ وہ اسلام سے مرتد ہوئے، قتل وغارت کی اور چوری کا ارتکاب کیا۔

⑮ صحيح البخاري (٤١٩٢، ٦٨٠٤، ٦٨٠٥، ٦٨٩٩)؛ صحيح سنن النسائي (٣٧٦١، ٣٧٦٤)

☆ وہاں کی آب وہوا ان کے جسموں کو موافق نہ آئی

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل دوم: حدود اللہ

❶ حد زنا

- جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے تو شوہر اور لونڈی پر حد زنا قائم نہیں ہوگی۔ البتہ اگر لونڈی نے اپنی مرضی سے زنا کیا ہو تو وہ بدستور لونڈی رہے گی، اور شوہر کی ملکیت میں آ جائے گی، جبکہ اگر اس سے مجبوراً زنا ہوا ہو تو لونڈی آزاد ہو جائے گی، ہر دو صورت میں شوہر کو اپنی بیوی کو ویسی ہی ایک اور لونڈی دینا ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۳۴۷ اور ۳۴۸
- دوسرے کی لونڈی سے زنا کرنے پر زنا کی پوری سزا نافذ ہوگی، البتہ زیر نظر فیصلہ میں دائمی مرض کی وجہ سے اس زانی کو رسمی سزا کی رعایت مل گئی۔ فیصلہ نمبر ۳۴۹ جہاں تک لونڈی کی سزا کی بات ہے تو چونکہ اعتراف مرد نے ہی کیا تھا، اس لئے سزا صرف اسے ہی ملے گی، کسی شخص کے محض اعتراف زنا کر لینے سے دوسری عورت پر زنا کا دعویٰ ثابت نہیں ہو جاتا، اس کا اعتراف اپنے لئے ہی معتبر ہے۔ دیکھئے فیصلہ نمبر ۳۶۱
- جو شخص اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح کرے، اس کی سزا قتل ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۳...... ایسے ہی جو شخص اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرے اس کی سزا بھی قتل ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۵۲
- جو شخص محرم عورتوں سے بدکاری کرے تو اسے جنت میں داخلے سے محروم کر دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۵۴...... محرم عورت سے بدکاری کرنے والے کو بھی قتل کر دیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۵۵...... ساس سے بدکاری کرنے والے کی سزا بھی قتل ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۵۶
- جو اپنی بیوی کے کردار پر مطمئن نہ ہو لیکن اس کے زنا کا اسے یقین بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ مختلف انتظامی اقدامات کے ذریعے اس عورت کے چال چلن کی اصلاح کی کوشش کرے، اس سے لعان وہ اسی صورت میں کر سکتا ہے جب اس نے زنا کی حالت میں دیکھا ہو۔ فیصلہ نمبر ۳۵۷...... جو شخص اپنی بیوی کو دوسرے کے ساتھ ملوث بھی دیکھ لے تو اس وقت بھی اسے بیوی کو قتل کرنے اور خود قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ کو صراحت کے ساتھ اس سے منع فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۳۵۸...... ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کے ماسوا بہت بری حرکتیں کیں اور اس پر ندامت کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے اسے معافی اور اللہ سے توبہ کرنے کی ترغیب دی۔ فیصلہ نمبر ۳۵۹ مزید تفصیلات کے لئے فیصلہ نمبر ۳۳۱ پر نوٹ دیکھیں۔
- اگر یہود بھی زنا کا ارتکاب کریں تو ان کو وہ سزا دی جائے گی جو ان کی شریعت میں موجود ہے یعنی رجم۔ فیصلہ نمبر ۳۶۰ مزید تفصیل کے لئے فیصلہ نمبر ۳۲۹ پر نوٹ دیکھیں۔

◉ اگر کوئی شخص زنا کا اعتراف کرلے تو اسے زنا کی سزا دی جائے گی، البتہ جس عورت سے ملوث ہونے کا وہ دعویٰ کرے تو وہاں اسے گواہوں کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر وہ گواہ پورے نہ کرسکے یا فریق ثانی اعتراف نہ کرے تو اس وقت اس شخص کو تہمت کے مزید ۸۰ کوڑے بھی لگائے جائیں گے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے بنولیث کے ایک شخص کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ فیصلہ نمبر ۳۶۱...... ایسے ہی ایک اور آدمی نے زنا کا اعتراف کرکے عورت کو بھی اپنے ساتھ ملوث کیا، جبکہ عورت نے اس گناہ کا انکار کیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو حد کی سزا کوڑے لگوائے۔ فیصلہ نمبر ۳۶۲

◉ زنا کی سزا صرف اعتراف یا گواہی پر دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ہلال بن امیہ کی بیوی پر نبی کریم ﷺ کو یقین ہوجانے کے باوجود چونکہ اس نے لعان میں اعتراف نہیں کیا اور نہ ہی اس پر گواہ موجود تھے، چنانچہ وہ سزا سے بچ گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرینہ گواہی کے متبادل نہیں ہوسکتا۔ فیصلہ نمبر ۳۶۳

◉ زنا کی سزا کسی فریق کے محض اعتراف کرنے پر بھی دی جاسکتی ہے جیسا کہ فیصلہ نمبر ۳۶۱ اور ۳۶۲ سے بھی پتہ چلتا ہے، ایسے ہی ایک مزدور نے ایک شادی شدہ عورت سے زنا کرلیا، اس عورت نے اعتراف کرلیا تو اسے سنگسار کردیا گیا اور مزدور کو کنوارے ہونے کی بنا پر ۱۰۰ کوڑے لگوائے گئے۔ فیصلہ نمبر ۳۶۴...... یہاں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے طور پر کوئی سزا ان لوگوں کے لئے مقرر کر رکھی تھی یعنی مرد پر سو بکریاں اور ایک لونڈی ادا کرنا، لیکن نبی کریم ﷺ نے اس سزا کو معطل کرکے صرف شرعی سزا کو ہی نافذ کیا۔ گویا ان سزاؤں میں من مانی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں فیصلہ ۳۳۷

◉ دورِ نبویؐ میں بعض لوگوں نے خود آکر زنا کا اعتراف کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کی تعریف کی، اور انہیں شرعی سزا دے کر ان کے لئے نماز جنازہ پڑھا اور اللہ سے دعائے مغفرت فرمائی۔ ایک شخص اسلم قبیلے کا تھا، چونکہ وہ کنوارا تھا اس لئے اسے ۱۰۰ کوڑے کی سزا سنائی گئی۔ فیصلہ نمبر ۳۶۵...... جبکہ ایک عورت جہینہ قبیلے کی تھی جس کو بار بار نبی کریم ﷺ لوٹاتے رہے، پہلے وضع حمل کے لئے، پھر بچے کی رضاعت وتربیت کے لئے۔ اس فیصلہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس عورت کے کپڑے اس پر باندھ دیے گئے تاکہ اس کے ستر کی بے حرمتی نہ ہو۔ فیصلہ نمبر ۳۶۶

◉ زنا کے مجرم کو سزا ملنے کے بعد پتہ چلے کہ وہ تو شادی شدہ ہے تو پھر ۱۰۰ کوڑے کے باوجود اسے رجم کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۶۷

◉ اگر کوئی کنواری لونڈی زنا کرے تو اس کوڑے لگائے جائیں، تین بار زنا کرنے پر اس کو یہی سزا دی جائے اور پھر اس کو ہر قیمت پر فروخت کردیا جائے، چاہے انتہائی معمولی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ نمبر ۳۶۸

◉ جو غلام مکاتب ہو تو اس کو حدِ زنا اسی نسبت سے لگے گی، جس حد تک وہ آزاد ہوچکا ہے اور جس حد تک وہ غلام ہے۔ اس کی سزا میں بھی یہی تناسب ملحوظ رکھا جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۶۹

◉ جو شخص جنسی فعل کی کلی صلاحیت سے ہی محروم ہو، تو اس کو زنا کی سزا نہیں دی جاسکتی۔ فیصلہ نمبر ۳۷۰

◉ قوم لوط کا عمل کرنے والے اور کروانے والے ہر دو کو قتل کردیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۷۱...... آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس فعل بد میں پڑنے پر شدید خوف کا اظہار فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۳۷۲

❷ **قذف** (زنا کی تہمت)

◉ جو شخص کسی کو مخنث کہہ کر پکارے تو اسے فرمانِ نبویؐ کے مطابق ۲۰ کوڑے کی سزا دی جائے۔ البتہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۷۳

◉ جب کوئی شخص زنا کی تہمت اپنی بیویوں پر یا کسی فرد کو متعین کیے بغیر لگائے تو اس صورت میں اس کو تہمت کی سزا نہیں دی جائے گی۔ نہ ہی اس صورت میں لعان کا کوئی اقدام کرنا ضروری ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۳۷۴

◉ اگر غلام پر تہمت لگانے والا اس کا مالک ہو تو اس وقت اس کو سزا سے استثناء حاصل ہوگا، البتہ وہ غلام یا لونڈی اس تہمت کی بنا پر آزاد ہو جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۳۷۵

◉ تہمت کی سزا صرف زنا یا بدکاری وغیرہ کے جرائم پر ہے، اگر کوئی شخص دوسرے پر چوری کا الزام یا مقدمہ لے کر آتا ہے تو تحقیق کے بعد ملزمان کو چھوڑا جا سکتا ہے جبکہ مدعی کو اس الزام کی بنا پر تہمت کے جرم میں گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۷۶ اور ۴۱۰ میں چوری کے تفصیلی واقعہ میں بھی قتادہ بن نعمان کو بنو ابیرق پر چوری کا الزام لگانے کی کوئی سزا نہیں ملی۔

❸ **چوری**

◉ چور کا ہاتھ کاٹنے کے لئے چوری کی مقدار کا کم از کم ایک ڈھال کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۷۷...... چنانچہ نبی کریم ﷺ نے تین درہم مالیت کی ایک ڈھال کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا۔ فیصلہ نمبر ۳۷۹...... اگر چوری کی مالیت ڈھال کی مالیت سے کم تر ہے تو اس میں تاوان اور کوڑے کی سزا دی جا سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۸۲...... یا چوری کی سزا کو واجب کرنے والی کم از کم مقدار چوتھائی دینار مالیت ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۷۸...... نبی کریم ﷺ نے اس چور پر لعنت کی جو ایک انڈہ یا رسی چوری کر کے اپنا ہاتھ کٹوا بیٹھتا ہے۔ انڈہ اور رسی جیسی کم مالیت کی چیزوں سے متعلق دو توجیہیں پائی جاتی ہیں: ① انڈہ یا رسی کی قیمت بھی نصابِ سرقہ کو پہنچتی ہو۔ ② یہ کنایہ ہے کہ چور ابتدا انڈے اور رسی کی چوری سے کرتا ہے اور آخر کسی روز نصابِ سرقہ کی چوری تک پہنچ جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۸۰...... ایک شخص نے ایک چادر چوری کر لی تو نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ فیصلہ نمبر ۳۸۱...... البتہ پہاڑ پر موجود باڑے کے جانور اور لٹکے پھلوں کی چوری میں بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۸۲...... دیگر تفصیلات گم شدہ شے کے احکام میں دیکھیں۔ فیصلہ نمبر ۴۹۷ وغیرہ

◉ اگر کوئی شخص چوری کا اعتراف کر لے اور اس کے پاس چوری شدہ سامان نہ ملے تو اس کے اقرار پر اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، البتہ اس کے بعد قاضی کو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ فیصلہ نمبر ۳۸۳...... اگر قاضی کا خیال ہو کہ چور نے چوری نہیں کی، تب بھی چور کے بہ اصرار اعتراف پر اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چور نے چادر چوری کا از خود اعتراف کر لیا۔ آپ ﷺ نے سزا دینے کے بعد اسے اللہ سے توبہ کرنے کی ترغیب دی اور پھر اس کے لئے دعائے خیر بھی فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۳۸۴...... ایسے ہی ایک شخص نے ایک اونٹ چوری کر لیا تو نبی کریم ﷺ کے سامنے اعترافِ گناہ کر کے سزا کا طالب ہوا تو آپ ﷺ نے اسے سزا دی۔ یہ شخص سزا پانے کے بعد مطمئن ہو کر چلا گیا۔ فیصلہ نمبر ۳۸۵

◉ چور کے ہاتھ کو کلائی سے کاٹ کر اسے داغ دیا جائے، جیسا کہ حضرت علیؓ نے دورِ نبویؐ میں اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ فیصلہ

نمبر ۳۸۶......ایسے ہی نبی کریم ﷺ نے ایک چادر چوری کر کے اعتراف گناہ کرنے والے چور کو سزا دینے کے بعد اس کے زخم کو داغنے کی ہدایت فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۳۸۷

◉ جب چور کا قطع ید کر دیا جائے تو پھر اس کو چوری کی مزید سزا نہیں دی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۳۸۸، ۳۸۹

◉ کسی عادی چور کے چار بار چوری کرنے پر ہر مرتبہ اس کا ایک ہاتھ یا پاؤں کاٹ دیا جائے۔ پانچویں مرتبہ وہ ایسا کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۹۰......البتہ چوری کرنے والا اگر غلام ہو تو چار بار اس کو ہاتھ کاٹنے سے معافی دی جائے گی، اس کے بعد بھی چوری کرنے پر اس کا ہاتھ پھر پاؤں وغیرہ کاٹا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۹۱

◉ بھگوڑا غلام اور ذمی اگر چوری کریں تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۹۲

◉ بچوں کو اغوا کرنے والے کو بھی قطع ید کی سزا دی جائے۔ فیصلہ نمبر ۳۹۳

◉ ہر انسان کو اپنے مال و دولت کی بھرپور حفاظت کرنی ضروری ہے۔ مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا آدمی شہید ہے۔ فیصلہ نمبر ۳۹۶، ۳۹۷......اگر کوئی دوسرے کے مال پر دست درازی کرے یعنی ڈاکہ مارے تو اسے اللہ کا واسطہ رقسم دینا چاہئے۔ تین بار واسطہ دینے کے بعد بھی نہ مانے تو پھر اس سے لڑائی کرنی چاہئے۔ اگر ڈاکو مارا گیا تو واصل جہنم اور اگر مالک مال مارا گیا تو وہ جنت میں جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۳۹۵، ۳۹۸......فرمانِ نبویؐ ہے کہ جو آدمی گھر رحرم میں بغیر اجازت داخل ہو، اس کو قتل کر دو۔ فیصلہ نمبر ۳۹۴

◉ جب کوئی شخص بھوکا ہو تو بھوک مٹانے کی غرض سے پھل کھانے میں اسے چوری کی سزا نہیں دی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۳۹۹......البتہ اگر اس کے پاس کوئی مال ہو تو بہتر ہے کہ وہ اس پھل کا مناسب معاوضہ ادا کرے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے پھل کھانے والے شخص سے ایک اضافی چادر لے کر مالک باغ کو دلوائی۔ فیصلہ نمبر ۴۰۰...... جب کوئی اپنے اور اپنے بھوکے ساتھیوں کے لئے باغ میں سے پھل لے لے تو اس پر کوئی مضائقہ نہیں اور مالک باغ اس بنا پر اگر اسے کوئی سزا دے دے تو مالک کو تاوان میں مزید پھل دینا چاہئیں۔ فیصلہ نمبر ۴۰۱......فرمان نبویؐ ہے کہ پھل یا گودے وغیرہ میں قطع ید کی سزا نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۰۲......ایسے ہی وہ کھانا جو ایک دو روز میں خراب ہو جائے اس میں بھی قطع ید نہیں ہے، البتہ تعزیری سزا دی جا سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۰۳...... دورانِ سفر بھی قطع ید کی سزا دینا درست نہیں کیونکہ سفری ضروریات میں انسان بسا اوقات مجبور ہو جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۰۴، مزید دیکھیں فیصلہ نمبر ۴۰۷

◉ مویشیوں کے تھنوں سے ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنا ناجائز ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۰۵......البتہ بھوک مٹانے کی مجبوری کی صورت میں وہیں پینے کی حد تک اجازت ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۰۶

◉ مال خمس میں آنے والے ایک غلام نے اس مال سے کچھ چرا لیا تو آپ ﷺ نے اسے نظر انداز فرما دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۰۷

◉ جو شخص مال غنیمت میں خیانت کرے تو اس کا سامان جلا دیا جائے اور اس کا حصہ ختم کر دیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۴۰۸......ایسے ہی ایک شخص کے سامان میں قرآن کریم موجود تھا تو اس کو جلانے کی بجائے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کرنے کا حکم دے دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۰۹ (یہ حدیث ضعیف ہے)

◉ فیصلہ نمبر ۴۱۰ میں چوری کا ایک لمبا اور پیچیدہ واقعہ بیان ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قتادہ بن نعمان نے اپنے چچا رفاعہ بن یزید کے

اسلحے کی چوری میں اپنی برادری کے ایک گھرانے بنو اُبیرق پر چوری کا الزام لگایا، بنو اُبیرق نے نبی کریم ﷺ سے الزام کو بے جا قرار دیتے ہوئے شکایت کو تو آپ ﷺ نے قتادہ کو ڈانٹا کہ بغیر ثبوت کے الزام تراشی کیوں کرتے ہو؟ قتادہ اس پر رنجیدہ ہوئے۔ لیکن اس پر قرآنِ کریم کی آیات نازل ہوگئیں کہ اے نبی ﷺ! تو خائنوں کی وکالت مت کر۔(سورۃ النساء۴: ۱۰۵) ان آیات کے نزول کے بعد اسلحہ نبی کریم ﷺ کو واپس کردیا گیا تو آپ ﷺ نے بھی یہ اسلحہ رفاعہ کو دے دیا اور رفاعہ نے یہ اسلحہ اللہ کی راہ میں صدقہ کردیا۔ بنو اُبیرق نے بعد میں مشرکوں سے مل کر منافقت اختیار کرلی۔ اس واقعہ میں چوری کے واقعہ یا کسی الزام کی بھرپور تفتیش کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ اصل ظالم کی نشاندہی ہوسکے اور حقدار کو حق مل سکے...... ایسے ہی چوری کے ایک واقعے میں نبی کریم ﷺ کا میلان فقیر مسلمان کی طرف تھا جب کہ وہ چور تھا تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو انصاف پر ڈٹ جانے کی تلقین فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۴۱۱

❹ مے نوشی کی سزا

⦿ شرابی کی کوئی متعین سزا یعنی حد نبی کریم ﷺ نے مقرر نہیں فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۴۱۶ ...... البتہ آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ شرابی کو جوتے، کپڑے اور ہاتھ سے ماریں لیکن اس کے لئے رسوائی وغیرہ کی بددعا کرنے پر آپ ﷺ نے صحابہ کو منع کیا۔ فیصلہ نمبر ۴۱۲ ...... چنانچہ دورِ نبویؐ اور دورِ صدیقی میں تو صحابہ کرام شرابی کو جوتے، تھپڑ اور کپڑے سے ہی مارا جاتا۔ فیصلہ نمبر ۴۱۵ ...... آپ ﷺ کا واضح فرمان یہ تو موجود ہے کہ شرابی کو کوڑے مارے جائیں۔ فیصلہ نمبر ۴۱۳ ...... جس کی تعمیل میں دورِ عمر کے آخر میں یہ سزا ۴۰ کوڑے مقرر کردی گئی اور مزید سرکشی کی وجہ سے پھر اس سزا کو ۸۰ کوڑوں تک مقرر کردیا گیا۔ فیصلہ نمبر ۴۱۵

☜ شراب کے بارے میں مزید فیصلوں کے لئے ۵۵۲، ۵۵۳ نمبر فیصلے بھی دیکھیں۔

❺ مرتد کی سزا

⦿ جو مسلمان کسی مسلمان کو قتل کرکے بعد میں مرتد ہوجائے تو ایسے شخص کو اسلام کی دعوت دیے بغیر قتل کردیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۴۱۷

⦿ ایک عورت اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہوگئی تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ اسلام کی دعوت بھجوائی، اس نے قبول نہ کی، چنانچہ اس کو قتل کردیا گیا۔ فیصلہ نمبر ۴۱۸

⦿ توہین رسالت ایک مسلمان کے لئے ارتداد کے مترادف ہے، اس کو توبہ کے لئے کہا جائے گا، وگرنہ اسے قتل کی سزا ہے۔ ایسے ہی جو ذمی یا مستامن شخص بھی اہانتِ رسول کا ارتکاب کرے تو اسے بھی قتل کردیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۴۱۹ (یہودی اور نصرانی کے لئے بھی یہی حکم ہے، جب کہ ان تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو۔

① جیسا کہ کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے پوچھا تو محمد بن مسلمہ نے آپ ﷺ کی مصلحتاً برائی کی اجازت لے کر کعب بن اشرف کو اپنے ساتھیوں کی مدد سے قتل کردیا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۰

② دورِ نبویؐ میں ایک نابینا محبّ رسول صحابی نے اپنی ام ولد لونڈی جوان کے دو بیٹوں کی ماں تھی کو پیٹ میں خنجر گھونپ کر قتل کردیا۔ تو آپ ﷺ نے اس لونڈی کا خون رائیگاں (ہدر) قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۱

③ عمیر بن اُمیہ نے نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والی اپنی مشرکہ بہن کو قتل کردیا تو نبی کریم ﷺ نے اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۲

④ یزید بن زید خطمی کی بیوی عصما بنت مروان کو عمیر بن خطمی نے غزوۂ بدر کی رات اہانت رسول کے اشعار پڑھنے پر قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے عمیر کی تعریف فرمائی اور عصما کا خون رائیگاں قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۳

⑤ حضرت خالد بن ولید نے نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہنے والے ایک عورت کو قتل کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۴

⑥ ایک یہودی عورت کو ایک مسلمان نے شان رسالت میں گستاخی کرنے پر قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۵

⑦ مشرکین کے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے جنگ میں مسلمانوں کو للکارا تو حضرت زبیر نے اس کو مبارزت میں قتل کر دیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ذاتی سامان حضرت زبیر کو دے دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۷

نبی کریم ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ جس نے کسی نبی کو گالی دی، اس کو قتل کر دیا جائے، اور صحابہ کو گالی دینے والے کو کوڑے مارے جائیں۔ فیصلہ نمبر ۴۲۶

◉ جو شخص نبی کریم ﷺ پر جھوٹی تہمت لگاتا ہے، اس کی سزا قتل ہے، جیسا کہ ایک شخص نے انصار سے یہ دعویٰ کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فلاں عورت سے شادی کرنے کا مجھے حکم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی تصدیق نہ کی، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن صحابہ کے قتل کرنے سے قبل ایک سانپ نے ڈس کر اسے ہلاک کر دیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۴۲۸

◉ جو شخص نبی کریم ﷺ کا فیصلہ تسلیم نہ کرے اور ان کے فیصلے کو جھٹلائے تو ایسے شخص کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۲۹ ...... یہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس اقدام کے لئے قانون اور عدالت کو مطلع کرنا ضروری نہیں۔ البتہ اس فیصلہ میں حضرت ابو بکر کے اقدام نہ کرنے سے یہ بھی علم ہو جاتا ہے کہ ایسا کرنا واجب نہیں۔ دراصل حضرت عمرؓ کا یہ اقدام ان کی غیرت ایمانی کا نتیجہ تھا، اور غیرت ایمانی کی بنا پر کیے جانے والے اس کام کو گوارا کیا گیا ہے، البتہ شریعت میں اس کی باقاعدہ اجازت نہیں پائی جاتی، اگر کوئی غیرت ایمانی کی بنا پر قانون کو ہاتھ میں لینے کا ارتکاب کرلے تو ایسی صورت میں متاثرہ فریق کے حقیقی ملوث ہونے کی صورت میں جارحیت کرنے والے کو رعایت حاصل ہو جائے گی اور وہ انتظامی جرم کا مجرم ہوگا، جس کو معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے راقم کا تفصیلی مضمون بعنوان 'غیرت کے جرائم اور ان کی سزا شریعت و قانون کی نظر میں' ماہنامہ محدث کے شمارہ نومبر ۲۰۰۴ء ملاحظہ فرمائیں۔ مزید تفصیل کے لئے فیصلہ نمبر ۱۱ کو ملاحظہ کریں...... یہی واقعہ ایک اور اُسلوب میں فیصلہ نمبر ۴۳۰ میں بیان ہوا ہے جس میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس جانے کا تذکرہ نہیں ہے۔ دونوں سے حاصل ہونے والا قانونی نکتہ ایک ہی ہے۔

◉ فرمانِ نبویؐ ہے کہ جادوگر کی سزا قتل ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۳۱ ...... ایک اور فرمان میں ہے کہ جادوگر کو قید کر دیا جائے، اگر جادو کا شکار ہونے والا مر جائے تو اس کو قصاصاً قتل کر دیا جائے۔ فیصلہ ۴۳۲ جس شخص نے جادو سیکھا، اس نے اللہ سے نقض عہد کیا۔ فیصلہ ۴۳۳

❻ حرابہ

◉ اس فیصلہ میں عکل اور عرینہ قبیلہ کے ۸ لوگوں نے رسول اللہ کے بھیجے ہوئے چرواہے کو قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے قصاصاً اور فساد فی الارض کے تحت ان کو نہ صرف قتل کروایا بلکہ ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں کیونکہ اُنہوں نے ارتداد کے علاوہ قتل وغارت اور چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۴۳۶

فصل سوم: قصاص ودیت

❶ قصاص

اعتراف کی بنا پر قصاص اور اعتراف کا طریقہ

٤٣٧ ⑯ عن سِمَاكِ بنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَتَلَ أَخِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ. قَالَ: كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ. فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ. فَقَتَلْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ: مَالِي مَالٌ إِلاَّ كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ؟قَالَ: أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ: دُونَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ. فَرَجَعَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ: إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ ﷺ- لَعَلَّهُ قَالَ- بَلَى:قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ: فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ⑯ أنظر:٤٤٣

حضرت سماک بن حرب، علقمہ بن وائل سے بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص، دوسرے کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا اور کہا: اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے اسے قتل کیا ہے؟ اس (مقتول کے بھائی) نے کہا: اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لاتا۔ تب وہ شخص بولا: بے شک میں نے اس کو قتل کیا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیسے قتل کیا؟ وہ بولا: میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے کہ اس نے مجھے گالی دی، مجھے غصہ آ گیا، میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری، جس سے وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس کچھ مال ہے؟ جو تو اپنی جان کے بدلے میں دے سکے، وہ بولا: میرے پاس اس کلہاڑی اور چادر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیری قوم کے لوگ (دیت دے کر) تجھے چھڑائیں گے؟ اس نے کہا: ان کے ہاں میری اتنی وقعت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف وہ رسی پھینک دی اور فرمایا: یہ لو! یہ تیرا ساتھی ہے، وہ آدمی اسے لے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو (اجر میں) اس کے برابر ہی رہے گا (کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لیا) یہ سن کر وہ واپس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں اسے قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا، حالانکہ میں نے تو اسے آپؐ کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو یہ نہیں چاہتا؟ کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے۔ اس نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہوگا؟ آپ نے جواب دیا: کیوں نہیں! اس نے کہا: اگر ایسا ہی ہے تو خیر! اور اس نے اس کی رسی کو پھینک دیا اور اسے چھوڑ دیا۔

---

⑯ صحيح مسلم (٤٣٦٣)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٧٦: ٣٧٧٥)؛ صحيح سنن النسائي (٤٤٠٣)

٤٣٨ ⑰عن ابنِ عبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيظَةُ وَالنَضِيرُ وَكَانَ النَضِيرُ أَشْرَفُ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مَنْ قُرَيظَةَ رَجُلًا مِنَ النَضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيظَةَ فُودِىَ بِمِأَةِ وَسَقٍ مِنْ تَمرٍ. فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا: ادْفَعُوهُ إِلَينَا نَقْتُلُهُ فَقَالُوا: بَينَنَا وَبَينَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوهُ فَنَزَلَتْ ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَينَهُمْ بِالْقِسْطِ*﴾ وَالْقِسط النَّفْسُ بِالنَّفْسِ. ثُمَّ نَزَلَتْ: ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ**﴾⑰ راجع :٣٢٨

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ اور نضیر یہودیوں کے دو قبائل تھے، بنو نضیر بنو قریظہ سے افضل سمجھے جاتے تھے۔ اگر قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے بدلے میں قتل کر دیا جاتا، جبکہ نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے سو وسق کھجوروں کے بدلے چھوڑ دیا جاتا۔ جب نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوئی تو نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا، قریظہ نے کہا: قاتل کو ہمارے سپرد کر دو، ہم اسے قتل کریں گے تو بنو نضیر نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کریم ﷺ فیصلہ کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ اگر آپ ﷺ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیجئے۔'' اور انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان قتل کی جائے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ﴾ ''کیا وہ جاہلیت کے مطابق فیصلہ چاہتے ہیں۔

ارادۂ قتل سے کسی مسلمان پر تلوار اُٹھانا

٤٣٩ ⑱ عن ابن الزبير قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ شَهَرَ سَيفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ⑱

ابن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی تلوار اٹھائی، پھر اس سے وار کیا، اس کا خون رائیگاں ہے۔

٤٤٠ ⑲ عن علقمة بن أبى علقمة عن أمه أَنَّ غُلامًا كَانَ لِبَابِى يَضْرِبُهُ فِى أَشْيَاءٍ وَ يُعَاقِبُهُ، وَكَانَ الْغُلامُ يُعَادِى سَيِّدَهُ فَبَاعَهُ فَلَقِيَهُ الْغُلامُ يومًا وَمَعَ الغُلامِ سَيفٌ وَ ذَلِكَ فِى إِمرَةِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَشَهَرَ الْعَبدُ عَلَى بَابِى السَّيفَ وَتَفَلَّتَ بِهِ عَلَيهِ فَأَمْسَكَهُ النَّاسُ عَنْهُ. فَدَخَلَ بَابِى عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَهَا بِمَا فَعَلَ الْعَبْدُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: مَنْ أَشَارَ بِحَرْبَةٍ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُرِيدُ قَتْلَهُ فَقَدْ وَجَبَ دَمُهُ قَالَتْ فَخَرَجَ بَابِى مِنْ عِنْدِهَا فَذَهَبَ إِلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ الَّذِى ابْتَاعَهُ مِنْهُ فَاسْتَقَالَهُ، فَأَقَالَهُ فَرَدَّ إِلَيهِ فَأَخَذَهُ بَابِى فَقَتَلَهُ⑲

حضرت علقمہ بن ابو علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ (ابو حرب) البابی کا ایک غلام تھا۔ وہ اسے اکثر مارتا اور سزا دیتا رہتا تھا، جس پر وہ غلام اس کا دشمن بن گیا۔ چنانچہ اس کے مالک نے اسے بیچ دیا۔ ایک دن یہی غلام اسے ملا، اس کے پاس تلوار بھی تھی...... یہ

---

⑰ صحيح سنن أبي داود (٣٧٧٢)؛ صحيح سنن النسائي (٤٤١١)
* المائدة٥:٤٢ ** المائدة٥: ٥٠
⑱ المستدرك للحاكم ٢/ ١٥٩ (صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي)
⑲ المستدرك للحاكم ٢/ ١٥٨ (صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي)

سعید بن العاص کے دور گورنری کا واقعہ ہے...... غلام نے البابی پر تلوار سونت لی اور اس پر حملہ کر دیا، لیکن لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ بابی حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور انہیں غلام کی کارستانی کے بارے میں بتلایا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے قتل کی نیت سے کسی مسلمان کی طرف اپنا ہتھیار اُٹھایا، اس کا خون حلال ہوجاتا ہے۔ بابی وہاں سے نکلے اور اس غلام کے مالک کے پاس گئے اور اس سے غلام کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس نے غلام واپس کر دیا تو اُنہوں نے اسے قتل کر دیا۔

اقدامِ قتل والے کو معاف کرنا

٤٤١ ⑫⓪عن أنسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لأَقْتُلَكَ قَالَ: مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَاكِ قَالَ أَوْ قَالَ: عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوا: أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَازِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ [20]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر آلود بکری لے کر آئی۔ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اس سے اس بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: میں آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تجھے اس چیز پر یا مجھ پر اتنی طاقت دینے والا نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی: ہم اس عورت کو قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! انسؓ کہتے ہیں کہ میں زہر کا اثر، رسول اللہ ﷺ کے حلق کے کوے میں دیکھتا رہتا تھا۔

قاتل کو معاف کرنے کی فضیلت

٤٤٢ ⑫① *عن عدی بن ثابت قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَصَدَّقَ بِدَمٍ فَمَا دُونَهُ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ مِنْ يَومِ وُلِدَ إِلَى يَومِ تَصَدَّقَ بِهِ [21]

حضرت عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے خون یا اس سے کم کا صدقہ کیا (مراد اپنا خون وغیرہ معاف کر دیا) یہ صدقہ اس کے لئے اس کے پیدائش کے دن سے لے کر صدقے کے دن تک کا کفارہ ہے۔

٤٤٣ ⑫② عن سِمَاكِ بنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَتَلَ أَخِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ. قَالَ: كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ. فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ. فَقَتَلْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ لَكَ مِنْ شَيءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ: مَالِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ؟ قَالَ: أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَومِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ: دُونَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ. فَرَجَعَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ: إِنَّهُ

[20] صحيح مسلم (٥٦٦٩)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٨٤، ٣٧٨٦)؛ سيرة ابن هشام ٣/ ٣٣٧

[21] المحلى ١٠/ ٤٨٧؛ المطالب العالية (١٨٦١)؛ مجمع الزوائد ٦/ ٣٠٢ (رجال إسناده رجال الصحيح)

بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ: إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ ﷺ۔ لَعَلَّهُ قَالَ۔ بَلَى: قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ: فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ ⑫
راجع:٤٣٧

حضرت سماک بن حرب، علقمہ بن وائل سے بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص، دوسرے کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا اور کہا: اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے اسے قتل کیا ہے؟ اس (مقتول کے بھائی) نے کہا: اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لاتا۔ تب وہ شخص بولا: بے شک میں نے اس کو قتل کیا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیسے قتل کیا؟ وہ بولا: میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے کہ اس نے مجھے گالی دی، مجھے غصہ آ گیا، میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری، جس سے وہ مرگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس کچھ مال ہے؟ جو تو اپنی جان کے بدلے میں دے سکے، وہ بولا: میرے پاس اس کلہاڑی اور چادر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیری قوم کے لوگ (دیت دے کر) تجھے چھڑائیں گے؟ اس نے کہا: ان کے ہاں میری اتنی وقعت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف وہ رسی پھینک دی اور فرمایا: یہ لو! یہ تیرا ساتھی ہے، وہ آدمی اسے لے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو (اجر میں) اس کے برابر ہی رہے گا (کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کرلیا) یہ سن کر وہ واپس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں اسے قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا، حالانکہ میں نے تو اسے آپؐ کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو یہ نہیں چاہتا؟ کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے۔ اس نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہوگا؟ آپ نے جواب دیا: کیوں نہیں! اس نے کہا: اگر ایسا ہی ہے تو خیر! اور اس نے اس کی رسی کو پھینک دیا اور اسے چھوڑ دیا۔

قاتل کا شرمندہ ہونا اور حاکم کا اس کو جوابدہی کا خوف دلانا

٤٤٤ ⑬ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ عَنْ أَبِيهِ وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا. ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ: أَنَّ مُحَلِّمَ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِي قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الإِسْلَامِ وَ ذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الأَشْجَعِي لأَنَّهُ مِنْ غَطْفَانَ وَتَكَلَّمَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لأَنَّهُ مِنْ خِنْدَفٍ فَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغْطُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاعُيَيْنَةُ أَلاَ تَقْبَلُ الْغِيَرَ*. فَقَالَ عُيَيْنَةُ: لاَ. وَاللهِ حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرِبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ: ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغْطُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَاعُيَيْنَةُ أَلاَ تَقْبَلُ الغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي اللَّيْثِ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ** وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ*** فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غُرَّةِ الإِسْلَامِ مَثَلًا إِلاَّ غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا أُسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا**** فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هَذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ. وَمُحَلِّمٌ

⑫ صحيح مسلم (٤٣٦٣)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٧٥، ٣٧٧٦)؛ صحيح سنن النسائي (٤٤٠٣)

رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ***** فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . فَاسْتَغْفِرِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ بِسَلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الإِسْلَامِ؟ اللّٰهُمَّ لَاتَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوتٍ عَالٍ . زَادَ أَبُو سَلَمَةَ: فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَّقِي دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ اسحٰق: فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ⁽۲۳⁾ أُنظُر:۴۷۲ ، ۵۰۲ (اس واقعہ کا ابتدائی حصہ فیصلہ ۴۸۴ میں دیکھیں)

عروہ بن زبیر، سعد کے باپ اور دادا (یعنی سعد اور ضمیرہ) سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ اب ہم وہب کی حدیث کی طرف پلٹتے ہیں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے بنو اشجع کے ایک مسلمان آدمی کو مار ڈالا۔ یہ پہلی دیت ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا۔ عیینہ نے مقتول کی طرف سے گفتگو کی، اس لئے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف سے گفتگو کی، کیونکہ وہ خندف میں سے تھا۔ تو بہت سی آوازیں بلند ہوئی اور طرفین کی جانب سے کافی شور وغل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! تو دیت کیوں نہیں لے لیتا، عیینہ نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! میں دیت نہ لوں گا، جب تک کہ اس کی عورتوں کو وہی صدمہ اور رنج نہ دوں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے۔ پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا ہوا اور شور وغل مچا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! تو دیت قبول کیوں نہیں کر لیتا؟ عیینہ نے ویسا ہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہوا جسے مُکیتل کہا جاتا تھا وہ ہتھیار باندھے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! شروع اسلام میں اس قاتل کی مثال ایسے ہے، جیسے چند بکریاں کسی چشمے پر پانی پینے آئیں، جو پہلے آئیں، ان کو تیر مار دیا تو پچھلی سب بھاگ گئیں۔ آج ایک سنت قائم کیجئے تاکہ وہ کل تبدیل نہ کرنی پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے محلم سے فرمایا کہ پچاس اونٹ اب دے اور پچاس مدینہ واپس جا کر دینا۔ یہ سفر کا واقعہ تھا۔ محلم ایک لمبے قد کا گندمی رنگ والا آدمی تھا، لوگوں سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھا ہوا تھا، جب وہ قصاص سے بچ گیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جو جرم کیا ہے، اس کی اطلاع آپ کو پہنچ چکی، اب میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں، آپ ﷺ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے اسے اسلام کے شروع میں اپنے ہتھیاروں سے قتل کر دیا؟ ''پس آپ ﷺ نے بلند آواز سے کہا: اے اللہ! محلم کو معاف نہ کرنا۔'' ابوسلمہ نے مزید کہا کہ محلم یہ سن کر کھڑا ہوا، وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ محلم کی قوم کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی۔

---

⑬ سنن أبي داود (۴۵۰۳) * الغِيَر: جمع الغِيَرة وهي الدية (النهاية ۳/ ۳۵۴)

** الشِّكة: بالكسر السلاح (النهاية ۲/ ۱۲۰۳)

*** الدرقة بفتحات: الترس من الجلد ليس بها خشب ولاعصب . النهاية .

**** مثل أن يقول: إن لم تقتص منه اليوم لم تثبت سنتك غدًا ولم ينفذ حكمك بعدك . المنذري، سنن أبي داود ۶۴۱/۴ ***** يعني حتى رضوا بالدية (البداية لابن كثير ۴/ ۲۲۵)

کن سے قصاص نہیں لیا جائے گا؟

والد سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا

٤٤٥ ⑬⑭ عن عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لاَيُقَادُ الوَالِدُ بِالوَلَدِ [۳۴]

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

٤٤٦ ⑬⑮ عن عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ تَرْعَى غَنَمَهُ فَبَعَثَهَا يَومًا تَرْعَاهَا فَقَالَ لَهُ إِبْنُهُ مِنْهَا: حَتَّى مَتَى تَسْتَأْمِي أُمِّي؟ وَاللهِ لاتَسْتَأْمِيهَا أَكْثَرَ مِمَّا اِسْتَأْمَيْتَهَا فَأَصَابَ عُرْقُوبَهُ فَطَعَنَ فِي خَاصِرَتِهِ فَمَاتَ. قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جَعْشَمٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ لَهُ وَائْتِنِي مِنْ قَابِلٍ وَمَعَكَ أَرْبَعُونَ وَمِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ، أَوْقَالَ عِشْرُونَ. قَالَ فَفَعَلَ فَأَخَذَ عُمَرُ مِنْهَا ثَلاثِيْنَ حِقَّةً وَثَلاثِيْنَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ مَابَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ فَأَعْطَاهَا إِخْوَتَهُ وَلَمْ يُورِّثْ مِنْهَا أَبَاهُ وَقَالَ لَولاَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لاَيُقَادُ وَالِدٌ بِوَلَدٍ لَقَتَلْتُكَ أَوْ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ [۳۵]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ قتادہ بن عبداللہؓ کے پاس ایک لونڈی تھی جوان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک دن قتادہؓ نے اسے بکریاں چرانے کے لئے بھیجا تو ان کا بیٹا جو اس لونڈی کے بطن سے تھا، انہیں کہنے لگا: آپ کب تک میری ماں کو لونڈی بنائے رکھیں گے؟ اللہ کی قسم! اب آپ اسے مزید لونڈی بنا کر نہیں رکھ سکتے۔ تو قتادہ نے اس کے پہلو میں نیزہ مارا جس سے وہ مرگیا۔ راوی کہتا ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعشم نے یہ بات عمرؓ بن خطاب سے ذکر کی تو عمرؓ بن خطاب نے قتادہ سے فرمایا: جب تم آئندہ میرے پاس آؤ تو تمہارے پاس ایک سو چالیس یا کہا کہ ایک سو بیس اونٹ ہونے چاہئیں۔ راوی کہتا ہے کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو حضرت عمرؓ نے ان میں سے تیس چار سالہ اور تیس پانچ سالہ اور چالیس چھ سے آٹھ سال کے درمیان عمر والے اونٹ اور اونٹنیاں لیں اور مقتول کے بھائیوں کو دے دیں اور ان میں اس کے باپ کو وارث نہیں بنایا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ''بیٹے کے قتل کی وجہ سے باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا'' تو میں تجھے ضرور قتل کرتا یا تیری گردن اُڑا دیتا۔

اولاد اور والدین کا باہم قصاص

٤٤٧ ⑬⑯ عن سُرَاقَةَ بنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقِيدُ الأَبَ مِنْ ابْنِهِ وَلاَيُقِيدُ الإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ [۳۶]

حضرت سراقہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ باپ کو قصاص دلواتے تھے بیٹے سے جبکہ بیٹے کو اس کے باپ سے قصاص نہیں دلواتے تھے۔

---

۳۴ صحيح سنن الترمذي (١١٣٠)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٦٩؛ إرواء الغليل ٧/ ٢٧١؛ نصب الراية ٤/ ٣٣٩

۳۵ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٧٢؛ مصنف ابن أبي شيبة ٦/ ٤٢٤؛ سنن الدار قطني ٣/ ١٤٠

۳۶ صحيح سنن الترمذي (١١٢٩)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٢٦٦٢)

آقا اپنے غلام کے قصاص سے مستثنیٰ ہے

٤٤٨ ⑫ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ تْ جَارِيَةٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي إِتَّهَمَنِي فَأَقْعَدَنِي عَلَى النَّارِ حَتَّى إِحْتَرَقَ فَرْجِي فَقَالَ لَهَا عُمَرُ هَلْ رَأَى ذَلِكَ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: لاَ. قَالَ فَهَلْ إِعْتَرَفْتِ لَهُ بِشَيءٍ قَالَتْ: لاَ، فَقَالَ عُمَرُ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا رَأَىٰ عُمَرُ الرَّجُلَ قَالَ: أَتُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللهِ؟ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِتَّهَمْتُهَا فِي نَفْسِي. قَالَ رَأَيْتَ ذَلِكَ عَلَيْهَا؟ قَالَ الرَّجُلُ لاَ. قَالَ: فَاعْتَرَفَتْ بِهِ؟ قَالَ: لاَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لاَ يُقَادُ مَمْلُوكٌ مِنْ مَالِكِهِ وَ لاَ وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ لأَقَدْتُهَا مِنْكَ، فَبَرَزَهُ وَضَرَبَهُ مِائَةَ سَوْطٍ، فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ إِذْهَبِي فَأَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ. أَنْتِ مَولاَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ[⑫] أُنظُر: ۷۷۹، راجع: ۳۷۵

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک لونڈی عمر بن خطابؓ کے پاس آئی اور کہا: میرے آقا نے مجھ پر (زنا کی) تہمت لگائی اور پھر مجھے آگ پر بٹھا دیا جس سے میری شرمگاہ جل گئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: کیا اس نے تجھے زنا کرتے دیکھا تھا؟ اُس نے کہا: نہیں! آپؓ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے سامنے کچھ اعتراف کیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں! عمرؓ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ عمرؓ نے جب اس آدمی کو اپنے سامنے دیکھا تو پوچھا: کیا تو اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دیتا ہے؟ اُس نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے سمجھا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ عمرؓ نے پوچھا: کیا تو نے اِسے زنا کرتے دیکھا تھا؟ کہنے لگا، نہیں! اُنہوں نے پوچھا: کیا اس نے اس گناہ کا اعتراف کیا تھا؟ اسنے جواب دیا: نہیں! عمرؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ مالک سے غلام کا قصاص نہ لیا جائے گا اور نہ باپ سے بیٹے کا قصاص لیا جائے گا تو میں ضرور تجھ سے اس کا قصاص لیتا، پھر اسے باہر نکالا اور سو کوڑے لگائے۔ پھر لونڈی سے کہا: جا! تو اللہ کے لئے آزاد ہے، تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی آزاد کردہ ہے۔

مشترک غلام کا قصاص

٤٤٩ ⑫⑧ عن أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى أَنْ يُقَادَ الْعَبْدُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ[⑱]

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو آدمیوں کے مشترکہ غلام سے قصاص لینے سے منع فرمایا ہے۔

شرح: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی غلام دو مالکوں کا مشترکہ ہے اور ایک مالک اپنے مشترکہ غلام پر کوئی زیادتی کرتا ہے تو غلام کی ملکیت میں اس کے اشتراک کی بنا پر اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

کافر کے بدلے مسلمان کا قصاصاً قتل؟

٤٥٠ ⑫⑨ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: لاَ. إِلاَّ كِتَابُ اللهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ

---

⑫ المستدرك الحاكم ٢/ ٢١٦ (صحيح الاسناد وتعقبه الذهبي بقوله: بل عمر بن عيسى منكر الحديث) المستدرك للحاكم ٤/ ٣٦٨ (صحيح الأسناد ووافقه الذهبي) فنسي الذهبي قوله الأول. قاله الألباني في الإرواء ٧/ ١٧٢

⑱ مجمع الزوائد ٦/ ٢٩١ (رواية بزار وفيه محمد بن ثابت البناني ضعيف)

مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ: قُلْتُ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ: قَالَ: الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الأَسِيرِ وَلاَيُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ [29]

حضرت ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! صرف اللہ کی کتاب (قرآن) ہے یا وہ سمجھ ہے جو ایک مسلمان کو عطا کی گئی ہے یا یہ صحیفہ ہے۔ میں نے پوچھا اس صحیفے میں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (اس صحیفے میں) دیت، قیدیوں کو آزاد کرنے کا بیان اور یہ حکم کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۴۵۱ ⑬ عن قيس بن عباد قَالَ: إِنْطَلَقْتُ أَنَا وَالأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ إِلَيكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ: لاَ . إِلاَّ مَا فِي كِتَابِي هَذَا فَأَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيفِهِ فَإِذَا فِيهِ: الْمُؤمِنُون تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُم أَلاَ لاَيُقْتَلُ مُؤمِنٌ بِكَافِرٍ وَلاَ ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِين [30] أُنظُر: ۹۶۳

حضرت قیس بن عباد نے کہا: میں اور اشتر حضرت علیؓ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی ایسی خاص وصیت کی ہے جو دوسرے لوگوں کو نہیں کی۔ اُنھوں نے کہا: نہیں! صرف وہی ہے جو میری اس کتاب میں ہے اور اپنی تلوار کی میان سے ایک کتاب نکالی، جس کے الفاظ تھے: سب مؤمنوں کا خون برابر ہے اور وہ اپنے دشمنوں کے خلاف باہمی تعاون میں ایک ہاتھ کی مانند ہیں، ان میں سے ادنیٰ ترین آدمی بھی کسی کافر کو امان دے سکتا ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور معاہد (ذمی) جب تک اپنے عہد پر قائم ہے، اسے قتل نہ کیا جائے۔ جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا اس کا مؤاخذہ اسی پر ہوگا۔ جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا، یا کسی مجرم کو پناہ دی، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

۴۵۲ ⑬ عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَين قَالَ: قَتَلَ رَجُل رَجُلًا مِنْ خُزَاعَةَ فِي الْجَاهِلِيَةِ وَكَانَ الْهُذَلِيُّ مُتَوارِيًا فَلَمَّا كَانَ يَومُ الْفَتحِ ظَهرَ الْهُذَلِي فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَذَبَحَهُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ قَبْلَ النِّدَاءِ أَوْ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ: بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا مُؤمِنًابِكَافِرٍ لَقَتَلْتُهُ فَأَخرَجُوا عَقْلَهُ وَكَانَ أَوَّلُ عَقْلٍ فِي الإِسْلاَمِ [31] أُنظُر: ۵۰۱

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی نے خزاعہ قبیلہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور وہ اس وقت سے روپوش تھا، جب مکہ فتح ہوا تو وہ ظاہر ہوگیا۔ اسے خزاعہ قبیلہ کے ایک آدمی نے دیکھ لیا اور بکری کی طرح ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے ندا (پکار) سے پہلے قتل کیا یا بعد میں؟ اس نے جواب دیا: بعد میں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کافر کے بدلے مؤمن کو قتل کرنا روا سمجھتا تو تجھے ضرور قتل کرتا، لیکن اب تم اس کی دیت ادا کرو اور یہ اسلام کی پہلی دیت تھی۔

---

[29] صحيح البخاري (۱۱۱)

[30] صحيح سنن أبي داود (۳۷۹۷)

[31] مجمع الزوائد ۶/ ۲۹۲ (وثق رواته ابن حبان)

٤٥٣ ⑫ عن عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَيُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِكَافِرٍ [۳۲]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

مقتول کا مرنے سے قبل قاتل کو معاف کرنا

٤٥٤ ⑬ عن قتادة أَنَّ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودِ الثَّقَفِي دَعَا قَومَهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَمَاتَ فَعَفَا عَنْهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَجَازَ عَفْوَهُ وَقَالَ هُوَ كَصَاحِبِ يٰسِيْنَ [۳۳]

حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفیؓ نے اپنی قوم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دی تو ان میں سے ایک آدمی نے ان کو تیر مارا، جس سے وہ فوت ہوگئے، لیکن اُنہوں نے اس حالت میں قاتل کو معاف کردیا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ معاملہ لے جایا گیا تو آپ ﷺ نے اس معافی کو درست قرار دیا اور فرمایا: یہ شخص صاحبِ یٰسین (یعنی حبیب مازنی) کی طرح ہے۔

ورثا میں سے بعض کا قصاص معاف کرنا

٤٥٥ ⑭ عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ إِمْرَأَةً [۳۴] أنظر: ٤٩٢

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقتول کے ورثا کو چاہئے کہ وہ قصاص معاف کردیں اور یہ حق قریب سے قریب تر وارث کو حاصل ہے، اگرچہ وہ عورت ہی ہو۔

کن سے قصاص لیا جائے گا؟

بھائی سے قصاص

٤٥٦ ⑮ عن مِرْدَاسِ بنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَمَى رَجُلٌ أَخًا لَهُ فَقَتَلَهُ فَفَرَّ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقَادَ مِنْهُ [۳۵]

حضرت مرداس بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو تیر مار کر قتل کردیا اور بھاگ گیا۔ ہم نے اسے ابوبکرؓ کے پاس پایا اور پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے اسے قصاص میں قتل کروادیا۔

---

[۳۲] صحيح سنن الترمذي (١٤٤٦)؛ سنن ابن ماجه (٢٦٥٩)؛ ارواء الغليل (٢٢٠٨)؛ مسند أحمد ٢/ ١٩٤

[۳۳] مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٣٢٤

[۳۴] صحيح سنن أبي داود (٤٥٣٨)؛ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٥٩؛ شرح السنة ٨/ ٣٧٢

[۳۵] مجمع الزوائد ٦/ ٢٩١ (رواه الطبراني وفيه محمد بن جابر السحيمي ضعيف)

حاکم سے قصاص

٤٥٧ ⑬ عن الْفَضْلِ بنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ قَرُبَ مِنِّي خُفُوفٌ* مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَمَنْ كُنْتُ أَصَبْتُ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ مِنْ بِشْرِهِ أَوْ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا هَذَا عِرْضُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَعْرُهُ وَبِشْرُهُ وَمَالُهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَقْتَصَّ وَلاَ يَقُولَنَّ أَحَدٌ أَنِّي أَتَخَوَّفُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ الْعَدَاوَةَ وَالشَّحْنَاءَ أَلاَ وَإِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنْ طَبِيعَتِي وَلَيْسَتَا مِنْ خُلُقِي ⓐ

حضرت فضل بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، میری رحلت کا وقت قریب آ چکا ہے۔ اگر میں نے کسی کی عزت، بالوں، جسم یا مال کو کوئی نقصان پہنچایا ہو تو محمد ﷺ کی عزت، بال، جسم اور مال حاضر ہیں، وہ کھڑا ہو اور بدلہ لے لے، کوئی یہ نہ کہے کہ میں محمد ﷺ کی عداوت اور ناراضی سے ڈرتا ہوں، کیونکہ یہ دونوں چیزیں میری طبیعت اور اخلاق کا حصہ نہیں ہیں۔

٤٥٨ ⑭عن أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ: تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ: بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! ⓑ

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مال تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی آکر آپ ﷺ کے اوپر جھک گیا۔ آپ ﷺ نے اپنی کھجور کی ٹیڑھی اور خشک لکڑی کے ساتھ اسے کچوکا دیا تو اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آ کر مجھ سے اپنا بدلہ لے لو تو اس شخص نے کہا: میں تو آپ ﷺ کو معاف کر چکا ہوں۔

٤٥٩ ⑮ عن أَبِي فِرَاسٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلاَ لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أَقُصُّهُ مِنْهُ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ ، أَتَقُصُّهُ مِنْهُ قَالَ: أَي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَقُصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِقْتَصَّ مِنْ نَفْسِهِ ⓒ

حضرت ابوفراس بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: میں نے اپنے گورنروں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہارے جسموں کو اذیت دیں اور تمہارے مال ہڑپ کر جائیں۔ جس نے ایسا کیا، اسے میرے پاس لایا جائے تاکہ میں اس سے قصاص لوں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا: اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کی اصلاح کے لئے ایسا کرتا ہے تو کیا آپ اس سے بھی قصاص لیں گے؟ حضرت عمرؓ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس سے بھی قصاص لوں گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے آپ سے بھی قصاص لیا تھا۔

ⓐ كنز العمال (٣٩٨٣١)

* رحلت کا وقت قریب آ گیا یعنی رسول اللہ اپنی موت سے ڈرانا چاہتے تھے۔ (النهاية ٢/ ١٣٠)

ⓑ صحيح سنن أبي داود (٤٥٣٦)؛ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٤٣؛ سنن النسائي ٨/ ٣٢

ⓒ سنن أبي داود (٤٥٣٧)؛ سنن النسائي ٨/ ٣٤

پتھر سے قتل کرنے والے سے ویسا ہی قصاص

٤٦٠ ⑬⑨ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا: أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا. ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ[39]

حضرت انس بن مالکؓ، ایک یہودی نے ایک لونڈی کو چاندی کے زیورات ہتھیانے کے لئے پتھر سے قتل کر دیا۔ اس لونڈی کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، اس میں زندگی کی کچھ رمق باقی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تجھے فلاں نے قتل کیا؟ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: نہیں! پھر آپ ﷺ نے اس سے دوسری مرتبہ پوچھا: اس نے اپنے سر سے نفی میں اشارہ کیا۔ پھر اس سے تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے اپنے سر سے اثبات میں اشارہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کر دیا۔

٤٦١ ⑭⓪ عن زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِحَجَرٍ فَقَتَلَهُ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَادَهُ مِنْهُ[40]

حضرت زیاد بن علاقہ مرداسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کو پتھر مار کر قتل کر دیا، اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اس سے قصاص لیا۔

جان سے کمتر نقصان کا قصاص

دانت کا قصاص

٤٦٢ ⑭① عن أَنَسٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْإِرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ[41]

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انسؓ بن مالک کی پھوپھی ربیع نے انصار کی ایک لونڈی کا اگلا دانت توڑ دیا تو اس کے گھر والوں نے ان سے قصاص کا مطالبہ کیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ نبی کریم ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ انسؓ بن مالک کے چچا، انسؓ بن نضر نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم، اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انسؓ: اللہ کا نوشتہ تو قصاص ہی ہے۔ تو وہ لوگ راضی ہو گئے اور دیت قبول کر لی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں، اگر وہ اللہ پر قسم ڈال

---

[39] صحيح مسلم (٤٣٣٧، ٤٣٣٩، ٤٣٤١)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٩٦، ٣٨٠٢)؛ صحيح البخاري (٦٨٧٩)

[40] السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٤٣

[41] صحيح البخاري (٢٧٠٣، ٤٦١١)؛ صحيح سنن النسائي (٤٤٣٠، ٤٤٢٩)؛ صحيح سنن أبى داود (٣٨٤١)؛ صحيح مسلم (٤٣٥٠)

دیں تو اللہ اسے ضرور پورا کر دیتا ہے۔

زخم کا قصاص اس وقت جب وہ درست ہو جائے

٤٦٣ ⑭عن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ في رَجُلٍ طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رِجْلِهِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَقِدْنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاتَعْجَلْ حَتَّى يَبْرَأَ جُرْحُكَ قَالَ: فَأَبَى الرَّجُلُ إِلاَّ أَنْ يَسْتَقِيدَ فَأَقَادَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُ قَالَ فَعَرِجَ الْمُسْتَقِيدُ وَبَرَأَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ، فَأَتَى الْمُسْتَقِيدُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يا رَسُولَ اللهِ عَرِجْتُ وَبَرَأَ صَاحِبِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَمْ آمُرْكَ أَنْ لاتَسْتَقِيدَ حَتَّى يَبْرَأَ جُرْحُكَ فَعَصَيْتَنِي فَأَبْعَدَكَ اللهُ وَبَطَلَ جُرْحُكَ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرَّجُلِ الَّذِي عَرِجَ مَنْ كَانَ بِهِ جُرْحٌ أَنْ لايَسْتَقِيدَ حَتَّى تَبْرَأَ جِرَاحَتُهُ فَإِذَا بَرَأَتْ جِرَاحَتُهُ اِسْتَقَادَ ⑭

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے بارے میں، جس کی ٹانگ میں دوسرے شخص نے سینگ مارا تھا، فیصلہ کیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے قصاص دلوایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: جلدی نہ کر زخم ٹھیک ہونے دے۔ راوی کہتا ہے کہ جب اس آدمی نے قصاص لینے پر اصرار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا۔ پھر قصاص لینے والا لنگڑا ہو گیا اور وہ شخص جس سے قصاص لیا گیا تھا، اس کا زخم بھر گیا۔ قصاص لینے والا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں لنگڑا ہو گیا اور میرا ساتھی بچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تیرا زخم خراب ہو گیا۔ لنگڑا ہونے والے اس آدمی کے واقعہ کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دے دیا: ''اگر کسی کو کوئی زخم پہنچ جائے تو وہ زخم درست ہونے تک قصاص نہ لے، جب اس کا زخم درست ہو جائے تو وہ قصاص لے۔''

جن زخموں میں قصاص نہیں ہے! (بلکہ ان کی دیت دی جائے گی)

ایسا زخم جس میں ہڈی ظاہر نہ ہو

٤٦٤ ⑭ عن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ طَاوُوس أَنَّهُ ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لاطَلَاقَ قَبلَ مِلْكٍ وَلاقِصَاصَ فِيمَا دُونَ الْمُوَضِّحَةِ مِنَ الْجِرَاحَاتِ ⑭ رَاجِع:٢٢٠

حضرت محمد بن منکدر طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ملکیت نکاح سے قبل طلاق کا کوئی اعتبار نہیں اور جن زخموں میں ہڈی ظاہر نہ ہو، ان پر قصاص نہیں ہے۔

معذوری یا لنگڑا پن کا باعث بن جانے والے زخم

---

⑭ مسند أحمد بن حنبل ٢/ ٢١٧؛ سنن الدار قطني٣/ ٨٨، ٩٠ ؛ مصنف عبد الرزاق(١٧٩٩٣ ، ١٧٩٩١)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٦٦ ، ٦٧؛ كنزالعمال (٤٠٢١٠)

⑭ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٦٥ ، ٨٣ (منقطع)

٤٦٥ ⑭ عن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاقَوَدَ فِي شَلَلٍ وَلَا عَرَجٍ ㉓

حضرت عمرو بن شعیب وہ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معذور ہو جانے اور لنگڑا ہو جانے پر قصاص نہیں ہے۔

دماغ کی جھلی، پیٹ تک پہنچنے اور سر یا چہرہ کی ہڈی کو توڑ کر الگ کر دینے والے زخم

٤٦٦ ⑮ عن عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاقَوَدَ فِي الْمَأْمُومَةِ وَلَا الْجَائِفَةِ وَلَا الْمُنَقِّلَةِ ㉕

حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دماغ کو پہنچنے والے اور پیٹ کے اندر تک پہنچنے، سر اور چہرہ کی ہڈی کو توڑ کر الگ کر دینے والے زخم پر قصاص نہیں۔

٤٦٧ ⑯ عن نِمْرَانَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا عَلَى سَاعِدِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا مِنْ غَيْرِ مَفْصَلٍ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِالدِّيَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: إِنِّي أُرِيدُ الْقِصَاصَ فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا وَلَمْ يَقْضِ لَهُ بِالْقِصَاصِ ㉖

حضرت نمران بن جاریہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کی کلائی پر تلوار کا وار کیا اور اسے جوڑ سے ہٹ کر کاٹ دیا! تو اس نے نبی ﷺ سے اس زیادتی کا بدلہ لینے کی استدعا کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے دیت کا فیصلہ کیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں قصاص چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت لے لے، اللہ تیرے لئے اس میں برکت ڈالے گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے قصاص کا فیصلہ نہیں کیا۔

کانا شخص اگر کسی کی ایک آنکھ پھوڑ دے تو قصاص کی بجائے دیت

٤٦٨ ⑰ عن عَصْمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ فُقِئَتْ عَيْنُهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ ضَرَبَكَ؟ قَالَ: أَعْوَرُ بَنِي فُلَانَ. فَبَعَثَ فَجَاءَ فَقَالَ: أَنْتَ فَقَأْتَ عَيْنَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَضَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالدِّيَةِ وَقَالَ: لَا تُفْقَأُ عَيْنُهُ تَدَعُهُ غَيْرَ بَصِيرٍ ㉗ أُنظُر: ٥١٥

حضرت عصمہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جس کی آنکھ پھوڑ دی گئی تھی تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے کس نے مارا ہے؟ اس نے کہا: فلاں کے بیٹے نے جو کانا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو بلا کر پوچھا: کیا تو نے اس کی آنکھ پھوڑی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! رسول ﷺ نے اس پر دیت کا فیصلہ کیا اور فرمایا: اس کی آنکھ نہیں پھوڑی جائے گی، کیونکہ اس سے یہ اندھا ہو جائے گا۔

㉓ سنن الدار قطني ٣/ ٩١ (فيه بقية وهو مدلس)

㉕ صحيح سنن ابن ماجه (٢١٣٢) ㉖ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٧٨)

㉗ المعجم الكبير للطبراني ١٧/ ١٦٦؛ مجمع الزوائد ٦/ ٢٩٥ (فيه فضل بن مختار وهو ضعيف)

زخم کی دیت سے زیادہ دے کر قصاص سے دستبردار کرنا

٤٦٩ ⑬⑧عن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلاَجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُوجَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا الْقَوَدَ يا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوا فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي خَاطِبُ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ هَؤُلاَءِ اللَّيْثِيِّين أَتَونِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِم كَذَا وَكَذَا فَرَضَوا. أَرَضِيتُم. قَالُوا: لاَ. فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِم فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ: إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالَوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالَوا نَعَمْ[39]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حذیفہ قبیلہ کے ایک شخص ابوجہم کو صدقہ اکٹھا کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک آدمی نے ان سے اپنے صدقہ کے بارے میں جھگڑا کیا۔ ابوجہم نے اسے مارا اور زخمی کر دیا۔ وہ لوگ (زخمی شخص کے رشتہ دار) نبی ﷺ کے پاس آئے اور قصاص کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں فلاں چیز لے لو (اور قصاص سے دستبردار ہو جاؤ) لیکن وہ رضا مند نہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم فلاں فلاں چیز لے لو، وہ پھر بھی رضا مند نہ ہوئے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: چلو فلاں فلاں چیز بھی لے لو، وہ اس پر رضا مند ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں شام کے وقت لوگوں کو خطبہ دوں گا اور اُنہیں تمہارے راضی ہونے سے متعلق آگاہ کروں گا؟ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا کہ لیث قبیلے کے یہ لوگ میرے پاس قصاص لینے کے لئے آئے تھے۔ میں نے ان پر فلاں فلاں چیز پیش کی تو وہ رضا مند ہو گئے۔ پوچھا: کیا تم راضی ہو؟ اُنہوں نے کہا: نہیں! مہاجرین نے اُنہیں سزا دینے کا ارادہ کیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں رک جانے کا حکم دیا، وہ رک گئے۔ پھر ان کو بلا کر کچھ مزید اضافہ کر دیا اور پھر پوچھا: کیا اب تم راضی ہو؟ اُنہوں نے کہا جی ہاں! پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: میں لوگوں کو خطبہ دوں گا تاکہ اُنہیں تمہاری رضا مندی کے متعلق باخبر کروں؟ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور پوچھا کہ کیا تم راضی ہو؟ تب اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

[39] صحيح سنن أبي داود (٣٨٠١)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٢٦٣٨)

❷ دیت

بعض اہم تصورات

اندھا قتل جس کے قاتل کا پتہ نہ چلے

٤٧٠ (١٤٩) عن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قُتِلَ فِي عُمِّيًا فِي رَمْيًا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَو بِالسِّيَاطِ أَوْ ضُرِبَ بِعَصًا فَهُوَ خَطأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ. وَمَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ لايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ"[٤٩]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اندھا دھند قتل و غارت گری یا تیر اندازی میں پتھر، کوڑے یا لاٹھی سے مارا گیا تو وہ قتل خطا متصور ہوگا۔ اور اس کی دیت قتل خطا والی ہوگی اور جو شخص عمداً مارا گیا، اس پر قصاص ہے اور جو شخص قصاص لینے میں رکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی لعنت وغضب ہو۔ اس کی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہ ہوگی۔

قتل خطا میں دیت کی مقدار

٤٧١ (١٥٠) عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قُتِلَ خَطأً فَدِيَتُهُ مِأَةٌ مِنَ الإِبِلِ ثَلاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرُ بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ، إِذَا غَلَّتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا، وَ إِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَاكَانَ أَفَبَلَغَ قِيمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَابَينَ الأَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِأَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِأَتَى بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَاةِ أَلْفَي شَاةٍ[٥٠] أنظر:٤٩٩

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلطی سے قتل کیا، اس کی دیت سو اونٹ ہے، تیس ایک سے دو سالہ، تیس دو سے تین سالہ، تیس چار سالہ اونٹیاں اور دس ایک سے دو سالہ اونٹ۔ رسول اللہ ﷺ شہر والوں کے لئے ان کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر کرتے تھے۔ اور اونٹ والوں (بادیہ نشینوں) کے لئے یہی اونٹوں کی دیت مقرر کرتے۔ جب وہ مہنگے ہو جاتے تو اس کی قیمت بڑھا دیتے اور سستے ہونے پر ان کی قیمت کم کر دیتے۔ سو اونٹوں کی قیمت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار سو سے آٹھ سو دینار یا اس کے بقدر چاندی تک پہنچ گئی۔ اسی طرح آپ ﷺ نے گائیوں والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

---

(٤٩) سنن أبي داود (٤٥٣٩)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٢٦٣٥)؛ سنن النسائي ٨/ ٤٠

(٥٠) صحيح سنن النسائي (٤٤٦٨)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٨١٨)

قصاصاً قتل کرنے پر قتل وغارت کا اندیشہ ہو تو حاکم کا ورثائے مقتولین کو دیت پر آمادہ کرنا

٤٧٢ ⑮عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ عَنْ أَبِيهِ وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا. ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِي قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الإِسْلَامِ وَ ذٰلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الأَشْجَعِي لأَنَّهُ مِنْ غَطْفَانَ وَتَكَلَّمَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لأَنَّهُ مِنْ خِنْدَفٍ فَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغْطُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاعُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ*. فَقَالَ عُيَيْنَةُ: لاَ. وَاللهِ حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ: ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغْطُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَاعُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي اللَّيْثِ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ** وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ*** فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هٰذَا فِي غُرَّةِ الإِسْلَامِ مَثَلًا إِلاَّ غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا أُسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا**** فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسُونَ فِي فَورِنَا هٰذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذٰلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ. وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ***** فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. فَاسْتَغْفِرِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ بِسَلاحِكَ فِي غُرَّةِ الإِسْلَامِ؟ اللّٰهُمَّ لاتَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوتٍ عَالٍ. زَادَ أَبُو سَلَمَةَ: فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَّقِي دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابنُ اسحٰق: فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ⑮ رَاجع:٤٤٤، أُنظُر:٥٠٢

عروہ بن زبیر، سعد کے باپ اور دادا (یعنی سعد اور ضمیرہ) سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ اب ہم وہب کی حدیث کی طرف پلٹتے ہیں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے بنو اشجع کے ایک مسلمان آدمی کو مار ڈالا۔ یہ پہلی دیت ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا۔ عیینہ نے مقتول کی طرف سے گفتگو کی، اس لئے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف سے گفتگو کی، کیونکہ وہ خندف میں سے تھا۔ تو بہت سی آوازیں بلند ہوئی اور طرفین کی جانب سے کافی شوروغل ہوا۔

---

⑮ سنن أبي داود (٤٥٠٣)

* الغير: بكسر الغين وفتح الياء جمع غيرة وهى الدية (النهاية ٣/ ٣٥٤)

** الشِّكة: بالكسر السلاح (النهاية ٢/ ١٢٠٣)

*** الدرقة بفتحات: الترس من الجلد ليس بها خشب ولاعصب. النهاية

**** مثل أن يقول: إن لم تقتص منه اليوم لم تثبت سنتك غدًا ولم ينفذ حكمك بعدك. المنذرى، سنن أبى داود ٤/ ٦٤١

***** يعني حتى رضوا بالدية (البداية لابن كثير ٤/ ٢٢٥)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! تو دیت کیوں نہیں لے لیتا، عیینہ نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! میں دیت نہ لوں گا، جب تک کہ اس کی عورتوں کو وہی صدمہ اور رنج نہ دوں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے۔ پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا ہوا اور شور وغل مچا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! تو دیت قبول کیوں نہیں کر لیتا؟ عیینہ نے ویسا ہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہوا جسے مکتیل کہا جاتا تھا، وہ ہتھیار باندھے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! شروع اسلام میں اس قاتل کی مثال ایسے ہے، جیسے چند بکریاں کسی چشمے پر پانی پینے آئیں، جو پہلے آئیں، ان کو تیر مار دیا تو پچھلی سب بھاگ گئیں۔ آج ایک سنت قائم کیجئے تا کہ وہ کل تبدیل نہ کرنی پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے محلم سے فرمایا کہ پچاس اونٹ اب دے اور پچاس مدینہ واپس جا کر دینا۔ یہ سفر کا واقعہ تھا۔ محلم ایک لمبے قد کا گندمی رنگ والا آدمی تھا، لوگوں سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھا ہوا تھا، جب وہ قصاص سے بچ گیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جو جرم کیا ہے، اس کی اطلاع آپ کو پہنچ چکی، اب میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں، آپ ﷺ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے اسے اسلام کے شروع میں اپنے ہتھیاروں سے قتل کر دیا؟'' پس آپ ﷺ نے بلند آواز سے کہا: اے اللہ! محلم کو معاف نہ کرنا۔'' ابوسلمہ نے مزید کہا کہ محلم یہ سن کر کھڑا ہوا، وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ محلم کی قوم کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی۔

کسی جگہ پر مقتول پائے جانے والے شخص کی دیت وہاں کے رہائشیوں پر

٤٧٣ ⑮عن الكلبى عن أبى صالح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ مَقِيْسَ بْنَ صَبَابَةَ وَجَدَ أَخَاهُ هِشَامَ بْنَ صَبَابَةَ قَتِيْلًا فِي بَنِي النَّجَارِ وَ كَانَ مُسْلِمًا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ . فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ رَسُولًا مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَقَالَ لَهُ: إِئْتِ بَنِي النَّجَّارِ فَأَقْرَئْهُمُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ قَاتِلَ هِشَامِ بْنِ صَبَابَةَ أَنْ تَدْفَعُوهُ إِلَى أَخِيهِ فَيَقْتَصُّ مِنْهُ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا لَهُ قَاتِلًا أَنْ تَدْفَعُوا إِلَيهِ دِيَتَهُ فَأَبْلَغَهُمُ الْفِهْرِيُّ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: سَمْعًا وَطَاعَةً لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَاللهِ مَانَعْلَمُ لَهُ قَاتِلًا وَلَكِنْ نُؤَدِّي إِلَيهِ دِيَتَهُ فَأَعْطَوهُ مِأَةً مِنَ الإِبِلِ ثُمَّ انْصَرَفَا رَاجِعِينَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَبَيْنَهُمَا وَبَينَ الْمَدِينَةِ قَرِيبٌ فَأَتَى الشَّيْطَانُ مَقِيسًا فَوَسْوَسَ إِلَيهِ فَقَالَ: أَيُّ شَيءٍ صَنَعْتَ؟ تَقْبَلُ دِيَةَ أَخِيكَ فَيَكُونَ عَلَيكَ سَبَّةٌ أُقْتُلِ الَّذِي مَعَكَ فَيَكُونَ نَفْسٌ مَكَانَ نَفْسٍ وَفَضْلُ الدِّيَةِ . فَفَعَلَ مَقِيسٌ ذَلِكَ فَرَمى الْفِهْرِيَ بِصَخْرَةٍ فَشَدَخَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَكِبَ بَعِيْرًا مِنْهَا وَسَاقَ بَقِيَّتَهَا رَاجِعًا إِلَى مَكَّةَ كَافِرًا وَجَعَلَ يَقُولُهُ فِي شِعْرِهِ: قَتَلْتُ بِهِ فِهْرًا وَحَمَلْتُ عَقْلَهُ سِرَاةُ بَنِي النَّجَّارِ أَرْبَابُ فَارِعٍ وَأَدْرَكْتُ ثَارِى وَاضْطَجَعْتُ مُوسِدًا وَكُنْتُ إِلَى الأَوْثَانِ أَوَّلُ رَاجِعٍ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا أَلِيمًا﴾* ثُمَّ أَهْدَرَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ بِالسُّوقِ فَقَتَلُوهُ(۵۲) رَاجِع:٤١٧

حضرت کلبی، ابوصالح سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مقیس بن صبابہ نے اپنے بھائی ہشام بن صبابہ کو بنونجار قبیلے میں مقتول پایا۔ وہ مسلمان تھے، اس لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بنوفہر قبیلے کے ایک آدمی کو قاصد کے طور پر بھیجا اور اسے فرمایا: بنونجار کے پاس جاؤ، انہیں سلام کہو اور یہ پیغام دو کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں حکم فرما رہے ہیں کہ اگر تمہیں ہشام بن صبابہ کے قاتل کا علم ہے تو اسے اس کے بھائی کے حوالے کردو، وہ اس سے قصاص لے لے گا، لیکن اگر تمہیں قاتل کا علم نہیں ہے تو اسے دیت ادا کرو۔ فہری نے نبی کریم ﷺ کا پیغام انہیں پہنچایا تو انہوں نے کہا: ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ہمیں قاتل کا کوئی علم نہیں ہے، لیکن اسے اس کی دیت دے دیتے ہیں۔ انہوں نے اسے سو اونٹ دے دیئے۔ پھر وہ دونوں مدینہ کی طرف لوٹے۔ ان کا اور مدینہ کا فاصلہ تھوڑا ہی تھا کہ مقیس کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا اور کہا کہ یہ تو نے کیا کردیا؟ اپنے بھائی کی دیت قبول کرلی، یہ تو تیرے لئے باعثِ عار ہے، اپنے ساتھ والے آدمی کو قتل کردے، یہ تیرے بھائی کے قتل کا بدلہ ہوگا اور دیت منافع کے طور پر مل جائے گی۔ مقیس نے ایسا ہی کیا اور ایک پتھر سے فہری کا سر کچل دیا۔ پھر دیت کے اونٹوں میں سے ایک پر سوار ہوکر، باقیوں کو ہانکتا ہوا، اسلام سے مرتد ہوکر مکہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہ یہ شعر پڑھ رہا تھا:

قتلت به فهراً وحملت عقله سراة بني النجار أرباب فارع
وأدركت ثاري واضطجعت موسداً وكنت إلى الأوثان أول راجع

''میں نے اپنے بھائی کے بدلے فہری کو قتل کردیا اور اس کی دیت بھی لے لی، میرا بھائی بنی نجار کا سردار تھا اور بہت خوبصورت جوان تھا۔ میں نے اپنا بدلہ لے لیا ہے، اب تکیہ لگا کر لیٹ گیا ہوں اور میں سب سے پہلے بتوں کی طرف لوٹنے والا ہوں۔''

اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ (جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کردے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، وہ وہاں ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کی ناراضگی اور لعنت ہے اور اس نے اس کے لئے دردناک قسم کا عذاب تیار کر رکھا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن، اسے واجب قتل قرار دے دیا۔ لوگوں نے اسے ایک بازار میں پایا اور وہاں قتل کردیا۔

وہ شخص جو دو بستیوں کے درمیان مقتول پایا جائے اور قاتل کا علم نہ ہو تو اس کی دیت اقرب بستی والوں پر

٤٧٤ (۱۵۳)عن أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ قَتِيلًا وُجِدَ بَيْنَ حَيَّيْنِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقَاسَ إِلَى أَيِّهِمَا أَقْرَبُ فَوُجِدَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِ الْحَيَّيْنِ بِشِبْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى شِبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَلْقَى دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ(۵۳)

(۵۲) الدر المنثور ٢/ ١٩٥ * النساء٤:٩٣

(۵۳) السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ١٢٦؛ مسند أحمد ٣/ ٨٩؛ مجمع الزوائد ٦/ ٢٩٠؛ مصنف عبد الرزاق(١٨٢٩٠٧)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ دو قبیلوں کے درمیان ایک شخص مقتول پایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ فاصلہ ماپا جائے، ان دونوں میں سے وہ کس کے زیادہ قریب ہے۔ وہ ایک بالشت ایک بستی سے زیادہ قریب پایا گیا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بالشت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مقتول کی دیت رسول اللہ ﷺ نے ان پر ڈال دی۔

ایسا مسلمان جسے مسلمان معرکہ میں دشمن سمجھ کر قتل کر دیں

٤٧٥ ⑮٤عن مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: اِخْتَلَفَتْ سُيُوفُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْيَمَانِ أَبِى حُذَيفَةَ يَومَ أُحُدٍ فَقَتَلُوهُ وَلَايَعرِفُونَهُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ يَدِيَهُ فَتَصَدَّقَ حُذَيفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِدِيَتِهِ عَلَى الْمُسلِمِينَ⑮٤

حضرت محمود بن لبیدؓ سے مروی ہے کہ حذیفہ کے باپ یمان پر، اُحد کے دن مسلمانوں کی تلواریں غلطی سے پڑ گئیں۔ اور اُنہوں نے نادانستہ طور پر اُنہیں قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت دینے کا ارادہ کیا، لیکن حذیفہؓ نے دیت کو مسلمانوں پر صدقہ کر دیا۔

٤٧٦ ⑮٥ عن عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ أَبُوحُذَيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ شَيخًا كَبِيرًا فَرُفِعَ فِي الآكَامِ مَعَ النِّسَاءِ يَومَ أُحُدٍ فَخَرَجَ يَتَعَرَّضُ الشَّهَادَةَ فَجَاءَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمُشْرِكِينَ فَابْتَدَرَهُ الْمُسْلِمُون فَتَوَشَّقُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ وَحُذَيفَةُ يَقُولُ: أَبِي أَبِي، فَلَايَسْمَعُونَهُ مِنْ شُغْلِ الْحَربِ حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيفَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ بِدِيَةٍ⑮٥

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہؓ بن یمان کے والد ایک عمر رسیدہ شخص تھے، اس لئے اُحد کے روز انہیں عورتوں کے ساتھ، ٹیلوں پر چڑھا دیا گیا۔ وہ شہادت کا جذبہ لے کر نکلے اور جس طرف مشرکین تھے ادھر سے میدان جنگ میں کود گئے تو مسلمان (انہیں کافر سمجھ کر) ان پر جھپٹ پڑے اور تلواروں سے انہیں کاٹ رکھ دیا، جبکہ حذیفہؓ کہتے رہ گئے کہ یہ میرے باپ ہیں، میرے باپ ہیں، لیکن جنگ کی وجہ سے وہ نہ سن سکے اور اُنہیں قتل کر دیا۔ حذیفہؓ نے کہا: اللہ تمہیں معاف کرے، وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ نبی ﷺ نے اس بارے میں دیت کا فیصلہ فرمایا۔

٤٧٧ ⑮٦ عن سَعِيدِ بنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ قَالَ: مَا أَرَى الدِّيَةَ إِلاَّ لِلعَصَبَةِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ فَهَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيئًا فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفيَانَ الْكِلَابِيُّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِسْتَعْمَلَهُ عَلَى الأَعْرَابِ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ أُوَرِّثَ إِمْرَأَةَ أَشْيَم الضَّبَابِي مِنْ دِيَةِ زَوجِهَا فَأَخَذَ بِذَلِكَ عُمَرُ⑮٦

راجع: ٣١٢، انظر: ٤٨٦

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں کہ دیت باپ کی طرف سے بننے والے رشتے داروں (عصبات) کو ملے گی، کیونکہ دیت کی ادائیگی بھی وہی کرتے ہیں، تو کیا تم میں سے کسی شخص نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ ضحاک بن سفیان کلابی، جن کو رسول اللہ ﷺ نے دیہاتیوں پر گورنر مقرر کیا تھا، نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری

⑮٤ مجمع الزوائد ٦/ ٢٨٩ (فيه محمد بن إسحٰق وهو مدلس)

⑮٥ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ١٣٢؛ صحيح البخاري (٣٢٩٠)

⑮٦ مصنف عبد الرزاق ٩/ ٣٩٧

طرف لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث بناؤں، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کے مطابق عمل کیا۔

مشرکین میں مقیم مسلمان کی دیت 'نصف' ہے

٤٧٨ ⑮⑦ عن جَرِيرِ بنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأُسْرِعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُم بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَينَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ وَلِمَ؟ قَالَ: لاَ تَرَاءَى نَارَاهُمَا⑰ راجع:٧٢

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ کچھ لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ چاہی، لیکن مسلمانوں نے اُنہیں قتل کرنے میں جلدی کی، نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے لئے نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ضروری ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنا دور رہے کہ ان میں سے کسی کو ایک دوسرے کی آگ بھی نظر نہ آئے۔

بیت المال سے دیت کی ادائیگی

کسی ویران جگہ پر کوئی شخص مقتول پایا جائے

٤٧٩ ⑮⑧عن كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمرِو بْنِ عَوفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لاَ يُتْرَكُ مُفرَجٌ فِي الإِسلاَمِ حَتَّى يُضَمَّ إِلَى قَبِيلَتِهِ⑱

حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام میں کسی ویران جگہ پر مقتول پائے گئے شخص کو اس کے قبیلے کے ساتھ ملائے بغیر نہ چھوڑا جائے (یعنی اس کی دیت اس کے قبیلہ کو ادا کی جائے)

معرکہ میں کسی مسلمان کی کوتاہی رشرارت کی بنا پر قتل ہونے والے کی دیت

٤٨٠ ⑮⑨عن أَبِي شُرَيحِ بنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ هُذَيلٍ كَانُوا يَطْلُبُونَهُ بِذُحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْحَرَمِ يَؤُمُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَقَتَلُوهُ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَتْلَهُ غَضِبَ أَشَدَّ غَضَبٍ فَسَعَتْ بَنُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْتَشْفِعُونَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ كَمَا حَرَّمَهَا اللهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِنَّ أَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللهِ ثَلاَثَةٌ: رَجُلٌ قَتَلَ فِيهَا، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيرَ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَ بِذُحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنِّي وَاللهِ لأَدِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي أَصَبْتُم فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ

⑰ صحيح سنن الترمذي (١٣٠٧)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٣٠٤)

⑱ المعجم الكبير للطبراني١٧/ ٢٢، مجمع الزوائد ٦/ ٢٩٦ (فيه كثير بن عبد الله المزني وهوضعيف وحسنه الترمذي)

عِنْدِهِ[59] اُنظُر:۵۳۹

حضرت ابوشریح بن عمرو خزاعی رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے کچھ صحابہ نے جاہلیت کی دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے ہذیل کے ایک آدمی کو حرم میں قتل کر دیا جو اسلام پر بیعت کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا رہا تھا۔ جب اس قتل کی خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپؐ شدید غصے میں آ گئے۔ بنو بکر حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ کی طرف دوڑے کہ وہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے معافی دلوائیں۔ جب شام کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی، پھر امابعد کے بعد فرمایا: اللہ نے مکہ کو حرم بنایا، لیکن لوگوں نے اس کی حرمت کو برقرار نہیں رکھا۔ میرے لئے اللہ نے اسے دن کی ایک ساعت کے لئے حلال کیا تھا، یہ اب اسی طرح حرام ہے، جیسا اللہ نے اسے پہلے حرام کیا تھا۔ تین قسم کے لوگ اللہ کے دشمن ہیں؛ ایک ایسا آدمی جس نے حرم میں کسی کو قتل کیا، دوسرا وہ جس نے قاتل کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو قتل کیا، تیسرا وہ جس نے جاہلیت کے قتل کا بدلہ لیا۔ جس آدمی کو تم نے قتل کیا ہے، اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کی۔

مشرک غیر حربی کی دیت، حاکم کی صوابدید پر

۴۸۱ ⑯عن مُجَاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَو كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهَيلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا[60] اُنظُر:۵۱۲

حضرت مجاعہ نبی ﷺ کے پاس اپنے بھائی کی دیت طلب کرنے کے لئے آئے جسے بنو سدوس نے قتل کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے مشرک کی دیت مقرر کی ہوتی تو تیرے بھائی کے لئے ضرور مقرر کرتا، لیکن میں تجھے اس کا پورا بدلہ دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے خمس میں سے جو کہ مشرکین بنو ہذیل سے خراج کے طور پر آتا تھا، اس کے لئے سو اونٹ لکھ دیئے، اس نے ان میں سے ایک حصہ لے لیا۔

۴۸۲ ⑯*عن جابر قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاتَقْتُلُوا تُجَّارَ الْمُشْرِكِينَ[61]

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرک تاجروں کو قتل مت کرو۔

حاکم کا غریب مالکوں کے غلام کی دیت معاف کرنا

۴۸۳ ⑯ عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلامًا لأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلامٍ لأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ الله: إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ، فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا[62]

---

[59] السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٧١

[60] ضعيف سنن أبي داود:٢٩٩٠

[61] تاريخ جرجان (٣٦٥)

[62] صحيح سنن أبي داود (٤٥٩٠)؛ صحيح سنن النسائي (٤٤٢٦)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ غریب لوگوں کے غلام نے مالدار لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس کے مالکان نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم غریب لوگ ہیں تو آپ ﷺ نے اس پر کوئی تاوان نہیں ڈالا۔ (یعنی بیت المال سے ادا کر دیا)

غلطی سے قتل ہو جانے والے کے قصاص کی بجائے دیت

٤٨٤ ⑯ عن عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى إِضَمٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُم أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ وَمُحَلِّمُ بْنِ جَثَّامَةَ بْنِ قَيْسٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَطْنِ إِضَمٍ مَرَّ بِنَا عَامِرُ بْنُ ألأَضْبَطِ الأَشْجَعِي عَلَى قُعُودٍ لَهُ مَعَهُ مُتَيعٌ لَهُ وَ حَلَبٌ مِنْ لَبَنٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِتَحِيَّةِ الإِسْلامِ فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ فَقَتَلَهُ لِشَيْءٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَأَخَذَ بَعِيرَهُ وَمُتَيعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَنَزَلَ فِينَا الْقُرْآنُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَتَبَيَّنُوا وَلَاتَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيكُمْ السَّلامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٍ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنْ اللهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا*﴾ ⑯ (اس واقعہ کی باقی تفصیلات فیصلہ نمبر ۴۴۴ میں دیکھیں)

حضرت عبداللہ بن ابوحدرد بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ایک گروہ میں جس میں ابوقتادہ، حارث بن ربعی اور محلم بن جثامہ بن قیس بھی شامل تھے، اضم بستی کی طرف بھیجا۔ ہم نکل کھڑے ہوئے، جب ہم اضم بستی کے قریب پہنچے تو عامر بن اضبط اشجعی اپنی سواری پر ہمارے پاس سے گزرا، اس کے ساتھ اس کا توشہ اور تازہ دودھ بھی تھا، اس نے اسلام کے طریقہ کے مطابق ہمیں سلام کیا تو ہم نے اس سے اپنا ہاتھ روک لیا، لیکن محلم بن جثامہ نے کسی وجہ سے، اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کا اونٹ اور سامان لے لیا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور انہیں بتایا تو ہمارے بارے میں قرآن نازل ہوا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَتَبَيَّنُوا وَلَاتَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيكُمْ السَّلامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٍ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنْ اللهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾

"اے ایمان والو! جب تم زمین میں سفر کرو تو پوری تحقیق کر لیا کرو۔ جو تمہیں سلام کہے، اسے یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں ہے، تم دنیاوی زندگی کا سامان چاہتے ہو، اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ تم بھی پہلے اس طرح تھے، اللہ نے تم پر احسان کیا، اس لئے تم تحقیق کر لیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔"

دیت کی ادائیگی عاقلہ (قبیلہ/برادری) کی ذمے داری

٤٨٥ ⑯ عن عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَومٍ قَدْ بَنَوا زُبْيَةً لِلأَسَدِ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذَلِكَ يَتَدَافَعُونَ إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِآخَرَ حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةً فَجَرَحَهُمُ الأَسَدُ فَانْتَدَبَ

---

⑯ مسند أحمد ٦/ ١١

* النساء ٤:٩٤

لَهُ رَجُلٌ بِحَرْبَةٍ فَقَتَلَهُ وَمَاتُوا مِنْ جِرَاحَتِهِمْ كُلُّهُمْ فَقَامَ أَوْلِيَاءُ الأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الآخِرِ فَأَخْرَجُوا السِّلاَحَ لِيَقْتَتِلُوا فَأَتَاهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى تَفِيئَةِ ذَلِكَ فَقَالَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيٌّ إِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءً إِنْ رَضِيتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ وَ إِلاَّ حَجَزَ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَيَكُونُ هُوَ الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكُمْ فَمَنْ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلاَ حَقَّ لَهُ. إِجْمَعُوا مِنْ قَبَائِلِ الَّذِينَ حَفَرُوا الْبِئْرَ، رُبُعَ الدِّيَةِ، وَثُلُثَ الدِّيَةِ وَنِصْفَ الدِّيَةِ، وَالدِّيَةَ كَامِلَةً، فَلِلأَوَّلِ الرُّبُعُ لأَنَّهُ هَلَكَ مِنْ فَوْقِهِ وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ وَلِلثَّالِثِ نِصْفُ الدِّيَةِ فَأَبَوا أَنْ يَرْضَوا فَأَتَوا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ وَ احْتَبَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَضَى فِينَا فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَأَجَازَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ⑭

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ ہم ایک قوم کے پاس گئے، جنہوں نے شیر کے شکار کے لئے گڑھا کھود رکھا تھا، اسی دوران کہ وہ ایک دوسرے سے دھکم دھکا ہو رہے تھے کہ ایک آدمی گر پڑا، وہ دوسرے آدمی کے ساتھ چمٹ گیا، پھر وہ دوسرا، تیسرا کے ساتھ چمٹ گیا، یہاں تک کہ اس میں چار آدمی گر پڑے۔ ان کو شیر نے زخمی کر دیا۔ شیر کو ایک آدمی نے اپنے ہتھیار سے زخمی کر کے ہلاک کر دیا۔ وہ سب اپنے زخموں کی وجہ سے جان بحق ہو گئے۔ ان کے لواحقین ایک دوسرے کے مقابلے پر اُتر آئے اور لڑائی کے لئے اسلحہ نکال لیا۔ حضرت علیؓ فوراً ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: تم لڑنا چاہتے ہو، جبکہ رسول اللہ ﷺ ابھی زندہ ہیں۔ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم راضی ہو جاؤ تو وہ فیصلہ لاگو ہوگا، اگر تم راضی نہ ہو تو اس وقت تک ایک دوسرے پر ہاتھ نہ اٹھاؤ جب تک تم نبی ﷺ کے پاس نہیں جاتے اور وہ تمہارے درمیان فیصلہ نہیں فرما دیتے، جس نے اس کے بعد بھی زیادتی کی، اس کے لئے دیت یا قصاص کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ جن قبائل نے کنواں کھودا ہے، ان سے ایک چوتھائی دیت، ایک تہائی دیت، نصف دیت اور مکمل دیت علیحدہ علیحدہ جمع کرو۔ پہلے کے لئے ایک چوتھائی دیت ہے، کیونکہ اس کے اوپر اور بھی ہلاک ہوئے، دوسرے کے لئے ایک تہائی دیت ہے، تیسرے کے لئے نصف دیت ہے، انہوں نے راضی ہونے سے انکار کر دیا اور نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ مقام ابراہیم کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس فیصلے کے لئے اپنے گھٹنوں کو باندھ کر بیٹھ گئے۔ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: اس سے پہلے علیؓ نے ہمارے درمیان فیصلہ کیا ہے تو انہوں نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس فیصلہ کو درست قرار دیا۔

٤٨٦ ⑮ عن سَعِيدِ بنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا أَرَى الدِّيَةَ إِلاَّ لِلْعَصَبَةِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ فَهَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلاَبِيُّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِسْتَعْمَلَهُ عَلَى الأَعْرَابِ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ أُوَرِّثَ إِمْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِي مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَأَخَذَ بِذَلِكَ عُمَرُ ⑮ راجع: ۳۱۲، ۴۷۷

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں کہ دیت باپ کی طرف سے بننے والے رشتے داروں (عصبات) کو ملے گی، کیونکہ دیت کی ادائیگی بھی وہی کرتے ہیں، تو کیا تم میں سے کسی شخص نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ

⑭ مسند أحمد ١/ ٧٧، ١٢٨، ١٥٢ (٥٧٣) (ضعيف)؛ مجمع الزوائد ٦/ ٢٨٧

⑮ مصنف عبد الرزاق ٩/ ٣٩٧

سے کچھ سنا ہے؟ ضحاک بن سفیان کلابی، جن کو رسول اللہ ﷺ نے دیہاتیوں پر گورنر مقرر کیا تھا، نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث بناؤں، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کے مطابق عمل کیا۔

٤٨٧ ⑯⑥ عن إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ والْعَقْلُ عَلَى العَصَبَةِ[٦٦]

حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت میں وراثت ہوگی۔ (یعنی ورثا میں تقسیم ہوگی) اور دیت کی ادائیگی عصبات (باپ کی طرف سے رشتہ داروں) پر ہے۔

٤٨٨ ⑯⑦ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فُضِّلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَعْقِلَ عَلَى الْمَرأَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا، وَلَا يَرِثُونَ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا مَا فُضِّلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا[٦٧] راجع:٣١٦

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان، ان کے حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی۔ جو بچ جائے گی، وہ عصبہ کے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کے ذمہ واجب الادا دیت کی ادائیگی کرنا اس کے عصبہ کے ذمہ ہے، وہ جو کوئی بھی ہوں۔ البتہ وہ اس کے مال میں سے صرف اسی چیز کے وارث ہوں گے جو اصحاب الفروض سے بچ جائے گی۔ اگر وہ عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں (اصحاب الفروض) کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی اس کے قصاص کے بھی مالک ہوں گے۔

جرم وغیرہ میں قبیلہ کو نہیں پکڑا جائے گا

٤٨٩ ⑯⑧ عن ثَعْلَبَةَ بنِ زُهْدُمٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْهُمْ أَتَوا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ بَنُو ثَعْلَبَةَ بنِ يَرْبُوعٍ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللهِ! هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بنُ يَرْبُوعٍ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَايَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى[٦٨] راجع:٢٢

حضرت ثعلبہ بن زہدم، ان کا تعلق بنو ثعلبہ بن یربوع کے سے تھا، ان کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ بنو ثعلبہ بن یربوع نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابیؓ کو شہید کر دیا تھا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں جنہوں نے فلاں آدمی کو قتل کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نفس کسی دوسرے کے جرم میں نہیں پکڑا جا سکتا۔

٤٩٠ ⑯⑨ عن حُصَيْنِ بنِ أَبِي الْحُرِّ أَنَّ أَبَاهُ مَالِكًا وَعَمَّيهِ قَيْسًا وَعُبَيدًا بَنِي الْخَشْخَاشِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ: فَشَكَوا إِلَيهِ غَارَةَ خَيْلٍ مِنْ بَنِي عَمِّهِمْ عَلَى النَّاسِ فَكَتَبَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِمَالِكٍ وَقَيْسٍ وَعُبَيدٍ بَنِي الْخَشْخَاشِ أَنَّكُمْ آمِنُونَ مُسَلَّمُونَ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ لَاتُؤْخَذُونَ بِجَرِيرَةِ

---

[٦٦] مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٣١٤

[٦٧] صحيح سنن النسائي (٤٤٦٨)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٨١٨)

[٦٨] السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٢٧

غَيْرِكُمْ وَلاَتَجْنِى عَلَيْكُمْ إِلاَّ أَيْدِيكُمْ⁽⁶⁹⁾ رَاجِع:۲۳

حضرت حصین بن ابوحر، ان کے باپ مالک اور دو چچا قیس اور عبید ان سب کا تعلق بنوخشخاش سے تھا، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس اپنے چچازاد بھائیوں کے گھڑ سواروں کی شکایت کی جو کہ لوگوں پر حملہ آور ہوتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا: ''یہ خط (پروانہ) اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے بنوخشخاش کے افراد؛ مالک، قیس اور عبید کے لئے ہے کہ تمہارے خون اور مال محفوظ ہیں، دوسروں کے جرم کا تم سے مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ تمہیں صرف ان جرائم میں پکڑا جائے گا جو تم نے خود کئے ہیں۔

دیت معاف کرنے کے مستحق کون؟

٤٩١ ⁽70⁾ عن إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ والْعَقْلُ عَلَى العَصَبَةِ⁽70⁾ رَاجِع:۲۸۳

حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت میں وراثت ہوگی۔ (یعنی ورثا میں تقسیم ہوگی) اور دیت کی ادائیگی عصبات (باپ کی طرف سے رشتہ داروں) پر ہے۔

٤٩٢ ⁽71⁾ عن عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ إِمْرَأَةً⁽71⁾ رَاجِع:٤٥٥

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقتول کے ورثاء کو چاہئے کہ وہ قصاص معاف کردیں اور یہ حق قریب سے قریب تر وارث کو حاصل ہے، اگرچہ وہ عورت ہی ہو۔

دیت قسطوں میں ادا کرنا

٤٩٣ ⁽72⁾ عن يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُنَجَّمَ الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ⁽72⁾

حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ دیت تین سال میں، قسط وار ادا کی جائے۔

دیت لینے کے باوجود قتل کرنا

٤٩٤ ⁽73⁾عن جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ⁽73⁾

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو معاف نہیں کروں گا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کردیا۔

⁽69⁾ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٢٧

⁽70⁾ مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٣١٤

⁽71⁾ صحيح سنن أبي داود (٤٥٣٨)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٥٩؛ شرح السنة ٨/ ٣٧٢

⁽72⁾ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٧٠

⁽73⁾ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٥٤؛ مصنف عبد الرزاق ١٠/ ١٦ (١٨٢٠١)

اپنے مال و عزت کا دفاع کرتے ہوئے حملہ آور کا نقصان رائیگاں ہے

٤٩٥ ⑭ عن صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكٍ قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي، فَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخرِ.قَالَ: لَقَدْ أَخبرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتِهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ⑭ أُنظُر:٥٢١

حضرت صفوان بن یعلی بن اُمیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا، راوی کہتے ہیں کہ یعلی کہا کرتے تھے: میرے لئے اس غزوہ میں شرکت میرا سب سے بہترین عمل تھا۔ عطا، صفوان کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ یعلی نے کہا: میرا ایک مزدور تھا کہ وہ جھگڑ پڑا، ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا۔ عطا کہتے ہیں کہ مجھے صفوان نے بتایا تھا کہ ان میں سے کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا تو اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا، جس سے اس کا ایک دانت گر پڑا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے (ہاتھ کھینچنے سے جس کا دانت گرا تھا)۔ آپ نے اس کے دانت کی دیت کو رائیگاں قرار دیا۔

٤٩٦ ⑮ عن سَهْلِ بنِ سَعْدِ السَّاعِدِي أَنَّ رَجُلًا إِطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لَو أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ⑮

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں لوہے کا کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ اپنا سر کھجلا رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: مجھے اگر پتہ ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ مارتا، بلاشبہ اس آنکھ کی وجہ سے ہی تو اجازت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

دیت کی مالیت، مختلف اجناس میں

٤٩٧ ⑯عن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ إِثْنَي عَشَرَ أَلْفًا⑯

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی نے کسی کو قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اس کے لئے بارہ ہزار (درہم) دیت مقرر فرمائی۔

٤٩٨ ⑰ عن عَطَاءِ بنِ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ

---

⑭ صحيح مسلم (٤٣٤٢، ٤٣٤٤، ٤٣٤٧، ٤٣٤٨)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٢١٥١، ٢١٣٢)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٧٨)؛ صحيح سنن النسائي (٤٤٣٨، ٤٤٤١، ٤٤٤٣، ٤٤٤٥)

⑮ صحيح البخاري (٦٩٠١، ٦٩٠٢، ٦٢٤١)؛ صحيح مسلم (٥٦٠٤، ٥٦٠٣، ٥٦٠٧)

⑯ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٧٦_٧٨؛ ضعيف سنن النسائي (٤٨٠٣)

الْبَقَرِ مِائَتَی بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَاءِ أَلْفَى شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِأتَى حُلَّةٍ وَنَسِىَ مَحَمَّدٌ مَا عَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ ⑰

حضرت عطاء بن ابو رباح بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کے بارے میں، اونٹوں والوں کے لئے سو اونٹ، گائے والوں کیلئے دوسو گائیں، اور بکریوں والوں کیلئے دوہزار بکریاں اور جن کے پاس یمنی چادروں کے بنے ہوئے کپڑے کے جوڑے ہیں، ان کے لئے دوسو جوڑوں کا فیصلہ کیا۔ محمد (راوی) بھول گئے کہ گندم والوں کے لئے کیا چیز مقرر تھی۔

۴۹۹ ⑱ عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قُتِلَ خَطأً فَدِيَتُهُ مِأَةٌ مِنَ الإِبِلِ ثَلاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرُ بَنِى لَبُونٍ ذُكُورٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ، إِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِى قِيمَتِهَا، وَ إِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَاكَانَ أَفَبَلَغَ قِيمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَابَيْنَ الأَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِأَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِأَتَى بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِى الشَاةِ أَلْفَي شَاةٍ ⑲ رَاجِع: ۴۷۱

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلطی سے قتل کیا، اس کی دیت سو اونٹ ہے، تیس ایک سے دو سالہ، تیس دو سے تین سالہ، تیس چار سالہ اونٹیاں اور دس ایک سے دو سالہ اونٹ۔ رسول اللہ ﷺ شہر والوں کے لئے ان کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر کرتے تھے۔ اور اونٹ والوں (بادیہ نشینوں) کے لئے یہی اونٹوں کی دیت مقرر کرتے۔ جب وہ مہنگے ہوجاتے تو اس کی قیمت بڑھا دیتے اور سستے ہونے پر ان کی قیمت کم کر دیتے۔ سو اونٹوں کی قیمت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار سو سے آٹھ سو دینار یا اس کے بقدر چاندی تک پہنچ گئی۔ اسی طرح آپ ﷺ نے گائیوں والوں پر دوسو گائیں اور بکریوں والوں پر دوہزار بکریوں کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

افراطِ زر کی صورت میں دیت کی قیمت کا تعین

۵۰۰ ⑲عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَأِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِأَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الوَرِقِ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الإِبِلِ، فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رَخصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَابَيْنَ أَرْبَعِ مِأَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِأَةِ دِينَارٍ وَعِدْلِهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِأَتَي بَقَرٍ، وَمَنْ كَانَتْ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَي شَاةٍ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَينَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ، فَمَا فُضِلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ كَامِلَةً، وَإِنْ جُدِعَتْ ثَنْدُوتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ: خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَوْعِدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِالْوَرِقِ أَوْ مِأَةُ بَقَرَةٍ، أَوْ أَلْفُ شَاةٍ، وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ

---

⑰ السنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۷۸

⑱ صحيح سنن النسائي (۴۴۶۸)؛ صحيح سنن أبي داود (۳۸۱۸)

نِصْفُ الْعَقْلِ ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلاثٌ وَثَلاثُونَ مِنَ الإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِالْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِالشَّاءِ ، وَالْجَائِفَةِ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الأَصَابِعِ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ وَفِي الأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لايَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلاَّ مَا فُضِّلَ عَنْ وَرَثَتِها ، وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ . وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيسَ لِلْقَاتِلِ شَيءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيهِ ، وَلايَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا[79] رَاجع:۲۹۷، ۵۰۰

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، شہر والوں کے لئے قتل خطا کی دیت چار سو دینار یا اس کی قیمت کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے۔ آپ ﷺ اسے اونٹوں کی قیمت کے اعتبار سے مقرر فرماتے تھے، جب اونٹوں کی قیمت بڑھ جاتی تو یہ رقم زیادہ کر دیتے، جب ان کی قیمت کم ہوتی تو یہ رقم کم کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ رقم چار سو دینار سے آٹھ سو دینار کے درمیان رہی یا اس کے برابر چاندی، یعنی آٹھ ہزار درہم۔ رسول اللہ ﷺ نے گائیوں والوں کے لئے دو سو گائیں اور بکریوں والوں کے لئے دو ہزار بکریاں، دیت مقرر فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیت، مقتول کے وارثوں کے درمیان، قرابت کے اعتبار سے تقسیم ہوگی اور جو بچ جائے گی، وہ عصبہ کے لئے ہوگی۔ اگر ناک کاٹ دیا جائے تو اس کے بدلے میں رسول اللہ ﷺ نے مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا، اور اگر اس کی نوک کاٹ دی جائے تو نصف دیت ہوگی۔ یعنی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں۔ اگر ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس کی نصف دیت ہے، پاؤں کی دیت بھی نصف ہے۔ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم کی دیت ایک تہائی ہے، یعنی تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائے یا بکریاں اور پیٹ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم کی بھی یہی دیت ہوگی۔ اُنگلیوں میں ہر انگلی کی دیت، دس اونٹ اور دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت، پانچ اونٹ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ عورت اگر جرم کرے تو اس کی دیت اس کے عصبہ رشتہ داروں کے ذمہ ہوگی (مراد وہ رشتہ دار جو وراثت میں ورثا (ذوی الفروض) سے بچا ہوا مال لیتے ہیں) البتہ اگر اسے قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت اس کے تمام وارثوں کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہ قصاص کے بھی مالک ہوں گے۔ (مراد ذوی الفروض اور عصبہ سب دیت کے مستحق ہوں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لئے (وراثت میں) کچھ نہیں، اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے انتہائی قریبی لوگ، اس کے وارث ہوں گے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا۔

اسلام میں سب سے پہلی دیت کونسی ؟

۵۰۱ ⑱ عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَين قَالَ: قَتَلَ رَجُل رَجُلًا مِنْ خُزَاعَةَ فِي الْجَاهِلِيَةِ وَكَانَ الْهُذَلِيُّ مُتَوارِيًا فَلَمَّا كَانَ يومُ الْفَتْحِ ظَهَرَ الْهُذَلِي فَلَقِيَهُ رَجُل مِنْ خُزَاعَةَ فَذَبَحَهُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ قَبْلَ النِّدَاءِ أَوْ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ: بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ كَنْتُ قَاتِلا مُؤْمِنًابِكَافِرٍ لَقَتَلْتُهُ فَأَخْرجُوا عَقْلَهُ وَكَانَ أَوَّلُ عَقْلٍ فِي الإِسْلامِ[80] رَاجع:۴۵۲

---

[79] صحيح سنن أبي داود (٣٨١٨)؛ إرواء الغليل ٦/ ١١٧، ١١٨

[80] مجمع الزوائد ٦/ ٢٩٢

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی نے خزاعہ قبیلہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور وہ اس وقت سے روپوش تھا، جب مکہ فتح ہوا تو وہ ظاہر ہوگیا۔ اسے خزاعہ قبیلہ کے ایک آدمی نے دیکھ لیا اور بکری کی طرح ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے ندا (پکار) سے پہلے قتل کیا یا بعد میں؟ اس نے جواب دیا: بعد میں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کافر کے بدلے مؤمن کو قتل کرنا روا سمجھتا تو تجھے ضرور قتل کرتا، لیکن اب تم اس کی دیت ادا کرو اور یہ اسلام کی پہلی دیت تھی۔

۵۰۲ ⑧١ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ عَنْ أَبِيهِ وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا. ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِي قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الإِسْلَامِ وَ ذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الأَشْجَعِي لأَنَّهُ مِنْ غَطْفَانَ وَتَكَلَّمَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحلِّمٍ لأَنَّهُ مِنْ خِنْدَفٍ فَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغْطُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاعُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ. فَقَالَ عُيَيْنَةُ: لَا. وَاللهِ حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ: ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغْطُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَاعُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الغِيَرَ* فَقَالَ عُيَينَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي اللَّيثِ يُقَالُ لَهُ مُكَيتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ** وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ*** فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غُرَّةِ الإِسْلَامِ مَثَلًا إِلاَّ غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا أُسْنُنِ الْيَوْمِ وَغَيِّرْ غَدًا**** فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسُونَ فِي فَورِنَا هَذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ. وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمٌ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ***** فَجَلَسَ بَينَ يَدَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. فَاسْتَغْفِرِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ بِسَلاحِكَ فِي غُرَّةِ الإِسْلَامِ؟ اللّٰهُمَّ لَاتَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوتٍ عَالٍ. زَادَ أَبُو سَلَمَةَ: فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَّقِي دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابنُ اسحٰق: فَزَعَمَ قَومُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ[81] راجع: ٤٤٤، ٤٧٢

عروہ بن زبیر، سعد کے باپ اور دادا (یعنی سعد اور ضمیرہ) سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ اب ہم وہب کی حدیث کی طرف پلٹتے ہیں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے بنو اشجع کے ایک مسلمان آدمی کو مار ڈالا۔ یہ پہلی دیت ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا۔ عیینہ نے مقتول کی طرف سے گفتگو کی، اس لئے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس

---

⑧١ سنن أبي داود (٤٥٠٣)

* الغير: بكسر الغين وفتح الياء جمع غيرة وهى الدية (النهاية ٣/ ٣٥٤)

** الشِّكَّة: بالكسر السلاح (النهاية ٢/ ١٢٠٣)

*** الدرقة بفتحات: الترس من الجلد ليس بها خشب ولاعصب. النهاية.

**** مثل أن يقول: إن لم تقتص منه اليوم لم تثبت سنتك غدًا ولم ينفذ حكمك بعدك. المنذرى، سنن أبى داود ٤/ ٦٤١

***** يعني حتى رضوا بالدية (البداية لابن كثير ٤/ ٢٢٥)

نے محلم کی طرف سے گفتگو کی، کیونکہ وہ خندف میں سے تھا۔ تو بہت سی آوازیں بلند ہوئی اور طرفین کی جانب سے کافی شور وغل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! تو دیت کیوں نہیں لے لیتا، عیینہ نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! میں دیت نہ لوں گا، جب تک کہ اس کی عورتوں کو وہی صدمہ اور رنج نہ دوں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے۔ پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا ہوا اور شور وغل مچا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! تو دیت قبول کیوں نہیں کر لیتا؟ عیینہ نے ویسا ہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہوا جسے مکیتل کہا جاتا تھا، وہ ہتھیار باندھے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! شروع اسلام میں اس قاتل کی مثال ایسے ہے، جیسے چند بکریاں کسی چشمے پر پانی پینے آئیں، جو پہلے آئیں، ان کو تیر مار دیا تو پچھلی سب بھاگ گئیں۔ آج ایک سنت قائم کیجئے تا کہ وہ کل تبدیل نہ کرنی پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے محلم سے فرمایا کہ پچاس اونٹ اب دے اور پچاس مدینہ واپس جا کر دینا۔ یہ سفر کا واقعہ تھا۔ محلم ایک لمبے قد کا گندمی رنگ والا آدمی تھا، لوگوں سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھا ہوا تھا، جب وہ قصاص سے بچ گیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جو جرم کیا ہے، اس کی اطلاع آپ کو پہنچ چکی، اب میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں، آپ ﷺ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے اسے اسلام کے شروع میں اپنے ہتھیاروں سے قتل کر دیا؟'' پس آپ ﷺ نے بلند آواز سے کہا: اے اللہ! محلم کو معاف نہ کرنا۔'' ابوسلمہ نے مزید کہا کہ محلم یہ سن کر کھڑا ہوا، وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ محلم کی قوم کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی۔

جان سے کم نقصان پر دیت کی مختلف مقداریں

سواری کی دیت میں آگے اور پیچھے بیٹھنے والے کا فرق

۵۰۳ ⑱عن واثِلَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَضْمَنُ الْمُقَدَّمُ عَلَى الدَّابَّةِ ثُلُثَي مَا أَصَابَتْ وَهُوَ رَاكِبٌ وَيَضْمَنُ الرَّدِيفُ الثُّلُثَ⑫

حضرت واثلہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: سواری کے دوران میں جانور کو نقصان پہنچنے کی صورت میں آگے بیٹھنے والا دو تہائی اور پیچھے بیٹھنے والا ایک تہائی نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

دماغ کی جھلی، چہرہ کی ہڈی توڑنے والے زخم اور سواری کے جانور کی آنکھ کی دیت

۵۰۴ ⑱عن زَيدِ بنِ ثَابِتٍ قَالَ: لَمْ يَقْضِ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلاَّ ثَلاثَ قَضِيَاتٍ: فِي الآمَّةِ وَالْمُنَقِّلَةِ وَالْمُوضِّحَةِ فِي الآمَّةِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَ فِي الْمُنَقَّلَةِ خَمسَ عَشَرَةَ وَ فِي الْمُوضِّحَةِ خَمْسًا وَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَينِ الدَّابَّةِ رُبْعَ ثَمَنِهَا⑬ أُنظُر: ٥٣٤

---

⑫ كنز العمال (٤٠١١٣، ٦٥١٥)؛ تهذيب التهذيب ١١/ ١٠١

⑬ المعجم الكبير للطبراني ٥/ ١٣٩ (٤٨٧٨)؛ مجمع الزوائد ٦/ ٣٠١ (ضعيف)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین فیصلے کئے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم کی دیت ۳۳ اونٹ، ایسا زخم جس میں سر یا چہرہ کی ہڈی کو توڑ کر الگ کر دے میں پندرہ اونٹ اور (موضحہ) ایسا زخم جس میں سر یا چہرہ کی ہڈی ظاہر ہو جائے، میں پانچ اونٹ دیت مقرر کی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سواری کی آنکھ کی دیت میں سواری کی ایک چوتھائی قیمت کا فیصلہ فرمایا۔

گندگی کھانے والے جانور اور کتے کی قیمت بطورِ دیت لینا ممنوع

۵۰۵ (۸۴) عن عكرمة عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْجَلالَةِ وَعَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَعَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ (۸۴)

حضرت عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور کی قیمت، زانیہ عورت کی آمدن اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

غلام کی دیت

۵۰۶ (۸۵) عن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِأَةَ وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۸۵)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو عمداً قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا اور مسلمانوں سے اس کا حصہ ختم کر دیا۔

مالک سے آزادی کا معاملہ طے کر چکنے (مکاتبت) والے غلام کی دیت کتنی؟

۵۰۷ (۸۶) عن ابن عباس قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ، يُؤَدِّى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ الْمَمْلُوكِ (۸۶)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مکاتب غلام، جسے قتل کر دیا گیا تھا کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت اسی تناسب سے ادا کی جائے گی جس قدر وہ مکاتبت کی (طے شدہ رقم) رقم ادا کر چکا ہے۔ جتنی رقم ادا کر چکا ہے، اس تناسب سے آزاد کی دیت دی جائے گی اور جتنی رقم ادا کرنا باقی ہے، اس تناسب سے غلام کی دیت ادا کی جائے گی۔

اہل ذمہ و امان (مجوسی، مشرک، یہودی اور عیسائی وغیرہ) کی دیت

۵۰۸ (۸۷) عن الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَجَّ، فَلَمَّا رَجَعَ صَادِرًا لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَهُ، فَأَمَرَ

(۸۴) الكامل لابن عدي ۳/ ۱۲۳۹

(۸۵) ضعيف سنن ابن ماجه (۵۸۰)؛ سنن الدار قطني ۳/ ۱٤٤

(۸۶) صحيح سنن أبي داود (٤٥٨١)؛ مسند أحمد ١/ ٩٤، ٣٦٣، ٢٦٠، ٢٩٤؛ السنن الكبرى للبيهقي ١٠/ ٣٢٥، ٣٢٦؛ معاني الآثار ٣/ ١١٠؛ مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٣٩٦؛ المعجم الكبير ١١/ ٣٥٣؛ سنن الدارقطني ٤/ ١٢٣

النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُؤَدَّى دِيَتُهُ إِلَى أَهْلِهِ[۸۷]

حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ مشرکین کے ایک آدمی نے حج کیا، جب وہ حج سے واپس لوٹ رہا تھا تو راستے میں اسے ایک مسلمان شخص ملا اور اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ مقتول کے گھر والوں کو دیت دی جائے۔

۵۰۹ ⑱۸ عن مَكْحُولٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرهَمٍ[۸۸]

حضرت مکحولؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سو درہم کا فیصلہ کیا۔

مشرکین اور اہل کتاب کی دیت

۵۱۰ ⑱۹ عن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ[۸۹]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر کی دیت، مؤمن کی دیت سے آدھی ہوگی۔

۵۱۱ ⑲۰ عن عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى أن عقلَ أهلِ الكتابين نِصْفُ عَقلِ الْمُسلِمِ وَهُمُ اليَهُودُ والنَّصَارٰى[۹۰]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کی دیت، ایک مسلمان کی دیت سے آدھی ہوگی۔

۵۱۲ ⑲۱ عن مُجَاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَو كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِى ذُهَيلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا[۹۱] راجع: ٤٨١

حضرت مجاعہ نبی ﷺ کے پاس اپنے بھائی کی دیت طلب کرنے کے لئے آئے جسے بنوسدوس نے قتل کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے مشرک کی دیت مقرر کی ہوتی تو تیرے بھائی کے لئے ضرور مقرر کرتا، لیکن میں تجھے اس کا پورا بدلہ دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے خمس میں سے جو کہ مشرکین بنو ہذیل سے خراج کے طور پر آتا تھا، اس کے لئے سو اونٹ لکھ دیئے، اس نے ان میں سے ایک حصہ لے لیا۔

---

[۸۷] مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٤٥١

[۸۸] مصنف عبد الرزاق ١٠/ ٩٥ (١٨٤٩٠، ١٨٤٩١)

[۸۹] صحيح سنن الترمذي (١٤٤٦)

[۹۰] صحيح سنن ابن ماجه (٢٦٤٤)

[۹۱] ضعيف سنن أبي داود (٢٩٩٠)

شکمِ مادر میں بچے کی ہلاکت کی دیت کتنی؟

٥١٣ (۱۹۲) عن أَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَی فِی اِمْرَأَتَینِ مِنْ هُذَیلٍ اِقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَی بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِیَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِی فِی بَطْنِهَا فَاختَصَمُوا إِلَی النَّبِیِّ صلی اللهِ عَلَیْهِ وسلم فَقَضَی أَنَّ دِیَةَ مَا فِی بطنِهَا غُرَّةٌ: عَبدٌ أَو أَمَةٌ فَقَالَ وَلِیُّ الْمَرأَةِ الَّتِی غَرِمَتْ کَیفَ أَغْرَمُ یَارَسُولَ اللهِ مَنْ لاَشَرِبَ وَلاَ أَکَلَ، وَلاَ نَطَقَ وَلا اسْتَحَلَّ فَمَثَلُ ذَلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْکَهَّانِ (۹۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہذیل کی دو عورتوں کے درمیان فیصلہ فرمایا ان دونوں کی لڑائی ہوگئی، ایک نے دوسری کو پتھر مارا، اس کے پیٹ پر لگا، وہ حاملہ تھی تو اس کے پیٹ کا بچہ مرگیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں جھگڑا لے گئیں۔ آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کی دیت، لونڈی یا غلام کی دیت جتنی ہوگی۔ وہ عورت جس پر دیت پڑی تھی، اس کے ولی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: میں اس بچے کی دیت کیونکر ادا کروں جس نے ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں، نہ وہ بولا اور نہ ہی چیخا؟ اس طرح کا قتل بغیر قصاص کے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کاہنوں کا ساتھی ہے۔

آنکھ کی دیت

٥١٤ (۱۹۳) عن عَبْدِ اللهِ بنِ أَبِی بکْرٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَتَبَ لَهُم کِتَابًا فِیهِ، وَفِی الْعَینِ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ (۹۳)

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے لئے ایک فیصلہ لکھا جس میں یہ تھا کہ آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہے۔

٥١٥ (۱۹۴) عن عَصْمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ فُقِئَتْ عَینُهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ ضَرَبَكَ؟ قَالَ: أَعْوَرُ بَنِی فُلاَن. فَبَعَثَ فَجَاءَ فَقَالَ: أَنْتَ فَقَأْتَ عَینَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَضَی عَلَیْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالدِّیَةِ وَقَالَ: لاَتَفْقَأْ عَینَهُ تَدَعُهُ غَیرَ بَصِیرٍ (۹۴) رَاجِع: ٤٦٨

حضرت عصمہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جس کی آنکھ پھوڑ دی گئی تھی تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے کس نے مارا ہے؟ اس نے کہا: فلاں کے بیٹے نے جو کانا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو بلا کر پوچھا: کیا تو نے اس کی آنکھ پھوڑی ہے؟

---

(۹۲) صحیح البخاري (٥٧٥٨، ٦٧٤٠)؛ صحیح مسلم (٤٣٦٥-٤٣٦٧، ٤٣٦٩)؛ صحیح سنن الترمذي (١١٣٨، ١٤٤٣)؛ مصنف عبد الرزاق (٢٨٣٥٦)؛ صحیح سنن أبي داود (٣٨٢٥، ٣٨٢٦)؛ مؤطا مالك ٢/ ٨٥٥

(۹۳) مصنف عبد الرزاق ٩/ ٣٢٦؛ مسند أحمد ٢/ ٢١٧؛ سنن النسائي ٨/ ٥٨

(۹۴) المعجم الکبیر للطبراني ١٧/ ١٦٦؛ مجمع الزوائد ٦/ ٢٩٥ (في سنده فضل بن مختار وهو ضعیف)

اس نے کہا: ہاں! رسول ﷺ نے اس پر دیت کا فیصلہ کیا اور فرمایا: اس کی آنکھ نہیں پھوڑی جائے گی، کیونکہ اس سے یہ اندھا ہو جائے گا۔

ناک کی دیت

٥١٦ ⑲⑤ عن عِكْرِمَة بنِ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الأَنْفِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ مَارِنُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَإِنْ جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقَلِ خَمْسُوْنَ مِنَ الإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ ⑨⑤

حضرت عکرمہ بن خالدؒ، آلِ عمرؓ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک کی دونوں اطراف جب جڑ سے کاٹ دی جائے تو ان کی دیت مکمل ہے۔ اگر اس کے نوک کاٹی جائے تو پچاس اونٹ ہیں یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا سو گائیں یا ہزار بکریاں دی جائیں گی۔

زبان کی دیت

٥١٧ ⑲⑥ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ وَ فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ ⑨⑥

حضرت ابوبکر بن محمد بن حزم اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک نوشتہ لکھ کر بھیجا، جس میں تھا کہ زبان کی دیت ہے۔

دانتوں کی دیت

٥١٨ ⑲⑦ عن ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَضَى فِي السِّنِّ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ ⑨⑦

حضرت ابن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دانت کی دیت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

٥١٩ ⑲⑧ عن ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ ⑨⑧

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت کے لحاظ سے تمام انگلیاں برابر ہیں، اسی طرح تمام دانت بھی برابر ہیں، سامنے والے اوپر نیچے کے دو دو دانت بعد داڑھ برابر ہیں۔

٥٢٠ ⑲⑨ *عن ابنِ غَطْفَانَ بنِ الطَّرِيفِ الْمُرِّيِّ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا

---

⑨⑤ مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ١٥٤؛ كنز العمال ١٥/ ٦٢

⑨⑥ سنن الدارمي ٢/ ١١٤؛ مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ١٧٦؛ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٨٩

⑨⑦ صحيح سنن ابن ماجه (٢٦٥١)؛ السنن الكبرى للبيهقي ٨/ ٩٠

⑨⑧ صحيح سنن أبي داود (٣٨١٣)

فِي الضِّرْسِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ. قَالَ فَرَدَّنِي مَرْوَانُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ. فَقَالَ: أَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الأَضْرَاسِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ لَمْ تَعْتَبِرْ ذَلِكَ إِلاَّ بِالأَصَابِعِ، عَقْلُهَا سَوَاءٌ[۹۹]

حضرت ابن غطفان بن طریف مری بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے مجھے عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ڈاڑھ کی دیت کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا۔ عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اس کے بدلے پانچ اونٹ ہیں۔ مروان نے مجھے، عبداللہ بن عباسؓ کے پاس دوبارہ بھیجا اور کہا کہ کیا آپ منہ کے سامنے (والے دانتوں) کو داڑھ جیسا قرار دیتے ہیں؟ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ کاش تو ان کو انگلیوں پر قیاس کر لیتا، جن کی دیت برابر ہے۔

۵۲۱ (۱۰۰) عن صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكٍ قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي، فَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخَرِ: قَالَ: لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتِهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ[۱۰۰] رَاجِع: ۴۹۵

حضرت صفوان بن یعلی بن اُمیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک تھا، راوی کہتے ہیں کہ یعلی کہا کرتے تھے: میرے لئے اس غزوہ میں شرکت میرا سب سے بہترین عمل تھا۔ عطا، صفوان کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ یعلی نے کہا: میرا ایک مزدور تھا کہ وہ جھگڑ پڑا، ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا۔ عطا کہتے ہیں کہ مجھے صفوان نے بتایا تھا کہ ان میں سے کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا تو اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا، جس سے اس کا ایک دانت گر پڑا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے (ہاتھ کھینچنے سے جس کا دانت گرا تھا) اس کے دانت کی دیت کو رائیگاں قرار دیا۔ (کیونکہ اپنا دفاع کرتے ہوئے حملہ آور کا نقصان رائیگاں ہے۔)

ہاتھ کی دیت

۵۲۲ (۲۰۱) عن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ فَرِيضَةً[۱]

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں کے بدلے دس دس اور ہاتھ کے بدلے پچاس اونٹ دیت کا فیصلہ کیا۔

۵۲۳ (۲۰۲) *قول عَلِيٍّ فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا رُبْعُ جِذَاعٍ وَرُبْعٌ حِقَاقٌ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ[۲]

---

(۹۹) مؤطا مالك ۲/ ۸۶۲

(۱۰۰) صحيح مسلم (۴۳۴۲، ۴۳۴۴، ۴۳۴۷، ۴۳۴۸)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۲۱۳۲، ۲۱۵۱)؛ صحيح سنن النسائي (۴۴۳۸، ۴۴۴۵، ۴۴۴۱، ۴۴۴۳)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (۵۷۸)

(۱) مجمع الزوائد ۶/ ۳۰۱

(۲) مصنف ابن أبي شيبة ۹/ ۱۸۱؛ مصنف عبد الرزاق (۱۷۶۸۱)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہاتھ کی دیت نصف، یعنی پچاس اونٹ ہیں جو چار اقسام پر مشتمل ہوں گے: ایک چوتھائی پانچ سالہ، ایک چوتھائی چار سالہ، ایک چوتھائی دو سے تین سالہ اونٹنیاں اور ایک چوتھائی ایک سے دو سالہ اونٹنیاں۔

اُنگلیوں کی دیت

٥٢٤ ⑳③ عن ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالإِبْهَامَ③

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں، یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

٥٢٥ ⑳④ عن ابنِ عَبَّاس قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَينِ وَ الرِّجْلَينِ سَوَاءً④

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (دیت میں) ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

ٹانگ کی دیت

٥٢٦ ⑳⑤ عن عِكْرِمَة بنِ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ⑤

حضرت عکرمہ بن خالد، آلِ عمرؓ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ٹانگ میں پچاس اونٹ ہیں۔

اگر کوئی کسی کی کمر توڑ دے تو

٥٢٧ ⑳⑥ عن أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ وفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ⑥

حضرت ابوبکر بن محمد بن حزم اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک نوشتہ لکھ کر بھیجا، جس میں یہ تھا کہ کمر کی مکمل دیت ہے۔

عضوِ تناسل یا حشفہ کاٹنے کی دیت

٥٢٨ ⑳⑦ عن عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاص عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ إِذَا مُنِعَ الْكَلَامَ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ إِذَا قُطِعَتْ الْحَشَفَةُ، وَفِي الشَّفَتَينِ الدِّيَةُ⑦

عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زبان جب بولنے سے رک جائے تو اس میں مکمل دیت ہے،

---

③ صحيح البخاري (٦٨٩٥)

④ صحيح سنن أبي داود (٣٨١٥)

⑤ مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٢٠٩، ١٨٠؛ مصنف عبد الرزاق ٩/ ٣٨١ (١٧٦٧٩)؛ سنن الدارمي ٢/ ١١٤

⑥ صحيح سنن النسائي ٨/ ٥٨؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٩٥؛ مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ٢٢٩، ٢٣٠

⑦ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٨٩

مرد کا عضو تناسل کاٹا جائے تو اس میں مکمل دیت ہے، اس کی سپاری اور دونوں ہونٹوں کے کاٹنے کی صورت میں مکمل دیت ہے۔

۵۲۹ ⑳⑧عن الزُّهرِي قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ أَوْ قُطِعَتْ حَشَفَتُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ[⑧]

حضرت زہری نے کہا کہ مرد کا عضو تناسل جب جڑ سے کاٹا جائے تو اس میں نبی ﷺ نے مکمل دیت، سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

ناقص اعضا کی دیت، ایک تہائی

۵۳۰ ⑳⑨عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْعَورَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا، إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا. وَفِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا. وَفِي السِّنِّ السَّوداءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا[⑨]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ کانی آنکھ جو اپنی جگہ پر قائم ہو، اس کو اگر کوئی پھوڑ دے تو اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے پر ایک تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ اسی طرح اگر کسی کا ناکارہ ہاتھ کاٹ دیا جائے یا کسی کا سیاہ دانت توڑ دیا جائے تو ان اعضا کی ایک تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

سر یا چہرے کی ہڈی کو توڑ کر الگ کر دینے والے زخم کی دیت

۵۳۱ ⑳⑩ عن الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَعْمَلَ أَبَاجَهمِ بنَ غَانِمٍ عَلَى المَغَانِمِ يَومَ حُنَينٍ، فَأَصَابَ رَجُلًا بِقَوسِهِ فَشَجَّهُ مُنَقِّلَةً، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَمسَ عَشَرَةَ فَرِيضَةً[⑩]

حضرت امّ سلیمان شفاءؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے جنگ حنین میں ابوجہم بن غانم کو مالِ غنیمت پر نگران مقرر کیا تھا۔ انہوں نے ایک شخص کو اپنی کمان ماری جس سے ان کے چہرہ یا سر کی ہڈی ٹوٹ کر الگ ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت میں پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

۵۳۲ ㉑① عن عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَنْقُولَةِ خَمسَ عَشَرَةَ مِنَ الإِبِلِ، أَوْ عَدلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الشَّاةِ. وَقَضَى عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ بِمِثْلِ ذَلِكَ فِي مَنْقُولَةِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ[⑪]

حضرت عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سر یا چہرہ کی ہڈی کو توڑ کر الگ کر دینے والے زخم میں پندرہ اونٹ یا ان کے برابر سونا، چاندی یا بکریاں ہیں، عمر بن خطابؓ نے مرد اور عورت کے سر یا چہرہ کی ہڈی کو توڑ کر الگ کر دینے والے زخم میں اسی طرح فیصلہ کیا۔

---

⑧ مصنف ابن أبي شيبة ۹/ ۲۱۵

⑨ صحيح سنن النسائي (۴۵۰۰)

⑩ سنن الدارقطني ۳/ ۱۷۹

⑪ مصنف عبد الرزاق (۱۷۳۶۹)

دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم کی دیت

٥٣٣ ⑫عن عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثَ الْعَقْلِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ مِنَ الإِبِلِ وَثُلُثًا أَوْ قِيمَتَهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ①

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دماغ تک پہنچ جانے والے زخم میں ایک تہائی دیت یعنی ۳۳ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا، چاندی، گائیوں یا بکریوں کا فیصلہ فرمایا۔

٥٣٤ ⑬عن زَيْدِ بنِ ثَابِتٍ قَالَ: لَمْ يَقْضِ رَسُولُ اللهِ ﷺ إلاَّ ثَلاثَ قَضِيَاتٍ: فِي الآمَةِ وَالْمُنَقِّلَةِ وَالْمُوَضِّحَةِ فِي الآمَةِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمسَ عَشَرَةَ وَ فِي الْمُوَضِّحَةِ خَمْسًا وَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَينِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا② راجع:٥٠٤

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین فیصلے کیے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم کی دیت ۳۳ اونٹ، ایسا زخم جس میں سر یا چہرہ کی ہڈی کو توڑ کر الگ کردے میں پندرہ اونٹ اور (موضحہ) ایسا زخم جس میں سر یا چہرہ کی ہڈی ظاہر ہوجائے، میں پانچ اونٹ دیت مقرر کی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سواری کی آنکھ کی دیت میں سواری کی ایک چوتھائی قیمت کا فیصلہ فرمایا۔

جسم پر ایسا زخم جو ہڈی کو ننگا کردے

٥٣٥ ⑭عن عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ③

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر یا چہرہ کی ہڈی کو ننگا کردینے والے زخموں میں پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

٥٣٦ ⑮عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُفُّوا السِّلاحَ إلاَّ خُزَاعَةَ عَنْ بَنِي بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُمْ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ قَالَ: كُفُّوا السِّلاحَ فَلَقِيَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرٍ مِنْ غَدٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَتَلَهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: وَرَأَيْتُهُ۔ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ۔ إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ أَوْ قَتَلَ غَيرَ قَاتِلِهِ أَوْ قَتَلَ بِذُحُولِ* الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ إِلَيهِ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ فُلانًا ابْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ دَعْوَةَ فِي الإِسْلامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الأَثْلَبُ** وَفِي الأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَلاَ صَلاةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ

---

① السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ٨٣؛ مصنف عبد الرزاق (١٧٣٥٩)

② المعجم الكبير للطبراني ٥/ ١٣٩ (٤٨٧٨)؛ مجمع الزوائد ٦/ ٣٠١ (ضعيف)

③ سنن الدارمي ٢/ ١١٥، صحيح سنن أبي داود (٣٨٢٠)؛ مصنف ابن أبي شيبة ٩/ ١٤٣

وَلاَ تُنْكَحُ الْمَرأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا⑮

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہتھیار روک لو! مگر خزاعہ قبیلے کو بنی بکر سے لڑنے کی اجازت دے دی، حتیٰ کہ جب آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھ لی تو فرمایا: ہتھیار روک لو! اگلے دن مزدلفہ کے مقام پر بنی خزاعہ کا ایک آدمی، بنو بکر کے ایک آدمی سے ملا اور اسے قتل کر دیا۔ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: انسانوں میں سے، اللہ کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جس نے حرم میں قتل کیا یا قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دیا یا جاہلیت کی دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے قتل کیا۔ اس کے بعد ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ فلاں شخص میرا بیٹا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں کوئی دعویٰ نہیں، جاہلیت کا معاملہ ختم ہو گیا، بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ انگلیوں کی دیت میں دس دس اونٹ ہیں، سر یا چہرہ کی ہڈی کو ننگا کرنے والے زخم کی دیت میں پانچ پانچ اونٹ، صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں، عورت کی پھوپھی یا خالہ کے نکاح پر اس کے ساتھ شادی نہیں ہوگی۔

کسی شے کو حد سے باہر نکالنے والا اس سے پہنچنے والے نقصان کا ضامن ہے!

۵۳۷ ⑯عن أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا فَأَصَابَ إِنْسَانًا فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ⑯

حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی چیز کو اس کی حد سے باہر نکالا اور اس سے کسی کو نقصان پہنچ گیا تو وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔

پڑوسی کے قتل اور حرمت والے مہینوں میں قتل کی دیت میں شدت کا تقاضا

۵۳۸ ⑰ عن ابنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْجَارِ وَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ⑰

ابن طاؤس کے والد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پڑوسی کے قتل یا حرمت والے مہینوں میں قتل کی صورت میں دیت مغلظہ ہے۔

۵۳۹ ⑱ عن أَبِي شُرَيحِ بنِ عَمرِو الْخُزَاعِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ هُذَيلٍ كَانُوا يَطْلُبُونَهُ بِذَحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْحَرَمِ يَؤُمُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَقَتَلُوهُ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَتْلَهُ غَضِبَ أَشَدَّ غَضَبٍ فَسَعَتْ بَنُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْتَشْفِعُونَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً مِنَ

⑮ مجمع الزوائد ۲/ ۱۷۷ * ذحل: دشمنی یا قتل کا بدلہ طلب کرنا (النهاية ۲/ ۳۸۷)

** الأثلب: پتھر (مجمع الزوائد: ۶/ ۱۷۷)

⑯ مصنف عبد الرزاق ۱۰/ ۷۳ رقم (۱۸۴۰۷)؛ مجمع الزوائد ٦/ ۲۹۵؛ المحلى لابن حزم ۱۰/ ۵۲۷

⑰ مصنف ابن أبي شيبة ۹/ ۳۲۸؛ مصنف عبد الرزاق ۹/ ۲۹۸

النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ كَمَا حَرَّمَهَا اللهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِنَّ أَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللهِ ثَلاثَةٌ: رَجُلٌ قَتَلَ فِيهَا، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيرَ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَ بِذُحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنِّي وَاللهِ لأَدِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي أَصَبْتُمْ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ[18] راجع:٤٨٠

حضرت ابوشریح بن عمرو خزاعی رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ نے جاہلیت کی دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے ہذیل کے ایک آدمی کو حرم میں قتل کر دیا جو اسلام پر بیعت کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا رہا تھا۔ جب اس قتل کی خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپؐ شدید غصے میں آ گئے۔ بنو بکر حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ کی طرف دوڑے کہ وہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے معافی دلوائیں۔ جب شام کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی، پھر امابعد کے بعد فرمایا: اللہ نے مکہ کو حرم بنایا، لیکن لوگوں نے اس کی حرمت کو برقرار نہیں رکھا۔ میرے لئے اللہ نے اسے دن کی ایک ساعت کے لئے حلال کیا تھا، یہ اب اسی طرح حرام ہے، جیسا اللہ نے اسے پہلے حرام کیا تھا۔ تین قسم کے لوگ اللہ کے دشمن ہیں؛ ایک ایسا آدمی جس نے حرم میں کسی کو قتل کیا، دوسرا وہ جس نے قاتل کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو قتل کیا، تیسرا وہ جس نے جاہلیت کے قتل کا بدلہ لیا۔ جس آدمی کو تم نے قتل کیا ہے، اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کی۔

---

[18] السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٧١

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور ضروری توضیحات

فصل سوم: قصاص ودیت

❶ قصاص

◉ جو شخص دوسرے کو قتل کرنے کا اعتراف کرے، تو قاضی کو چاہئے کہ اس سے اس کی تصدیق حاصل کرے۔ بصورت تصدیق قاضی اس سے دیت کا تقاضا کرے، اگر وہ دیت ادا کرنے کی حامی نہ بھرے تو اسے قصاصاً قتل کرنے کے لئے وہ مقتول کے ورثا کو بھی دے سکتا ہے۔ یہ بھی مناسب ہے کہ قاضی مقتول کے ورثا کو ترغیب دے کہ وہ اسے معاف کردیں، البتہ معافی کا اختیار مقتول کے ورثا کے پاس ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۳۷ ......قتل کا کوئی واقعہ اگر ہوجائے تو فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق ہونا چاہئے نہ کہ اپنے خود ساختہ اُصولوں کے ذریعے۔ یہ اُصول صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ اسلامی ریاست میں موجود غیر مسلموں کے لئے بھی ہے کہ وہ اپنے قتل کے فیصلے اللہ کے قانون کے مطابق کروائیں۔ فیصلہ نمبر ۴۳۸ (مزید تفصیل کے لئے فیصلہ نمبر ۳۲۸ پر نوٹ دیکھیں)

◉ جو شخص کسی مسلمان پر تلوار اُٹھالے تو اس کو جواباً یا اپنے دفاع میں قتل کردیا جائے، اس صورت میں تلوار اٹھانے والے جارح کا خون رائیگاں ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۳۹ ......حضرت علقمہ کے سابقہ غلام نے اپنے غصہ کے خاتمہ کے لئے ان پر تلوار اُٹھائی۔ جب علقمہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو انہوں نے غلام کے موجودہ مالک کو شکایت کی، جس نے غلام ان کے حوالے کردیا۔ چنانچہ انہوں نے اس غلام کو اس بنا پر قتل کردیا کہ اس کا خون تلوار اٹھانے کی وجہ سے رائیگاں ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۴۰

◉ البتہ اقدام قتل والے کو جواباً قتل کرنا ضروری نہیں بلکہ اسے معاف بھی کیا جاسکتا ہے اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اسے کچھ نہ کہا جائے، چنانچہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم ﷺ کو زہر آلود بکری کا گوشت کھلایا اور بعد میں آپ ﷺ کے سامنے ارادہ قتل کا اقرار بھی کرلیا لیکن آپ ﷺ نے اس عورت کو معاف کردیا۔ فیصلہ نمبر ۴۴۱

◉ حتی کہ اگر کوئی قتل بھی کردے تو اس کو بھی معاف کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ جو آدمی اپنے قاتل کو معاف کردے تو اس کا یہ عمل فرمان نبویؐ کے مطابق اس کی زندگی بھر کی کوتاہیوں کا کفارہ ہے جو کہ صغیرہ گناہ ہوں۔ فیصلہ نمبر ۴۴۲ ......ایک آدمی کو نبی کریم ﷺ نے قاتل کے حوالے کردیا تاکہ اپنے مقتول کا بدلہ لے لے، لیکن ساتھ یہ بھی بتادیا کہ اس کے بعد تم دونوں برابر ہوجاؤ گے، تمہاری اس پر کوئی فضیلت وبرتری باقی نہ رہے گی، باوجود اس کے، کہ قاضی نے قاتل کو اس کی صوابدید پر چھوڑا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم معاف کردو گے تو مقتول اور تمہارا گناہ اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے۔ چنانچہ مقتول کے وارث نے قاتل کو معاف کردیا۔ فیصلہ نمبر ۴۴۳

◉ محلم نے بنواشجع کے ایک آدمی کو قتل کردیا تو مقتولین کے ورثا نے قصاص کا مطالبہ کیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے محلم کو ۱۰۰ اونٹ دو قسطوں میں ادا کرنے کی ہدایت کی کیونکہ اس کو قصاصاً قتل کرنے سے بدامنی کا اندیشہ تھا۔ بعد میں اس کو ڈانٹا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے بھی انکار فرمایا۔ بعض راویوں کا بیان ہے کہ آخر کار آپ ﷺ نے محلم کے لیے دعائے مغفرت فرمادی تھی۔ فیصلہ نمبر ۴۴۴

▣ درج ذیل لوگوں سے قصاص نہیں لیا جائے گا، بلکہ ان سے دیت ہی وصول کی جائے گی:

① فرمان نبویؐ: والد سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۴۴۵ ......قتادہؓ بن عبداللہ نے اپنی اُمّ ولد کو لونڈی بنا کر رکھا تو ان کے بیٹے نے اپنے باپ کو اپنی ماں کے لونڈی بنائے رکھنے پر سرزنش کی تو قتادہ نے اسے قتل کردیا۔ حضرت عمرؓ نے قتادہ کو دیت ادا کرنے کا پابند کیا اور یہ دیت مقتول کے بھائیوں ودیگر ورثا میں تقسیم کردی، اور باپ کو اس وراثت سے مستثنیٰ کیا۔ اور فرمایا کہ اگر تو باپ نہ ہوتا تو میں بیٹے کے قصاص میں تجھے ضرور قتل کردیتا۔ فیصلہ نمبر ۴۴۶

② باپ کا قصاص تو بیٹے سے لیا جائے لیکن بیٹے کا قصاص باپ سے نہ لیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۴۴۷

③ اگر کوئی شخص اپنے غلام پر زیادتی کرے تو جواباً غلام کو آزاد کردیا جائے لیکن غلام کا قصاص آقا سے نہیں لیا جائے گا، جیسا کہ ایک آقا نے اپنی لونڈی کو تہمت زنا میں آگ پر بٹھا کر اس کی شرمگاہ جلادی تو حضرت عمر نے فرمان نبویؐ کی بنا پر اس لونڈی کو آزاد کردیا۔ فیصلہ نمبر ۴۴۸ ...... جو شخص اپنے غلام کو قتل کردے تو اس صورت میں اسے ۱۰۰ کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۵۰۶

④ اگر کوئی غلام کسی ایک شخص کی ملکیت ہو تو اس کا حکم تو یہ ہے البتہ جو شخص کسی غلام کی ملکیت میں جزوی طور پر شریک ہے تو وہ بھی قصاص سے مستثنیٰ ہوگا، یعنی قصاص سے استثنا کے لئے غلام کا پورا مالک ہونا ضروری نہیں۔ فیصلہ نمبر ۴۴۹

⑤ کسی کافر کو قتل کرنے پر مسلمان کو قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳...... بلکہ مسلمان سے دیت لے کر کافر کے ورثا کو دی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۴۵۲

◉ قاتل کا مقتول کو مرنے سے قبل معاف کرنا معتبر ہے جیسا کہ عروہ بن مسعود ثقفی نے اپنے قاتل کو معاف کردیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۴۵۴...... ایسے ہی مقتول کے ورثا کو بھی معاف کرنا چاہئے، لیکن اس حق میں قریب سے قریب تر وارث کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے گی، اور یہ معافی ورثا میں سے عورت بھی دے سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۵۵

▣ درج ذیل لوگوں سے قصاص لیا جائے گا:

① بھائی سے: جیسا کہ ایک شخص بھائی کو قتل کرکے بھاگا اور حضرت ابوبکر کے ہاں جا کر پکڑا گیا تو آپ ﷺ نے قصاص میں اسے قتل کروادیا۔ فیصلہ نمبر ۴۵۶

② حاکم سے: نبی کریم ﷺ نے آخر عمر میں ان لوگوں کو اپنے آپ ﷺ سے قصاص لینے کی دعوت دی، جن پر آپ ﷺ نے نادانستگی میں کوئی زیادتی کردی ہو۔ فیصلہ نمبر ۴۵۷ ...... ایک شخص کو آپ ﷺ نے ٹیڑھی شاخ سے کچوکا دیا تو بعد میں اپنے آپ ﷺ کو قصاص کے لئے اس کے سامنے پیش کردیا لیکن اس شخص نے آپ ﷺ کو معاف کردیا۔ فیصلہ نمبر ۴۵۸ ......حضرت عمر نے فرمان نبویؐ کے مصداق رعایا پر ظلم کرنے والے حکام سے قصاص لینے کا ارادہ کیا اور یہ ارادہ حضرت عمرو بن العاص کے سامنے ظاہر فرمایا۔

فیصلہ نمبر ۴۵۹

③ جو شخص کسی کو پتھروں سے کچل دے، تو اس سے قصاصاً ویسے ہی کیا جائے گا، جیسے اس نے زیادتی کی جیسا کہ ایک یہودی نے زیورات ہتھیانے کے لئے ایک لڑکی کو پتھروں سے ماردیا، لڑکی نے اس یہودی قاتل کی نشاندہی کردی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بھی قصاصاً یہودی کو ایسے ہی دو پتھروں میں رکھ کر قتل کروا دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۶۰ ...... ایک شخص نے پتھر مار کر دوسرے کو قتل کر ڈالا تو تو آپ ﷺ نے اس سے بھی قصاص لیا۔ فیصلہ نمبر ۴۶۱

④ جو شخص دانت توڑ دے تو جواباً اس کا بھی دانت توڑا جائے گا۔ اِلا یہ کہ ورثا دیت پر راضی ہو جائیں۔ فیصلہ نمبر ۴۶۲ ......جس شخص کو کوئی زخم لگا دے تو بہتر ہے کہ زخم بھر جانے کے بعد حقیقی نقصان کے مطابق اس کا قصاص لے۔ البتہ ایک شخص نے اس سے پہلے

⑤ ایک شخص نے ٹانگ کے زخم کے قصاص کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے جواباً اسے ویسا ہی قصاص دلوا دیا، بعد میں وہ شخص اس زخم کی وجہ سے لنگڑا ہو گیا تو متاثرہ شخص کا نقصان زیادہ ہو گیا، لیکن اب اس کا قصاص لینا ممکن نہ رہا۔ فیصلہ نمبر ۴۶۳

▣ مندرجہ ذیل زخموں میں قصاص نہیں بلکہ دیت دینا ہو گی:

① جس زخم میں ہڈی ظاہر نہ ہو۔ فیصلہ نمبر ۴۶۴

② جو زخم لنگڑا پن یا معذوری کا باعث بنے۔ فیصلہ نمبر ۴۶۵

③ دماغ اور پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم یا سر اور چہرے کی ہڈی توڑ دینے والا زخم۔ فیصلہ نمبر ۴۶۶

④ کلائی وغیرہ کٹ جائے تو قصاص نہیں۔ فیصلہ نمبر ۴۶۷

⑤ کانا شخص اگر آنکھ پھوڑ دے تو دیت ہے، قصاص نہیں۔ فیصلہ نمبر ۴۶۸

⑥ جب زخم کی دیت سے زیادہ دے کر متاثرین کو قصاص سے دستبردار کر لیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۴۶۹

❷ دیت

◉ اندھے قتل کی دیت ادا کی جائے گی، البتہ قتل عمد کا قصاص ہو گا۔ فیصلہ نمبر ۴۷۰

◉ دیت کی اصل مقدار ۱۰۰ اونٹ ہے، اس کے برابر ۴۰۰ دینار یا اس کے برابر چاندی بھی دی جا سکتی ہے۔ اونٹوں کی قیمت بڑھ جانے پر ۸۰۰ دینار تک یا ۲۰۰ گائیوں اور ۲ ہزار بکریوں تک بھی دیت کی قیمت جا پہنچی۔ فیصلہ نمبر ۴۷۱، ۴۹۸، ۵۰۹، ۵۳۲

◉ اگر کسی شخص کو قصاصاً قتل کرنے پر معاشرے میں بدامنی اور قتل وغارت کا اندیشہ ہو تو حاکم ورثا کو دیت پر آمادہ کرے۔ فیصلہ نمبر ۴۷۲

البتہ اگر اس فیصلہ کو فیصلہ نمبر ۴۸۴ سے ملا کر پڑھا جائے جو اس واقعہ کا ابتدائی حصہ ہے تو اس واقعہ میں قصاص کی بجائے دیت کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ محلم نے بنو اشجع کے آدمی کو غلطی سے قتل کیا تھا، جس پر قرآن کی آیات (النساء۴:۹۴) نازل ہوئیں۔

☜ اس فیصلہ کی مزید تفصیلات فیصلہ ۴۴۴ اور ۴۸۴ کے نوٹ میں ملاحظہ فرمائیں۔

◉ کسی آدمی کے قاتلوں کا پتہ نہ چلے تو اس کی دیت وہاں کے رہائشیوں/باشندوں پر مشترکہ طور پر ڈال دی جائے جیسا کہ ہشام بن

صحابہ کی دیت بنونجار نے ادا کی کیونکہ وہ ان کے علاقے میں مقتول پائے گئے تھے۔ فیصلہ نمبر ۴۷۳

◉ جو شخص دو قبیلوں کے درمیان مقتول ملے تو زیادہ قریب جگہ والوں پر دیت عائد کی جائے جیسا کہ ایک بستی، دوسری سے ایک بالشت زیادہ قریب تھی، سو اس پر دیت ڈال دی گئی۔ فیصلہ نمبر ۴۷۴

◉ کوئی مسلمان معرکہ میں غلطی سے دشمن سمجھ کر ہلاک کر دیا جائے تو قتل خطا کے سبب اس کی بھی دیت ادا کی جائے گی۔ مثلاً حذیفہ بن یمان کے والد غزوہ اُحد میں غلطی سے قتل ہو گئے، حذیفہ نے یہ دیت بھی معاف فرما دی۔ فیصلہ نمبر ۴۷۵ ...... عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے انہیں عورتوں کے ساتھ ٹیلوں پر چڑھا دیا گیا تھا، حذیفہ کہتے رہ گئے کہ یہ میرے والد ہیں، لیکن مسلمانوں نے انہیں مشرک سمجھ کر قتل کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۴۷۶

◉ دیت کی ادائیگی عصبہ رشتہ دار (مرد کے خونی رشتہ دار) کریں گے۔

◉ جو مسلمان مشرکوں میں مقیم ہو تو اس کوتاہی کی وجہ سے اس کی دیت نصف ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۶۹

▣ درج ذیل صورتوں میں بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی:

① ویرانے میں مقتول شخص کا پایا جانا، جہاں کوئی قریبی بستی وغیرہ بھی نہ ہو، جس پر دیت ڈالی جا سکے۔ فیصلہ نمبر ۴۷۹

② کسی قبیلہ کے قریب کوئی شخص مقتول پایا جائے اور قبیلہ والے اس کا اعتراف نہ کریں، قسامت سے بھی مسئلہ حل نہ ہوتا ہو تو پھر بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔ دیکھیں فیصلہ نمبر ۵۴۰

③ ایسا شخص جو اسلام لانے والا ہو لیکن کسی مسلمان کی شرارت یا ذاتی دشمنی کی بھینٹ چڑھ کر اسلام لانے کی بجائے قتل ہو جائے تو نہ تو وہ کافر ہے اور نہ مسلمان۔ ایسے شخص کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے، مثلاً بعض صحابہ نے دیرینہ دشمنی کی پاداش میں ہذیل کے ایک آدمی کو حرم میں قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔ فیصلہ نمبر ۴۸۰

④ مشرک غیر حربی کی دیت حاکم کی صوابدید پر ہے، جیسا کہ مجاعہ کے مشرک بھائی کو بنوسدوس نے قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی مرضی سے اسے خمس میں سے ۱۰۰ اونٹ دے دیے۔ فیصلہ نمبر ۴۸۱ ...... مشرک تاجروں کے قتل کی آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۴۸۲

☜ البتہ ایک اہل ذمہ کافر کے قتل پر نبی کریم ﷺ نے بنوخزاعہ کے شخص کو دیت ادا کرنے کا حکم دیا۔ دیکھیں فیصلہ نمبر ۵۰۱ ...... اور دوسرے فیصلے میں اس ذمی کافر کی دیت ۱۰۰ اونٹ ہی مقرر فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۵۰۸

⑤ اگر غریب لوگوں کا غلام کوئی زیادتی کر بیٹھے تو اس کی دیت کی ادائیگی بیت المال سے کی جا سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۸۳

◉ کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دیا جائے تو قاتل کو قصاص کی بجائے دیت کا پابند کیا جائے گا جیسا کہ محلم لیثی نے بنواشجع کے ایک شخص کو باوجود سلام کہنے کے کافر ہونے کے مغالطے میں قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا اور دیت عائد کی۔ فیصلہ نمبر ۴۸۴ اور ۴۴۴

◉ یمن میں ایک واقعہ میں شیر کے شکار میں چار شخص گڑھے میں گر کر ہلاک ہو گئے اور سب کے قبائل لڑنے لگے تو حضرت علی نے گڑھا کھودنے والے قبائل پر چوتھائی، تہائی، نصف اور مکمل دیت عائد کی۔ اور نبی کریم ﷺ نے اس فیصلے کو درست قرار دیا۔ یہ دیت قبائل

پر عائد کی گئی۔ فیصلہ نمبر ۴۸۵ ...... دیت کی ادائیگی عصبہ رشتہ دار کریں گے۔ فیصلہ نمبر ۴۸۶، ۴۸۷......عورت کے ذمے واجب الادا دیت بھی عصبہ رشتہ دار ہی ادا کریں گے۔

◉ دیت کی ادائیگی میں قبیلہ یا عاقلہ تو ذمہ دار ہوں گے، البتہ جرم کی سزا یا گرفت وغیرہ کے سلسلے میں ان کو پکڑا نہیں جائے گا۔ جیسا کہ بنو ثعلبہ نے ایک صحابی رسول کو قتل کر دیا، اس قبیلہ کے بعض لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو ایک صحابی نے آپ ﷺ کو انہیں پکڑنے کی توجہ دلائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو دوسرے کے جرم میں نہیں پکڑا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۴۸۹ ...... بنو خشخاش کے بعض نوجوان لوگوں پر حملہ آور ہوتے تھے تو آپ ﷺ نے بنو خشخاش کو یہ امان کا پروانہ لکھ دیا کہ ان نوجوانوں کے بدلے انہیں کچھ نہ کہا جائے۔ فیصلہ نمبر ۴۹۰

◉ دیت معاف کرنے کا حق ورثا کو حاصل ہے اور یہ دیت انہیں ہی ملے گی۔ فیصلہ نمبر ۴۹۱ ......آپ ﷺ نے دیت کو بھی معاف کرنے کی ترغیب دی اور یہ معافی کی صلاحیت قریب تر رشتہ دار کو حاصل ہے، چاہے وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ نمبر ۴۹۲

◉ دیت کو تین سال میں تقسیم کر کے قسطوں میں ادا کرنا مسنون طریقہ ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۹۳ ایسے ہی محلم لیثی کو آپ ﷺ نے دو قسطوں میں ۵۰، ۵۰ اونٹ ادا کرنے کی تلقین کی۔ فیصلہ نمبر ۴۴۴

◉ دیت لینے کے بعد قتل کرنے کی کوئی اجازت نہیں، ایسا کرنے والے کو قاتل قرار دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۴۹۴

◉ جو شخص اپنے مال و عزت کا دفاع کرتے ہوئے دوسرے کا نقصان کر دے مثلاً کوئی ہاتھ پر کاٹے تو جواباً ہاتھ کھینچنے سے دانت ٹوٹ جائیں تو اس پر کوئی دیت نہیں ہے اور دفاع کی وجہ سے یہ نقصان رائیگاں ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۹۵ ...... جو شخص کسی کے گھر کے میں جھانکے تو اس کی آنکھ پھوڑنا جائز ہے، اور یہ نقصان رائیگاں ہے کیونکہ یہ دوسرے کی عزت پر مداخلت و حملہ ہے۔ فیصلہ نمبر ۴۹۶

◉ دورِ نبویؐ میں ایک شخص کی دیت آپ ﷺ نے ۱۲ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۴۹۷ ...... اونٹ والوں کے لئے ۱۰۰ اونٹ، گائے والوں کے لئے ۲۰۰ گائیں، بکری والوں کیلئے ۲ ہزار بکریاں، یمنی چادر والوں کو ۲۰۰ چادریں۔ فیصلہ نمبر ۴۹۸ ......قتل خطا کی اصل دیت ۱۰۰ اونٹ (۴۰ دو سالہ، ۳۰ تین سالہ، ۳۰ چار سالہ اونٹ) ہے۔ فیصلہ ۴۹۹، ۵۰۰ (مزید تفصیل پیچھے فیصلہ ۴۷۱ کے نوٹ میں)

◉ فیصلہ نمبر ۵۰۰ متعدد احادیث کا جامع ہے، مثلاً ۴۹۹، ۴۸۸ جبکہ ۵۰۴، ۵۱۸ اور ۵۲۴ میں بھی یہی مضمون بیان ہوا۔

◉ بنو خزاعہ کے ایک شخص نے کافر کو قتل کر دیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسے دیت دینے کا پابند کیا۔ یہ اسلام کی پہلی دیت ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۰۱ ...... جبکہ محلم لیثی کے واقعے میں نبی کریم ﷺ نے دیت کا جو فیصلہ کیا، اس کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی دیت ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۰۲

▣ اگر جان سے کم نقصان ہو تو اس صورت میں دیت کی مختلف مقداریں یہ ہیں:

① زیادہ سواروں کی شکل میں اگر جانور کو نقصان پہنچے تو آگے بیٹھنے والا جانور کی دو تہائی اور پیچھے بیٹھنے والا ایک تہائی دیت ادا کرے گا۔ فیصلہ نمبر ۵۰۳

② دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم کی دیت ۳۳ اونٹ، سر یا چہرہ کی ہڈی توڑ دینے والے زخم کی دیت ۱۵ اونٹ، چہرہ کی ہڈی ظاہر

ہونے والے زخم کی ۵ اونٹ، سواری کی آنکھ ضائع ہونے کی دیت ایک چوتھائی قیمت سواری۔ فیصلہ نمبر ۵۰۴

◉ گندگی کھانے والے جانور اور کتے کی قیمت لینا حرام ہے یعنی ان کی کوئی دیت نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۰۵

◉ جو آقا اپنے غلام کو قتل کرے تو سو کوڑے، ایک سال جلاوطنی اور مال غنیمت سے اس کا حصہ ختم کر دیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۵۰۶

◉ جو غلام مکاتب ہے، تو اس کی دیت کا تناسب وہی ہوگی جو رقم کی ادائیگی کا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۰۷ ...... ایسے ہی جو مکاتب غلام زنا کا ارتکاب کرے تو وہاں بھی یہی تناسب ملحوظ رکھا جائے گا۔ فیصلہ ۳۶۹

◉ اہل ذمہ وامان کو قتل کرنے پر ان کی ۱۰۰ اونٹ دیت دی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۵۰۸

◉ دیت کی رقم کے سلسلے میں ایک بار نبی کریم ﷺ نے ۸۰۰ درہم کا فیصلہ فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۰۹

◉ کافر کی دیت کا فیصلہ آپ ﷺ نے نصف بھی فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۱۰ ...... نصف دیت کا فیصلہ آپ ﷺ نے اہل کتاب کے لئے بھی فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۱۱ ...... البتہ بعض دیگر واقعات میں آپ ﷺ نے کافر ومشرک کے لئے پوری دیت کا فیصلہ بھی فرمایا۔ فیصلہ نمبرز ۵۱۲، ۵۰۸، ۵۰۲

◉ پیٹ میں مر جانے والے بچے کی دیت غلام جتنی ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۵۱۳ ......جبکہ غلام کی دیت کے سلسلے میں دیکھیں فیصلہ نمبر ۵۰۶

◉ آنکھ کی دیت ۵۰ اونٹ ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۱۴ ...... آنکھ کی دیت اس صورت میں ہی ہے جب کہ جارح کانا ہو، اگر جارح خود کانا نہیں نہیں تو پھر مظلوم قصاصاً اس کی آنکھ پھوڑنے کا بھی مطالبہ کر سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۱۵

◉ ناک کو اگر جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت مکمل اور اگر اس کی نوک کاٹی جائے تو نصف دیت۔ فیصلہ نمبر ۵۱۶

◉ زبان کاٹنے کی دیت مکمل ۱۰۰ اونٹ ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۱۷

◉ ہر دانت کی دیت ۵ اونٹ ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۱۸ ...... تمام دانت، داڑھوں اور اُنگلیوں کی دیت کی مالیت برابر ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۱۹، ۵۲۰ ......البتہ جو دانت اپنا دفاع کرتے ہوئے ٹوٹ جائے اس صورت میں جارح کا نقصان رائیگاں ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۲۱

◉ انگلیوں کی دیت ۱۰، ۱۰ اونٹ ہے، اور پورے ہاتھ کی دیت ۵۰ اونٹ ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۲۲ ...... ہاتھ کی دیت ۵۰ اونٹوں میں پانچ، چار، تین اور دو سالہ اونٹ برابر دیے جائیں گے۔ فیصلہ نمبر ۵۲۳

◉ اُنگلیوں میں تمام کی دیت برابر ہے اور انگوٹھا وشہادت کی انگلیوں کا ایک ہی حکم ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۲۴ ...... ایسے ہی ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت بھی برابر ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۲۵

◉ ٹانگ کٹ جانے کی دیت ۵۰ اونٹ ہیں۔ فیصلہ نمبر ۵۲۶

◉ کمر ٹوٹ جانے کی دیت ۱۰۰ اونٹ ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۲۷

◉ زبان جب بولنے سے عاری ہو جائے، عضو تناسل کا جب حشفہ کٹ جائے اور دونوں ہونٹ تو ان تینوں کی دیت پوری ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۲۸

◉ جب عضو تناسل کو جڑ سے یا حشفہ کو کاٹ دیا جائے تو ۱۰۰ اونٹ پوری دیت ادا کرنا ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۵۲۹

◉ ناکارہ عضو کو ضائع کرنے کی دیت ایک تہائی ہے مثلاً کانی آنکھ کو اگر پھوڑ دیا جائے، یا ناکارہ ہاتھ کاٹ دیا جائے، یا سیاہ دانت توڑ دیا تو ان میں سے ہر ایک کی دیت ایک تہائی ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۳۰

◉ سر یا چہرے کی ہڈی اگر ٹوٹ جائے تو پندرہ اونٹ دیت میں ادا کرنا ہوں گے۔ فیصلہ نمبر ۵۳۱، ۵۰۴...... یا پندرہ اونٹ کی مالیت برابر سونا یا چاندی...... ایسے ہی مرد وعورت ہر دو کے لئے اس نقصان میں ایک ہی دیت ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۳۲

◉ نبی کریم ﷺ نے دماغ تک پہنچ جانے والے زخم کی دیت ایک تہائی یعنی ۳۳ اونٹ یا اس کے مساوی سونا یا چاندی یا گائے، بکری کو ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۳۳، ۵۳۴...... وہ زخم جس میں چہرہ یا سر کی ہڈی ٹوٹ جائے (مُنَقِّلہ) تو اس کی دیت ۱۵ اونٹ اور جس میں یہ ہڈی ظاہر ہوجائے تو اس کی دیت ۵ اونٹ مقرر کی۔ سواری کی آنکھ ضائع ہونے کی دیت ایک چوتھائی ادا کرنے کا حکم دیا۔ فیصلہ نمبر ۵۳۴

◉ ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہوجائے ان کی دیت ۵ اونٹ ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۳۴، ۵۳۵، ۶۳۶...... فیصلہ نمبر ۵۳۶ متعدد فیصلوں کا مشترکہ ہے جو پیچھے گزر چکے ہیں۔

◉ جو بھی کسی نقصان کی وجہ بنا ہے، اور اس نے کسی شے کو حد سے باہر نکالا تو اس کے نقصان کا ذمہ دار وہی ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۵۳۷، ۱۳، ۱۷

◉ جو آدمی زیادہ سنگین امر کا ارتکاب کرے، اس کی سزا بھی زیادہ سنگین ہے۔ چنانچہ ہمسائے یا حرمت والے مہینوں میں اگر قتل وغارت کی جائے تو اس کی دیت وغیرہ میں زیادہ سنگینی پائی جاتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۳۸...... چنانچہ حرم میں ایک ہذیلی شخص کو قتل کرنے پر نبی کریم شدید غصے میں آگئے اور آپ ﷺ نے تین شخصوں کو اللہ کے دشمن قرار دیا جن میں ایک حرم میں قتل کا مرتکب شخص ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسلام لانے کے لئے آنے والے اس شخص کی دیت اپنے پاس سے ادا کرنے کا حکم دیا۔

فصل چہارم: قسامت

قاتل معلوم نہ ہونے کی صورت میں قسم کی بنا پر فیصلہ

٥٤٠ (۲۱۹) عن أَبِي لَيلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَ رِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَومِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيَّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فِقَيرٍ أَوْ عَينٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ، قَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَاللهِ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ وَ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ ـ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ۔ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ: كبِّر كبِّر يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَ إِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِم بِهِ فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوا: لاَ. قَالَ: أَفَتَحلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتِ الدَّارَ، قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ[⑲]

حضرت ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل، وہ سہل ابوحثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اوران کی قوم کے چند بڑوں نے اسے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ فقروفاقہ کے مارے خیبر گئے۔محیصہ کو بتایا گیا کہ عبداللہ کو قتل کر کے ایک ویران گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم (یہودیوں) نے ہی اسے قتل کیا ہے۔انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ واقعہ بتایا۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، چنانچہ وہ جو خیبر میں موجود تھا، آگے بڑھا تو نبی ﷺ نے محیصہ سے کہا کہ بڑا آگے آئے، بڑے سے آپ کی مراد یہ تھی کہ عمر کے لحاظ سے بڑا آگے آئے۔ چنانچہ پہلے حویصہ نے بات کی پھر محیصہ نے بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے

---

⑲ صحيح البخاري (٧١٩٢، ٦٨٩٨، ٦٨٩٩)؛ موطأ مالك: ٢/ ٨٧٨؛ صحيح مسلم (٤٣١٨، ٤٣١٩)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٩٠، ٣٧٩١، ٣٧٩٢)

ساتھی کی دیت ادا کریں گے، بصورتِ دیگر ان کے خلاف اعلانِ جنگ کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اس بارے میں خط لکھا۔ اُنہوں نے جواباً لکھا کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے کہا کہ کیا تم قسم اُٹھا سکتے ہوتا کہ اپنے ساتھی کے خون بہا کے حق دار بن سکو۔ اُنہوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہودی تمہارے لئے قسم اُٹھائیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ تو غیر مسلم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں اپنے پاس سے سو اونٹنیاں دیت کے طور پر ادا کیں، وہ اُنہیں گھر لے گئے۔ سہل کہتے کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹھوکر ماری۔

قسامت کی بنا پر قصاصاً قتل کا فیصلہ

۵٤١ ⑳ عن أبي المغيرة أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَادَ بِالْقَسَامَةِ بِالطَّائِفِ قَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَتَلَ وَهُوَ سَكْرَانُ رَجُلًا ضَرَبَهُ بِشَوِيقٍ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى ذَلِكَ بَيِّنَةٌ قَاطِعَةٌ إِلاَّ لَطْخٌ أَوْ شَبِيهُ ذَلِكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَا اخْتَلَفَ إِثْنَانِ أَنْ يَحْلِفَ وُلاَةُ الْمَقْتُولِ وَيَقْتُلُوا أَوْ يَسْتَحْيُوا فَحَلَفُوا خَمْسِينَ يَمِينًا وَقَتَلُوا[⑳]

حضرت ابومغیرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے طائف کے مقام پر قسامت کی بنیاد پر قصاص کا فیصلہ فرمایا۔ خارجہ بن زید بن ثابت کہتے ہیں کہ انصار کے ایک آدمی نے نشے کی حالت میں ایک ایسے آدمی کو قتل کر دیا، جس نے اسے ایک نوک دار لکڑی سے مارا تھا، لیکن ان کے پاس کوئی مضبوط دلیل نہیں تھی، صرف تھپڑ یا اس سے ملتا جلتا نشان موجود تھا اور اس وقت بے شمار صحابہ کرامؓ اور فقہا موجود تھے لیکن کسی دو کے درمیان بھی اس بات پر اختلاف نہیں ہوا، بلکہ سب کا اتفاق تھا کہ مقتول کے ورثا قسم اُٹھا کر بدلے (قصاص) میں قتل کر دیں یا خاموش ہو جائیں۔ چنانچہ اُنہوں نے پچاس قسمیں اُٹھالیں اور قتل کر دیا۔

۵٤٢ ㉑ عن عمرو بن شعيب عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَه فَقَالَ: الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ[㉑]

حضرت عمرو بن شعیبؒ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بنونضر بن مالک کے ایک آدمی کو (طائف کے) ایک علاقہ 'رغاء' کی ایک وادی کے کنارے قسامت کی بنا پر قتل کروادیا اور فرمایا کہ قاتل اور مقتول انہیں (بنی نضر بن مالک) میں سے ہیں۔

ہنگامہ آرائی اور دھکم پیل کے درمیان ہلاک ہونے والے کے ورثا کا قسموں کے ذریعے کسی کو ملزم قتل ٹھہرانا

۵٤٣ ㉒ عن عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّمَا أَهْلُ مَعْمَعَةٍ تَفَرَّقُوا عَنْ قَتْلٍ أَوْ جُرْحٍ فَأَدَّاهُ جُرْحُهُ ذَلِكَ إِلَى الْمَوْتِ فَادَّعَى الْمَجْرُوحُ عَلَى بَعْضِ الَّذِينَ ضَرَبُوا دُونَ بَعْضٍ وَشَهِدَ بِذَلِكَ أَهْلُ الْمَعْمَعَةِ مَنْ لاَيُعْلَمُ عَلَيهِ بَغِيَّةٌ وَ لاَيُتَّهَمُ بِعَدَاوَةٍ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ، فَإِنَّ أَهْلَ الْقَتِيلِ يَدْرَئُونَ بِالأَيْمَانِ مِنْ أَجْلِ مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ وَرَبِّ الْمَارَّةِ فَيَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ

⑳ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ١٢٧

㉑ السنن الكبرٰى للبيهقي ٨/ ١٢٧ (منقطع)

هُوَ إِنَّ فُلاَنًا هُوَ قَتَلَ صَاحِبَنَا وَمَا مَاتَ إِلاَّ مِنْ ضَرْبِهِ ④

حضرت عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کی کتاب میں یہ بات موجود تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ کسی دنگا فساد یا ہنگامہ آرائی وغیرہ کے دوران ایک شخص ہلاک ہوگیا یا زخمی ہوا کہ یہ زخم بعد میں اس کی موت کا باعث بن گیا اور اس دنگا فساد یا ہنگامہ آرائی وغیرہ میں شریک افراد اس مقتول یا زخمی کو چھوڑ کر منتشر ہوگئے۔ زخمی نے مرنے سے قبل ہنگامہ آرائی میں شریک بعض لوگوں کے خلاف دعویٰ کردیا پھر ان میں سے بعض ایسے افراد نے اس پر گواہی دے دی کہ نہ تو ان پر فسق وفجور کا الزام تھا اور نہ ہی مدعا علیہ اور ان کے درمیان کسی قسم کی دشمنی مشہور تھی۔ اس کے بعد مقتول کے ورثا ہنگامہ آرائی کی وجہ سے جو شک پیدا ہوا ہے، اسے قسموں کے ذریعے زائل کریں گے۔ چنانچہ وہ پچاس قسمیں اُٹھائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! فلاں آدمی نے ہمارے ساتھی کو قتل کردیا ہے اور وہ صرف اسی کی چوٹ سے فوت ہوا ہے۔

نبی ﷺ کا جاہلیت کی قسامت کو برقرار رکھنا

۵۴۴ ④ عن سُلَيمَانَ بْنِ يَسَارٍ مَولَى مَيمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَت عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ④

حضرت سلیمان بن یسار جو نبی ﷺ کی بیوی میمونہ کے آزاد کردہ ہیں، وہ انصار صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسامت کو ویسے ہی برقرار رکھا ہے جیسے وہ جاہلیت میں تھی۔

۵۴۵ ④ عن ابْنِ عَبَّاس قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَت فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رجلٌ من بَنِي هَاشِمٍ إِسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخْذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جَوَالِقِهِ فَقَالَ: أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جَوَالِقِي لاَتَنْفِرُ الإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جَوَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الإِبِلُ إِلاَّ بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَينِ الإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنْ. فَقَالَ: أَتَشْهَدُ الْمَوسِمَ؟ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَ رُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ، قَالَ: نَعَمْ. قَالَ فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدَت الْمَوسِمَ فَنَادِ يَاآلَ قُرَيْش فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ: فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاسْأَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فلاَنًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ. وَمَاتَ الْمُستَأْجَرُ - فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَافَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلُ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوسِمَ. فَقَالَ: يَا آلَ قُرَيْش قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَابَنِي هَاشِمٍ ﷺ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ: أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ؟ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٌ قَالَ أَمَرَنِي فُلاَنٌ أَنْ أُبَلِّغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلاَنًا

④ مصنف عبد الرزاق (١٨٣٠٥)

④ صحيح مسلم (٤٣٢٦)

قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: إِخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُون مِنْ قَومِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَومَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ إِمْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَت تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ إِبْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَ لاتَصْبِرِ يَمِينَهُ حَيثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ فَفَعَلَ . فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبِلْهُمَا عَنِّي وَلاتَصْبِرْ يَمِينِي حَيثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا . قَالَ إِبْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَاحَالَ الْحَولُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَينٌ تَطْرِفُ[۱۳]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت کی سب سے پہلی قسامت، ہمارے قبیلہ بنو ہاشم میں ہوئی تھی۔ بنو ہاشم کے ایک آدمی کو قبیلہ قریش کی کسی دوسری شاخ کے ایک آدمی نے ملازمت پر رکھا۔ اب یہ ہاشمی نوکر اپنے مالک کے ساتھ، اس کے اونٹ لے کر سفر تجارت پر نکلا۔ راستہ میں کہیں اس نوکر کے پاس سے ایک دوسرے ہاشمی شخص کا گزر ہوا، اس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے ہاشمی نوکر سے التجا کی: ''میری مدد کر، اونٹ باندھنے کی ایک رسی مجھے دے دے، تاکہ میں اس سے اپنا تھیلا باندھ لوں، رسی نہ بھی ہوگی تو اونٹ نہیں بھاگے گا۔'' اس نے ایک رسی اسے دے دی اور اس نے اپنی بوری کا منہ اس سے باندھ لیا (اور چلا گیا)۔ پھر جب اس مالک اور نوکر نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا تو ایک کے سوا تمام اونٹ باندھے گئے جس آدمی نے اسے مزدوری پر رکھا تھا، اس نے پوچھا کہ اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے؟ سب اونٹ باندھ دیئے گئے ہیں اور یہ اونٹ نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ اس کی رسی نہیں ہے، اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں ہے؟ تو راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی نے اسے اپنی لاٹھی سے مارا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ اس کے پاس سے ایک یمنی شخص کا گذر ہوا، (قریب المرگ) ہاشمی نوکر نے اس سے پوچھا کہ کیا تو حج کے لئے جائے گا؟ اس نے جواب دیا کہ ابھی تو ارادہ نہیں ہے، لیکن (کچھ عرصہ بعد) یقیناً جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ تو وہاں میرا ایک پیغام پہنچا سکتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! اس نوکر نے اسے لکھ دیا کہ جب بھی تو حج پر جائے تو منادی کرنا: اے قریش کے لوگو! جب وہ تجھے جواب دیں تو آواز دینا کہ اے بنو ہاشم! جب وہ تمہارے پاس آجائیں تو ابوطالب کے بارے میں پوچھنا، اسے بتانا کہ فلاں آدمی نے مجھے ایک رسی کے بدلے قتل کردیا ہے، یہ کہہ کر وہ مزدور مرگیا۔ اس کا مالک جب واپس گیا تو ابوطالب نے اس سے پوچھا کہ ہمارے ساتھی کا کیا بنا؟ اس نے جواب دیا کہ وہ بیمار ہوگیا تھا، میں نے اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کی (پھر وہ فوت ہوگیا) تو میں نے اسے دفن کردیا۔ ابوطالب نے کہا کہ وہ تجھ سے اسی بات کا حقدار تھا۔ ایک مدت کے بعد وہی یمنی شخص جسے مقتول نے اپنا پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی، حج کے لئے آیا۔ اس نے کہا: اے قریش کے لوگو! اسے جواب دیا گیا کہ یہ قریش ہیں، پھر اس نے کہا: اے بنو ہاشم! اسے کہا گیا کہ یہ بنو ہاشم ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ ابوطالب کہاں ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ابوطالب ہیں۔ اس آدمی نے کہا کہ مجھے فلاں آدمی نے وصیت کی تھی کہ میں تجھے پیغام پہنچاؤں کہ اسے فلاں آدمی نے ایک رسی کے بدلے قتل کردیا ہے۔ ابوطالب قاتل کے پاس گئے اور اسے کہا کہ ہماری تین باتوں میں سے ایک بات تسلیم کرلو، اگر تم چاہو تو سو اونٹ دیت میں دے دو، کیونکہ تم نے ہمارے قبیلہ کے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر چاہو تو تیری

[۱۳] صحيح البخاري (٣٨٤٥)؛ صحيح سنن النسائي (٤٣٨٨)؛ صحيح مسلم (٤٣٢٧)

قوم کے پچاس آدمی قسم اُٹھائیں کہ تو نے اسے قتل نہیں کیا، اگر تم انکار کرو تو ہم تجھے اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا، اُنہوں نے کہا کہ ہم قسم اٹھانے کو تیار ہیں۔ بنو ہاشم کی ایک عورت جو اس قوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی اور اس کے بیٹے کو بھی جنم دے چکی تھی، وہ آئی اور کہنے لگی: اے ابوطالب! آپ مہربانی کریں اور میرے اس بیٹے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف کر دیں اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں (یعنی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان) اس سے وہاں قسم نہ لیں، ابوطالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد ان میں ایک دوسرا آدمی آیا اور کہا کہ اے ابوطالب! تو نے پچاس آدمیوں سے، سو اونٹوں کے بدلے میں قسم طلب کی ہے، اس طرح ہر آدمی کے حصے میں دو اونٹ آتے ہیں، اس لئے مجھ سے دو اونٹ لے اور مجھے اس جگہ قسم کے لئے مجبور نہ کر جہاں قسم لی جاتی ہے۔ ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا، باقی اڑتالیس آدمی آئے اور اُنہوں نے قسمیں اٹھائیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابھی اس واقعہ کو پورا سال بھی نہیں گذرا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک آنکھ بھی حرکت کرنے والی باقی نہ رہی۔ (یعنی سب مر گئے)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور ضروری توضیحات

فصل چہارم: قسامت

قسامت کی تفصیلات شروع میں 'تعارفِ باب' میں ملاحظہ کریں۔ (صفحہ نمبر ۲۵۱) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وقوعہ قتل کی موجودگی میں اگر کوئی ذمہ داری قبول نہ کرے اور وہ جگہ کسی کی ملکیت یا قبضہ میں ہو اور مدعی قسامت کا مطالبہ کریں، مدعا علیہم انکار کریں تو اس وقت فریقین میں سے کوئی بھی ۵۰ افراد قسمیں اُٹھائیں گے کہ اُنہوں نے ہی قتل کیا ہے یا نہیں کیا۔ اگر کوئی ایک فریق قسم اٹھالے تو پھر فریق ثانی کو اپنے مطالبے سے دستبردار ہونا ہوگا۔ وگرنہ قسامت کی بنا پر قاتل فریق کو سزا (قصاص یا دیت وغیرہ) سے دوچار ہونا ہوگا۔

◉ دو لوگ تلاشِ رزق کے سلسلے میں خیبر گئے، وہاں ایک مارا گیا۔ ان کی قوم نے خیبر کے یہود پر دعویٰ قتل عائد کر دیا، جس کا یہود نے انکار کیا۔ ان دو شخصوں کی قوم سے دو مزید شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ کے تقاضے کے باوجود یہود نے اس قتل کا اعتراف کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فریقین سے کہا کہ کوئی بھی قسم اٹھا کر فیصلہ کر دے۔ لیکن یہود کے غیر مسلم ہونے کی بنا پر مقتول کی قوم نے ان کی قسموں کو لینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بیت المال سے ۱۰۰ اونٹ دیت ادا کر دی۔ اس واقعہ میں نبی کریم ﷺ کا فریقین کو قسامت کا مطالبہ کرنا اس کی مشروعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۴۰

◉ قسامت کی بنا پر قصاصاً قتل بھی کیا جا سکتا ہے چنانچہ طائف میں ایک انصاری شخص نے قتل کر دیا۔ واضح دلیل نہ ہونے کی بنا پر مقتول کے ورثا نے ۵۰ قسمیں اٹھائیں اور قاتل کو قتل کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۵۴۱ ...... نبی کریم ﷺ نے طائف کے مقام رعاء پر ایک شخص کو قسامت کی بنا پر قتل کروا دیا۔ فیصلہ نمبر ۵۴۲

◉ دھکم پیل میں جو شخص قتل چوٹ لگنے سے آخر کار مارا گیا تو ایسا شخص مرنے سے قبل چوٹ مارنے والے شخص کے خلاف دعویٰ قتل کر سکتا ہے جس پر ثقہ اور غیر جانبدار لوگ بھی گواہی دیں تو مقتول کے ورثا ۵۰ قسموں کی بنا پر الزام قتل کو پختہ کر کے سزا کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ فیصلہ نمبر ۵۴۳

◉ قسامت کا طریقہ جاہلیت سے چلا آرہا ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اس کو ویسے ہی برقرار رکھا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۴۴...... چنانچہ جاہلیت میں قسامت کا ایک مشہور واقعہ موجود تھا کہ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش کی کسی دوسری شاخ کے ایک آدمی نے نوکری پر رکھ لیا اور سفر تجارت پر نکل کھڑا ہوا۔ بنو ہاشم کے اس ملازم کی ایک کوتاہی کی وجہ سے اس کے مالک نے لاٹھی سے مارا تو وہ مر گیا۔ مرنے سے پہلے وہاں سے گزرنے والے ایک یمنی شخص کو اس نے اپنا پیغام دیا کہ مکہ پہنچ کر حج کے دنوں میں میری بابت قریشیوں سے پوچھ کر انہیں بتانا کہ مجھے یوں قتل کیا گیا ہے۔ مالک نے مکہ واپس آکر اپنے نوکر کی بیماری کا بہانہ بنا کر اس کو دفن کرنے کا کہہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد یمنی

شخص حج کے لئے مکہ آیا تو اس نے ابو طالب کو ساری کہانی سناڈالی۔ابوطالب اس کے مالک کے پاس گئے اور اس سے دیت یا قسامت کا مطالبہ کیا۔چنانچہ مقام ابراہیم کے پاس مالک کے قبیلے کے ۴۸ لوگوں نے قسمیں اٹھائیں جبکہ دو نے قسمیں نہ اٹھائیں۔ ایک شخص کی قسم کی معافی اس کی والدہ نے ابو طالب سے لی اور دوسرے نے قسم کے بدلے دیت کے ۲ اونٹ ادا کردیے۔ الغرض ۵۰ لوگوں کی طرف سے قسامت تو واقع ہوگئی لیکن ایک سال کے اندر اندر تمام ۴۸ لوگ مرگئے کیونکہ انہوں نے غلط بات پر قسم اُٹھائی تھی سو اللہ کی گرفت حرکت میں آئی۔فیصلہ نمبر ۵۴۵

باب چہارم

مالی معاملات

باب چہارم

مالی معاملات

فصل اوّل — معاوضات

❶ جن اشیا کی خرید وفروخت حرام ہے
❷ ایسے اوصاف جن کی بنا پر بیع حرام ہے
❸ بیع میں جائز اُمور
❹ بیع فسخ کرنے کا اختیار کب؟
❺ ربا الفضل
❻ بیع سلم رسلف
❼ اِجارہ (اُجرت)
❽ قرض

فصل دوم — بلا معاوضہ (فی سبیل اللہ)

❶ ہبہ (تحفہ)
❷ عطیہ
❸ صدقہ اور وقف
❹ عمریٰ
❺ وصیت
بنیادی تصورات
وصیت پر گواہی
وصیت کی مقدار

فصل سوم — مُشترک معاملات (دو یا اس سے زیادہ افراد کے مابین)

❶ مضاربت
❷ مزارعت
❸ مساقات
❹ شفعہ

فصل چہارم محفوظات (امانتیں)

❶ لقطہ (گری پڑی چیز) اور اس کے احکام

فصل پنجم اطلاقات (اجازتیں اور گنجائشیں)

❶ وکالت (اختیار سونپنا) ❷ غلاموں کی آزادی ❸ غلاموں کی وَلاء

❹ غلاموں کا وارث بننا ❺ زمینوں کے اُمور

فصل ششم تقییدات (پابندیاں)

❶ دیوالیہ کے اُمور

فصل ہفتم ضمانات

❶ رہن رگروی ❷ حوالہ ❸ غصب

مالی معاملات

فصل اوّل: معاوضات

بَیع

لفظ بُیوع بیع کی جمع ہے جو باب بَاعَ یَبِیْعُ (ضَرَب) سے مصدر ہے۔ اس کا معنی بیچنا، فروخت کرنا اور بعض اوقات خریدنا بھی مستعمل ہے۔ باب أباع (إفعال) بیچنے کے لئے پیش کرنا، بائع اور بَیِّع بمعنی بیچنے والا، مُشْتَرِو شار بمعنی خریدار [1]

شرعی تعریف میں ابن قدامہ فرماتے ہیں:

''ایک مال دوسرے کی ملکیت میں دیتے ہوئے اور اس کا مال اپنی ملکیت بناتے ہوئے باہم تبادلہ کرنا۔'' [2]

بَیع قرآن وحدیث کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ﴾ [3]

''اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال کیا ہے۔''

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ [4] ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔''

حضرت رفاعہ بن رافعؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا:

أي الكسب أطيب؟　　کون سی کمائی پاکیزہ تر ہے؟

آپؐ نے فرمایا: «عمل الرجل بيده وكل بيع مبرور» [5]

''آدمی کی اپنے ہاتھ سے کمائی اور ہر قسم کی تجارت جو دھوکہ اور فریب دہی سے پاک ہو۔''

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيبة من نفسه» [6]

''کسی مسلمان آدمی کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر حلال نہیں ہوتا۔''

---

① المنجد٨١؛ القاموس المحيط ٦٣٤　　② المغني ٣/ ٥٥٩

③ البقرة ٢:٢٧٥

④ البقرة ٢:١٩٨

⑤ مسند البزار(١٢٥٧)؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٢٠؛ مسند أحمد ٤/ ١٤١

⑥ السنن الكبرىٰ للبيهقي٦/ ٩٧

تجارت میں قابل لحاظ اُمور

مالک کا خود مختار ہونا

کیونکہ جب تک وہ سن تکلیف کو نہیں پہنچتا، اس کے مال میں تصرف درست نہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ﴾ ⑦

''اگر تم ان میں ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو ان کے مال اُنہیں سونپ دو۔''

تجارت کے وقت لکھنا اور گواہ بنانا

ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللهَ رَبَّهُ وَ لَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا أَوْ ضَعِيْفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ...الخ﴾ ⑧

''اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے مقررہ میعاد پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والے کو چاہئے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل و انصاف سے لکھے۔ کاتب کو چاہئے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ نے اسے سکھایا ہے پس اسے بھی لکھ لینا چاہئے اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ کمی نہ کرے۔ ہاں جس شخص کے ذمہ حق ہے، وہ اگر نادان یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو''

حرام تجارت ⑨

اسلام اپنے ماننے والوں کے لئے ایک ایسا نظام چاہتا ہے جس سے دنیا میں اس کے پیروکار امن آشتی کا مظہر بن جائیں۔ جس طرح دیگر پہلوؤں پر شریعت نے ان کی رہنمائی فرمائی ہے، اس طرح لین دین، خرید و فروخت کے معاملات میں بھی پوری پوری رہنمائی دیتا ہے اور اس میں دھوکہ، فریب، لوٹ مار اور ظلم و زیادتی کے تمام راستے مسدود کرتا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی جمعیت میں کسی قسم کا رخنہ نہ پڑے اور ان کے دل آپس میں جڑے رہیں۔ اور اسلام کا مقصود یعنی اتحاد کی فضا قائم رہے اور اس کے لئے اسلام میں لین دین کے معاملات میں حلال و حرام پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ حلال تجارت اور اس کے ذرائع اس طرح حرام تجارت اور اس کے ذرائع تمام کے تمام ذکر کر دیے گئے ہیں۔ حرام تجارت کی مختلف شکلیں یہ ہیں:

---

⑦ النساء ٤: ٦ ⑧البقرة ٢: ٢٨٢

⑨ صحيح البخاري (٢٢٣٦)؛ صحيح مسلم (١٥٨١)؛ سنن أبي داود (٣٤٨٦)؛ جامع الترمذي (١٢٩٧)؛ سنن ابن ماجه (٢١٦٧)؛ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١٢

ناجائز وحرام تجارت

⊙ شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت [⑨]

⊙ کتے اور بلے کی تجارت [⑩]

⊙ سانڈ چڑھانے کا معاوضہ [⑪]

⊙ ضرورت سے زائد پانی کی تجارت۔ [⑫]

⊙ **بیع غرر:** دھوکے کی بیع یعنی ایسی بیع ہے جس کا انجام معلوم نہ ہو، اس وجہ سے کہ پتہ نہیں ایسا ہوگا یا نہیں؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ''نبی ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔'' [⑬]

اور دھوکہ کی بیوع مندرجہ ذیل ہیں:

⊙ **حاملہ کے حمل کی بیع:** مثلاً ایک آدمی اونٹنی اس شرط پر خریدے کہ اس کی قیمت اس وقت ادا کرے گا جب اونٹنی بچہ جنے گی پھر وہ بچہ جو اونٹنی کے پیٹ میں ہے وہ (آگے ایک بچہ) جنے گی۔ [⑭]

⊙ **ملاقیح ومضامین کی بیع** [⑮]

ملاقیح: سے مراد وہ بچے جو مادہ جانوروں کے پیٹوں میں ہیں۔

مضامین: سے مراد نر اونٹ وغیرہ کی پشت میں منی کے وہ قطرات جس سے ابھی بچہ بننا ہے۔ [⑯]

⊙ **ملامسہ ومنابذہ سے بیع:** ملامسہ یہ ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ لگاتا ہے اور اسے اُلٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا۔ منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی طرف اپنا (برائے فروخت) کپڑا پھینکتا ہے اور بلا غور وفکر اور بلا رضا مندی ان کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے۔ [⑰]

⊙ تقسیم سے پہلے غنائم کی بیع [⑱]

---

⑩ صحيح البخاري (٢٢٣٧)؛ صحيح مسلم (١٥٦٧)؛ سنن أبي داود (٣٤٨١) جامع الترمذي(١٢٧٦)؛ سنن ابن ماجه (٢١٥٩)؛ سنن الدارمي ٢/ ١٧٠

⑪ صحيح البخاري (٢٢٨٤)؛ سنن أبي داود (٣٤٢٩)؛جامع الترمذي(١٢٧٣)؛ حاكم ٢/ ٤٢؛ مسند أبي يعلى(١٨١٦)

⑫ سنن أبي داود (٣٤٧٨) جامع الترمذي(١٢٧١)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي٦/ ١٥؛ مسند أحمد ٢/ ١٣٢

⑬ صحيح مسلم(١٥١٣)؛ سنن أبي داود(٣٣٧٦)؛ جامع الترمذي(١٢٣٠)؛ سنن ابن ماجه(٢١٩٤)؛ سنن الدارمي ٢/ ٢٥١؛ سنن الدارقطني٣/ ١٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/ ٢٦٦

⑭ صحيح مسلم(١٥١٤)؛موطا إمام مالك٢/ ٦٥٣؛سنن أبي داؤد (٣٣٨٠)؛جامع الترمذي(١٢٢٩)؛ مسندأحمد٢/ ٦٣

⑮ كشف الأستار (١٢٦٧)

⑯ سبل السلام٣/ ١١٠٥؛المسوّى ٢/ ٢٣

⑰ صحيح البخاري(٢١٤٤)؛ صحيح مسلم (٥١٢)؛ سنن أبي داود (٣٣٧٧)؛سنن ابن ماجه (٢١٧)؛ البيهقي٥/ ٣٤٢

⑱ سنن النسائي٧/ ٣٠١

⑲ مجمع الزوائد ٤/ ١٠٢؛ المعجم الكبير للطبراني ١١/ ٣٣٨

◉ پھلوں کو پکنے سے پہلے اور کھانے کے قابل ہونے سے پہلے بیع⑲

◉ محاقلة ، مزابنة اور معاومة ⑳

محاقلہ: یہ ہے کہ بالیوں میں کھڑی کھیتی کو غلے کے عوض فروخت کر دینا جیسے گندم کے کھیت کے بدلے گندم فروخت کرنا وغیرہ۔ایک روایت میں ہے کہ محاقلہ یہ ہے کہ ایک شخص گندم کی کاشت کو ایک سو بیس رطل گندم کے عوض فروخت کر دے۔㉑

مزابنہ: کی بیع جیسا کہ ابن عمرؓ سے مروی حدیث میں مزابنہ کی تعریف یہ ہے کہ اپنے باغ کے پھلوں کو مثلاً اگر وہ کھجوریں ہیں تو انہیں خشک کھجور کے عوض ماپ کر، اگر وہ انگور ہیں تو ان کو منقیٰ کے بدلے ماپ کر فروخت کیا جائے۔㉒

معاومہ: یعنی ایک سال سے زیادہ مدت کے لئے ایک ہی عقد میں کھجوروں کی ان کے درختوں پر بیع کرنا بیع معاومہ کہلاتا ہے۔㉓

◉ **بیع المخاضرة**㉔ : یعنی کچے پھل اور غلہ جات کو پکنے سے پہلے درختوں پر ہی فروخت کر دینا۔㉕

◉ بیع العربون یعنی بیعانے کی بیع㉖

بیع العربون کی شکل یہ ہے کہ خریدار بائع سے پہلے ایک درہم یا اس کی مثل کوئی چیز اس شرط پر دے اور اگر اس نے سودا چھوڑ دیا تو وہ درہم بغیر کسی عوض کے بائع کا ہو جائے گا۔㉗

◉ مستثنیٰ کر کے بیع کرنا:㉘ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ بیع میں استثنا کی صورت یہ ہے کہ آدمی کوئی چیز فروخت کرے اور اس کا کچھ حصہ مستثنیٰ کر دے اگر تو مستثنیٰ (علیحدہ کی ہوئی چیز) معلوم ہو، مثلاً درختوں میں سے ایک درخت مختلف منازل میں سے ایک منزل اور زمین کی مختلف جگہوں میں سے کوئی ایک جگہ تو بالاتفاق (یہ بیع) صحیح ہے اور اگر مستثنیٰ مجہول ہو مثلاً آدمی کسی نامعلوم چیز کو مستثنیٰ کر دے (یعنی وہ کہے میں نے یہ ڈھیر فروخت کر دیا، لیکن اس کا بعض حصہ فروخت نہیں کیا) تو بیع صحیح نہیں ہوگی۔㉙

سودی تجارت

◉ ربا الفضل: ایک جنس کی دو اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا۔مثلاً

چاندی، چاندی کے بدلے	گندم، گندم کے بدلے
کھجور، کھجور کے بدلے	جو، جو کے بدلے

---

⑳ صحيح مسلم (١٥٣٦) ㉑ صحيح مسلم (١٥٣٦)

㉒ صحيح البخاري (٢٢٠٥) ㉓ الروضة الندية ٢/ ٢٠٣

㉔ صحيح البخاري (٢٢٠٧)

㉕ نيل الأوطار ٣/ ٥٢١؛ القاموس المحيط (٢٤٨)؛ المنجد (٣٠٩)

㉖ سنن أبي داود (٣٥٠٢)؛ سنن ابن ماجه (٢١٩٢)؛ ضعيف ابن ماجه (٤٧٥)

㉗ الروضة الندية ٢/ ٢٠٤؛ نيل الأوطار ٣/ ٥٢٣

㉘ صحيح مسلم (١٥٣٦)؛ سنن أبي داود (٣٣٧٥)؛ جامع الترمذي (١٣١٣)؛ سنن ابن ماجه (٢٢٦٦)

㉙ فتح الباري ٥/ ٣٥٤

نمک، نمک کے بدلے

برابر برابر، نقد بہ نقد فروخت کی جائے اور جو زیادہ لے، وہ سود کا مرتکب ہوا۔ ⑳

⦿ خشک کھجور کے بدلے تر کھجور کی بیع۔ ㉑

⦿ ربا النسيئة: اس میں کمی بیشی تو نہ ہو، لیکن ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے اُدھار کا معاملہ ہو۔ ㉒

⦿ بیع عینة: آدمی کوئی چیز مقررہ قیمت پر معین وقت تک کے لئے فروخت کرے جب یہ معین میعاد پوری ہو جائے تو خریدار سے وہی چیز کم قیمت پر خرید لے کہ زائد رقم اس کے ذمہ باقی رہ جائے۔ اس کا نام عینہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ فروخت کردہ چیز (بعینہٖ) وہی ہے اور اسی حالت میں حاصل ہو جاتی ہے اور اصل مال خریدار سے لوٹ کر فروخت کنندہ کے پاس پھر پہنچ جاتا ہے۔ ㉓

قرض

لفظ قرض باب قَرَضَ يَقْرِضُ (ضَرَبَ) سے مصدر ہے اس کا معنی کاٹنا، قرض دینا اور بدلہ دینا کے ہے۔ ㉔

شرعی تعریف میں قرض ایسے مال کو کہا جاتا ہے جو قرض لینے والے کو بطورِ قرض دیا جاتا ہے۔ اس پر قرض کا لغوی معنی کاٹنا بھی صادق آتا ہے، کیونکہ یہ قرض دینے والے کے مال کا ایک ٹکڑا ہی ہوتا ہے۔ ㉕

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من مسلم يقرض مسلما قرض مرتين إلا كان كصدقتها مرة» ㉖

''کوئی بھی مسلمان جب کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو وہ اس کے ایک مرتبہ صدقہ کی طرح ہوتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص لوگوں کے اَموال ادائیگی کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرما دیں گے اور جو ہلاک کرنے کے ارادے سے (لوگوں کے) اَموال سے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیں گے۔'' ㉗

قرض سے زائد سود ہے

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا، وہاں عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تو ایسی جگہ سکونت پذیر ہے جہاں سود عام ہے پس جب تیرا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسا یا جو کا گٹھا یا خشک گھاس رسی سے باندھ کر ہدیہ بھیجے تجھے چاہئے کہ اس کو

---

⑳ صحيح مسلم (١٥٨٤)؛ مسند أحمد ٣/ ٤٩

㉑ سنن أبي داود (٣٣٥٩)؛ جامع الترمذي (١٢٢٥)؛ سنن ابن ماجه (٢٢٦٤)؛ مسند أحمد ١/ ١٧٩

㉒ المغنى ٤/ ١؛ إعلام الموقعين ٢/ ١٣٥؛ بداية المجتهد ٢/ ١٢٩؛ بدائع الصنائع ٥/ ٨٣

㉓ سبل السلام ٣/ ١١٣٢

㉔ المنجد ٦٨٢؛ القاموس المحيط (٥٨٥)

㉕ الفقه الإسلامي وأدلته ٦/ ١٣٥

㉖ صحيح مسلم (٢٦٩٩)

㉗ صحيح البخاري (٢٣٨٧)؛ سنن ابن ماجه (٢٤١١)؛ مسند أحمد ٢/ ٣٦١

نہ لے یقیناً وہ سود ہے۔[28]

تالیفِ قلب کے طور پر زائد دینا نہیں

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ پر میرا کچھ قرض تھا آپؐ نے مجھے وہ ادا کیا اور مجھے اس سے زائد بھی دیا۔[28a]

قرض خواہ کی کمی

اگر مقروض قرض خواہ کے حق سے کم ادا کرے جبکہ قرض خواہ اس پر راضی ہو یا قرض خواہ اسے معاف کردے تو جائز ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے قرض خواہوں سے کچھ قرض معاف کردینے کو کہا تھا۔[29]

مقروض کو مہلت دینا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف ہی کردیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں سایہ عطا فرمائیں گے۔[30]

فصل دوم: بلا معاوضہ (فی سبیل اللہ)

① ہبہ

لفظ ھبہ باب وَھَبَ یَھِبُ (ضَرَب) سے مصدر ہے، اس کا معنی ہبہ کرنا یا عطیہ دینا ہے۔[31]

اصطلاحی تعریف میں ''بغیر عوض کے کسی شخص کو کوئی مال یا حق دینا۔''[32]

نبی ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو تا کہ باہمی محبت قائم ہوسکے۔[33]

مزید فرمایا: کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو ہرگز حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو۔[34]

ہدیہ دے کر واپس لینا

آپؐ نے فرمایا: «العائد في هبة كالكلب يقئ ثم يعود فی قيئه»[35]

''ہبہ کرکے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔

باپ کا بیٹے کو دیا ہوا عطیہ واپس لینے کی شرعی حیثیت

آپؐ نے فرمایا: کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ اپنا دیا ہوا عطیہ واپس لے سوائے والد کے جو وہ اپنے بچے کو دیتا ہے۔[36]

---

[28] صحیح البخاري(٢٣٩٤)؛ صحیح مسلم (٧١٥)؛ سنن أبي داود (٣٣٤٧)

[28a] صحیح بخاری (٣٨١٤)

[29] صحیح البخاري(٢٣٩٥)

[30] مسندأحمد٢/ ٣٠٩

[31] لسان العرب١٥/ ٤١١؛المنجد(٩٨٨)

[32] الفقه الإسلامي وأدلته ٥/ ٣٩٨

[33] الأدب المفرد (٥٩٤)

[34] صحیح البخاري (٢٥٦٦)

[35] صحیح البخاري(٢٦٢١)

[36] سنن أبي داود (٣٥٣٩)؛جامع الترمذي (٢١١٣)؛ سنن ابن ماجه (٢٣٧٧)؛ صحیح ابن حبان(٥١٠١)؛ بیهقي ٦/ ١٨٠

②وقف

لفظ وقف باب وَقَفَ يَقِفُ (ضرب) سے مصدر ہے۔اس کا معنی 'ٹھہرنا اور فی سبیل اللہ وقف کرنا' ہے۔ (۴۷)

ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ (۴۸)

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو۔''

﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (۴۹)

''جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔''

مشہور فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں جن کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔صدقہ جاریہ، علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو اور صالح اولاد جو مرنے والے کے لئے دعا کرے۔'' (۵۰)

نبی کریم ﷺ نے حضرت خالد کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

''خالد نے تو اپنی تمام زرہیں اور سامان حرب اللہ کے راستے میں وقف کر رکھا ہے۔'' (۵۱)

واقف کی شروط

۱۔ عاقل و بالغ ۲۔ آزاد ۳۔ مالک

③عمریٰ

عمر سے ماخوذ ہے یعنی وہ چیز جو زندگی بھر کے لئے دی جائے۔یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ جاہلیت میں ایک شخص کسی دوسرے کو گھر دیتا تو کہتا: أَبَحْتها لك مدة عمرك وحياتك ''میں نے اسے تیری عمر اور زندگی کی مدت تک مباح قرار دیا ہے۔''

پھر کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں کے لئے عمریٰ ہے۔ (۵۲)

④رقبیٰ

مراقبہ سے ماخوذ ہے۔اس کا نام اس لئے رکھا گیا ہے، کیونکہ اس میں دونوں ایک دوسرے کے مرنے کا انتظار کرتے ہیں تاکہ وہ چیز اس کی طرف لوٹ آئے جو زندہ رہ گیا ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو کچھ ہبہ کرے اس شرط پر کہ اگر تم پہلے فوت ہو گئے تو یہ

---

(۴۷) القاموس المحيط ١١١٢؛ المعجم الوسيط ٩١٤

(۴۸) البقرة ٢:٢٦٧

(۴۹) آل عمران ٣:٩٢

(۵۰) صحيح مسلم (١٦٣١)؛ سنن أبي داود (٢٨٨٠)؛ جامع الترمذي (١٣٧٦)

(۵۱) صحيح البخاري (١٤٦٨)؛ سنن أبي داود (١٦٢٣)؛ مسند أحمد ٢/ ٣٢٢

(۵۲) نيل الأوطار ٤/ ٧٤؛ الروضة الندية ٢/ ٣٥٠؛ المنجد ٥٨٢

چیز میری طرف لوٹ آئے گی اور اگر میں پہلے فوت ہو گیا تو یہ تمہاری ہو جائے گی۔ ⑭

⑤ وصیت

وصیت سے مراد وہ چیز بھی ہے جس کی وصیت کی جائے اور بمعنی مصدر 'وصیت کرنا'۔

باب أوصى يوصى (إفعال) سے مراد 'غیر سے کسی کام کا عہد کرنا زندگی میں یا وفات کے بعد'۔

وصی سے مراد وصیت کرنے والا یا جسے وصیت کی جائے۔ ⑮

شرعی اصطلاح میں ''ایسا خاص عہد جس کی نسبت مرنے کے بعد کسی کام کی طرف کی گئی ہو۔'' ⑯

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرَ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ﴾ ⑰

''تم پر فرض کر دیا گیا ہے جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے وصیت کر جائے۔''

﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ﴾ ⑱ ''اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

''کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں ہے کہ وہ اپنی کسی چیز کو وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر دو راتیں بھی اس حالت میں گزار دے کہ اس کے پاس وصیت تحریری شکل میں موجود نہ ہو۔'' ⑲

وصیت میں ضرر کا ارادہ نہ ہو!

ابن عباسؓ سے روایت ہے «الإضرار في الوصية من الكبائر» ''وصیت میں ورثا کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔'' ⑳

وصیت کا اجرا؛ قرض کی ادائیگی کے بعد

حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ ㉑

---

⑭ أيضًا

⑮ المنجد ٩٧٠؛ القاموس المحيط ١٢٠٨؛ الفقه الإسلامي وأدلته (٧٤٣٩)

⑯ سبل السلام ٣/ ١٢٨٤؛ نيل الاوطار ٤/ ٩٦

⑰ البقرة ٢:١٨٠

⑱ النساء ٤ :١٢

⑲ صحيح البخاري (٢٧٣٨)؛ صحيح مسلم (١٦٢٧)؛ سنن أبي داود (٢٨٢٦)؛ ترمذي (٩٢١١٨؛ سنن ابن ماجه (٢٧٠٢)

⑳ سنن الدارقطني ٤/ ١٥١؛ مصنف عبدالرزاق ٩/ ٨٨

㉑ صحيح البخاري قبل حديث (٢٧٥٠)

فصل سوم: مشارکات

① مشارکت

لفظ شرکة باب شَرِكَ يَشْرَكُ (سَمِعَ) سے مصدر ہے اس کا معنی شریک ہونا ہے۔⑪

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ 'کسی تصرف یا استحقاق میں باہم اکٹھے' ہو جانا۔⑫

② مضاربت

باب ضَارَبَ يضارب (مفاعلة) سے مصدر ہے۔⑬

اصطلاحی تعریف: ''ایسی تجارت جس میں سرمایہ ایک شخص کا اور محنت کسی دوسرے شخص کی ہو، اس شرط پر کہ منافع دونوں میں طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور تجارت کے خسارے میں نقصان صرف مال کے مالک کا ہوگا اور عامل کو اپنی محنت و جدوجہد کا نقصان ہوگا۔''⑭

مضاربت میں شرط بھی لگائی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت حکیم بن حزامؓ جب کسی کو مضاربت پر اپنا سرمایہ دیتے تو شرط لگاتے کہ میرے مال سے حیوان کی تجارت نہیں کرو گے (میرا مال) سمندر میں لے کر نہیں جاؤ گے اور اسی طرح سیلابی جگہوں پر لے کر نہیں جاؤ گے۔ اگر ایسا کیا تو میرے مال کے ضامن و ذمہ دار تم ہو گے۔⑮

③ مساقاۃ

باب سقی سے باب مفاعلہ ہے ایک دوسرے کو پلانا، ساقاہ فی أرضیہ کسی کو زمین کی دیکھ بھال کے لیے اس شرط پر رکھنا کہ اس کو کچھ غلہ دیا جائے۔⑯ کسی کو درختوں کی دیکھ بھال کے لیے رکھنا تاکہ وہ اسے پانی دے اور اس کی اصلاح کرے اور اس کے بدلے ان درختوں کے پھلوں میں اس کا حصہ رکھنا جب کہ درخت وغیرہ مالک کے ہی رہتے ہیں۔ اہل عراق نے اس کا نام مفاعَلة رکھا ہے۔⑰

اصطلاح میں بھی مساقاۃ کو اس معنی میں ہی لیا جاتا ہے کہ اس میں کسی سے درختوں کی دیکھ بھال کا معاملہ کیا جاتا ہے اور اس کے لیے ان درختوں کے پھلوں میں سے حصہ مقرر کیا جاتا ہے۔ جرجانی کہتے ہیں: کسی کو اس لیے درخت برد کرنا کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے اور اس کے بدلے اسے پھلوں کا ایک حصہ دیا جائے۔⑱

④ مزارعت

یہ زَارع يُزارع سے باب مفاعلة ہے۔ جس کا معنی بونا، بٹائی پر کھیت دینا۔⑲

---

⑪ المنجد ۵۲۳

⑫ المغني ٥/ ١؛ الفقه الإسلامي وأدلته ٥/ ٣٨٧٥

⑬ المنجد مادّہ ضرب

⑭ الفقه الإسلامي وأدلته ٥/ ٣٩٢٤؛ تبيين الحقائق ٥/ ٥٢؛ تكملة فتح القدير ٧/ ٥٧

⑮ سنن الدارقطني ٣/ ٦٣؛ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١١١

⑯ المنجد مادہ سقی

⑰ لسان العرب مادہ سقی

⑱ التعریفات مادہ 'سقی'

⑲ المنجد مادّہ ضرب

اصطلاح میں مزارعہ کھیتی کو اس کی پیداوار میں سے کچھ حصہ کے بدلے بٹائی پر دینے کو کہتے ہیں۔[70]

مساقاۃ اور مزارعت میں فرق: مساقاۃ میں درختوں کے متعلق معاملہ کیا جاتا ہے جب کہ مزارعت میں کھیتی کے بارے میں۔[71]

⑤ مساومت

یہ ساوم یساوم سے باب مفاعلہ ہے اور اس کا معنی بھاؤ تاؤ کرنا یعنی بائع اور مشتری کا سودا اور اس کی قیمت پر بھاؤ تاؤ کرنا۔[72]

اصطلاحی اور لغوی تعریف میں کوئی فرق نہیں۔

مساومۃ اور نجش میں فرق: نجش میں ناجش (بھاؤ تاؤ بڑھانے) والے کے پیش نظر سودے میں رغبت نہیں ہوتی جب کہ مساوم کے پیش نظر حقیقی طور پر سودا خریدنا یا بیچنا ہوتا ہے۔[73]

⑥ شفعہ

لفظ شفعہ شفع سے ماخوذ ہے جس کا معنی جوڑا، زائد، ملانا اور تقویت دینا وغیرہ ہے۔[74]

شرعی لحاظ سے ''شریک کے اس حصے کو مقرر معاوضے کے بدلے شریک کی طرف منتقل کرنا جو اجنبی کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔''[75]

شفعہ کا حق ہر چیز میں ہے: ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔[76]

شفعہ کا حق دار شریک اور ہمسایہ ہوگا

حدیث میں ہے: الشفعة في كل شرك ''شفعہ ہر مشترکہ چیز میں ہے۔''[77]

حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «الجار أحق بسقبه»[78]

''ہمسایہ اپنے قریبی ہونے کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔''

شفعہ تقسیم سے پہلے

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔[79]

نوٹ: ہمسایہ کے حق شفعہ کے لئے ضروری ہے کہ ان کا راستہ ایک ہو جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہمسایہ اپنے ہمسائے کا شفعہ میں زیادہ حقدار ہے۔ شفعہ کی وجہ سے اس کا انتظار کیا جائے گا، اگرچہ وہ غائب ہو بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔[80]

---

[69] المنجد مادہ زرع
[70] الدر المختار مع حاشية رد المختار ٥/ ١٧٤
[71] الموسوعة الفقهية الكويتية ٣٧/ ١١٢
[72] المنجد مادہ 'سوم'، لسان العرب مادہ 'سوم'
[73] الموسوعة الفقهية الكويتية ٣٧/ ١٥٩
[74] القاموس المحيط ٦٦٠؛ الدرر ٢/ ٢٠٨
[75] فتح الباري ٥/ ١٩٢
[76] سنن أبي داود (٣٥١٣)؛ جامع الترمذي (١٣٧٠)؛ سنن ابن ماجه (٢٤٩٩)
[77] صحيح مسلم (١٦٠٨)؛ سنن أبي داود (٣٥١٣)؛ مسند أحمد ٣/ ٣١٦
[78] صحيح البخاري (٢٢٥٨)؛ سنن أبي داود (٣٥١٦)؛ سنن ابن ماجه (٢٤٩٥)
[79] صحيح البخاري (٢٢٥٧)
[80] سنن أبي داود (٣٥١٨)؛ جامع الترمذي (١٣٦٩)؛ سنن ابن ماجه (٢٤٩٤)؛ مسند أحمد ٣/ ٣٠٣

ارکانِ شفعہ

شفعہ کے ارکان تین ہیں: ١ ۔ الشفیع ٢ ۔ مأخوذ فیه ٣ ۔ المشفوع فیه

حق شفعہ کا سقوط

① **مدعی کی حق شفعہ سے دستبرداری:** شفعہ کرنے والا اگر اپنے حق سے خود ہی دستبردار ہو جائے تو حق شفعہ ساقط ہو جاتا ہے۔[81]

② **شریک یا ہمسائے کے فوت ہونے کی صورت میں:** ایسے ہی اگر شریک یا ہمسایہ فوت ہو جائے تو حق شفعہ ساقط ہو جاتا ہے۔[82]

فصل چہارم: امانتیں اور محفوظات

لقطه سے مراد ایسی گمشدہ چیز ہے جو راستے میں گری پڑی ملے یا اس کا مالک لاپتہ ہو، باب التقط یلتقط (افتعال) اور باب لَقَطَ یَلْقُطُ (نصر) زمین سے اُٹھانا...... اللقط اور لقیط وہ چیز جسے اٹھایا جائے۔[83]

لقیط کا حکم: گری پڑی چیزیں دو طرح کی ہو سکتی ہیں: ① تلف ہونے والی ② تلف نہ ہونے والی اور ان کا الگ الگ حکم ہے۔

تلف ہونے والی اشیا: ایسی اشیا جن کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو، خاص طور پر جانوروں میں بکری وغیرہ جس کے تلف ہونے کا خطرہ ہو کہ بھیڑیا وغیرہ اسے کھا نہ جائے تو ایسی صورت میں شریعت نے اس کو پانے والے کو اجازت دی ہے کہ وہ اس سے ہر طرح کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔[84a]

نوٹ: اس کے تحت وہ سب چیزیں بھی آ جائیں گی جو خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں یا پھر ان کے تلف ہونے کا خطرہ ہو مثلاً کھانے پینے کی چیزیں اگر اسے اُٹھایا نہ جائے تو وہ خراب اور تلف ہو سکتی ہیں لہٰذا اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

چھوٹی موٹی چیزوں کا حکم: چھوٹی موٹی گمشدہ چیزوں مثلاً ڈنڈا، کوڑا، رسی وغیرہ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔[84]

کرنسی کی کم مقدار کا حکم: اگر ایک درہم یا دینار گمشدہ ملے تو تین دفعہ اعلان کرنا ضروری ہے، اس کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے۔[85]

ایک درہم و دینار سے زیادہ مقدار پر: ایک درہم یا دینار سے زیادہ مقدار میں گمشدہ چیز ملنے پر چھ دن تک اعلان کرنا چاہئے۔[86]

تلف نہ ہونے والی چیزیں: ایسی گمشدہ چیزیں جن کے تلف نہ ہونے کا خدشہ نہ ہو یا وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں تو ان کا ایک سال تک اعلان کروانا ضروری ہے، مثلاً سونا چاندی اور اونٹ وغیرہ۔[87]

اعلان اور استعمال کی مدت: گمشدہ چیز کو اُٹھانے والا ایک سال تک اس کا اعلان کرے گا اگر تو اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ وہ دو گواہ بنا لے اور اسے استعمال کر سکتا ہے اور اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ چیز اسے واپس کرنا ہو گی۔[88]

---

(81) السیل الجرار ٣/ ١٧٤ (82) السیل الجرار ٣/ ١٧٧

(83) المنجد ٧٩٩؛ لسان العرب ١٢/ ٣١١

(84a) صحیح البخاري (٢٤٢٩)؛ صحیح مسلم (١٣٤٦)؛ سنن أبي داود (١٧٠٤)؛ جامع الترمذي (١٣٧٢)

(84) سنن أبي داود (١٧١٧)؛ ضعیف أبی داود (٣٧٧)

(85) مصنف عبدالرزاق ١٠/ ١٤٢؛ مسند أحمد ٤/ ١٧٣ (86) طبراني ٢٢/ ٢٧٣؛ السنن الکبرٰی للبیهقي ٦/ ١٩٥

(87) صحیح البخاري (٢٤٢٩)؛ صحیح مسلم (١٣٢٦)

(88) سنن أبي داود (١٧٠٩) سنن ابن ماجه (٢٥٠٥)؛ صحیح البخاري (٢٤٢٨)

لقطہ کے استعمال کا حقدار: گمشدہ چیز اعلان کے بعد غنی اور فقیر دونوں طرح کے لوگ استعمال کر سکتے ہیں۔⑧⑨

فصل پنجم: اجازتیں اور گنجائشیں

وکالۃ: لفظ وکالۃ باب وَكَّلَ يُوَكِّلُ (تفعیل) سے مصدر ہے جس کا معنی 'وکیل بنانا' کے ہیں۔

باب وَكَلَ يَكِلُ (ضرب) سپرد کرنا اور کسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اسے اپنا نائب بنانا۔⑨⓪

شرعی تعریف میں: 'مطلق یا مقید طور پر کسی شخص کو اپنا قائم مقام بنانا۔⑨①

مشروعیت

﴿فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ﴾⑨② ''اپنی اس چاندی کے ساتھ کسی کو شہر کی طرف بھیجو۔''

اس میں اصحابِ کہف نے اپنے ایک ساتھی کو وکیل بنا کر شہر بھیجنے کا مشورہ دیا۔ دوسری جگہ ہے:

﴿اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا﴾⑨③

''صرف صدقات فقراء مساکین کے لئے اور عاملین کے لئے ہیں۔''

اس میں عاملین بطورِ نائب اور وکیل کے ہیں۔ حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ

''میں اپنے والد کے مال کا صدقہ لے کر رسول ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: «اللهم صل على آل ابى أوفى»⑨④

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے اونٹوں پر مقرر فرمایا تھا اور حکم دیا تھا کہ وہ اونٹوں کے چمڑے اور جلیں تقسیم کر دیں۔⑨⑤

ایسے ہی حضور ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے شادی کے لئے حضرت ابو رافع اور ایک انصاری صحابی کو اپنا وکیل بنایا۔⑨⑥

العتق؛ غلاموں کی آزادی

لفظ عَتَقَ باب عَتَقَ يَعْتِقُ (ضَرَب) سے مصدر ہے، اس کا معنی 'آزاد ہونا' کے ہیں جبکہ أَعْتَقَ (افعال) آزاد کرنا کے معنی میں مستعمل ہے۔⑨⑦

اصطلاحی تعریف میں: اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے کسی آدمی سے ملکیت کو ساقط کر دینا۔⑨⑧

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے تمام اعضا کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیں گے حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے بدلے۔⑨⑨

---

⑧⑨ الأم للشافعي ٤/ ٧٢؛ بدائع الصنائع ٦/ ٢٠٢؛ المبسوط ١١/ ٥، الكافي (٤٢٦)؛ كشاف القناع ٤/ ٢٢٤

⑨⓪ المنجد ٩٨٤ ⑨① مغني المحتاج ٢/ ٢١٧؛ نيل الأوطار ٣/ ٦٥٨

⑨② الكهف ١٨: ١٩ ⑨③ التوبة ٩: ٦٠

⑨④ مسند أحمد ٤/ ٣٥٣؛ شرح السنة ٣/ ٣١٤؛ السنن الكبرى للبيهقي ٤/ ١٥٧

⑨⑤ صحيح البخاري (١٧٠٧)؛ صحيح مسلم ١٣١٧٠؛ سنن أبي داود (١٧٦٩)؛ سنن ابن ماجه (٣٠٩٩)

⑨⑥ موطا إمام مالك ١/ ٣٤٨ ⑨⑦ القاموس المحيط (١١٧٠)؛ المنجد ٥٣٥

⑨⑧ سبل السلام ٤/ ١٩٥٣ ⑨⑨ صحيح البخاري (٢٥١٧)؛ صحيح مسلم (١٥٠٩)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کون سا غلام سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اہل میں سب سے صلاحیتوں والا اور سب سے قیمتی۔ (۱۰۰)

غلام کو تادیباً مارا جاسکتا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو (تادیباً) مارے تو چہرے سے اجتناب کرے۔ (۱۰۱)

مدبر غلام: اسے کہتے ہیں جس کا مالک اسے کہہ دے: أنت حُر بعد موتي میری موت کے بعد تو آزاد ہے۔ (۱۰۲)

مکاتب: ایسے غلام کو کہتے ہیں جس سے مخصوص معاوضے کے بدلے آزادی کا معاہدہ ہو۔ (۱۰۳)

ایک سوال: مکاتب اگر کچھ رقم ادا کر دیتا ہے تو کیا جتنی ادائیگی ہو چکی، اس حد تک آزاد ہوگا یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

① جب تک غلام مکمل رقم ادا نہ کر دے کچھ بھی آزاد نہیں ہوگا اور یہ حضرت عمرؓ، زیدؓ، ابن عمرؓ عائشہؓ، اُم سلمہؓ، مالکؒ، شافعیؒ، ابوحنیفہؒ وغیرہ۔

② ادائیگی کے مطابق آزادی ہوتی جائے گی یہ قول حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے۔

③ نصف رقم ادا کرنے کے بعد وہ غلام نہیں رہے گا، البتہ رقم ادا کرنا اس پر لازم ہوگا یہ قول حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت علیؓ اور ابراہیم نخعیؒ سے روایت کیا جاتا ہے۔

④ مکاتبت کی رقم کا تین ربع ادا کردے جبکہ چوتھے ربع کی ادائیگی سے عاجز آجائے تو وہ آزاد ہے یہ قول ابوبکر بن عبدالعزیز اور ابوخطاب کی طرف منسوب ہے۔

⑤ مکاتب غلام، جب مکاتبت کی رقم کا مالک بن جائے تو آزاد ہے، اگرچہ ابھی ادائیگی نہ کی ہو۔ یہ قول امام احمد کی طرف منسوب روایات میں سے ایک ہے۔

⑥ اُمّ ولد: ایسی لونڈی کو کہتے ہیں جس سے اس کے مالک کا بچہ پیدا ہو چکا ہو۔ (۱۰۴)

---

(۱۰۰) صحيح البخاري (٢٥١٨)؛ صحيح مسلم (٨٤)

(۱۰۱) الأدب المفرد (١٧٤)؛ مسند أبي يعلى (٦٢٧٤)؛ مصنف عبد الرزاق (١٧٩٥٢)

(۱۰۲) نيل الأوطار ٤/ ١٦٠؛ سُبُل السلام ٤/ ١٩٦٤

(۱۰۳) سُبل السلام ٤/ ١٩٦٤؛ قفو الأثر ٥/ ١٧٨٥

(۱۰۴) نيل الأوطار ٤/ ١٦٨

زمینوں کے اُمور

إحیاء باب اَحْیٰ یُحْیِیْ (افعال) سے مصدر ہے جس کا معنی 'زمین کو آباد کرنا' ہے۔①

اسی سے عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے: إحیاء الأربی: مردہ زمین کو آباد کرنا

اصطلاح میں اس سے مراد کسی ایسی زمین کو پانی لگانا، زراعت و کاشتکاری یا عمارت کی تعمیر کے ذریعے آباد کرنا جو پہلے کسی کی ملکیت میں نہ ہو۔②

بے آباد زمین آباد کرنے والے کی ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جس نے ایسی زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملکیت میں نہیں تھی تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔''③

جہاں تک زمین کو آباد کرنے میں حاکم کی اجازت کا تعلق ہے تو امام شافعی احمد اور جمہور علما کے نزدیک بے آباد زمین کو آباد کر کے ملکیت میں لینے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔④

إقطاع

لفظ إقطاع باب أقطع یقطع (إفعال) سے مصدر ہے۔ اس سے مراد زمین کا ٹکڑا عطا کرنا ہے، لیکن اس میں شرط ہے کہ یہ بنجر اراضی کسی کی ملکیت نہ ہو۔⑤

حکمران اپنی صوابدید پر اراضی تقسیم کرسکتا ہے: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ بحرین میں کچھ قطعات اراضی بطورِ جاگیر (انصار کو) دینے کا ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ ہم اس وقت لیں گے جب آپؐ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح کے قطعات عنایت فرمائیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد (دوسرے لوگوں کو) تم پر ترجیح دی جایا کرے گی تو اس وقت تم صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے (آخرت میں آ کر) ملاقات کرو۔⑥

ایسے ہی حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُنہیں حضر موت کے علاقے میں زمین عطا کی۔⑦

کسی کان وغیرہ کا عطیہ: حکمران معادن کی جگہ کو جس میں محنت و مشقت درکار ہو مثلاً سونا چاندی لوہا اور تانبا وغیرہ یا پھر وہ لوگوں کی اجتماعی ضروریات کو روک نہ رہی ہو، ایسی جگہ بھی کسی کو عطا کرسکتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کو ساحل سمندر کی نشیب و فراز والی جگہ پر کانیں عنایت فرمائیں۔⑧

اگر معدنی جگہ میں اجتماعی ضرورت والی اشیا ہوں مثلاً نمک، نیل اور سرمہ وغیرہ تو وہ کسی کو عطا نہیں کی جاسکتی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: حضرت ابیضؓ نے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں نمک کی کان عنایت فرما دی۔ (یہ دیکھ کر) اہل مجلس سے ایک آدمی نے آپؐ

---

① لسان العرب ٣/ ٤٢٤؛ القاموس المحیط ١٦٤٩

② نیل الأوطار ٥/ ٣٢٠ ③ صحیح البخاري (٢٣٣٥)

④ مغني المُحتاج ٤/ ٣٦١؛ المغني لابن قدامة ٥/ ٥٤٣؛ سبل السلام ٣/ ١٢٣٦؛ حجة الله البالغة ٢/ ١٠٣

⑤ نیل الأوطار ٥/ ٣٢٨؛ الفقه الاسلامي وأدلته ٦/ ٤٦٤٢؛ لسان العرب ١١/ ٢٢٤

⑥ صحیح البخاري (٢٣٧٦) ⑦ سنن أبي داود (٣٠٥٨)؛ جامع الترمذي (١٣٩١)؛ السنن الکبریٰ ٦/ ١٤٤

⑧ سنن أبي داؤد (٣٠٦٢)؛ مؤطا (٥١٩)

سے عرض کیا کہ آپؐ نے تو اسے دائمی منفعت عطا فرما دی ہے تو آپؐ نے اس سے کان واپس لے لی۔ ⑨

فصل ششم: پابندیاں

دیوالیہ (مفلس)

یہ أَفْلَسَ يُفْلِسُ باب إفعال سے ہے جس کا معنی ہے: مال باقی نہ رہنا۔

اس طرح فَلَّسَ يُفَلِّسُ سے باب تفعیل سے بھی آتا ہے جس کا معنی ہے 'مفلس قرار دینا' ⑩

اصطلاحاً: حاکم کا مقروض کو دیوالیہ قرار دے کر اس کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دینا۔ ⑪

◉ جب قرض مقروض کے مال سے بڑھ جائے اور قرض خواہ قرض کا مطالبہ کریں تو اس صورت میں مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، امام ابوحنیفہ کے صاحبین کے نزدیک یہ واجب ہے کہ حاکم مقروض کو دیوالیہ قرار دے اور اس کو اپنے مال میں تصرف سے روک دیا جائے۔ ⑫

◉ قرض خواہ زیادہ ہونے کی صورت میں **مفلس** کا سارا مال قرض خواہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

◉ اگر قرض خواہ اپنا مال مفلس کے پاس بعینہٖ پالے تو وہ اسی کا ہوگا۔ ⑬

◉ حاکم وقت کے لئے جائز ہے کہ وہ مفلس کے مال میں اس کا تصرف ختم دے اور اس کے مال کو قرض کی ادائیگی کے لئے فروخت کر دے۔ ⑮

فصل ہفتم: ضمانات

❶ رہن

رَهْن کا لفظ باب رَهَنَ يَرْهَنُ (فتح) سے مصدر ہے اور اس کا معنی 'گروی رکھنا، گروی ثابت ہونا، ہمیشہ رہنا وغیرہ کے ہیں۔

باب اِرْتَهَنَ (افتعال) گروی لینا

باب استفعال گروی طلب کرنا،

رَاهِن گروی والا مُرْتَهِنْ جسے گروی دی گئی ہے مَرْهُوْن يارَهِيْن گروی رکھی ہوئی چیز ⑯

اصطلاح میں رہن قرض کے بدلے کوئی مال بحیثیتِ ضمانت دینا ہے۔ ⑰

---

⑨ جامع الترمذي(١٣٨٠)؛ سنن أبي داود (٣٠٦٤)؛ سنن ابن ماجه (٢٤٧٥)؛ صحيح ابن حبان (١١٤٠)

⑩ المنجد ماده فلس؛ لسان العرب ١٠/ ٣١٨

⑪ الجمل على المنهج ٣/ ٣٠٩؛ نهاية المحتاج ٤/ ٣٠٠؛ ردالمحتار ٥/ ٩٦

⑫ الموسوعة الفقهية الكويتية ٥/ ٣٠١ ⑬ نيل الأوطار ٣/ ٦٢٨

⑭ صحيح مسلم (١٥٥٩)؛ سنن أبي داود (٣٥٣١)؛ مسند أحمد ٥/ ١٠

⑮ مؤطا ٢/ ٧٧٠؛ البيهقي ٦/ ٤٩؛ سنن الدارقطني ٢/ ١٤٧ ⑯ المنجد ماده رهن؛ القاموس المحيط ماده رهن

⑰ نيل الأوطار ٣/ ٢٤٧؛ سبل السلام ٣/ ١١٥٣؛ الدرالمختار ٥/ ٣٣٩؛ المبسوط ٢١/ ٦٣؛ الفقه الإسلامي وأدلته ٦/ ٤٢٠٧

رہن کے ارکان

① جن (الفاظ) سے رہن منعقد ہوتا ہے: فقہا کے نزدیک ایجاب قبول ہی رہن کے انعقاد کے لئے ضروری ہے اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

② العاقد: رہن کا معاملہ کرنے والے یعنی راہن اور مرتہن دونوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کا اختیار رکھتے ہوں یعنی مجور (جسے تصرف سے روکا دیا جائے) وغیرہ نہ ہوں اور اس کے علاوہ دونوں کا عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے۔[⑱]

③ المرھون به

④ المَرْھون (گروی رکھی گئی چیز): فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ ہر ایسا مال یا اس کی قیمت کو رہن رکھا جا سکتا ہے جس سے راہن کا قرض چکایا جا سکتا ہو۔

راہن و مرتہن کا رہن سے نفع اُٹھانا

مُرتَہِن کے لئے رہن سے فائدہ حاصل کرنے کے بارے میں فقہاء کے مختلف مذاہب ہیں۔

❶ **حنفیہ:** ① اس میں حنفیہ کے تین اقوال ہیں: راہن اور مرتہن کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایک دوسرے کی اجازت کے بغیر مرہون سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

② مرتہن کے لئے انتفاع جائز نہیں، اگرچہ راہن اس کی اجازت دے دے۔

③ اگر مرتہن فائدہ حاصل کرنے کی شرط لگائے تو یہ سود ہے جبکہ اگر راہن اجازت دے دے تو نفع اُٹھایا جا سکتا ہے۔[⑲]

❷ **مالکیہ:** راہن اگر اجازت دے یا مرتہن نے شرط لگائی ہو تو مرتہن رہن سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔[⑳]

❸ **حنابلہ:** اخراجات کے برابر نفع حاصل کیا جا سکتا ہے مثلاً سواری اور دودھ وغیرہ حاصل کرنا، کیونکہ سواری کے جانور اور دودھ دینے والے جانور پر خرچ کرنا پڑتا ہے، لہٰذا انفاق کے برابر سواری اور دودھ لینے کے سوا نفع نہیں اُٹھایا جا سکتا۔

❹ **شافعیہ:** راہن کی اجازت سے مرتہن نفع اُٹھا سکتا ہے۔[㉑]

علامہ ابن قدامہ کا قول ہے کہ مرتہن گروی رکھی ہوئی چیز سے کچھ بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا، اِلا کہ وہ چیز ایسی ہو کہ جس پر سواری کی جاتی ہو یا اس کا دودھ دوہا جاتا ہو تو اسے چارہ ڈالنے کے برابر اس پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔[㉒]

مرہون کا نفع و نقصان اس کے مالک کا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی شدہ چیز اس کے مالک سے روکی نہیں جائے گی، اس کا فائدہ بھی اسی کے لئے اور تاوان کا بھی وہی ذمہ دار ہے۔[㉓]

---

⑱ المجموع ١٣/ ١٧٩؛ الإنصاف ٥/ ١٣٩؛ الزرقاني ٥/ ٢٣٣

⑲ حاشية الطحاوي ٤/ ٢٣٦؛ حاشية ابن عابدين ٥/ ٣١٠

⑳ بلغة السالك على الشرح الصغير ٢/ ١١٢؛ حاشية الدسوقي ٣/ ٢٤٦؛ القوانين الفقهية ٣١٩

㉑ روضة الطالبين ٤/ ٧٩، ٩٩؛ أسنى المطالب ٢/ ١٦١

㉒ المغني ٦/ ٥٠٩

㉓ سنن الدارقطني ٣/ ٣٢؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٥١؛ سنن ابن ماجه (٢٤٤١)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٣١)

مرہون کے تلف کا ذمہ دار: رہن اگر مرتہن کی زیادتی یا خیانت کے بغیر تلف ہوجائے تو وہ اس کا ضامن اور ذمہ دار نہیں ہوگا بصورتِ دیگر وہی ذمہ دار ہوگا۔[۲۴]

❷ حوالہ

حوالہ کا معنی 'منتقل کرنا' کا ہے۔ أحال يحيل (افعال) حوالے کرنا۔[۲۵]

اصطلاح میں ایسا عقد جو قرض کو ایک ذمہ سے دوسرے ذمہ کی طرف منتقل کرنے کا تقاضا کرے۔[۲۶]

حوالہ کی شرعی حیثیت

فرمان نبوی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار آدمی کا حوالہ دیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہئے۔[۲۷]

حوالہ کی مشروعیت پر اہل علم کا اجماع ہے۔[۲۸]

ارکانِ حوالہ

① **الصيغة:** وہ تمام ایجاب وقبول کے الفاظ جو معروف میں مستعمل ہوں۔ مثلاً أحلتُك ، میں نے تیرا حوالہ دیا، وغیرہ۔

② **المُحِيل:** حوالے کرنے والا

③ **المُحَال:** جسے حوالہ کیا جارہا ہے۔

④ **المُحَال عليه:** یہ لفظ دوسرے غریم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

⑤ **المُحَال به:** مال وغیرہ

❸ غصب

اس کا معنی ہے: زبردستی کوئی چیز چھین لینا۔ یہ لفظ باب غَصَبَ يَغْصِبُ (ضَرَبَ) سے مصدر ہے۔

اسی طرح اس معنی میں اِغْتَصَبَ (افتعال) کا باب بھی آتا ہے۔[۲۹]

لغوی تعریف میں غصب کسی چیز کا ظلماً قہراً چھین لینا ہے۔[۳۰]

اصطلاحی تعریف: صاحبِ مال سے زبردستی مال چھین لینا اور اس پر قبضہ کر لینا۔[۳۱]

---

[۲۴] الروضة الندية ٢/ ٣٠٨ [۲۵] المنجد مادّہ حول؛ لسان العرب ٣/ ٣٩٩

[۲۶] الشرح الكبير ٣/ ٣٢٥؛ مغنى المحتاج ٢/ ١٩٣؛ كشاف القناع ٣/ ٣٧

[۲۷] صحيح البخاری (٢٢٨٧)؛ صحيح مسلم (١٥٦٤)؛ سنن أبي داود (٣٣٤٥)؛ جامع الترمذي (١٣٠٨)

[۲۸] مطالب أولى النهى ٣/ ٣٢٤؛ المُغنى ٤/ ٥٢١؛ المهذب ١/ ٣٣٧؛ بداية المجتهد ٢/ ٢٩٤

[۲۹] المنجد مادّہ غصب؛ القاموس المحيط مادّہ غصب

[۳۰] لسان العرب ماده غصب ؛ الموسوعة الفقهية الكويتيبة ٣١/ ٢٢٨

[۳۱] بدائع الصنائع ٧/ ١٤٣

شرعی حکم: جانتے بوجھتے کسی کا مال غصب کرنا حرام ہے اور اس کی تحریم قرآن وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

① **قرآن کریم:** ارشادِ ربانی ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ﴾ ⑩

''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ لین دین آپس کی رضامندی سے ہونا چاہئے۔''

② **سنت نبویہ:** آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: «إن دماء كم وأموالكم وأعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا» ''بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن یہ شہر اور یہ مہینہ۔'' ⑪

اور فرمایا: «لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفسه» ⑫ ''کسی مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔''

③ **اجماع:** مسلمانوں کا غصب کی تحریم پر اجماع ہے۔ ⑬

---

⑩ النساء٤:٢٩ ⑪ صحيح البخاري (٦٠٤٣)؛ صحيح مسلم (١٦٧٩)

⑫ مسند أحمد ٥/ ٧٢؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٧٢؛ الدارقطني ٣/ ٢٦ ⑬ الموسوعة الفقهية الكويتية ٣١/ ٣٣١

فصل اوّل: معاوضات

❶ جن اشیا کی خرید وفروخت حرام ہے

ضرورت سے زائد پانی، آگ اور نمک کی فروخت

٥٤٦ ① عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا الشَّيءُ الَّذِي لاَيَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ: الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ، قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ: يَاحُمَيْرَاء: مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبَ ذَلِكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لاَيُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا①

حضرت عائشہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے کسی کو روکنا جائز نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی، نمک اور آگ۔ عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! پانی کو نہ روکنے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے، لیکن نمک اور آگ کو روکنا کیوں منع ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمیراء (حضرت عائشہؓ کا لقب) جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے وہ تمام کچھ صدقہ کردیا جو اس آگ سے پکے گا اور جس نے کسی کو نمک دیا، گویا اس نے وہ سارا کھانا صدقہ کیا جو اس نمک کی وجہ سے لذیذ ہوا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا، جہاں پانی میسر ہے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی میسر نہیں تو گویا اس نے اسے نئی زندگی عطا کی۔

٥٤٧ ②* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلاَثٌ لاَيُمْنَعَنَّ: الْمَاءُ وَالْكَلاَءُ وَالنَّارُ②

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں، جن سے کسی کو روکنا جائز نہیں: پانی، گھاس اور آگ۔

٥٤٨ ③ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِي وَرَأَى رَجُلًا يَبِيْعُ الْمَاءَ فَقَالَ: لاَتَبِيْعُواالْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ③

حضرت ابومنہال کا بیان ہے کہ میں نے ایاس بن عبدالمزنی کو سنا، وہ ایک شخص کو پانی فروخت کرتے دیکھ کر فرما رہے تھے: پانی کو

① ضعيف سنن ابن ماجه (٥٣٩)

② صحيح سنن ابن ماجه (٢٠٠٥)

③ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ١٥

مت فروخت کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، وہ پانی کو بیچنے سے منع فرما رہے تھے۔

۵۴۹ ④ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ ④

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زائد از ضرورت (مشترکہ) پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۰ ⑤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ ⑤

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زائد از ضرورت پانی فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس کے ساتھ گھاس روکی جا سکے۔

مردار کی چربی، خنزیر، بت، خون، شراب، برتن شراب، کتے اور فاحشہ کی خرید وفروخت کی حرمت

۵۵۱ ⑥ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ، فَقِيلَ يَارَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ ⑥

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو جبکہ آپ مکہ میں تھے، یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام کردی ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اس سے کشتیوں کو پالش کیا جاتا اور چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اسے جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے، اللہ نے ان کے لئے مردار کی چربیوں کو حرام کردیا، لیکن انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا شروع کردی۔

۵۵۲ ⑦ * عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وهو يَقُولُ: لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا ⑦

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں شہادت دے کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب، اس کے پینے پلانے والے، بیچنے خریدنے والے، کشید کرنے کروانے والے، اس کو اٹھانے والے، جس کی طرف اُٹھا کر لے جائی جائے گی اور اس کی قیمت کھانے والے پر لعنت کی ہے۔

۵۵۳ ⑧ * عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ ⑧

---

④ صحيح مسلم (٣٩٨٠)؛ مسند أحمد ٣/ ٣٣٨

⑤ صحيح مسلم (٣٩٨٤)

⑥ صحيح البخاري (٢٢٣٦)؛ صحيح مسلم (٤٠٢٤)

⑦ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ١٢

⑧ صحيح البخاري (٢٢٢٦)

حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ جب سورۃ البقرۃ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا: لوگو! شراب کی تجارت حرام کر دی گئی ہے۔

٥٥٤ ⑨ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَهْدٰى إِلَى رَسولِ اللهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَهَا؟ فَقَالَ: لاَ. فَسَارَّ إِنْسَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بِمَ سَارَرْتَهُ؟ قَالَ: أَمَرْتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا قَالَ: إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا. قَالَ: فَفَتَحَ الْمُزَادَتَينِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيْهَا⑨

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے شراب کی ایک مشک رسول اللہ ﷺ کو تحفہ میں دی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے ساتھ بیٹھے آدمی کے کان میں کچھ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تو نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسے یہ شراب بیچنے کا حکم دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے اس شراب کو حرام کیا ہے، اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ یہ سن کر اس نے شراب کے دونوں مشکیزوں کا منہ کھول دیا اور جو کچھ ان کے اندر تھا، سب بہہ گیا۔

سینگی کے آلات کی خرید وفروخت کی حرمت

٥٥٥ ⑩ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرٰى غُلَامًا حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَكْسَرُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِي وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤَكِّلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ⑩

حضرت عون بن ابوجحیفہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غلام خریدا جو سینگی لگانے کا فن جانتا تھا، پھر انہوں نے اس کے آلاتِ سینگی توڑنے کا حکم دے دیا۔ جب وہ توڑ دیے گئے تو میں نے پوچھا: کیا آلات بھی توڑے جائیں گے؟ کہا: ہاں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگانے کی قیمت، کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی کمائی کھانے سے روکا ہے۔ سود کھانے اور کھلانے والے پر اور گودنے اور گودوانے والی پر لعنت کی ہے اور تصویر کشی کرنے والے کو بھی ملعون قرار دیا ہے۔

کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی، کاہن کی شیرینی اور سینگی لگانے کا معاوضہ حرام

٥٥٦ ⑪ عَنْ أَبِي مَسْعُودِ الأَنْصَارِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ⑪

ابومسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کی شیرینی کھانے سے منع فرمایا۔

---

⑨ صحيح مسلم (٤٠٢٠)؛ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١١؛ مسند أحمد (٢٠٤١)؛ المنتقى لابن جارود (٤٧٠٢)

⑩ مسند أحمد ٤/ ٣٠٩

⑪ صحيح البخاري (٢٢٣٧) صحيح سنن أبي داود (٢٩٧٠، ٢٩٧٣)؛ صحيح سنن الترمذي (١٠٣٠)

۵۵۷ ⑫* عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبِ الْحَجَّامِ خَبِيْث⑫

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتے کی قیمت حرام ہے۔ فاحشہ عورت کی اُجرت حرام ہے اور سینگی لگانے والے کی کمائی حرام ہے۔

گلوکاراؤں کی خرید وفروخت

۵۵۸ ⑬ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَتَبِيْعُوا الْقَيِّنَاتِ وَلاَ تَشْتَرُوهُنَّ وَلاَتُعَلِّمُوهُنَّ وَلاَ خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ......*﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ⑬

حضرت ابو امامہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: گلوکاراؤں کی خرید وفروخت مت کرو اور نہ ہی اُنہیں گلوکاری کی تعلیم دو۔ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان (کی گلوکاری) کی اُجرت حرام ہے۔ قرآن کی یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ ......﴾ "اور بعض لوگ ایسے ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

نر کی جفتی کا معاوضہ لینے کی حرمت

۵۵۹ ⑭ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ⑭

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی جفتی کا معاوضہ لینے، پانی کو بیچنے اور کاشت کے لئے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۰ ⑮ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ عَسْبِ الْفَحْلِ⑮

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نر کی جفتی کا معاوضہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۱ ⑯ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّعْقِ أَحَدُ بَنِي كِلاَبٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ عَنْ ذلِكَ فَقَالَ: إِنَّا نُكْرِمُ عَلَى ذلِكَ⑯

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو کلاب قبیلہ کی شاخ بنو الصعق کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے نر

⑫ صحيح مسلم (٣٩٨٨) ⑬ جامع الترمذي (١٢٨٢) * لقمان ٣١:٦

⑭ صحيح مسلم (٣٩٨١) ⑮ مسند أحمد ٢/ ١٤ مصنف ابن أبي شيبة ٧/ ١٤٧

⑯ صحيح سنن النسائي ٧/ ٣١٠ (٤٦٧٢) السنن الكبرى للبيهقي ٥/ ٣٣٩

جانور کی جفتی کا معاوضہ لینے کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اس نے کہا: ہم اس پر مالک کو اعزازیے اور دل داری کے طور پر کچھ دے دیتے ہیں۔

ملاقیح اور مضامین کی بیع

٥٦٢ ⑰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ* وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ[17] ٧٩٣

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مضامین ، ملاقیح اور حبل الحبلة سے منع فرمایا ہے۔

A-٥٦٢ ⑱ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِي قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيْدٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَعَقَرَ رَجُلٌ بَعِيْرًا لَهُ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ عَشِيْرًا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ بِقَلُوصٍ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ قَالَ: فَأَخَذَ نَاسٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُرَدَّ فَرُدَّ الْبَيْعُ[18] انظر:٥٧٨

حضرت عبید بن نضلہ خزاعیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک دفعہ لوگ شدید قحط کا شکار ہو گئے۔ ایک شخص نے اپنے دس اونٹ ذبح کر دیے۔ پھر اعلان کروا دیا کہ اگر کوئی چاہے تو وہ اس گوشت کا دسواں حصہ لے لے اور اس کے بدلے میں ایک نوجوان اور مکمل اونٹنی دے دے جو حاملہ کے حمل کے نتیجے میں پیدا ہو۔ لوگوں نے یہ سودا کرنا شروع کر دیا۔ نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے حکم دیا کہ اس بیع کو فسخ کر دیا جائے چنانچہ یہ بیع فسخ کر دی گئی۔

مشرک کی لاش کو بیچنے کی ممانعت

٥٦٣ ⑲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلُوهُ فَسَأَلُوهُمْ أَنْ يَشْتَرُوهُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعُوا جِيفَةَ مُشْرِكٍ[19]

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مشرکین کا ایک سردار مسلمانوں کے ہتھے چڑھ گیا اور اُنہوں نے اسے قتل کر دیا۔ مشرکین نے اس کی لاش مسلمانوں سے خریدنا چاہی، لیکن آپ ﷺ نے مشرک کی لاش کی قیمت وصول کرنے سے منع کر دیا۔

❷ ایسے اوصاف جن کی بنا پر بیع حرام ہے

ایک بیع میں دو شرطیں لگانا اور نقد ادھار کو جمع کرنا

٥٦٤ ⑳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحَ مَا

⑰ المعجم الكبير للطبراني ١١/ ١٨٣ (١١٥٨١) مجمع الزوائد ٤/ ١٠٧

* مضامین سے مراد اونٹنیوں کے پیٹوں اور ملاقیح سے مراد اونٹوں کی پشتوں میں متوقع بچے ہیں۔ (مؤطا مالک: ١١٦٩)

⑱ مجمع الزوائد ٤/ ١٠٧

⑲ السنن الكبرى للبيهقي ٩/ ١٣٣

لَمْ تُضْمَنْ وَلاَ بَيْعَ مَالَيْسَ عِنْدَكَ⑳ أُنظُر:٥٧٢

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع اور قرض ایک ساتھ جائز نہیں ہے۔ اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز ہیں اور نہ اس چیز کا منافع لینا جائز ہے جس کی ضمانت نہ دی جاسکتی ہو اور نہ اس چیز کو فروخت کرنا جائز ہے جو تیرے پاس نہیں ہے۔

٥٦٥ ㉑ عَن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ عِتَابَ بْنَ أُسَيْدٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أَبْلِغْهُمْ عَنِّي أَرْبَعَ خِصَالٍ: أَنْ لاَيَصْلُحَ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلاَ بَيْعٌ وَسَلَفٌ وَلاَ بَيْعُ مَالاَيَمْلِكُ وَلاَ رِبْحَ مَا لَمْ تَضْمَنْ㉑ أُنظُر:٥٧٣

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عتاب بن اُسیدؓ کو اہل مکہ کے پاس بھیجا کہ اُنہیں میری طرف سے یہ چار باتیں پہنچا دو: ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں ہیں اور نہ بیع اور قرض ایک ساتھ جائز ہیں اور نہ کسی کے لئے اس چیز کو فروخت کرنا جائز ہے جو اس کی ملکیت نہیں اور نہ اس چیز کا منافع لینا جائز ہے جس کا وہ ضامن نہیں ہے۔

ایک بیع میں دو سودے

٥٦٦ ㉒عَن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ㉒

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو سودے کرنے (ایک چیز کی دو قیمتیں مقرر کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

دو سودوں کی شکل میں پہلے سودے کا اعتبار

٥٦٧ ㉓عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا بِيعَ الْبَيْعُ مِنْ رَجُلَيْنِ فَالْبَيْعُ لِلأَوَّلِ㉓

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک چیز دو آدمیوں کے ہاتھ بیچی تو جس کے ہاتھ پہلے بیچی، اسے وہ شے ملے گی۔

٥٦٨ ㉔عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا㉔

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک چیز دو آدمیوں کی ملکیت ہو اور وہ دونوں الگ الگ اس کی بیع کا معاہدہ کرلیں تو جس نے پہلے بیع کی، اسی کا اعتبار ہوگا۔

٥٦٩ ㉕ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَكَحَ الْوَلِيَّانِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا وَإِذَا بَايَعَ الرَّجُلُ بَيْعًا

⑳ سنن أبي داود (٣٥٠٤) 'حسن صحيح'؛ مسند أحمد (٦٦٢٨) ㉑ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/ ٣٤٠
㉒ شرح السنة للبغوي ٨/ ١٤٤
㉓ ضعيف سنن ابن ماجه (١٥٤)؛ مسند أحمد ٥/ ٨ ㉔ المستدرك للحاكم ٢/ ١٧٥

مِنَ الرَّجُلَيْنِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا ㉕ رَاجِع:١٦١

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کر دیں تو پہلے ولی کا کیا ہوا نکاح معتبر ہوگا اور جب کوئی کسی چیز کو بیچنے کا معاہدہ، دو آدمیوں سے کرلے تو وہ پہلے کے لئے ہوگی۔

دو سودوں میں کمتر قیمت کا اعتبار

٥٧٠ ㉖عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَقَالَ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا ㉖ ٨٠٢

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بیع میں دو سودے کرنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جس نے ایک بیع میں دو سودے کئے، (یعنی ایک چیز کی دو قیمتیں مقرر کیں) وہ یا تو کم قیمت لے لے، ورنہ وہ سود ہوگا۔

اپنے پاس غیر موجود شے کی بیع کرنا

٥٧١ ㉗ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ يَأْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِيْ فَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ فَقَالَ: لاَتَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ㉗

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں ہے۔ کیا میں وہ چیز بازار سے خرید کر فروخت کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی چیز کی بیع نہ کرو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

٥٧٢ ㉘ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لاَيَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلاَ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلاَ رِبْحَ مَا لَمْ تُضْمَنْ وَلاَبَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ㉘ رَاجِع:٥٦٤

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع اور قرض ایک ساتھ جائز نہیں ہے۔ اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز ہیں اور نہ اس چیز کا منافع لینا جائز ہے جس کی ضمانت نہ دی جاسکتی ہو اور نہ اس چیز کو فروخت کرنا جائز ہے جو تیرے پاس نہیں ہے۔

غیر مملوکہ شے کی بیع کرنا

٥٧٣ ㉙عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ عِتَابَ بْنَ أُسَيْدٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أَبْلِغْهُمْ عَنِّي أَرْبَعَ خِصَالٍ: أَنْ لاَيَصْلُحَ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلاَ بَيْعٌ وَسَلَفٌ وَلاَ بَيْعُ مَالاَيَمْلِكُ وَلاَ رِبْحَ مَا لَمْ تُضْمَنْ ㉙ رَاجِع:٥٦٥

㉕ السنن الكبرٰى للبيهقي ٧/ ١٣٩
㉖ السنن الكبرٰى للبيهقي ٥/ ٣٤٣
㉗ صحيح سنن أبي داود (٢٩٩١)؛ فتح الباري ٤/ ٤٠٩
㉘ سنن أبي داود (٣٥٠٤) 'حسن صحيح'؛ مسند أحمد (٦٦٢٨)
㉙ السنن الكبرٰى للبيهقي ٥/ ٣٤٠

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عتاب بن اُسید کو اہل مکہ کے پاس بھیجا کہ اُنہیں میری طرف سے یہ چار باتیں پہنچا دو: ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں ہیں اور نہ بیع اور قرض ایک ساتھ جائز ہیں اور نہ کسی کے لئے اس چیز کو فروخت کرنا جائز ہے جو اس کی ملکیت نہیں اور نہ اس چیز کا منافع لینا جائز ہے جس کا وہ ضامن نہیں ہے۔

٥٧٤ ⑳ عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لاَطَلاَقَ إِلاَّ فِيْمَا تَمْلِكُ ولاَعِتْقَ إِلاَّ فِيْمَا تَمْلِكُ، وَلاَبَيْعَ فِيْمَا تَمْلِكُ، وَلاَوَفَاءَ نَذْرٍ إِلاَّ فِيْمَا تَمْلِكُ⑳

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: طلاق صرف اسی کے بارے میں واقع ہو سکتی ہے جس کا تو مالک ہے اور آزادی صرف اسی کے بارے معتبر ہو سکتی ہے جس کا تو مالک ہے اور تو صرف اسی چیز کو بیچ سکتا ہے جس کا تو مالک ہے اور نذر صرف اسی چیز کے بارے پوری ہو سکتی ہے جس کا تو مالک ہے۔

بیع حصاۃ، غرر، ملامسہ اور منابذہ☆ کی حرمت

٥٧٥ ㉑ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُلاَمِسَةِ وَالْمُنَابِذَةِ㉑

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

٥٧٦ ㉒ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ تَشْتَرِ السَّمَكَ فِي الْمَاءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ㉒

عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی میں موجود مچھلی کو مت خریدو، کیونکہ اس میں دھوکہ کا احتمال ہے۔

حاملہ کے حمل کی بیع

٥٧٧ ㉓ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰی عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَبْتَاعُ الْجُزُورَ إِلَى أَنْ تَنْتَجَ النَّاقَةُ وَتُنْتَجَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا㉓

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلة کی بیع سے منع فرمایا ہے اور یہ بیع دورِ جاہلیت میں رائج تھی کہ ایک آدمی اونٹنی اس شرط پر خریدتا کہ اس کی قیمت وہ اس وقت دے گا، جب اونٹنی بچہ جنے، پھر وہ بچہ جو اونٹنی کے پیٹ میں ہو، وہ ایک اور بچہ جنے۔

---

⑳ صحيح سنن أبي داود (١٩١٦، ١٩١٧)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٦٦٧)

☆ حصاۃ کا معنی کنکری ہے، جس شے پر کنکری گر جائے، اس کی قیمت اتنی، یا کوئی زمین فروخت کرتے ہوئے کہا جائے کہ یہ کنکری جہاں تک چلی جائے، اس زمین کی قیمت فلاں فلاں ہوگی۔ منابذة کا مطلب پھینکنا ہے، یعنی جو شے بھی تمہاری طرف پھینکی گئی اس کی قیمت فلاں فلاں ہوگی۔ یا خریدار و مشتری باہم اشیاء کا تبادلہ اسی اصول پر کریں کہ جو شے ایک دوسرے کی طرف پھینکی گئی، وہ دوسرے کا متبادل یعنی اس کی قیمت سمجھی جائے گی۔ ملامسة کا مطلب چھونا ہے۔ جس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ آنکھیں بند کر کے جو شے بھی ہاتھ آ گئی اس کی قیمت یہ ہوگی۔ جبکہ بیع غرر کی شکل ان تینوں شکلوں اور دیگر بھی ان تمام بیوع کو شامل ہے جس میں کسی قسم کے دھوکے کا شائبہ پایا جائے۔ بیع کی یہ تمام صورتیں حرام ہیں۔

㉑ صحيح البخاري (٢١٤٦)؛ صحيح مسلم (٣٧٨٠، ٣٧٨٧)؛ سنن أبي داود (٣٣٧٦)

㉒ مجمع الزوائد ٤/ ٨٠؛ مسند أحمد ١/ ٣٨٨

㉓ صحيح البخاري (٢١٤٣)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/ ٣٤٠

گوشت کو حاملہ کے حمل کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت

۵۷۸ ㉓ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِي قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيْدٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَعَقَرَ رَجُلٌ بَعِيْرًا لَهُ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ عَشِيْرًا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ بِقَلُوصٍ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ قَالَ: فَأَخَذَ نَاسٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُرَدَّ فَرُدَّ الْبَيْعُ[23] رَاجِع:٥٦٢

حضرت عبید بن نضلہ خزاعیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک دفعہ لوگ شدید قحط کا شکار ہو گئے۔ایک شخص نے اپنے دس اونٹ ذبح کر دیے۔ پھر اعلان کروا دیا کہ اگر کوئی چاہے تو وہ اس گوشت کا دسواں حصہ لے لے اور اس کے بدلے میں ایک نوجوان اور مکمل اونٹنی دے دے جو حاملہ کے حمل کے نتیجے میں پیدا ہو۔لوگوں نے یہ سودا کرنا شروع کر دیا۔ نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے حکم دیا کہ اس بیع کو فسخ کر دیا جائے چنانچہ یہ بیع فسخ کر دی گئی۔

جانوروں کی پشت پر موجود اُون اور تھنوں میں موجود دودھ کی فروخت

۵۷۹ ㉔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تَبَيَّنَ صَلَاحُهُ أَوْ يُبَاعُ صُوفٌ عَلٰى ظَهْرٍ أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمَنٌ فِي لَبَنٍ[24]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چوپایوں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے کو اس کی پیدائش سے پہلے خریدنے اور پھلوں کو ان کے پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔اسی طرح پشت پر موجود اُون اور تھنوں میں موجود دودھ اور دودھ میں موجود مکھن کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

گوشت کو زندہ جانور کے عوض بیچنے کی ممانعت

۵۸۰ ㉕ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِي أَنَّ رَجُلًا نَحَرَ جَزُورًا فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَجُلٌ عَشْرًا بِحِقَّةٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَدَّهُ[25] (یہی واقعہ ۵۶۲،۵۷۸ میں ہے)

حضرت عبید بن نضلہ خزاعیؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک اونٹ ذبح کیا۔ایک آدمی نے اس کا دسواں حصہ، ایک حقہ (اونٹ کا وہ بچہ جو چوتھے سال میں داخل ہو جائے) کے عوض خرید لیا۔بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپؐ نے اس بیع کو فسخ کر دیا۔

۵۸۱ ㉖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيْوَانِ[26]

㉓ مجمع الزوائد ٤/ ١٠٧

㉔ سنن الدارقطني ٣/ ١٤؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/ ٣٤٠؛ مصنف ابن أبي شيبة ٦/ ٥٣٤؛ مصنف عبدالرزاق ٨/ ٧٦؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٤٧٧)؛ إرواء الغليل (١٢٩٣)

㉕ مجمع الزوائد ٤/ ١٠٨

㉖ مجمع الزوائد ٤/ ١٠٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/ ٢٩٦

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گوشت کو زندہ جانور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

گوشت کے اندر ہوا بھر کر اس کو بیچنے کی ممانعت

۵۸۶ ㉘ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ النَّفْخِ فِي اللَّحْمِ لِلْبَيْعِ ㉘

حضرت راشد بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فروخت کے لئے گوشت میں ہوا بھرنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۸۷ *㉙ عَنْ كُلَيْبِ الْجُرْمِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا يَنْهَى الْقَصَّابِيْنَ عَنِ النَّفْخِ فِي اللَّحْمِ ㉙

حضرت کلیب جرمی نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ قصابوں کو گوشت میں ہوا بھرنے سے منع فرما رہے تھے۔

دودھ میں پانی وغیرہ ملا کر بیچنے کی ممانعت

۵۸۸ ㉚ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِي بنِ الْحُسَينِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَايُصْرَمَنَّ نَخْلٌ بِلَيْلٍ وَلَايُشَابَنَّ لَبَنٌ بِمَاءٍ لِلْبَيْعِ ㉚

حضرت جعفر بن محمد بن علی، علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت کھجور ہرگز نہ کاٹی جائے اور نہ ہی دودھ میں پانی ملا کر بیچا جائے۔

۵۸۹ ㉛ * عَنْ صَفْوَانِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ مَرَّ بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَحْمِلُ لَبَنًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُوهُرَيْرَةُ فَإِذَا هُوَ قَدْ خَلَطَهُ بِالْمَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُرَيْرَةَ: كَيْفَ بِكَ إِذْ قِيْلَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَلِّصِ الْمَاءَ مِنَ اللَّبَنِ ㉛

حضرت صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ مقامِ حرہ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک آدمی نے دودھ اُٹھا رکھا تھا۔ جب ابوہریرہؓ نے دودھ کی طرف نظر ڈالی تو دیکھا کہ اس نے دودھ میں پانی ملایا ہوا ہے۔ ابوہریرہؓ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب قیامت کے روز تجھے کہا جائے گا کہ پانی کو دودھ سے الگ کرو۔

۵۹۰ ㉜ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَاتَشُوْبُوا اللَّبَنَ لِلْبَيْعِ . إِنَّ رَجُلًا جَلَبَ خَمْرًا إِلَى قَرْيَةٍ فَشَابَهَا بِالْمَاءِ فَأَضْعَفَ أَضْعَافًا فَاشْتَرٰى قِرْدًا فَرَكِبَ الْبَحْرَ حَتّٰى إِذَا لَجَجَ أَلْهَمَ اللهُ الْقِرْدَ صُرَّةَ الدَّنَانِيرِ فَأَخَذَهَا فَصَعِدَ الدَّقَلَ فَفَتَحَ الصُّرَّةَ وَصَاحِبُهَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ دِيْنَارًا فَرَمٰى بِهِ فِي الْبَحْرِ وَدِيْنَارًا فِي السَّفِينَةِ حَتّٰى قَسَّمَهَا نِصْفَيْنِ ㉜

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ میں ملاوٹ کر کے مت بیچو۔ ایک آدمی شراب بیچنے کے لئے اپنے شہر لے گیا پھر اس میں پانی ملا کر اسے دوگنا کر لیا۔ (شراب بیچنے کے بعد) اس نے ایک بندر خریدا اور سمندر کے راستے کشتی پر سوار ہو کر

㉘ مصنف ابن أبي شيبة ٧/ ٣٠٨ ㉙ مصنف ابن أبي شيبة ٧/ ٣٠٨ (٣٢٥٩)

㉚ مصنف عبدالرزاق (٧٢٧٠)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٤/ ١٣٣؛ مصنف ابن أبي شيبة ٦/ ٥٩٤

㉛ الترغيب والترهيب ٢/ ٥٧٣ ㉜ كنز العمال (٩٥٢٣)

واپس پلٹا۔ جب کشتی گہرے پانی میں داخل ہوئی تو اللہ نے بندر کے دل میں یہ الہام کیا کہ وہ دیناروں کی تھیلی پکڑ لے۔ چنانچہ بندر دیناروں کی تھیلی پکڑ کر کشتی کے بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ گیا۔ اس کا مالک یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا، پھر بندر نے تھیلی کھولی۔ اس کے بعد وہ ایک دینار پکڑتا اور اسے سمندر میں پھینک دیتا۔ پھر ایک دینار پکڑتا اور اسے کشتی میں پھینک دیتا، اس طرح اس نے تھیلی میں موجود تمام دیناروں کو دو برابر حصوں میں بانٹ دیا۔

خرید اور فروخت میں کم از کم زیادہ یعنی غیر حقیقی قیمت بتانا

۵۹۱ ⓶ عَنْ قَيْلَةَ أُمِّ بَنِي أَنْمَارٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ عُمْرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَبِيعُ وَأَشْتَرِي فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ الشَّيْءَ سُمْتُ بِهِ أَقَلَّ مِمَّا أُرِيدُ ثُمَّ زِدْتُ حَتَّى أَبْلُغَ الَّذِي أُرِيدُ وَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ الشَّيْءَ سُمْتُ بِهِ أَكْثَرَ مِنَ الَّذِي أُرِيدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتَّى أَبْلُغَ الَّذِي أُرِيدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ تَفْعَلِي يَاقَيْلَةُ! إِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبْتَاعِي شَيْئًا فَاسْتَامِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِيْنَ أُعْطِيتِ أَوْ مُنِعْتِ ⓶

حضرت قیلہ اُمّ انمار بیان کرتی ہیں کہ کسی عمرہ کے موقعہ پر مقامِ مروہ کے پاس میں رسول اللہ ﷺ سے ملی تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! میں خرید وفروخت کرنے والی عورت ہوں۔ میں یوں کرتی ہوں کہ جب کوئی چیز خریدنا چاہوں تو اس کی قیمت اپنے مطمعِ نظر سے کم بتاتی ہوں پھر میں اس کی قیمت (بذریعہ بولی) بڑھاتے بڑھاتے وہاں تک لے جاتی ہوں جتنی کہ میں چاہتی ہوں۔ اسی طرح جب میں کوئی چیز بیچنا چاہوں تو میں اس کی قیمت اپنے مطمعِ نظر سے زیادہ بتاتی ہوں، پھر اس میں کمی (Less) کرتے کرتے وہاں تک لے آتی ہوں جو میرے امکان میں ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے سنا تو فرمایا: اے قیلہ! ایسا نہ کرو جب تم کوئی چیز بیچنا چاہو تو اس کی قیمت اتنی ہی بتاؤ جتنی کہ تم لینا چاہتی ہو، خواہ خریدار اسے لے یا نہ لے۔

صدقہ کرنے کے بعد خود ہی اس کو خرید لینا

۵۹۲ ⓶ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لاَتَشْتَرِهْ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ ⓶

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں صدقہ کر دیا۔ وہ جس کے پاس تھا، اس نے (اس کی مناسب دیکھ بھال نہ کر کے) اسے ناکارہ بنا دیا۔ میں نے جب دیکھا کہ وہ اسے سستے داموں بیچنے والا ہے تو میں نے سوچا کہ یہ گھوڑا اُسی سے خرید لوں۔ چنانچہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ تمھیں یہ گھوڑا ایک درہم کے

⓶ ضعيف سنن ابن ماجه ٢/ ٧٤٣ (٢٢٠٤)؛ ضعيف الجامع (٦٢٥٠)؛ سلسلة الضعيفة (٢١٥٦)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٤٧٩)

⓶ صحيح البخاري (٢٦٣٢)؛ صحيح مسلم (٤١٣٩، ٤١٤١)؛ المنهاج شرح صحيح مسلم ١١/ ٦٤؛ سنن ابن ماجه (٢٣٩٢)

عوض بھی دے، تب بھی مت خریدنا کیونکہ صدقہ کر کے اسے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے اور پھر خود ہی اسے چاٹ لیتا ہے۔

تشریح: بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کیا جانے والا مال دوبارہ اپنے تصرف میں لانا درست نہیں، لیکن غالباً نبی کریم ﷺ کا یہ حکم احتیاط کے پیش نظر ہے کہ عین ممکن ہے، جس کا صدقہ دیا گیا ہے، وہ اس بنا پر حضرت عمر سے اس کی قیمت میں رعایت کرے گا کیونکہ انہوں نے ہی اسے صدقہ کیا تھا۔ بالفرض یہ سودا اس احتمال کے بغیر کیا جائے کہ کوئی اور شخص یہ بیع کر لے تو اس کا جواز نکل سکتا ہے۔ اس کی دلیل وہ واقعات ہیں جن میں اولاد نے اپنے والدین کو صدقہ دیا، پھر والدین کی وراثت میں ہی وہ صدقہ شدہ مال ان کو دوبارہ حاصل ہوگیا۔ (دیکھیں: واقعات نمبر ۲۸۷ تا ۲۹۱) نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان اس نوعیت کی وجہ سے کم از کم کراہت کی نشاندہی ضرور کرتا ہے کہ انسان کو اپنے صدقہ شدہ مال سے بے رغبتی کا اظہار کرنا چاہیے، الا یہ کہ وہ مال از خود اس کے تصرف میں آجائے تو اس کا استعمال ناجائز بھی نہیں۔ واللہ اعلم

٥٩٣ ㉟ عَنِ الزُّبَيْرِ بنِ الْعَوَامِ أَنَّهُ حَمَلَ عَلىٰ فَرَسِهِ يُقَالُ لَهُ غَمْرٌ أَوْ غَمْرَةٌ فَرَأَى مُهْرًا أَوْ مُهْرَةً مِنْ أَفْلاَئِهَا يُبَاعُ يُنْسَبُ إِلَى فَرَسِهِ فَنَهَى عَنْهَا㉟

حضرت زبیر بن عوامؓ نے ایک گھوڑا جسے غمر، یا غمرہ (بے خطر جنگ میں کود جانے والا) کہا جاتا، اس کی نسل سے انہوں نے ایک بچھیرا یا بچھیری کو بکتے دیکھا۔ جسے آپ کے گھوڑے سے منسوب کیا جاتا تھا تو زبیر کو نبی کریم ﷺ نے اس خریداری سے منع فرما دیا۔

سامانِ تجارت منڈی آنے سے قبل خرید لینا

٥٩٤ ㊱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتَّى تَبْلُغَ الأَسْوَاقَ㊱

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ سامانِ تجارت کے شہر کی منڈی میں پہنچنے سے پہلے باہر ہی باہر تاجر سے مل کر خرید لینے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

جانور کا دودھ تھنوں میں روکنا

٥٩٥ ㊲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَتَلَقَّوْا الرُّكْبَانَ وَلاَيَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلاَ تَنَاجَشُوا وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلاَ تَصُرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ㊲

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سامانِ تجارت لے کر آنے والے قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو اور کوئی کسی کے سودا پر سودا نہ کرے اور اگر خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو محض چیز کی قیمت بڑھانے کے لئے بولی زیادہ نہ دو اور شہری، دیہاتی (کا دلال بن

㉟ ضعيف سنن ابن ماجه (٢٣٩٣)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٥٢٢)

㊱ صحيح مسلم (٣٧٩٨، ٣٨٠٢)؛ صحيح البخاري (٢١٦٥)

㊲ صحيح البخاري (٢١٥٠)؛ صحيح مسلم (٣٧٩٤)

کر) اس کا سامان فروخت نہ کرے اور فریب دینے کے لئے بکری وغیرہ کا دودھ تھنوں میں نہ روکو۔ جس نے ایسا جانور خرید لیا، اسے دوہنے کے بعد دو صورتوں میں سے جو مناسب معلوم ہو، اسے اختیار کر سکتا ہے۔ اگر وہ اسے پسند آ جائے تو رکھ لے اور اگر پسند نہ آئے تو اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع دے کر واپس کر دے۔

۵۹۶ ⑱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ۔ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَاسَمْرَاءَ⑱

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی، اسے تین دن تک اختیار ہے (چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے)۔ اگر وہ اس کو واپس کرے گا تو اس کے ساتھ غلہ کا ایک صاع واپس کرنا ہوگا، جو گندم نہ ہو۔

خرید وفروخت میں دھوکہ یا خیانت کرنا

۵۹۷ ⑲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَـلًا فَقَالَ: مَاهٰذَا يَاصَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَي يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي⑲

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر غلہ کے ایک ڈھیر پر سے ہوا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو آپؐ کی انگلیوں کو نمی محسوس ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: اے اناج کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تو نے نمی زدہ حصہ کو اناج کے اوپر کیوں نہ ڈال دیا تا کہ خریدار لوگ بھی اسے دیکھ لیتے، جس نے دھوکہ دیا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

خونی رشتہ داروں کو فروخت کرتے ہوئے جدا کرنا

۵۹۸ ⑳ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلِدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ⑳ أُنْظُر: ۷۸۵

حضرت ابو ایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے (فروخت کرتے ہوئے) ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالی، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اس کے پیاروں سے جدا کر دے گا۔

تشریح: اس حدیث سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ جانوروں میں بھی جوڑیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہی فروخت کرنا چاہیے۔

---

⑱ صحیح مسلم (۳۸۱۱، ۳۸۱٤)

⑲ صحیح مسلم (۲۸۰)؛ صحیح سنن ابن ماجه (۱۸۰۹)؛ صحیح سنن الترمذي (۱۰٦۰)

⑳ صحیح سنن الترمذي (۱۰۳۲)

۵۹۹ ⑤١ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ[51] أنظر:۷۸۶

حضرت عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے فروخت کرتے ہوئے لونڈی کو اس کے بیٹے سے الگ کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرمایا اور اس بیع کو فسخ کر دیا۔

۶۰۰ ⑤٢ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيْ قَدِمَ بِسَبْيٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَصَفُّوا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَبْكِي فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ بِيْعَ ابْنِي فِي عَبَسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ لأَبِي أُسَيْدٍ: لَتَرْكَبَنَّ فَلَتَجِيئَنَّ بِهِ كَمَا بِعْتَ بِالثَّمَنِ فَرَكِبَ أَبُو أُسَيْدٍ فَجَاءَ بِهِ[52] أنظر:۷۸۷

حضرت جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ابو اُسید انصاریؓ بحرین سے کچھ قیدی لے کر آئے۔ اُنہیں قطار میں کھڑا کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اُٹھے اور ان پر ایک نگاہ ڈالی۔ دیکھا تو ایک عورت رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے رونے کا سبب پوچھا، تو اس نے کہا: میرے بیٹے کو قبیلہ عبس کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ابو اُسیدؓ سے کہا: سواری پکڑو، جاؤ اور اس کے بیٹے کو لے کر آؤ جس طرح تو نے اسے بیچا ہے۔ ابو اُسید سوار ہوئے اور اس کو لے آئے۔

۶۰۱ ⑤٣ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بْنَتِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَصَابَ سَبْيًا فَجَاءَ بِهِمْ فَاحْتَاجَ إِلَى ظَهْرٍ فَبَاعَ غُلَامًا مِنْهُمْ فَجَائَتْ أُمُّهُ فَرَآهَا النَّبِيُّ ﷺ تَبْكِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِحْتَجْتُ إِلَى بَعْضِ الظَّهْرِ فَبِعْتُ ابْنَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ فَرُدَّهُ أَوْ إِشْتَرِهِ قَالَ فَوَهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ قَالَ: فَكَانَ خَازِنًا لَهُ . قَالَ: وَوُلِدَ لَهُ[53] أُنظُر:۷۸۸

حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زید بن حارثہ کو ایک دستہ دے کر ایک مہم پر روانہ کیا، اس میں اُنہیں کچھ قیدی ہاتھ لگے۔ وہ اُنہیں لا رہے تھے کہ اُنہیں ایک سواری کی ضرورت پیش آ گئی تو اُنھوں نے ان میں سے ایک غلام بیچ دیا۔ جب اس کی ماں آئی تو نبی ﷺ نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے زید سے اس کے رونے کا سبب پوچھا تو اُنھوں نے کہا: مجھے راستے میں ایک سواری کی ضرورت پڑ گئی تھی، لہٰذا میں نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا۔ نبی ﷺ نے ان سے کہا: جاؤ اور اسے واپس لے کر آؤ، (یا) کہا: اسے خرید کر لاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپؐ نے یہ غلام حضرت علیؓ کو ہبہ کر دیا اور یہ حضرت علیؓ کا خزانچی رہا اور بعد میں اس کی اولاد بھی ہوئی۔

۶۰۲ ⑤٤ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمُرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ضَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِأُمِّ ضُمَيْرَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا: مَايُبْكِيْكِ؟ جَائِعَةٌ أَنْتِ؟ قَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ فُرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَايُفَرَّقُ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى الَّذِي عِنْدَهُ ضُمَيْرَةُ فَدَعَاهُ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ بِبِكْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ثُمَّ أَقْرَأَنِي

---

[51] سنن الدارقطني ۳/ ٦٦

[52] السنن الكبرٰي للبيهقي ۹/ ۱۲٦؛ مصنف عبدالرزاق (۱۵۳۱۷)

[53] مصنف عبدالرزاق (۱۵۳۱٦)

كِتَابًا عِنْدَهُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ لأَبِي ضُمَيْرَةَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَهُمْ وَأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ إِنْ أَحَبُّوا أَقَامُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنْ أَحَبُّوْا رَجَعُوْا إِلَى قَوْمِهِمْ فَلاَ يُعْرَضُ لَهُمْ إِلاَّ بِحَقٍّ وَمَنْ لَقِيَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَسْتَوْصِ بِهِمْ خَيْرًا وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ⑬ اُنظر:۷۸۹

حضرت حسین بن عبداللہ بن ضمرہ اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اُم ضمیرہ کے پاس سے گزرے، دیکھا تو وہ رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ کیا بھوک لگی ہے یا کپڑے درکار ہیں؟ کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ بیٹے کی جدائی کے غم میں رو رہی ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں کو بیٹے سے جدا نہ کیا جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بلوایا جس کے پاس ضمیرہ تھا۔ آپؐ نے ضمیرہ کو اس سے ایک اونٹ کے عوض خرید لیا۔ ابن ابوذئب کا بیان ہے کہ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ نے مجھے ایک مکتوبِ نبویؐ پڑھوایا (جس کے الفاظ یہ تھے): ''یہ مکتوب محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ابوضمیرہ اور اس کے خاندان کے نام ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا ہے اور وہ عرب خاندان سے ہیں، ان کا دل چاہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قیام کریں اور اگر وہ اپنی قوم کے پاس جانا پسند کریں تو اُنہیں اجازت ہے۔ ان کے جانے کے درمیان کوئی اَمر ناحق حائل نہ ہو اور جو مسلمان ان سے ملے، وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔'' یہ مکتوب اُبی بن کعبؓ نے لکھا تھا۔

٦٠٣ ⑮ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَبْيٍ فَأَمَرَنِي بِبَيْعِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَبِعْهُمَا جَمِيْعًا وَلاَ تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا ⑮ اُنظر:۷۹۰

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے ان میں سے دو بھائیوں کو بیچنے کا حکم دیا۔ میں نے اُنہیں دو علیحدہ علیحدہ اشخاص کو بیچ دیا۔ نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا: اُنہیں تلاش کرو اور واپس لے لو اور اس کے بعد دونوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا بیچو، ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ نہ کرو۔

٦٠٤ ⑯ عَنْ أَبِي مُوسٰى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الأَخِ وَأَخِيْهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ ⑯ اُنظر:۷۹۱

ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بھائیوں اور باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت

٦٠٥ ⑰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيْهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ⑰

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں شعر وشاعری اور خرید وفروخت کرنے اور لوگوں کا جمعہ کے روز نماز سے پہلے مسجد میں حلقے جما کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

---

⑬ البداية والنهاية ٥/ ٣١٨ ⑮ سنن الدارقطني ٣/ ٦٦؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٥٤

⑯ سنن الدارقطني ٣/ ٦٧؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٥٥؛ ضعيف سنن ابن ماجه (١٥٤)؛ مسند أحمد ٥/ ٨

⑰ صحيح سنن الترمذي (٢٦٥)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٦٠٧)؛ ارواء الغليل ٧/ ٣٦٣؛ صحيح سنن أبي داود (٩٩١)؛

لونڈی کو استبراءِ رحم سے پہلے فروخت کر دینا

٦٠٦ ⑱ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُوبَكْرٍ جَارِيَةً أَعْجَمِيَّةً مِنْ رَجُلٍ قَدْ كَانَ أَصَابَهَا فَحَمَلَتْ لَهُ فَأَرَادَ أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَطَأَهَا فَحَامَلَتْ عَلَيْهِ وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ حَامِلًا فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهَا حَفِظَتْ فَحَفِظَ اللهُ لَهَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا انْتَجَعَ بِذَلِكَ الْمُنْتَجَعِ فَلَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللهِ قَالَ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَاحِبِهَا[58]

حضرت غیلان بن انس بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے کسی شخص سے ایک عجمی لونڈی خریدی، جبکہ وہ شخص اس سے وطی کر چکا تھا جس سے وہ حاملہ ہو گئی تھی۔ ابوبکرؓ نے اس سے وطی کرنا چاہی تو اس نے منہ پھیر لیا اور ان کو بتایا کہ وہ حاملہ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنی حفاظت کی تو اللہ نے اس کی حفاظت کا سامان کر دیا۔ جب کوئی اس کھیتی اور چراگاہ سے اولاد کا خواہاں ہو تو اللہ اس کی مرضی کا پابند نہیں ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے وہ لونڈی اس کے مالک کو واپس کر دی۔

٦٠٧ ⑲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيرِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَصَابَ وَلِيدَةً لَهُ سَوْدَاءَ فَعَزَلَهَا ثُمَّ بَاعَهَا فَانْطَلَقَ بِهَا سَيِّدُهَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَرَادَهَا فَامْتَنَعَتْ مِنْهُ فَإِذَا هُوَ بِرَاعِي غَنَمٍ فَدَعَاهُ فَرَاطَنَهَا فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ سَيِّدُهَا قَالَتْ إِنِّي حَمَلْتُ مِنْ سَيِّدِي الَّذِي كَانَ قَبْلَ هَذَا وَإِنَّ فِي دِيْنِي لَا يُصِيبُنِي رَجُلٌ فِي حَمْلٍ مِنْ آخَرِ فَكَتَبَ سَيِّدُهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَكَانَ مَجْلِسُهُمُ الْحَجَرُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ جَائَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَجْلِسِي هَذَا عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّ أَحَدَكُمْ لَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللهِ إِذَا تَنَجَّعَ الْمُنْتَجِعُ وَلَكِنَّهُ ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ*﴾ فَاعْتَرِفْ بِوَلَدِكَ فَكَتَبَ بِذَلِكَ فِيهَا[59]

حضرت عبداللہ بن عمیر بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ نے اپنی ایک سیاہ فام لونڈی سے ہم بستری کی اور عزل کیا۔ پھر اسے ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا، اس کا مالک اس کو لے کر چل دیا۔ راستے میں جب اس نے لونڈی سے وطی کرنا چاہی تو اس نے انکار کر دیا۔ وہاں ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا۔ مالک نے اسے بلایا (اور صورتِ حال سے آگاہ کیا)۔ چرواہے نے اس کی زبان میں بات کر کے اسے سمجھایا کہ یہ تیرا آقا ہے۔ لونڈی نے بتایا کہ میں اس سے پہلے آقا کی طرف سے حاملہ ہوں اور میرے مذہب کی رو سے حالتِ حمل میں کوئی دوسرا شخص اب مجھ سے وطی نہیں کر سکتا۔ مالک نے ابوبکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ کو لکھا اور اس صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ اُنہوں نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا۔ نبی ﷺ نے اس وقت جواب نہیں دیا۔ جب صبح ہوئی اور آپؐ صحابہ کے ساتھ صحن میں تشریف فرما تھے تو آپؐ نے فرمایا: میرے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے اسی مجلس میں جبرائیلؑ یہ پیغام لائے تھے کہ جب

السنن الكبرى للبيهقي ٢/ ٤٤٨؛ مسند أحمد ٢/ ١٧٩

⑱ مصنف عبد الرزاق ٧/ ١٣٤ (١٢٥٢٨) * الشورى ٤٢:٤٩

⑲ مصنف عبد الرزاق (١٢٥٢٧)

کوئی شخص اپنی کھیتی سے اولاد کا طلب گار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مرضی کا پابند نہیں ہے، بلکہ وہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے، اپنے بچے کو تسلیم کرلو، اللہ نے اسے تیرے لئے لکھ دیا تھا۔

جانور کو جانور کے بدلے اُدھار بیچنا

٦٠٨ ⑩ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيئَةً[⑩] ٧٩٨

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جانور کو جانور کے عوض اُدھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٠٩ ⑪ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَابَأْسَ بِالْحَيْوَانِ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَكَرِهَهُ نَسِيْئَةً[⑪] ٧٩٩

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک جانور کو دو کے عوض نقد بیچنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اُدھار بیچنے کو آپ نے مکروہ سمجھا ہے۔

قربانی کے گوشت کو فروخت کرنا

٦١٠ ⑫ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ أَنَّ أَبَاسَعِيْدِ الْخُدَرِي أَتٰى أَهْلَهُ فَوَجَدَ قَصْعَةً مِنْ قَدِيْدِ* الأَضَاحِي فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَهُ فَأَتٰى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ -فِي حَجٍّ- فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ لاَ تَأْكُلُوا الأَضَاحِيَ فَوْقَ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ لِتَسَعَكُمْ وَإِنِّي أُحِلُّهُ لَكُمْ فَكُلُوا مِنْهُ مَاشِئْتُمْ وَلاتَبِيْعُوا لُحُومَ الْهَدْيِ وَالأَضَاحِي فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِجُلُودِهَا وَإِنْ أَطْعَمْتُمْ مِنْ لَحْمِهَا فَكُلُوا إِنْ شِئْتُمْ[⑫] ٨٠٠

حضرت سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ زبید نے مجھے خبر دی کہ ابوسعید خدریؓ اپنے گھر آئے تو اپنے سامنے قربانی کے خشک کیے ہوئے گوشت کے مثل دیکھا تو کھانے سے انکار کردیا۔ پھر قتادہ بن نعمانؓ کے پاس آئے۔ اُنہوں نے ان کو بتایا کہ نبی ﷺ نے حج کے موقع پر کھڑے ہوکر یہ خطبہ ارشاد فرمایا: بے شک پہلے میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ کھانا تاکہ وہ تم سب کو پہنچ جائے۔ اب میں اس کو تمہارے لئے جائز کرتا ہوں۔ پس اسے کھاؤ جب تک چاہو اور حج کی قربانی اور اس کے علاوہ دیگر قربانیوں کا گوشت نہ بیچنا۔ ہاں خود کھاؤ، صدقہ کرو، ان کے چمڑوں سے فائدہ اُٹھاؤ۔ جب تم قربانی کا گوشت دوسروں کو کھلاتے ہوتو وہ تم خود بھی کھا سکتے ہو۔

باغ کے پھل کو کئی سال تک کے لئے فروخت کرنا

٦١١ ⑬ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ ، وَوَضَعَ الْجَوَائِحِ[⑬]

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے درختوں کے پھل کو کئی سالوں کے لئے فروخت کردینے سے منع فرمایا ہے۔

⑩ صحيح سنن أبي داود (٣٣٥٦)؛ سنن ابن ماجه (٢٢٧٠) ⑪ صحيح سنن ابن ماجه (٢٢٧١)

⑫ مسند أحمد ٤/ ١٥ * القديد: من اللحم ما قطع طوالا وملح وجفف في الهواء والشمس (المعجم الوسيط)

⑬ صحيح سنن أبي داود (٣٣٧٤)؛ مسند أحمد ٣/ ٣٠٩؛ صحيح مسلم (١٥٥٤)

تشریح: اور آپ ﷺ نے کسی آفت کی وجہ سے جس قدر پھلوں کو نقصان پہنچا ہے، اس قدر اس کی قیمت کو منہا کر دیا، کیونکہ یہ بیع معدوم ہے، ممکن ہے کسی سال ان کو پھل لگے یا نہ لگے، لیکن کسی آفت طوفان کی وجہ سے ضائع ہو جائے)

پھل پکنے سے پہلے فروخت کرنا

٦١٢ ⑬ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ⑬

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درختوں پر موجود پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ فروخت کنندہ کو بھی اور خریدار کو بھی۔

٦١٣ ⑮ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَذَا النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدَّمَانُ، أَصَابَهُ مَرَضٌ، أَصَابَهُ قِشَامٌ، عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ فَأَمَّا لاَ فَلاَ تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلاَحُ الثَّمَرِ كَالْمَشْوَرَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومِهِمْ⑮

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ دورِ رسالتؐ میں لوگ درختوں پر موجود پھلوں کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ جب وہ پھل توڑ لیتے اور تقاضا کرنے والے آموجود ہوتے تو خریدار کہتا: اس پھل کا گابھا (پیوند) سیاہ اور خراب پڑ گیا ہے، اس کو بیماری لاحق ہوگئی، یہ ٹھٹھر گیا۔ اس طرح کی آفتوں کا ذکر کرتے اور جھگڑا کرتے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح کے بہت سے جھگڑے آنے لگے تو آپؐ نے فرمایا: اگر تم جھگڑوں سے باز نہیں آتے تو ایسا کرو جب تک پھل پک نہ جائے، اس کو مت بیچو۔ آپ ﷺ ان کے بکثرت جھگڑوں کی وجہ سے بطورِ مشورہ کے یہ فرمایا تھا۔

'جو' کو گندم کے ساتھ ملا کر کے بیچنا

٦١٤ ⑯ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا مَلْغُوثًا فِيْهِ شَعِيْرٌ فَقَالَ: اِعْزِلْ هٰذَا مِنْ هٰذَا، وَهٰذَا مِنْ هٰذَا ثُمَّ بِعْ هَذَا كَيْفَ شِئْتَ، ثُمَّ بِعْ ذَا كَيْفَ شِئْتَ فَإِنَّهُ لَيْسَ فِي دِيْنِنَا غِشٌّ⑯

حضرت سلمان بن موسی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا جس میں جو ملے ہوئے تھے۔ آپؐ نے دیکھ کر فرمایا: اس کو اس سے الگ کرو، اس کے بعد جسے چاہو بیچو۔ ہمارے دین میں ملاوٹ کرنا جائز نہیں ہے۔

'اُمِّ ولد'☆ کی بیع

٦١٥ ⑰ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَوْصٰى إِلَيْهِ وَكَانَ مِمَّا تَرَكَ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ، وَامْرَأَةٌ حُرَّةٌ فَوَقَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ أُمِّ الْوَلَدِ بَعْضُ الشَّيْءِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا الْحُرَّةُ لَتُبَاعِنَّ رَقَبَتُكِ يَا لُكَعُ! فَرَفَعَ ذٰلِكَ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى

⑬ صحيح البخاري (٢١٩٤، ٢١٩٦) ⑮ صحيح البخاري (٢١٩٣)

⑯ مصنف ابن أبي شيبة ٦/ ١٩٥؛ مراسيل أبي داود (٢٠)؛ لسان العرب ٢/ ٤٦

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لاتُبَاعُ ، وَأَمَرَ بِهَا فَأُعْتِقَتْ ⑥٥

حضرت خوات بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت اس کو وصیت کی اور اس نے پیچھے ایک اُمّ ولد اور ایک آزاد عورت (بیوی) چھوڑی تھی۔ پھر اُمّ ولد اور آزاد عورت کے درمیان کچھ نزاع ہوگیا۔ آزاد عورت نے اس کی طرف پیغام بھیجا: اے کمینی عورت! تیری گردن کو فروخت کردیا جائے گا۔ خوات بن جبیرؓ نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں پیش کیا۔ آپؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: اس کو فروخت نہیں کیا جاسکتا، پھر آپؐ کے حکم سے اسے آزاد کردیا گیا۔

٦١٦ ⑥٨ عَنْ سَلامَةَ بِنْتِ مَعْقَلٍ قَالَتْ كُنْتُ لِلْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو فَمَاتَ وَلِي مِنْهُ غُلَامٌ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ الآنَ تُبَاعِيْنَ فِي دَيْنِهِ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَاحِبُ تَرِكَةِ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو؟ فَقَالُوا أَخُوْهُ أَبُو الْيُسْرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لاتَبِيْعُوهَا وَاعْتِقُوهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيْقٍ قَدْ جَائَنِي فَأْتُونِي أُعَوِّضُكُمْ مِنْهَا فَفَعَلُوا ⑥٨

حضرت سلامہ بنتِ معقلؓ بیان کرتی ہیں کہ میں حباب بن عمرو کی لونڈی تھی اور اس سے میرا ایک بیٹا تھا۔ جب وہ فوت ہوگئے تو اس کی بیوی کہنے لگی: اب تجھے اس کے قرض میں فروخت کردیا جائے گا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپؐ سے معاملہ کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حباب بن عمرو کا وارث کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اس کا بھائی ابوالیسر کعب بن عمرو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اس کو مت بیچنا اور اسے آزاد کردو۔ جب تمہیں پتہ چلے کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہے تو میرے پاس آنا، میں وہ تمہیں اس کے بدلے میں دے دوں گا۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

٦١٧ ⑥٩ عن سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِعِتْقِ أُمَّهَاتِ الأَوْلادِ وَلاَ يُجْعَلْنَ فِي الثُّلُثِ وَأَمَرَ أَنْ لاَ يُبْعَنَ فِي الدَّيْنِ ⑥٩

حضرت سعید بن میبّب فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے امّ ولد لونڈیوں کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ انہیں ثلث وصیت میں نہ ڈالا جائے اور یہ بھی حکم دیا کہ قرض کی ادائیگی کرتے ہوئے بھی ان کو فروخت نہ کیا جائے۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

٦١٨ ⑦٠ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِىءٌ فَقِيْلَ لِسَعِيْدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيْدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيْثَ كَانَ يَحْتَكِرُ ⑦٠

حضرت معمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی کرنے والا گناہگار ہے۔ سعید (بن مسیّب جنہوں نے معمرؓ

---

⑥٥ سنن الدارقطني ٤/ ١٣٣؛ مجمع الزوائد ٤/ ٢٤٩؛ المعجم الكبير ٤/ ٢٤٣؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ١٠/ ٣٤٥

⑥٨ السنن الكبرىٰ للبيهقي ١٠/ ٣٤٥؛ ضعيف سنن أبي داود (٨٥١)؛ مسند أحمد ٦/ ٣٦٠؛ المعجم الكبير ٤/ ٥٢

⑥٩ السنن الكبرىٰ للبيهقي ١٠/ ٣٤٤　☆ اُمّ ولد اس لونڈی کو کہا جاتا ہے جس سے مالک کی اولاد پیدا ہوجائے۔

⑦٠ صحيح مسلم (٤٠٩٨)؛ مصنف عبد الرزاق (١٤٨٩٠)

سے اس روایت کو بیان کیا ہے) سے پوچھا گیا: آپ بھی تو ذخیرہ کرتے ہیں۔ سعید نے کہا کہ معمرؓ جو اس حدیث کو بیان کرنے والے ہیں، وہ ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔

٦١٩ ⑪عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَايَحْتَكِرُ إِلاَّ الْخَوَّانُونَ أَيْ الْخَاطِئُونَ الآثِمُونَ⑪

حضرت صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خطا کار و گناہگار کے علاوہ کوئی شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔

٦٢٠ ⑫ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَن يُحْتَكَرَ الطَّعَامُ⑫

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اناج اور غلہ کو ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٢١ ⑬ عَنْ ابن عمر قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اِحْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللهِ وَبَرِءَ اللهُ مِنْهُ وَأَيُّمَا أَهْلُ عَرْصَةٍ أَصْبَحَ فِيهِمْ اَمْرَءٌ جَائِعًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللهِ⑬

حضرت ابن عمرؓ: وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ۴۰ رات تک غلہ ذخیرہ کئے رکھا، وہ اللہ تعالیٰ سے بری اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے۔ اگر ایک حویلی میں رہنے والے لوگوں میں سے کوئی شخص بھوکے ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بری ذمہ ہو جاتا ہے۔

حاکم کے لئے اشیا کے نرخ متعین کرنے کی ممانعت

٦٢٢ ⑭عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: غَلاَ السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ قَدْ غَلاَ السِّعْرُ، فَسَعِّرْ لَنَا . فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسْعِرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَلْقى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلاَ مَالٍ⑭

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ دورِ رسالت میں اشیا کی قیمتیں بڑھ گئیں تو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اشیاء کی قیمتیں بہت بڑھ گئیں ہیں، آپؐ ہمارے لئے اشیاء کی قیمتیں متعین فرما دیجئے تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی اشیا کو مہنگا اور سستا کرتا ہے، وہی رزق عطا کرتا ہے، وہی رزق میں تنگی اور وسعت پیدا کرتا ہے۔ میری آرزو ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ کوئی شخص جان و مال کے سلسلہ میں مجھ سے کسی ظلم کے بدلہ کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

⑪ مصنف عبد الرزاق (١٤٨٩١)

⑫ المستدرك للحاكم ٢/ ١١

⑬ المستدرك للحاكم ٢/ ١١

⑭ صحيح سنن ابن ماجه (١٧٨٧)؛ مسند أحمد ٣/ ٢٨٦ ، ١٥٦؛ صحيح سنن أبي داود (٣٤٥١)

❸ بیع میں جائز اُمور

بیع جزاف یعنی غلہ، جانور یا زمین اور کپڑے کو اس طرح بیچنا کہ اس کا وزن، تعداد اور پیمائش نا معلوم ہو

٦٢٣ ①عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا- يَعْنِي الطَّعَامَ- يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُهُ إِلَى رِحَالِهِمْ①

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دیکھا کہ لوگ غلہ کا ایک ڈھیر جس کا وزن معلوم نہیں ہوتا تھا کی خرید وفروخت کرتے۔ البتہ اس بات پر پابندی عائد تھی کہ وہ اس غلہ کے ڈھیر کو خرید کر اپنے ٹھکانوں پر لانے سے پہلے اسے بیچ دیں۔

ایک غلام کو دو غلاموں کے عوض خریدنا

٦٢٤ ②عَن جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ؟②

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کی۔ آپ کو اس کے غلام ہونے کا علم نہیں تھا۔ پس اس کا مالک آیا اور اسے واپس لے جانا چاہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مجھے بیچ دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ غلام دو سیاہ غلاموں کے عوض خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ بیعت لینے سے قبل یہ پوچھ لیا کرتے تھے کہ آیا وہ غلام تو نہیں ہے؟

آقا کا بوقتِ ضرورت مدبر غلام کو فروخت کرنا

٦٢٥ ③عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُه فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّي؟فَاشْتَرَاهُ نُعَيمُ بْنُ النَّحَامِ بِثَمَانِ مِأَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ عَبْدًا قِبْطِيًا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ③

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی اس نے اپنے ایک غلام سے کہہ دیا تھا کہ میری موت کے بعد تو آزاد ہے، اور اس کا کل سرمایہ یہی غلام تھا۔ یہ بات جب نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو اس غلام کو مجھ سے خریدتا ہے؟ نعیم بن عبداللہ نے آپ ﷺ سے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ میں نے جابرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ غلام قبطی تھا، پہلے ہی سال مر گیا تھا۔

مالدار غلام کا مال، اس کے مالک کا

٦٢٦ ④عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ مَالَهُ

---

① صحيح البخاري (٢١٣٧)

② صحيح مسلم (٤٠٨٩)؛ صحيح سنن الترمذي (٩٩٣)

③ صحيح البخاري (٦٧١٦)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٣٤٨)؛ صحيح سنن النسائي (٥٠٠٨)

فَيَكُونَ لَهُ [۷۸] اُنظر:۷۸۲

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے کوئی غلام آزاد کیا جو کہ سرمائے والا تھا تو اس کا مال اسی کی ملکیت قرار پائے گا۔ ہاں البتہ اگر آقا آزاد کرتے ہوئے یہ شرط طے کرلے کہ مال میرا ہوگا تو اس صورت میں مال آقا کا ہوگا۔

٦٢٧ [۷۹]عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ لَهُ: يَا عُمَيْرُ إِنِّي أَعْتِقُكَ عِتْقًا هَنِيئًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلَامًا وَلَمْ يُسَمِّ مَالَهُ فَالْمَالُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي مَا مَالُكَ؟ [۷۹] اُنظر:۷۸۳

حضرت اسحٰق بن ابراہیم اپنے دادا عمیر...... جو عبداللہ بن مسعودؓ کے آزاد کردہ غلام تھے...... سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے ان سے کہا: اے عمیر، مبارک ہو! میں تجھے آزاد کررہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی غلام آزاد کیا اور اس کے مال کا ذکر نہ کیا تو وہ مال غلام کا ہوگا، لہٰذا مجھے بتاؤ تمہارا مال کیا ہے؟

٦٢٨ [۸۰]عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ [۸۰] اُنظر:۷۸٤

حضرت سالم بن عبداللہؒ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا غلام بیچا جو سرمائے والا تھا تو اس کا سرمایہ بیچنے والے کا ہوگا۔ البتہ اگر خریدنے ساتھ سرمایہ کی شرط کرلے تو اس صورت میں سرمایہ خریدنے والے کو ملے گا اور جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت خریدا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا، ہاں اگر خریدنے والا پھل کی شرط طے کرلے تو پھل خریدنے والے کو ملے گا۔

خرید وفروخت میں کوئی شرط عائد کرنا

٦٢٩ [۸۱]عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلُهُ ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِأُوْقِيَةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِأُوْقِيَةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حِمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ: مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ [۸۱] اُنظر:٦٣٠

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر سفر کررہا تھے جو تھک چکا تھا تو نبی ﷺ نے اسے مارا اور اس کے لئے دُعا کی، وہ اس طرح تیزی چلنے لگا کہ اس سے پہلے ایسی تیز رفتاری سے نہیں چلتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اونٹ ایک اوقیہ چاندی کے عوض بیچ دو۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے دوبارہ یہی فرمایا، چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ ﷺ کو اس شرط پر فروخت کردیا کہ اپنے اہل

[۷۸] صحيح سنن ابن ماجه (٢٥٢٩)

[۷۹] ضعيف سنن ابن ماجه (٥٥٠)؛ إرواء الغليل (١٧٤٨)

[۸۰] صحيح سنن أبي داود (٣٤٣٣)

[۸۱] صحيح البخاري (٢٧١٨، ٢٩٦٧)؛ صحيح مسلم (٤٠٧٦، ٤٠٧٧)

خانہ تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں آپ کے پاس اونٹ لے آیا اور آپ نے اس کی نقد قیمت مجھے ادا کردی۔ وہ رقم وصول کر کے میں واپس آ گیا۔ آپؐ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا: میں نے تیرا اونٹ اپنے پاس نہیں رکھنا؟ اپنا اونٹ لے لو اور رقم بھی اپنے پاس رکھو، یہ سب تیرا مال ہے۔

قیمت ادا کر کے شئے کو حاصل نہ کرنے کا جواز

۶۳۰ ⑧عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَقَالَ لِي: أَتَبِيعُ نَاضِحَكَ هَذَا؟ بِدِينَارٍ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ. قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! هُوَ نَاضِحُكُمْ إِذَا أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ فَتَبِيعُهُ بِدِيْنَارَيْنِ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ. قَالَ فَمَازَالَ يَزِيْدُنِي دِينَارًا دِينَارًا وَيَقُوْلُ: مَكَانَ كُلِّ دِينَارٍ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ حَتَّى بَلَغَ عِشْرِينَ دِينَارًا فَلَمَّا أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ أَخَذْتُ بِرَأْسِ النَّاضِحِ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَابِلَالُ! أَعْطِهِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ عِشْرِيْنَ دِينَارًا وَقَالَ: إِنْطَلِقْ بِنَاضِحِكَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِكَ⑧

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اپنا یہ اونٹ ایک دینار کے عوض بیچو گے؟ اللہ تیرے گناہوں کو معاف کرے! میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ وہ اونٹ آپ کا ہے، لیکن مدینہ پہنچنے کے بعد، آپؐ نے فرمایا: چلو دو دینار میں بیچو گے؟ اللہ تجھے معاف کرے، جابرؓ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ اسی طرح ایک ایک دینار بڑھاتے رہے اور ساتھ ساتھ یہ دُعا بھی کرتے رہے: اللہ تجھے معاف کرے! یہاں تک کہ بیس دینار تک پہنچ گئے۔ چنانچہ جب میں مدینہ منورہ پہنچ گیا تو میں نے اونٹ کی نکیل تھامی اور اسے لے جا کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؐ نے بلالؓ سے فرمایا: بلالؓ اسے مالِ غنیمت (کے خمس) سے بیس دینار دے دو۔ اور (جابرؓ سے) فرمایا: اپنا اونٹ بھی پکڑ لو اور اپنے گھر والوں کے پاس لے جاؤ۔

نیلامی کا جواز

۶۳۱ ⑧عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَقَالَ: أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ، وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ: ائْتِنِي بِهِمَا فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ؟ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخِذُهُمَا بِدِرْهَمٍ، قَالَ: مَنْ يَزِيْدُ عَلَى دِرْهَمٍ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخِذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الأَنْصَارِيَّ وَقَالَ: اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ. فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ

⑧ صحيح سنن ابن ماجه (۱۷۹۱)

مُوْجِعٍ ⑧٣

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کے سامنے دستِ سوال دراز کیا۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تیرے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: کیوں نہیں، ایک ٹاٹ ہے، آدھا نیچے بچھا لیتے ہیں اور آدھا اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور یہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ، وہ گیا اور دونوں چیزیں نبیؐ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ آپؐ نے ان دونوں کو ہاتھ میں پکڑا اور فرمایا: کون ہے جو یہ دونوں چیزیں خرید لے؟ ایک شخص نے کہا: (اے اللہ کے رسول ﷺ) میں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے۔ آپؐ نے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا: تب ایک شخص نے کہا: (یارسول اللہ ﷺ) میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔ آپؐ نے دو درہم لئے اور اس انصاری کو دے کر کہا: جاؤ ایک درہم سے کھانا خرید کر گھر والوں کو دے دو اور دوسرے سے کلہاڑا خرید کر میرے پاس لے آؤ (کچھ دیر بعد) وہ کلہاڑا لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس میں لکڑی کا دستہ ٹھونکا اور انصاری سے کہا: جاؤ اس سے لکڑیاں کاٹو اور لے جا کر بازار میں بیچو اور پندرہ دن تک میں تجھے نہ (مانگتا) دیکھوں۔ آدمی (جنگل کی طرف) چلا گیا وہ (روز) لکڑیاں کاٹتا اور انہیں لے جا کر (بازار میں) بیچ دیتا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو اس نے دس درہم کما لئے تھے۔ وہ گیا اور کچھ درہموں سے اناج خرید لیا اور کچھ سے کپڑا۔ پھر آپؐ نے (اسے مخاطب کر کے) فرمایا: یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو روزِ قیامت آئے اور یہ سوال تیرے پیشانی پر داغ بنا ہوا ہو۔ سوائے تین لوگوں کے کسی کے لئے دستِ سوال دراز کرنا جائز نہیں: ① رسوا کن فاقہ مستی کا مارا ہوا ② قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ③ دردانگیز کاری زخم کھایا ہوا۔

اپنا مسروقہ مال اصل قیمت پر خریدنا

٦٣٢ ⑧٤عَن أُسَيدِ بْنِ حُضَيرِ بنِ سَمَاكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضٰى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَهَا فِي يَدِ رَجُلٍ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَإِنْ شَاءَ إِتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضٰى بِذٰلِكَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ⑧٤

اسید بن حضیر بن سماکؓ (وہ بیان کرتے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مال کا مالک اسے پالے ایسے شخص کے پاس، جس پر چوری کا الزام نہیں ہے اگر چاہے تو اس سے اتنی ہی رقم دے کر وہ سامان لے لے، جتنے میں اس نے (چور سے) وہ سامان خریدا تھا، اور اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ حضرت ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ نے بھی اس بارے میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

٦٣٣ ⑧٥عَن أَبِي لُبَابَةَ الأَسْلَمِي أَنَّ نَاقَةً لَهُ مِنْ تَلاوَةٍ سُرِقَتْ فَوَجَدَتُّهَا عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَقُلْتُ لَهُ نَاقَتِي وَأَنَا أُقِيمُ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةَ فَأَقَمْتُ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَقَامَ الأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ اشْتَرَاهَا بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْ مُشْرِكٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَاشِئْتَ يَا أَبَا لُبَابَةَ إِنْ شِئْتَ دَفَعْتَ إِلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ وَأَخَذْتَ

---

⑧٣ ضعيف سنن أبي داود ٢/ ١٢٠؛ (١٦٤١)؛ إرواء الغليل (١٢٨٩) (ضعيف)؛ سنن ابن ماجه (٢١٩٨)؛ ضعيف سنن ابن ماجه (٤٧٨)؛ مشكوة المصابيح (٢٨٧٣)

⑧٤ صحيح سنن النسائي (٤٣٦٤)؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٣٦

الرَّاحِلَةَ وَإِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ عَنْهَا قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ مَاعِنْدِيْ مَا أُعْطِيْهِ الْيَوْمَ وَلَكِنْ سَيَأْتِيْنِي تَمْرٌ إِلَى الصِّرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَاكَ إِلَيْهِ ⑧٥

ابولبابہ اسلمیؓ بتاتے ہیں کہ ان کی ایک اونٹنی جو اس کے پاس پیدا ہوئی اور پلی بڑھی تھی، ایک دن چوری ہوگئی۔ (وہ کہتے ہیں) کہ میں نے اسے ایک انصاری کے پاس دیکھا اور اس سے کہا: یہ اونٹنی تو میری ہے اور میں اس پر گواہ پیش کرسکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گواہ پیش کر کے اپنے دعویٰ کو ثابت کردیا۔ لیکن اس انصاری نے بھی دلیل (گواہ وغیرہ) سے ثابت کردیا کہ اس نے یہ اونٹنی طائف کے ایک مشرک سے اٹھارہ (دینار) میں خریدی تھی۔ یہ مقدمہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ہاں ابولبابہؓ! یہ بتاؤ اب کیا چاہتے ہو؟ اگر چاہو تو اسے اٹھارہ (دینار) ادا کردو اور اپنی سواری (اونٹنی) پکڑلو، ورنہ اس کا راستہ چھوڑ دو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آج میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے جو میں اس کو دے دوں، ہاں البتہ کھجوروں کی کٹائی تک میرے پاس کھجور آجائے گی (تو میں مطلوبہ رقم ادا کردوں گا۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ اونٹنی اُس (انصاری) کی ہی ہے۔

٦٣٤ ⑧٦عَنْ أُسَيدِ بْنِ حُضَيرِ الأنْصَارِيْ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ أَيَّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ إِلَيَّ فَكَتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَ ﷺ قَضٰى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي إِبْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِيْ سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي إِلَى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلاَ أُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلٰكِنْ أَقْضِيْ فِيْمَا وُلِّيْتُ عَلَيْكُمَا فَأَنْفِذْ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ. فَقُلْتُ لاَ أَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ ⑧٧

اسید بن حضیر انصاری (امیر معاویہؓ کے عہد میں) یمامہ کے گورنر تھے۔ اور مروان نے انہیں لکھا کہ معاویہؓ نے مجھے لکھا ہے کہ جس شخص کا مال چوری ہوجائے، وہ جہاں بھی اسے پالے، وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (اسیدؓ کہتے ہیں کہ) جب مروان نے یہ بات مجھے لکھ بھیجی تو میں نے جواب میں مروان کو لکھا کہ اس بارے میں نبی ﷺ نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ وہ شخص جس نے اس چیز کو چور سے خریدا ہے، اگر اس پر چوری کا الزام نہ ہو (یعنی وہ معتبر ہو) تو اس چیز کے مالک کو اختیار ہے کہ وہ اس کی قیمت (اتنی قیمت جتنے میں اس نے چور سے خریدی ہے) دے کر، وہ چیز لے لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے اور اسی کے مطابق، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ نے فیصلہ کیا۔ میرا (اسید) یہ جواب جب مروان نے معاویہؓ کو لکھ بھیجا تو جواب میں معاویہؓ نے مروان کو لکھا: اسیدؓ اور تم میرے خلاف فیصلہ نہیں کرسکتے، اس امر کے بارے میں جس میں مجھے والی بنایا گیا ہے۔ لیکن میں تم پر فیصلہ کرسکتا ہوں، لہٰذا میں نے جو تجھے حکم دیا ہے اس کو نافذ کرو۔ مروان نے معاویہؓ کا یہ خط مجھے بھیج دیا، میں نے کہا: میں جب تک گورنر ہوں کبھی معاویہؓ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا۔

---

⑧٥ مجمع الزوائد ٤/ ١٧٤

⑧٦ صحيح سنن النسائي (٤٣٦٥)

❷ بیع فسخ کرنے کا اختیار کب؟

قیمت کے تعین پر فروخت کنندہ سے قسم لینا اور خریدار کو اختیار دینا

٦٣٥ ⑧⑦عَن عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيرٍ قَالَ: حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَتَاهُ رَجُلاَنِ يَتَبَايَعَانِ سِلْعَةً فَقَالَ هٰذَا: أَخَذْتُ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ هٰذَا: بِعْتُ بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أَبُوعُبَيْدَةَ أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُتِيَ فِي مِثْلِ هٰذَا فَأَمَرَ بِالْبَائِعِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يُخَيَّرُ الْمُبْتَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ⑧⑦

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ان کے پاس دو آدمی کچھ سامان کا سودا کر رہے تھے۔ایک کہتا تھا: میں نے یہ سامان اتنے میں خریدا ہے، جبکہ دوسرا کہتا تھا: میں نے اتنے میں بیچا ہے۔تو ابوعبیدہ نے کہا: عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس اس طرح کا ایک مقدمہ آیا تھا۔انہوں نے کہا تھا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔آپؐ کے پاس اسی طرح کا ایک مقدمہ آیا تو آپؐ کے حکم سے فروخت کنندہ سے قسم لی گئی۔پھر خریدار کو اختیار دیا گیا کہ وہ چاہے تو اس چیز کو اپنے پاس رکھ لے چاہے تو واپس کر دے۔

تشریح: معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ میں خریدار اور فروخت کنندہ کا آپس میں قیمت کے تعین پر اختلاف ہو گیا تھا، اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے فروخت کنندہ کے قسم کھانے پر قیمت کو متعین کر دیا۔

٦٣٦ ⑧⑧عن عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: اشْتَرَى الأَشْعَثُ رَقِيْقًا مِنْ رَقِيْقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بِعِشْرِيْنَ الْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ إِلَيْهِ فِى ثَمَنِهِمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشْرَةِ آلاَفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا اخْتَلَفَ البَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَايَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارِكَانِ⑧⑧

عبدالرحمن بن قیس بن محمد بن اشعث عن ابیہ عن جدہ، بیان کرتے ہیں کہ اشعث نے چند غلام عبداللہ (بن مسعودؓ) سے بیس ہزار میں خریدے جو انہیں مالِ خمس میں سے ملے تھے۔عبداللہ نے اُنہیں اونٹوں کی قیمت کے بارے میں پیغام بھیجا۔اشعث نے کہا: میں نے دس ہزار میں خریدے ہیں۔عبداللہ نے کہا: اچھا تم کسی شخص کو تجویز کرو جو ہمارے درمیان فیصلہ کرے۔اشعث نے کہا کہ تم ہی میرے اور اپنی ذات کے درمیان فیصلہ کر دو۔عبداللہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان نزاع ہو جائے اور دونوں کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو جو بات صاحبِ مال کہے وہی خریدار کو تسلیم کرنا ہو گا یا پھر دونوں مل کر بیع فسخ کر دیں۔

---

⑧⑦ مسند أحمد (٤٤٤٢)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/ ٣٣٢، ٣٣٣

⑧⑧ صحيح سنن أبي داود (٢٩٩٧)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٧٧٩)

کسی عیب کی بنا پر فروخت شدہ چیز کو واپس کرنا

٦٣٧ ⑲ عَن عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلامًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَاشَاءَ اللهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّهُ عَلَيهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللهِ قَدْ اِسْتَغَلَّ غُلامِي فَقَالَ رَسُولُ الله ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ[89]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ (اس میں ایک عیب اور نقص تھا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ چنانچہ وہ اس سے فائدہ اُٹھاتا رہا اور) جب تک اللہ نے چاہا، وہ اس کے پاس رہا۔ پھر ایک دن اس نے وہ عیب اس میں دیکھ لیا تو وہ اپنا یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا۔ آپ ﷺ نے وہ غلام فروخت کنندہ کو واپس کر دیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے میرے غلام سے فائدہ اُٹھایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فائدہ ضمانت و کفالت کی بنیاد پر ہے۔

٦٣٨ ⑳ عَن عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَّ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضَمَانِهِ[90]

عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا: غلام سے لی ہوئی خدمت یا فائدہ اس کی کفالت و ضمانت کا بدلہ ہے۔

تشریح: اس فیصلہ سے پتہ یہ چلا کہ خریدار نے جب تک غلام سے استفادہ کیا، اس وقت تک اس کا معاوضہ دینے کا وہ ذمہ دار ہے۔ البتہ بعد میں عیب نکلنے کی بنا پر چاہے تو وہ اسے واپس کر سکتا ہے۔

بدکنے یا لوٹ جانیوالے اونٹ کی بیع کے فسخ کا جواز

٦٣٩ ㉑ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِبَشِيرِ الصَّغِيرِ مَقْعَدٌ لا يَكَادُ يُخْطِئُهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَفَقَدَهُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا عَادَ إِلَى مَقْعَدِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا بَشِيرُ! لَمْ أَرَكَ مُنْذُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ؟ فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي اِبْتَعْتُ بَعِيرًا مِنْ فُلانٍ فَمَكَثَ عِنْدِي ثُمَّ شَرَدَ، فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّي قَالَ فَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذَاكَ؟ قَالَ: لاَ وَلَكِنْ قَبِلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الشَّرُوْدَ يُرَدُّ مِنْهُ[91]

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ بشیر غفاریؓ ایک مخصوص جگہ پر بیٹھتے اور کبھی ناغہ نہ کرتے۔ ایک دفعہ تین دن تک آپؐ نے اسے غیر موجود پایا۔ تین دن بعد جب وہ اپنی جگہ پر واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تین دن تک نظر نہیں آئے؟ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ واقعہ یہ ہوا کہ میں نے فلاں شخص سے ایک اونٹ خریدا۔ وہ میرے پاس چند دن رہا، پھر بھاگ گیا۔ میں اسے واپس لایا اور مالک کو واپس لوٹا دیا تو اس نے واپس کر لیا۔ آپؐ نے پوچھا: کیا اس نے اس کی شرط لگائی تھی؟ اس نے کہا: نہیں، شرط تو نہیں لگائی تھی۔ البتہ اس نے واپس کر لیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ بھاگ جانے والا اونٹ واپس کیا جا سکتا ہے۔

---

⑲ سنن أبي داود (حسن) (٣٥١٠)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/ ٣٢٢

⑳ سنن ابن ماجه (٢٢٤٢) 'حسن'

㉑ سنن الدارقطني ٣/ ٢٣

٦٤٠ ⑨٢ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ قَالَ أَيُّوبُ: وَفَسَّرَ يَحْيٰى بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ إِنَّ مِنَ الْغَرَرِ ضَرْبَةُ الْغَائِصِ وَبَيْعُ الْغَرَرِ الْعَبْدِ الآبِقِ وَبَيْعُ الْبَعِيْرِ الشَّارِدِ وَبَيْعُ الْغَرَرِ مَا فِي بُطُونِ الأنْعَامِ وَبَيْعِ الْغَرَرِ تُرَابُ الْمَعَادِنِ وَبَيْعُ الْغَرَرِ مَا فِي ضُرُوعِ الأنْعَامِ إِلاَّ بِكَيْلٍ ⑨٢

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ ایوبؒ کہتے ہیں: یحییٰ نے 'بیع غرر' کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ یہ بھی بیع غرر کی ایک قسم ہے کہ ایک غوطہ خور کسی سے کہتا ہے کہ ایک غوطہ کے نتیجہ میں جو مچھلی یا جواہرات وغیرہ نکلیں گے وہ اتنی قیمت میں تیرے۔ اسی طرح بھگوڑے غلام اور فرار ہو جانے والے اونٹ کی بیع بھی بیع غرر کی قسم ہے۔ اسی طرح چوپائیوں کے پیٹ میں موجود بچے کی بیع بھی بیع غرر ہے۔ اور معدنیات کی کانوں کی مٹی کی بیع بھی بیع غرر ہے، اسی طرح چوپائیوں کے تھنوں میں موجود دودھ کی بیع بھی بیع غرر ہے، ہاں اگر بعد میں ماپ کر کے اس کی مقدار معلوم کر لی جائے تو درست ہے۔

٦٤١ ⑨٣ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَنَّهُ قَضٰى فِي مُكَاتَبٍ اُشْتُرِيَ مَا عَلَيْهِ بِعَرُوضٍ فَجَعَلَ الْمُكَاتَبَ أَوْلَى بِنَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: مَنِ ابْتَاعَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ فَصَاحِبُ الدَّيْنِ أَوْلَى بِهِ إِذَا أَدَّى مِثْلَ الَّذِي أَدَّى صَاحِبُهُ. أَثَرُ الزُّهَرِي قَالَ: لَمْ أَرَ الْقُضَاةَ إِلاَّ يَقْضُونَ مَنْ اشْتَرٰى عَلَى رَجُلٍ دَيْنًا فَصَاحِبُ الدَّيْنِ أَوْلَى بِهِ ⑨٣

حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں جو خود بعض سامان ادا کرنے کا مقروض ہے، یہ فیصلہ فرمایا کہ وہی (مکاتب) غلام اس قرض کو ادا کرنے کا پابند ہے (بجائے خریدار کے)۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے (اپنے) قرض کا ذمہ دار کسی (دوسرے) شخص کو بنایا تو اصل قرضدار سے اس کی ادائیگی اس وقت تک موقوف نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اگلا شخص اس کی ادائیگی نہ کر دے۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے قاضیوں کو یہی فیصلہ کرتے ہوئے پایا ہے کہ وہ جس شخص نے کسی دوسرے کو قرض کا ذمہ دار بنایا تو اصل قرضدار پر بدستور اس کا ذمہ برقرار رہے گا، (ساقط نہیں ہوگا)۔

کوئی عیب ملنے پر معاہدۂ بیع خریدار کی رضامندی پر موقوف

٦٤٢ ⑨٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرٰى إِبِلًا هِيمًا مِنْ شَرِيْكِ النَّوَاسِ فَوَجَدَ بِهَا شَيْئًا فَقَالَ: رَضِيْنَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لاَ عَدْوٰى ⑨٤

حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں ہے کہ انہوں نے نواس کے حصہ دار (پارٹنر) سے پیاس کا مریض ایک اونٹ خریدا۔ پھر جب انہیں اس کا یہ عیب معلوم ہوا تو فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اس فیصلے پر راضی ہیں کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی۔

---

⑨٢ مسند أحمد ١/ ٣٠٢

⑨٣ مصنف عبدالرزاق (١٤٤٣٢، ١٥٧٩١، ١٥٧٩٢)

⑨٤ مسند أبي يعلى الموصلي (٥٦٣١)؛ صحيح البخاري (٢٠٩٩)

پیوند کی ہوئی کھجور کی بیع

٦٤٣ ⑮ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِثَمَرِ النَّخْلِ لِمَنْ أَبَّرَهَا إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ . وَأَنَّ مَالَ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ بَاعَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ⑮

عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کا پھل اس شخص کو دینے کا فیصلہ کیا جس نے اس میں گابھا، پیوند کیا تھا۔ ہاں اگر خریدار بوقت خرید اس کی شرط لگالے تو پھر اسی کو ملے گا۔ اسی طرح غلام کا مال اس کے بیچنے والے کو دینے کا فیصلہ کیا۔ ہاں اگر خریدار بوقت خرید اس کی شرط لگالے تو پھر اسی کو ملے گا۔

٦٤٤ ⑯ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ اِبْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ اِبْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ⑯

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے پیوند کاری کے عمل کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہوگا، البتہ اگر خریدنے والا خریدتے وقت اس کی شرط لگالے اور جس نے کوئی غلام خریدا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، البتہ اگر خریدنے والا اس کی شرط لگالے۔

بیع میں خیارِ مجلس

٦٤٥ ⑰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا ، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ⑰

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی آپس میں سودا کرنے لگیں تو جب تک وہ اکٹھے رہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، ان میں سے ہر ایک کو (سودا فسخ کرنے یا اسے عملی جامہ پہنچانے) کا اختیار ہے یا ایک شخص دوسرے کو اختیار دے دے۔ اگر ایک شخص دوسرے کو اختیار دے، پھر اس پر سودا طے ہو جائے تو سودا پختہ ہو گیا اور اگر سودا طے کرنے کے بعد وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور دونوں میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہ کیا ہو تو بیع پختہ ہو جائے گی۔

٦٤٦ ⑱ عَنْ أَبِي الْوَضِي قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً لَنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغُلَامٍ ثُمَّ أَقَامَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَا مِنَ الْغَدِ حَضَرَ الرَّحِيلُ فَقَامَ إِلَى فَرَسِهِ يَسْرُجُهُ فَنَدِمَ . فَأَتَى الرَّجُلَ وَأَخَذَهُ بِالْبَيْعِ ، فَأَبَى الرَّجُلُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُوبَرْزَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيَا أَبَا بَرْزَةَ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ

⑮ صحيح سنن ابن ماجه (١٧٩٨)

⑯ صحيح مسلم (٣٨٨٢)

⑰ صحيح مسلم (٣٨٣٣)

فَقَالاَ لَهُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ: أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا . قَالَ هِشَامُ بْنُ حِسَانٍ حَدَّثَ جَمِيْلٌ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا [98]

ابو وضی وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ وہاں ہمارے ایک ساتھی نے ایک غلام کے عوض اپنا گھوڑا فروخت کر دیا۔ پھر فروخت کنندہ اور خریدار باقی سارا دن اور رات وہیں رہے۔ اگلے دن صبح کے وقت جب قافلہ کے کوچ کرنے کا وقت آیا تو جس نے گھوڑا بیچا تھا وہ اُٹھا اور اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا اور گھوڑا بیچنے پر نادم ہوا۔ پھر خریدار کے پاس گیا اور اس سے سودا فسخ کرنے کا مطالبہ کیا اس نے گھوڑا واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: چلو صحابی رسول ﷺ ابو برزہؓ سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ پھر وہ دونوں ابو برزہ جو لشکر کی ایک جانب تشریف فرما تھے، کے پاس آئے اور ان سے واقعہ بیان کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: کیا تمہیں پسند ہے کہ میں تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ خریدار اور فروخت کنندہ کو (سودا کے فسخ کرنے یا باقی رکھنے) کا اختیار ہے، تاوقتیکہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ مجھے جمیل نے یہ الفاظ بھی روایت کئے کہ "میرا خیال نہیں کہ تم دونوں ابھی جدا ہوئے ہو۔

خیارِ شرط کی مدت

٦٤٧ [100] عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذِبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِيْ فَرَسٍ بَعْدَ مَا تَبَايَعَا وَكَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَقَالَ لاَ أَرَاكُمَا اِفْتَرَقْتُمَا [99]

حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خریدار و فروخت کنندہ دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور بات صاف کریں تو اس بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بول کر بیع کریں تو اس بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو برزہ اسلمیؓ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک کشتی (سمندری سفر) میں ایک گھوڑے کا سودا کیا۔ بعد میں اسی کشتی میں ہی ان میں اختلاف واقع ہو گیا تو انہوں نے ان شخصوں کو کہا کہ میرا خیال نہیں کہ تم دونوں ابھی جدا ہوئے ہو۔

٦٤٨ [99] عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ بَعِيْرًا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ الْخِيَارَأَرْبَعَةَ أَيَّامٍ فَأَبْطَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْبَيْعَ وَقَالَ الْخِيَارُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ [100]

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی سے اونٹ خریدا اور شرط لگائی کہ چار دن کے اندر مجھے سودا فسخ کرنے یا اسے عملی جامہ پہنانے کا اختیار ہوگا۔ تو نبی ﷺ نے اس سودے کو یہ کہہ کر باطل قرار دیا کہ اختیار کا حق تین دن تک ہے۔

---

[98] صحيح سنن أبي داود (٣٤٥٧)؛ صحيح سنن الترمذي (٩٩٩)؛ سنن الدارقطني ٣/ ٥٦

[99] صحيح سنن الترمذي (١١٤٦)

[100] نصب الراية ٤/ ٨؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٥/ ٢٧٤؛ سنن الدارقطني ٣/ ٥٦

خیارِ عیب کی مدت

٦٤٩ ⑩١ عَن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عُهْدَةُ الرَّقِيْقِ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ ①

عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام یا لونڈی کے عیب کی ضمانت تین دن تک ہے۔

خرید وفروخت میں عموماً دھوکہ کھانے والے کو لکھنے اور صراحت کر دینے کی ہدایت

٦٥٠ ⑩٢ عَن ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَخِلابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ ②

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص خرید وفروخت میں اکثر دھوکہ کھا جایا کرتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ کوئی فریب اور دھوکہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب وہ کوئی سودا کرتے تو کہتے (کہ کوئی فریب نہیں ہوگا)

٦٥١ ⑩٣ عَن عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ: أَلاَ أَقْرَأُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ قُلْتُ: بَلىٰ. فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً ـ لاَدَاءَ وَلاَ غَائِلَةَ وَلاَخُبْثَةَ، بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ ③

عبدالمجید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھے عداء بن خالد بن ہودہؓ نے کہا: کیا میں تمہیں وہ تحریر نہ پڑھواؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے لکھی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پڑھوائے۔ چنانچہ اُنہوں نے میرے سامنے ایک تحریر رکھی: یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا جو عداء بن خالد بن ہودہ نے رسول اللہ ﷺ سے خریدی۔ اس نے آپ ﷺ سے غلام یا لونڈی خریدا ہے، اس شرط پر کہ نہ وہ بیمار ہو اور نہ چوری کا ہو اور نہ وہ ایسے لوگوں میں ہو جن کو غلام بنانا درست نہیں ہے۔ یہ سودا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے ہے۔

آفات کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان کے بعد طے شدہ قیمت پر اصرار نہ کرنا

٦٥٢ ⑩٤ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيْكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلاَ يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ ④

جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے، پھر (توڑنے سے قبل ہی) کوئی آفت اس کو تباہ کر دے تو تیرے لئے اس سے کچھ بھی وصول کرنا حلال نہیں۔ تو ناحق اپنے بھائی کا مال کیسے لے سکتا ہے؟

---

① ضعيف سنن أبي داود (٧٥٥، ٧٥٦)

② صحيح البخاري (٢٤١٤)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٠٧، ١٩٠٦)

③ صحيح سنن الترمذي (٩٧٢)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٨٢٤)

④ صحيح مسلم (٣٩٥٢)

٦٥٣ ⑩⑤ عَن جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ ⑤

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آفات کی وجہ سے پھلوں کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کا حکم دیا ہے۔ (مراد جس قدر پھل ضائع ہوگئے ہیں، اتنی قیمت خریدار سے وصول نہ کی جائے)

٦٥٤ ⑩⑥ عَن أَبِي سَعِيدِ الْخُدَرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلاَّ ذَلِكَ ⑥ انظر: ٦٧٥، ٨٢٧

ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک شخص کو کسی آفت کے باعث پھلوں میں بہت گھاٹا پڑ گیا جس کی وجہ سے ان پر قرض بہت زیادہ ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر صدقہ کرو، لوگوں نے اس پر صدقہ کیا۔ لوگوں نے جو صدقہ کیا تھا، اس سے قرض پورا نہ ہوسکا۔ رسول ﷺ نے قرض خواہوں سے کہا: جو مل گیا ہے اسی پر اکتفا کرو، تمہارے لئے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

٦٥٥ ⑩⑦ عَن قُبَيْصَةَ بْنِ مَخَارِقِ الْهِلاَلِي قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَّالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهِ، فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: يَاقُبَيْصَةُ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لاَتَحِلُّ إِلاَّ لأَحَدِ ثَلاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَّالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلاَنًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ، حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَاقُبَيْصَةُ، سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا ⑦

قبیصہ بن مخارق ہلالیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر بھاری قرضہ چڑھ گیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس بارے میں آپ ﷺ کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انتظار کرو۔ صدقہ کا مال آئے گا تو ہم تجھے دینے کا حکم صادر کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپؐ نے فرمایا: اے قبیصہؓ! سوائے تین لوگوں کے کسی کے لئے دست سوال دراز کرنا حلال نہیں ہے۔ ① ایک وہ شخص جو قرض کے بوجھ تلے دب گیا ہو، اس کے لئے دست سوال دراز کرنا جائز وحلال ہے حتیٰ کہ اس کا قرض اتر جائے۔ اس کے بعد اسے چاہئے کہ مانگنے سے باز آجائے۔ ② دوسرا وہ شخص جو کسی آفت کا شکار ہوجائے جس کے باعث اس کا مال تباہ ہوجائے۔ اس کے لئے بھی دست سوال دراز کرنا حلال ہے۔ تاوقتیکہ اس کا معیار زندگی درست ہوجائے۔ ③ تیسرا وہ شخص جو فاقہ کش ہو اور اس کی قوم کے تین قابل اعتماد شخص گواہی دیں کہ یہ شخص واقعی فاقہ مستی کا شکار ہے۔ اس کے لئے بھی سوال کرنا حلال ہے تاوقتیکہ اس کے گزران کی کوئی سبیل نکل آئے۔ لیکن ان کے علاوہ کسی اور کے لئے سوال کرنا اے قبیصہؓ حرام ہے۔ اس کا کھانے والا حرام کھاتا ہے۔

⑤ صحيح مسلم (٣٩٥٧، ٣٩٥٨)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٦/ ٥٠

⑥ السنن الكبرٰى للبيهقي ٦/ ٥٠

⑦ صحيح مسلم (٢٤٠١)

آفات یا نقصان کی بنا پر قیمتیں کم کرنا صدقہ اور باعث خیر ہے

٦٥٦ ⑩⑧* عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ امْرَأَةٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: أَيْ بِأَبِي وَأُمِّي إِنِّي ابْتَعْتُ أَنَا وَابْنِي مِنْ فُلَانَ ثَمْرَ مَالِهِ فَأَحْصَيْنَاهُ وَحَشَدْنَاهُ لاَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِمَا أَكْرَمَكَ بِهِ مَا أَصَبْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ شَيْئًا نَأْكُلُهُ فِي بُطُونِنَا أَوْ نُطْعِمُهُ مِسْكِينًا رِجَاءَ الْبَرَكَةِ فَنَقَصْنَا عَلَيْهِ فَجِئْنَا نَسْتَوْضِعُهُ مَا نَقَصْنَاهُ فَحَلَفَ بِاللهِ لاَيَضَعُ لَنَا شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَأَلَّى لاَ أَصْنَعُ خَيْرًا ثَلاَثَ مِرَارٍ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ صَاحِبَ التَّمْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ: أَيْ بِأَبِي وَأُمِّي! إِنْ شِئْتَ وَضَعْتُ مَانَقَصُوا وَإِنْ شِئْتَ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ مَا شِئْتَ فَوَضَعَ مَانَقَصُوْا[⑧]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے (اللہ کے رسولؐ) میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے اور میرے بیٹے نے فلاں شخص سے اس کے مال کا پھل خریدا، جسے ہم نے شمار کر کے محفوظ کرلیا۔ اللہ کی قسم جس نے آپ کو عزت دی (جو بھی دی)! ہم نے اس پھل سے کچھ بھی استعمال نہیں کیا، ماسوائے اس کے کہ ہم نے خود کھایا یا برکت کی نیت سے کسی مسکین کو کھلا دیا۔ تب ہم نے مال کو توقع سے زیادہ کم پایا تو ہم اس (فروخت کنندہ) کے پاس آئے تاکہ وہ اس مال کی اس قدر قیمت کم کرے جتنی اس میں کمی پیش آئی ہے۔ اس نے قسم اٹھالی کہ وہ ہرگز کوئی کمی نہیں کرے گا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اس امر کی قسم کھائی ہے کہ وہ بھلائی نہیں کرے گا، تین بار آپ نے یہ جملہ کہا۔ یہ بات پھل (کھجور) کے مالک کو پہنچ گئی۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اگر آپ چاہیں تو میں اس قدر قیمت میں کمی کر دیتا ہوں جتنی (پھل میں) کمی واقع ہوئی ہے۔ اور اگر آپ ﷺ پسند کریں تو اصل مال سے بھی کمی کر لیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اس قدر قیمت میں کمی کر لی جتنا انہیں مال میں کمی واقع ہوئی تھی۔

⑤ رباء الفضل

غذائی اجناس کا باہم تبادلہ برابر اور نقد ہی ہوسکتا ہے!

ہم مثل اجناس میں تبادلہ نقد و نقد ہی جائز ہے

٦٥٧ ⑩⑨ عن مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِأَةِ دِيْنَارٍ، فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا، حَتَّى اِصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَقَالَ: وَاللهِ لاَتُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ[⑨]

مالک بن اوس بیان کرتے ہیں کہ میں سو دینار بھنانا (Change، ان کے بدلے درہم لینا) چاہتا تھا۔ مجھے طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا

⑧ مسند أحمد ٦/ ٦٩ (٢٣٨٨٤) 'حسن'؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٢٤

⑨ صحيح البخاري (٢١٧٥، ٢١٧٤، ٢١٧٧)؛ صحيح مسلم (٤٠٤٢، ٤٠٣٩)

(کہ میں تبدیل کر دیتا ہوں) کچھ بحث وتمحیص کے بعد آخر وہ رضامند ہوگئے اور پھر دینار ہاتھ میں لے کر انہیں الٹ پلٹ کرنے کے بعد کہنے لگے: غابہ مقام سے میرے خزانچی کے آنے تک انتظار کرنا پڑے گا۔ قریب ہی حضرت عمرؓ ان کی یہ گفتگو سن رہے تھے، انہوں نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! تم طلحہ سے اس وقت تک جدا نہیں ہو سکتے جب تک ان سے رقم وصول نہ کرلو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: سونے کو سونے کے عوض بیچنا سود ہے، مگر نقد و نقد۔ اسی طرح گندم کو گندم کے عوض بیچنا سود ہے مگر نقد و نقد۔ جو کو جو کے عوض بیچنا بھی سود ہے مگر نقد و نقد۔ کھجور کو کھجور کے عوض بیچنا سود ہے مگر نقد و نقد۔

غذائی اجناس کے تبادلہ میں برابری

٦٥٨ ⑩ عن سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِي الأَنْصَارِي فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ: لاَ. وَاللهِ يَارَسُوْلَ اللهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لاَ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيْزَانُ⑩

سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی کے ایک آدمی کو خیبر کا گورنر بنا کر بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس عمدہ قسم کی کھجور لایا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ ہم دراصل یوں کرتے ہیں کہ عمدہ کھجوروں کا ایک صاع ردّی کھجوروں کے دو صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو۔ برابر برابر فروخت کرو یا ایک کو پہلے بیچو پھر اس کی قیمت سے عمدہ کھجور خرید لو۔ آپ ﷺ نے تول کر معاملہ کرنے میں بھی یہی اُصول بیان فرمایا۔

٦٥٩ ⑪ عن زَيْدِ بْنِ عَيَاشٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ: عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسَّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْبَيْضَاءُ، فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَيَنْقُصُ الرَّطْبُ إِذَا يَبِسَ؟ قَالَوا نَعَمْ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللهِ عَنْ ذَلِكَ⑪

زید بن عیاشؒ، نے سعد بن ابو وقاصؓ سے سوال کیا کہ کیا گندم کو بغیر چھلکے والے جو کے عوض فروخت کیا جا سکتا ہے؟ تو سعدؓ نے پوچھا: ان میں سے بہتر کون سی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: گندم زیادہ بہتر ہے۔ تو سعدؓ نے ان کو ایک دوسرے کے عوض فروخت کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے کسی کو نبی ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا تھا کہ کیا تر کھجور دے کر خشک کھجور خریدی جا سکتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تر کھجور خشک ہونے کے بعد کم ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے کہا: ہاں تو آپؐ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

---

⑩ صحيح مسلم (٤٠٥٧، ٤٠٦٠)

⑪ صحيح سنن أبي داود (٣٣٥٩)

سونے چاندی کو برابر برابر خرید و فروخت کرنا

٦٦٠ ⑪عن فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَاتُبَاعُ حَتَّى تُفْصَلَ [⑫]

فضالہ بن عبید انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز میں نے بارہ دینار کے عوض سونے اور نگینوں کا بنا ہوا ایک ہار خریدا جب میں نے اسے کھولا تو مجھے اس میں سے بارہ دینار سے زیادہ سونا حاصل ہوا۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے ہار کو کھولنے سے پہلے نہ بیچا جائے۔

دیگر ہم مثل اشیاء کو برابر برابر خرید و فروخت کرنا

٦٦١ ⑬عن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ السَّعْدَيْنِ أَنْ يَبِيعَا آنِيَةً مِنَ الْمَغَانِمِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَبَاعَا كُلَّ ثَلَاثَةٍ بِأَرْبَعَةٍ عَيْنًا، أَوْ كُلَّ أَرْبَعَةٍ بِثَلَاثَةٍ عَيْنًا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّا [⑬] ٨٤١

یحییٰ بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہؓ اور سعد بن ابو وقاصؓ کو حکم دیا کہ وہ مالِ غنیمت میں حاصل ہونے والے سونے یا چاندی کے برتن فروخت کر دیں۔ چنانچہ اُنہوں نے ہر تین برتنوں کو چار کے عوض اور ہر چار کو تین کے عوض نقد فروخت کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے سودی معاملہ کیا ہے، اسے فسخ کرو۔

❻ بیع سلم رسلف (پیشگی ادائیگی)

بیع سلم کا جواز

٦٦٢ ⑭ عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ، فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ [⑭]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ پھلوں میں ایک سال اور دو سال کی قیمت پیشگی ادا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھجور کے پھل کی پیشگی قیمت دے دے تو اسے چاہئے کہ اس سے پہلے ماپ، تول اور مدت مقرر کر لے۔

٦٦٣ ⑮ عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ؟ أُرْدُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَاتَسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ [⑮]

---

⑫ صحيح مسلم (٤٠٥١ ـ ٤٠٥٤)

⑬ مؤطا مالك ٢/ ٦٣٢

⑭ صحيح مسلم (٤٠٩٤)

⑮ ضعيف سنن أبي داود (٧٥٠)؛ مسند أحمد (٥١٢٩)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی کو کھجور کے پھل کی پیشگی قیمت ادا کر دی۔ لیکن ہوا یہ کہ اس سال کچھ بھی پیداوار نہ ہوئی۔ چنانچہ وہ دونوں اپنا یہ جھگڑا لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کا مال تیرے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اس کا مال واپس کرو۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: جب تک کھجور کے پھل پک نہ جائیں، ان کی قیمت پیشگی نہ دو۔

٦٦٤ ⑯عن أَبِي الْبُخْتُرِي قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُصْلَحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ⑯

ابو البختری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے درخت پر لگی ہوئی کھجور میں بیع سلم کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا: کھجور جب تک پکنے پر نہ آ جائے، اس وقت تک اسے بیچنا منع ہے۔ اسی طرح سونے کو چاندی کے عوض ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنا بھی منع ہے۔ پھر میں نے ابن عباسؓ سے درخت پر لگی کھجور میں بیع سلم کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے درخت پر لگی کھجور جب تک وہ کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائے، اس کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

حیوانات میں بیع سلف

٦٦٥ ⑰ عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَمَلٌ سِنٌّ مِّنَ الإِبِلِ فَجَائَهُ يَتَقَاضَاهُ. فَقَالَ: أَعْطُوهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلاَّ سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً⑰ (آگے فیصلہ نمبر ۶۸۷ میں یہی واقعہ اور دیگر الفاظ میں بھی موجود ہے)

ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص عمر کا اونٹ لینا تھا تو وہ شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دے دو۔ اُنہوں نے اسی عمر کا اونٹ تلاش کیا، مگر اُنہیں جو ملا، وہ عمر میں اس کے اونٹ سے بڑھ کر تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی دے دو۔ تب اس نے کہا: آپ ﷺ نے میرا حق پورا پورا دے دیا۔ اللہ آپ کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کر دے۔

❺ اِجارہ (اُجرت)

تعلیم قرآن پر اُجرت لینا

٦٦٦ ⑱عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ: لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ لآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ، وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ

⑯ صحيح البخاري (٢٢٤٨)

⑰ صحيح البخاري (٢٣٠٥، ٢٣٠٦)؛ صحيح مسلم (٤٠٨٤)

اللہِ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا⑱

عبادۃ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل صفہ کے کچھ لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی۔ ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک کمان بطورِ ہدیہ دی۔ میں نے سوچا کہ یہ کوئی مال تو نہیں، میں اس کے ساتھ جہاد میں تیراندازی کروں گا، لہٰذا مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپؐ سے سوال کرنا چاہئے۔ میں آپؐ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک شخص جس کو میں قرآن کی تعلیم دیتا تھا۔ اس نے مجھے ایک کمان بطور ہدیہ دی ہے، وہ کوئی مال تو نہیں ہے، میں اس سے جہاد میں تیراندازی کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ تجھے آگ کا طوق پہنایا جائے تو قبول کرلو۔

☜ اُجرت کے سلسلے میں فیصلہ ۸۵۶ ملاحظہ فرمایئے جہاں تین دینار دے کر ایک صحابی نے ایک مسلمان کو نیابتاً جہاد کے لیے بھیجا۔

قرآن سے دم کرنے کی اُجرت لینا

٦٦٧ ⑲عن أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: اِنْطَلَقَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيءٍ لاَيَنْفَعُهُ شَيءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيءٍ لاَيَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ. وَاللهِ إِنِّي لأَرْقِي وَلَكِنْ وَاللهِ لَقَدْ إِسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تَضِيفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلاً فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيْعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيهِ وَيَقْرَأُ ﴿اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِيْنَ*﴾ فَكَأَنَّمَا نَشَطَ مِنْ عُقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَابِهِ قَلْبَةٌ قَالَ: فَأَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمْ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لاَتَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرُ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرُ مَايَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: وَمَايُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ⑲

ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہؓ ایک سفر میں تھے، راستہ میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلہ کے ہاں قیام کیا اور ان سے مہمان نوازی کی درخواست کی، لیکن انہوں نے مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا۔ (خدا کا کرنا یہ ہوا) کہ ان کے سردار کو (بچھو یا سانپ) نے ڈس لیا۔ انہوں نے اس کے لئے ہر تدبیر کی لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوسکی۔ کچھ لوگوں نے کہا: ہمیں ان لوگوں کے پاس جانا چاہئے جو یہاں پڑاؤ کئے ہوئے ہیں، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی تدبیر ہو، وہ آئے اور ان سے کہا: اے لوگو! ہمارے سردار کو (بچھو یا سانپ) نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے سب جتن کر دیکھے ہیں، لیکن کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکی۔ کیا تمہارے پاس کوئی علاج ہے ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کی قسم میں دم کرنا جانتا ہوں۔ ہم نے تم سے مہمان نوازی کی درخواست کی تھی، لیکن تم نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا، لہٰذا میں دم نہیں کروں گا، جب تک تم اس کی اجرت نہ دو۔ آخر کا ایک ریوڑ اجرت قرار پایا۔ اس آدمی نے دم کرنا شروع کیا

⑱ صحيح سنن أبي داود (٣٤١٦)؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٤١

⑲ صحيح البخاري (٢٢٧٦)؛ صحيح مسلم (٥٦٩٧، ٥٦٩٩)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٧٤٩، ١٧٤٩)؛ مسند أحمد ٣/ ٤٤ * الفاتحة ١:١

الحمدللہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر اس پر تھوکتا جیسے رسی سے بندھا ہوا کھول دیا گیا ہو۔ اور وہ یوں چلنے لگا گویا اسے کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ جن بکریوں پر معاہدہ ہوا تھا وہ انہوں نے ادا کر دیں کچھ ساتھیوں نے کہا: ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لیا جائے، لیکن جس نے دم کیا تھا، اس نے کہا: ابھی رہنے دو، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں گے تو ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھیں گے۔ پھر دیکھیں گے کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ نے سن کر فرمایا: تمہیں نہیں معلوم کہ یہ دم ہے اور پھر ان کے اس طرزِ عمل کو درست قرار دیا اور فرمایا: ان کو آپس میں بانٹ لو اور اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ رکھو۔ یہ کہہ کر آپ مسکرا دیے۔

مشرکین کو اُجرت پر رکھنا

٦٦٨ ⑫⓪عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَاسْتَاجَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَهُوَ عَلَى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ[30]

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ نے ہجرت کے موقع پر بنی دیل کے ایک شخص، جو جنگل اور وادیوں کے تنگ و تاریک راستوں سے خوب واقف تھا کو بطورِ رہبر کے اجرت پر لیا اور وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا۔ انہوں نے اپنی سواریاں اس کے حوالے کیں اور اس سے تین راتوں کے بعد غارِ ثور میں پہنچنے کا وعدہ لیا۔ چنانچہ وہ تیسری رات کی صبح کو ان کی سواریاں لے کر پہنچ گیا۔

٦٦٩ ⑫①عن عَائِشَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْنَا فِيْهَا، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فِدًى لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ مَاجَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: الصَّحَابَةُ بِأَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ، نَعَمْ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ بِالثَّمَنِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتُ نِطَاقَيْنِ قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيْتُ فِي الْغَارِ عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيَدَّلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي

[30] صحيح البخاري (٢١٤٠)؛ فتح الباري (٢٢٦٤)

بَكْرٍ ، مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتَيْهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ الثَّلَاثِ ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ أَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيْ هَادِيًا خِرِّيْتًا۔ وَالْخِرِّيْتُ: الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ ، قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِيْ آلِ عَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيْ وَهُوَ عَلَى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ۔ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقُ السَّوَاحِلِ [۲۱]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن ایسا ہوا کہ ہم ٹھیک دو پہر کے وقت ابوبکرؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے ابوبکرؓ سے کہا: رسول اللہ ﷺ منہ چھپائے ہوئے ایسے وقت میں تشریف لائے ہیں کہ اس وقت آپ تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا: میرے والدین آپؐ پر قربان۔ اللہ کی قسم! آپؐ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی معاملہ ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملی تو اندر داخل ہو گئے اور ابوبکرؓ سے کہا: اپنے پاس موجود لوگوں سے کہیں کہ کمرہ سے باہر نکل جائیں تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میرے والدین آپؐ پر قربان! یارسول اللہ ﷺ آپؐ ہی کے گھر والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میرے والدین آپؐ پر قربان! مجھے ہجرت میں اپنی مصاحبت کا شرف بخشئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں تم ساتھ چلو۔ ابوبکرؓ نے کہا: آپ ان دو سواریوں میں سے ایک سواری لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، لیکن قیمت سے لوں گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب ہم نے جلدی سے دونوں کا سفری سامان تیار کیا اور کھانے کا سامان چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا اور اسماء بنت ابوبکرؓ نے اپنے کمر بند سے ایک ٹکڑا پھاڑا اور تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا۔ اسی روز سے اسماءؓ کا نام ذات النطاق پڑ گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ جبل ثور کے ایک غار میں جا کر چھپ گئے۔ تین راتیں وہاں چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکرؓ جو ایک مہذب، ذہین اور لائق جوان تھا، وہ رات ان کے ساتھ گزارتا اور صبح قریش مکہ کے ساتھ کرتا۔ گویا اس نے رات مکہ میں گزاری ہے اور دن کے وقت رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے خلاف منصوبہ بندی کی جو خبریں ہوتیں انہیں محفوظ کر لیتا اور رات کا اندھیرا گہرا ہوتے ہی غار میں آتا اور تمام خبریں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے گوش گزار کر دیتا۔ اور عامر بن فہیرہ جو ابوبکرؓ کے غلام تھے تو وہ بکری کے گلہ میں سے ایک دودھ دینے والی بکری کو روک رکھتے، جب ایک گھڑی رات گزر جاتی تو وہ بکری غار میں لے کر آ جاتے۔ دونوں صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات بسر کرتے۔ اور پھر عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے اپنی بکریوں کے گلہ میں واپس آ کر انہیں آواز دینا شروع کر دیتے۔ وہ برابر تین راتیں حضرت رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کو دودھ مہیا کرتے رہے۔ ادھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ نے قبیلہ بنی دیل کے خاندان بنی عبد بن عدی کے ایک شخص کو اپنا رہبر مقرر کر رکھا تھا۔ (خریت اس شخص کو کہتے ہیں جو بڑا ہوشیار اور راستہ کا ماہر ہو) یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ نے اس پر اعتماد کرتے ہوئے مکہ سے نکلتے وقت دونوں سواریاں اس کے حوالے کر دیں تھیں، اس وعدہ پر کہ وہ تین راتوں کے بعد سواریاں لے کر غار ثور میں پہنچ جائے۔ وہ شخص حسب وعدہ تیسری رات کی صبح کو سواریاں لے کر پہنچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ عامر بن

---

[۲۱] صحيح البخاري (٣٩٠٥)؛ فتح الباري ٤/ ٥١٧؛ نيل الأوطار ٥/ ٢٨١

فہیرہ اور راہبر کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راہبر نے ان کو لے کر ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا۔

❽ قرض

قرض کو بہتر انداز میں چکانا

٦٧٠ ⑫ عن أبي حُمَيدِ السَّاعِدِيْ قَالَ: اِسْتَسْلَفَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ رَجُلٍ تَمرَ لَوْن فَلَمَّا جَائَهُ يَتَقَاضَاهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عِنْدَنَا الْيَوْمُ مِنْ شَيءٍ فَلَوْ تَأَخَّرْتَ عَنَّا حَتَّى يَأْتِيَنَا شَيءٌ فَنَقْضِيَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاغَدْرَاهُ فَتَذَمَّرَ لَهُ عُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دَعْهُ يَاعُمَرُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا اِنْطَلِقْ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمِ الأَنْصَارِيَةِ فَالْتَمِسُوا عِنْدَهَا تَمرًا فَانْطَلَقُوا فَقَالَتْ: مَاعِنْدِي إِلاَّ تَمْرُ ذَخِيْرَةٍ فَأُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ خُذُوْا فَاقْضُوْا فَلَمَّا قَضَوْهُ أَقْبَلَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَوْفَيْتَ قَالَ نَعَمْ، قَدْ أَوْفَيْتَ وَاَطَبْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللهِ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ الْمُطَيِّبُوْنَ[۴۲] (اس مفہوم کے فیصلے ٦٦٥ اور ٦٨٧ میں بھی موجود ہیں)

ابوحمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے ردّی اور ادنیٰ قسم کی کھجور ادھار لی۔ جب وہ آپ ﷺ سے تقاضا کرنے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمیں کچھ مہلت دیجئے، جب کوئی چیز آئے گی ہم تجھے ادا کردیں گے۔ اس نے کہا: ہائے فراڈ! (اس کی یہ توہین آمیز بات سن کر) حضرت عمرؓ برافروختہ ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرؓ چھوڑو، جس کا حق بنتا ہو، وہ اس طرح بات کرسکتا ہے۔ تم خولہ بنت حکیم انصاریہ کے پاس جاؤ اور اس کے پاس کھجور کا پتہ کرو۔ وہ خولہ کے پاس گئے تو اس نے کہا: میرے پاس ذخیرۂ کھجور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی لے لو اور اس آدمی کو دے دو۔ جب صحابہؓ نے اس کا قرض چکا دیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تجھے تیرا قرض پورا پورا مل گیا؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپؐ نے پورا پورا ادا کردیا ہے اور میری کھجور سے بہتر کھجور واپس کی ہے۔ پس نبیؐ نے فرمایا: اس امت میں سے اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں، جو حسن ادائیگی سے کام لیتے ہیں۔

قرض پر ٹال مٹول کرنا ظلم

٦٧١ ⑬ عن أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتَّبِعْ[۴۳] اُنظُر: ٨٣٥

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار شخص کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ پھر اگر تم میں سے کسی کو مالدار شخص پر حوالہ دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اسے قبول کرلے۔

---

[۴۲] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ٤/ ١٤٠

[۴۳] صحيح البخاري (٢٢٨٧)؛ صحيح مسلم (٣٩٧٨)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٤٨)؛ مجمع الزوائد ٤/ ٨٥

استطاعت کے باوجود قرض ادا نہ کرنے والے کو قید کی سزا

٦٧٢ ⑬ عن عُرْوَةَ بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يُحِلُّ عِرْضَهُ: يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ: يُحْبَسُ لَهُ[٣٤] رَاجِع: ٣٤٤

حضرت عروہ بن شرید اپنے باپ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مقروض کا استطاعت کے باوجود ادائیگی قرض میں ٹال مٹول کرنا اس کی توہین اور سزا دینے کو جائز کر دیتا ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں: توہین کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے گی اور سزا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اسے قید میں رکھا جائے گا۔

٦٧٣ ⑮ عن الْهُرْمَاسِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي. فَقَالَ لِي: أَلْزِمْهُ ثُمَّ مَرَّ بِي آخِرَ النَّهَارِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ[٣٥] رَاجِع: ٣٤٥

حضرت ہرماس بن حبیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے ایک مقروض کو لے کر آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قید رکھ، پھر آپ ﷺ شام کے وقت میرے پاس سے گذرے اور فرمایا: اے بنی تیم کے فرد! تیرے قیدی کا کیا بنا؟

قرض کو ہر صورت میں ادا کرنا

٦٧٤ ⑯ عن ابْنِ أَبِي حُدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ كَانَ لِيَهُودِيٍّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لِي عَلَى هَذَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ وَقَدْ غَلَبَنِي عَلَيْهَا فَقَالَ: أَعْطِهِ حَقَّهُ قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهَا، قَالَ أَعْطِهِ حَقَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهَا قَدْ أَخْبَرْتُهُ أَنَّكَ تَبْعَثُنَا إِلَى خَيْبَرَ فَأَرْجُو إِنْ تَغْنَمْنَا شَيْئًا فَأَرْجِعُ فَأَقْضِيهِ، قَالَ: أَعْطِهِ حَقَّهُ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَالَ ثَلَاثًا لَمْ يُرَاجِعْ فَخَرَجَ بِهِ ابْنُ أَبِي حَدْرَدٍ إِلَى السُّوقِ وَعَلَى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ وَهُوَ مُتَّزِرٌ بِبُرْدٍ فَنَزَعَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهِ فَاتَّزَرَ بِهَا وَنَزَعَ الْبُرْدَةَ فَقَالَ اشْتَرِ مِنِّي هَذِهِ الْبُرْدَةَ فَبَاعَهَا مِنْهُ بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَمَرَّتْ عَجُوزٌ فَقَالَتْ: مَالَكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ: هَادُونَكَ هَذَا بِبُرْدٍ عَلَيْهَا طَرَحَتْهُ عَلَيْهِ[٣٦]

ابن ابو حدرد اسلمیؓ (نام: عبداللہ) کے ذمہ ایک یہودی کا چار درہم قرض تھا۔ اس نے عبداللہؓ کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کی اور کہا: اے محمدؐ! میں نے اس سے چار درہم لینے ہیں، لیکن یہ میری طاقت سے باہر ہوگیا ہے۔ آپؐ نے عبداللہ سے کہا: اس کا قرض ادا کرو۔ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میرے پاس استطاعت نہیں ہے۔ آپؐ نے پھر

---

[٣٤] صحيح سنن أبي داود (٣٦٢٨)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٧٠)؛ مسند أحمد ٦/ ٢٢٢؛ المستدرك للحاكم ٤/ ١٠٣؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ٥١؛ إرواء الغليل ٥/ ٢٥٩

[٣٥] ضعيف سنن ابن ماجه (٥٢٦)

[٣٦] مسند أحمد ٣/ ٤٢٣؛ كنز العمال ٨/ ٨٤٢؛ معجم الصغير للطبراني ١/ ٤٢٣؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٣٠

فرمایا: اس کا حق ادا کرو۔ انہوں نے جواب دیا! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میرے پاس استطاعت نہیں ہے۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ آپ ہمیں خیبر کی طرف بھیجنے والے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ہمیں مالِ غنیمت میں کچھ عطا فرمائیں گے۔ تو میں واپس آ کر اس کا قرض ادا کردوں گا۔ آپ نے فرمایا: انہیں اس کا حق ادا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی بات تین دفعہ کہہ لیتے تو پھر اس میں نظرثانی نہ کرتے۔ آخر ابن ابو حدرد اس یہودی کو لے کر بازار گئے۔ ان کے سر پر ایک پگڑی تھی اور تہبند تھی۔ چنانچہ اُنہوں نے سر سے پگڑی اتار کر اس کو تہبند بنا لیا اور تہبند اتار کر یہودی سے کہا: یہ تہبند مجھ سے خرید لو۔ یہودی نے چار درہم میں چادر ان سے خرید لی۔ (وہ اسی حالت میں کھڑے تھے) کہ ایک بڑھیا پاس سے گزری، اس نے دیکھا تو کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے صحابی! تجھے کیا بنا؟ اُنہوں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ بڑھیا کے پاس ایک چادر تھی۔ اس نے کہا: تم یہ چادر لے لو (اور پھر چادر اس کی طرف پھینک دی)۔

کسی کو قرض کی ادائیگی کے لئے صدقہ سے معاونت کرنا

٦٧٥ ⑫عَن أَبِي سَعِيدِ الْخُدَرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلاَّ ذَلِكَ [12] راجع:٦٥٤، اُنظر:٨٢٧

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک شخص کو کسی آفت کے باعث پھلوں میں بہت گھاٹا پڑ گیا جس کی وجہ سے ان پر قرض بہت زیادہ ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر صدقہ کرو، لوگوں نے اس پر صدقہ کیا۔ لوگوں نے جو صدقہ کیا تھا، اس سے قرض پورا نہ ہوسکا۔ رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہوں سے کہا: جو مل گیا ہے اسی پر اکتفا کرو، تمہارے لئے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

کافر سے اُدھار لینا

٦٧٦ ⑬عَن ابنِ شِهَابٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً كُنَّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُسْلِمْنَ بِأَرْضِهِنَّ وَهُنَّ غَيرُ مُهَاجِرَاتٍ، وَأَزْوَاجُهُنَّ حِينَ أَسْلَمْنَ كُفَّارٌ. مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بنُ الْمُغِيرَةِ وَكَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بنِ أُمَيَّةَ. فَأَسْلَمَتْ يَومَ الْفَتحِ، وَهَرِبَ زَوجُهَا صَفْوَانُ بنُ أُمَيَّةَ مِنَ الإِسْلاَمِ. فَبَعَثَ إِلَيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ابنَ عَمِّهِ وَهْبَ بنَ عُمَيرٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمَانًا لِصَفْوَانَ بنِ أُمَيَّةَ وَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الإِسْلاَمِ وَأَنْ يَقْدِمَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَضِيَ أَمْرًا قَبِلَهُ وَإِلاَّ سَيَّرَهُ شَهْرَينِ، فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِرِدَائِهِ نَادَاهُ عَلَى رُؤُسِ النَّاسِ، فَقَالَ يَامُحَمَّدُ! إِنَّ هَذَا وَهْبُ بنُ عُمَيرٍ جَائَنِي بِرِدَائِكَ وَزَعَمَ أَنَّكَ دَعَوتَنِي إِلَى الْقُدُومِ عَلَيكَ، فَإِنْ رَضِيتُ أَمْرًا قَبِلْتُهُ، وَ إِلاَّ سَيَّرْتَنِي شَهْرَينِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنْزِلْ أَبَا وَهَبٍ فَقَالَ لاَ. وَاللهِ لاَ أَنْزِلُ حَتَّى

⑫صحيح مسلم (٣٩٥٨)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ٥٠

تَبَيَّنَ لِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَلْ لَكَ تَسِيرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ . فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ هَوَازِنَ بِحُنَيْنٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَى صَفْوَانَ بنِ أُمَيَّةَ يَسْتَعِيرُهُ أَدَاةً وَسِلاَحًا عِنْدَهُ ، فَقَالَ صَفْوَانُ: أَطَوعًا أَمْ كَرْهًا؟ فَقَالَ ﷺ: بَلْ طَوْعًا . فَأَعَارَهُ الأَدَاةَ وَالسِّلاَحَ الَّتِي عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ صَفْوَانُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ كَافِرٌ . فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ ، وَامْرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ وَلَمْ يُفَرِّقْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اِمْرَأَتِهِ حَتَّى أَسْلَمَ صَفْوَانُ وَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ امْرَأَتُهُ بِذَلِكَ النِّكَاحِ [۱۲۸]

ابن شہاب زہریؒ کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ عورتیں اپنے وطن میں اسلام لائیں اور اُنہوں نے ہجرت نہیں کی تھی اور جب وہ مسلمان ہوئیں تو ان کے خاوند کافر تھے۔ ان میں سے ایک ولید بن مغیرہ کی بیٹی تھی جو صفوان بن اُمیہ کے نکاح میں تھی، وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوگئیں، جبکہ اس کا خاوند صفوان بن اُمیہ اسلام سے بھاگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بطورِ امان اس کی طرف اس کے چچا کے بیٹے وہب بن عمیر کو اپنی چادر مبارک دے کر بھیجا اور اسے اسلام کی دعوت دی اور یہ کہ وہ آپ ﷺ کے پاس آ جائے اور اگر وہ بخوشی اسلام قبول کر لے تو فبہا ورنہ اسے دو ماہ کی مہلت ہے۔ جب صفوان بن اُمیہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی چادر لے کر آیا تو لوگوں کے سامنے اس نے آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا: اے محمد ﷺ! یہ وہب بن عمیر میرے پاس آپ ﷺ کی چادر لے کر آیا اور کہا کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے کی دعوت دی ہے اور یہ کہ اگر میں اسلام کو برضا ورغبت قبول کرلوں تو ٹھیک، ورنہ مجھے دو ماہ کی مہلت ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! اُتر آؤ (یعنی اسلام قبول کرلو)، اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! جب تک آپ مجھ پر بات (حق) کو واضح نہ کردیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تیرے لئے چار ماہ کی مہلت ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مقام حنین میں قبیلہ ہوازن سے برسرپیکار ہونے کے لئے نکلے تو صفوانؓ بن اُمیہ کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے عاریتاً زرہیں اور ہتھیار طلب کئے۔ صفوان نے کہا: کیا خوشی سے یا مجبوراً؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشی سے، صفوان نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہتھیار وغیرہ جو اس کے پاس تھے عاریتاً دے دیے، پھر صفوانؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کفر کی حالت میں (جنگ کے لئے) نکلا، حنین اور طائف میں کفر ہی کی حالت میں حاضر ہوا اور اس کی بیوی مسلمان تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈالی یہاں تک کہ صفوان مسلمان ہوگیا اور اس کی بیوی کا وہی سابقہ نکاح برقرار رہا۔

قابل تلف اشیا کو اُدھار لینا اور اس میں رضا مندی کا ضروری ہونا

٦٧٧ (۱۲۹) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بنِ رَفِيعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ بنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلاَحٍ قَالَ: عَارِيَةً أَمْ غَصْبًا؟ قَالَ لاَ . بَلْ عَارِيَةً فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلاَثِينَ إِلَى الأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِصَفْوَانَ: إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نُغْرِمُ لَكَ؟ قَالَ: لاَ يَارَسُولَ اللهِ لأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ

---

[۱۲۸] مؤطا مالک ۲/ ۵۴۳

یومئذٍ. قَالَ أَبُودَاوُدَ: وَكَانَ أَعَارَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ ثُمَّ أَسْلَمَ㉙

عبدالعزیز بن رفیع، عبداللہ بن صفوان کی اولاد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! کیا تیرے پاس ہتھیار ہیں؟ اس نے عرض کیا: اُدھار کے طور پر یا نا قابل واپسی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اُدھار کے طور پر تو اس نے آپ کو تیس اور چالیس کے مابین زرہیں دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حنین کی جنگ لڑی، مشرکین کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد جب صفوان بن اُمیہ کی زرہوں کو جمع کیا گیا تو ان میں سے کچھ زرہیں مفقود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صفوان کو فرمایا: تیری کچھ زرہیں گم ہوگئیں ہیں۔ کیا ہم تجھے ان کا معاوضہ دیں؟ اس نے کہا: نہیں! اے اللہ کے رسولؐ! آج میرے دل میں وہ چیز ہے جو اُس دن نہیں تھی۔

امام ابوداود کہتے ہیں: اس نے اسلام سے پہلے آپ ﷺ کو زرہیں اُدھار دی تھیں، پھر وہ مسلمان ہوگیا۔

اُدھار شے کا ذمہ دار کون؟

٦٧٨ ⑬ عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمَنِيحَةُ* مَرْدُودَةٌ㉚

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اُدھار لی ہوئی چیز اور منیحة واپس لوٹایا جائے گا۔

٦٧٩ ⑬ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى مَنْ ادَّعٰى إِلَى غَيرِ أَبِيهِ أَوْ إِنْتَمَى إِلَى غَيرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوم الْقِيَامَةِ، لاَتُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيتِ زَوجِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوجِهَا. قِيلَ يَارَسُولَ اللهِ وَلاَ الطَّعَامَ؟ قَالَ: ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا. وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمَنِيحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ㉛

ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ اب وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں اور بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ جس نے کسی غیر کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا یا اپنے موالی کے علاوہ کسی اور طرف اپنی نسبت کی تو اس پر مسلسل قیامت تک اللہ کی لعنت ہو۔ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں تصرف نہ کرے۔ کسی نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا کھانے میں بھی تصرف جائز نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو سب سے افضل مال ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مستعار لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی، منیحة واپس لوٹایا جائے گا، قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن پر تاوان ہے۔

㉙ صحيح سنن أبي داود (٣٥٦٣)؛ مصنف عبدالرزاق (١٤٧٨٩)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (٦٣١)؛ المستدرك للحاكم ٣/ ٤٩

*المنيحة وهو العطية أن يمنحه شاة أو ناقة ينتفع بلبنها ووبرها زمانا ثم يردها (النهاية ٤/ ٧٩٨)

㉚ صحيح سنن ابن ماجه (٢٣٩٩)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (٦١١)؛ إرواء الغليل (١٤١٢)

㉛ سنن الدارقطني ٣/ ٤١؛ صحيح سنن الترمذي (١٧٢١) (صحيح)

٦٨٠ ⑬ عن سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّي ⑭

سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ کسی ہاتھ نے لیا ہے، وہ اس وقت تک اس کے ذمہ ہے جب تک کہ وہ اسے ادا نہ کردے۔

اُدھار شے کے نقصان کی صورت میں اس کا معاوضہ ادا کرنے کی شرط رکھنا

٦٨١ ⑬ عَنْ بَعْضِ بَنِي صَفْوَانَ بنِ أُمَيَّةَ قَالَ: اِسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَفْوَانَ عَارِيَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِضَمَانٍ وَالأُخْرَى بِغَيْرِ ضَمَانٍ ⑮

صفوان بن اُمیہ کا کسی بیٹے نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صفوان سے دو چیزیں اُدھار مانگی تھیں، ان دونوں میں سے ایک ضمانت کے ساتھ تھی اور دوسری بغیر ضمانت کے۔

٦٨٢ ⑬ *عَنْ صَفْوَانَ بنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ ثَلاثِينَ دِرْعًا، وَثَلاثِينَ بَعِيرًا. قَالَ: فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ أَعَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ* أَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: بَلْ مُؤَدَّاةٌ ⑯

صفوان بن یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جب تیرے پاس میرے ایلچی آئیں تو اُنہیں ۳۰ زرہیں اور ۳۰ اونٹ دے دینا، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اُدھار قابل ضمانت یا اُدھار صرف قابل واپسی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا اُدھار جو واپس کردیا جائے گا۔

---

⑭ ضعيف سنن الترمذي (٢١٧)؛ ضعيف ابن ماجه (٥٢٣)؛ إرواء الغليل (١٥١٦)

⑮ مصنف عبدالرزاق (١٤٧٨٩)

⑯ صحيح سنن أبي داود (٣٥٦٦)؛ السلسلة الصحيحة (٦٣٠)

* مضمونة سے مراد ایسا اُدھار ہے جس میں ادھار شدہ شے کے بالمقابل کوئی عملی ضمانت موجود ہے، جبکہ مؤداة سے مراد ایسا ادھار ہے جس میں ادھار لینے والے کے قول پر ہی اعتماد کرلیا جائے کہ وہ بعد میں واپس کردے گا۔

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل اوّل: معاوضات

❶ جن اشیا کی خرید وفروخت حرام ہے

◉ فرمان نبویؐ کے مطابق تین چیزوں کو روکنا جائز نہیں: پانی، نمک اور آگ۔ فیصلہ نمبر ۵۴۶......ان کو روکنے کا مطلب یہ ہے کہ جو ضرورت سے زائد ہو جائے اس کو اپنے پاس بند کرلیا جائے، یہ درست نہیں۔ ظاہر بات ہے کہ بند کرنے کا مقصد یا تو بے فائدہ ہوسکتا ہے، تو اس بے فائدہ رکاوٹ سے بھی منع کیا جب کہ یہ دوسروں کی بنیادی ضرورت کی چیزیں ہیں۔ فیصلہ نمبر ۵۴۷...... یا ان کو روکنے کا مقصد ان کی تجارت کرنا ہوسکتا ہے تو اس سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ خالص پانی کی تجارت حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۵۹ اِلا یہ کہ ان میں کوئی وصف یا خصوصیت شامل کی جائے ...... پانی کو روکنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے گھاس کو پیدا ہونے سے روکا جاتا ہے تو یہ بات درست نہیں۔ فیصلہ نمبر ۵۵۰...... یہاں نبی کریم ﷺ کا قولِ فیصل تو دو ہیں، البتہ باقی اقوال اس کی توضیح کے لئے ساتھ شامل کئے گئے ہیں، جن کے بغیر مفہوم سمجھنا ممکن نہیں تھا۔

◉ مردار کی چربی، خنزیر، بت، خون، شراب، برتن شراب، کتے اور فاحشہ کی خرید وفروخت حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۵۱......آپ ﷺ نے شراب پینے، پلانے، بیچنے، کشید کرنے، اٹھانے اور اٹھوانے والے، ہر ایک پر لعنت فرمائی ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۵۲......شراب کی تجارت حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۵۳، ۵۵۴

◉ رسول اللہ ﷺ نے آلاتِ سینگی کی فروخت اور سینگی لگانے کی اُجرت سے منع فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۵۵،

◉ فاحشہ کی کمائی اور کاہن کی شیرینی کھانا حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۵۶، ۵۷۷

◉ گانے گانے والیوں کی خرید وفروخت اور اس کی تعلیم دینا بھی حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۵۸

◉ نر کی جفتی کا معاوضہ حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۵۹، ۵۶۰...... بنو کلاب کے ایک شخص نے آپ ﷺ سے اس کا مطالبہ کیا تو آپ نے منع فرما دیا، البتہ آپ ﷺ نے نر کے مالک کے اعزازیے اور دل داری کے طور پر دینے کی ممانعت فرمائی۔

◉ ایسا جانور جو پیدا نہیں ہوا اور ابھی وہ مادہ کے پیٹ میں جنین ہے (مضامین) یا نر کی کمر میں نطفہ کی شکل (ملاقیح) میں ہے تو اس کی خرید وفروخت سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۶۲......ایک شخص نے گوشت کو ایسے ہی ایک حمل کے بدلے بیچنے کی کوشش کی تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ فیصلہ نمبر ۵۶۲، ۱۷ے

◉ مشرک کی لاش کی خرید وفروخت ممنوع ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۶۳

❷ ایسے اوصاف جن کی بنا پر بیع حرام ہے

◉ ایک بیع میں دو شرطیں اور نقد وادھار کو جمع کرنا جائز نہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی سودے میں دو طرفہ شرطیں لگانا کہ ایک معاہدہ بیع میں ایک شرط بائع لگا دے اور ایک شرط مشتری عائد کر دے تو یہ بات درست نہیں۔ ایسے ہی سودا طے ہو جانے کے بعد قیمت وصول کر کے فروخت شدہ شے کی ادائیگی کو مؤخر کرنا۔ فیصلہ نمبر ۵۶۴، ۵۶۵

◉ ایک بیع میں دو سودے کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۶۶

◉ اگر کسی شے کے دو سودے ہو جائیں تو دو سودوں کی شکل میں پہلے سودے کا اعتبار کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۵۶۷...... ایسے ہی ایک شے اگر دو آمیوں کی ملکیت میں ہو تو پہلے کی فروخت کا اعتبار کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۵۶۸...... جب کسی لڑکی کے دو ولی ہوں تو پہلے ولی کا کیا ہوا نکاح معتبر ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۶۹...... البتہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جہاں دو سودے ہو جائیں تو کم تر معاہدہ پر عمل کیا جائے کیونکہ اس میں دونوں معاہدوں پر عمل ہو جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۵۷۰

◉ اپنے پاس غیر موجود شے کی بیع کرنا جائز نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے حکیم بن حزام کو منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۷۱، ۵۷۲

◉ جو شے ملکیت اور قبضے میں موجود نہ ہو، اس کی بیع کرنا بھی حرام ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۷۳...... اسی شے کی بیع درست ہے جس پر انسان کا قبضہ مکمل ہو جائے۔ فیصلہ نمبر ۵۷۴

◉ حصاۃ، دھوکہ، ملامسہ اور منابذہ کی بیع درست نہیں۔ ان بیوع کی تعریفات فیصلہ نمبر ۵۷۵ کے حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

◉ حاملہ کے حمل کی بیع بھی درست نہیں۔ اس کی تعریف فیصلہ نمبر ۵۷۶ میں ہی بزبانِ راوی موجود ہے۔

◉ گوشت کو حاملہ کے حمل کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت ہے اور ایسی بیع فسخ کر دی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۵۷۷

◉ جانوروں کی پشت پر موجود اُون اور تھنوں میں موجود دودھ کی فروخت جائز نہیں۔ ایسے ہی پھل کو پکنے سے پہلے فروخت کر دینا بھی ناجائز ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۷۹

◉ گوشت کو زندہ جانور کے عوض بیچنے کی ممانعت ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۸۰، ۵۸۱

◉ گوشت کے اندر ہوا بھر کر اس کو بیچنے کی ممانعت ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۸۶، ۵۸۷

◉ دودھ میں پانی وغیرہ ملا کر بیچنے کی ممانعت ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۸۸...... حضرت ابو ہریرہ نے دودھ میں پانی ملانے والے ایک شخص کو کہا کہ تمہارا کیا حال ہو گا جب روز قیامت تمہیں اس دودھ اور پانی کو علیحدہ کرنے کو کہا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۵۸۹...... جو شخص لوگوں کو دھوکہ دے کر مال میں مصنوعی اضافہ کرتا ہے، اس کا مال بھی یونہی ضائع ہوتا رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ واقعہ سنایا کہ ایسے ہی دھوکے باز شخص نے شراب کی دھوکہ والی کمائی سے ایک بندر خریدا اور کشتی میں سوار ہو گیا۔ وہ بندر اس کی دیناروں والی تھیلی پکڑ کر بادبان پر چڑھ گیا اور ایک ایک کر کے اس کے سارے دینار دریا میں پھینک دیے۔ گویا دھوکہ کا مال یونہی ضائع چلا جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۹۰

◉ خرید میں کم اور فروخت میں زیادہ قیمت بتانے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ہمارے ہاں عموماً دکاندار اور خریدار یونہی کرتے ہیں کہ قیمت بڑھا کر بیان کرتے ہیں تاکہ بعد میں رعایت کا تاثر دیا جائے، ایسے ہی خریدار بھی حقیقت سے کم کا تقاضا کرتے ہیں،

یہ دونوں باتیں قولِ سدید کے منافی ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۹۱

⦿ صدقہ کرنے کے بعد خود ہی اس کو خرید لینا احتیاط اور مروّت کے منافی ہے۔ کیونکہ اس میں فروخت کنندہ لازماً صدقہ کرنے والے سے رعایت کرے گا۔ فیصلہ نمبر ۵۹۲ مزید تفصیل فیصلہ کے تحت مندرج تشریح میں ملاحظہ فرمائیں؛ البتہ خود خریدنے اور حادثاتی طور پر مل جانے میں فرق ہے، جیسا کہ اپنا صدقہ شدہ مال والدین کی وراثت میں دوبارہ مل جائے تو اس کو لینا جائز ہے کیونکہ اس کا حکم اور نوعیت تبدیل ہوگئی...... مزید برآں نہ تو وہ صدقہ شدہ شے خریدنا جائز ہے اور نہ ہی اس کی نسل سے، یا اس سے متعلقہ رمنسوب کوئی شے خریدنا جسے صدقہ کر دیا گیا ہو۔ فیصلہ نمبر ۵۹۳

⦿ سامانِ تجارت کو منڈی میں آنے سے قبل خرید لینا جائز نہیں کیونکہ اس سے مال کی جائز اور حقیقی قیمت میں بائع اور مشتری ہر دو کو مغالطہ ہوسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۹۴...... شریعت میں جہاں جہاں دھوکے کے احتمالات موجود ہیں وہاں وہاں بیع کو منع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ فیصلہ نمبر ۵۸۸ میں ہے کہ رات کو درخت سے کھجوریں جھاڑنا منع ہے، غالباً اس ممانعت کی وجہ سے بھی کھجور کے درخت سے اترنے والے پھل میں مغالطہ یا کاروباری شریک کی لاعلمی کا پہلو ہوسکتا ہے۔

⦿ جس جانور کا دودھ تھنوں میں روک کر اسے فروخت کیا جائے تو ایسے جانور کی خرید کے بارے میں مشتری کو بعد میں اختیار دیا جائے گا، البتہ اگر وہ اسے واپس کرے تو تب اس کے ہمراہ ایک صاع کھجور بھی دے تاکہ جتنا دودھ اس نے پیا ہے، اس کا معاوضہ بھی کسی حد تک ادا ہو جائے۔ فیصلہ نمبر ۵۹۵...... یہ اختیار مشتری کو تین روز تک ہے، اور واپسی کی صورت میں ایک صاع غلہ کا بھی دیا جاسکتا ہے، کھجور ضروری نہیں۔ فیصلہ نمبر ۵۹۶

⦿ خرید و فروخت میں دھوکہ یا خیانت کرنا ناجائز ہے۔ ایسے شخص کو آپ ﷺ نے اپنے راستے اور امت سے علیحدہ قرار دے کر شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۵۹۷

⦿ غلام اور لونڈیوں میں خونی رشتہ داروں کو فروخت کرتے ہوئے آپس میں جدا کرنا جائز نہیں۔ ایسے ہی جانوروں میں بھی جوڑیوں کا دھیان کرنا رحم و نرم دلی اور حسن سلوک کے قبیل سے ہے جو اسلام کی اپنے ماننے والوں کو ہدایت ہے۔ فیصلہ نمبر ۵۹۸...... ایسی ایک بیع کا نبی کریم ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے یہ بیع واپس کروا دی۔ فیصلہ نمبر ۵۹۹...... بحرین کے قیدیوں میں ایک عورت کو اس کے بیٹے سے جدا کیا گیا تو آپ ﷺ نے ابواسید کو حکم دیا کہ جاؤ، اس کے بیٹے کو واپس لا کر اس کے ساتھ ہی رکھو۔ فیصلہ نمبر ۶۰۰...... ایسا ہی ایک واقعہ زید بن حارثہ کا بھی ہے کہ انہوں نے سفری ضرورت کے لئے ایک جنگی مہم سے واپسی پر حاصل ہونے والے قیدیوں میں سے ایک بیٹے کو فروخت کر دیا اور اس کی ماں رو رہی تھی۔ زید جا کر اس کو خرید کر واپس لائے تو آپ ﷺ نے یہ غلام حضرت علی کو دیا اور یہ حضرت علی کا خزانچی رہا۔ فیصلہ نمبر ۶۰۱...... مدینہ میں ایک عورت کو نبی کریم ﷺ نے روتے ہوئے پایا، پوچھنے پر علم ہوا کہ اپنے بیٹے ضمیرہ کے فراق میں رو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کے عوض ضمیرہ کو خرید کر اس کی ماں کے حوالے کیا اور دونوں کو آزاد کر کے آزادی کا ایک پروانہ لکھ کر دیا، کہ جہاں ان کا جی چاہے، وہاں ہی رہیں۔ فیصلہ نمبر ۶۰۲...... حضرت علی نے ایک بار دو بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ فروخت کر دیا، نبی رحمت ﷺ نے حضرت علی کو انہیں ڈھونڈنے کا پابند کیا اور پھر اکٹھا بیچنے کا حکم دیا۔ فیصلہ

کریم ﷺ نے دو بھائیوں اور اولاد و والدین کے مابین تفریق کرنے سے منع فرما دیا۔ فیصلہ نمبر ۶۰۴

◉ مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت ہے، جمعہ کے روز نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے اور شعر و شاعری کی محفل سجانے سے روکا گیا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۰۵

◉ لونڈی کو استبرائے رحم سے پہلے فروخت کر دینا تو جائز ہے، البتہ اگلے مالک کا حاملہ لونڈی سے مباشرت کرنا درست نہیں۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر نے ایسی ایک لونڈی سے تعلق قائم کرنا چاہا تو اس نے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو شکایت کی تو آپ نے لونڈی کے رویے کی تائید فرمائی اور فرمایا کہ ''اللہ کسی کی خواہش کا پابند نہیں، اللہ چاہے تو سابقہ مالک سے اولاد ہوتی ہے وگرنہ نہیں۔'' اگر سابقہ مالک سے حمل ٹھہر گیا ہے تو اس کا انتظار کیا جائے اور وہ مالک اس حمل کو تسلیم کرے۔ وگرنہ استبراء رحم کے بعد مباشرت کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے لونڈی سابقہ مالک کو واپس کروا دی۔ فیصلہ نمبر ۶۰۶ ...... حضرت ابو بکرؓ یا عمرؓ میں سے کسی نے ایک لونڈی سے مباشرت کی اور عزل کر کے اسے فروخت کر دیا۔ نئے مالک نے جب اس لونڈی سے مباشرت کرنا چاہی تو لونڈی نے انکار کیا اور کہا کہ میرے مذہب کی رو سے حاملہ سے مباشرت درست نہیں۔ یہ مسئلہ نبی کریم ﷺ تک پہنچایا گیا تو آپ نے ایک دن کے بعد جواب دیا۔ اور فرمایا کہ جبریل نے یہ کہا ہے کہ اللہ کسی کے عزل کا پابند نہیں۔ جس سے حمل ٹھہر گیا ہے اس کو یہ حمل تسلیم کر لینا چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۶۰۷

◉ جانور کو جانور کے بدلے اُدھار بیچنا ممنوع ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۰۸ ...... الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ یعنی نقداً ہو تو اس صورت میں جانور کو جانور کے بدلے بیچنا ناجائز نہیں۔ فیصلہ نمبر ۶۰۹

◉ عیدالاضحیٰ کی قربانی اور دیگر قربانیاں وغیرہ کے گوشت کی فروخت ممنوع ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۱۰ ...... پہلے پہل قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانا بھی ناجائز تھا، لیکن حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے آئندہ کے لئے اس کی اجازت دے دی۔

◉ باغ کے پھل کو کئی سال تک کے لئے فروخت کر دینا منع ہے کیونکہ یہ بیع معدوم ہے، ممکن ہے کسی سال ان کو پھل ہی نہ لگے۔ فیصلہ نمبر ۶۱۱

◉ پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنا بھی منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے خریدار اور بائع ہر دو کو منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۱۲ ...... اس ممانعت کی وجہ یہ تھی کہ لوگ ہر سال فصل پکنے پر نت نئے بہانے اور جھگڑے کرتے کہ فلاں وجہ سے پھل خراب ہو گیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان جھگڑوں سے بچنے کے لئے یہ فرمان جاری کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۶۱۳ ...... مزید تفصیل آگے فیصلہ نمبر ۶۶۳ اور ۶۶۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

◉ 'جَو' کو گندم کے ساتھ ملا کر کے بیچنا یا ایسا کوئی اناج بیچنا جس میں اس سے کمتر جنس کی ملاوٹ کی گئی ہو تو ملاوٹ ہونے کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۱۴

◉ 'اُمّ ولد' یعنی ایسی لونڈی جو مالک کی اولاد کی والدہ بھی بن جائے تو اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ دور نبویؐ میں ایک شخص کی وفات ہوئی کہ اس کی ایک بیوی تھی اور ایک لونڈی ام ولد۔ بیوی نے ام ولد کو کہا کہ میں تمہیں فروخت کر دوں گی۔ عدالت نبویؐ میں یہ معاملہ پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ ام ولد کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ فیصلہ نمبر ۶۱۵ ......سلامہ بنت معقل جو خود ام ولد تھیں، انہوں نے اپنا

واقعہ بیان کیا کہ میرے مالک کی بیوی کہنے لگی کہ تمہیں فروخت کیا جائے گا۔ آپ کو یہ بات سلامہ نے پہنچا دی تو آپ نے حباب (سلامہ کے فوت شدہ مالک) کے ورثا کو بلا بھیجا۔ حباب کا بھائی کعب بن عمرو آیا تو آپ ﷺ نے اسے ہدایت کی کہ اس لونڈی کو فروخت مت کرنا۔ پھر آپ نے کعب کی دلجوئی کے لئے اسے ایک غلام دینے کا وعدہ فرمایا۔ فیصلہ نمبر۶۱۶ ...... نبی کریم ﷺ نے امہات الاولاد کو فروخت کرنے، میت کے قرض میں ادا کرنے اور ایک تہائی مال وصیت میں شامل کرنے سے منع فرمایا۔ ان تمام احکامات کا منشا یہ تھا کہ ام ولد کو مالک کی وفات کے بعد ہر صورت میں آزادی حاصل ہو جائے۔ فیصلہ نمبر۶۱۷

◉ فرمانِ نبویؐ ہے کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گناہ گار ہے۔ البتہ راوی حدیث سعید بن مسیّب کا خود ذخیرہ اندوزی کرنے کا تذکرہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ فیصلہ نمبر۶۱۸ ان دونوں باتوں میں موافقت یہ ہے کہ اگر ذخیرہ اندوزی قیمت کو بڑھانے کی غرض سے تو وہ ناجائز ہے، لیکن جب اس ذخیرہ اندوزی کا مقصد کوئی ذاتی منفعت ہو جس میں دوسروں کو ضرر نہ پہنچتا ہو مثلاً اس سال سامان نہیں بکا تو اگلے سال تک کے لئے اس کو محفوظ کر لینا جائز ہے۔ سعید بن مسیّب کی ذخیرہ اندوزی اسی قبیل سے ہے...... ایسے ہی فرمانِ نبویؐ ہے کہ گناہگار اور خطا کار لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ فیصلہ نمبر۶۱۹ ...... نبی کریم ﷺ نے غلہ اور اناج کو ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر۶۲۰ ......جس شخص نے ۴۰ رات تک غلہ ذخیرہ کئے رکھا، اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے۔ فیصلہ نمبر۶۲۱

◉ اسلام میں دیگر ذرائع جن سے سامان کی رسد اور خرید وفروخت میں خرابی در آتی ہے، ان کا خاتمہ کیا گیا ہے لیکن اشیا کو قیمت مقرر کر کے فروخت کرنے کا رجحان نہیں پایا جاتا۔ اس لئے صحابہؓ کے مطالبہ کے باوجود نبی کریم ﷺ نے اشیا کی کوئی قیمت مقرر نہیں فرمائی۔ فیصلہ نمبر۶۲۲ ...... یوں بھی آگے حدیث فیصلہ نمبر۶۳۱ میں زیادہ سے زیادہ قیمت میں شے فروخت کرنے کی بات آ رہی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ قیمت مقررہ سے بھی زیادہ وہ قیمت وصول کی جاسکتی جس پر فریقین متفق ہو جائیں۔

❸ بیع میں جائز اُمور

◉ غلہ کے ایک ڈھیر جس کا وزن نامعلوم ہو، کی فروخت جائز ہے۔ چونکہ اس کے حجم وغیرہ سے اس کا اندازہ ہو جاتا تھا، اس لئے یہ بیع دھوکے کی بیع نہیں ہے۔ یعنی اس میں اندازہ کا پہلو موجود ہے، نامعلوم شے کی نوعیت یہاں نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر۶۲۳

◉ ایک غلام کو دو غلاموں کے عوض خریدنا جائز ہے۔ فیصلہ نمبر۶۲۴

◉ ایسا غلام جسے انسان نے اپنی زندگی کے بعد آزاد کر دینے کا وعدہ کیا ہو، سنگین ضرورت پڑنے پر مالک اس کو بھی فروخت کر سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر۶۲۵

◉ اگر کوئی غلام کچھ مالیت کا مالک ہے تو اس غلام کو آزاد کرنے کی صورت میں اس کا ملکیتی مال بھی غلام کے ساتھ ہی جائے گا، الا یہ مالک اس بات کی صراحت کر دے کہ اس کا مال میری ملکیت ہی رہے گا۔ فیصلہ نمبر۶۲۶، ۶۲۸ ......اور اگر مالک اس امر کی صراحت نہ کرے تو اس صورت میں غلام کا مال اسی کا ہوگا، نہ کہ مالک کا؛ چنانچہ مالک کو اپنے غلام سے اس کی ملکیتی مال کے بارے میں پوچھ لینا چاہئے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اپنے غلام عمیر کو آزاد کرتے ہوئے کیا۔ فیصلہ نمبر۶۲۷

☜ اس موضوع پر مزید فیصلوں کے لئے دیکھیں فیصلہ نمبر۶۴۳ اور ۶۴۴

؎ یاد رہے کہ مکاتب غلام اگر آزاد ہو جائے تو اس کے ذمہ قرض کی ادائیگی بھی اس کے سابقہ مالک کی بجائے اس کے اپنے ذمہ ہی ہے۔فیصلہ نمبر ۶۲۸

◉ کسی شے کو فروخت کرتے ہوئے مشروط فروخت کرنا جائز ہے۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے جابر سے اونٹ اس شرط پر خریدا کہ مدینہ منورہ پہنچنے تک یہ اونٹ جابر کے ہی زیر استعمال رہے گا۔البتہ مدینہ منورہ پہنچ کر آپ نے یہ اونٹ بھی جابر کو از راہ شفقت وعنایت واپس کر دیا اور قیمت بھی ادا کر دی۔فیصلہ نمبر ۶۲۹

◉ ایک شے کی فروخت کے لئے زیادہ سے زیادہ قیمت کا مطالبہ (نیلامی) کرنا جائز ہے۔ایک مسکین شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر دستِ سوال دراز کیا تو آپ نے پوچھا: گھر میں کیا کچھ ہے؟ اس نے بتایا ایک چادر اور ایک ہی برتن۔آپ نے یہ دونوں چیزیں منگوائیں اور صحابہ میں اعلان کیا کہ کون اس کو خریدتا ہے۔ایک صحابی نے ایک درہم قیمت لگائی۔آپ ﷺ نے کہا: اس سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک صحابی نے دو درہم دینے کا کہا۔چنانچہ دو درہم میں آپ نے فروخت کر کے اس شخص کو دو درہموں سے محنت مزدوری کرنے کا راستہ سمجھایا۔معلوم ہوا کہ زیادہ قیمت کا مطالبہ بطورِ اعلان کیا جا سکتا ہے۔فیصلہ نمبر ۶۳۱

◉ جب کسی کو اپنا چوری شدہ مال ایسے شخص کے پاس مل جائے جس پر چوری کی تہمت موجود نہیں۔تو اس کے پاس دو راستے ہیں، یا تو اس شخص سے اصل قیمت میں (جس میں اس نے چور سے خریدا تھا) اپنے مسروقہ مال کو خرید لے یا پھر اس شخص کے توسط سے چور تک رسائی کی کوشش کرے اور چور کو پکڑ کر اس سے وہ مال حاصل کرے۔فیصلہ نمبر ۶۳۲......صحابی رسول ابولبابہ اسلمی کے ساتھ ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا کہ ان کی چوری شدہ اونٹنی ایک شخص کے ہاں مل گئی اور اس شخص سے گواہ پیش کر دیا کہ اس نے طائف کے ایک مشرک سے خریدی ہے۔تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابولبابہ چاہو تو اونٹنی کی قیمتِ خرید (۱۸ دینار) تم اسے ادا کر دو، ورنہ اس کا راستہ چھوڑ دو۔چونکہ ابولبابہ کے پاس اس وقت رقم موجود نہیں تھی، اس لئے وہ اونٹنی واپس نہ لے سکے۔یہاں سے علم ہوا کہ اگر پہلے موقعہ پر اصل مالک خرید نہیں سکا تو پھر بعد میں موجودہ مالک اصل قیمت خرید پر اسے فروخت کرنے کا پابند نہیں بلکہ وہ اس کی کامل ملکیت میں چلی جائے گی، جیسا کہ دیگر اشیاء اس کی ملکیت ہیں اور وہ ان پر پورے تصرف کا اختیار رکھتا ہے۔فیصلہ نمبر ۶۳۳......اگلے فیصلے میں بھی نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بیان ہوا ہے، جبکہ حضرت معاویہ کا ایک اور موقف ذکر ہوا ہے کہ وہ جہاں بھی مال مسروقہ ملے ، اصل مالک اس کا زیادہ حق دار ہے لیکن حضرت اسید بن حضیر نے جو یمامہ کے گورنر تھے، حضرت معاویہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا، کیونکہ وہ فرمان نبویؐ کے مخالف تھا، معلوم ہوا کہ فرمانِ نبویؐ کے مخالف کسی حکمران کا قول بھی قابل قبول نہیں ہے جیسا کہ صحابی رسول حضرت اسید بن حضیر کا طرزِ عمل اس پر شاہدِ عدل ہے۔فیصلہ نمبر ۶۳۴

❹ بیع فسخ کرنے کا اختیار کب؟

◉ جب بائع اور مشتری میں اس امر پر اختلاف ہو جائے کہ قیمت کیا طے ہوئی تھی؟ تو اس صورت میں فروخت کنندہ سے قیمت کے بارے میں قسم لی جائے ،اور پھر اس قیمت پر خریدار کو اختیار دیا جائے کہ وہ خریدنا چاہے تو خرید لے۔ وگرنہ سودا ختم۔ فیصلہ نمبر ۶۳۵......عملاً ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا جس میں بائع (عبد اللہ بن مسعود) اور خریدار (اشعث) میں چند غلاموں کی فروخت کے

بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ابن مسعود کے خیال میں قیمت ۲۰ ہزار جبکہ اشعث کے خیال میں قیمت ۱۰ ہزار دینار طے ہوئی تھی۔ تب حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان کی بنا پر کہا کہ بائع کو قسم کھانا ہوگی اور خریدار کو اختیار ہوگا کہ بیع برقرار رکھے یا نہیں؟ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ فیصلہ نمبر ۶۳۶

- جب کسی فروخت شدہ شے میں کوئی عیب پایا جائے تو مشتری کو اختیار ہوگا کہ وہ بیع کو برقرار رکھے یا ختم کردے۔ چنانچہ ایک شخص کو غلام خریدنے کے چند دن بعد اس کے مخفی عیب کا علم ہوا تو اُنہوں نے بائع کو وہ غلام واپس کردیا۔ بائع کہنے لگا کہ اتنے دن غلام سے استفادہ کا کیا ہوگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے غلام کے اخراجات اور ذمہ داری بھی تو پوری کی ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۳۷...... نبی کریم ﷺ کا یہی فرمان بطورِ فیصلہ موجود ہے کہ غلام سے لی ہوئی خدمت اس کی ذمہ داری و کفالت کی بنیاد پر ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۳۸
- عیب والے جانور کو بھی واپس کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ بشیر غفاری نے ایک بدکنے والا اونٹ خریدلیا اور بعد میں اس عیب کی بنا پر بائع کو واپس کردیا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تم نے بصورت عیب واپس کرنے کی شرط طے کی تھی، بشیر غفاری نے کہا: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! شرط لگائے بغیر بھی ایسا عیب والا سودا فسخ کیا جاسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۳۹
- ایسی بیع جس میں دھوکہ پایا جائے، وہ بھی عیب کی ہی ایک قسم ہے۔ اور دھوکہ دہی کی بیع جہاں حرام ہے وہاں مشتری کو اسے فسخ کرنے کا جواز بھی موجود ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرار ہوجانے والے غلام اور اونٹ کی بیع کو دھوکے کی بیع قرار دیا ہے۔ اور دھوکے کی بنا پر اس بیع کو فسخ کیا جاسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۴۰
- جس غلام پر کوئی قرض ہو تو غلام کا خریدار اس قرض کو ادا کرنے کی بجائے وہی غلام اس کو ادا کرنے کا پابند ہوگا، کیونکہ یہ غلام کا عیب ہے۔ اور غلام کے عیب کی ذمہ داری خریدار پر نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۴۱
- اگر کسی خریدار کو سودے میں کوئی عیب ملے تو اس کے باوجود وہ اس سودے کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے، اس پر لازمی نہیں کہ وہ ضرور اس کو واپس کرے۔ فیصلہ نمبر ۶۴۲ جیسا کہ ابن عمر نے غلطی سے پیاس کا مریض ایک اونٹ خریدلیا تو پھر اسے واپس نہیں کیا۔
- کھجور میں جو شخص پیوندکاری کرے تو کھجور کا پھل بھی اسی کا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص اسے خریدلے اور بعد میں اسے اس مسئلہ کا علم ہو تو وہ ایسی بیع کو فسخ کرسکتا ہے کیونکہ اس کا پھل خریدار کی بجائے پیوندکاری کرنے والے کو ملے گا۔ الا یہ کہ خریدار بوقت خریداری اس کی شرط عائد کردے۔ فیصلہ نمبر ۶۴۳، ۶۴۴
- جب تک خریدار اور بائع ایک مجلس میں ہوں، اس وقت تک معاہدہ بیع فسخ کرنے کا انہیں اختیار حاصل رہتا ہے۔ الا یہ کہ دونوں کوئی باضابطہ شرط طے کرلیں۔ فیصلہ نمبر ۶۴۵...... ہمارے ہاں عموماً یہ ہوتا ہے کہ معاوضہ کی ادائیگی کے بعد سودا فسخ کرنا ممکن نہیں رہتا لیکن شریعت اسلامیہ نے اس کو معاوضہ کی ادائیگی کی بجائے مجلس کے ختم ہوجانے تک پھیلا دیا ہے...... ایک غزوہ کی طرف جاتے ہوئے سفر کے دوران ایک آدمی نے دوسرے سے گھوڑا خریدلیا، اگلی صبح اس نے وہ گھوڑا واپس لینے کا مطالبہ کردیا۔ دونوں اپنا مسئلہ ابوبرزہ صحابی کے پاس لے گئے تو ابوبرزہ نے کہا کہ فیصلہ نبویؐ کے مطابق ایک مجلس تک یہ اختیار برقرار رہتا ہے، چونکہ ہم لوگ ابھی تک سفر میں ہی ہیں اور علیحدہ نہیں ہوئے اس لئے یہ گھوڑا واپس کیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام سفر کو ایک ہی مجلس تصور کیا جائے گا۔ فیصلہ

نمبر۶۴۶...... دو شخصوں کا سمندری سفر کے دوران گھوڑے کو خریدنے کے بعد واپس کرنے پر جھگڑا ہوگیا تو ابو برزہ نے فرمایا کہ یہ اختیار ابھی تک برقرار ہے، تم دونوں ابھی تک جدا نہیں ہوئے۔ ممکن ہے کہ یہ دونوں واقعے ایک ہی ہوں کیونکہ دونوں میں ایک ہی صحابی کا تذکرہ ہے اور بیچی ہوئی شے بھی گھوڑا ہی ہے اور پہلے سفر سے مراد سمندری سفر ہی ہو۔ فیصلہ نمبر ۶۴۷

◉ ایک شخص نے اونٹ خریدتے ہوئے اپنے اختیار کے لئے چار روز کی شرط لگا دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سودا فسخ کرنے کا اختیار تین روز سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا۔ ایسی بیع درست نہیں جس میں اس سے زیادہ مدت مقرر کی گئی ہو۔ فیصلہ نمبر ۶۴۸

◉ معاہدہ فسخ کرنے کا اختیار فروخت شدہ شے میں عیب کی بنا پر ہو تو یہ خیارِ عیب کہلاتا ہے۔ غلام اور لونڈی کے عیب کی مدت تین دن سے زیادہ نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۴۹

☜ یہاں خیار کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں: ① خیارِ مجلس ② خیارِ شرط ③ خیارِ عیب

◉ جو شخص معاہدہ بیع میں عموماً غلطی کھا جاتا ہے، اس کو سودا طے کرتے ہوئے صراحت کر دینی چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۶۵۰...... ایسے ہی ایک شخص کو نبی کریم ﷺ نے ایک تحریر بنوا کر دی ہوئی تھی جس میں سودے کی عام غلطیوں کے نہ ہونے کی باضابطہ صراحت تحریر تھی تاکہ وہ آدمی غلط معاہدہ نہ کر بیٹھے۔ فیصلہ نمبر ۶۵۱ معلوم ہوا کہ خریدار کو چاہئے کہ بوقت معاہدہ بائع کو یاد دہانی بھی کروا دے۔

◉ جس کسی بائع کا مال قدرتی آفت کی بنا پر تباہ ہو جائے تو خریدار کا اس سے اصرار کرنا درست نہیں بلکہ اس کو رعایت دینی چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۶۵۲...... آپ نے مسلمانوں کو اسی امر کا حکم دیا ہے کہ ایسے موقع پر وہ بائع کو رعایت دیں۔ فیصلہ نمبر ۶۵۳...... دورِ نبوی میں ایسے ہی ایک قرض دار شخص کو گھاٹا پڑ گیا تو آپ نے مسلمانوں کو اس پر صدقہ کرنے کی ترغیب دی، تب بھی قرض کی مالیت پوری نہ ہوئی تو آپ نے قرض داروں کو کہا: جتنا مل گیا ہے، اسی پر اکتفا کرو۔ فیصلہ نمبر ۶۵۴...... فرمانِ نبویؐ ہے کہ تین اشخاص ہیں جن کے لئے دست سوال دراز کرنا جائز ہے، ان میں سے ایک آفت زدہ شخص ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۵۵

◉ اگر خریدار کسی وجہ سے بعد میں سامان کو کم پائے اور اس کو پورا یقین ہو کہ یہ کوتاہی اس کی طرف ہرگز نہیں ہے تو ایسی صورت میں بائع کو چاہئے کہ وہ اس سامان کی قیمت کم کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی ترغیب دی اور باعث خیر قرار دیا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۵۶

❺ ربا الفضل

سود کی دو قسمیں ہیں: عام سود جسے ربا النسیئة کہا جاتا ہے اور ربا الفضل یعنی بعض اشیا کا باہمی تبادلہ...... اس صورت میں دو شرطیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے: یعنی ان اجناس کا تبادلہ ہاتھوں ہاتھ اور برابر برابر کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا جائے گا تو پھر یہ سود ہوگا جو اسلام کی رو سے ممنوع ہے۔

◉ مالک بن اوسؓ نے طلحہ بن عبید اللہ سے دینار کے بدلے درہم لینا چاہے۔ اور طلحہ نے کہا کہ میں کچھ دیر بعد درہم ادا کرتا ہوں تو حضرت عمرؓ نے اُنہیں منع فرما دیا۔ اور کہا کہ تم طلحہ سے اس وقت تک علیحدہ نہیں ہو سکتے جب تک ان سے رقم وصول نہ کر لو۔ کیونکہ ادھار کی شکل میں یہ سود ہو جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۶۵۷

◉ بنو عدی کے ایک شخص کو نبی کریم ﷺ نے خیبر کا گورنر بنایا۔ اس نے بتایا کہ ہم عمدہ کھجور کے ایک صاع کے بدلے ردّی کھجور کے دو

صاع لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور کہا کہ ایسا کرنے کی بجائے رڈی کھجور کو فروخت کرو پھر اس کی قیمت سے عمدہ کھجور خرید لو۔ فیصلہ نمبر ۶۵۸

◉ ایک ہی جنس کو ایک دوسرے کے عوض فروخت کرنا منع ہے۔ چنانچہ سعد بن وقاص نے گندم کو جو کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا اور تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا اور کہا کہ ان سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۵۹

◉ سونے چاندی کو بھی برابر ہی فروخت کیا جاسکتا ہے۔ البتہ جب کسی شے پر کاریگری شامل ہو کر وہ کوئی اور چیز بن جائے مثلاً سونے کا ہار بن جائے تو اس کو سونے کے دینار کے عوض خریدا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں صنعت کا پہلو بھی شامل ہو گیا ہے۔ برابری کی شرط سونے اور چاندی کے بارے میں ہے، نہ کہ اس سے مصنوعہ اشیا کے بارے میں۔ فیصلہ نمبر ۶۶۰

◉ کیا برابر و برابر اور نقد ہونے کی یہ شرط صرف سونے چاندی اور اناج وغیرہ کے بارے میں ہی ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۶۱ سے پتہ چلتا ہے کہ برتنوں وغیرہ میں بھی برابر برابر اور نقد و نقد کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ سعد بن عبادہ نے برتنوں کے سلسلے میں اس کو ملحوظ نہیں رکھا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں کہا کہ یہ سودی معاہدہ ہے، اسے فسخ کرو۔

❻ بیع سلم

◉ بیع سلم جائز ہے یعنی پیشگی قیمت دے کر بعد میں مقررہ مدت پر سامان وصول کرنا۔ البتہ اس میں دو شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے: پہلے ماپ رتول اور مدت کو مقرر کر لیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۶۶۲

◉ نبی کریم ﷺ نے یوں تو پھلوں میں بیع سلم کو جائز قرار دیا ہے، لیکن جھگڑوں کی کثرت کی وجہ سے آپ نے اس سے بطور مشورہ منع بھی فرمایا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث (فیصلہ نمبر ۶۱۳) میں یہ صراحت ہے کہ آپ کا منع کرنا بطور مشورہ تھا، نہ کہ بطور شرعی حکم۔ چنانچہ فیصلہ نمبر ۶۶۳ میں بھی نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی ایک جھگڑے میں بائع کو کہا کہ مشتری کا مال واپس کر دو، پھلوں کے پکنے سے قبل ان کی پیشگی قیمت نہ دیا کرو...... مذکورہ بالا دونوں فیصلوں ۶۶۲ اور ۶۶۳ میں ایک تطبیق یہ بھی ہے جو فیصلہ نمبر ۶۶۴ میں بیان ہوئی کہ پھلوں میں اس وقت بیع سلم جائز ہے جب وہ کھانے یا وزن کرنے کے قابل ہو جائیں۔ آغاز کے مرحلے میں ان کی بیع سلم کرنا جائز نہیں۔ اس موقع پر ان کو فروخت کرنا ممنوع ہے۔ چنانچہ ان تینوں احادیث میں ایک تطبیق تو یہ ہے کہ آپ نے بیع سلم سے بطورِ مشورہ کے منع فرمایا ہے یا پھل کے ایک خاص مرحلے پر بیع سلم سے منع فرمایا ہے، البتہ جب اس کا وزن اور مدت مقرر کی جاسکے تب اس کی اجازت ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۶۴

◉ بیع سلم حیوانات میں بھی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے ایک خاص عمر کا اونٹ لینا تھا، وہ نہ ملا تو آپ نے اس سے قدرے بہتر اونٹ عنایت فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ اونٹ کی خاص عمر کا تعین گویا کہ بیع سلم کا ایک معاہدہ تھا جس میں شے کی مدت اور وصف کا تعین کیا گیا تھا۔ چنانچہ حیوانات میں بھی بیع سلف جائز قرار پائی۔ فیصلہ نمبر ۶۶۵

❼ اجارہ

◉ عبادہ بن صامت نے اہل صفہ کو قرآن پڑھایا۔ اس کے معاوضے میں انہیں کمان دی گئی، جس پر وہ مطمئن نہ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے

کہا کہ تعلیم قرآن کو اجرت کے نقطہ نظر سے پڑھانا جائز نہیں۔ ایسی اجرت آگ کا طوق ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۶۶

◉ نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ سفر میں تھے، دوران سفر ایک قبیلہ والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ ان کے سردار کو جب سانپ نے ڈس لیا تو صحابہ نے سردار کی شفایابی کے لئے قرآن کریم کا دم کیا اور اس کی اجرت بکریوں کا ایک ریوڑ با قاعدہ طے کر کے وصول کی۔ جب یہ مسئلہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اسے جائز قرار دیا اور اپنا حصہ بھی رکھنے کو کہا۔ فیصلہ نمبر ۶۶۷

☜ ہر دو فیصلوں میں تعارض کی موافقت یوں ہے کہ قرآن کو اُجرت کے نظریہ سے پڑھانا غلط ہے۔ البتہ جہاں معلم کی ضرورت موجود ہو اور استفادہ کرنے والا عطیہ دینے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس وقت اس سے عطیہ لینا، اگر وہ نہ دیتا ہو تو اس سے با قاعدہ طے کر کے لینا بھی درست ہے۔ چونکہ اہل صفہ دینے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے اور عبادہ بن صامت بھی غنی تھے، اس لئے وہاں اجرت پر رسول اللہ ﷺ نے ناگواری ظاہر کی اور اہل قبیلہ نے صحابہ کا جائز حق بھی روک لیا تو آپ نے جائز قرار دیا۔ واللہ اعلم

◉ مشرکوں کو اُجرت پر رکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر نے سفر ہجرت میں بنو دیل کے ایک شخص کو بطور رہبر اجرت پر ساتھ رکھ لیا۔ فیصلہ نمبر ۶۶۸ ...... فیصلہ نمبر ۶۶۹ میں یہی واقعہ ہجرت پوری تفصیل سے بیان ہوا ہے کہ یہ رہبر شخص بنو دیل کے خاندان بنو عبد بن عدی سے تعلق رکھتا تھا۔

❽ قرض

◉ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا قرض ادا کرنا تھا، لیکن آپ کے پاس موجود نہ تھا۔ اس کے بہ تکرار مطالبے پر آپ نے اسے خراب کرنے کی بجائے خولہ بنت حکیم سے اپنا قرض دلوا دیا۔ اور مطلوبہ معیار سے اچھی کھجوریں اس کو دیں۔ فیصلہ نمبر ۶۷۰ ......قرض دینے والے نے آپ سے تلخ کلامی بھی کی، لیکن آپ نے اسے گوارا فرمایا اور کہا کہ یہ قرض دار کا حق ہے کہ وقتِ مقررہ پر وصولی کرے۔

☜ اسی نوعیت کا ایک فیصلہ مزید دیکھئے فیصلہ نمبر ۲۶۵

◉ اگر قرض ادا کرنے کی وسعت موجود ہو تو اس کا ادا نہ کرنا ظلم ہے۔ ایسے ہی اگر کسی کو کسی مالدار شخص کی طرف ذمہ داری دی جائے کہ اس سے اپنا قرض وصول کر لو تو اسے یہ بات قبول کرنا چاہئے فیصلہ نمبر ۶۷۱ ...... البتہ جب وہ مالدار شخص قرض دینے والے کو ادائیگی نہ کرے تو قرض کی ذمہ داری مقروض پر برقرار رہے گی۔ فیصلہ نمبر ۶۴۱

◉ وسعت کے باوجود قرض ادا نہ کرنے پر مقروض کی توہین اور اس کو سزا دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ ابن مبارک کہتے کہ سزا دینے سے مراد اس کو قید میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۷۲ ...... ایک مقروض نے وسعت کے باوجود قرض ادا نہ کیا تو آپ نے قرض دینے والے کو کہا کہ اس کو قید کر لو۔ فیصلہ نمبر ۶۷۳

◉ قرض کو ہر صورت میں ادا کیا جائے جیسا کہ ابن ابو حدرد نے ایک یہودی کے چار درہم ادا کرنا تھے، نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے صحابی کو تین بار کہا کہ اس یہودی کو ادا کرو۔ لیکن صحابی کے پاس بالکل گنجائش نہ تھی۔ نبی کریم ﷺ کے اصرار کے بعد آخر کار وہ صحابی یہودی کو لے کر بازار گیا اور اپنے تن پر موجود کپڑا یہودی کو چار درہم میں فروخت کر کے اس کا قرض چکایا۔ فیصلہ نمبر ۶۷۴

◉ جس شخص کو قدرتی آفت کے سبب گھاٹا پڑ جائے تو اس کی صدقہ سے معاونت کی جائے اور جتنا مل جائے اس کے بعد قرض داروں کو

اِسی پر اکتفا کرنا ہوگا۔قدرتی آفت کے بعد استطاعت نہ ہونے کی صورت میں پورا مال ادا کرنے کی پابندی نہیں۔فیصلہ نمبر ۶۷۱...... مزید دیکھئے فیصلہ نمبر ۶۵۵

◉ صفوان بن امیہ جو حنین اور طائف کی جنگوں میں حالت شرک میں لشکر اسلام کے ساتھ شریک ہوا، اور نبی کریم ﷺ نے اس سے زرہیں، اور ہتھیار اُدھار لیے۔یہ زرہیں صفوان کی مرضی سے قرض لی گئی تھیں۔فیصلہ نمبر ۶۷۶......صفوان نے یہ زرہیں بطور قرض دی تھیں نہ کہ بطور زبردستی۔اور ان میں سے بعض زرہیں گم ہوگئیں تو صفوان نے انہیں نظر انداز کر دیا۔کیونکہ زرہوں کی وصولی کے وقت صفوان مسلمان ہو چکا تھا۔فیصلہ نمبر ۶۷۷......معلوم ہوا کہ قابل تلف اشیا بھی اُدھار لی جا سکتی ہیں۔

◉ اُدھار دی ہوئی چیز کو واپس کرنا ضروری ہے۔اور ایسا عطیہ جو محدود وقت کے لئے دیا جائے، اس کو بھی واپس لوٹانا ضروری ہے۔فیصلہ نمبر ۶۷۸، ۶۷۹......قرض لینے والے کو قرض ادا کرنا ہوگا۔فیصلہ نمبر ۶۷۹

◉ ہر ہاتھ وہ شے واپس کرنے کا پابند ہے جو اس نے وصول کی ہے۔فیصلہ نمبر ۶۸۰

◉ ادھار کی شکل میں بعض اوقات قرض دینے والے اپنے قرض کی ضمانت بھی طلب کر سکتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے صفوان سے بعض زرہیں ضمانت کے ساتھ لی تھیں اور بعض اس کے بغیر۔فیصلہ نمبر ۶۸۱

◉ صفوان کی زرہیں اور ہتھیار ان کی مرضی سے لیے گئے تھے، جیسا کہ فیصلہ نمبر ۶۷۶ میں ہے......بعض زرہوں کی ضمانت بھی ادا کی گئی تھی۔فیصلہ نمبر ۶۸۱......ان میں سے بعض زرہیں تو زبانی واپسی کے وعدے (مؤداۃ) کے طور پر لی گئی تھیں۔فیصلہ نمبر ۶۸۲...... اور بعض زرہوں کی عدم ادائیگی کے باوجود انہیں معاف کر دیا گیا تھا۔فیصلہ نمبر ۶۷۷

فصل دوم: بلا معاوضہ (فی سبیل اللہ)

❶ ہبہ (تحفہ)

ہبہ کو واپس لینا

٦٨٣ ㊵عَنْ أُمِّ كُلْثُومِ بْنَتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَ لَها: إِنِّي قَدْ اَهْدَيتُ إِلَى النَّجَاشِيِّ حُلَّةً وَأَوَاقِيَ* مِنْ مِسْكٍ وَلاَ أَرَى النَّجَاشِيَ إِلاَّ قَدْ مَاتَ وَلاَ أَرَى إِلاَّ هَدِيَتِي مَرْدُودَةٌ عَلَيَّ فَإِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ فَهِيَ لَكِ قَالَ: وَكَانَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرُدَّتْ عَلَيْهِ هَدِيَتُهُ فَأَعْطَى كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ اَوقِيَةَ مِسْكٍ وَأَعْطَى أُمَّ سَلَمَةَ بَقِيَةَ الْمِسْكِ وَالْحُلَّةَ㊵

اُمّ کلثوم بنت ابوسلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اُمّ سلمہؓ سے نکاح کیا تو اُنہیں فرمایا: میں نے نجاشی (بادشاہ) کو ایک جوڑا اور چند اوقیہ کستوری تحفہ میں بھیجی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نجاشی کا انتقال ہو چکا ہے اور میرا تحفہ مجھے لوٹا دیا جائے گا۔ اگر تحائف مجھے لوٹائے گئے تو وہ تیرے ہوں گے۔ راویہ کا بیان ہے کہ جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، اسی طرح ہوا اور وہ تحفے آپ ﷺ کو واپس کر دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام بیویوں میں سے ہر ایک کو ایک اوقیہ کستوری دی اور باقی کستوری اور جوڑا اُمّ سلمہؓ کو عطا کر دیا۔

٦٨٤ ㊶*عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ㊶

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہبہ کر کے اسے واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ہی قے کو دوبارہ نگل لے۔

ہبہ کی واپسی کی صورت میں کسی اور شے کو ہبہ کرنا

٦٨٥ ㊷عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيس بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الأَنْصَارُ أَهْلُ الأَرْضِ وَالعَقَارِ فَقَاسَمَهُمْ الأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطُوهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمْ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمُّ سُلَيمٍ وَكَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بنُ أَبِي طَلْحَةَ

㊵ مسند أحمد ٦/ ٤٠٤

* أوقية: رطل کا بارھواں حصہ؛ ایک رطل بارہ اوقیہ یا ۴۰ تولہ

㊶ صحيح البخاري (٢٦٢١، ٢٦٢٢)؛ صحيح مسلم (٤١٤٩، ٤١٥٠)

كَانَ أَخَا لأنَسٍ لأُمِّهِ، وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا، فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَولاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بنِ زَيدٍ قَالَ: ابنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيبَرَ، وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ. قَالَ: ابنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيمَنَ أُمِّ أُسَامَةَ بنِ زَيدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللهِ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَاتُوُفِّي أَبُوهُ، فَكَانَتْ أُمُّ أَيمَنَ تَحْضُنُهُ حَتَّى كَبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيدَ بنَ حَارِثَةَ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَاتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ [۲۵]

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ منورہ آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار زمینوں اور کھجوروں کے مالک تھے۔ تب انصارؓ نے اپنے کھجور کے درخت مہاجرین کو اس شرط پر دیے کہ وہ ان کی دیکھ بھال کے لئے محنت مشقت کریں گے جس کے عوض ان کو غلہ میں سے نصف حصہ ملے گا۔ انس بن مالکؓ کی ماں جو اُمّ سلیم کہلاتی تھیں اور عبداللہ بن ابوطلحہ کی (بھی) ماں تھی، جو ماں کی طرف سے حضرت انسؓ کے بھائی تھے۔ اُم انسؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی کھجور دے دی، یہ کھجور نبی کریم ﷺ نے آگے اپنی آزاد کردی لونڈی اُمّ ایمن ......جو ام اسامہ بن زید ہیں......کو دے دی۔

ابن شہابؒ کا بیان ہے کہ مجھے انس بن مالکؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اہل خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور مدینہ لوٹے تو مہاجرینؓ نے انصارؓ کے تحائف واپس کردیے جو اُنہوں نے مہاجرین کو اپنے پھلوں کے درختوں میں سے دیئے تھے۔ انسؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری ماں کو ان کا کھجور کا درخت واپس کردیا اور رسول اللہ ﷺ نے اُم ایمن کو ان کی جگہ اپنا باغ دے دیا۔

ابن شہابؒ نے کہا: اُمّ ایمن...... جو اُسامہ بن زیدؓ کی والدہ ہیں...... ان کا واقعہ یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن عبدالمطلب کی خادمہ تھیں اور حبشہ کی تھیں۔ جب والد کی وفات کے بعد، رسول اللہ ﷺ کی حضرت آمنہ سے ولادت باسعادت ہوئی تو اُمّ ایمن نے آپ ﷺ کی بڑے ہونے تک تربیت کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں آزاد کردیا۔ پھر ان کا نکاح زید بن حارثہؓ سے کردیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ ماہ بعد فوت ہوگئیں۔

تشریح: نبی کریم کو اُمّ سلیم نے جو کھجور تحفے میں دی تھی، وہ نبی کریم نے آگے ام ایمن کو دے دی۔ خیبر کی فتح کے بعد جب مہاجرین نے یہ تحفہ انصار کو واپس کئے تو نبی کریم نے بھی کھجور امّ سلیم کو واپس کرنا چاہی، تو وہ کھجور ام سلیم سے لے کر واپس کردی، لیکن چونکہ ام ایمن نے آپ کی پرورش بھی کی تھی، اس لئے نبی کریم نے ام ایمن کو اس کے بدلے میں ایک اور باغ دے دیا، تاکہ امّ ایمن کے پاس آپ ﷺ کا تحفہ برقرار رہے۔

ہبہ میں جواباً بہتر کی امید رکھنا

٦٨٦ ⑬⑨عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ

[۲۵] أحكام الأوقاف للخصاف ٦/ ٤

ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ فُلاَنًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ [۳۸]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے آپ ﷺ کو ایک جوان اونٹنی بطورِ ہدیہ دی تو رسول اللہ ﷺ نے (اس تحفہ کے) جواب میں اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ اس پر راضی نہ ہوا، کیونکہ اس نے آپ ﷺ کی سخاوت کا جو شہرہ سنا تھا، وہ اس لحاظ سے زیادہ کا امیدوار تھا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: فلاں آدمی نے مجھے ایک اونٹنی کا تحفہ دیا۔ میں نے اس کے بدلہ میں اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی کا تحفہ قبول نہیں کروں گا۔

٦٨٧ [۳۹]عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدَتْ أُمُّ سُنْبُلَةَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَبَنًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْنَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ طَعَامِ الأَعْرَابِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ مَعَهُ فَقَالَ: مَا هَذَا مَعَكِ يَا أُمَّ سُنْبُلَةَ قَالَتْ لَبَنٌ أَهْدَيْتُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: اُسْكُبِي أُمَّ سُنْبُلَةَ فَسَكَبَتْ فَقَالَ: نَاوِلِي أَبَابَكْرٍ فَفَعَلَتْ فَقَالَ: اُسْكُبِي أُمَّ سُنْبُلَةَ فَسَكَبَتْ فَنَاوِلِي عَائِشَةَ فَنَاوَلَتْهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَ: اُسْكُبِي أُمَّ سُنْبُلَةَ فَسَكَبَتْ فَنَاوَلَتْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ــ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ مِنْ لَبَنٍ ــ أَسْلَمُ وَأَبْرَدُهَا عَلَى الْكَبِدِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ نَهِيتَ عَنْ طَعَامِ الأَعْرَابِ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ هُمْ لَيْسُوا بِأَعْرَابٍ هُمْ أَهْلُ بَادِيَتِنَا وَنَحْنُ حَاضِرَتُهُمْ وَإِذَا دُعُوا أَجَابُوا فَلَيْسُوا بِأَعْرَابٍ [۳۹]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اُمّ سنبلہؓ رسول اللہ ﷺ کے لئے دودھ کا تحفہ لائی تو اس نے آپ ﷺ کو (گھر میں) نہ پایا۔ میں نے اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اعراب (دیہاتیوں) کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ (گھر میں) داخل ہوئے، ابوبکرؓ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے پوچھا: اے اُمّ سنبلہ! یہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ آپ ﷺ کے لئے دودھ کا تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دودھ کو (برتن میں) ڈالو اور ابوبکرؓ کو دو، اس نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُمّ سنبلہ! اور انڈیلو اور عائشہؓ کو دو۔ میں نے بھی پکڑا اور پی لیا۔ پھر فرمایا: اُمّ سنبلہ اور ڈالو۔ اس نے ڈال کر رسول اللہ ﷺ کو دیا اور آپ ﷺ نے نوش فرمالیا۔ عائشہؓ نے کہا: جبکہ رسول اللہ ﷺ ابھی نوش فرمار ہے تھے: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ دودھ آپ کے لئے سلامتی کا باعث اور کلیجے کے لئے ٹھنڈک بخش بنے، مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے اعرابیوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ! یہ لوگ تو اعرابی نہیں ہیں۔ وہ ہماری بستی کے ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں۔ وہ دعوت دیں تو ان کی دعوت قبول کرو، کیونکہ وہ اعرابی نہیں ہیں۔

---

[۳۸] صحيح سنن الترمذي (٣٩٤٥)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٦٨٤)

[۳۹] مجمع الزوائد ٤/ ١٤٩، ١٤٨

ہبہ میں اولاد کے درمیان برابری کرنا

۶۸۸ ⑳عَنْ نُعْمَانَ بنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوهُوبَةِ مِنْ مَالِهِ لابْنِهَا، فَالتَوَى بِهَا سَنَةً، ثُمَّ بَدَا لَهُ فقالَتْ: لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مَا وَهَبْتَ لابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلامٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا، أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَابَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا؟ قَالَ: لاَ. قَالَ: فَلاَ تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ⑳ ۶۰۲

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ بنتِ رواحہ نے ان کے والد سے کہا کہ وہ اپنے مال میں سے مجھے کچھ ہبہ کریں۔ وہ ایک سال تک اس معاملے کو ٹالتے رہے پھر جب دینے لگے تو میری والدہ نے کہا: میں اسی وقت راضی ہوں گی جب آپ میرے بیٹے کو جو ہبہ کریں، اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنالیں۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ چنانچہ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی والدہ بنت رواحہ کی خواہش ہے کہ میں جو اس کے بیٹے کو ہبہ کروں، اس پر آپ ﷺ کو گواہ بنالوں تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے بشیر! کیا اس بیٹے کے علاوہ بھی تیری اولاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنے ان تمام بیٹوں کو اس طرح غلام ہبہ کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر تو مجھے گواہ نہ بنا کیونکہ میں ظلم پر گواہی نہیں دے سکتا۔

❷ عطیہ

حاکم کا عطیہ کرنا (اقطاع) اور واپس لینا

۶۸۹ ⑳عَنْ أَبْيَضَ بنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَأْرَبَ فَقَطَعَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَاقَطَعْتَ لَهُ؟ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ: فَانْتَزَعَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يَحْمِي مِنَ الأَرَاكِ قَالَ: مَالَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الإِبِلِ وَفِي رِوَايَةٍ لاَحِمَى فِي الأَرَاكِ⑳

ابیض بن حمال رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ 'مارب' مقام پر واقع شورزدہ زمین مجھے بطورِ جاگیر دے دی جائے۔ آپ ﷺ نے اسے وہ جاگیر عطا کردی، جب وہ واپس جانے کے لئے مڑے تو مجلس میں موجود ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ جانتے ہیں کہ آپؐ نے کیا چیز اسے جاگیر میں دے دی ہے؟ آپ نے تو اسے ایسا پانی جاگیر میں دے دیا ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے اور ختم نہیں ہوتا۔ تو آپ ﷺ نے وہ جاگیر اس سے واپس لے لی۔ پھر اس شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ پیلو کے درختوں کا احاطہ کتنا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں عموماً اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچ سکیں (یعنی بیابان جگہ)۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ پیلو کے

---

⑳ صحيح مسلم (۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۷، ۴۱۵۸)؛ سنن النسائي (۳۴۴۳)؛ سنن أبي داود (۳۰۲۹، ۳۰۲۶)

⑳ سنن أبي داود (۳۰۶۴) (حسن)؛ جامع الترمذي (۱۱۱۵)؛ سنن ابن ماجه (۲۰۰۶)

درخت کو ذاتی قبضہ میں نہیں لیا جا سکتا۔

قابل زراعت زمین عطیہ کرنا

٦٩٠ ⑭٢عَنْ عَوفِ الْمُزَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلالَ بنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِي مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَورِيَّهَا وَحَيثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ [٣١]

عوف مزنی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ (مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر ساحل سمندر کے قریب ایک علاقہ) کی کانیں جو بلند و پست زمین پر تھیں، جاگیر کے طور پر دے دیں اور قدس پہاڑ کے ساتھ جو زمین زراعت کے قابل تھی، وہ بھی اُنہیں دے دی، لیکن آپ ﷺ نے اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے یہ لکھ دیا۔

عطیہ کا قبضہ دلوانا

٦٩١ ⑭٣عَنْ وَائِلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوتٍ وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ لِيَقْطَعَهَا إِيَّاهُ [٣٢]

حضرت وائل سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُنہیں (یمن کے شہر) حضرموت کے مقام پر کچھ زمین جاگیر کے طور پر دے دی اور ان کے ساتھ امیر معاویہ کو بھیجا تا کہ وہ اُنہیں یہ زمین لے کر دے دیں۔

③ صدقہ اور وقف

اسلام میں سب سے پہلا اور دوسرا وقف کس نے کیا؟

٦٩٢ ⑭٤عَن حُصَينِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَمْرِو بنِ سَعْدِ بنِ مَعَاذٍ قَالَ سَأَلْنَا عَنِ الْحَبْسِ فِي الإِسْلامِ فَقَالَ قَائِلٌ: صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ قَولُ الأَنْصَارِ. قَالَ مِسْوَرُ بنُ رِفَاعَةَ عَنِ ابنِ كَعْبٍ قَالَ: أَوَّلُ صَدَقَةٍ كَانَتْ فِي الإِسْلامِ وَقْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْوَالَهُ فَقُلْتُ لابنِ كَعْبٍ فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ صَدَقَةُ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ أَوَّلُ. فَقَالَ قُتِلَ مُخَيرِقٌ بِأُحُدٍ عَلَى رَأْسِ إِثْنَينِ وَثَلاثِينَ شَهْرًا مِنْ مُهَاجِرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَوْصَى إِنْ أُصِبْتُ فَأَمْوَالِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَصَدَّقَ بِهَا وَهَذَا قَبْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ وَإِنَّمَا تَصَدَّقَ عُمَرُ بِثَمْغٍ حِينَ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيبَرَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ [٣٣] أُنْظُر: ٧٠٠

حصینؓ بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ اسلام میں سب سے پہلا وقف کس نے کیا؟ تو کہنے والے نے کہا کہ انصار کے بقول رسول اللہ ﷺ کا صدقہ سب سے پہلا وقف تھا۔ اسی طرح مسور بن مخرمہ نے ابن کعب کے حوالے

---

[٣١] سنن أبي داود (٣٠٦٣)'حسن'؛ مؤطا مالك ١/ ٢٤٨

[٣٢] صحيح سنن الترمذي (١٣٨١)

[٣٣] أحكام الأوقاف للخصاف ٦/ ٤

سے بیان کیا کہ اسلام میں پہلا صدقہ وہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے اپنا مال وقف کیا تھا۔ میں نے ابن کعب سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں: عمرؓ بن خطاب کا صدقہ پہلا وقف تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ مُخیریق ہجرت کے بتیس ماہ بعد اُحد میں شہید ہوئے اور اُنہوں نے وصیت کی کہ اگر میں اپنی مراد پا گیا تو میرا مال رسول اللہ ﷺ کے لئے ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس مال کو قبضے میں لیا اور صدقہ کر دیا اور یہ صدقہ عمرؓ کے صدقہ سے پہلے ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے صدقہ ثمغ مقام پر کیا، جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے سنہ ۷ھ کو واپس لوٹے۔

بہترین مال کا صدقہ تقرب کا ذریعہ ہے

۶۹۳ ⑬⑤عَنِ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ*﴾ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّ رَبَّنَا لَيَسْأَلُنَا عَنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي للهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فِي حَسَّانِ بنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بنِ كَعْبٍ[35]

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ''تم اس وقت تک بھلائی کو حاصل نہیں کر سکتے، جب تک کہ اپنی محبوب ترین چیز اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے۔'' نازل ہوئی تو ابوطلحہؓ نے کہا: ہمارا ربّ ہم سے مالی صدقہ مانگتا ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین اللہ کے لئے دے دی تو رسول ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے رشتہ داروں، حسان بن ثابتؓ اور اُبی بن کعبؓ کے تصرف میں دے دے۔

صدقہ میں رشتہ داروں کو ترجیح دینا

۶۹۴ ⑬⑥عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيهِ بَيرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ. قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّاتُحِبُّونَ*﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ﴿لَنْ تَنَالُوا البِرَّحَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّاتُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي بَيرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ للهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَارَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَارَسُولَ اللهِ فَقَسَّمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ[36]

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار میں سے ابوطلحہؓ سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے بہت سے باغ تھے اور سب باغوں میں سے ان کو بیر حاء کا باغ بہت پسند تھا، جو مسجد کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں جایا کرتے تھے اور وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے۔ انسؓ نے کہا: جب سورۃ آل عمران کی یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّاتُحِبُّونَ﴾ ''تم اس وقت تک نیکی

---

[35] صحيح سنن النسائي (٣٦٠٢) * آل عمران ٣: ٩٢

[36] صحيح البخاري (١٤٦١، ٢٧٥٨)

* آل عمران ٣: ٩٢

کا درجہ نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔'' نازل ہوئی تو ابوطلحہؓ کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ''تم نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے سب مالوں میں سے بیرحاء کا باغ زیادہ پیارا ہے۔ اور اب یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ مجھے اسکا ثواب دے گا۔ اور آخرت میں میرے لئے اس کو ذخیرہ بنائے گا۔ یارسول اللہ! جس کام میں آپ مناسب سمجھیے، اس کی آمدنی خرچ کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: آفرین ہو تجھ پر! یہ تو بڑی آمدنی کا مال ہے، یہ مال بہت نفع بخش ہے۔ تو نے جو کہا ہے، اسے میں نے سن لیا ہے لیکن میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ ابوطلحہ نے کہا: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ پھر ابوطلحہ نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

٦٩٥ ⑰عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَارَسُولَ اللهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ أَوَفَعَلْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ[27]

میمونہ بنت حارث سے مروی ہے کہ اُنہوں نے ایک لونڈی آزاد کردی اور اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا جس میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آتے تھے تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کردیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے واقعتاً ایسے کردیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو اسے اپنے ننھالیوں کو دے دیتی تو یہ تیرے لئے بہت بڑے اجر کا باعث ہوتا۔

٦٩٦ ⑱ عن طَارِقِ الْمُحَارِبِي قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ: يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ[28]

طارق المحاربی بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ یعنی دینے والے کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اپنے ان اہل وعیال سے شروع کر جو تیرے زیر کفالت ہیں، یعنی تیری ماں، تیرا باپ، تیرا بھائی، تیری بہن پھر بالترتیب جو تیرے زیادہ قریب ہے۔

٦٩٧ ⑲ عن مُعَاوِيَةَ بِنِ حَيدَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يارَسُولَ اللهِ ﷺ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الأَقْرَبُ فَالأَقْرَبُ[29]

معاویہ بن حیدہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے حسن سلوک کا کون زیادہ حق دار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر ترتیب سے قریبی رشتہ دار۔

---

[27] صحيح البخاري (٢٥٩٢)

[28] صحيح سنن النسائي (٢٣٧٢، ٢٣٧٤)

[29] صحيح سنن أبي داود (٤٢٨٥: ٤٢٨٦)؛ صحيح سنن الترمذي (١٥٤٦)، ضعيف سنن أبي داود (١١٠٠)

٦٩٨ ⑮⓪ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللهِ! عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: أَنْتَ أَبْصَرُ [٥٠]

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! صدقہ کرو تو ایک آدمی بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس ایک اشرفی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی ذات پر خرچ کر، بولا ایک اور ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔ وہ بولا: ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے بچے پر خرچ کر۔ کہنے لگا: ایک اور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے نوکر پر خرچ کر۔ وہ بولا: ایک اور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اب تو خود سمجھ لے (مراد جو مستحق ہو اس کو دو)

تمام مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنا اور انبیا کا اس سے استثنا

٦٩٩ ⑮① *عَن عَمْرِو بنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخِي جُوَيرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ: مَاتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ مَوتِهِ دِرْهَمًا وَلَادِينَارًا وَلَاعَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَاشَيئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً [٥١]

عمرو بن حارثؓ جو رسول اللہ ﷺ کے برادر نسبتی اور اُم المؤمنین جویریہؓ بن حارث کے بھائی تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت نہ روپیہ چھوڑا، نہ اشرفی، نہ غلام، نہ لونڈی اور نہ کوئی اور چیز، سوائے ایک خچر کے اور ہتھیار اور کچھ زمین جسے آپ ﷺ صدقہ کر گئے۔

تشریح: چونکہ فرمان نبوی کے مطابق انبیا کی وراثت درہم و دینار کی بجائے علم ہوتا ہے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے اپنے ترکہ میں کوئی مالی ساز و سامان نہیں چھوڑا اور سب کچھ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

تحفہ میں ملا ہوا مال صدقہ کرنا

٧٠٠ ⑮② عَن حُصَينِ بنِ عَبْدِ الرَّحمَن بنِ عَمْرِو بنِ سَعْدِ بنِ مَعَاذٍ قَالَ سَأَلْنَا عَنِ الْحَبْسِ فِي الإِسْلَامِ فَقَالَ قَائِلٌ: صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ قَولُ الأَنْصَارِ. قَالَ مِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ ابنِ كَعْبٍ قَالَ: أَوَّلُ صَدَقَةٍ كَانَتْ فِي الإِسْلَامِ وَقْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْوَالَهُ فَقُلْتُ لابنِ كَعْبٍ فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ صَدَقَةُ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ أَوَّلُ. فَقَالَ قُتِلَ مُخَيرِقٌ بِأُحُدٍ عَلَى رَأْسِ إِثْنَينِ وَثَلَاثِينَ شَهْرًا مِنْ مُهَاجِرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَوْصَى إِنْ أُصِبْتُ فَأَمْوَالِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَصَدَّقَ بِهَا وَهَذَا قَبْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ وَإِنَّمَا تَصَدَّقَ عُمَرُ بِثَمْغٍ حِينَ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيبَرَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ [٥٢] راجع:٦٩٢

حصینؒ بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ اسلام میں سب سے پہلا وقف کس نے کیا؟ تو کہنے

⑤⓪ صحيح سنن النسائي (٢٣٧٥)

⑤① صحيح البخاري (٢٧٣٩، ٢٩١٢، ٣٠٩٨، ٤٤٦١)؛ سنن النسائي (٣٣٦١، ٣٣٦١)

⑤② أحكام الأوقاف للخصاف ٦/ ٤

والے نے کہا کہ انصار کے بقول رسول اللہ ﷺ کا صدقہ سب سے پہلا وقف تھا۔ اسی طرح مسور بن مخرمہ نے ابن کعب کے حوالے سے بیان کیا کہ اسلام میں پہلا صدقہ وہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے اپنا مال وقف کیا تھا۔ میں نے ابن کعب سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں: عمرؓ بن خطاب کا صدقہ پہلا وقف تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ مُخیرق ہجرت کے بتیس ماہ بعد اُحد میں شہید ہوئے اور اُنہوں نے وصیت کی کہ اگر میں اپنی مراد پا گیا تو میرا مال رسول اللہ ﷺ کے لئے ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس مال کو قبضے میں لیا اور صدقہ کر دیا اور یہ صدقہ عمرؓ کے صدقہ سے پہلے ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے صدقہ ثمغ مقام پر کیا، جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے سنہ ۷ھ کو واپس لوٹے۔

وقف کو مشروط کرنا

۷۰۱ ⁽⁵³⁾عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِي مِأَةُ رَأْسٍ فاشْتَرَيتُ بِهَا مِأَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّى قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّل الثَمَرَةَ⁽⁵³⁾

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا عمدہ مال ملا ہے کہ اس سے پہلے حاصل نہیں ہوا۔ میرے پاس سو (اونٹ وغیرہ) تھے۔ میں نے ان کے بدلے خیبر میں خیبر والوں سے (زمین کے) سو حصے خرید لئے۔ میں اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اصل (زمین) اپنے پاس رکھ اور اس کے فائدہ کو (رفاہِ عامہ کے لئے) خیرات کر دے۔

۷۰۲ ⁽⁵⁴⁾عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بِخَيبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيفَ تَأْمُرُنِى بِهِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلاَيُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُربَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَالضَّيفِ وَابنِ السَّبِيلِ لاَجُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ⁽⁵⁵⁾

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ اُنہیں خیبر میں کچھ زمین ملی تو نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسی عمدہ زمین ملی ہے جس کی مثل کبھی حاصل نہیں ہوئی۔ آپ ﷺ اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو اس کا اصل روک رکھو اور اس سے حاصل ہونے والا منافع صدقہ کر دو۔ عمرؓ نے اس کا نفع اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کا اصل نہ بیچا جائے گا، نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ہی اسے وراثت بنایا جائے گا۔ فقیروں، قریبی رشتہ داروں، غلاموں، اللہ کے راستے میں، مہمانوں، مسافروں کے لئے اور اس (وقف شدہ باغ) کا نگران اگر دستور کے مطابق اس میں سے کچھ کھا لے یا اپنے دوست کو کھلا دے تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ وہ دولت جمع نہ کرے (یا اصل مال میں سے کسی چیز کا مالک نہ بن جائے)

⁽⁵³⁾صحيح سنن النسائي (٣٦٠٤)؛ سنن الدارقطني ٤/ ١٨٧

⁽⁵⁵⁾صحيح البخاري (٢٧٧٢، ٢٧٦٤، ٢٧٣٧)؛ صحيح مسلم (٤٢٠٠)؛ سنن الدارقطني ٤/ ١٨٦

۷۰۳ ⑮⑮*عَنْ مِسْوَرِ بنِ رِفَاعَةَ عَنِ ابنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ كَانَتْ الْحَبْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَةَ حَوَائِطَ بِالْمَدِينَةِ الأَعْرَافُ وَالصَّافِيَةُ وَالدَّلاَلُ وَالْمَيْثَبُ وَبُرْقَةُ وَحُسْنَى وَمَشْرَبَةُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ عُثْمَانُ بنُ زِيَادٍ: هَذِهِ الْحَوَائِطُ السَّبْعَةُ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ⑮⑮

مسور بن رفاعہؓ، ابن کعب قرظیؒ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مدینہ میں سات باغ وقف تھے، اعراف، صافیہ، دلال، میثب، برقہ، حسنیٰ اور مشربہ اُمّ ابراہیم (ماریہ)۔ عثمان بن زیاد نے کہا: یہ سات باغ بنی نضیر کے مال میں سے تھے۔

❹ عمریٰ

عمریٰ واپس نہیں ہوگا

۷۰۴ ⑮⑯عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَقَالَ: قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ. فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لاَتَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ⑮⑦

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی آدمی کسی شخص اور اس کے ورثا کے لئے کوئی چیز تا حیات وقف کرے اور یوں کہے کہ میں نے یہ تجھے اور تیرے وارثوں کو دے دیا، جب تک کہ تم میں سے ایک بھی باقی ہے، پھر وہ اسی کا ہوگا جس کو بطورِ عمریٰ دیا گیا ہے اور دینے والے کو واپس نہ ہوگا، کیونکہ اس نے اسے بطورِ عطیہ کے دے دیا ہے، اس میں وراثت واقع ہوگی۔

عمریٰ میں کسی شرط کا اضافہ

۷۰۵ ⑮⑦ عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِيمَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةً لاَ يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلاَثُنْيَا قَالَ أَبُوسَلَمَةَ: لأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتْ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ⑮⑧

جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص ...... جس کے لئے اور اور جس کے وارثوں کے لئے ایک چیز تاحیات وقف کی گئی تھی ...... کے بارے میں فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسی کی ملکیت ہے۔ اب عمریٰ کرنے والے کے لئے اس میں کوئی شرط عائد کرنا یا کچھ مستثنیٰ کرنا جائز نہیں۔ ابوسلمہؓ نے کہا: کیونکہ اس نے ایسا صدقہ کیا جس میں وراثت واقع ہوتی ہے، پس وراثت شرط کو ختم کردیتی ہے۔

⑮⑮ أحكام الأوقاف للخصاف ٦/ ٢

⑮⑥صحيح مسلم (٤١٦٦، ٤١٦٥)

⑮⑦ صحيح مسلم (٤١٦٨)

عمریٰ ورثا کے لیے

۷۰۶ ⑮⑧عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَعْمَرَتْ اِمْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ، فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ: رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا، وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ، بَلْ كَانَ لأَبِينَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى طَارِقٍ مَولَى عُثْمَانَ، فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَى لِصَاحِبِهَا، فَقَضَى بِذٰلِكَ طَارِقٌ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ. فَأَمْضَى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ [۵۸]

جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ ایک عورت نے مدینہ میں اپنا باغ اپنے بیٹے کے لئے تا حیات وقف کر دیا، پھر وہ بیٹا فوت ہو گیا، اس کے بعد وہ خود بھی وفات پا گئی۔ جس کو باغ دیا گیا تھا، اس کا ایک بیٹا اور بھائی بھی تھے جو عمریٰ کرنے والی کے بیٹے تھے۔ عمریٰ کرنے والی کے بیٹوں نے کہا: باغ ہمیں واپس مل گیا۔ جس کو باغ دیا گیا تھا، اس کے بیٹے نے کہا: نہیں بلکہ باغ زندگی اور موت ہر دو صورت میں ہمارے باپ کا تھا۔ پھر وہ اپنا جھگڑا حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام طارق کے پاس لے گئے۔ اس نے حضرت جابرؓ کو بلوالیا۔ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق گواہی دی کہ عمریٰ اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔ پھر طارق نے یہی فیصلہ کیا، پھر اس نے عبدالملک (بن مروان) کو لکھ کر واقعہ کی اطلاع دی اور اُنہیں جابرؓ کی گواہی (+ فیصلہ) کے بارے میں بتایا۔ عبدالملک نے کہا: جابرؓ نے سچ کہا۔ پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک اس کی اولاد کے پاس ہے، جسے عمریٰ کیا گیا تھا۔

⑤ وصیت

بنیادی تصورات

وصیت پوری کرنے سے قبل میت کا قرض ادا کرنا

۷۰۷ ⑮⑨عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُوْنَهَا قَبْلَ الدَّيْنِ [۵۹] مزید دیکھیں: ۳۱۳

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قرض کی ادائیگی وصیت سے پہلے ہے، حالانکہ اللہ کے فرمان...... ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصىٰ بِهَا أَوْدَيْنٍ﴾...... میں تم وصیت کو قرض سے پہلے پڑھتے ہو۔ (یعنی اگرچہ وصیت قرآنی آیت میں مقدم ہے، مگر اس کو قرض کے بعد ادا کیا جائے)

۷۰۸ ⑯⓪ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الثَّمْرَةَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيهِ وَفَاءً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ: إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ فَآذِنِّي، فَلَمَّا جَدَدْتُهُ وَوَضَعْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ

---

[۵۸] صحيح مسلم (٤١٧٤)

[۵۹] صحيح سنن الترمذي (٢١٢٢)؛ سنن ابن ماجه (٢١٩٥)؛ إرواء الغليل (١٦٦٧)

ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَائَكَ فَأَوفِهِمْ قَالَ: فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلاَّ قَضَيتُهُ وَفَضَلَ لِي ثَلاَثَةُ وَسْقٍ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: ائْتِ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرهُمَا ذَلِكَ، فَأَتَيتُ أَبَابَكْرَ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالاَ: قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ذَلِكَ ⑳

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فوت ہوئے تو ان پر قرضہ تھا۔ میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیش کش کی کہ قرض کے بدلے تمام پھل لے لیں تو اُنہوں نے انکار کر دیا، کیونکہ اُنہیں ان پھلوں سے اپنا حق پورا ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ صورتِ حال ان کے سامنے رکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو پھل توڑ لے تو اُنہیں کھیت میں رکھ کر مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نے جب پھل توڑ کر کھیت میں رکھ لئے تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ تشریف لائے، ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ وہاں پر بیٹھے اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور اُنہیں (ان کے مال کے حساب سے) تول کر دیتے جاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے باپ کے ذمہ موجود تمام قرض ادا کر دیا، (اس کے باوجود) میرے پاس تین وسق پھل بچ گئے۔ میں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کیا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا جاؤ! ابوبکرؓ وعمرؓ کو بھی اس بات کی اطلاع دو، میں ابوبکرؓ وعمرؓ کے پاس گیا اور اُنہیں اس بات کی خبر دی تو ان دونوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی تھی تو ہمیں اسی وقت معلوم ہو گیا تھا کہ یہی کچھ ہو گا۔

۷۰۹ ⑳ عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ وَلَهُ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ فَالَّذِى عَلَيْهِ حَالٌ وَالَّذِى لَهُ إِلَى أَجَلِهِ ㉑ رَاجِع:۲۹۳

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ کچھ وقت بعد کسی کا قرض ہو اور اس نے بھی کچھ وقت بعد کسی سے قرض لینا ہو، جو اس کے ذمہ ہے وہ فوراً ادا کیا جائے گا اور جو اس نے لینا ہے اس کے لئے وقت مقرر کا انتظار کیا جائے گا۔

وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں

۷۱۰ ㉒ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ البَاهِلِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ. لاَتُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيتِ زَوْجِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا. قِيلَ يَارَسُولَ اللهِ وَلاَ الطَّعَامَ؟ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا. وَقَالَ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ

---

⑳ صحيح سنن النسائي (٣٦٤٠)؛ سنن ابن ماجه (١٩٧٤)

㉑ صحيح البخاري (٢٤٣٥)؛ صحيح مسلم (١٧٢٦)؛ مصنف ابن أبي شيبة ٧/ ٤٩، ٥٠؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٨٦٤)

وَالْمَنِيحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ (۶۲)

ابوامامہ الباہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں، بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوں گے اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔ جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا یا کسی نے اپنے موالی کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی تو اس پر قیامت کے دن تک مسلسل اللہ کی لعنت ہوگی۔ عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور کھانا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ہمارے مالوں میں سب سے افضل ہے، پھر فرمایا: اُدھار لی ہوئی چیز ادا کی جائے اور مَنِيحة (اونٹنی یا گائے بھینس وغیرہ جو کسی کو دودھ کے حصول کے لئے دی گئی ہو) واپس کیا جائے گا۔ اور قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے جس کی اس نے ضمانت لی ہے۔

کافر کی وصیت کو پورا کرنا ضروری نہیں

۷۱۱ (۶۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو أَنَّ الْعَاصَ بنَ وَائِلٍ أَوْصٰى أَنْ يَعْتِقَ مِأَةَ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ اِبنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يَعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِأَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ رَقَبَةً وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأَعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ لَوْكَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ (۶۳)

عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے تو اس کے (دوسرے) بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے باقی پچاس غلام بھی آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا: میں (پہلے) رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں، وہ نبی کریمؐ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔ ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں، جبکہ پچاس غلام ابھی باقی ہیں، کیا میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا، پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اُسے اس کا ثواب پہنچتا۔

امکانی وصیت پر عمل کرنا

۷۱۲ (۶۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي أُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ ، أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ (۶۴)

---

(۶۲) صحيح سنن الترمذي (۱۷۲۱)

(۶۳) صحيح سنن أبي داود (حسن) (۲۸۸۳)؛ السنن الكبرى للبيهقي ۶/ ۲۷۹؛ مصنف عبدالرزاق ۹/ ۶۱ (۱۶۴۹)

(۶۴) صحيح مسلم (۴۱۹۷)؛ صحيح سنن النسائي (۳۴۱۰)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۲۱۹۷)؛ مصنف عبد الرزاق (۱۶۳۴۲)

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ماں اچانک فوت ہوگئیں اور کوئی وصیت نہیں کی، مجھے یقین ہے کہ اگر وہ بولتیں تو ضرور صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا اُنہیں اس کا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!

وصیت کو ورثا پر موقوف کرنا

۷۱۳ ⑮عَنْ سَعْدِ بنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ، فَقِيلَ لَهَا: أَوْصِي. فَقَالَتْ: فِيمَ أُوْصِي، الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدِمَ سَعْدٌ، فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ، فَقَالَ سَعْدٌ: حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ⑮

سعد بن عبادہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی غزوہ میں شریک تھے۔ (پیچھے) مدینہ میں ان کی والدہ فوت ہوگئیں۔ اُنہیں کہا گیا: وصیت کردیں تو اُنہوں نے کہا: میں کس چیز میں وصیت کروں، یہ مال تو سعدؓ کا ہے۔ وہ سعد کے لوٹنے سے پہلے ہی فوت ہوگئیں۔ جب سعد واپس آئے تو اُنہیں یہ بات بتلائی گئی۔ اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا اُنہیں فائدہ پہنچے گا؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو سعدؓ نے باغ کا نام لے کر کہا کہ فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

وصیت کو پورا کرنا

۷۱۴ ⑯عَنْ عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ. قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ وَ قَالَ: ابنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ إِلَيهِ عَبْدُ بنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ! ابنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بنُ زَمْعَةَ أَخِي. وابنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ لَكَ يَاعَبْدَ بنَ زَمْعَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ بنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَتْ: فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ⑯ راجع: ۹۵

حضرت عائشہؓ جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہیں، بیان کرتی ہیں کہ عتبہ بن ابو وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابو وقاصؓ کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفہ سے ہے، اس لئے تم اُسے لے لینا۔ راویہ کا بیان ہے کہ ''فتح مکہ کے سال سعدؓ نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ تو میرا بھتیجا ہے، اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔'' ادھر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یہ میرا بھائی ہے، کیونکہ یہ میرے

---

⑮ صحيح سنن النسائي (٣٤١١)؛ صحيح ابن خزيمة (٢٥٠٠)

⑯ صحيح البخاري (٧١٨٢، ٦٧٦٥)؛ مسلم (٣٥٩٨)؛ مؤطا مالك ٢/ ٧٣٩؛ صحيح سنن أبي داود (١٩٨٩)

باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور یہ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، وہ دونوں چلتے چلتے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ سعد نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بھتیجا ہے، کیونکہ میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، کیونکہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تیرا ہی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ جب آپ ﷺ نے عتبہ بن ابو وقاص کے ساتھ اس کی شکل ملتی دیکھی تو سودہ بنت زمعہؓ سے کہا: اس سے پردہ کر۔ سودہؓ کہتی ہیں: پھر میں نے مرنے تک اسے دوبارہ نہیں دیکھا۔

وصیت پر گواہی

وصیت پر دو مسلمانوں کو گواہ بنایا جائے، بصورتِ دیگر کیا کیا جائے؟

٧١٥ ⑯ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِي وَعَدِيِّ بنِ بَدَّاءَ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخُوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا: إِبْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا: لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوتُ حِينَ الْوَصِيَةِ اِثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيرِكُمْ*﴾ [⑯]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی سہم کا ایک آدمی، تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر پر نکلا، وہ سہمی شخص ایسے علاقہ میں فوت ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب وہ دونوں اس کا ترکہ لے کر واپس آئے تو وارثوں نے چاندی کا ایک پیالہ گم پایا جسے سونے کے تاروں سے مزین کیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے قسم لی۔ پھر وہ پیالہ مکہ میں مل گیا، جن سے وہ پیالہ ملا تھا، اُنہوں نے کہا کہ ہم نے یہ پیالہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے تو سہمی کے ورثا میں سے دو آدمیوں نے کھڑے ہو کر قسم اُٹھائی کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور پیالہ ان کے ساتھیوں کے لئے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ آیت اُنہی کے بارے میں نازل ہوئی کہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوتُ حِينَ الْوَصِيَةِ اِثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيرِكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخصوں کا گواہ ہونا مناسب ہے، جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور وصیت کرنے کا وقت ہو، وہ دو شخص دین دار ہوں، خواہ تم میں سے ہوں یا غیر لوگوں میں سے دو شخص ہوں۔''

٧١٦ ⑱ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ تَمِيمُ الدَّارِيُّ وَعَدِيُّ بنُ بَدَّاءَ رَجُلَينِ نَصرَانِيينِ يَتَّجِرَانِ إِلَى مَكَّةَ فِي الْجَاهِلِيَةِ وَيُطِيلَانِ الإِقَامَةَ بِهَا فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ حَوَّلاَ مُتَّجَرَهُمَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ بُدِيلُ بنُ أَبِي مَارِيَةَ مَولَى عَمْرِو بنِ الْعَاصِ تَاجِرًا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَخَرَجُوا جَمِيعًا تُجَّارًا إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اِشْتَكَى بُدِيلُ فَكَتَبَ وَصِيَّتَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَسَّهَا فِي مَتَاعِهِ وَأَوْصَى إِلَيهِمَا فَلَمَّا مَاتَ فَتَحَا مَتَاعَهُ فَأَخَذَا مِنْهُ شَيئًا

⑯ صحيح البخاري (٢٧٨٠)؛ جامع الترمذي (٣٢٦٦)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٦٠٦)؛ الدر المنثور ٢/ ٣٤٢

* المائدة ٥: ١٠٦-١٠٨

ثُمَّ حجزَاهُ كَمَا كَانَ وَقَدِمَا الْمَدِينَةَ عَلَى أَهْلِهِ فَدَفَعَا مَتَاعَهُ فَفَتَحَ أَهْلُهُ مَتَاعَهُ فَوَجَدُوا كِتَابَهُ وَعَهْدَهُ وَمَا خَرَجَ بِهِ وَفَقَدُوا شَيْئًا فَسَأَلُوهُمَا عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي قَبَضْنَا لَهُ وَدَفَعَ إِلَيْنَا فَقَالُوا لَهُمَا هَذَا كِتَابُهُ بِيَدِهِ قَالُوا مَا كَتَمْنَا لَهُ شَيْئًا فَتَرَافَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ......*﴾ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُمَا فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا قَبَضْنَا لَهُ غَيرَ هٰذَا وَلَا كَتَمْنَا فَمَكَثَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَمْكُثَا ثُمَّ ظَهَرَ مَعَهُمَا عَلَى إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ مَنْقُوشٍ مُمَوَّهٍ بِذَهَبٍ فَقَالَ أَهْلُهُ هَذَا مِنْ مَتَاعِهِ فَقَالُوا مَا سَرَقْنَا وَلٰكِنَّا إِشْتَرَيْنَاهُ مِنْهُ وَنَسِينَا أَنْ نَذْكُرَهُ حِينَ حَلَفْنَا فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَ نُفُوسَنَا فَتَرَافَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ الآيَةُ الأُخْرٰى ﴿فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اِسْتَحَقَّا إِثْمًا**﴾ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْمَيِّتِ أَنْ يَحْلِفَا عَلَى مَا كَتَمَا وَغَيَّبَا وَيَسْتَحِقَّا لَهُ ثُمَّ إِنَّ تَمِيمَ الدَّارِيَّ أَسْلَمَ وَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ يَقُولُ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَنَا أَخَذْتُ الإِنَاءَ[۶۹]

عکرمہؒ کا بیان ہے کہ تمیم داری اور عدی بن بداء دو نصرانی شخص تھے جو دورِ جاہلیت میں مکہ میں سامانِ تجارت لاتے اور وہاں دیر تک قیام کیا کرتے۔ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو دونوں نے مکہ کی بجائے مدینہ منورہ میں سامانِ تجارت لانا شروع کر دیا، (اس دور میں) بدیل بن ابو ماریہ جو عمرو بن العاصؓ کے غلام تھے، تجارت کے لئے مدینہ آئے، وہاں سے یہ سب مل کر تجارت کی غرض سے شام کی طرف نکلے۔ ابھی یہ راستے ہی میں تھے کہ بدیل بیمار ہوگئے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی وصیت لکھی اور اسے اپنے سامان میں رکھ دیا اور ان دونوں کو وصیت کی، جب وہ فوت ہوگئے تو اِن دونوں نے اُن کا سامان کھولا اور اس میں سے کوئی چیز نکالی پھر اسے اسی طرح بند کر دیا جس طرح وہ تھا۔ پھر وہ دونوں اس کے وارثوں کے پاس مدینہ منورہ پہنچے اور اس کا سامان اُنہیں دے دیا۔ جب بدیل کے وارثوں نے اس کا سامان کھولا تو اُنہیں اس میں سے اس کی وصیت اور سامان مل گیا لیکن اُنہوں نے ایک چیز گم پائی۔ اُنہوں نے اس گم شدہ چیز کے بارے میں ان دونوں سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ سارے کا سارا سامان یہی ہے جو اس سے ہمیں ملا اور اُس نے ہمیں دیا۔ ورثا نے ان دونوں سے کہا: پھر اس کے ہاتھ سے لکھی ہوئی اس تحریر کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے اس میں سے کوئی چیز نہیں چرائی۔ ورثا اس جھگڑے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی کا طریقہ یہ ہے کہ......'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان دونوں سے عصر کی نماز کے بعد قسم لو کہ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ہم نے اس سے اس امان کے علاوہ کچھ نہیں لیا اور نہ ہی ہم نے کوئی چیز چرائی ہے۔ جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرے رہے (یعنی ان کا جھوٹ چھپا رہا) پھر ان دونوں سے سونے سے منقش چاندی کا ایک برتن مل گیا تو (بدیل کے) وارثوں نے کہا: یہ اس کے سامان میں سے ہی ہے، اُنہوں نے کہا: ہم نے یہ چرایا نہیں بلکہ یہ ہم نے تو اس سے خریدا تھا۔ ہم قسم کے وقت اس کا تذکرہ کرنا بھول گئے تھے، اس کے بعد ہم نے اپنے آپ کو جھٹلانا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ (وارث) یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے تو دوسری آیت نازل ہوئی: ''پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں......'' پھر نبی کریم ﷺ نے میت کے وارثوں میں سے دو آدمیوں

---

[۶۹] الدر المنثور ۲/ ۳۴۲؛ ضعيف سنن الترمذي (۵۸۶)؛ فتح الباري ۵/ ۴۸۰

*المائدة ۵:۱۰۶ **المائدة ۵:۱۰۷، ۱۰۸

کو حکم دیا کہ وہ حلف اُٹھائیں کہ ان دونوں نے یہ چیز چرائی اور غائب کی ہے اور جس کے وہ دونوں مرتکب ہوئے ہیں۔ پھر (بعد میں) تمیم داری مسلمان ہو گئے اور نبی کریم ﷺ کی بیعت کر لی اور وہ کہا کرتے تھے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا: میں نے ہی وہ برتن لیا تھا۔

وصیت پر دو غیر مسلم گواہوں کی گواہی بھی قابل قبول ہے

۷۱۷ ⑯⑨ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هَذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الأَشْعَرِيُّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللهِ مَا خَانَا وَلاَ كَذِبَا وَلاَ بَدَّلاَ وَلاَ كَتَمَا وَلاَ غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتِهِ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا [19]

شعبیؒ نے بیان کیا کہ دقوقاء مقام پر ایک مسلمان کی موت کا وقت آن پہنچا۔ اسے وہاں کوئی مسلمان نہ ملا جسے وہ اپنی وصیت پر گواہ بناتا۔ چنانچہ اس نے اہل کتاب کے دو آدمی گواہ بنا لیے۔ وہ دونوں کوفہ میں ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس آئے اور واقعہ کی خبر دی اور اس کا ترکہ اور وصیت پیش کی تو ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا: یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے بعد کبھی پیش نہیں آیا، پھر انہوں نے ان سے عصر کے بعد قسم لی کہ انہوں نے نہ خیانت کی ہے، نہ جھوٹ بولا ہے، نہ یہ وصیت تبدیل کی ہے اور نہ ہی اس میں سے کچھ چھپایا ہے، یہ اسی آدمی کی وصیت اور ترکہ ہے۔ تب ابوموسیٰ اشعریؓ نے ان دونوں کی گواہی پر فیصلہ کر دیا۔

وصیت پر ایک مسلمان کی گواہی

۷۱۸ ⑰⓪ عَنْ قَتَادَةَ بِنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوا أُبَيْرِقٍ: بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشِّعْرَ يَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ: قَالَ فُلاَنٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَلِكَ الشِّعْرَ قَالُوا: وَاللهِ مَايَقُولُ هَذَا الشِّعْرَ إِلاَّ هَذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ: وَقَالُوا ابْنُ الأُبَيْرِقِ قَالَهَا.

قَالَ: وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلاَحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِّيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتْ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلاَحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِّيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا

---

[19] صحيح سنن أبي داود (۳۰۷۱)

هَذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلاَحِنَا قَالَ: فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا: قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أُبَيْرِق إِسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلاَ نَرَى فِيمَا نَرَى إِلاَّ عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ: وَكَانَ بَنُوا أُبَيْرِق قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ: وَاللهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلاَّ لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صَلاَحٌ وَإِسْلاَمٌ. فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدُ اِخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ: أَنَا أَسْرِقُ؟ فَوَاللهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هَذِهِ السَّرِقَةَ. قَالُوا إِلَيكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشُكَّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي: يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ. قَالَ قَتَادَةُ: فَأَتَيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَهْلَ بَيتٍ مِنَّا أَهْلُ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوا مَشْرَبَةً لَهُ وَأَخَذُوا سِلاَحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَينَا سِلاَحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلاَحَاجَةَ لَنَا فِيهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَآمُرُ فِي ذَلِكَ. فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوا أُبَيرِقٍ أَتَوا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسِيرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ. فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ نُعْمَانَ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلَى أَهْلِ بَيتٍ مِنَّا أَهْلُ إِسْلاَمٍ وَصَلاَحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرْقَةِ مِنْ غَيرِ بَيِّنَةٍ وَلاَثَبْتٍ. قَالَ قَتَادَةُ: فَأَتَيتُ رَسُولَ اللهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ ﷺ: عَمَدْتَّ إِلَى أَهْلِ بَيتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلاَمٌ وَصَلاَحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرْقَةِ عَلَى غَيرِ ثَبْتٍ وَبَيِّنَةٍ؟ قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَأَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! مَا صَنَعْتَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: اللهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَينَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ وَلاَ تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا*﴾ بَنِى أُبَيرِق ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللهَ*﴾ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ. فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالسِّلاَحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ: لَمَّا أَتَيتُ عَمِّي بِالسِّلاَحِ وَكَانَ شَيخًا قَدْ عَشَا أَوْ عَسَا فِي الْجَاهِلِيَةِ وَكُنْتُ أَرَى أَنَّ إِسْلاَمَهُ مَدْخُولًا فَلَمَّا أَتَيتُهُ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! هُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ. فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلاَمَهُ كَانَ صَحِيحًا. فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لَحِقَ بَشِيرٌ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سَلاَفَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا*﴾ [60] رَاجِع:۷۱۸

قتادہ بن نعمانؓ سے مروی ہے کہ ہمارے خاندان میں ایک گھرانا بنواُبیرق تھا جو کہ تین بھائی تھے: بشر، بشیر اور مبشر۔ بشیر منافق تھا جو شعروں میں صحابہ کرامؓ کی ہجو (برائی) کرتا تھا۔ پھر وہ اس شعر کو عربوں کے کسی شاعر کے ساتھ غلط منسوب کر کے کہتا: فلاں شخص نے ایسے ایسے کہا ہے۔ صحابہ کرامؓ جب اس شعر کو سنتے تو کہتے: اللہ کی قسم! یہ شعر اس خبیث کے علاوہ کسی اور نے نہیں کہے۔ یا بقول کسے: یہ شعر ابن اُبیرق نے ہی کہے ہیں۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ وہ لوگ اسلام میں بھی اور جاہلیت میں بھی محتاج اور فاقہ کش تھے اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور اس آدمی (یعنی میرے چچا کو) جب کچھ میسر ہوتا اور ملک شام سے کوئی غلہ کا تاجر میدہ لے کر آتا تو وہ اس سے خاص اپنے لئے خرید لیتا، جبکہ دوسرے خاندان والوں کا کھانا کھجور اور جو ہی رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایک تاجر شام سے آیا تو میرے چچا رفاعہ

---

[60] صحيح سنن الترمذي (٢٤٣٣)؛ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٨٥ * النساء ٤: ١٠٥، ١١٥، ١١٦

بن زید نے اس سے کچھ میدہ خرید لیا اور اسے ایک کمرے میں رکھ دیا۔ اس کمرے میں تلوار اور زرہ کی صورت میں اسلحہ بھی رکھا ہوا تھا۔ پھر ایک دن اس کے گھر پر یہ اُفتاد پڑی کہ کمرے میں نقب لگا کر کھانا اور اسلحہ چرا لیا گیا، اگلے دن میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور کہا: اے بھتیجے! گذشتہ رات ہم پر یہ ظلم ہوگیا کہ ہمارے کمرے میں نقب لگا کر ہمارا کھانا اور اسلحہ چرا لیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے اہل محلّہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو ہمیں کسی نے بتایا کہ اس رات ہم نے بنو اُبیرق کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہمارا یہی خیال ہے کہ وہ تمہارے ہی کھانے پر ہوگی۔ (یعنی جو چوری ہوگیا ہے) جب بنو اُبیرق سے پوچھا گیا تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اہل محلّہ سے پوچھ گچھ کے بعد ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ تمہارا چور لبید بن سہل ہے اور وہ ایک نیک مسلمان آدمی تھا۔ جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار سونت لی اور کہا: کیا میں نے چوری کی ہے؟ اللہ کی قسم! تم پر یہ تلوار چلاؤں گا یا تم اس چوری کو ظاہر کردو گے۔ اُنہوں نے کہا: اے آدمی! اس تلوار کو ہم سے دور کرلو، تو چور نہیں ہے۔ پھر اس چوری کے متعلق اہل محلّہ سے دوبارہ پوچھ گچھ کی تو ہمیں یقین ہوگیا کہ بنی اُبیرق ہی چور ہیں۔ میرے چچا نے مجھ سے کہا: اے بھتیجے! اگر تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے اور اس بات کا تذکرہ کرے (تو کیا ہی اچھا ہو)۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: ہمارے خاندان میں سے ایک گھرانا بڑا ظالم ہے، اُنہوں نے میرے چچا رفاعہ کے گھر میں گھس کر کمرے میں نقب لگایا اور اسلحہ اور کھانے کا سامان چرا لے گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ہتھیار ہمیں واپس کردیں، کھانے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اس بارے میں فیصلہ کرتا ہوں۔ بنو اُبیرق نے جب یہ بات سنی تو وہ اپنے ایک آدمی جس کا نام اُسیر بن عروہ تھا، کے پاس آئے اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی اور اس بارے میں محلّہ والوں میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہوئے اور اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! قتادہ بن نعمانؓ اور اس کے چچا نے ایک مسلمان اور نیک خاندان پر جان بوجھ کر بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے چوری کا الزام لگایا ہے۔ قتادہؓ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا: تو نے ایک نیک اور مسلمان خاندان پر بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے جان بوجھ کر چوری کا الزام لگایا ہے؟ قتادہ نے کہا: میں وہاں سے واپس پلٹا، میں سوچ رہا تھا کہ اچھا ہوتا، اگر میرا مال ضائع ہوجاتا اور میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات نہ کرتا۔ میرا چچا میرے پاس آیا۔ اور کہا: اے بھتیجے! تو نے کیا کیا ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ فرمایا ہے۔ تو وہ کہنے لگے: اللہ مددگار ہے۔ پھر زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی: ''ہم نے تیری طرف کتاب اس لئے نازل کی ہے، تاکہ تو اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اور تو خائنوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ ہو۔ (یعنی بنی اُبیرق کی طرف سے) اور جو تو نے کہا ہے، اس بارے میں اللہ سے بخشش طلب کر۔'' جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اسلحہ لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے رفاعہ کی طرف لوٹا دیا، قتادہ کہتے ہیں: جب میں اپنے چچا کے پاس اسلحہ لایا تو وہ بوڑھے ہوچکے تھے اور جاہلیت کے زمانے سے ان کی بینائی کمزور ہوچکی تھی، میرا خیال تھا کہ ان کے اسلام میں کچھ خلل ہے۔ جب میں اسلحہ ان کے پاس لایا تو اُنہوں نے کہا: اے بھتیجے! یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے تو میں نے جان لیا کہ ان کا اسلام صحیح ہے۔ جب قرآن کی یہ آیات اُتریں تو بشیر مشرکوں سے مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے ہاں جا ٹھہرا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا﴾

''جو ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور مؤمنوں کی راہ سے الگ ہو کر چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرتا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔''

وصیت کی مقدار

زیادہ سے زیادہ ایک تہائی وصیت کی اجازت

۷۱۹ (۶۱)عَنْ سَعْدِ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ: يَرْحَمُ اللهُ ابنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ: لاَ. قُلْتُ فَالشَّطْرَ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ الثُّلُثَ؟ قَالَ: فَالثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ ابْنَةٌ(۶۱)

سعد بن ابو وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں تھا، رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اُن (سعد) کو اس زمین میں فوت ہونا گوارا نہ تھا، جہاں سے وہ ہجرت کر چکے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عفراء کے بیٹے پر رحم فرمائے (اور دعا کی)۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنا تمام مال خرچ کرنے کی وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: نہیں! میں نے کہا: آدھا، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! میں نے کہا: ایک تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ایک تہائی خرچ کر سکتے ہو، اگرچہ یہ بھی زیادہ ہے، اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اُنہیں محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ جب بھی کوئی چیز خرچ کرے گا، وہ صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے (صدقہ ہے)۔ عنقریب اللہ تیرا درجہ بلند کرے گا اور تجھ سے بعض لوگوں (مسلمانوں) کو فائدہ اور بعض لوگوں (کافروں) کو نقصان پہنچے گا۔ ان (سعد) کی اس وقت صرف ایک ہی بیٹی تھی۔

وراثت کا تمام مال صدقہ کر جانے کی صورت میں ایک تہائی مال کا تعین قرعہ اندازی سے کرنا

۷۲۰ (۶۲)عَنْ عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلاَثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَينَهُمْ فَأَعْتَقَ اِثْنَينِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَولًا شَدِيدًا(۶۲)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیے، اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال نہ تھا۔ تو آپ ﷺ نے ان (غلاموں) کو بلایا اور اُنہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر ان میں قرعہ ڈال کر ان میں سے دو کو آزاد کر کے باقی چار کی غلامی کو برقرار رکھا۔ آپ ﷺ نے اس آدمی کے لئے سخت الفاظ کہے۔

---

(۶۱) صحيح مسلم (۴۱۸۵، ۴۱۸۸، ۴۱۹۱)؛ صحيح البخاري (۵۳۵۴، ۲۷۴۴)؛ صحيح سنن النسائي (۳۳۹۲)

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنے کی صورت میں شریعت کا حکم؟

۷۲۱ ⑯عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأُعْطِيَ شُرَكَائُهُ حِصَصُهُمْ وَعُتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلاَّ فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ. ⑯ أُنظُر: ۸۷۰

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے تو انصاف سے اس غلام کی قیمت مقرر کی جائے گی، اس میں اس کے شرکا کو ان کے حصے دیے جائیں گے اور غلام اس کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ مال دار نہ ہو تو اس کے حصے کا غلام آزاد ہو جائے گا۔

وصیت میں حصہ کا تعین نہ ہو تو چھٹا حصہ

۷۲۲ ⑯عن عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَوْصَى لِرَجُلٍ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ فَجَعَلَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ السُّدُسَ ⑯

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی کے لئے اپنے مال میں سے ایک غیر متعین حصے کی وصیت کی تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرما دیا۔

۷۲۳ ⑯ عن عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ لِرَجُلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَهْمًا مِنْ مَالِهِ فَمَاتَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَدْرِ مَا هُوَ؟ فَرُفِعَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ لَهُ السُّدُسَ مِنْ مَالِهِ ⑯

عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی نے اپنے مال میں سے کسی آدمی کے لئے حصہ مقرر کر دیا۔ وہ آدمی فوت ہو گیا لیکن دوسرا شخص اس حصے کے بارے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنا ہے؟ یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا تو آپ ﷺ نے فوت ہو جانے والے کے مال میں سے اس کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرما دیا۔

قابل وصیت تہائی مال میں اُمّ ولد کو مستثنیٰ کیا جائے

۷۲٤ ⑯عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا ⑯

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ماریہؓ کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بیٹے نے اس کو آزاد کر دیا ہے۔

۷۲٥ ⑯عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِعِتْقِ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ وَلاَ يُجْعَلْنَ فِي الثُّلُثِ وَأَمَرَ أَنْ لاَّ يُبَعْنَ فِي الدَّيْنِ ⑯

---

⑯ صحيح مسلم (٤٣١١، ٤٣١٢)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٣٤٩، ٣٣٥١)

⑯ صحيح مسلم (٣٧٤٩، ٤٣٠٢، ٤٣٠٥، ٣٧٥٣)

⑯ مجمع الزوائد ٤/ ٢١٦ ⑯ مجمع الزوائد ٤/ ٢١٦

⑯ السنن الكبرى للبيهقي ١٠/ ٣٤٦

⑯ السنن الكبرى للبيهقي ١٠/ ٣٤٤

سعید بن مسیبؒ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمہات الاولاد (بچوں والی لونڈیوں) کو آزاد کرنے کا حکم دیا، اُنہیں ایک تہائی (کی وصیت) میں شامل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی میت کا قرض ادا کرنے کے لئے انہیں بیچا جائے گا۔

دنیا میں آنے والے نے آ کر ہی رہنا ہے

۷۲۶ ㊽ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِي أَنَّهُ بَينَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الأَثْمَانَ فَكَيفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟فَقَالَ: أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ لاَ عَلَيكُمْ أَنْ لاتَفْعَلُوا ذَلِكُمْ فَإِنَّهَا لَيستْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلاَّ هِيَ خَارِجَةٌ㊽

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص (مجدی بن عمرو ضمری) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم مال غنیمت میں ملنے والی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں، ہمیں چونکہ اُنہیں بیچنا ہوتا ہے، للہذا آپ ﷺ عزل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسا کرتے ہو؟ اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی قباحت نہیں، کیونکہ جس جان کا (دنیا میں) پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے، وہ ضرور پیدا ہوگی۔

۷۲۷ ㊾ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تُحْمَلَ فَقَالَ: اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ، قَالَ: فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حُمِلَتْ قَالَ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا㊾

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میری ایک لونڈی ہے جس سے میں مباشرت کرتا رہتا ہوں، مجھے اس کا حاملہ ہونا ناپسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس سے عزل کر، مگر جو اس کی قسمت میں ہے، ضرور پیدا ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد وہ شخص آیا اور کہنے لگا: وہ لونڈی حاملہ ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے پہلے ہی بتادیا تھا کہ جو اس کی تقدیر میں ہوگا، ضرور پیدا ہوگا۔

㊽ صحيح البخاري (۲۲۲۹)

㊾ صحيح سنن أبي داود (۱۹۰۵، ۱۹۰۳)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل دوم: بلا معاوضہ (فی سبیل اللہ)

❶ ہبہ

◉ تحفہ کو واپس لینا ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنی قے کو چاٹ لے۔ فیصلہ نمبر ۶۸۴ ...... البتہ جو تحفہ کسی وجہ سے واپس لوٹا دیا جائے اس کو زیر استعمال لایا جاسکتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کو کپڑے اور کستوری تحفہ میں بھیجی تو اس کے انتقال کی وجہ سے واپس ہوگئی تو آپؐ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو دے دی۔ فیصلہ نمبر ۶۸۳

◉ اگر کسی معقول وجہ سے کوئی تحفہ واپس لینا ضروری ہو جائے تو اس کے بدلے کوئی اور تحفہ دے کر تحفہ کو واپس لیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ فیصلہ نمبر ۶۸۵ کی تشریح میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

◉ جو آدمی تحفہ اسی نیت سے دیتا ہے تاکہ اس کے بدلے زیادہ بڑا تحفہ حاصل کرسکے، اور ایسا نہ ہونے پر ناراضگی کا بھی اظہار کرتا ہے تو ایسے شخص کا تحفہ قبول نہیں کرنا چاہیے۔ فیصلہ نمبر ۶۸۶ نبی کریم ﷺ نے اسی بنا پر اعرابیوں کا تحفہ قبول کرنے سے انکار کردیا...... اُمّ سنبلہ نے نبی کریم ﷺ کو بہت زیادہ دودھ پلایا تو حضرت عائشہ نے پوچھا: یہ تو اعرابی لوگ ہیں اور آپ نے ان کا تحفہ قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں ام سنبلہ وغیرہ لوگ تو ہمارے شہر کے ہیں، یہ لوگ اعرابی نہیں ہیں۔ فیصلہ نمبر ۶۸۷

◉ ہبہ میں تمام اولاد میں برابری کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ نعمان بن بشیر کو آپ نے کہا کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔ اس مسئلہ کی مکمل تفصیلات کے لئے ماہنامہ محدث کے شمارہ اپریل ۲۰۰۷ء میں ایک مکمل مضمون اس سلسلے کی تمام احادیث کی وضاحت پر مبنی ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۷۸

❷ عطیہ

◉ حضرت ابیضؓ نے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں نمک کی کان عنایت فرما دی۔ اہل مجلس سے ایک آدمی نے آپؐ سے عرض کیا کہ آپؐ نے تو اسے دائمی منفعت عطا فرما دی ہے تو آپؐ نے اس سے کان واپس لے لی۔ معلوم ہوا کہ دائمی منفعت والی جگہ اور اجتماعی ضروریات والی جگہ کسی کو عطا نہیں کی جاسکتیں۔ فیصلہ نمبر ۶۸۹

◉ ایسی جگہ جہاں محنت مشقت کی ضرورت ہو اور اس سے اجتماعی منفعت بھی وابستہ نہ ہو تو حاکم ایسی جگہ کسی مسلمان کو عطیہ کرسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۹۰

◉ حاکم کو چاہیے کہ اگر کسی کو کوئی جگہ عنایت کرے تو اس کا قبضہ دلوانے کے اقدامات بھی کرے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ

کو وائل کے ساتھ بھیجا تا کہ انہیں حضر موت مقام پر عطا کی گئی جگہ کا قبضہ دلا دیں۔ فیصلہ نمبر۶۹۱

❸ **صدقہ اور وقف**

◉ اسلام میں سب سے پہلا وقف نبی کریم ﷺ نے کیا اور وہ یوں کہ مُخَیرق نامی صحابی احد میں شہید ہو کر اپنا ترکہ نبیؐ کے نام کر گئے تو آپ نے یہ ترکہ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کا وقف ہے جو انہوں نے ثمغ مقام پر ۷ ہجری میں کیا تھا۔

◉ بہترین مال کا صدقہ تقرب الٰہی کا باعث ہے۔ سورۂ آل عمران کی اس آیت (۹۲:۳) کے نازل ہونے پر ابی بن کعب نے اپنا بہترین مال یعنی ایک زمین اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔ تو آپ نے انہیں ہدایت کی کہ اپنے عزیز و اقارب پر اسے صدقہ کر۔ فیصلہ نمبر۶۹۳

◉ صدقہ کرتے ہوئے اپنے عزیز و اقارب کو ترجیح دینی چاہئے۔ چنانچہ ایک بار جب سورۃ آل عمران کی آیت (۹۲:۳) نازل ہوئی تو طلحہ نے اپنا بہترین مال (بیرحا کا باغ) اللہ کی راہ میں وقف کرنے کا عزم کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کی تعریف کرتے ہوئے انہیں ہدایت کی کہ یہ صدقہ اپنے عزیز و اقارب میں تقسیم کرو۔ چنانچہ طلحہ نے ایسے ہی کیا۔ فیصلہ نمبر۶۹۴ ...... میمونہ بنت حارث نے ایک لونڈی کو آزاد کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں کہا کہ اگر تم اسے اپنے ننھالیوں کو دے دیتی تو یہ زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ فیصلہ نمبر۶۹۵ ...... فرمان نبویؐ ہے کہ دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے۔ صدقہ میں اپنے اہل و عیال سے آغاز کرو، سب سے پہلے زیر کفالت، پھر والدین، پھر بھائی بہن اور پھر قریب سے قریب تر۔ فیصلہ نمبر۶۹۶ ...... معاویہ نے پوچھا کہ کس سے نیکی کروں تو نبی کریم ﷺ نے تین بار ماں کا تذکرہ کیا، پھر کہا: اپنے باپ سے، پھر قریب ترین شخص سے۔ فیصلہ نمبر۶۹۷ ...... ایک شخص نے صدقہ دینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا: سب سے پہلے اپنے اوپر، پھر اپنی بیوی پر، پھر بچے پر، پھر ملازم پر...... اس کے بعد جہاں جی چاہے۔ فیصلہ نمبر۶۹۸

◉ نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے کوئی مال نہیں چھوڑا، سوائے ایک خچر، ہتھیار اور کچھ زمین کے، انہیں بھی آپ ﷺ نے صدقہ کر دیا۔ عام شخص کے لئے تو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے ورثا کو محتاج و فقیر چھوڑ کر نہ جائے۔ فیصلہ نمبر۷۱۹ لیکن چونکہ انبیا کی وراثت درہم و دینار کی بجائے علم ہوتی ہے، اس لئے انبیا اس عمومی قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔ فیصلہ نمبر۶۹۹

◉ تحفہ میں ملا ہوا مال بھی صدقہ کیا جاسکتا ہے جیسے کہ مُخَیرق کا دیا ہوا تمام مال آپ نے اللہ کی راہ میں **صدقہ** کر دیا۔ اور یہ اسلام کا سب سے پہلا صدقہ ہے۔ فیصلہ نمبر۷۰۰

◉ حضرت عمرؓ کو عمدہ ترین مال حاصل ہوا اور انہوں نے وقف کرنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس مال کے اصل کو باقی رکھو اور اس کا نفع اللہ کی راہ میں وقف کر دو۔ ایک بار انہیں ۱۰۰ اونٹ ملے۔ فیصلہ نمبر۷۰۱ اور دوسری بار زمین ملی۔ فیصلہ نمبر۷۰۲ دونوں بار نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک ہی مشورہ دیا...... دور نبویؐ میں مدینہ میں سات باغ وقف تھے۔ فیصلہ نمبر۷۰۳

❹ **عمریٰ**

اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو ایک شے اس طور پر دے کہ ہم میں سے جو پہلے مر گیا، تو یہ شے اپنے اصل مالک کو واپس لوٹ جائے گی۔ دوسرے الفاظ میں دوسرے کو اپنی یا اس کی موت تک کسی شے کا مالک بنا دینا۔

◉ عمریٰ کی تعریف کے برعکس فرمانِ نبویؐ یہ ہے کہ عمریٰ دینے والے کو واپس نہیں کیا جائے گا بلکہ اس میں وراثت بھی جاری ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۷۰۴

◉ عمریٰ میں کسی شرط کا اضافہ کرنا یا بعد میں اس سے کچھ مستثنیٰ کرنا جائز نہیں، اس میں وراثت بھی جاری ہوگی اور وراثت کا اجرا شرط کے امکان کو ختم کر دیتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۰۵

◉ عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں ایک باغ عمریٰ کرنے والی عورت فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے اور بھائی نے عمریٰ کی واپسی کا مطالبہ کیا جبکہ عمریٰ جس کے لئے کیا گیا تھا، اس کے بیٹے نے کہا: کہ عمریٰ میرے والد کا ہی ہے۔ حضرت جابر نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہی نبی کریم ﷺ کا فیصلہ ہے کہ عمریٰ کرنے کے بعد دینے والے کو واپس نہیں ہوگا، چنانچہ عورت کے ورثا کو باغ واپس نہیں کیا گیا۔ فیصلہ نمبر ۷۰۶

❺ وصیت

ضروری تصورات

◉ قرض کو وصیت سے پہلے ادا کیا جائے، جبکہ قرآن میں ترتیب اس کے الٹ ہے، لیکن عملاً قرض ہی پہلے ادا ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۷۰۷...... جابر بن عبداللہ نے اپنے والد کی وفات کے موقع پر پہلے اپنے باپ کا قرض ادا کیا۔ نبی کریم ﷺ کی دعا سے کھیت میں رکھے پھلوں میں برکت ہوگئی اور باپ کا قرضہ ادا ہو جانے کے بعد بھی تین وسق پھل بچ گیا۔ فیصلہ نمبر ۷۰۸......مرنے والے کا قرض پہلے ادا کیا جائے، البتہ اس نے جو قرض لینا ہے، اس کو وقت مقررہ پر ہی حاصل کیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۷۰۹

◉ وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں، بلکہ اسے اس کا طے شدہ حصہ ہی ملے گا۔ فیصلہ نمبر ۷۱۰

◉ کافر کی وصیت پوری کرنا ضروری نہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے عاص بن وائل کی وفات پر اس کے بیٹوں کو ۱۰۰ غلام آزاد کرنے کی وصیت پوری کرنے کی پابندی کو بے فائدہ قرار دیا جبکہ بیٹوں نے ۵۰ اونٹ قربان کر لیے تھے۔ فیصلہ نمبر ۷۱۱

◉ اگر کوئی شخص اچانک فوت ہو جائے اور امکان ہو کہ وہ فلاں وصیت کرنا چاہتا تھا تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۷۱۲

◉ کوئی شخص اگر مرنے سے قبل وصیت کرنے کی بجائے اس معاملہ کو اپنے ورثا کے ہی سپرد کر دے تو ورثا کو اس کی طرف سے خیر خواہی کرنی چاہئے۔ اور اس کا ثواب اس کے مورّث کو ضرور پہنچے گا۔ فیصلہ نمبر ۷۱۳

◉ وصیت کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، جیسا کہ عتبہ بن وقاص نے اپنے بھائی سعد کو زمعہ کو گود لینے کی وصیت کی تو سعد نے اس سلسلے میں کافی کوشش کی، تاہم نبی کریم ﷺ نے زمعہ کے شرعی نسب نہ ہونے کی بنا پر اسے سعد کے سپرد نہیں کیا۔ فیصلہ نمبر ۷۱۴

وصیت پر گواہی

◉ وصیت کرتے ہوئے اس پر دو عادل شخصوں کو گواہ بنا لینا چاہئے جیسا کہ قرآنِ کریم میں بھی اس کی صراحت موجود ہے (المائدۃ ۵: ۱۰۶)۔ فیصلہ نمبر ۷۱۵......اس فیصلہ میں سابقہ فیصلہ کی زیادہ تفصیل موجود ہے کہ بدیل نے اپنی وصیت لکھ کر رکھ دی تھی، لیکن اس کے ساتھیوں نے اس کے باوجود اس کے سامان سے چاندی کا ایک پیالہ چرا لیا۔ نبی کریم ﷺ نے بدیل کے ورثا میں سے دو آدمیوں کو کہا

کہ قرآن کی آیت (المائدۃ ۵: ۱۰۷) کی رو سے وہ قسمیں اُٹھائیں کہ اس کے ساتھیوں نے اس کے ترکے میں چوری کی ہے۔

⦿ دقو قا مقام پر ایک مسلمان کی موت کا وقت آ گیا، وصیت کے لئے اسے کوئی مسلمان گواہ نہ ملا تو اس نے اہل کتاب کے دوفرد گواہ بنا لیے۔ان دونوں سے ابوموسیٰ اشعری نے عصر کے بعد قسم لے کر ان کی گواہی کے مطابق وصیت پر عمل کرایا۔فیصلہ نمبر ۷۱۷

⦿ بنوابیرق کے مشہور قصہ میں جس میں اسلحہ اور غلہ چوری ہوا تھا، قتادہ بن نعمان نے اپنے چچا رفاعہ بن زید کی وصیت (کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے بھیجا گیا اسلحہ کا یہ گم شدہ سامان اللہ کی راہ میں وقف ہے) سن کر اسے نافذ کروایا۔فیصلہ نمبر ۷۱۸

وصیت کی مقدار

⦿ سعد بن ابو وقاص نے نبی کریم ﷺ سے سارا مال صدقہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ایک تہائی تک کی اجازت ہی دی اور کہا کہ یہ بھی زیادہ ہے۔فرمایا: اپنے ورثا کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ تو انہیں غنی چھوڑ کر جا۔فیصلہ نمبر ۷۱۹

⦿ ایک شخص نے اپنی وفات کے موقع پر اپنا سارا مال (چھ غلام) اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی وصیت کی۔تو آپ نے ایک تہائی مال یعنی دو غلاموں کو قرعہ اندازی کے ذریعے منتخب کر کے انہیں آزاد کرنے پر اکتفا کیا۔غرض کوئی اگر تمام مال کی وصیت کر بھی جائے تو اسے نافذ نہیں کیا جائے گا۔فیصلہ نمبر ۷۲۰

⦿ اگر کوئی شخص مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرتا ہے تو اس کے مال سے پورا غلام خرید کر آزاد کر کے اس کے باقی حصہ داروں کو ان کی رقم ادا کر دی جائے گی اور غلام آزاد کر دیا جائے گا۔فیصلہ نمبر ۷۲۱

⦿ ایک شخص کے لئے ایک مرنے والے نے وصیت کی لیکن مال کا تعین نہ کیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا۔غرض وصیت میں عدم تعین کی صورت میں چھٹا حصہ دیا جائے گا۔فیصلہ نمبر ۷۲۲، ۷۲۳

⦿ ام ولد لونڈی کو اس ایک تہائی مال سے خارج کر دیا جائے جس کو وصیت کیا جا سکتا ہے۔فیصلہ نمبر ۷۲۵...... جب کسی لونڈی کے ہاں اپنے مالک سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ بچہ اس لونڈی کو آخر کار آزاد کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔فیصلہ نمبر ۷۲۴

⦿ چونکہ یہاں ام ولد کی بات چل رہی ہے تو واضح رہے کہ عزل کرنے سے تقدیر میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔جس جان نے دنیا میں آنا ہے، اس نے آ کر ہی رہنا ہے۔جس لونڈی نے تقدیر الٰہی کے مطابق اُمّ ولد بننا ہے، عزل سے اس امکان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔فیصلہ نمبر ۷۲۶، ۷۲۷

فصل سوم: مشترک معاملات (دو یا زیادہ افراد میں)

❶ مضاربت☆

مضاربت میں کوئی شرط عائد کرنا

۷۲۸ ⑱ عن حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِذَا دَفَعَ مَالًا مُضَارَبَةً اِشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ لَا يَسْلُكَ بِهِ بَحْرًا وَلَا يَنْزِلَ بِهِ وَادِيًا وَلَا يَشْتَرِي بِهِ ذَاتَ كَبِدٍ رَطْبَةً فَإِنْ فَعَلَ فَهُوَ ضَامِنٌ فَرَفَعَ شَرْطَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَجَازَهُ[80]

حبیب بن یسار، ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب جب مضاربت کے لئے کسی کو اپنا مال دیتے تو مضارب پر یہ شرط عائد کرتے کہ تجارت کے لئے وہ سمندر کا راستہ اختیار نہیں کرے گا، کسی وادی میں سے نہیں گزرے گا، نہ ہی اس سرمایہ سے کوئی جاندار چیز خریدے گا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو وہی اس کا ضامن ہوگا۔ انہوں نے اس قسم کی شرط کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔

۷۲۹ ⑱ عن ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الْمَالَ قِرَاضًا فَيَشْتَرِطُ لَهُ كَمَا أَعْطَاهُ نَحْوَهُ يَوْمَ يَأْخُذُهُ قَالَ: لَابَأْسَ بِذَلِكَ[81]

ابن لہیعہ، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے ایک شخص کے متعلق سوال کیا جو مضاربت کے لئے سرمایہ اس شرط پر دیتا ہے کہ اس نے سرمایہ جس حالت میں دیا ہے، اسی حالت میں واپس لے گا تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

❷ مزارعت☆☆

۷۳۰ ⑱ عن عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسَقٍ، ثَمَانُونَ وَسَقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسَقَ شَعِيرٍ وَقَسَّمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالأَرْضِ أَوْ يَمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الوَسَقَ وَكَانَتْ

---

⑧⓪ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١١١

☆ مضاربت: ایسا کاروبار جس میں ایک شخص کا مال ہو اور دوسرے کی محنت ہو۔ اور طے کردہ اصول کے مطابق دونوں منافع سے حصہ وصول کریں۔

⑧① السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١١١

☆☆ مزارعت: کھیتی کو پیداوار میں سے کچھ حصہ کے بدلے دوسرے شخص کو بٹائی پر دینا (الدر المختار ٥/ ١٧٤)

عَائِشَةُ مِمَّنْ اخْتَارَتْ الأَرْضَ (۸۲) رَاجع:۷۷

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر والوں سے وہاں کی زمین سے پیدا ہونے والے پھلوں اور کھیتی کے ایک نصف کا معاملہ کیا۔ آپ ﷺ اپنی بیویوں کو سو وسق دیا کرتے تھے۔ اس میں اَسی ۸۰ وسق کھجور اور بیس ۲۰ وسق جو ہوتے تھے۔ جب عمرؓ نے (اپنے دور خلافت میں) خیبر کو تقسیم کیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو اختیار دے دیا کہ یا ان کے لئے پانی اور زمین کا حصہ مقرر کر دیا جائے، یا ان کے لئے وہی پرانا طریقہ چلتا رہے۔ بعض نے زمین کو پسند کیا، جبکہ بعض نے وسق کو پسند کیا۔ عائشہؓ ان میں سے تھیں جنہوں نے زمین کو پسند کیا تھا۔

۷۳۱ (۸۳) عن عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ أَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا (۸۳)

عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس میں کاشت کاری کریں اور ان کے لئے پیداوار کا نصف ہوگا۔

۷۳۲ (۸۴) عن مُجَاهِدٍ قَالَ: اِشْتَرَكَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَاحِدٌ: مِنْ عِنْدِي الْبَذْرُ، وَقَالَ الآخَرُ: مِنْ عِنْدِى الْعَمَلُ. وَ قَالَ الآخَرُ: مِنْ عِنْدِى الْفَدَّانُ وَقَالَ الآخَرُ: مِنْ عِنْدِى الأَرْضُ. قَالَ: فَأَلْغَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَاحِبَ الأَرْضِ، وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ أَجْرًا مُسَمًّى وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا لِكُلِّ يَوْمٍ وَأَلْحَقَ الزَّرْعَ كُلَّهُ بِصَاحِبِ الْبَذْرِ (۸۴) أُنظر:۸۱۷

مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور کا واقعہ ہے کہ چار آدمیوں نے مشترکہ کھیتی باڑی شروع کی۔ ایک نے کہا: بیج میرا ہوگا، دوسرے نے کہا: میری طرف سے محنت ہوگی، تیسرے نے کہا: میری طرف سے بیل ہوں گے، چوتھے نے کہا: میری طرف سے زمین ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے زمین والے کو کالعدم قرار دے دیا۔ بیلوں کے مالک کے لئے ایک اُجرت مقرر فرما دی۔ محنت والے کے لئے ایک درہم یومیہ مزدوری مقرر فرما دی اور تمام کی تمام کھیتی بیج والے کو دے دی۔

۷۳۳ (۸۵) عَنْ رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ؟ وَلِمَنِ الأَرْضُ؟ فَقَالَ: زَرْعِي بِبَذْرِى وَعَمَلِي، لِيَ الشَّطْرُ وَلِبَنِى فُلاَنٍ الشَّطْرُ، فَقَالَ: أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّ الأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ (۸۵) أُنظر:۸۱۸

رافع بن خدیجؓ نے ایک زمین میں فصل کاشت کی۔ ایک روز نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ فصل کو پانی دے رہے

(۸۲) صحيح البخاري (۲۳۲۸)؛ صحيح مسلم (۳۹٤۰)

(۸۳) صحيح البخاري (۲۲۸۵)

(۸۴) كتاب الآثار للشيباني (۱۷۲)

(۸۵) ضعيف سنن أبي داود (۷۳۸)؛ المستدرك للحاكم ۲/ ٤١ (اسناده صحيح ولم يخرجاه)

تھے۔آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا: کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟انہوں نے جواب دیا: کھیتی میری ہے، اس میں بیج اور محنت بھی میری ہے۔میرا اس میں سے نصف حصہ ہے اور دوسرا نصف فلاں آدمی کا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سودی کاروبار کررہے ہو؟ زمین اس کے مالک کو واپس لوٹا دو اور اس سے اپنا خرچہ لے لو۔

٧٣٤ ⑱ عن رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ: إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلاثَةٌ: رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا، وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ، وَرَجُلٌ اِسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ[⑱]

رافع بن خدیج کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ صرف تین آدمی کھیتی باڑی کرسکتے ہیں۔ایک وہ شخص جس کی اپنی ذاتی زمین ہو، دوسرا وہ شخص جسے کچھ زمین عطیہ کے طور پر ملی ہو۔اور تیسرا وہ شخص زمین کاشت کرسکتا ہے جس نے وہ زمین سونے یا چاندی کے عوض کرائے پر حاصل کی ہو۔

٧٣٥ ⑲ عن حَنْظَلَةَ بنِ قَيْسٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَافِعَ بنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ: لابَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَإِقْبَالِ الْجَدَاوِلِ، وَأَشْيَاءِ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا فَيَهْلِكُ هَذَا، فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرى إِلاَّ هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلا بَأْسَ بِهِ[⑲]

حنظلہ بن قیس انصاریؓ کا بیان ہے کہ میں نے رافع بن خدیجؓ سے سوال کیا کہ کیا سونے یا چاندی کے عوض زمین کرایہ پر لی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کوئی حرج نہیں ہے۔رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ اس شرط پر زمین کرایہ پر دیتے تھے کہ نہر کے کنارے اور نالوں کے سروں پر ہونے والی فصل ہماری ہوگی تو بعض اوقات نہر کے کنارے اور نالوں کے سروں والی فصل تلف ہوجاتی اور دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہوجاتی اور وہ بچ جاتی اور مزارع کو کچھ بھی نہ ملتا مگر وہی بچ رہتا (تو اس میں ایک طرح کا دھوکہ ہے) اس لئے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔البتہ اگر کرایہ کے عوض کوئی معین چیز جس کی ذمہ داری ہوسکے، مقرر کی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

٧٣٦ ⑳ عَن سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَمَاسَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَةٍ[⑳]

سعدؓ کا بیان ہے کہ ہم اس شرط پر زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے کہ نالوں کے اردگرد والی فصل ہماری ہوگی کیونکہ اس پر عموماً خود بخود پانی پہنچ جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا اور حکم دیا کہ ہم اسے سونے یا چاندی کے عوض کرایہ پر دیں۔

---

⑱ صحيح سنن أبي داود (٢٩٠٣)

⑲ صحيح مسلم (٣٩٢٩)

⑳ صحيح سنن أبي داود (٢٨٩٥)

③ مساقات☆

باغ ایک کا اور دوسرا دیکھ بھال کرے، اسکا حکم

۷۳۷ ⑱⑨عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَارَسُوْلَ اللهِ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ: لاَ. فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمُئُوْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ فَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا(۸۹)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انصار نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کھجور کے یہ درخت ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان تقسیم کردیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا۔ تب انصار نے مہاجرین سے کہا: تم درختوں پر محنت کرو، ہم تمہیں ان کے پھلوں میں شریک کرلیں گے، انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور قبول کیا۔

۷۳۸ ⑲⓪ عن ابنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ ﷺ خَيبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ(۹۰)

ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ خیبر کے پھلوں اور کھیتی کی پیداوار کے نصف حصے پر معاملہ طے کرلیا۔

پانی کی تقسیم کے متعلق فیصلہ

۷۳۹ ⑲①عن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ قَسْمٍ قُسِّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَاقُسِّمَ وَكُلُّ قَسْمٍ أَدْرَكَهُ الإِسْلاَمُ فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الإِسْلاَمِ(۹۱)

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں ہوچکی ہے وہ تو اسلام میں اسی حالت پر برقرار رہے گی اور جو تقسیم ابھی نہیں ہوئی اور اسلام اس کو پالے تو اس کی تقسیم اسلامی اُصولوں کے مطابق ہوگی۔

۷۴۰ ⑲②عن عَبْدِ اللهِ بنِ الزُّبَيرِ أَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيرِ إِسْقِ يَازُبَيرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: اِسْقِ ثُمَّ أَحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيرُ: فَوَاللهِ إِنِّي لأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾*(۹۲)

---

(۸۹)صحيح البخاري (٢٣٢٥)؛ فتح الباري ٨/ ٥؛ مسند أبي يعلى الموصلي (٦٣١٠)

☆ مساقات: درختوں کی دیکھ بھال کے بدلے پھلوں میں سے ایک حصہ مقرر کردینا (الموسوعة الفقهية: مادہ سقی)

(۹۰)صحيح البخاري (٢٣٢٩)؛ صحيح مسلم(٣٩٣٩، ٣٩٤٠، ٣٩٤٢)؛مؤطا مالك ٦/ ٧٠٣؛ صحيح أبي داود (٢٩١٤)

(۹۱)صحيح سنن ابن ماجه (٢٠١٥)؛إرواء الغليل(١٧١٧)

(۹۲)صحيح سنن أبي داود (٣٠٩٢)؛ صحيح البخاري(٢٣٦٠، ٢٧٠٨)؛صحيح سنن ابن ماجه (٢٠١١)

* النساء ٤ :٦٥

(۹۳)صحيح سنن أبي داود (٣٠٩٣)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٢٠١٣، ٢٠١٤)

عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے زبیر سے ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جو مقام حرہ (سیاہ پتھروں والی زمین) سے آتی تھیں اوران سے کو پانی پلایا جاتا تھا۔ انصاری کہنے لگا: پانی کو گزرنے دو۔ حضرت زبیرؓ نے انکار کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے فرمایا: اے زبیر! پہلے تم سیراب کرلو، پھر اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔ انصاری غصے ہوگیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آپ ﷺ کی پھوپھی کی بیٹا ہے اسی وجہ سے! رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! تم سیراب کرلو پھر اسے روک لو، یہاں تک کہ کھیت کی دیواروں کی منڈیر تک پانی بھر جائے۔ زبیر کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَاشَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ ''قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مؤمن نہیں ہوسکتے، جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ ﷺ کو حاکم نہ مان لیں۔''

۷۴۱ (۱۹۳) عن ثَعْلَبَةَ ابنِ أَبِى مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ كُبَرَائَهُمْ يَذْكُرُونَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَاصَمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَهْزُورٍ -يَعْنِي السَّيْلُ الَّذِي يَقْتَسِمُونَ مَائَهُ- فَقَضَى بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْمَاءُ إِلَى الْكَعْبَيْنِ لاَيَبْلُغُ الأَعْلَى عَلىٰ الأَسْفَلِ (۹۳)

ثعلبہ بن ابو مالک نے اپنے بزرگوں کو اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ قریش کے ایک آدمی کی بنوقریظہ میں حصہ داری تھی، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وادیٔ مہزور کے نالے کے بارے میں جھگڑے کا فیصلہ لے کر گیا جس کا پانی وہ تقسیم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ فرما دیا کہ زمین کو پانی سے سیراب کرنا ٹخنوں تک ہے، اوراس میں بلند زمین والا نچلی زمین والے پر کوئی زیادتی نہ کرے۔

۴ شفعہ ☆

شفعہ کی شرعی حیثیت

۷۴۲ (۱۹۴) عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ (۹۴)

جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر چیز میں شفعہ کا حق رکھا ہے، بشرطیکہ وہ تقسیم نہ ہوئی ہو، مگر جب اور حدود بندی ہوجائے اور راستے الگ ہوجائیں تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۷۴۳ (۱۹۵) عن أَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِى كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رِبْعَةٌ أَوْ حَائِطٍ لاَيَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيْعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ (۹۵)

---

(۹۳) صحيح البخاري (۲۲۵۷)؛ صحيح سنن أبي داود (۳۰۰۱)

☆ شفعة: شریک کے اس حصے کو مقررہ معاوضے کے بدلے شریک کی طرف منتقل کرنا جو اجنبی کی طرف منتقل ہوگیا تھا۔ (فتح الباري ۵/ ۱۹۲)

(۹۵) صحيح مسلم (۴۱۰۴) صحيح سنن أبي داود (۳۰۰۳)

ابو زبیر جابرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ شفعہ ہر اس مشترک چیز میں ہے جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو (مثلاً) گھر یا باغ۔ لہٰذا شریک کی اجازت کے بغیر اس کو بیچنا جائز نہیں ہے۔ وہ چاہے تو خود لے لے یا چاہے تو چھوڑ دے۔ لیکن اگر اس نے اپنے شریک کی اجازت کے بغیر مشترکہ چند کو فروخت کر دیا، تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

٧٤٤ ⑲٦عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِيْ الدَّيْنِ وَهُوَ الرَّجُلُ يَبِيْعُ دَيْنًا لَهُ عَلٰى رَجُلٍ فَيَكُوْنُ صَاحِبُ الدَّيْنِ أَحَقَّ بِهِ[96]

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرض میں بھی حق شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی شکل یہ ہوگی کہ کوئی شخص اپنا قرض فروخت کرتا ہے جو دوسرے آدمی کے ذمے ہے تو قرض والا ہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔

٧٤٥ ⑲٧ عن سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الأَرْضِ[97]

سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمسایہ اپنے ہمسائے کے مکان یا زمین کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

٧٤٦ ⑲٨ عن عُمَرَ بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ أَبُوْرَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ لِسَعْدٍ يَاسَعْدُ: ابْتَعْ مِنِّي بَيْتِي فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا وَقَالَ مِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَاللهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللهِ لاَ أَزِيْدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ مُنَجَّمَةً أَوْ مُقَطَّعَةً قَالَ أَبُوْرَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسُ مِأَةِ دِيْنَارٍ وَلَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ مَاأَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسُ مِأَةَ دِيْنَارٍ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ[98]

عمر بن شرید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع نے سعدؓ سے کہا: اے سعد میرے وہ دونوں مکان جو تمہاری حویلی میں ہیں، تم خرید لو۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں وہ دونوں نہیں خرید سکتا۔ مسور بن مخرمہ (جو اس وقت ان کے پاس کھڑے تھے۔) نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں وہ ضرور خرید لینے چاہئیں۔ تو سعد نے کہا: واللہ میں ان کا چار ہزار درہم سے زائد نہیں دے سکتا۔ ابو رافع نے کہا: مجھے ان کا پانچ سو دینار (پانچ ہزار درہم) ملتا ہے۔ اگر میں نے رسول ﷺ سے یہ سنا نہ ہوتا کہ ہمسایہ اپنے قریبی ہونے کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے تو تمہیں چار ہزار درہم میں یہ گھر کبھی نہ دیتا، جبکہ مجھے پانچ سو دینار مل رہے ہیں۔ آخر ابو رافع نے وہ گھر سعد کو دے دیئے۔

٧٤٧ ⑲٩عن جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ[99]

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ ہر چیز میں شفعہ کا حق ہے۔

٧٤٨ ⑳٠ عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لاَشُفْعَةَ فِي حَيْوانٍ[100]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جانور میں حق شفعہ نہیں ہے۔

---

[96] مصنف عبد الرزاق (١٤٤٣٣)
[97] صحيح سنن أبي داود (٣٠٠٣، ٣٠٠٤)
[98] صحيح البخاري (٢٢٥٨) سنن الدارقطني ٤/ ٢٢٤
[99] شرح معاني الآثار ٤/ ١٢٦
[100] شرح معاني الآثار ٤/ ١٢٦

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل سوم: مشترک معاملات

❶ مضاربت

◉ مضاربت پر مال دینے والا شخص اپنے ساتھی پر بعض شرائط بھی عائد کرسکتا ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس اپنے ساتھی پر یہ دوشرطیں عائد کیا کرتے کہ مال کو سمندر سے گزارنا اور اس سے کوئی جاندار خریدنا درست نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو نقصان کا ذمہ دار وہی ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۷۲۸......کوئی شخص اگر مضاربت میں یہ شرط بھی عائد کرلے کہ مال جس حالت میں دیا ہے، اسی حالت میں واپس لے گا، تو اس شرط کی بھی اجازت ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۲۹

❷ مزارعت

◉ مزارعت نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے جیسا کہ آپ نے اہل خیبر سے پھلوں اور کھیتی کے ایک نصف پر معاہدہ کیا ہوا تھا، اسی میں سے آپ اپنی ازواجِ مطہراتؓ کو ۱۰۰ وسق دیا کرتے تھے۔ فیصلہ نمبر ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۷

◉ مزارعت کے معاملے میں زیادہ افراد کی شرکت پیچیدگی کا باعث ہے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے مزارعت کے ایک معاملے کو جس میں چار شرکاء تھے اور انہوں نے زمین، بیل، بیج اور محنت پر مزارعت کررکھی تھی، سادہ بناتے ہوئے یوں کیا کہ زمین والے کالعدم کیا، بیل والے کی اجرت رکھی، محنت والے کو یومیہ ایک درہم اجرت پر رکھ دیا اور کھیتی کا پورا نفع بیج والے کو دے دیا۔ فیصلہ نمبر ۷۳۲......رافع بن خدیج نے بھی ایک زمین والے سے بیج اور محنت پر مزارعت کررکھی تھی، نبی کریم ﷺ نے اُنہیں اس سے منع فرما کر زمین والے کو واپس لوٹانے کا کہا اور کہا کہ یہ سودی کاروبار ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۳۳......نبی کریم ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اور کہا کہ زمین کا معاملہ یعنی کھیتی باڑی تین لوگ ہی کرسکتے ہیں: مالک زمین، عطیہ کے طور ملی ہوئی زمین کا مالک یا کرائے پر لی گئی زمین۔ فیصلہ نمبر ۷۳۴......رافع بن خدیج سے زمین کے کرائے کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے جائز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ زمین کے بعض مفید حصوں کو اپنے لئے مخصوص کرلینے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ فیصلہ نمبر ۷۳۵......سعد کہتے ہیں کہ اچھی زمین کو اپنے لئے مختص کرلینے سے نبی کریم ﷺ نے ہمیں منع فرمایا تھا، البتہ اسے کرائے پر دینے کی اجازت دی تھی۔ فیصلہ نمبر ۷۳۶

❸ مساقات

◉ انصار اور مہاجرین نے آپس میں اس بات کا معاہدہ مؤاخات کیا تھا کہ مہاجرین بھی ان پر محنت کریں تو وہ پھلوں میں شریک ہوں گے۔ فیصلہ نمبر ۷۳۷......نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ نصف نصف پر معاملہ مزارعت طے کیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۷۳۸...... جاہلیت

میں تقسیم شدہ پانی کی تقسیم آج بھی معتبر ہے، البتہ حالت اسلام میں ہونے والی پانی کی تقسیم اسلامی اصولوں پر ہی ہونی چاہئے۔فیصلہ نمبر۷۳۹......عبداللہ بن زبیر کی زمین کی طرف مقام حرہ سے پانی آتا تھا۔آپ ﷺ نے انہیں کہا کہ پہلے وہ پانی سے زمین کو سیراب کرلیں پھر اپنے پڑوسی کے لئے پانی کھول دیں۔انصاری نے اس پر نبی کریم ﷺ کو عبداللہ بن زبیر سے قرابت داری کا طعنہ دیا جس پر آپ ﷺ نے قرآن کریم کی آیات (النساء۴:۶۵) کو تلاوت کرتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا۔فیصلہ نمبر۷۴۰...... ہدایت نبویؐ ہے کہ پانی کو ٹخنوں تک سیراب کرنے کی اجازت ہے اور اس میں بلند زمین والے کو زیادتی سے بچنا چاہئے۔فیصلہ نمبر۷۴۱

❷ شفعہ

◉ شفعہ کا حق ہر اس شے میں ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔جو شے تقسیم ہو کر اس کی حد بندی ہو جائے تو وہاں حق شفعہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔فیصلہ نمبر۷۴۲......گھر اور باغ میں شفعہ معتبر ہے اور شریک کی اجازت کے بغیر اس کو بیچنا جائز نہیں۔جس نے ایسا کیا تو شریک کے اختیار کا حق برقرار رہے گا۔فیصلہ نمبر۷۴۳......شفعہ قرض میں بھی ہے۔جس کی شکل یہ ہے کہ کوئی اپنا قرض کسی اور کے ذمے حوالہ کرے تو ادا ہونے تک وہ اس کے ذمے ہی رہتا ہے۔فیصلہ نمبر۷۴۴ اور ۶۷۱، ۶۴۱......شفعہ کا حق ہمسائے کے لئے بھی موجود ہے۔فیصلہ نمبر۷۴۵......ہمسائے کے حق اور اس کو ترجیح دینے کی ایک عملی مثال یہ ہے کہ ابورافع نے اپنے ہمسائے سعد کو اپنا مکان چار ہزار درہم میں بیچ دیا جبکہ اُنہیں اس کی قیمت ۵ ہزار درہم تک بھی مل رہی تھی۔فیصلہ نمبر۷۴۶......شفعہ کا ہر شے میں اعتبار کیا جائے۔فیصلہ نمبر۷۴۷...... اِلا یہ کہ جانوروں میں شفعہ نہیں ہوتا۔فیصلہ نمبر۷۴۸

فصل چہارم: محفوظات (امانتیں)

❶ لقطہ (گری پڑی چیز) کے احکام

معمولی گری پڑی چیز مل جائے تو استعمال کی اجازت

۷۴۹ ⑳عن يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنِ الْتَقَطَ لُقْطَةً يَسِيرَةً حَبْلًا أَوْ دِرْهَمًا أَوْ شِبْهَ ذَلِكَ فَلْيُعَرِّفْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ كَانَ فَوقَ ذَلِكَ فَلْيُعَرِّفْهُ سِتَّةَ أَيَّامٍ①

یعلیٰ بن مرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی کم قیمت چیز گری پڑی ملے۔ جیسے رسی، درہم یا اس طرح کی کوئی اور چیز تو اسے چاہئے کہ تین دن تک اس کا اعلان کرے، اگر شے کی مالیت اس سے زیادہ ہو تو چھے دن تک اس کا اعلان کرے۔

۷۵۰ ⑳عن جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُول اللهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ②

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لاٹھی، کوڑے، رسی اور اسی طرح دیگر اشیاء کے بارے میں رخصت دی کہ اگر ایسی کوئی چیز کسی جگہ گری پڑی ملتی ہے تو آدمی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

۷۵۱ ⑳ عن فَرُّوخ مَولَى طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ عَنْ اِلْتِقَاطِ السَّوْطِ: فَقَالَتْ يَلْتَقِطُ سَوْطَ أَخِيهِ يَصِلُ بِهِ يَدَيهِ مَا أَرَى بِهِ بَأْسًا قَالَ وَالْحَبْلَ؟ قَالَتْ وَالْحَبْلَ. قَالَ وَالْحِذَاءَ؟ قَالَتْ: وَالْحِذَاءَ قَالَ: وَالْوِعَاءَ؟ قَالَتْ لاَ أُحِلُّ مَاحَرَّمَ اللهُ الْوِعَاءُ يَكُونُ فِيهِ النَّفَقَةُ وَيَكُونُ فِيهِ الْمَتَاعُ③

فروخ جو کہ طلحہؓ کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ اُم سلمہؓ سے کسی نے گرا پڑا کوڑا اٹھانے کے بارے میں سوال کیا تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی اپنے بھائی کا گرا پڑا کوڑا اٹھا کر استعمال کرتا ہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں۔ پوچھنے والے نے کہا: رسی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا: رسی بھی اسی طرح ہے۔ اس نے پوچھا: جوتا کس طرح ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جوتا بھی اسی طرح ہے، اس نے پوچھا: برتن کا کیا حکم ہے؟ وہ کہنے لگیں: میں اللہ کی حرام کردہ چیز کو حلال نہیں کروں گی، برتن پر تو خرچ ہوتا ہے اور یہ سامانِ زیست ہے۔

---

① السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١٩٥
② السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١٩٥
③ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١٩٦

لقطہ کے اعلان یا صرف ہونے کے بعد اس کا مالک آ جائے تو اس کی ادائیگی

۷۵۲ ⓪ عن أَبِی سَعِیْدِ الْخُدَرِیِّ أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَجَدَ دِینَارًا فَأَتَی بِهِ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلاَمُ فَقَالَتْ هَذَا رِزْقٌ رَزَقَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، لِلَّهِ الْحَمْدُ، فَاشْتَرَی بِهِ لَحْمًا وَطَعَامًا. فَقَالَ لِفَاطِمَةَ أَرْسِلِی إِلَی أَبِیكِ فَتُخْبِرِیهِ فَإِنْ رَآهُ حَلاَلاً أَكَلْنَا فَلَمَّا صَنَعُوا طَعَامًا دَعَوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَتَی ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ رِزْقُ اللهِ فَأَكَلَ مِنْهُ وَأَكَلُوا، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتْ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِینَارَ، أَنْشُدُ اللهَ الدِینَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ یَاعَلِی! أَدِّ الدِّینَارَ ④

ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابوطالبؓ کو ایک دینار گرا پڑا ملا، وہ اسے فاطمہؓ کے پاس لائے، انہوں نے کہا: یہ رزق ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ رزق عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے اس سے گوشت اور کھانا خرید لیا اور فاطمہؓ سے کہا: اپنے ابا جان کی طرف پیغام بھیجو، اگر آپ ﷺ نے اسے حلال قرار دیا تو پھر ہم اسے کھائیں گے۔ جب انہوں نے کھانا تیار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا رزق ہے، اس کے بعد آپ ﷺ نے بھی کھایا اور انہوں نے بھی کھایا۔ اس کے بعد ایک عورت آئی وہ اپنے دینار کی گمشدگی کا اعلان کر رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! دینار ادا کرو۔

عام گمشدہ مال کے بارے میں کیا کیا جائے؟

۷۵۳ ⓪ عن عِیَاضِ بنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِی قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْیَشْهَدْ ذَا عَدْلٍ وَلاَ یَكْتُمْ وَلاَ یُغَیِّبْ فَإِذَا وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَإِلاَّ فَهِیَ مَالُ اللهِ یُؤْتِیهِ مَنْ یَشَاءُ ⑤

عیاض بن حمار مجاشعی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو کوئی گری پڑی چیز ملے، اسے چاہئے کہ کسی عادل کو گواہ بنائے اور کسی چیز کو نہ تو چھپائے اور نہ غائب کرے۔ جب اس کا مالک مل جائے تو اسے واپس لوٹا دے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے۔ جسے چاہتا ہے، دیتا ہے۔

آباد اور بے آباد راستے کا سامان، گمشدہ بکری اور اونٹ کے احکام

۷۵۴ ⓪ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَیْنَةَ أَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: كَیْفَ تَرَی یَا رَسُولَ اللهِ فِي حَرِیسَةِ الْجَبَلِ؟ قَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ، لَیسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِیَةِ قَطْعٌ إِلاَّ مَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیهِ قَطْعُ الْیَدِ، وَمَالَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ

---

④ السنن الكبرٰی للبیهقي ٦/ ١٩٤

⑤ صحیح سنن ابن ماجه (٢٠٣٢)؛ صحیح سنن أبي داود (١٥٠٣)

نَكَالٍ

قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ كَيفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ قَالَ: هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيسَ فِي شَيءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلاَّ مَا آوَاهُ الْجَرِينُ ، فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعٌ وَمَالَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَتُهُ وَجَلْدَاتُ نَكَالٍ

قَالَ: فَكَيفَ تَرَى فِيمَا يُوجَدُ فِي طَرِيقِ الْمِيْتَاءِ ، وَفِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُونَةِ؟ قَالَ عَرِّفْهُ سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهِ فَادْفَعْهُ إِلَيهِ ، وَ إِلاَّ فَشَأْنُكَ بِهِ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَومًا مِنَ الدَّهْرِ ، فَأَدِّهَا إِلَيهِ وَمَاكَانَ فِي طَرِيقِ غَيرِ الْمِيْتَاءِ ، وَالْقَرْيَةِ غَيرِ الْمَسْكُونَةِ ، فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

قَالَ: كَيفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: طَعَامٌ مَأْكُولٌ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلَى أَخِيكَ ضَالَّتَهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ كَيفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الإِبِلِ؟ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا ، مَعَهَا سِقَائُهَا وَحِذَائُهَا ، وَلاَيُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَأْكُلُ الْكَلاءَ وَتَرِدُ الْمَاءَ ، دَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَ طَالِبُهَا[⑥] رَاجِع :٣٨٢

عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اُن کے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے بیان کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلہ کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! پہاڑ پر واقع باڑے کے جانور کی چوری کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ فرمایا: چوری کرنے والے پر وہ جانور بھی اور اس کے ساتھ اس کی قیمت کے برابر تاوان ہے۔ایسے مویشیوں میں ہاتھ کاٹنے کی سزانہیں ہے،مگر وہ چیز جس کی قیمت ڈھال کے برابر ہوجائے تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی اور جو چیز ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے تو اس کی سزا اس کی قیمت کے برابر تاوان اور کوڑے ہیں۔اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ پھل اور اس کے برابر تاون بھی دے گا اور سزا (بھی پائے گا) اور لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ کاٹنے کی سزانہیں ہے مگر جو کھیت کے اندر (محفوظ) ہوں (ان پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ہے)۔کھیت کے اندر سے جو کچھ اُٹھائے گا،اگر وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچے تو اس میں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور جو چیز ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے،اس میں تاوان اور کوڑوں کی سزا ہوگی۔

اُنہوں نے کہا: آپ ﷺ آباد (جہاں لوگوں کی چلت پھرت زیادہ ہو) راستے یا رہائشی بستی سے ملنے والی چیز کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر اسے تلاش کرنے والا آ جائے تو اسے دے دو، ورنہ جو تیری مرضی۔ اور اگر اس چیز کا طالب زمانے (یعنی زندگی) میں کسی ایک دن (بھی) آجائے تو اسے دے دو۔اور جو چیز ویران راستے یا بے آباد بستی میں ملے تو اس میں اور دفینہ (خزانے) میں پانچواں حصہ ہے۔اُنہوں نے کہا: گم شدہ بکری کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو کھانا ہے تو یا تیرا بھائی کھا سکتے ہیں یا بھیڑیا کھا جائے گا۔اپنے بھائی کی گم شدہ بکری کو باندھ رکھو۔اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گم شدہ اونٹ کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا واسطہ ہے، جبکہ اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا نما پاؤں موجود ہیں، بھیڑیے سے اس کو خطرہ نہیں ہے، وہ گھاس کھائے گا، پانی پیے گا، اسے

⑥ سنن الدارقطني ٤/ ٢٣٦؛ مسند أحمد ٢/ ١٨٦

چھوڑ دو، یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا آ جائے۔

اشیا، بکری، گائے یا اونٹ کا گم شدہ ملنا

۷۵۵ ⑳عَنْ زَيْدِ بنِ خَالِد قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقْطَةِ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَشَأْنُكَ بِهَا قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ . قَالَ فَضَالَّةُ الإِبِلِ قَالَ ، قَالَ: مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَائُهَا وَحِذَائُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا[7]

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ان سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب دیا: اس کی تھیلی، اس کا سر بند خوب پہچان کر رکھو، پھر اس کی ایک سال تک تشہیر کرو۔ پھر اگر اس کا مالک آ گیا (تو اس کے حوالے کردو) وگرنہ جس طرح تم چاہو (اس سے استفادہ کر سکتے ہو)۔ اس نے پوچھا: گم شدہ بکری کا (کیا کیا جائے)؟ فرمایا: وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے، وگرنہ بھیڑیے کے لئے ہے۔ اس نے پوچھا: گم شدہ اونٹ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کے ساتھ کیا؟ اسکی مشک اور جوتا نما پاؤں اس کے ساتھ ہیں، وہ پانی پیئے گا، درخت کھائے گا، آخر کار اس کا مالک اس تک پہنچ ہی جائے گا۔

گم شدہ اونٹ پا لینے کے بعد اسے چھپالینا اور اس کا اعلان نہ کرنا

۷۵۶ ⑳ عن أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ضَالَّةُ الإِبِلِ الْمَكْتُومَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا[8]

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گم شدہ اونٹ جس کو پانے والا اس کو چھپالے اور اعلان نہ کرے، وہ اس کا تاوان اور اس کی مثل قیمت اس کے ساتھ ادا کرے گا۔

۷۵۷ ⑳ عن زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِي أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ رَاعِي الْغَنَمِ فَقَالَ: هِیَ لَكَ أَوْ لأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ: مَاتَقُولُ يارَسُوْلَ اللهِ فِی ضَالَةِ الإِبِلِ؟قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَائُهَا وَحِذَائُهَا وَتَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ وَلَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ وَطَنَهُ فَيَرْجِعُ[9]

زید بن خالد جہنیؓ، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گم شدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیری ہے، یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔ پھر اس نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ گم شدہ اونٹ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا سروکار، اس کا پانی، اس کے جوتے، پاؤں اس کے ساتھ ہیں، وہ درختوں کے پتے کھا لے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ

---

⑦ صحيح البخاري (٢٤٢٩)؛ مؤطا مالك ٣/ ٧٥٧؛ مسند أحمد ٤/ ١١٦؛ صحيح مسلم ١٢/ ٢٤٩(٤٤٧٤)؛ صحيح سنن أبي داود (١٤٩٨)

⑧ صحيح سنن أبي داود (١٧١٨)؛ مصنف عبدالرزاق ١٠/ ١٢٩(١٨٥٩٩)

⑨ مصنف عبدالرزاق (١٨٦٠١)

اس کو اپنا ٹھکانہ یاد آ جائے اور وہ واپس چلا جائے۔

۷۵۸ ⑳ عن الْحَسَنِ يَقُولُ جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَحْمَلُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُ فَقَالُوا أَتَأْذَنُ لَنَا فِي ضَالَّةِ الإِبِلِ؟ قَالَ: ذَاكَ حِرْقُ النَّارِ ⑩

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے سواری مانگی۔ جب آپؐ کے پاس انہیں سواری کے لئے کوئی چیز نہ مل سکی تو انہوں نے پوچھا کہ کیا آپؐ ہمیں گم شدہ اونٹوں کو پکڑنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آگ کا شعلہ ہے۔

قیمتی شے کا تین برس اعلان کرنا، پھر

۷۵۹ ㉑ عن أُبَيِّ بْنِ كَعْب قَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِاْئَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَولًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِكَائَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَ إِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيتُ سَلَمَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: لاَ أَدْرِى ثَلاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَولًا وَاحِدًا فَأَعْجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لأَبِى صَادِقٍ تَعَال! فَاسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشَرِ سِنِينَ يَقُولُ: عَرِّفْهَا عَامًا وَاحِدًا ⑪

اُبی بن کعبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مجھے ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے، میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ایک سال تک اعلان کر۔ (اگلے سال آیا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ایک سال تک اعلان کر۔ آئندہ سال آیا تو پھر آپ ﷺ نے ویسے ہی کہا) تین دفعہ ایسے ہوا لیکن مجھے اس کا مالک نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعداد اور تسمے کی شکل وصورت یاد رکھ لے، اگر تو اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ اس سے فائدہ اٹھا۔ شعبہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں سلمہ سے ملا۔ تو انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ تین سال تھے یا ایک سال، تو مجھے وہ حدیث بہت عجیب معلوم ہوئی میں نے اپنے باپ صادق سے کہا: آیئے! اس سے یہ حدیث سنیے، اور بہز بن اسد نے شعبہ عن سلمہ کے طریق سے اسے یوں بیان کیا ہے کہ شعبہ نے کہا: میں نے اس سے دس سال بعد سلمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا تھا۔ (سلمہ کو پہلے اس بارے میں شک تھا کہ آیا مدت اعلان تین سال ہے یا ایک سال پھر انہیں یاد آ گیا اور وہ ایک سال پر قائم ہو گئے)

۷۶۰ ㉒ عَنْ سُوَيدِ بنِ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سُلَيمَانَ بنِ رَبِيعَةَ وَزَيدِ بنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوطًا فَقَالاَ لِي أَلْقِهِ. قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنِّي إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَ إِلاَّ اسْتَمْتَعْتُ بِهِ. فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا. فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بنَ كَعب فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا مِاْئَةُ دِينَارٍ فَأَتَيتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ

---

⑩ مصنف عبدالرزاق (١٨٦٠٤)؛ السنن الكبرىٰ للنسائي ٣/ ٤١٤ (٥٧٩٠)

⑪ السنن الكبرىٰ للبيهقى ٦/ ١٩٤

فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَائَهَا وَوِعَائَهَا فَإِنْ جاءَ صَاحِبُهَا وَ إِلاَّ اِسْتَمْتِعْ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لاَ أَدْرِي ثَلاَثَةُ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا⑫

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھا تو وہاں مجھے ایک کوڑا گرا پڑا ملا۔ ان دونوں نے کہا: اسے پھینک دے، میں نے کہا: نہیں! اگر مجھے اس کا مالک مل گیا تو ٹھیک، ورنہ میں تو اس سے فائدہ اُٹھاؤں گا۔ پھر جہاد سے واپسی پر ہم نے حج کیا۔ اس کے بعد میں مدینہ منورہ میں اُبی بن کعبؓ سے ملا اور ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک تھیلی پڑی ملی تھی جس میں ایک سو دینار تھے۔ میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ایک سال تک اعلان کرو! تو میں نے اس کا ایک سال تک اعلان کیا۔ پھر اسے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سال پھر اعلان کر! میں نے اعلان کیا لیکن اس کا مالک نہ ملا پھر تیسری مرتبہ میں نے اسے (رسول ﷺ کی خدمت میں) پیش کیا۔ پھر چوتھی مرتبہ لایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعداد، ڈاٹ اور سربند پہچان رکھ، اگر اس کا مالک آجائے، اس کی تعداد، ڈاٹ سربند کا (نشان) تجھے بتائے تو اسے دے دو اور اس دوران اس سے فائدہ حاصل کرو۔ شعبہ کہتے ہیں: پھر میں سلمہ (راوی حدیث) سے اس کے بعد مکہ میں ملا۔ اُنہوں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اس حدیث میں (سوید نے) تین سال تک اعلان کرنے کا ذکر کیا تھا یا ایک سال۔

گم شدہ جانور سے مالک کی اجازت کے بغیر استفادہ نہ کرنا

۷۶۱ ⑬عن الْبَهْزِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إذا كَانُوا بِالرَّوحَاءِ، إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيرٍ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: دَعُوهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ شَأْنُكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَابَكْرٍ فَقَسَّمَهُ بَيْنَ الرِفَاقِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِالأثَابِيَةِ بَيْنَ الرُّوَيثَةِ وَالْعَرْجِ، إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيهِ سَهْمٌ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لاَيُرِيبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ⑬

حضرت بہزیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (صحابہؓ کے ساتھ) احرام کی حالت میں مکہ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ جب روحاء مقام پر پہنچے تو اچانک دیکھا کہ ایک جنگلی گدھا (زیبرا) زخمی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو! اس کا مالک آتا ہی ہوگا۔ اس کے بعد بہزی نامی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جو کہ اس گدھے کا مالک تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ گدھا آپ ﷺ کے اختیار میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا تو اُنہوں نے اس کا گوشت ساتھیوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ پھر آگے چلے، جب اثابیہ مقام پر پہنچے جو رویثہ اور عرج کے درمیان

⑫ صحيح البخاري (٢٤٣٧، ٢٤٢٦)؛ صحيح ابن ماجه (٢٠٣٢)؛ صحيح مسلم (٤٤٨٣)؛ سنن أبو داود (١٥٠٣)

⑬ صحيح سنن النسائي (٢٦٤٢)

ہے تو ایک ہرن کو سائے میں سویا ہوا پایا جسے تیر لگا ہوا تھا۔ بہزی کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اس کے پاس کھڑا رہنے کا حکم دیا، تاکہ کوئی اس کو نہ چھیڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔

قریب المرگ متروکہ جانور کو موٹا تازہ کرنے والا ہی اس کا مالک ہے

٧٦٢ ⑲ عن قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحْيَا دَابَّةً فَهِيَ لَه⑭

قتادہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی جانور کو کھلا پلا کر زندہ کیا وہ اس کا ہوگا۔

٧٦٣ ⑳عن مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِي سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَيَّبَ دَابَّةً فَأَخَذَهَا رَجُلٌ فَأَصْلَحَ لَهَا ۔ قَالَ: قُضِيَ فِي هَذَا قَبْلَ الْيَومِ إِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي كِلاَءٍ وَمَاءٍ فَلاَ شَيءَ وَإِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي مَفَازَةٍ وَمَخَافَةٍ فَالَّذِي أَصْلَحَ إِلَيهَا أَحَقُّ بِهَا⑮

مطرف، شعبی سے روایت کرتے ہیں، شعبیؒ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنی سواری کو آزاد چھوڑ دیا کہ وہ جہاں مرضی چلی جائے، اور کسی دوسری آدمی نے پکڑ کر اسے تندرست کرلیا۔ انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں آج سے پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ یہ ہے اگر تو اس نے اسے بے آب وگیاہ جنگل میں اس ڈر سے چھوڑا ہے کہ اب یہ جانور زندہ نہیں رہ سکے گا تو جس نے اس سواری کو پکڑ کر کھلایا پلایا ہے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

حرم میں لقطہ اعلان کئے بغیر اٹھانا ناجائز

٧٦٤ ㉑ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وابنِ عَبَّاسٍ قَالاَ: لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ . قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَبِسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لاتَحِلُّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلاَ يُخْتَلَى شَوكُهَا وَلاَ تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقَيَّدُ . فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلاَّ الإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِلاَّ الإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاه ۔ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ۔ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اُكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ قَالَ الأَوْزَاعِي: يَعْنِي هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ⑯

حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ دونوں کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مکہ پر فتح عطا کردی تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روکے رکھا اور اپنے رسول ﷺ

---

⑭ مصنف عبد الرزاق ٨/ ٢١٠ (١٤٩٢١)

⑮ مصنف عبد الرزاق ٨/ ٢١٠ (١٤٩٢١)

⑯ صحيح البخاري (٢٤٣٤)

اور مؤمنوں کو اس پر غالب کیا۔ وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا اور میرے لئے محض دن کی ایک گھڑی حلال کیا گیا اور میرے بعد بھی یہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا۔ اس کے شکار کو ہراساں نہ کیا جائے، نہ تو اس کا کانٹا (جھاڑی) اُکھیڑا جائے اور نہ ہی اس کی کوئی گری پڑی چیز حلال ہوگی، سوائے اس کے جو اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے تو وہ دو فیصلوں میں سے بہتر کا اختیار رکھتا ہے یا تو فدیہ لے لے یا قصاص۔ حضرت عباسؓ نے کہا: سوائے اذخر گھاس کے، کیونکہ ہم اسے قبروں اور گھروں کے لئے استعمال کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوائے اذخر گھاس کے۔ پھر یمنیوں میں سے 'ابوشاہ' نامی ایک شخص کھڑا ہوا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے یہ (خطبہ) لکھ دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو! امام اوزاعیؒ نے کہا: یعنی وہ خطبہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

گری پڑی چیز سنبھالنے کے دوران اگر ضائع ہو جائے تو ذمہ دار کون؟

٧٦٥ ⑰ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَوْدَعَ وَدِيعَةً فَلاَ ضِمَانَ عَلَيْهِ [17]

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھی گئی، اس پر کوئی ضمان (ذمہ داری) نہیں ہے۔

٧٦٦ ⑱ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لاَ ضِمَانَ عَلَى مُؤْتَمَنٍ [18]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے، اس پر ضمان (ذمہ داری) نہیں ہے۔

٧٦٧ ⑲ عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيرِ الْمُغِلِّ ضِمَانٌ وَلاَ عَلَى الْمُسْتَودَعِ غَيرِ الْمُغِلِّ ضِمَانٌ [19]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: ایسا شخص جو اُدھار لے، لیکن اس میں خیانت کا مرتکب نہ ہو، اسی طرح جس کے پاس امانت رکھی جائے اور وہ اس میں خیانت نہ کرے تو اس پر تاوان نہیں ہے۔

---

⑰ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٤٥)؛ إرواء الغليل (١٥٤٧)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٣١٥)

⑱ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٤٥)؛ إرواء الغليل (١٥٤٧)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٣١٥)

⑲ سنن الدارقطني ٣/ ٤١

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل چہارم: محفوظات (امانتیں وغیرہ)

❶ لقطہ کے احکام

◉ معمولی گری پڑی چیز مل جائے تو تین دن کے اعلان کے بعد اسے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ مثلاً رسی، درہم اور اگر اس سے زیادہ مالیت ہو تو چھ دن تک اعلان کے بعد استعمال کر سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۴۹...... نبی کریم ﷺ نے گم شدہ لاٹھی، کوڑا، رسی وغیرہ ملنے کی صورت میں اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔ فیصلہ نمبر ۷۵۰...... ام المومنین ام سلمہ نے کوڑا، جوتا اور رسی وغیرہ کو اٹھا کر استعمال کرنے کی اجازت دی، البتہ برتن کے بارے میں منع فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۷۵۱

◉ گم شدہ چیز کے اعلان کے بعد اس کا مالک آ جائے تو اس کو اس کا مال ادا کیا جائے جیسا کہ حضرت علی کو ایک دینار گرا پڑا ملا، تو اس سے پکائے گوشت کو حضرت فاطمہؓ اور رسول اللہ ﷺ نے کھایا۔ جب ایک عورت اس دینار کا اتہ پتہ لینے آئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو ادا کرنے کا حکم دیا۔ فیصلہ نمبر ۷۵۲

◉ عام گمشدہ مال ملنے پر کسی عادل شخص کو گواہ بنا لینا چاہئے تاکہ بعد میں چوری کا ہی الزام نہ لگ جائے۔ اس کو چھپانا وغیرہ منع ہے۔ مالک کے آ جانے پر اسے ادا کرنا ہوگا وگرنہ وہ ملنے والے شخص کا ہوا۔ فیصلہ نمبر ۷۵۳

◉ آباد راستے کے سامان کا ایک سال تک اعلان کیا جائے، مالک نہ آئے تو اپنے پاس رکھو وگرنہ عمر بھر جب بھی اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کرو۔ جہاں تک بے آباد راستے کے سامان کا تعلق ہے تو اس میں پانچواں حصہ مسلمانوں کے حاکم کو ادا کرو۔ گم شدہ بکری ملنے پر اس کی دیکھ بھال کر کے اپنے پاس باندھ لیا جائے، البتہ اونٹ کو اسی حال میں رہنے دینا چاہئے کیونکہ وہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۷

◉ گمشدہ شے کی علامتوں اور خصوصیات کو یاد رکھ کر اس کو سال بھر خوب مشتہر کیا اور مالک آ جانے پر اسے ادا کیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۷۵۵

◉ جو شخص اونٹ ملنے کے بعد اسے چھپا لیتا ہے، حالانکہ اسے کھلا چھوڑ دینے کا حکم ہے تو ایسے شخص کو تاوان ادا کرنا ہوگا کہ وہ اس کی قیمت کے مثل اور ادا کرے۔ فیصلہ نمبر ۷۵۶...... نبی کریم ﷺ نے گمشدہ اونٹ کو پکڑنے سے شدت سے منع فرمایا اور انہیں آگ کے شعلہ سے تشبیہ دی۔ فیصلہ نمبر ۷۵۸

◉ قیمتی شے کا تین برس تک اعلان کیا جائے، اس کی علامتیں وغیرہ خوب یاد رکھ لی جائیں، تب بھی مالک نہ آئے تو پھر اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ابی بن کعب کو ۱۰۰ دینار پر مشتمل ایک تھیلی ملی تو انہوں نے تین برس تک اعلان کیا۔ فیصلہ نمبر ۷۵۹، ۷۶۰......

البتہ راوی کا یہ بھی خیال ہے کہ ایک سال تک اعلان کیا جائے۔

- صحابہ کو ایک بار جنگلی گدھا زخمی حالت میں ملا تو قرائن سے نبی کریم ﷺ نے اندازہ لگا لیا کہ اس کا مالک آتا ہوگا۔ چنانچہ مالک نے آ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔ معلوم ہوا کہ گم شدہ شے کے سلسلے میں قرائن کا بھی لحاظ کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۷۶۱
- جو کوئی کسی قریب المرگ جانور کی دیکھ بھال کرے تو وہ جانور اسی کی ملکیت ہو جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۶۲......ایسا تب ہے جب اس جانور کو اس کے مالکوں نے مرنے کے لئے لاوارث چھوڑ دیا ہو۔ فیصلہ نمبر ۷۶۳
- حرم شریف کی گری پڑی چیز کو اعلان کئے بغیر اُٹھانا ناجائز ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۶۴
- گری پڑی چیز اگر حفاظت کے دوران ضائع ہو جائے تو سنبھالنے والا اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۶۵......جس کے پاس کوئی شے امانت رکھی جائے، اس پر گم شدگی یا ضیاع کی صورت میں کوئی تاوان نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۶۶، ۷۶۷

فصل پنجم: اطلاقات (اجازتیں اور گنجائشیں)

❶ وکالت (دوسرے کو اختیار سونپنا)

کسی کو وکیل بنانا

٧٦٨ ⑳ عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ وَقَالُوْا: لانَجِدُ إِلاَّ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ: اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً[۲۰] (فیصلہ نمبر ۶۶۵ اور ۶۷۰ میں یہی واقعہ دوسرے الفاظ میں بیان ہوا ہے)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے (اپنے اونٹ کا) تقاضا کیا اور بڑی بے ادبی کا مظاہرہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ جس کا حق بنتا ہو وہ اس طرح سے بات کر سکتا ہے۔ اس کو اس کے اونٹ کی طرح کا اونٹ خرید کر دے دو۔ صحابہؓ نے کہا: ہمیں اس سے بہتر اونٹ مل سکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی دے دو۔ کیونکہ بہترین آدمی وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔

٧٦٩ ㉑ عن عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِي قَالَ: أَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ دِيْنَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَّةً، أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، فَكَانَ لَوْ اِشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيْهِ[۲۱]

عروہ بن ابو جعد بارقی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قربانی کا جانور یا بکری خریدنے کے لئے ایک دینار عطا فرمایا۔ اس نے ایک دینار کے عوض دو بکریاں خریدیں۔ پھر ان دو میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کر دیا اور ایک بکری اور ایک دینار لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد وہ مٹی بھی خرید لیتا تو اس میں بھی اسے ضرور منافع حاصل ہوتا۔

٧٧٠ ㉒ عن عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جَلَبٌ، فَأَعْطَانِي دِيْنَارًا وَقَالَ أَيْ عُرْوَةَ اِئْتِ الْجَلَبَ، فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً، فَأَتَيْتُ الْجَلَبَ، فَسَاوَمْتُ صَاحِبَهُ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ شَاتَيْنِ بِدِيْنَارٍ، فَجِئْتُ أَسُوقُهُمَا، أَوْقَالَ: أَقُوْدُهُمَا فَلَقِيَنِي رَجُلٌ، فَسَاوَمَنِي فَأَبِيعُهُ شَاةً بِدِيْنَارٍ، فَجِئْتُ بِالدِّيْنَارِ، وَجِئْتُ بِالشَّاةِ

---

⑳ صحيح البخاري (٢٣٩٠)؛ فقه السنة ٣/ ٢٣٣

㉑ صحيح سنن أبي داود (٢٨٩٣)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٤٦)

فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ هَذَا دِيْنَارُكُمْ ، وَهَذِهِ شَاتُكُمْ ، قَالَ: وَصَنَعْتَ كَيْفَ؟ قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَدِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِفُ بِكُنَاسَةِ الْكُوفَةِ ، فَأَرْبَحُ اَرْبَعِينَ اَلْفًا قَبْلَ أَنْ أَصِلُ إِلَى أَهْلِي . وَكَانَ يَشْتَرِي الْجَوَارِيْ وَيَبِيْعُ ⑬

عروۃ بن ابو جعد بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ کو اطلاع ملی کہ منڈی میں بکنے کے لئے مال (مویشی اور غلام لونڈیاں وغیرہ) آیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور فرمایا: عروہ منڈی میں جو مال آیا ہے، وہاں جاؤ اور ہمارے لئے ایک بکری خرید لاؤ۔ میں وہاں گیا، بکری کے مالک سے بھاؤ طے کیا اور ایک دینار میں دو بکریاں خرید لیں اور اس کے بعد انہیں کھینچتا ہوا یا کہا کہ انہیں ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک شخص ملا۔ اس نے مجھ سے بھاؤ تاؤ کیا اور آخر ایک بکری ایک دینار کے عوض فروخت کر دی اور ایک بکری اور ایک دینار لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ ہے آپ کا دینار اور یہ ہے آپؐ کی بکری۔ آپؐ نے پوچھا یہ تو نے کیسے کیا؟ عروہ کہتے ہیں۔ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا دیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: اے اللہ اس کے ہاتھ میں برکت فرما۔ اس کے بعد یہ ہوتا کہ میں (تجارت کے لئے) کوفہ کے ایک محلہ میں کھڑا ہو جاتا اور اہل وعیال کے پاس پہنچنے سے پہلے چالیس ہزار کا نفع حاصل ہو جاتا اور عروہ لونڈیوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کیا کرتے تھے۔

۷۷۱ ⑭ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ ، إِنِّي أُرِيْدُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ ، فَأَحْبَبْتُ التَّسْلِيْمَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَكُونُ ذٰلِكَ آخِرَ مَا أَصْنَعُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي بِخَيْبَرَ ، فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسَقًا قَالَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ لِي خُذْ مِنْهُ ثَلاثِينَ وَسَقًا فَوَاللهِ مَا لآلِ مُحَمَّدٍ بِخَيْبَرَ تَمْرَةٌ غَيْرَهَا فَإِنْ اِبْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوتِهِ ⑭

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں خیبر جانا چاہتا تھا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ میں خیبر جانا چاہتا تھا۔ چاہا کہ آپ کو سلام عرض کرتا چلوں شاید کہ مدینہ میں میرا یہ آپ کو آخری سلام ہو۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: جب تم میرے وکیل کے پاس جاؤ تو اس سے ۱۵ روسق لے لینا۔ جابر کہتے ہیں: جب میں واپس جانے لگا تو آپؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اس سے ۳۰ وسق لینا۔ اللہ کی قسم: آل محمدؐ کے پاس خیبر کی کھجور کے علاوہ کوئی کھجور نہیں ہے۔ اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو اپنا ہاتھ اس کی ہتھیلی میں رکھ دینا۔

مؤکل کے مال سے وکیل کا کمایا نفع بھی مؤکل کا ہوگا

۷۷۲ ⑮ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِيْ لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ

⑬ مسند أحمد ٤/ ٣٧٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ١١٢

⑭ سنن الدارقطني ٤/ ١٥٤

فَجَائَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَاهُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوْ إِشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ ⑭

عروۃ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے ایک بکری خریدنے کے لئے ایک دینار دے کر بھیجا تو اس نے اس کے بدلہ میں دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری ایک دینار کے عوض بیچ دی اور ایک دینار اور اس کے ساتھ ایک بکری لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے اس کی تجارت میں برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع حاصل ہوتا۔

❷ غلاموں کی آزادی

تھپڑ مارنا آزادی کا موجب

۷۷۳ ⑮ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بَظَهْرِهِ أَثَرًا فقَالَ لَهُ: أَوْجَعْتُكَ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَأَنْتَ عَتِيقٌ. قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ فَقَالَ: مَالِي فِيهِ مِنَ الأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: مَنْ ضَرَبَ غُلاَمًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يَعْتِقَهُ ⑮

زادان بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے اپنے غلام کو بلایا تو اس کی پیٹھ پر ایک نشان دیکھا، اُنھوں نے پوچھا: کیا میں نے تجھے تکلیف پہنچائی ہے، اس نے کہا: نہیں! تو اُنھوں نے کہا: تو آزاد ہے، پھر اُنھوں نے زمین سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا: مجھے (اس آزاد کرنے) کا اجر اس چیز کے وزن کے برابر بھی نہیں ملے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اپنے غلام پر نا کردہ جرم کی حد لگائی یا اسے تھپڑ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔

۷۷٤ ⑯ عن هِلاَلِ بنِ يَسَافٍ قَالَ عَجَّلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فقَالَ سُوَيْدُ بْنُ مُقْرِنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلاَّ حُرَّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقْرِنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلاَّ وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا ⑯

ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے جلدی میں اپنی خادمہ کو تھپڑ مار دیا۔ سوید بن مقرن نے اسے کہا: تجھے مارنے کے لئے اس کے خوبصورت چہرے کے سوا اور کوئی جگہ نہ ملی۔ مجھے دیکھ! میں مقرن کا ساتواں بیٹا تھا (یعنی ہم سات بھائی تھے) ہماری پاس صرف ایک لونڈی تھی۔ سب سے چھوٹے بھائی نے اسے تھپڑ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

غلام کو مارنے والے کو تنبیہ

۷۷۵ ⑰ عن أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِي قَالَ: بَيْنَمَا أَضْرِبُ غُلاَمًا لِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ وَرَائِي إِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ

⑭ صحيح البخاري (٣٦٤٢)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٨٩٣)

⑮ صحيح مسلم (٤٢٧٥)

⑯ صحيح مسلم (٤٢٧٨)

ثَلاثًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللهِ! اَللهُ أَقْدَرُ عَلَيكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ أَضْرِبَ مَمْلُوكًا أَبَدًا[27]

ابومسعود بدریؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے تین دفعہ یہ آواز سنی کہ اے ابومسعود! اس بات کو مت بھول۔ میں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو جو اس کو سزا دے رہا ہے، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے بھی زیادہ قدرت ہے جتنی کہ تجھے اس پر ہے۔ اس کے بعد میں نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

مثلہ کرنا آزادی کا موجب

۷۷۶ (۲۲۸) عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَارِخًا فَقَالَ: لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَالَكَ؟ قَالَ: سَيِّدِي رَآنِي أُقَبِّلُ جَارِيَةً لَهُ فَجَبَّ مَذَاكِيرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ. قَالَ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يَقُولُ أَرَأَيتَ إِنْ إِسْتَرَقَّنِي مَولاَيَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ أَوْ مُسْلِمٍ[28]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس چیختا ہوا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے مالک نے مجھے ایک لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھ لیا تو اس نے میرا عضوِ تناسل کاٹ دیا، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے اسے ڈھونڈا لیکن وہ مل نہ سکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جا! تو آزاد ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری مدد کس کے ذمہ ہے؟ اگر میرا مالک دوبارہ مجھے غلام بنا لے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان یا مؤمن پر تیری مدد کرنا فرض ہے۔

۷۷۷ (۲۲۹) عَنْ سَلْمَةَ بنِ رَوحِ بنِ زَنْبَاعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ خَصِيَ غُلاَمًا لَهُ فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُثْلَةِ[29]

سلمہ بن روح بن زنباع اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، اور اُنہوں نے اپنے ایک غلام کو خصی کر دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس مثلہ کرنے کی وجہ سے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

۷۷۸ (۲۳۰) عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مُثِّلَ بِهِ أَوْ حُرِّقَ بِالنَّارِ فَهُوَ حُرٌّ مَوْلَى اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ: فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ خُصِّيَ يُقَالُ لَهُ سَنْدَرُ فَأَعْتَقَهُ ثُمَّ أَتَى أَبَابَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَصَنَعَ إِلَيهِ خَيرًا ثُمَّ أَتَى عُمَرَ فَصَنَعَ إِلَيهِ خَيرًا ثُمَّ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى مِصْرَ فَكَتَبَ لَهُ عُمَرُ إِلَى عَمْرِوبنِ

[27] صحيح مسلم ٣/ ١٢٨٠؛ سنن أبي داود ٢/ ١٣٣؛ جامع الترمذي ٣/ ٢٢٥

[28] صحيح سنن ابن ماجه (٢١٧١)؛ صحيح سنن أبي داود (٣٧٨٩)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٣٦

[29] صحيح سنن ابن ماجه (٢١٢٧٠)

الْعَاصِ أَنْ اصْنَعْ بِهِ خَيرًا وَاحْفَظْ وَصِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيه [۳۰]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی عضو کاٹا گیا یا اسے آگ میں جلایا گیا تو وہ آزاد ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا غلام ہے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جسے خصی کر دیا گیا، اس کا نام سندر تھا تو آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا تو اُنہوں نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا، پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا تو اُنہوں نے بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا، پھر اس نے مصر جانا چاہا تو حضرت عمرؓ نے اسے عمرو بن العاص کے نام خط لکھ کر دیا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے اور اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو یاد رکھیں۔

۷۷۹ (۳۱) عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ جَارِيَةٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي إِتَّهَمَنِي فَأَقْعَدَنِي عَلَى النَّارِ حَتَّى إِحْتَرَقَ فَرْجِي فَقَالَ لَهَا عُمَرُ هَلْ رَأَى ذٰلِكَ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: لاَ. قَالَ فَهَلْ إِعْتَرَفْتِ لَهُ بِشَيْءٍ قَالَتْ: لاَ، فَقَالَ عُمَرُ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا رَأَىٰ عُمَرُ الرَّجُلَ قَالَ: أَتُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللهِ؟ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِتَّهَمْتُهَا فِي نَفْسِي. قَالَ رَأَيْتَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا؟ قَالَ الرَّجُلُ لاَ. قَالَ: فَاعْتَرَفَتْ بِهِ؟ قَالَ: لاَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لاَ يُقَادُ مَمْلُوكٌ مِنْ مَالِكِهِ وَ لاَ وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ لأَقَدْتُهَا مِنْكَ، فَبَرَزَهُ وَضَرَبَهُ مِائَةَ سَوْطٍ، فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ إِذْهَبِي فَأَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ. أَنْتِ مَوْلاَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ [۳۱] رَاجع: ۳۷۵، ۴۴۸

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک لونڈی عمر بن خطابؓ کے پاس آئی اور کہا: میرے آقا نے مجھ پر (زنا کی) تہمت لگائی اور پھر مجھے آگ پر بٹھا دیا جس سے میری شرمگاہ جل گئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: کیا اس نے تجھے زنا کرتے دیکھا تھا؟ اُس نے کہا: نہیں! آپؓ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے سامنے کچھ اعتراف کیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں! عمرؓ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ عمرؓ نے جب اس آدمی کو اپنے سامنے دیکھا تو پوچھا: کیا تو اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دیتا ہے؟ اُس نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے سمجھا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ عمرؓ نے پوچھا: کیا تو نے اِسے زنا کرتے دیکھا تھا؟ کہنے لگا نہیں! اُنہوں نے پوچھا: کیا اس نے اس گناہ کا اعتراف کیا تھا؟ اس نے جواب دیا: نہیں! عمرؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ مالک سے غلام کا قصاص نہ لیا جائے گا اور نہ باپ سے بیٹے کا قصاص لیا جائے گا تو میں ضرور تجھ سے اس کا قصاص لیتا، پھر اسے باہر نکالا اور سو کوڑے لگائے۔ پھر لونڈی سے کہا: جا! تو اللہ کے لئے آزاد ہے، تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی آزاد کردہ ہے۔

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنے کی صورت میں شریعت کا حکم؟

۷۸۰ (۳۲) عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ

(۳۰) مسند أحمد ۲/ ۱۸۲، ۲۲۵؛ مجمع الزوائد ۴/ ۲۳۹

(۳۱) مستدرك الحاكم ۲/ ۲۱۶، ۴/ ۳۶۸ (صحیح الاسناد) ووافقه الذهبي؛ إرواء الغليل ۷/ ۱۷۲

قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأُعْطِي شُرَكَائُهُ حِصَصَهُمْ وَعُتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلاَّ فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ[۳۲] رَاجِع:۷۲۱

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے تو انصاف سے اس غلام کی قیمت مقرر کی جائے گی، اس میں اس کے شرکا کو ان کے حصے دیے جائیں گے اور غلام اس کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس کے حصے کا غلام آزاد ہو جائے گا۔

۷۸۱ ﴿۳۳﴾ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَحَبَسَهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَاعَ فِيهِ غُنَيْمَةً لَهُ[۳۳]

حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ دو آدمیوں کا ایک مشترکہ غلام تھا، ان میں سے ایک نے اسے اپنے حصہ کا آزاد کر دیا، نبی کریم ﷺ نے اسے روکے رکھا حتیٰ کہ دوسرے نے بھی اپنا حصہ فروخت کر دیا۔

مالدار غلام کا مال اس کے مالک کا

۷۸۲ ﴿۳۴﴾عَن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ مَالَهُ فَيَكُونَ لَهُ[۳۴] رَاجِع:۶۲۶

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے کوئی غلام آزاد کیا جو کہ سرمائے والا تھا تو اس کا مال اسی کی ملکیت قرار پائے گا۔ ہاں البتہ اگر آقا آزاد کرتے ہوئے یہ شرط طے کر لے کہ مال میرا ہوگا تو اس صورت میں مال آقا کا ہوگا۔

۷۸۳ ﴿۳۵﴾عَن إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مَولَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ لَهُ: يَا عُمَيْرُ إِنِّي أَعْتِقُكَ عِتْقًا هَنِيئًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلاَمًا وَلَمْ يُسَمِّ مَالَهُ فَالْمَالُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي مَا مَالُكَ؟[۳۵] رَاجِع:۶۲۷

اسحٰق بن ابراہیم اپنے دادا عمیر جو کہ عبداللہ بن مسعود کے آزاد کردہ غلام تھے، سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ ابن مسعود نے ان سے کہا: اے عمیر، مبارک ہو! میں تجھے آزاد کر رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی غلام آزاد کیا اور اس کے مال کا ذکر نہ کیا تو وہ مال غلام کا ہوگا، لہٰذا مجھے بتاؤ تمہارا مال کیا ہے؟

۷۸۴ ﴿۳۶﴾عَن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلاً مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ[۳۶] رَاجِع:۶۲۸

---

[۳۲] صحيح مسلم (۳۷٤۹، ٤۳۰۲، ٤۳۰٥، ۳۷٥۳)

[۳۳] السنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۲۷٦

[۳۴] صحيح سنن ابن ماجه (۲۰٥۱)

[۳۵] ضعيف سنن ابن ماجه (٥٥۰)؛ إرواء الغليل (۱۷٤۸)

[۳۶] صحيح سنن أبي داود (۲۹۲۸)

سالم بن عبداللہؓ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا غلام بیچا جو سرمائے والا تھا تو اس کا سرمایہ بیچنے والے کا ہوگا۔ البتہ اگر خریدنے ساتھ سرمایہ کی شرط کرلے تو اس صورت میں سرمایہ خریدنے والے کو ملے گا اور جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت خریدا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا، ہاں اگر خریدنے والا پھل کی شرط طے کرلے تو پھل خریدنے والے کو ملے گا۔

خونی رشتہ داروں کو فروخت کرتے ہوئے جدا کرنا

۷۸۵ ㉞ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ㉞ رَاجع:۵۹۸

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے (فروخت کرتے ہوئے) ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالی، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اس کے پیاروں سے جدا کردے گا۔

تشریح: اس حدیث سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ جانوروں میں بھی جوڑیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ فروخت کرنا چاہیے۔

۷۸۶ ㊳عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ㊳ رَاجع:۵۹۹

حضرت عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے فروخت کرتے ہوئے لونڈی کو اس کے بیٹے سے الگ کردیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرمایا اور اس بیع کو فسخ کردیا۔

۷۸۷ ㊴عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيْ قَدِمَ بِسَبْيٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَصَفُّوا فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَبْكِي فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ بِيْعَ ابْنِي فِي عَبَسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ لأَبِي أُسَيْدٍ: لَتَرْكَبَنَّ فَلَتَجِئَنَّ بِهِ كَمَا بِعْتَ بِالثَّمَنِ فَرَكِبَ أَبُو أُسَيْدٍ فَجَاءَ بِهِ㊴ رَاجع:۶۰۰

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ابواُسید انصاریؓ بحرین سے کچھ قیدی لے کر آئے۔ اُنہیں قطار میں کھڑا کردیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اُٹھے اور ان پر ایک نگاہ ڈالی۔ دیکھا تو ایک عورت رورہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے رونے کا سبب پوچھا، تو اس نے کہا: میرے بیٹے کو قبیلہ عبس کے ہاتھ فروخت کردیا گیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ابواُسیدؓ سے کہا: سواری پکڑو، جاؤ اور اس کے بیٹے کو لے کر آؤ جس طرح تو نے اسے بیچا ہے۔ ابواُسید سوار ہوئے اور اس کو لے آئے۔

۷۸۸ ㊵عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَصَابَ سَبْيًا فَجَاءَ بِهِمْ فَاحْتَاجَ إِلَى ظَهْرٍ فَبَاعَ غُلَامًا مِنْهُمْ فَجَائَتْ أُمُّهُ فَرَآهَا النَّبِيُّ ﷺ تَبْكِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: اِحْتَجْتُ إِلَى بَعْضِ الظَّهْرِ فَبِعْتُ ابْنَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ فَرُدَّهُ أَوْ اِشْتَرِهِ قَالَ فَوَهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ

㉞ صحيح سنن الترمذي (۱۰۳۲) ㊳ سنن الدارقطني ۳/ ۶۶
㊴ السنن الكبرىٰ للبيهقي ۹/ ۱۲۶؛ مصنف عبد الرزاق (۱۵۳۱۶)
㊵ مصنف عبدالرزاق (۱۵۳۱۶)

قَالَ: فَكَانَ خَازِنًا لَهُ. قَالَ: وَوُلِدَ لَهُ[۳۱] رَاجِع:۶۰۱

عبداللہ بن حسن اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنتِ حسینؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زید بن حارثہ کو ایک دستہ دے کر ایک مہم پر روانہ کیا، اس میں اُنہیں کچھ قیدی ہاتھ لگے۔ وہ اُنہیں لا رہے تھے کہ اُنہیں ایک سواری کی ضرورت پیش آ گئی تو اُنہوں نے ان میں سے ایک غلام بیچ دیا۔ جب اس کی ماں آئی تو نبی ﷺ نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے زید سے اس کے رونے کا سبب پوچھا تو اُنہوں نے کہا: مجھے راستے میں ایک سواری کی ضرورت پڑ گئی تھی، لہٰذا میں نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا۔ نبی ﷺ نے ان سے کہا: جاؤ اور اسے واپس لے کر آ ؤ، (یا) کہا: اسے خرید کر لاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپؐ نے یہ غلام حضرت علیؓ کو ہبہ کر دیا اور یہ حضرت علیؓ کا خزانچی رہا اور بعد میں اس کی اولاد بھی ہوئی۔

۷۸۹ ⑪ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ضَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِأُمِّ ضُمَيْرَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا: مَايُبْكِيكِ؟ جَائِعَةٌ أَنْتِ؟ قَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ فُرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَيُفَرَّقُ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى الَّذِي عِنْدَهُ ضُمَيْرَةُ فَدَعَاهُ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ بِبَكْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ثُمَّ أَقْرَانِي كِتَابًا عِنْدَهُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ لأَبِي ضُمَيْرَةَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَهُمْ وَأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ إِنْ أَحَبُّوا أَقَامُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنْ أَحَبُّوْا رَجَعُوْا إِلَى قَوْمِهِمْ فَلاَيُعْرَضُ لَهُمْ إِلاَّ بِحَقٍّ وَمَنْ لَقِيَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَسْتَوْصِ بِهِمْ خَيْرًا وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ[۳۲] رَاجِع:۶۰۲

حسین بن عبداللہ بن ضمرہ اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اُم ضمیرہ کے پاس سے گزرے، دیکھا تو وہ رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ کیا بھوک لگی ہے یا کپڑے درکار ہیں؟ کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ بیٹے کی جدائی کے غم میں رو رہی ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں کو بیٹے سے جدا نہ کیا جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بلوایا جس کے پاس ضمیرہ تھا۔ آپؐ نے ضمیرہ کو اس سے ایک اونٹ کے عوض خرید لیا۔ ابن ابوذئب کا بیان ہے کہ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ نے مجھے ایک مکتوبِ نبویؐ پڑھوایا (جس کے الفاظ یہ تھے): ''یہ مکتوب محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ابوضمیرہ اور اس کے خاندان کے نام ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا ہے اور وہ عرب خاندان سے ہیں، ان کا دل چاہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قیام کریں اور اگر وہ اپنی قوم کے پاس جانا پسند کریں تو اُنہیں اجازت ہے۔ ان کے جانے کے درمیان کوئی اَمر ناحق حائل نہ ہو اور جو مسلمان ان سے ملے، وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔'' یہ مکتوب اُبی بن کعبؓ نے لکھا تھا۔

۷۹۰ ⑫ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَبْيٍ فَأَمَرَنِي بِبَيْعِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَبِعْهُمَا جَمِيعًا وَلاَ تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا[۳۳] رَاجِع:۶۰۳

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے ان میں سے دو بھائیوں کو بیچنے کا حکم دیا۔

---

[۳۱] البداية والنهاية ٥/ ٣١٨

[۳۲] سنن الدارقطني ٣/ ٦٦؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٥٤

میں نے اُنہیں دو علیحدہ علیحدہ اشخاص کو بیچ دیا۔ نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا: اُنہیں تلاش کرو اور واپس لے لو اور اس کے بعد دونوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا بیچو، ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ نہ کرو۔

۷۹۱ ⑬عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الأخِ وَأَخِيْهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ[۳۳] رَاجِع:۶۰۴

ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بھائیوں اور باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

دو بالغ غلاموں کے مابین تفریق کرنا

۷۹۲ ⑭عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَقُولُ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الأُمِّ وَوَلَدِهَا فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ إِلَى مَتَى قَالَ: حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيْضَ الْجَارِيَةُ[۳۴]

عبادۃ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی اور اس کے (کم سن) بیٹے کو ایک دسرے سے علیحدہ کرنے سے روکا ہے تو آپؐ سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! کب تک؟ آپؐ نے فرمایا: اگر غلام ہے تو بالغ ہونے تک اور اگر لونڈی ہے تو حائضہ ہونے تک۔

۷۹۳ ⑮عن سَلَمَةَ قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ أَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُوبَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قُتِلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظُرَ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيْهِمُ الذَّرَارِى فَخَشِيْتُ أَنْ يَسْبِقُونِى إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَينَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيْهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِى فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ. قَالَ: الْقَشْعُ النَّطْعُ، مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَابَكْرَ فَنَفَلَنِى أَبُوبَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِى السُّوقِ فَقَالَ يَاسَلَمَةُ! هَبْ لِى الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ! وَاللهِ! لَقَدْ أَعْجَبَتْنِى وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِى السُّوْقِ فَقَالَ لِى: يَاسَلَمَةُ! هَبْ لِى الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ! فَقُلْتُ هِىَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللهِ فَوَاللهِ! مَاكَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ[۳۵] أُنْظُر:۸۸۸

سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بنوفزارہ سے جنگ کی اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا تھا۔ جب ہمارے اور اس پانی کے درمیان جہاں بنوفزارہ نے پڑاؤ کیا تھا، ایک گھڑی کا فاصلہ رہ گیا تو ابوبکرؓ نے ہمیں ضروری احکامات دیئے۔ ہم رات کے آخری حصہ میں وہاں پہنچے تھے۔ اسی وقت انہوں نے ان پر حملہ بول دیا اور ان کے پانی پر قبضہ کرلیا۔ کچھ مقتول ہوئے اور کچھ قیدی بنا لئے گئے۔ میں نے لوگوں کا ایک گروہ دیکھا جس میں بچے بھی تھے، مجھے خدشہ ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے، لہٰذا میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر پھینکا۔ اب انہوں نے تیر دیکھا تو رک گئے۔ میں ان کو ہانکتا ہوا لا رہا تھا۔ ان میں ایک عورت تھی، جس نے

[۳۳] سنن الدارقطني ٣/ ٦٧؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٥٥

[۳۴] المستدرك للحاكم ٢/ ٥٥؛ صحيح سنن أبي داود ٢/ ٥١٤

[۳۵] صحيح مسلم (٤٥٤٨)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٣٤٦)؛ مسند أحمد ٤/ ٤٦؛ سنن ابن ماجه (٢٨٤٦)

چمڑے کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی تھی جو نہایت خوبصورت تھی۔ میں ان کو ہانکتا ہوا ابوبکرؓ کے پاس لے آیا۔ ابوبکرؓ نے وہ لڑکی مجھے دے دی۔ اس کے بعد ہم مدینہ واپس آ گئے۔ میں نے ابھی اس سے خلوت نہیں کی تھی کہ بازار میں میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوگئی۔ انہوں نے فرمایا: اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! واللہ وہ مجھے بہت اچھی لگی ہے اور ابھی تک میں نے اس سے خلوت بھی نہیں کی ہے۔ اگلے دن پھر رسول اللہ ﷺ مجھے بازار میں مل گئے اور فرمانے لگے: اے سلمہ! اللہ تیرے باپ کا بھلا کرے مجھے وہ لڑکی ہبہ کر دو۔ میں نے کہا: چلیں آپ لے لیں اور واللہ میں نے ابھی تک اس سے خلوت نہیں کی ہے۔ اس کے بعد اللہ کے رسولؐ نے اسے اہل مکہ کے پاس بھیج دیا اور اہل مکہ سے کئی مسلمان اس کے بدلہ میں لئے جو مکہ میں قیدو بند کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

مکاتب غلام کا ایک درہم بھی باقی ہوتو اس کی غلامی برقرار ہے

۷۹٤ (۲۳۶) عن عمرو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ (۳۶)

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مکاتب اس وقت تک غلام ہی رہے گا جب تک اس کی مکاتبت کی رقم سے ایک درہم بھی ادا کرنا باقی ہے۔

۷۹۵ (۲۳۷) عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَر أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِأَةِ أُوقِيَةٍ فَأَدَّاهَا إِلاَّعَشْرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِأَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلاَّعَشْرَةَ دَنَانِيرِ فَهُوَ عَبْدٌ (۳۷)

عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس غلام نے سو اوقیہ (۴۰۰۰ درہم) پر مکاتبت کی اور دس اوقیہ کے سوا باقی سب ادا کر دیئے۔ وہ غلام ہی رہے گا اور جس غلام نے سو دینار پر مکاتبت کی اور دس کے علاوہ سبھی ادا کر دیئے، وہ بھی غلام ہی ہے۔

۷۹٦ (۲۳۸) * عن أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ: كُنَّ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لاَيَحْتَجِبْنَ مِنْ مُكَاتَبٍ مَابَقِيَ عَلَيْهِ دِينَارٌ (۳۸)

ابوقلابہؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات مکاتب غلام سے اس وقت تک پردہ نہیں کرتی تھیں جب تک ان کے ذمہ ایک دینار بھی باقی رہتا۔

بھگوڑے غلام پر جرمانہ

۷۹۷ (۲۳۹) عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يُوجَدُ فِي الْحَرَمِ بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ (۳۹)

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے بھاگے ہوئے غلام کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو حدودِ حرم میں پایا جائے تو اس پر

---

(۳۶) صحيح سنن أبي داود (۳۹۲٦)

(۳۷) صحيح سنن أبي داود (۳۳۲٤)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ۱۰/ ۳۳٤؛ المستدرك للحاكم ۲/ ۲۱۸؛ مصنف ابن أبي شيبة ٦/ ۳۹۱

(۳۸) السنن الكبرٰى للبيهقي ۱۰/ ۳۲۵

(۳۹) السنن الكبرٰى للبيهقي ٦/ ۲۰۰؛ مصنف ابن أبي شيبة ۱۰/ ۱۸۳، ٦/ ٥٤٤

دس درہم جرمانہ ہوگا۔

❸ آزاد کردہ غلاموں کی تقسیم وراثت بذریعہ ولاء

غلام کے ورثا: اولاد، مالک، مالک کے عصبہ اور اہل علاقہ

آزاد کردہ غلام کی وراثت میں حصہ جس کی بیٹی بھی ہو

۷۹۸ ⑮ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ شَدَّادٍ أَنَّ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بنُ أَبِي لَيلَى وَهِيَ أُخْتُ ابنِ شَدَّادٍ لأُمِّهِ قَالَ: مَاتَ مَولَايَ وَتَرَكَ اِبْنَةً فَقَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَالَهُ بَينِي وَبينَ ابْنَتِهِ فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا النِّصْفَ[50] أُنظُر:۸۰۰

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ محمد بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ بنت حمزہ (سلمٰی) ابن شداد کی اخیافی بہن تھی۔ ابن شداد کہتے ہیں: میرا آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا تو رسول ﷺ نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا۔

۷۹۹ ⑮عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوَالِيَهُ الَّذِينَ اعْتَقُوهُ فَقَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ بَينَهُ وَبَينَ مَوَالِيهِ[51]

ابوموسیٰؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی فوت ہوگیا اور ایک بیٹی اور موالی چھوڑ گیا، جنہوں نے اسے آزاد کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وراثت اس کی بیٹی اور موالی کے درمیان تقسیم کردی۔

ورثا سے مال بچ جانے کے بعد غلام آزاد کرنے والا بھی وارث ہوگا

۸۰۰ ⑮ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ شَدَّادٍ أَنَّ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بنُ أَبِي لَيلَى وَهِيَ أُخْتُ ابنِ شَدَّادٍ لأُمِّهِ قَالَ: مَاتَ مَولَايَ وَتَرَكَ اِبْنَةً فَقَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَالَهُ بَينِي وَبينَ ابْنَتِهِ فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا النِّصْفَ[52] رَاجِع:۷۹۸

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ محمد بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ بنت حمزہ (سلمٰی) ابن شداد کی اخیافی بہن تھی۔ ابن شداد کہتے ہیں: میرا آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا۔

۸۰۱ ⑮ عن عائشة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّمَا الوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ[53]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ولاء کا تعلق اس کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔

---

[50] صحيح سنن ابن ماجه (۲۲۱۰)؛ إرواء الغليل (۱٦۹٦)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ۲٤١؛ مجمع الزوائد ٤/ ۲۳۱

[51] مجمع الزوائد ٤/ ۲۳۱ قال الهيثمي: رواته ثقة

[52] صحيح سنن ابن ماجه (۲۲۱۰)؛ إرواء الغليل (۱٦۹٦)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ۲٤١؛ مجمع الزوائد ٤/ ۲۳۱

[53] صحيح البخاري (٦٧٥١)

۸۰۲ ⑮ عَنْ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْوَلاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لاتُبَاعُ وَلاتُوهَبُ ⑮

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولاء کا تعلق نسب (قرابت داری) کے تعلق کی طرح ہے جسے نہ فروخت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

مکاتب غلام کی وَلا اس کے لئے جو اسے آزاد کرائے اور غیر مشروع شرائط کی حیثیت

۸۰۳ ⑮عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيهَا خَمسُ أَوَاقِي نُجِمَتْ عَلَيهَا فِي خَمْسِ سِنِينِ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَنفِسَتْ فِيهَا أَرَأَيتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُم عِدَّةً وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ فَأَعْتِقُكِ فَيَكُونُ وَلائُكِ لِي؟ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيهِمْ، فَقَالُوا: لاَ. إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلاءُ، قَالَتْ عَائِشَةَ: فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اِشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَابَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ. مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ ⑮

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ بریرہؓ اپنی مکاتبت کے سلسلہ میں حضرت عائشہؓ کی مدد حاصل کرنے کے لئے آئیں۔ بریرہؓ کو پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال کے اندر پانچ قسطوں میں ادا کرنا تھی۔ عائشہ صدیقہؓ نے اسے کہا: مجھے خود تجھے آزاد کرانے میں دلچسپی ہوگئی تھی۔ یہ بتاؤ اگر میں اُنہیں ایک ہی مرتبہ (چاندی کے یہ پانچ اوقیہ) ادا کردوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں میرے ہاتھ بیچ دیں گے؟ پھر میں تمہیں آزاد کردوں گی اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہوجائے گی۔ بریرہؓ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان کے سامنے یہ صورت رکھی۔ اُنہوں نے کہا: ہم یہ صورت اس وقت منظور کرسکتے ہیں کہ رشتہ ولاء ہمارے ساتھ قائم رہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: تو خرید کر بریرہؓ کو آزاد کردے (ان کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا) کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو (معاملات میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی بنیاد کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو شخص کوئی ایسی شرط لگائے جس کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط غلط ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط ہی برحق اور زیادہ مضبوط ہے۔

۸۰٤ ⑯ عن أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِىَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَأَبى أَهْلُهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الوَلاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لايَمْنَعُكِ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ⑯

ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں۔ اس کے مالکوں نے نے یہ شرط عائد کی کہ اس کی

---

⑮ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٤١

⑮ صحيح البخاري (٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٣)؛ فتح الباري ٥/ ٢٢١؛ مسند أحمد ٥/ ٤٤٠؛ المستدرك ٢/ ٢١٨

⑯ صحيح مسلم (٣٧٦٦، ٣٧٦١)؛ مسند أحمد١/ ٢٨١؛ مجمع الزوائد ٤/ ٣٤٢ (كل رواته رواة صحيح البخاري)

ولا ہمارے لئے ہوگی۔ عائشہ نے اسکا تذکرہ رسول اللہ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس وجہ سے آپ اپنا ارادہ ترک نہ کریں، کیونکہ غلام یا لونڈی کی ولا اس کے لئے ہے جو اسے آزاد کرائے۔

۸۰۵ ⑯* عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى أَنْ أَغْرِسَ لَهُمْ خَمْسَ مِأَةِ فَسِيلَةٍ فَإِذَا عَلِقَتْ فَأَنَا حُرٌّ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ: أَغْرِسْ وَاشْتَرِط لَهُمْ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَغْرِسَ فَأَذِنِّي قَالَ: فَآذَنْتُهُ قَالَ فَجَاءَ فَجَعَلَ يَغْرِسُ بِيَدِهِ إِلاَّ وَاحِدَةً غَرَسْتُهَا بِيَدِي فَعَلَقْنَ إِلاَّ الْوَاحِدَةَ[۵۷]

سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے مالکوں سے اس شرط پر مکاتبت کی کہ میں ان کے لئے کھجور کے پانچ سو پودے لگاؤں گا، جب وہ پھل دار ہوجائیں گے تو میں آزاد ہوں گا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: تو پودے لگا اور ان سے یہ شرط طے کرلے، جب تو پودے لگانا چاہے تو مجھے بلا لینا۔ سلمانؓ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو بلا لیا، آپ ﷺ آئے اور اپنے دستِ مبارک سے پودے لگانے شروع کردیے، ایک پودے کے سوا جسے میں نے لگایا (سبھی آپ ﷺ نے لگائے)۔ ایک کے علاوہ سبھی پودے پھل دار ہوگئے۔

عصبہ کو ولاء کا وارث بنانا

۸۰۶ ⑯ عَن عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُئَابَ بنَ حُذَيفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلاثَةَ غِلمَةٍ فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرَّثُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلاَءَ مَوَالِيهَا وَكَانَ عَمرُو بنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا فَأَخْرَجَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا فَقَدِمَ عَمْرُو بنُ الْعَاصِ وَمَاتَ مَولًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوِ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ[۵۸]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رئاب بن حذیفہ نے ایک عورت سے شادی کی جس سے ان کے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ پھر وہ خاتون فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے، اس کے مال اور آزاد کردہ غلاموں کے ترکہ کے وارث ٹھہرے۔ عمرو بن العاصؓ اس خاتون کے بیٹوں کے عصبہ تھے، وہ اُنہیں شام لے گئے، جہاں عمرو بن العاص تو ان لڑکوں کے عصبہ ہونے کی حیثیت سے ان کے وارث بنے۔ جب عمرو بن العاصؓ واپس آئے تو اس عورت (لڑکوں کی ماں) کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا اور ان کے لئے مال چھوڑ گیا۔ (مراد عمرو بن العاص نے اس غلام کا ترکہ بھی قبضہ میں کرلیا)۔ اس عورت (لڑکوں کی ماں) کے بھائی عمرؓ بن خطاب کی خدمت میں جھگڑے کا فیصلہ لے کر گئے تو اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: بیٹے یا باپ کا جمع شدہ مال اس کے عصبہ کے لئے ہے، وہ جو کوئی بھی ہوں۔

---

[۵۷] مسند أحمد ٥/ ٤٤٠؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٢١٨

[۵۸] صحيح سنن أبي داود (٢٥٣١)؛ صحيح سنن ابن ماجه (٢٢٠٨)

غلام کا کوئی وارث نہ ہوتو اہل علاقہ وارث ہوں گے

۸۰۷ ⑮⑨ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَولَى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ عَذَقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُنْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا: لاَ. قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ قَرْيَتِهِ[59]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! اس کا کوئی وارث ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مال اس کی بستی کے چند لوگوں میں تقسیم کر دو۔

اسلام قبول کروانے کی بنا پر وراثت میں حصہ پانا اور دیت کی ادائیگی میں بھی مدد کرنا

۸۰۸ ⑯⓪ عَنْ عَمْرِو بنِ الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ عَلَى يَدِي وَلَهُ مَالٌ وَقَدْ مَاتَ، قَالَ: فَلَكَ مِيرَاثُهُ[60]

حضرت عمرو بن العاصؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ایک آدمی میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا، اس کے پاس مال بھی تھا، اب وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی میراث تیرے لئے ہے۔

۸۰۹ ⑯① عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ[61]

حضرت تمیم داریؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی کے بارے میں کیا طریقہ کیا ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی اس کی زندگی اور موت کے معاملات میں زیادہ حقدار ہے۔

۸۱۰ ⑯② عَنْ رَاشِدِ بنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ فَهُوَ مَولاَهُ يَرِثُهُ وَيَدِي عَنْهُ[62]

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث ہوگا اور اس کے ذمے عائد دیت بھی ادا کرے گا۔

---

[59] صحيح سنن الترمذي (۱۷۱۰)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۲۲۰۹)

[60] نصب الراية ٤/ ١٥٨؛ مجمع الزوائد ٤/ ٢٣٢

[61] صحيح سنن أبي داود (۲۵۳۲)؛ صحيح سنن ابن ماجه (۲۲۲۳، ۲۲۲۳)؛ صحيح سنن الترمذي (۱۷۱٦)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۳۱٦)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ١٠/ ٢٩٦؛

[62] سنن سعيد بن منصور ١/ ٥٧

❹ مالک کی وراثت میں غلام کا حصہ

مالک کی وراثت میں آزاد کردہ غلام کا حصہ

٨١١ ⑥٣عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا فَلَمْ يُوجَدْ إِلاَّ مَوْلَىً لَهُ هُوَالَّذِي أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطُوهُ إِيَّاهُ⑥٣

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی فوت ہوگیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کوئی وارث تلاش کرو۔ (تلاش کے بعد) ایک غلام کے سوا جسے اس نے آزاد کردیا تھا، کوئی وارث نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا مال اسی آزاد کردہ غلام کو دے دو۔

٨١٢ ⑥٤ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ ، وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلاَّ غُلاَمًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ لَهُ أَحَدٌ؟ قَالُوا: لاَ . إِلاَّ غُلاَمًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِيرَاثَهُ لَهُ⑥٤

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی فوت ہوگیا، اس نے اس اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے سوا کوئی وارث نہ چھوڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں! صرف ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کردیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا ترکہ اس غلام کو دے دیا۔

اُمّ ولد کو آزاد کردیا جائے!

٨١٣ ⑥٥عن سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِعِتْقِ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ وَلاَ يُجْعَلْنَ فِي الثُّلُثِ وَأَمَرَ أَنْ لاَ يُبْعَنَ فِي الدَّيْنِ⑥٥

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے ام ولد لونڈیوں کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ انہیں ثلث وصیت میں نہ ڈالا جائے اور یہ بھی حکم دیا کہ قرض کی ادائیگی کرتے ہوئے بھی ان کو فروخت نہ کیا جائے۔

❺ زمینوں کے اُمور وغیرہ

بنجر زمین کو آباد کرنا

٨١٤ ⑥٦عن سَعِيدِ بنِ زَيدٍ وَعَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلاَفَتِهِ⑥٦

⑥٣ المستدرك للحاكم ٤/ ٣٤٦

⑥٤ ضعيف سنن أبي داود (٦٢٢)؛ مشكوة المصابيح بتحقيق الألباني (٣٠٦٥)

⑥٥ السنن الكبرٰى للبيهقي ١٠/ ٣٤٤

⑥٦ صحيح البخاري (٢٣٣٥)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٦٣٨، ٢٦٤١)

سعید بن زیدؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی زمین کو آباد کیا جو کسی دوسرے مسلمان کی ملکیت میں نہیں تھی تو وہ آباد کار اس زمین کی ملکیت کا زیادہ حق دار ہے۔ سیدنا عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے دور خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

۸۱۵ ⑰عَنْ سَعِيدِ بنِ زَيد قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيسَ لِعِرْقِ الظَّالِمِ حَقٌّ[⑰]

سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسا آدمی جو کسی کی زمین پر پودا لگا کر اس زمین پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، اس ظالم کے لئے کوئی حق نہیں۔

۸۱۶ ⑱عن عُرْوَةَ قَالَ: لَقَدْ خبَّرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي أَنَّ رَجُلَينِ إِخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ غَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضِ الآخَرِ فَقَضَى لِصَاحِبِ الأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيتُهَا وَإِنَّهَا لَتُضْرَبُ أُصُولُهَا بِالْفُئُوسِ وَإِنَّهَا لَنَخلٌ عُمٌّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا[⑱]

عروہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے مجھے حدیث بیان کی کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جھگڑا لے کر آئے، ایک نے دوسرے کی زمین پر کھجور کا پودا لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے زمین کے مالک کے لئے زمین کا فیصلہ فرمایا، اور کھجور کے مالک کو حکم فرمایا کہ وہ وہاں سے اپنا کھجور کا درخت اُکھاڑ لے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس کھجور کے درخت کو دیکھا کہ اس کی جڑوں پر کلہاڑے مارے جارہے تھے، وہ خاصا طویل اور پھیلاؤ کے اعتبار سے ایک مکمل کھجور کا درخت تھا۔ آخر کار اسے وہاں سے اکھاڑ لیا گیا۔

زمین کی بنیاد پر 'مزارعت' درست نہیں

۸۱۷ ⑲ عن مُجَاهِدٍ قَالَ: إِشْتَرَكَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَاحِدٌ: مِنْ عِنْدِي الْبَذْرُ، وَقَالَ الآخَرُ: مِنْ عِنْدِي الْعَمَلُ. وَ قَالَ الآخَرُ: مِنْ عِنْدِي الْفَدَّانُ وَقَالَ الآخَرُ: مِنْ عِنْدِي الأَرْضُ. قَالَ: فَأَلْغَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَاحِبَ الأَرْضِ، وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ أَجْرًا مُسَمًّى وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا لِكُلِّ يَوْمٍ وَأَلْحَقَ الزَّرْعَ كُلَّهُ بِصَاحِبِ الْبَذْرِ[⑲] رَاجِع:۷۳۲

مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور کا واقعہ ہے کہ چار آدمیوں نے مشترکہ کھیتی باڑی شروع کی۔ ایک نے کہا: بیج میرا ہوگا، دوسرے نے کہا: میری طرف سے محنت ہوگی، تیسرے نے کہا: میری طرف سے بیل ہوں گے، چوتھے نے کہا: میری طرف سے زمین ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے زمین والے کو کالعدم قرار دے دیا۔ بیلوں کے مالک کے لئے ایک اُجرت مقرر فرما دی۔ محنت والے کے لئے ایک درہم یومیہ مزدوری مقرر فرما دی اور تمام کی تمام کھیتی بیج والے کو دے دی۔

⑰ صحيح سنن أبي داود (٢٦٣٨)

⑱ صحيح سنن أبي داود (٢٦٣٩)

⑲ كتاب الآثار للشيباني (١٧٢)

۸۱۸ ⑳عَن رَافِعِ بنِ خَدِيجِ أَنَّهُ زَرَعَ أَرضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ؟ وَلِمَنِ الأَرْضُ؟ فَقَالَ: زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي، لِيَ الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلاَنٍ الشَّطْرُ، فَقَالَ: أَرْبَيتُمَا فَرُدَّ الأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ⑳ رَاجِع:۷۳۳

رافع بن خدیجؓ نے ایک زمین میں فصل کاشت کی۔ ایک روز نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ فصل کو پانی دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا: کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کھیتی میری ہے، اس میں بیج اور محنت بھی میری ہے۔ میرا اس میں سے نصف حصہ ہے اور دوسرا نصف فلاں آدمی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سودی کاروبار کر رہے ہو؟ زمین اس کے مالک کو واپس لوٹا دو اور اس سے اپنا خرچہ لے لو۔

📖 مزید تفصیلات کے لئے پیچھے مزارعت کا باب ملاحظہ کریں۔ (فیصلہ نمبر ۷۳۰ تا ۷۳۶)

کھجور اور کنوؤں کا احاطہ کتنا؟

۸۱۹ ㉑عن أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِي قَالَ: اِخْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلاَنِ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا: فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ - وَفِي حَدِيثِ آخَرِ فَوُجِدَتْ خَمْسَةُ أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ㉑

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی ایک کھجور کے احاطہ کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ ابو طوالہ اور عمرو بن یحییٰ میں سے ایک کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اس درخت کی پیمائش کرنے کا حکم دیا تو وہ سات ہاتھ تھا، جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ پانچ ہاتھ تھا تو آپ ﷺ نے اس کے مطابق فیصلہ فرما دیا۔ (مراد آپ ﷺ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ جتنا کسی درخت کا قد ہوگا اس کا احاطہ بھی اسی قدر ہوگا۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کھجور کے درخت کی چھڑی لے کر اس کے ساتھ اس درخت کو ناپنے کا حکم دیا۔

۸۲۰ ㉒عَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَالثَّلاثَةِ لِلرَّجُلِ فِي النَّخْلِ فَيَخْتَلِفُونَ فِي حُقُوقِ ذَلِكَ فَقَضَى أَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أُولَئِكَ مِنَ الأَسْفَلِ مَبْلَغُ جَرِيدِهَا حَرِيمٌ لَهَا㉒

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ایک، دو اور تین درختوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو ایک باغ میں ایک شخص کی ملکیت میں ہوں، پھر وہاں کے لوگ اختلاف کریں کہ اس شخص کا کتنی زمین پر حق ہے (تو آپ ﷺ نے اس طرح فیصلہ فرمایا) کہ کھجور کے ہر درخت کے اردگرد کا احاطہ نیچے سے لے کر اس کی شاخوں تک لمبائی کے برابر ہوگا۔

---

⑳ ضعيف سنن أبي داود (۷۳۸)؛ المستدرك للحاكم ۲/ ٤١

㉑ صحيح سنن أبي داود (۳۰۹۵)

㉒ صحيح سنن ابن ماجه (۲۰۱۷)

پیلو کے گرد احاطہ بنا کر ان کو محفوظ کرنا

٨٢١ ⑬عن ثَابِتِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبْيَضِ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ حِمَى الإِرَاكِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لاَ حِمَى فِي الأَرَاكِ. فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حَظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لاَ حِمَى فِي الأَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي بِحِظَارِي الأَرْضِ الَّتِي فِيْهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا⑬

ثابت بن سعید عن ابیہ عن جدہ: وہ ابیض بن حمال سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیلو کو چار دیواری کے اندر روک رکھنے (چار دیواری کے اندر پیلو کے درخت ہوں، تا کہ لوگ انہیں نہ کاٹیں اور نہ اپنے جانوروں کو وہاں چرائیں) کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیلو میں کوئی روک نہیں ہے۔ اس نے کہا: یہ وہ پیلو ہیں جو میرے احاطے کے اندر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیلو میں روک نہیں ہوسکتی۔ فرج کہتے ہیں کہ 'حضاری' سے مراد وہ زمین ہے، جس میں کھیتی ہو اور اس کے گرد چار دیواری ہو۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں فیصلہ نمبر ٦٨٩)

غیر کی زمین میں پھل دار درختوں کا مسئلہ

٨٢٢ ⑭ عن سَمُرَةَ بنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ: فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ: فَهِبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ: أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلأَنْصَارِيِ: إِذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ⑭

سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری کے باغ میں سمرہ بن جندبؓ کے کھجور کے کچھ درخت تھے۔ انصاری کے ساتھ اس کے بیوی بچے بھی تھے۔ سمرہؓ جب اپنی کھجوروں کے پاس جاتے تو انصاری کو بہت تکلیف ہوتی اور اسے یہ بہت ناگوار گزرتا۔ اس نے سمرہؓ سے کہا کہ وہ ان درختوں کو اسے بیچ دے لیکن سمرہ بن جندب نے انکار کردیا۔ انصاری نے کہا نہیں تو ان درختوں کا تبادلہ کرلو، لیکن سمرہ نے پھر انکار کردیا۔ وہ انصاری نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے سمرہؓ سے ان کھجوروں کو انصاری کے ہاتھ بیچ دینے کا مطالبہ کیا لیکن وہ نہ مانے، پھر آپ ﷺ نے ان سے یہ کھجوریں منتقل کرنے کا مطالبہ کیا، لیکن وہ آمادہ نہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ کھجوریں اسے ہبہ کردو اور آپ ﷺ نے اسے راغب کرنے کے لئے فرمایا کہ اس سے تجھے یہ یہ فائدہ ہوگا، تب بھی وہ آمادہ نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو ایذا دینا چاہتے ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انصاری سے کہا: جا اور اس کی کھجوروں کو اکھاڑ دے۔

٨٢٣ ⑮ عن عُرْوَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقِ الظَّالِمِ حَقٌّ. قَالَ فَلَقَدْ

⑬ صحيح سنن أبي داود (٢٦٣٥)؛ المعجم الكبير للطبراني ١/ ٢٧٩

⑭ ضعيف سنن أبي داود (٧٨٥)

خَبَّرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضِ الآخَرِ فَقَضَى لِصَاحِبِ الأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا لَتُضْرَبُ أُصُولُهَا بِالْفُؤُوسِ وَإِنَّهَا لَنَخْلُ عَمٌّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا ⑮

عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بنجر زمین کو آباد کیا تو وہ اس کی ملکیت ہوگی اور ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں۔عروہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو بیان کرنے والے (صحابی) نے مجھے بتایا کہ دو آدمی نبی ﷺ کے پاس ایک ایک جھگڑا لے کر آئے؛ وہ یہ تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت لگائے تھے۔تو آپ ؐ نے فیصلہ فرمایا کہ زمین مالک کی ہے اور کھجور کے درخت لگانے والا اپنے درخت اُکھاڑ لے۔عروہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے خود دیکھا کہ کلہاڑوں کے ساتھ کھجوروں کو تنوں سے اکھاڑ جارہا تھا اور جب کھجور کے یہ درخت وہاں سے نکالے گئے، اس وقت وہ لمبائی میں مکمل درخت تھے۔

کنویں کا احاطہ

٨٢٤ ⑯ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حَرِيمُ الْبِئْرِ العَادِيَةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا وَحَرِيمُ الْبِئْرِ النَّادِي خَمْسٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا ⑯

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے عام استعمال کے لئے کنویں کا احاطہ پچاس ہاتھ اور آبادی سے دور کنویں کا احاطہ پچیس ہاتھ ہوگا۔

٨٢٥ ⑰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فَلَهُ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَاشِيَتِهِ ⑰

حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کنواں کھودا، اس کے لئے مویشیوں کے بیٹھنے کے لئے چالیس ہاتھ زمین ہے۔

راستے کی کم از کم چوڑائی

٨٢٦ ⑱ عن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ قَالَ:إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَضَى فِي الرَّحْبَةِ تَكُونُ بَيْنَ الطَرِيقِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فِيهَا ، فَقَضَى أَنْ يُتْرَكَ لِلطَّرِيقِ فِيهَا سَبْعَةُ أَذْرُعٍ قَالَ:وَكَانَ تِلْكَ الطَّرِيقُ سُمِّيَ الْمِيتَاءُ ⑱

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا کہ ایک کھلی سڑک ہے اور اس کے مالک وہاں تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس میں سے راستے کے لئے سات ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں راوی کا بیان ہے کہ: اس راستے کو مِیتَاء کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہے: بہت چلنے والا راستہ۔

---

⑮ صحيح سنن أبي داود (٢٦٤٢ ، ٢٦٣٩)؛ مؤطا مالك ٢/ ٧٤٣

⑯ المستدرك للحاكم ٤/ ٩٧؛ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١٥٥؛ ٦/ ١٥٥؛ سنن الدارقطني ٤/ ٢٢٠؛ نصب الراية ٤/ ٢٩٢

⑰ صحيح سنن ابن ماجه (٢٠١٦)؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٥١)

⑱ مسند أحمد ٥/ ٣٢٧ (٢٢٨٣٠) (ضعيف ولكن شواهد صحيحة)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل پنجم: اطلاقات (اجازتیں اور گنجائشیں)

❶ **وکالت** (کسی کے ذریعے اپنا کام کرانا)

◉ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی کو اونٹ کا قرض واپس کرنا تھا، آپ ﷺ کے صحابہ نے اس سے بہتر اونٹ یہودی کو دے دیا، آپ ﷺ نے اس بات کو قبول فرمایا اور صحابہ کی تعریف کی کہ قرض میں اچھا جواب دینے والا بہترین آدمی ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۶۸......عروہ بارقیؓ کو نبی کریم ﷺ نے ایک دینار سے بکری خریدنے بھیجا تو انہوں نے ایک دینار سے دو بکریاں خریدیں، اور ایک بکری کو ایک دینار کے بدلے بیچا۔ واپس آکر نبی کریم ﷺ کو ایک دینار اور ایک بکری واپس کردی تو آپ ﷺ نے اس کے ایک فعل کی تحسین فرماتے ہوئے اس کے لئے دعا کی۔ فیصلہ نمبر ۷۶۹، ۷۷۰...... جابر بن عبداللہ خیبر جانے سے قبل رسول اللہ ﷺ کو ملے تو آپ نے انہیں کہا کہ خیبر میں میرے وکیل سے ۱۵ وسق لے لینا، پھر ۳۰ وسق فرمایا۔ اور اس کی ایک علامت بھی انہیں بتائی کہ اگر میرا وکیل تصدیق کرنا چاہے تو اس کی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھ دینا۔ اس کا مطلب ہوگا کہ تم میرے معتمد وکیل ہو۔ فیصلہ نمبر ۷۷۱

◉ مؤکل کے مال سے کمایا ہوا نفع بھی وکیل کا ہوگا جیسا کہ عروہ بارقی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۷۲

❷ **غلاموں کی آزادی**

◉ غلام کو تھپڑ مارنے کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۷۷۳ جیسا کہ ابن عمر نے اپنے ایک غلام کی کمر پر نشان دیکھ کر اسے یہ کہتے ہوئے آزاد کردیا کہ میں نے تجھے مشقت میں ڈالا ہے، جا تو آزاد ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۷۳......مقرن کے سب سے چھوٹے بیٹے نے لونڈی کو تھپڑ مارا تو نبی کریم ﷺ نے اسے لونڈی آزاد کرنے کا حکم دیا باوجود اس کے، ان سات بھائیوں کے پاس اس کے سوا کوئی بھی خادمہ نہیں تھی۔ فیصلہ نمبر ۷۷۴

◉ غلام کو مارنے والے کو اللہ کی اپنے اوپر قدرت کو ذہن میں یاد رکھنا چاہئے اور غلام پر سختی کرنے سے ہر ممکن گریز کرنا چاہئے۔ فیصلہ نمبر ۷۷۵

◉ جس نے اپنے غلام کا مثلہ کیا تو غلام آزاد ہوجائے گا۔ جیسا کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے اپنے غلام کو پایا تو اس کا عضو تناسل کاٹ دیا، نبی کریم ﷺ نے غلام کو اس بات پر آزاد کردیا۔ فیصلہ نمبر ۷۷۶...... ایک شخص نے غلام کو خصی کردیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس بنا پر اس کے غلام کو آزاد کردیا۔ فیصلہ نمبر ۷۷۷......خصی کئے جانے والے ایک غلام کا نام سندر تھا جسے آپ ﷺ نے آزاد کردیا۔ فیصلہ نمبر ۷۷۸......جس غلام کو آگ میں جلایا گیا یا اس کا کوئی عضو کاٹا گیا تو وہ غلام آزاد ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۷۸......

ایک شخص نے اپنی لونڈی پر زنا کی تہمت لگاتے ہوئے اس کو آگ پر بٹھا کر اس کی شرمگاہ جلا دی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ تیرا مالک نہ ہوتا تو میں اس کو قصاص میں سزا دیتا، البتہ لونڈی اس ظلم کی بنا پر آزاد ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۷۹

⊙ مشترکہ غلام کو آزاد کرنے کی صورت میں غلام کی قیمت آزاد کرنے والے شخص کے مال سے ادا کی جائے گی۔ اور باقی شرکاء کو ان کی رقم دے کر غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۷۸۰...... دو آدمیوں کے مشترکہ غلام میں سے ایک شخص نے آزاد کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے دوسرے کے اپنے حصے کو فروخت کرنے تک اس غلام کو انتظار کرنے کو کہا۔ فیصلہ نمبر ۷۸۱ غالباً ایسا اس وقت کیا جائے گا جب پہلا آزاد کرنے والا اس غلام کی پوری مالیت ادا کرنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔

⊙ مال دار غلام کا مال آزادی کی صورت میں اس کا اپنا ہوگا، الا یہ کہ مالک اس مال کو نہ دینے کی صراحت کر دے۔ فیصلہ نمبر ۷۸۲، ۷۸۴ ......عبداللہ بن مسعود نے اپنے غلام کو آزاد کرتے ہوئے اس سے اس کے مال کے متعلق دریافت کیا تاکہ اس کے بارے میں کوئی رائے قائم کر سکیں۔ فیصلہ نمبر ۷۸۳

⊙ غلام اور لونڈیوں میں خونی رشتہ داروں کو فروخت کرتے ہوئے آپس میں جدا کرنا جائز نہیں۔ ایسے ہی جانوروں میں بھی جوڑیوں کا دھیان کرنا رحم و نرم دلی اور حسن سلوک کی قبیل سے ہے جو اسلام کی اپنے ماننے والوں کو ہدایت ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۸۵...... ایسی ایک بیع کا نبی اکرم ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے یہ بیع واپس کروا دی۔ فیصلہ نمبر ۷۸۶...... بحرین کے قیدیوں میں ایک عورت کو اس کے بیٹے سے جدا کیا گیا تو آپ ﷺ نے ابو اسید کو حکم دیا کہ جاؤ، اس کے بیٹے کو واپس لا کر اس کے ساتھ ہی رکھو۔ فیصلہ نمبر ۷۸۷...... ایسا ہی ایک واقعہ زید بن حارثہ کا بھی ہے کہ انہوں نے سفری ضرورت کے لئے ایک جنگی مہم سے واپسی پر حاصل ہونے والے قیدیوں میں سے ایک بیٹے کو فروخت کر دیا اور اس کی ماں رو رہی تھی۔ زید جا کر اس کو خرید کر واپس لائے تو آپ ﷺ نے یہ غلام حضرت علی کو دیا اور یہ حضرت علی کا خزانچی رہا۔ فیصلہ نمبر ۷۸۸...... مدینہ میں ایک عورت کو نبی کریم ﷺ نے روتے ہوئے پایا، پوچھنے پر علم ہوا کہ اپنے بیٹے ضمیرہ کے فراق میں رو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کے عوض ضمیرہ کو خرید کر اس کی ماں کے حوالے کیا اور دونوں کو آزاد کر کے آزادی کا ایک پروانہ لکھ کر دیا، کہ جہاں ان کا جی چاہے، وہاں ہی رہیں۔ فیصلہ نمبر ۷۸۹...... حضرت علی نے ایک بار دو بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ فروخت کر دیا، نبی رحمت نے حضرت علی کو انہیں ڈھونڈنے کا پابند کیا اور پھر اکٹھا بیچنے کا حکم دیا۔ فیصلہ نمبر ۷۹۰...... نبی کریم ﷺ نے دو بھائیوں اور اولاد و والدین کے مابین خرید و فروخت کے ذریعے جدائی ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۹۱

⊙ دو بالغ غلاموں کے درمیان اس وقت تفریق کرائی جا سکتی ہے جب لڑکا بالغ اور لونڈی کو حیض آنا شروع آ جائے۔ فیصلہ نمبر ۷۹۲...... اسی بنا پر ابو فزارہ سے ہونے والی جنگ میں سلمہ کے حصے میں جو نوجوان لونڈی آئی، اس کو نبی کریم ﷺ نے اس کی ماں سے علیحدہ کر کے سلمہ سے واپس لے لیا اور اہل مکہ سے اس کے بدلے میں کئی مسلمان قیدی آزاد کرائے۔ فیصلہ نمبر ۷۹۳

⊙ جب تک مکاتب غلام کا ایک درہم بھی باقی ہو تو اس کا غلام ہونا برقرار رہتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۷۹۴...... چنانچہ ۱۰۰ اوقیہ پر مکاتبت کرنے والا ۹۰ اوقیہ ادا کرنے پر اور سو دینار پر مکاتبت کرنے والا ۹۰ ادا کر دینے کے باوجود غلام ہی رہتا ہے، جب تک وہ مکمل ادائیگی نہ

کردے۔ فیصلہ نمبر ۷۹۵...... جب تک غلام کی مکاتبت کا ایک دینار بھی باقی ہو، ازواجِ مطہرات ایسے غلام سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں، کیونکہ وہ غلام کے حکم میں ہی ہوتا تھا۔ فیصلہ نمبر ۷۹۶

⊙ جو غلام بھاگ جائے تو حدودِ حرم کے اندر اندر پکڑے جانے پر اس کو دس درہم جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۷۹۷

❸ غلاموں کی وراثت کی تقسیم بذریعہ ولاء

آزاد کردہ غلاموں کے ورثا کی ترتیب یوں ہے: غلام کی اولاد، مالک، مالک کے عصبہ اور اہل علاقہ

⊙ نبی کریم ﷺ نے ابن شداد کے آزاد کردہ غلام کی وراثت اس کی بیٹی اور ابن شداد میں تقسیم فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۷۹۸...... ایک آزاد کردہ غلام کے ورثا میں اس کے آزاد کرنے والے اور ایک بیٹی موجود تھی، تو نبی کریم ﷺ نے اس کا مال اس کی بیٹی اور آزاد کرنے والوں میں تقسیم کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۷۹۷...... ممکن ہے کہ یہ دونوں واقعے دراصل ایک ہی ہوں اور دونوں احادیث میں مختلف پہلو بیان ہوئے ہوں۔

⊙ آزاد کردہ غلام کے ورثا سے بچ جانے والے مال میں اس کو آزاد کرنے والا مالک بھی حصہ دار ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۸۰۰...... ولاء کا یہ تعلق اسی کے لئے خاص ہے جو آزاد کرتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۰۱...... ولاء کا تعلق نسب کے تعلق کی مثل ہے، جو فروخت اور ہبہ نہیں کیا جاسکتا۔ فیصلہ نمبر ۸۰۲

⊙ مکاتب غلام کی ولاء بھی اسی کے لئے جو اسے آزاد کرائے جیسا کہ حضرت عائشہ نے بریرہ کو آزاد کرایا تھا۔ اگر غلام کے سابقہ مالک اس کی ولاء اپنے ساتھ منسلک رکھنے کی شرط لگائیں تو ایسی شرط کا کوئی اعتبار نہیں۔ فیصلہ نمبر ۸۰۳...... حضرت عائشہ نے ایک لونڈی خرید کر اس کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا لیکن لونڈی کے مالک نے ولاء کو اپنے ساتھ منسلک رہنے کی شرط لگا دی، نبی کریم ﷺ نے اس شرط کو لغو اور رائیگاں قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۸۰۴...... غلام کی مکاتبت پوری کرنے میں اس کی مدد کرنا چاہئے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان نامی غلام کی مکاتبت میں تعاون کے لئے اس کے ساتھ ۵۰۰ پودے لگانے میں مدد کی۔ ان میں سے ۴۹۹ پودے نبی کریم ﷺ نے دست مبارک سے لگائے۔ فیصلہ نمبر ۸۰۵

⊙ عمرو بن العاص رُئاب بن حذیفہ کے بیٹوں کے عصبہ تھے۔ یہ بیٹے اپنی ماں کے غلام کے وارث بنے۔ شام میں ان بیٹوں میں کسی ایک کی وفات پر عمرو بن العاص ان کے عصبہ وارث بنے، اور واپس آ کر ان بیٹوں کی ماں کے آزاد کردہ غلام کے بھی عصبہ وارث قرار پائے کیونکہ ماں کے آزاد کردہ غلام کی ولاء بیٹوں تک بطور وراثت منتقل ہوگئی تھی، جہاں سے وہ عمرو بن العاص کو بھی مل گئی۔ بیٹوں کی ماں کے بھائی حضرت عمر بن خطاب کے پاس عمرو بن عاص کی شکایت لے کر گئے تو حضرت عمر نے عمرو بن العاص کے وارث بننے کو جائز قرار دیا۔ فیصلہ نمبر ۸۰۶

⊙ آزاد کردہ غلام کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے اہل علاقہ میں اس کا ترکہ تقسیم کر دیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۸۰۷

⊙ جس شخص کے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہوا تو فوت ہونے کی شکل میں مسلمان کرنے والا بھی وراثت میں شریک ہوگا، جب کوئی اور وارث موجود نہ ہو۔ فیصلہ نمبر ۸۰۸...... جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا جاتا ہے، وہ شخص اسلام قبول کرنے والے کی زندگی اور موت

کے معاملات میں حقدار و ذمہ دار ہوتا ہے۔فیصلہ نمبر ۸۰۹...... ایسا شخص وارث بھی ہوتا ہے اور مسلمان ہونے والے کے ذمے عائد دیت کی ادائیگی میں بھی ذمہ دار ٹھہرتا ہے۔فیصلہ نمبر ۸۱۰

◉ ایسا سابقہ مالک جس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے سابقہ غلام کو اس کا وارث بنایا جائے گا۔فیصلہ نمبر ۸۱۱، ۸۱۲

◉ امّ ولد لونڈیوں کو مالک کی وفات پر نبی کریم ﷺ نے آزاد کرنے کا حکم صادر فرمایا۔فیصلہ نمبر ۸۱۳

❹ زمینوں کے اُمور

◉ بنجر زمین کو آباد کرنے والا اس کی ملکیت کا زیادہ حق دار ہے۔فیصلہ نمبر ۸۱۴...... البتہ زرخیز زمین پر پودے لگا کر اس پر قبضہ کرنے کی کوئی اجازت نہیں ہے۔فیصلہ نمبر ۸۱۵...... ایک شخص نے دوسرے کی ملکیتی زمین میں اپنا درخت لگا کر قبضہ کرنے یا ملکیت میں شریک ہونے کی کوشش کی تو نبی کریم ﷺ نے درخت کو اکھاڑنے کا حکم دیا جو ایک خاصا بڑا درخت ہو چکا تھا۔فیصلہ نمبر ۸۱۶

◉ زمین کی بنیاد پر مزارعت درست نہیں۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے چار شرکاء میں سے زمین کی بنیاد پر شرکت کرنے والے کو کالعدم قرار دیا۔فیصلہ نمبر ۸۱۷...... ایسے ہی رافع بن خدیج کو زمین کی بنا پر مزارعت سے منع فرما دیا۔فیصلہ نمبر ۸۱۸

مزارعت کا علما میں کافی اختلاف ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خود اہل خیبر سے نصف نصف پر مزارعت کی ہوئی تھی، پیچھے گزرا ہے کہ ممنوعہ مزارعت وہ ہے جس میں اہم مقامات کو ایک شخص اپنے لئے مخصوص کر لے۔(فیصلہ نمبر ۳۵۷) بہر حال اس مسئلہ میں شرعی حکم کو جاننے کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔مثلاً دیکھئے: الموسوعة الفقهية الكويتية (زیر عنوان 'مزارعت')

◉ کھجور کے درخت کا احاطہ اتنا ہے جتنا اس درخت کا قد ہو۔فیصلہ نمبر ۸۱۹...... درخت کا قد اس کی شاخوں کی لمبائی تک ماپا جائے گا۔فیصلہ نمبر ۸۲۰

◉ پیلو کے درخت کی چار دیواری بنانے کی ضرورت نہیں۔فیصلہ نمبر ۸۲۱...... البتہ فیصلہ نمبر ۶۸۹ میں ہے کہ پیلو کے درخت کا احاطہ اتنا ہوگا جہاں اونٹ کے پاؤں نہ پہنچ سکیں۔

◉ غیر کی زمین میں دوسرے کے پھل دار درخت ہوں تو ان درختوں کو زمین کے مالک کے ہاتھ فروخت یا ہبہ کر دینا چاہئے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سمرہ بن جندب کو بار بار اسی کی تلقین فرمائی۔البتہ اگر پھل دار درختوں کا مالک نہ مانے تو پھر زمین والے کو اجازت ہے کہ وہ ان درختوں کو اکھاڑ دے۔فیصلہ نمبر ۸۲۲

◉ جس نے کسی بنجر زمین کو پہلے آباد کیا وہ اس کی ہوگی۔چنانچہ ایسی بنجر زمین میں ایک شخص نے بعد میں کھجور کے درخت لگا دیے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمین مالک کی ہے اور اور بعد میں کھجور کے درخت لگانے والا اپنے درخت اکھاڑ لے۔چنانچہ یہ درخت اکھاڑ دیے گئے۔فیصلہ نمبر ۸۲۳

◉ آبادی میں موجود کنویں کا احاطہ ۵۰ ہاتھ اور آبادی سے باہر کنویں کا احاطہ ۲۵ ہاتھ ہوگا۔فیصلہ نمبر ۸۲۴...... ایک اور حدیث میں یہ احاطہ چالیس ہاتھ بیان ہوا ہے کہ یہ زمین مویشیوں وغیرہ کے بیٹھنے کے لئے ہے۔فیصلہ نمبر ۸۲۵

◉ کھلی سڑک کے لئے جسے میتاء کہا جاتا ہے، اس کے لئے فیصلہ نبویؐ کے مطابق سات ہاتھ فاصلہ چھوڑا جانا چاہئے۔فیصلہ نمبر ۸۲۶

فصل ششم: پابندیاں

دیوالیہ کی صورت میں اصل شے ملنے پر استحقاق

٨٢٧ ⑲عَن أَبِي سَعِيدِ الْخُدرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا وَكَثُرَ دَيْنُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءً لِدَيْنِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلاَّ ذٰلِكَ⑲ رَاجع:٦٧٥، ٨٢٧

ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کو پھلوں کی تجارت میں گھاٹا پڑ گیا جس کی وجہ سے اس پر قرض بہت زیادہ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے کہا: اس پر صدقہ کرو۔ لوگوں نے صدقہ کیا، لیکن وہ اس قدر نہ ہوسکا کہ وہ اپنے قرض سے عہدہ برآ ہوسکتا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: جو دستیاب ہے، وہ لے لو، اس کے علاوہ تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

٨٢٨ ⑳عَن أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ⑳

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مفلس اور کنگال کے پاس اپنی چیز بعینہٖ اسی حالت میں پالے تو وہ اس کا کسی دوسرے کی نسبت زیادہ حقدار ہے۔

٨٢٩ ㉑عَن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يَعْدِمُ إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ، أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ㉑

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں جو تہی دست اور نادار ہو جائے کہ اگر اس کے پاس کوئی چیز بعینہٖ پائی جائے کہ اس نے اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو فروخت کنندہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

خریدار مفلس اور ہلاک ہو جائے تو جزوی ادائیگی کا کوئی اعتبار نہیں

٨٣٠ ㉒عَن أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بنِ الْحارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضْ الَّذِيْ بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِيْ

⑲ صحيح سنن النسائي (٤٣٦٣)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٠٨)

⑳ صحيح البخاري (٢٤٠٢)

㉑ صحيح مسلم (٣٩٦٥)

فَصَاحِبُ الْمتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ (۸۲)

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کوئی چیز فروخت کرے پھر خریدنے والا مفلس ہو جائے اور بیچنے والے کو اس کی قیمت میں سے ابھی کچھ بھی نہیں ملا تو اس صورت میں اگر وہ خریدار کے پاس بعینہٖ اپنا مال پالیتا ہے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے اور اگر خریدار مرجائے تو پھر صاحب مال دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔

۸۳۱ (۸۳)عَن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَأَيُّمَا امْرِیءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعُ امْرِیءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ (۸۳)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر خریدار فروخت کنندہ کو کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے (اور پھر وہ مفلس ہو جائے) تو وہ باقی مال میں دیگر قرض خواہوں کے مساوی ہوگا، لیکن اگر خریدار ہلاک ہو جائے اور اس کے پاس کسی آدمی (فروخت کنندہ) کی کوئی چیز بعینہٖ نکلی تو اس صورت میں فروخت کنندہ نے خریدار (میت) سے خواہ کچھ قیمت وصول کی ہو یا نہ کی ہو ہر حال میں وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہوگا۔

۸۳۲ (۸۴)عَن عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِي وَكَانَ قَاضِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةُ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ (۸۴)

عمر بن خلدہ الزرقی مدینہ کے قاضی تھے، آپ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دوست کے سلسلہ میں جو مفلس ہو گیا تھا، ابو ہریرہؓ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ میں تمہارے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ والا ہی فیصلہ کروں گا (اور وہ یہ تھا کہ) جو کوئی مفلس ہو جائے یا مرجائے اور کوئی آدمی اس کے پاس اپنی چیز بعینہٖ پالے تو وہ ہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

(۸۲) صحيح سنن أبي داود (۳۰۰۶، ۳۰۰۷)

(۸۳) صحيح سنن أبي داود (۳۰۰۸)

(۸۴) المستدرك للحاكم ۲/ ۵۰؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٦/ ٤٦

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل ششم : پابندیاں

◉ جس شخص کا دیوالیہ ہو جائے تو مسلمان بھائیوں کو اس پر صدقہ کرنا چاہئے۔ اور اس کے بعد اس کے پاس جتنا بھی مال دستیاب ہو، اس پر ہی اکتفا کرنا ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۸۲۷...... البتہ جس شخص کو دیوالیہ والے مقروض شخص کے ہاں اپنا اصل مال مل گیا تو وہ اس کا دوسروں سے زیادہ حق دار ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۲۸، ۸۳۲...... یہی صورتحال اس وقت بھی ہے جب کوئی شخص اپنا سامان بیچے اور قیمت ملنے سے پہلے مشتری کا دیوالیہ نکل جائے تو تب بھی بائع اپنے سامان کا زیادہ حق دار ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۲۹...... الا یہ کہ خریدار مر جائے تو اس صورت میں فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہی ہے، اسے کوئی ترجیح حاصل نہیں ہوگی۔ فیصلہ نمبر ۸۳۰......خواہ اس نے خریدار کے مرنے کی صورت میں کچھ وصول کیا ہو یا نہیں؟ فیصلہ نمبر ۸۳۱......اگر خریدار قیمت کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہے تب فروخت کرنے والا باقی مال والوں جیسا ہی ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۸۳۱

فصل ہفتم: ضمانات

❶ رہن رگروی

اناج کے عوض کوئی چیز گروی رکھنا

۸۳۳ ⑮عن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ [85]

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ایک متعین مدت کے لئے کچھ غلہ خریدا اور اس کے عوض لوہے کی ایک ذرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۸۳۴ ⑯عن عَائِشَةَ قَالَت تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلاثِيْنَ يَعْنِي صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ [86]

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ فوت ہوئے تو اس وقت آپ کی ذرہ ۳۰ صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔

❷ حوالہ

حوالہ کا جواز

۸۳۵ ۲۸۷۔عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَطَلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتَّبِعْ [87]

رَاجِع: ٦٧١ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: ۶۴۱، ۷۴۴)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار شخص کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ پھر اگر تم میں سے کسی کو مال دار شخص پر حوالہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اسے قبول کرلے۔

[85] صحيح البخاري (٢٢٥٢، ٢٢٥١)

[86] صحيح البخاري (٤٤٦٧)

[87] صحيح البخاري (٢٢٨٧)؛ صحيح مسلم (٣٩٧٨)؛ صحيح سنن ابن ماجه (١٩٤٨)؛ نصب الراية ٤/ ٥٩؛ مجمع الزوائد ٤/ ٨٥

❸ غصب

مال غصب کرنے کی حرمت

٨٣٦ ٢٨٨۔ عن أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِی أَرْضٍ فَدَخلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ، اِجْتَنِبْ الأَرْضَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ (٨٨)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن: ان کا لوگوں سے ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا۔ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اوران سے اس کا تذکرہ کیا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: اے ابوسلمہ: زمین سے بچو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جوشخص ایک بالشت برابر ظلم سے لے گا، اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

٨٣٧ ٢٨٩۔عن عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حُرْمَةُ مَالُ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ (٨٩)

عبداللہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کا مال غصب کرنا ایسے ہی حرام ہے جیسے اس کا خون بہانا حرام ہے۔

٨٣٨ ٢٩٠۔ عن هِشَّامُ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَرْو ى بِنْتِ أُوَيْسٍ اِدَّعَتْ عَلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوان بْنِ الْحَكَمِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ مَا كُنْتُ آخِذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِی سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَما سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَخذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِيْنَ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لاَ أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِی أَرْضِهَاقَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا، ثُمَّ بَيْنَمَا هِیَ تَمْشِی فِی أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِی حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ (٩٠)

ہشام بن عروہ عن ابیہ سے مروی ہے کہ اروٰی بنت اویس نے سعید بن زید کے خلاف یہ دعویٰ دائر کیا کہ انہوں نے اس کی زمین غصب کرلی ہے۔ پھر وہ ان کے ساتھ اپنا یہ جھگڑا مروان بن حکم کے پاس لے گئی۔ سعید بن زید نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان سننے کے بعد میں اس کی زمین نہیں لے سکتا۔ مروان نے پوچھا: اللہ کے رسولؐ کا کون سا فرمان آپ نے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے ظلم کے ساتھ کسی کی بالشت برابر زمین غصب کی، اللہ اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔ یہ سن کر مروان نے کہا: اس کے بعد میں تجھ سے کسی دلیل کا سوال نہیں کروں گا۔ تب سعید نے یہ دعا کی۔ اے اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو

---

(٨٨) صحيح البخاري (٣١٩٥، ٢٤٥٢، ٢٤٥٤)؛ صحيح مسلم (٤١١٣)؛ مسند أحمد ١/ ١٨٧-١٩٠؛ سنن الدارمي ٢/ ١٨١

(٨٩) سنن الدارقطني ٣/ ٢٦

(٩٠) صحيح مسلم (٤١١٠)؛ صحيح البخاري (٣١٩٨)

اندھا کردینا اور اسے اس کی زمین میں ہلاک کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ واقعی جب وہ مری تو آنکھوں سے اندھی ہوگئی تھی۔ پھر ایک روز جب وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ اچانک ایک گڑھے میں گری اور مرگئی۔

۸۳۹ ۲۹۱۔عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ: إِنَّ دِمَائُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ ⁽⁹¹⁾

جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ یوم نحر کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: یقیناً تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر بالکل اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح تمہارے آج کے دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں تلے روند دی گئی۔

۸۴۰ ۲۹۲۔عن السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيْهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا ⁽⁹²⁾

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال نہ لے؛ نہ مذاق سے اور نہ سنجیدگی سے۔ اگر کسی نے اپنے بھائی کی لاٹھی بھی لی ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے واپس کردے۔

۸۴۱ ۲۹۳۔عن عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِي قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِنْ مَالِ أَخِيْهِ شَيءٌ إِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ، فَقُلْتُ حِيْنَئِذٍ: يَارَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ اِبْنِ عَمٍّ لِي فَأَخَذْتُ مِنْهُ فَاجْتَذَرْتُهَا، أَعَلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيءٌ؟ قَالَ: إِنْ لَقِيْتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شِفْرَةً وَأَزْنَادًا فَلَا تَمَسَّهَا ⁽⁹³⁾

عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر مقام منیٰ پر رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کے لئے اپنے بھائی کا مال اس کی رضا مندی کے بغیر لینا حلال نہیں ہے۔ میں نے اس وقت پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ: اگر میں اپنے چچازاد کی کوئی بکری کہیں دیکھوں، پھر اسے پکڑ کر ذبح کردوں تو کیا مجھ پر کوئی تاوان ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے کوئی بھیڑ بکری مل جائے اور تیرے پاس ذبح کے لئے چھری بھی ہو اور آگ جلانے کے لئے چقماق بھی ہو تو بھی اس کو مت پکڑ۔

⁽⁹¹⁾ صحيح مسلم (٢٩٤١)؛ مسند أحمد ٥/ ٧٢

⁽⁹²⁾ صحيح سنن أبي داود (٤١٨٣)؛ مسند أحمد ٥/ ٧٢؛ صحيح سنن الترمذي (١٧٥٤)؛ إرواء الغليل (١٥١٨)

⁽⁹³⁾ سنن الدارقطني ٢/ ٢٥؛ مسند أحمد ٣/ ٤٢٣

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل ہفتم: ضمانات

❶ رہن

◉ نبی کریم ﷺ نے یہودی سے غلہ خرید کر اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھوائی، پتہ چلا کہ رہن رکھوانا جائز ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۳۳

◉ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بطور رہن رکھی ہوئی تھی۔ فیصلہ نمبر ۸۳۴

❷ حوالہ

◉ جب کسی قرض لینے والے کو کسی مالدار شخص کے پاس اپنا قرض وصول کرنے بھیجا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے پاس چلا جائے۔ فیصلہ نمبر ۸۳۵......اور اگر وہاں سے ادائیگی نہ ہو تو ایسا قرض ادا ہونے تک اصل مقروض پر برقرار رہتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۶۴۱

❸ غصب

◉ جس شخص نے دوسرے کا معمولی سا مال (بالشت بھر زمین) بھی غصب کیا تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۸۳۶

◉ سعید بن زید کے خلاف ایک عورت اَروی نے زمین غصب کرنے کا دعویٰ دائر کیا تو اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ بالا فرمان پڑھ کر کہا کہ میں اس کی زمین نہیں لے سکتا۔ فیصلہ نمبر ۸۳۸

◉ مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی طرح ہی سنگین ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۳۷

◉ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اَموال اور خون اس طرح حرام ہیں جیسے آج کے اس عظیم دین کی حرمت۔ فیصلہ نمبر ۸۳۹

◉ کوئی مسلمان بھی دوسرے کا مسلمان ہنسی، مذاق یا سنجیدگی میں نہ لے، جس نے ایک لاٹھی بھی لی ہے تو واپس کر دے۔ فیصلہ نمبر ۸۴۰

◉ حجۃ الوداع کے موقع پر عمرو یثربیؓ نے اپنے چچازاد کی بکری ذبح کر لینے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے کہا: تمہارے لئے اس کو پکڑنا اور ذبح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ تمہارا مال نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۴۱

باب پنجم

جہاد اور اَموالِ جہاد

باب پنجم

جہاد اور اَموالِ جہاد

فصل اوّل — معرکہ سے قبل

فصل دوم — دورانِ معرکہ

فصل سوم — بعد از معرکہ

❶ معرکہ میں ہاتھ آنیوالے قیدی ❷ اَموالِ فے ❸ اَموالِ غنیمت

فصل چہارم — اَموالِ غنیمت کی تقسیم

فصل پنجم — مالِ سلب (مدمقابل کا سامان)

فصل ششم — معاہدۂ صلح، امان اور جزیہ

❶ صلح نامے ❷ معاہدات ❷ مشرکین کو امان دینا ❹ جزیہ

جہاد اور اَموالِ جہاد

لفظ جهاد بابْ جَاهد يُجاهِد (مفاعلہ) سے مصدر ہے۔اس کے معنی ہیں:''پوری طاقت صرف کرنا، دشمن کے ساتھ لڑائی کرنا اور محنت ومشقت کرنا۔''①

اصطلاحی تعریف

علامہ راغب لکھتے ہیں:

''دشمن کے مقابلہ اپنی تمام تر صلاحیت کو صرف کردینے کو جهاد اور مُجاهَدة کہتے ہیں۔''②

جرجانی لکھتے ہیں:

''دین حق کے لئے دعا کرنا جہاد ہے۔ابن حجر کہتے ہیں: کفار سے لڑائی میں طاقت صرف کرنا 'جہاد' ہے۔''③

ابن تیمیہؒ جہاد کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

''جہاد یا تو دل کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً اسلام پر عمل کے لئے پختہ ارادہ کرلینا یا اسلام اور اسلامی شریعت کی طرف دعوت دینا جہاد (باللسان) ہے باطل پرستوں کے خلاف دلیل و برہان قائم کرنا، حق کو واضح کردینا اور شبہات کا خاتمہ کردینا بھی جہاد ہے۔ مسلمانوں کے اجتماعی فائدے کے لئے رائے وتدبیر کرنا بھی جہاد ہے۔اعداء اللہ کے خلاف اپنی جان کے ساتھ لڑائی کرنا بھی جہاد ہے پس ان تمام صورتوں میں سے جو ممکن ہو یا جس کی ضرورت ہو، اسی کے ساتھ جہاد کرنا واجب ہے۔''④

الغرض ہر اُن تھک محنت وکوشش جہاد میں شامل ہے جو کسی بھی طریقے سے غلبہ اسلام کی نیت سے کی جائے خواہ وہ محنت انفرادی ہو یا اجتماعی، لسانی ہو یا قلبی ، مالی ہو یا جانی، لیکن جہاد کا ایک خصوصی مفہوم جنگ اور محاربہ بھی ہے جیسے قرآنِ کریم میں جہاد کی اہمیت کو فی سبیل اللہ اور قتال کے عنوان سے تعبیر کیا گیا ہے۔اسی طرح جہاد وقتال سے متعلقہ مسائل یعنی غنیمت، فئ وغیرہ کو سیر کہتے ہیں۔

اہمیتِ جہاد

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾⑤

''اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔''

---

① المنجد ص١٢٨؛ القاموس المحيط ص٢٥٠؛ لسان العرب ١/ ٧١٠؛ المصباح المنير ص١١٢ ، المعجم الوسيط ص١٤٢؛ الفقه الإسلامي وأدلته ٨/ ٥٨٤٥؛ فتح الباري ٦/ ٧٧

② المفردات ص ١٠١

③ فتح الباري ٦/ ٧٧

④ كشاف القناع ٣/ ٣٦؛ الفتاوىٰ الكبرىٰ ٥/ ٣٨

⑤ الحج ٢٢ ٧٨

⦿﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾⑥

''تم پر قتال فرض کیا گیا ہے حالانکہ وہ تمہیں ناگوار گزرتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک چیز کو تم ناگوار سمجھو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہی تمہارے لئے بُری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

⦿﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ﴾⑦

''اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے خالص ہو جائے۔ اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی پر زیادتی نہ کرو۔''

⦿﴿قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾⑧

''ان (کافروں) سے لڑو! اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں مبتلا کر دے گا اور اُنہیں ذلیل کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ختم کر دے گا اور جس پر اللہ چاہے گا، رجوع فرمائے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔''

☜ ارشاداتِ نبویؐ ہیں:

⦿ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ کام کرلیں گے تو اُنہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔''⑨

⦿ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا:

''اب فتح مکہ کے بعد حالات ایسے ہوگئے ہیں کہ ان میں مسلمانوں کو ہجرت کر کے مدینہ آنے کی ضرورت نہیں رہی، لیکن جہاد اور جہاد کی نیت برقرار ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکل پڑو۔''⑩

⦿ حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

«إن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف»⑪

''بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔''

فضیلتِ جہاد

ارشادِ ربانی ہے:

⑥البقرة ۲:۲۱٦ ⑦البقرة ۲:۱۹۳
⑧التوبة۹ :۱٤، ۱٥ ⑨صحيح البخاري (۲)
⑩صحيح البخاري(۲۷۸۳) ⑪صحيح مسلم(۱۹۰۲)

⊙﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آوَوْا وَّنَصَرُوْا أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾⑫

''جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کا رزق ہے۔''

⊙﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۞ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ﴾⑬

''جولوگ ایمان لائے ہجرت کی اللہ کی راہ میں، اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضا مندی کی اور جنتوں کی۔ ان کے لئے وہاں ہمیشگی کی نعمت ہے وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔''

⊙﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَ الْإِنْجِيْلِ وَ الْقُرْآنِ وَ مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾⑭

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں وہ قتل کرتے ہیں اور خود قتل ہو جاتے ہیں۔ اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنی اس تجارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم نے اس سے معاملہ ٹھہرایا ہے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔''

☜ ارشادِ نبویؐ ہے:

⊙ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ افضل عمل کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا افضل عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: والدین سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔''⑮

⊙ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کئے ہیں۔ درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پس تم جب بھی اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔ یہ سب جنتوں کے درمیان میں ہے اور سب سے عالی شان جنت ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔''⑯

⊙ حضرت ابوعبسؓ بیان کرتے ہیں کہ

⑫الأنفال ٨:٧٤

⑬التوبة ٩:٢٠، ٢٢

⑭التوبة ٩ :١١١

⑮صحيح البخاري (٢٧٨٢)

⑯صحيح البخاري(٢٧٩٠)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے قدموں پر جہاد کے راستے پر چلنے کی وجہ سے گردوغبار پڑی، اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی۔''⑰

فضائلِ شہید

◉ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾⑱

''اور اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے''

◉ ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ * فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾⑲

''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں یوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ خوش ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے، اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔''

◉ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہداء جنت کے دروازے کے پاس سبز خیمہ میں نہر کے کنارے پر ہوں گے۔ ان کو صبح وشام جنت سے رزق ملے گا۔''⑳

◉ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کردیتا ہے۔''

اور دوسری روایت میں فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں قتل ہونا قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

◉ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اُحد کے روز جو تمہارے بھائی شہید ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا ہے۔ یہ پرندے جنت کی نہروں سے سیراب ہوتے ہیں۔ جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرشِ الٰہی کے سائے میں لٹکی ہوئی سبز قندیلوں میں آرام کرتے ہیں۔ اُنہوں نے جب اپنا اچھا کھانا پینا اور اچھی آرام گاہیں دیکھیں تو یہ آرزو کی کہ کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ خبر کردے کہ ہم زندہ ہیں اور جنت میں ہیں؟ تاکہ ہمارے بھائی جنت سے نااُمید نہ ہو جائیں اور لڑائی میں بزدلی نہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے یہ پیغام ان کو پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ... الخ﴾''㉑

⑰صحيح البخاري (٩٠٧)
⑱البقرة ٢:١٥٤
⑲آل عمران ٣:١٦٩، ١٧١
⑳صحيح الترغيب والترهيب (١٣٧٨)
㉑صحيح الترغيب (١٣٣٩)

متعلقاتِ جہاد

غنیمت

غنیمت سے مراد ایسے اموال ہیں جو جنگ میں حاصل ہوں۔ غنیمت کی جمع غنائم ہے۔ باب غَنِمَ یَغْنَمُ (سَمِعَ) غنیمت حاصل کرنا۔

المَغْنَمْ اور الغَنَمْ وغیرہ الفاظ غنیمت کے ہم معنی ہیں۔ [۴۲]

شرعی اصطلاح میں اہل حرب (دشمن) سے سختی اور غلبے کے ذریعے چھینے ہوئے اَموال 'غنیمت' کہلاتے ہیں۔ [۴۳]

تقسیم غنیمت

تقسیم غنیمت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْئٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہُ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنَ السَّبِیْلِ﴾ [۴۴]

"جان لو! جو کچھ بھی تم غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا۔"

◉ جمہور علما (امام شافعی وامام احمد وغیرہ) کا مسلک ہے کہ مال غنیمت کا خمس پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پہلا جہاں مصلحت (یعنی اللہ اور رسول کا حصہ) دوسرا قرابت داروں کا جو کہ بنو ہاشم یا حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہیں اور باقی تین حصے بالترتیب مساکین، یتامی اور مسافرین کے لئے ہے۔

اسی طرح مجاہدین میں غنیمت کی تقسیم کے متعلق نبیؐ کا عمل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز گھڑ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ دیا۔ [۴۵] اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے پیدل مرد مجاہد کے لئے ایک حصہ اور گھڑ سوار کے لئے تین حصے مقرر فرمائے۔ دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا اپنا اور اس تقسیم میں تمام لوگ جو لڑائی میں کسی بھی طریقہ سے حصہ لے رہے ہیں بلا امتیاز کہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے شامل ہوں گے۔ [۴۶]

حکمران اگر چاہے تو مالِ غنیمت میں سے کسی کو زائد مال بھی عطا کر سکتا ہے۔ [۴۷] عورتوں اور غلاموں کو جو جنگ میں شریک ہوں ان کو مالِ غنیمت میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں، البتہ مال غنیمت میں سے کچھ دیا جا سکتا ہے۔ [۴۸]

کفار کا مسلمانوں سے چھینا ہوا مال اگر واپس مل جائے تو وہ اس کے اصلی مالک کا ہی ہوگا۔ [۴۹]

---

[۴۲] القاموس المحیط ص ۱:۳۱، المنجد ص ٦١٨
[۴۳] الفقه الإسلامي وأدلته ٨ / ٥٨٩٦
[۴۴] الأنفال ٨:٤١
[۴۵] صحيح البخاري (٢٨٦٣)
[۴۶] صحيح أبي داود (٢٣٧٦)
[۴۷] صحيح مسلم (١٨٠٧)؛ صحيح أبي داود (٢٣٨٩)
[۴۸] صحيح مسلم (١٨١٢)؛ إرواء الغليل (١٢٣٤)
[۴۹] صحيح مسلم (١٦٤١)؛ صحيح البخاري (٣٠٦٧)

خوراک وغیرہ کے سوا تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت کی کسی بھی چیز سے نفع اٹھانا حرام ہے۔[۳۰]

قیدی مالِ غنیمت میں شامل ہیں، ان کی تقسیم بھی امیر ہی کرے گا اور اگر وہ چاہے تو انہیں رہا کرے یا فدیہ لئے بغیر چھوڑ دے۔[۳۱]

مالِ فے

مالِ فے سے مراد وہ مال ہے جو بغیر لڑائی کے صلح کے ذریعے یا جزیہ وخراج کی صورت میں حاصل ہو۔[۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾[۳۳]

''اور جو مال اللہ نے ان کے قبضے سے نکال کر اپنے رسول ﷺ کی طرف پلٹا دے وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلط عطا فرما دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تقسیمِ فے

مالِ فے کی تقسیم کے بارے میں قرآن میں ہے:

﴿مَآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ﴾[۳۴]

''جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسولؐ کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسولؐ اور رشتہ داروں اور یتامی اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔''

تقسیمِ فے اور غنیمت میں فرق

مالِ غنیمت اور مالِ فے کی تقسیم میں یہ فرق ہے کہ

① مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ مذکورہ بالا پانچ مصارف پر استعمال کیا جائے جبکہ مالِ فے میں سارے مال کو ان مصارف میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

② چونکہ اس میں لڑائی کے بغیر فے حاصل ہوتا ہے اس لئے گھڑ سوار یا پیدل کا مخصوص حصہ اس میں شامل نہیں بلکہ سب لوگ برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

مالِ سلب: مقتول کے ذاتی سامان مثلاً نیزے، خود، تلوار وغیرہ کو کہتے ہیں جو قاتل کو مل جاتا ہے۔

استحقاقِ سلب: لڑائی میں قتل ہونے والے کافر کا مال یعنی اسلحہ یا لباس وغیرہ اس کے قاتل کا حق ہے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا:

«من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه»[۳۵]

''جس نے مقتول کو قتل کیا اور اس کے پاس دلیل ہو تو سلب اس کا ہے۔''

---

[۳۰] صحيح سنن أبي داود (۲۳۵۰، ۲۳۵۳)

[۳۱] صحيح مسلم (۱۷۶۳)

[۳۲] الفقه الإسلامي وأدلته ۸/ ۵۸۹؛ آثار الحرب ۵۵۳

[۳۳] الحشر ۵۹: ۶

[۳۴] الحشر ۵۹: ۷

[۳۵] صحيح مسلم (۱۷۵۱)

اور دوسری روایت میں فرمایا:

«من قتل كافرًا فله سلبه»[1]

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا اس کا سلب اسی کے لئے ہے۔''

شرائطِ مستحق: استحقاقِ سلب کے لئے فقہا نے مندرجہ ذیل شرائط قائم کی ہیں:

① مقتول باقاعدہ لڑائی میں ہو اور اس کا قتل کرنا جائز بھی ہو۔

② اسیر کے قاتل کو سلب نہیں ملے گا۔

③ قریب المرگ زخمی کو قتل کرنے سے بھی سلب نہیں ملے گا۔[2]

[1] سنن أبي داود (٢٧١٨)

[2] المغني لابن قدامة ١٣/ ٦٦

فصل اوّل: معرکہ سے قبل

قومی عصبیت کی خاطر لڑنا ممنوع ہے

۸٤۲ ① عن أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُول اللهِ ﷺ مَنْ خَرجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ ، مَاتَ مِیتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ یَغْضَبُ لِلْعَصَبِیَّةِ وَیُقَاتِلُ لِلْعَصَبِیَّةِ فَلَیْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرجَ مِنْ أُمَّتِی عَلَی أُمَّتِي یَضْرِبُ بَرَّهَا وَ فَاجِرَهَا لاَ یَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَ لاَیَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَیْسَ مِنِّی [1]

سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو امیر کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا پھر مر گیا، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے (مراد ایسی جنگ جس کا درست یا غیر درست ہونا واضح نہ ہو) کے نیچے مارا جائے جو کہ قومی عصبیت کی بنا پر غصہ کرتا ہے اور حمیت قومی کی بنا پر ہی لڑتا ہے، وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ میری امت میں سے جو شخص میری ہی امت کے نیک و بدلوگوں کے خلاف لڑنے کے لئے نکلا حتیٰ کہ مومنوں کو بھی نہیں بخشا، نہ وہ عہد والوں کے عہد کی پاسداری کرتا ہے، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ذمیوں اور مشرکوں کے دفاع میں لڑنا ممنوع ہے

۸٤۳ ②عن الزُّبَیرِ قَالَ: نَهی رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُقَاتِلَ عَنْ أَحَدٍ مَنِ الْمُشْرِکِینَ إِلاَّ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ [2]

سیدنا زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی مشرک کے دفاع کے لئے لڑنے سے منع فرمادیا، صرف ذمیوں کے دفاع کے لئے لڑنے کی اجازت دی۔

معرکہ میں دشمن کے ماکولات ومشروبات استعمال کرنا

۸٤٤ ③ * عن عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَال: عَشْرَةٌ مُبَاحَةٌ فِی الْغَزْوِ: الطَّعَامُ وَالأَدَمُ وَالثِّمَارُ وَالشَّجَرُ وَالْحَبْلُ وَالزَّیْتُ وَالْحَجَرُ وَالْعُودُ غَیرُ مَنْحُوتٍ وَالْجِلْدُ الطَّرِيُّ [3]

سیدہ عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میدان جنگ میں مسلمانوں کے لئے دس چیزوں کا لے لینا جائز ہے: کھانا، سالن

① صحیح مسلم (۱۸٤۸)

② سنن الدارقطني ٤/ ۱٤۸

③ نصب الرایة ۳/ ٤۱۰؛ السلسلة الضعیفة (۱۲۳۱)

تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حکم سے انہیں بلایا گیا۔ نبی ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا تو وہ ایسے تندرست ہو گئے، گویا کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا: ہم ان (یہودیوں) سے اس وقت تک جنگ کریں گے، جب تک یہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ابھی ٹھہرو! پہلے ان کے میدان میں اتر کر، انہیں اسلام کی دعوت دو اور ان پر جو چیزیں واجب ہیں ان کے متعلق بتا دو (اگر وہ نہ مانیں تو لڑائی کرنا) اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

۸۴۹ ⑧ عن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأُسَارٰى مِنَ اللاتِ وَالْعُزّٰى قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ دَعَوْهُمْ إِلَى الأَسْلَامِ؟ فَقَالُوا: لاَ. فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ دَعَوكُمْ إِلَى الأَسْلَامِ فَقَالُوا: لاَ. قَالَ: خَلُّوا سَبِيلَهُمْ حَتَّى يَبْلُغُوا مَأْمَنَهُمْ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا* وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾ ﴿وَ أُوْحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ أَإِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللهِ الِهَةً أُخْرَى**﴾ ⑧

سیدنا اُبیؓ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس، لات وعزیٰ کی پوجا کرنے والے کچھ قیدی لائے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: کیا انہوں نے ان قیدیوں کو اسلام کی دعوت دی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں سے پوچھا: کیا انہوں نے تمہیں اسلام کی دعوت پیش کی تھی؟ قیدیوں نے کہا: نہیں! رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: انہیں آزاد کر دو! یہاں تک کہ یہ اپنی امن والی جگہ پر پہنچ جائیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّراً وَّ نَذِيراً * وَّ دَاعِياً إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيْراً﴾ ''بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا، اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے'' ﴿وَأُوْحِيَ إِلَيَّ هذا الْقُرْآنُ لأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ أَإِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللهِ آلِهَةً أُخْرٰى﴾ ''میری طرف اس قرآن کو اس لئے وحی کیا گیا ہے، تاکہ میں اس سے تمہیں، اور جس تک یہ پہنچ گیا، اسے ڈراؤں، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہیں؟''

۸۵۰ ⑨ * عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَ إِلَى قَيْصَرَ وَ إِلَى النَّجَاشِيِّ وَ إِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِي اَلَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ⑨

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش حکمران کو اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے خطوط لکھے۔ یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس پر نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔

۸۵۱ ⑩ عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَاتَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَوْمًا حَتَّى دَعَاهُمْ ⑩

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعوت دینے سے پہلے کسی قوم سے لڑائی نہیں کی۔

---

⑧ السنن الكبرٰى للبيهقي ۹/ ۱۰۷ * الأحزاب ۳۳: ۴۵، ۴۶ ** الأنعام ۶: ۱۹

⑨ صحيح مسلم (۴۵۸۵)؛ جامع الترمذي (۲۷۱۶)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ۹/ ۱۰۷

⑩ المستدرك للحاكم ۱/ ۱۵؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ۹/ ۱۰۷

معرکہ میں کافروں کو اپنے ساتھ شریک کرنا

٨٥٢ ⑪ عن عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ لَه النَّبِيُّ ﷺ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: إِرْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ[11] ٢١٢

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے لئے نکلے، جب آپ ﷺ حرۃ الوبر کے مقام پر پہنچے تو جرأت و بہادری میں مشہور ایک مشرک مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر واپس لوٹ جا، میں کسی مشرک سے مدد نہیں لیتا۔

☜ پیچھے فیصلہ نمبر ٦٧٦ میں گزرا ہے کہ نبی کریم نے صفوان نامی غیر مسلم کو اپنے ساتھ جنگ میں شریک فرمایا۔

٨٥٣ ⑫ عن الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ لِقَومٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ[12] اُنظر: ٩٠٥

حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کے ایک گروہ کے لئے، جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ شامل ہو کر لڑائی کی تھی، مالِ غنیمت سے حصہ نکالا۔

جاسوس کو معافی یا قتل؟

٨٥٤ ⑬ عن عُبَيْدِ اللهِ بنِ رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بنُ الأَسْوَد وَقَالَ: انطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانطَلَقْنَا تَعَادِي بِنَا خَيلُنَا، حَتَّى انْتَهينَا إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَينَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لاَتَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَءً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٍ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلاَ إِرْتِدَادًا وَلاَ رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَكُونَ قَدْ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ[13]

عبیداللہؓ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیرؓ اور مقداد بن اسودؓ کو بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلتے جاؤ جب تم 'روضہ خاخ' مقام پر پہنچو گے تو وہاں تمہیں اونٹ کے ہودج پر سوار ایک عورت ملے گی، اس کے

---

⑪ جامع الترمذي (١٥٥٨) (حسن)

⑫ جامع الترمذي (١٥٥٩) (حسن)؛ سنن سعيد بن منصور (٢٧٨٩)

⑬ صحيح البخاري (٣٠٠٧، ٣٠٨١، ٣٩٨٣، ٤٢٧٤، ٦٩٣٩)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ١٤٧/٩؛ مسند أحمد ٧٩/١

پاس ایک خط ہوگا، وہ خط اس سے لے آؤ، ہم چلے اور ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر دوڑ رہے تھے، جب ہم روضہ کے مقام پر پہنچے تو ایک عورت سے ہمارا سامنا ہوا۔ ہم نے کہا: خط نکالو۔ وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے اسے کہا: خط نکالو! ورنہ ہم تیرے کپڑے اُتار دیں گے تو اس نے اپنی مینڈھیوں سے خط نکال دیا اور ہم اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ یہ خط حاطبؓ بن ابوبلتعہ کی طرف سے مکہ والوں کے نام لکھا گیا تھا، اس کی عبارت یوں تھی کہ وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے راز سے آگاہ کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کیجئے (میری بات سن لیں)، میں ایسا شخص ہوں جو قریش میں آ کر مل گیا تھا میں اصل قریش نہیں ہوں، آپ ﷺ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں، ان کی مکہ والوں سے رشتہ داری ہے، جس کی وجہ سے ان کے اہل وعیال اور مال محفوظ ہیں۔ میں نے سوچا چونکہ میری ان سے رشتہ داری نہیں ہے، اس لئے میں ان پر احسان کر کے اپنے اہل وعیال کو محفوظ کر لیتا ہوں۔ میں نے یہ کام اس لئے نہیں کیا کہ میں (خدانخواستہ) کافر ہوں یا مرتد ہوں، اور نہ میں نے اسلام کے بعد کفر کو پسند کرتے ہوئے ایسا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاطبؓ نے تم سے سچی بات کی ہے۔ عمرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بدر میں شریک تھا، شاید تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر جھانک کر فرمایا تھا: اب تم جیسے اعمال چاہے کرو، میں تم کو بخش چکا ہوں۔

۸۵۵ ⑭ عن سَلَمَةَ بنِ الأَكْوَعِ قَالَ: غَزَونَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَينَمَا نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَومِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ: وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالأَرْضِ اِخْتَرَطْتُ سَيفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟ فَقَالُوا: ابنُ الأَكْوَعِ قَالَ: لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ ⑭ أنظر: ٩٣٦

سلمہ بن اکوع کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بنو ہوازن سے لڑائی کی ایک، دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، اچانک ایک آدمی آیا وہ سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار تھا، اس نے اسے بٹھایا اور اس کی کمر سے ایک رسی کھولی اور اس سے اونٹ کو باندھ دیا، پھر آگے آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا شروع کر دیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا! ہم لوگ ان دنوں ناتواں اور کمزور تھے، سواریاں کمیاب ہونے کی وجہ سے بعض لوگ پیدل بھی تھے تو وہاں سے دوڑا، اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کی رسی کھول کر اسے بٹھایا اور اس پر بیٹھ کر اونٹ کو اٹھایا پھر اسے ایڑ لگائی اور نکل گیا اور اونٹ اسے لے کر دوڑ پڑا۔ قبیلے کا ایک آدمی سیاہی مائل رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار ہو کر اس کے پیچھے بھاگا۔ سلمہ کہتے ہیں: میں بھی اس کے پیچھے پیدل بھاگا پھر میں آگے بڑھا۔ میں ان سب سے پہلے اس (جاسوس) کے پاس پہنچ گیا تھا۔ آخر میں نے اونٹ کی لگام پکڑ لی اور اسے بٹھایا، جب اس نے اپنے گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے اپنی تلوار سونتی اور اس آدمی

⑭ صحيح مسلم (٤٥٤٧)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٣١٢)؛ صحيح البخاري (٣٠٥١)

کے سر پر دے ماری، وہ نیچے گر پڑا۔ میں اونٹ کو لے کر آیا، اس پر مقتول کا سامان اور اسلحہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا استقبال کیا۔ تمام لوگ آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگ کہنے لگے ابن اکوع نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول کا سارا سامان اس کا ہے۔

کسی کو اُجرت دے کر جہاد میں نیابتاً شریک کرنا

٨٥٦ ⑮ عن يَعْلَى بنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَ أَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي وَأَجْرِي لَهُ سَهْمَهُ فَوَجَدْتُ رَجُلًا فَلَمَّا دَنَى الرَّحِيلُ أَتَانِي فَقَالَ: مَا أَدْرِي مَاالسَّهْمَانِ وَمَا يَبْلُغُ سَهْمِي فَسَمِّ لِي شَيئًا كَانَ السَّهْمُ أَوْلَمْ يَكُنْ فَسَمَّيتُ لَهُ ثَلاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أَجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيرَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالأَخِرَةِ إِلاَّ دَنَانِيرَهُ الَّتِي سَمَّى ⑮ أنظر: ٨٩٤

حضرت یعلی بن اُمیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ پر نکلنے کا اعلان کیا، میں اس وقت بہت بوڑھا ہو چکا تھا، میرا کوئی خادم بھی نہیں تھا، اس لئے میں نے اپنی جگہ مزدور کی تلاش شروع کر دی، جو میری کمی کو پورا کر دے۔ مجھے ایک آدمی مل گیا، جب کوچ کا وقت آیا تو وہ آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے نہیں معلوم کہ حصے کیا ہیں اور مجھے میرا حصہ کیا ملے گا؟ اس لئے مجھے کوئی چیز بتا دو، مالِ غنیمت ہاتھ لگے یا نہ لگے، میں صرف مقرر شدہ ہی لوں گا، میں نے اس کے لئے تین دینار مقرر کر دیئے۔ جب مالِ غنیمت میں سے اس کا حصہ لایا گیا اور میں نے اسے اس کا حصہ دینا چاہا تو مجھے وہ دینار یاد آ گئے، میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس معاملے کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے لئے اس غزوہ کے بدلے دنیا اور آخرت میں ان مقرر کردہ دیناروں کے سوا کچھ نہیں پاتا۔

---

⑮ صحيح سنن أبي داود (٢٥٢٧)؛ المعجم الكبير للطبراني ٨/ ٦٥

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل اوّل: معرکہ سے قبل

◉ اجتماعیت کو توڑ کر الگ ہونا سنگین جرم ہے۔ اس جرم کی حالت میں موت واقع ہو جانا خطرناک ہے۔ ایسے ہی قومی و خاندانی عصبیت کی بنا پر لڑنے والا شرعی جرم کا مرتکب ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۸۴۲

◉ ذمیوں کا دفاع مسلمان کی ذمہ داری ہے اور کسی مشرک وغیرہ کے دفاع میں لڑنا شرعی جرم ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۴۳

نوٹ: یاد رہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب دوسرے مشرکوں سے معاہدہ نہ ہوا ہو، اگر ذمیوں کے علاوہ دوسرے مشرکین سے حلف الفضول جیسا معاہدہ عمل میں آ جائے تو ان کے دفاع میں لڑا جا سکتا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے ایسے عمل کی خواہش فرمائی تھی۔

◉ فیصلہ نمبر ۸۴۴ کے مطابق میدانِ جنگ میں کھانا، سالن، پھل، درخت، رسی، تیل، پتھر، ناتراشیدہ لکڑی اور تازہ چمڑا جبکہ فیصلہ نمبر ۸۴۵ کے مطابق شہد اور انگور جیسی چیزوں کا بغیر اجازت استعمال کرنا چوری یا خیانت میں شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح غلہ اور چربی کی تھیلی جیسی چیزوں کو بھی انفرادی قبضہ میں لیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۴۶، ۸۴۷

◉ لشکر کشی سے پہلے دشمن کو اسلام کی دعوت دینا ضروری ہے۔ اگر وہ دعوت قبول کرلیں تو جنگ کا جواز ختم ہو جاتا ہے، نیز کفار سے ٹکراؤ کی صورت میں جنگ کی جا سکتی ہے حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ فیصلہ نمبر ۸۴۸، ۸۵۰، ۸۵۱ میں یہی مضمون بیان ہوا ہے جبکہ اگر اسلام کی دعوت دیے بغیر لشکر کشی کی جائے تو اس کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ جنگ میں قید ہونے والے لوگوں کو واپس کر دیا جائے۔ آپ ﷺ کا اس کے بارے میں یہی فیصلہ ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۴۹

◉ جنگ کے لئے حاکم مشرکین و اہل کتاب کے تعاون لینے کا فیصلہ خود کرے گا اور اسے اختیار ہے کہ وہ حالات کے پیش نظر تعاون لے یا نہ لے۔ فیصلہ نمبر ۸۵۲ کے مطابق آپؐ نے مشرک کے تعاون کا انکار کر دیا۔ ایسے ہی ایک مشرک سے تعاون کا واقعہ فیصلہ نمبر ۶۷۶ میں گزر چکا ہے۔ جبکہ فیصلہ نمبر ۸۵۳ کے مطابق یہودیوں کے ایک گروہ کو اپنے ساتھ جنگ میں شامل کیا گیا تھا، نیز اس صورت میں جنگ میں شریک ہونے والے غیر مسلم بھی غنیمت کے حصوں کے حق دار ہوں گے۔

◉ مسلمانوں کے اجتماعی نقصان سے متعلق جاسوس عورت کے چھپائے ہوئے راز کو حاصل کرنے کے لئے اسے برہنہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جاسوس کی سزا کے متعلق حاکم خود فیصلہ کا حق رکھتا ہے کہ اسے معاف کرے یا سزا دے۔ فیصلہ نمبر ۸۵۴...... نیز اگر جاسوس کے ساتھ وہ غیر مسلم بھی ہو اور تصادم کی صورت بن جائے تو پیچھا کرنے والے کے ہاتھوں اس کا قتل مباح ہے بلکہ اس کا سلب قاتل کا حق ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۵۵

◉ حاکم کے حکم کو نیاتاً پورا کر دینا درست ہے۔ اس طرح جنگ کے لئے اُجرت پر لئے گئے افراد کا غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا نبی ﷺ کا اس کے بارے یہی فیصلہ ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۵۶

فصل دوم: دورانِ معرکہ

معرکہ کے ضروری آداب

۸۵۷ ⑯ عن بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا أَوْصَى صَاحِبَهَا بِتَقْوَى اللهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَأَوْصَاهُ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: أُغْزُوا بِاسْمِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ لاَ تَغُلُّوا وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تُمَثِّلُوا وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا فَإِذَا لَقِيتُمْ عَدُوَّكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُوهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَكُفُّوا عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُوهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُسْلِمِينَ. فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَإِلاَّ فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَلاَ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ فَإِنْ أَبَوا ذٰلِكَ فَادْعُوهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَكُفُّوا عَنْهُمْ فَإِذَا حَاصَرْتُمْ حِصْنًا أَوْ مَدِينَةً فَإِنْ أَرَادُوكُمْ أَنْ تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلاَ تُنْزِلُوهُمْ فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ مَا حُكْمُ اللهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ احْكُمُوا فِيهِمْ مَا رَأَيْتُمْ وَإِذَا حَاصَرْتُمْ قَصْرًا فَلاَ تُعْطُوهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلاَ ذِمَّةَ رَسُولِهِ وَلٰكِنْ أَعْطُوهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ فَإِنَّكُمْ أَنْ تَخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ ⑯

بریدہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی لشکر یا سریہ بھیجتے تو امیر کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتے اور اپنے ہم رکاب مسلمانوں سے بھلائی کرنے کا حکم کرتے۔ پھر فرماتے: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد کرنا، جو اللہ کو نہ مانے اس سے لڑائی کرنا، اور غنیمت کے مال میں چوری نہ کرنا، عہد نہ توڑنا، مثلہ نہ کرنا اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔ جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملو تو انہیں اسلام کی دعوت دو اور مسلمان ہو جائیں تو انہیں قبول کرلو۔ اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو۔ پھر انہیں ان کے ملک سے مسلمانوں کے ملک کی طرف ہجرت کرنے کی دعوت دو۔ اگر وہ ایسا کرلیں تو ٹھیک، ورنہ انہیں بتلا دو کہ وہ بدو مسلمانوں کی طرح ہیں اور ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا وہی حکم نافذ ہوگا جو دوسرے مسلمانوں پر ہوتا ہے اور انہیں غنیمت اور مال فے میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کردیں تو انہیں جزیہ دینے کا کہو۔ اگر وہ ایسا کرلیں تو اسے قبول کرلو اور اپنا ہاتھ ان سے روک لو۔ جب تم کسی قلعہ یا شہر کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے یہ چاہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم پر انہیں باہر نکالو، تو تم مت نکالو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ بلکہ تم انہیں اپنے حکم پر باہر نکالو۔ پھر ان کے بارے میں اپنی سمجھ کے مطابق فیصلہ کرو، جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پناہ نہ دو، بلکہ انہیں اپنی اور اپنے آباؤاجداد کی پناہ دو، کیونکہ اگر تم سے اپنی اور اپنے آباؤاجداد کی پناہ ٹوٹ جائے تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے

⑯ مسند أبي يعلى (١٤١٣)؛ مسند أحمد ٥/ ٢٥٨؛ صحيح مسلم (١٧٣١)؛ سنن أبي داود (٢٧١٢)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٩/ ٤٩؛ معاني الآثار للطحاوي٣/ ٢٠؛ سنن ابن ماجه (٢٨٥٨)؛ مسند دارمي ٢/ ٢١٥

رسول ﷺ کی پناہ ٹوٹنے سے زیادہ بہتر ہے۔

بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے کی ممانعت

۸۵۸ ⑰ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنْطَلِقُوا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ لاَ تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلاَ طِفْلًا وَلاَ صَغِيرًا وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ[17]

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے حکم سے اللہ کا نام لے کر اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق نکلو، اور نہ قتل کرو کسی بوڑھے شخص، چھوٹے بچے اور عورت کو۔ اور خیانت کر کے غنیمت کا مال اپنے مالوں میں نہ ملانا اور صلح اور نیکی کا رویہ رکھنا، اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

۸۵۹ ⑱ عن رُبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: أُنْظُرْ عَلاَمَ اِجْتَمَعَ هٰؤُلاَءِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ. قَالَ: مَا كَانَت هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ. قَالَ: وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: قُلْ لِخَالِدٍ لاَ يَقْتُلَنَّ اِمْرَأَةً وَلاَ عَسِيفًا[18]

رباح بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اچانک آپ ﷺ نے لوگوں کو کسی چیز کے گرد اکٹھے دیکھا، تو ایک آدمی کو معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ دیکھو یہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ وہ آیا اور اس نے کہا: ایک مقتولہ عورت کے گرد (جمع ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عورت تو لڑائی نہیں کر رہی تھی۔ لشکر کے اگلے حصے پر خالد بن ولیدؓ مقرر تھے، آپ ﷺ نے خالدؓ کی طرف ایک آدمی بھیجا اور فرمایا کہ اسے کہو کہ وہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرے۔

شریکِ معرکہ عورتوں کو قتل کرنے کا جواز

۸۶۰ ⑲ عن عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى اِمْرَأَةً مَقْتُولَةً بِالطَّائِفِ فَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ مَنْ صَاحِبُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَارَسُولَ اللهِ أَرْدَفْتُهَا خَلْفِي فَأَرَادَتْ أَنْ تُصْرِعَنِي فَتَقْتُلَنِي، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُوَارِيَ[19]

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے طائف میں ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے عورتوں کے قتل سے روکا نہیں ہے؟ اس عورت کو کس نے قتل کیا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اسے اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کرایا، اس نے مجھے گرا کر قتل کرنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

---

⑰ صحيح سنن أبي داود (٢٦١٤)؛ مصنف عبدالرزاق ٥/ ٢٢٠، ٩٤٣٠؛ السنن الكبرى للبيهقي ٩/ ٩٠، ٩١

⑱ صحيح سنن أبي داود (٢٣٢٤)؛ فتح الباري ٦/ ١٧١

⑲ المراسيل لأبي داود (٩٩٢)؛ مصنف ابن أبي شيبة ١٢/ ٣٨٥

٨٦١ ⑳ عن عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ- تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ- إِلاَّ امْرَأَةٌ إِنَّهَا لَعِنْدِي، تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا: أَيْنَ فُلاَنَةُ؟ قَالَتْ: أَنَا، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ، قَالَتْ فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا، فَمَا أَنْسٰى عَجَبًا مِنْهَا: أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ⑳ أنظر: ٨٨٢

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بنی قریظہ کی کسی عورت کو بھی قتل نہیں کیا گیا، سوائے ایک عورت کے جو میرے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور اس طرح ہنس رہی تھی کہ اس کی پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ اس کے مردوں کو قتل کر رہے تھے۔ اچانک ایک پکارنے والے نے اس کا نام لے کر پکارا، فلانی عورت کہاں ہے؟ وہ بولی میں (یہاں) ہوں! میں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ (یعنی تیرا نام کیوں پکارا جا رہا ہے) اس نے کہا: میں نے ایک بڑا ہی انوکھا کام کیا ہے۔ (وہ آپ کو گالیاں دیتی تھی) حضرت عائشہؓ نے کہا: پھر وہ پکارنے والا اس عورت کو لے گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ میں اس کی حالت کو ابھی تک نہیں بھولی، کیونکہ مجھے اس پر بہت تعجب ہوا تھا، وہ اتنا ہنس رہی تھی کہ اس کی پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے، حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

مثلہ کی ممانعت

٨٦٢ ㉑ عن سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ: أُغْزُوا بِاسْمِ اللهِ وَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ أُغْزُوا وَ لاَ تَغُلُّوْا وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تَمْثُلُوا وَ لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا㉑

سلمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو، کسی لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اسے اللہ سے ڈرنے اور اپنے ہمرکاب مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت فرماتے۔ آپ ﷺ فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ، اس کے راستے میں کافروں سے لڑائی کرو، خیانت نہ کرو، بدعہدی نہ کرو، مثلہ کرو نہ کسی بچے کو قتل کرو۔

٨٦٣ ㉒ * عنِ الهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلاَمٌ فَجَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ㉒

ہیاج بن عمرانؒ سے روایت ہے کہ عمران کا غلام بھاگ گیا، انہوں نے نذر مانی کہ اگر وہ غلام انہیں مل گیا تو وہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے، انہوں نے مجھے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کے لئے بھیجا، میں سمرہ بن جندبؓ کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ ہمیں صدقہ کی تلقین کرتے تھے اور مثلہ کرنے سے روکتے تھے۔

---

⑳ صحيح سنن أبي داود (٢٣٢٥)

㉑ جامع الترمذي (١٤٤١) (صحيح)

㉒ صحيح سنن أبي داود (٢٢٦٧)

٨٦٤ ⑳ * عن شَدَّادِ بْنِ أَوسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَیءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ[٢٣]

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے ہر چیز پر احسان (کسی کام کو اچھی طرح کرنا) لکھ دیا ہے اس لئے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو۔

[٢٣] صحيح سنن الترمذي (١٤٠٩)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل دوم: دورانِ معرکہ

- پیچھے گزرے فیصلوں (فیصلہ نمبر ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷) میں غنیمت کی چھوٹی موٹی چیزوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان چیزوں کے علاوہ غنیمت میں سے کوئی چیز اجازت کے بغیر لینا چوری تصور ہوگی۔ اسی طرح دوران جنگ عہد توڑنا، مثلہ کرنا اور بچوں کو قتل کرنا درست نہیں۔ جنگ سے پہلے دی گئی دعوتِ اسلام کو قبول کرنے والے اگر مسلمانوں کے علاقہ میں ہجرت کر کے نہیں آتے تو ان کے متعلق یہی فیصلہ ہے کہ وہ غنیمت اور مال فے کے حقدار نہ ہوں گے۔ فیصلہ نمبر ۸۵۷
- دورانِ جنگ بوڑھوں، چھوٹے بچوں اور عورتوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۸۵۸، ۸۵۹......البتہ اگر کوئی عورت برسرِ پیکار ہو تو قتل کیا جاسکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۶۰، ۸۶۱ اسی طرح فیصلہ نمبر ۸۵۷ میں ذکر ہو چکا ہے کہ مثلہ نہیں کیا جائے گا اور بچوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴

فصل سوم: بعد از معرکہ

❶ معرکہ میں ہاتھ آنے والے قیدی

پکڑے جانے سے قبل اسلام قبول کر لینا قید سے آزادی کا سبب ہے

٨٦٥ ⑭ عن صَخْرِ بْنِ عُلَيَّةَ قَالَ: أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ بِهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ: يَاصَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيهِ وَكَانَ مَاءٌ لِبَنِي سُلَيمٍ فَأَسْلَمُوا فَأَتَوهُ فَسَأَلُوهُ ذٰلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَومَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَ دِمَائَهُمْ فَادْفَعْهُ إِلَيهِمْ فَدَفَعْتُهُ ⑭

صخر بن علیہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ کی پھوپھی کو پکڑا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی پھوپھی کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے صخر! جب کوئی قوم مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے مال اور اپنا خون (یعنی جانیں) بچا لیتی ہے۔ اس لئے یہ عورت انہیں واپس کر دو۔ ایسے ہی بنی سلیم قبیلے کا پانی کا معاملہ تھا جب وہ مسلمان ہو گئے تو وہ آپ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ پانی واپس مانگا، آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: کوئی قوم جب مسلمان ہو جائے تو وہ اپنا مال اور خون بچا لیتی ہے، اس لئے تو یہ انہیں واپس کر دے، میں نے وہ واپس کر دیا۔

٨٦٦ ⑮ عن زُبَيْبٍ الْعَنْبَرِي يَقُولُ: بَعَثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَ خَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بِالْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ: هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الأَيَّامِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ بَيِّنَتُكَ؟ قُلْتُ: سَمُرَةَ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ - وَرَجُلٌ سَمَّاهُ لَهُ - فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: قَدْ أَبَى أَنْ يَشْهَدَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الآخَرِ قُلْتُ: نَعَمْ. فَاسْتَحْلَفَنِي فَحَلَفْتُ بِاللهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الأَمْوَالِ وَلاَ تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ لَولاَ أَنَّ اللهَ لاَيُحِبُّ ضَلاَلَةَ الْعَمَلِ مَارَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ: فَدَعَتْنِي أُمِّي فَقَالَتْ: هَذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِي فَانْصَرَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي: إِحْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ وَقُمْتُ مَعَه مَكَانَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَينَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَائِمَينِ فَقَالَ: مَا تُرِيدُ بِأَسِيرِكَ؟ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلرَّجُلِ رُدَّ عَلَى هَذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِي أَخَذْتَ مِنْهَا

⑭ سنن الدارمي ٢/ ١٤٦؛ المعجم الكبير للطبراني ٨/ ٢٥ (٧٢٧٩، ٧٢٨٠)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٩/ ١١٤

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِي قَالَ فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَيفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ إِذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًامِنْ طَعَامٍ قَالَ: فَزَادَنِي آصُعًا مِنْ شَعِيرٍ [۲۵] راجع:۳۸

زبیب عنبریؓ کہتے ہیں، اللہ کے نبی ﷺ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا، انہوں نے طائف کی ایک جانب رکبہ مقام (جو کہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے) پر انہیں پکڑ لیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے۔ میں سواری پر سوار ہوکر، ان سے پہلے نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سلام کرنے کے بعد عرض کی کہ آپ ﷺ کے لشکری ہمارے پاس آئے اور ہمیں پکڑ لیا، حالانکہ ہم پہلے ہی اسلام قبول کر چکے ہیں اور ہم نے نشانی کے طور پر، اپنے جانوروں کے کانوں کی ایک طرف کاٹ دی ہے۔ جب قبیلہ بنی عنبر کے لوگ آ گئے تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے کہ تم اس دن پکڑے جانے سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا گواہ کون ہے؟ میں نے کہا: سمرہؓ جو عنبر قبیلے کا آدمی ہے اور ایک دوسرے آدمی کا بھی نام لیا۔ دوسرے آدمی نے تو گواہی دے دی، لیکن سمرہؓ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمرہؓ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا ہے، اس لئے تو اپنی ایک گواہی کے ساتھ قسم اُٹھا۔ میں نے حامی بھر لی۔ جب آپ ﷺ نے مجھ سے قسم کا مطالبہ کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائی کہ ہم فلاں روز مسلمان ہو گئے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے لشکر سے فرمایا: جاؤ! ان سے مال نصف نصف کرلو اور ان کے بچوں کو ہاتھ مت لگانا، اور بنی عنبر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ (لشکر کے) عمل کے ضیاع کو ناپسند کرتا ہے تو میں تمہارے مال میں سے ایک رسی بھی نہ لیتا۔ زبیب نے کہا کہ میری ماں نے مجھے بلا کر کہا: فلاں آدمی نے میری مخملی مسند لے لی ہے تو میں نبی کریم ﷺ کی طرف گیا اور آپ کو اس سے متعلق بتایا۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کو روک لو، میں نے اس کے لباس کا دامن تھام لیا اور اسے روک کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں کھڑے دیکھا تو پوچھا کہ تو اپنے قیدی سے کیا چاہتا ہے؟ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی کریم کھڑے ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا: اس کی ماں کی مخملی مسند اسے واپس لوٹا دو۔ اس نے جواب دیا، اے اللہ کے نبیؐ! وہ مجھ سے گم ہو گئی ہے تو نبی ﷺ نے اس آدمی کی تلوار چھین کر مجھے دے دی اور اسے فرمایا: چل! اسے غلہ کے کچھ صاع بھی دے، تو اس نے مجھے جو کے صاع دیئے۔

۸۶۹ [۲۶] عن عِمْرَانَ بنِ حُصَين قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفٌ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفٌ رُجُلَينِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوِثَاقِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: بِمَ أَخَذْتَنِي؟ وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِ فَقَالَ: إِعظَامًا لِذَلِكَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفٍ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ يَامُحَمَّدُ! وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رقيقًا فَرَجَعَ إِلَيهِ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ: لَوْقُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَامُحَمَّد يَامُحَمَّد! فَأَتَاهُ قَالَ: مَا شَأْنُكَ. قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ: هَذِهِ حَاجَتُكَ فَفَدَى بِالرَّجُلَينِ [۲۶] انظر: ۸۸۷

[۲۵] ضعيف سنن أبي داود (۳۶۱۲)؛ السلسلة الضعيفة (۵۷۳۱)؛ المعجم الكبير ۵/ ۲۶۸ (۵۲۹۹)؛ المجمع ۴/ ۲۰۲

[۲۶] صحيح مسلم (۱۶۱۴)؛ السنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۷۲

عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ بنوثقیف بنوعقیل کے حلیف تھے، بنوثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو ساتھی پکڑ لئے، مقابلے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے بنوعقیل کے ایک آدمی اور اس کی عضباء نامی اونٹنی کو قید کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے، وہ بندھا ہوا تھا اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ!...... تو آپؐ اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا بات ہے؟ کہنے لگا: آپ ﷺ نے مجھے کیوں پکڑا ہے؟ اور تمام حاجیوں سے آگے بڑھ جانے والی (عضباء اونٹنی) کو کیوں پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے اس پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا: میں نے تجھے تیرے حلیف ثقیف کی وجہ سے پکڑا ہے۔ پھر آپ ﷺ اس سے منہ موڑ کر چلے گئے، اس نے آپ ﷺ کو دوبارہ پکارا اور کہا: اے محمدؐ! اے محمدؐ! رسول اللہ ﷺ بہت رحم کرنے والے اور نرم دل تھے، آپؐ اس کی طرف دوبارہ پلٹے اور پوچھا: کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ بات اس وقت کہتا، جب سارا معاملہ تیرے ہاتھ میں تھا تو تجھے ہر قسم کی کامیابی مل جاتی۔ آپ ﷺ واپس پلٹے تو اس نے پھر پکارا اور کہنے لگا: اے محمد! اے محمد! آپؐ اس کے پاس آئے اور پوچھا: ہاں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلایئے، اور میں پیاسا ہوں، مجھے پانی پلایئے، آپؐ نے فرمایا: ہاں یہ تیری ضرورت ہے۔ (مراد اسے کھانا دے دیا) پھر آپؐ نے اسے ان دو آدمیوں کے بدلے میں آزاد کردیا۔

قیدی کا دعویٰ اسلام کب معتبر ہے؟

۸۷۰ ㉗عن عُبَادِ بنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فَأَتَى بِنَاسٍ مِنَ الأَعْرَابِ فَادَّعَى الإِسْلاَمَ بَعْضُهُمْ فَقَالَ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ قَالَ: عُبَادُ قَدْ سَمِعَهُ، قَالَ: يَا عُبَادُ ﷺ! أَسَمِعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَشْهَدُ أَنْ لاَإِلَهَ إِلاَّ اللهُ فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ㉗

عباد بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا، وہ کچھ بدویوں کو پکڑ لائے۔ ان میں سے ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری کون گواہی دے گا؟ اس نے کہا: عبادؓ کو پتہ ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے عبادؓ! کیا تو نے اس سے کلمہ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے اسے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے سنا ہے۔ تو رسول ﷺ نے اسے آزاد کردیا۔

مالک کے اسلام لانے سے قبل تقسیم ہونے والا مالِ غنیمت مسلمانوں کا اور بچ رہنے والا اصل مالک کا

۸۷۱ ㉘عن الشَّعْبِي عَنْ رَعِيَّةَ السُّهَيمِي قَالَ: كَتَبَ إِلَيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَقَعَ بِهِ دَلْوَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً فَلَمْ يَدَعُوا لَهُ رَائِحَةً وَلاَ سَارِحَةً وَلاَ أَهْلاً وَلاَ مَالاً إِلاَّ أَخَذُوهُ وَانْفَلَتَ عُرْيَانًا عَلَى فَرَسٍ لَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ قِشْرٌ حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى ابْنَتِهِ وَهِيَ مُتَزَوِّجَةٌ فِي بَنِي هِلاَلٍ وَقَدْ أَسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ أَهْلُهَا وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ بِفِنَاءِ بَيْتِهَا فَدَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْبَيتِ قَالَ: فَلَمَّا رَأَتْهُ أَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا قَالَتْ: مَالَكَ؟ قَالَ: كُلُّ الشَّرِ نَزَلَ بِأَبِيكِ مَاتُرِكَ لَهُ رَائِحَةٌ وَلاَسَارِحَةٌ وَلاَ أَهْلٌ وَلاَ مَالٌ إِلاَّ وَقَدْ أُخِذَ قَالَتْ: دُعِيتَ إِلَى الإِسْلاَمِ قَالَ: أَيْنَ بَعْلُكِ؟ قَالَتْ فِي الإِبِلِ قَالَ: فَأَتَاهُ. فَقَالَ مَالَكَ؟ قَالَ كُلُّ الشَّرِ قَدْ نَزَلَ بِهِ

㉗ كشف الأستار عن زوائد البزار ٢/ ٢٨٩، مجمع الزوائد ٢/ ٤٣٤

مَاتُرِكَتْ لَهُ رَائِحَةٌ وَلَاسَارِحَةٌ وَلَا أَهْلٌ وَلَا مَالٌ إِلَّا وَقَدْ أُخِذَ وَأَنَا أُرِيدُ مُحَمَّدًا ﷺ أُبَادِرُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ: فَخُذْ رَاحِلَتِي فِي رَحْلِهَا قَالَ: لَاحَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَأَخَذَ قَعُودَ الرَّاعِي وَزَوَّدَهُ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ. قَالَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غَطَّى بِهِ وَجْهَهُ خَرَجَتْ إِسْتُهُ وَإِذَا غَطَّى إِسْتَهُ خَرَجَ وَجْهُهُ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يُعْرَفَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَانَ بِحِذَائِهِ حَيْثُ يُصَلِّي فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أُبْسُطْ يَدَيْكَ فَلأُبَايِعُكَ فَبَسَطَهَا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ عَلَيْهَا قَبَضَهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَفَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ذَلِكَ ثَلَاثًا قَبَضَهَا إِلَيْهِ وَيَفْعَلُهُ وَ لَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: رِعْيَةُ السُّحَيْمِي. قَالَ: فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَضُدَهُ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ: يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا رِعْيَةُ السُّحَيْمِي الَّذِي كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَقَعَ بِهِ دَلْوَهُ فَأَخَذَ يَتَضَرَّعُ إِلَيْهِ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ أَمَّا مَالُكَ فَقَدْ قُسِّمَ وَأَمَّا أَهْلُكَ فَمَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ. فَخَرَجَ فَإِذَا ابْنُهُ قَدْ عَرَفَ الرَّاحِلَةَ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ هَذَا ابْنِي. فَقَالَ: يَابِلَالُ! أُخْرُجْ مَعَهُ فَسَلْهُ: أَبُوكَ هَذَا؟ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَخَرَجَ بِلَالٌ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَبُوكَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا اِسْتَعْبَرَ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ: ذَاكَ جَفَاءُ الأَعْرَابِ [۲۸]

شعبی سے روایت ہے کہ رعیہ سحیمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر خط لکھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے اس خط کو لے کر اپنے ڈول پر پیوند لگا لیا۔ اس فعل پر رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا، انہوں نے اس کا نہ کوئی مویشی چھوڑا، نہ اہل وعیال اور نہ مال، ہر چیز لے لی۔ وہ وہاں سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر برہنہ ہی بھاگ کھڑا ہوا، اس پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ وہ دوڑتا ہوا اپنی بیٹی کے پاس گیا جو کہ بنی ہلال قبیلے میں بیاہی ہوئی تھی، وہ اور ان کا سارا گھرانا مسلمان ہو چکے تھے، وہ دستہ اس لڑکی کے گھر کے صحن میں ٹھہرا ہوا تھا، یہ آدمی گھوم کر گھر کے پچھواڑے سے داخل ہوا، جب بیٹی نے اسے دیکھا تو اس پر کپڑا ڈالا اور کہنے لگی: تجھے کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا: تیرے باپ پر ہر قسم کی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے، نہ کوئی مویشی چھوڑا گیا اور نہ مال و اولاد، ہر چیز چھین لی گئی ہے، وہ پوچھنے لگی: کیا تجھے اسلام کی دعوت دی گئی تھی؟ اس نے کہا: تیرا خاوند کہاں ہے؟ وہ کہنے لگی: وہ مویشیوں کے پاس ہے۔ وہ اس کے خاوند کے پاس آیا۔ اس نے دیکھا تو پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا: مجھ پر مصائب ٹوٹ پڑے ہیں۔ میرے مویشی، مال اور اولاد الغرض ہر چیز چھین لی گئی ہے، میں مال اور اولاد کی تقسیم سے پہلے پہلے محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگا: اچھا میری سواری لیتے جاؤ، اس نے جواب دیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ پھر اس نے ایک چرواہے سے سواری لی اور اسے کچھ پانی پلایا۔ اس کے اوپر صرف اتنا سا کپڑا تھا کہ جس سے وہ اپنا چہرہ ڈھانپنے کی کوشش کرتا تو اس کی سرین ننگی ہو جاتی اور سرین ڈھانپنا چاہتا تو چہرہ ننگا ہو جاتا، وہ اپنی پہچان بھی نہیں کروانا چاہتا تھا، (اس لئے چہرہ ڈھانپ لیا)۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو اپنی سواری باندھ کر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپؐ نے اس کونے میں تھے جہاں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے، تاکہ میں آپؐ کی بیعت کروں، آپ ﷺ نے ہاتھ آگے بڑھا دیا، جب اس نے بیعت کرنا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے

[۲۸] مسند أحمد ٥/ ٢٨٥ (٢١٩٦٠)؛ مجمع الزوائد ٦/ ٢٠٨؛ كنز العمال ٤/ ٥٣٤

ہاتھ پیچھے کرلیا، رسول اللہؐ نے تین بار ایسا کیا، ہاتھ آگے بڑھاتے اور پیچھے کر لیتے، تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں رعیہ سُحیمی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا بازو پکڑ کر اوپر اٹھایا اور فرمایا: اے مسلمانو! یہ رعیہ سُحیمی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا، لیکن اس نے میرے خط کے ساتھ اپنے ڈول کو پیوند لگا لیا، تو اس نے آپ ﷺ کے سامنے گڑگڑانا شروع کر دیا کہنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! میری اولاد اور میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا مال تو تقسیم ہو چکا ہے، جبکہ اپنی اولاد میں سے جسے تو لے جا سکتا ہے، لے جا۔ وہ باہر نکلا تو اس کا بیٹا اس کی سواری پہچان کر اس کے پاس کھڑا تھا۔ وہ رسول اللہؐ کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا: یہ میرا بیٹا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلالؓ: اس کے ساتھ جاؤ اور اس لڑکے سے پوچھو، کیا یہ تیرا باپ ہے؟ اگر وہ ہاں کہے تو اسے اس کے سپرد کر دو۔ بلالؓ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا: کیا یہ تیرا باپ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ بلالؓ رسول اللہؐ کے پاس واپس گئے اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے ان دونوں میں سے کسی کو دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دیہاتیوں کی سخت دلی ہے۔

مشرکین کے اسلام قبول کرنے والے غلام آزاد ہیں

۸۷۲ ㉙ عن عَلِي قَالَ: خَرَجَ عِبْدَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَعنِي يَومَ الْحُدَيبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيهِمْ مَوَالِيهِمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ مَاخَرَجُوا إِلَيكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ رُدَّهُمْ إِلَيهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَامَعْشَرَ قُرَيشٍ حَتَّى يَبْعَثُ اللهُ عَلَيكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ㉙

علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن صلح کا معاہدہ ہونے سے پہلے دو غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ان کے مالکوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے محمد ﷺ! یہ دونوں غلام آپؐ کے دین کے شوق میں نہیں آئے، بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان غلاموں کو مالکوں کی طرف واپس لوٹا دیجئے۔ رسول اللہؐ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا: اے قریش کی جماعت! میرا نہیں خیال کہ تم اس وقت تک اس کام سے باز آؤ جب تک تمہاری گردنیں کاٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ کسی کو تم پر بھیج نہیں دیتے، آپؐ نے غلام انہیں واپس لوٹانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔

تشریح: نبی کریم ﷺ کا مشرکین سے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ وہ اسلام لانے والوں کو اپنے پاس مدینہ میں نہیں رکھیں گے، جبکہ یہاں ان غلاموں کے بارے میں مشرکین کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کی غلامی کی حیثیت برقرار رہے، جس کی وضاحت نبی کریم نے یوں کر دی کہ ان کا اسلام قبول ہے، اور انہیں غلام کی حیثیت سے واپس قریش میں نہیں بھیجا جائے گا، البتہ وہ ابو بصیر اور ابو جندل وغیرہ کی طرح جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، مدینہ میں مشرکین سے معاہدے کی بنا پر انہیں امان نہیں دی جائے گی۔ واللہ اعلم!

۸۷۳ ㉚ عن عَبْدِ اللهِ بنِ مَكْدِمِ الثَّقَفِي قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ خَرَجَ إِلَيهِ رَقِيقٌ مِنْ رَقِيقِهِمْ أَبُوبَكْرَةَ وَكَانَ عَبْدًا لِحَارِثِ بنِ كَلْدَةَ وَالْمُنْبَعِثُ وَيَحْنُتُ وَوَرْدَانُ فِي رَهْطٍ مِنْ رَقِيقِهِم فَأَسْلَمُوا فَلَمَّاقَدِمَ وَفْدُ أَهْلِ الطَّائِفِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ: رُدَّ عَلَينَا رَقِيقَنَا الَّذِينَ أَتَوكَ

㉙ صحيح سنن أبي داود (٢٧٠٠)

فَقَالَ: لاَ . أُولَئِكَ عُتَقَاءُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَدَّ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ وَلاَءَ عَبْدِهِ فَجَعَلَهُ إِلَيهِ[30]

عبداللہ بن مکدم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب طائف والوں کا محاصرہ کیا تو ان کے غلاموں میں سے حارث بن کلدہ کا غلام ابوبکرہ اور اس کے علاوہ منبعث، یحنث اور وردان غلاموں کے ایک گروہ کے ساتھ آپ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کرلیا۔ جب اہل طائف کا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس آیا اور اُنہوں نے اسلام قبول کرلیا تو وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے وہ غلام ہمیں لوٹا دیجئے جو آپ ﷺ کے پاس آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ اللہ کے لئے آزاد ہیں، لیکن آپ ﷺ نے ہر آدمی کو اس کے غلام کی ولاء دے دی۔

اسلام لانے والے غلام کا آقا بھی مسلمان ہو جائے تو وہ غلام اس کو واپس مل جائے گا

٨٧٤ ㉛ عن مَرْوَان وَالْمِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيهِمْ أَمْوَالُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعِي مَنْ تَرَونَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثَ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، فَقَالُوا نَخْتَارُ سَبْيًا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلاَءِ جَائُوا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لَهُمْ يَارَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا لاَنَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَائُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَائُهُمْ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا[31]

مروان اور مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ جب ہوازن کا وفد نبی کریم ﷺ کے پاس اسلام قبول کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے مالوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جو تم چاہتے ہو وہ میرے پاس موجود ہے، اور مجھے سچی بات بہت پسند ہے، تم دو چیزوں میں سے ایک پسند کرلو، یا تو قیدی لے لو یا مال۔ ہوازن نے کہا: ہم قیدی چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: تمہارے یہ بھائی توبہ کرکے آگئے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی اُنہیں واپس کردوں۔ تم میں سے جو بخوشی قیدی واپس کرنا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ ایسا کرے اور جو چاہتا ہے کہ ہم اسے اس کے عوض حصہ دیں تو ہم اسے سب سے پہلے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیں گے۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم بخوشی ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے بخوشی اجازت دی ہے اور جس نے نہیں دی، اس لئے تم واپس لوٹ جاؤ اور تمہارے سردار اس معاملے کو میرے پاس لائیں۔ سب لوگ واپس لوٹ گئے، پھر ان کے سرداروں نے آپ ﷺ سے بات کی اور آپ کو بتایا کہ اُنہوں نے بخوشی اجازت دے دی ہے۔

٨٧٥ ㉜ عن أَبِي سَعِيدِ الأَعْشَى قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَسْلَمَ فَجَاءَ مَولاَهُ فَأَسْلَمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ[32] أُنظر: ٨٧٩

㉚ السنن الكبرى للبيهقي ٩/ ٢٢٩

㉛ صحيح سنن أبي داود (٢٣٤٢)

㉜ المطالب العالية لابن حجر ٢/ ١٨٢

ابوسعید الاعشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ اگر غلام مسلمان ہوجائے اور بعد میں اس کا مالک بھی آ کر مسلمان ہوجائے تو وہ مالک اس غلام کا زیادہ حق دار ہے۔

مالِ غنیمت میں مسلمانوں کا ایسا مال جو مشرکین نے ہتھیا لیا تھا، اس کا مسلم مالک ہی زیادہ حقدار ہے!

۸۷۶ ㉝عن ابْنِ عُمَر قَالَ: ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُون فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ㉝

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا اور دشمن نے گھوڑا پکڑ لیا، پھر جب مسلمانوں نے دشمن پر غلبہ حاصل کرلیا تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ ہی میں وہ گھوڑا ابن عمرؓ کو لوٹا دیا گیا۔ اسی طرح ان کا ایک غلام بھاگ گیا اور رومیوں کے پاس چلا گیا، مسلمانوں نے ان پر غلبہ حاصل کیا تو خالد بن ولیدؓ نے یہ غلام انہیں لوٹا دیا، یہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے بعد کا واقعہ ہے۔

۸۷۷ ㉞عن عَبْدِ اللهِ بنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَجَدَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَعِيرًا لَهُ فِي الْمَغْنَمِ قَدْ كَانَ أَصَابَهُ الْمُشْرِكُونَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنْ وَجَدْتَهُ فِي الْمَغْنَمِ فَخُذْهُ وَإِنْ وَجَدْتَهُ قُسِّمَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ إِنْ أَرَدْتَه㉞

عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے غنیمت کے مال میں اپنا اونٹ دیکھا جسے مشرکوں نے پکڑ لیا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرا یہ گھوڑا مالِ غنیمت میں موجود ہے تو اسے پکڑ لو اور اگر مالِ غنیمت تقسیم ہو چکا ہو تو تم اگر چاہو تو اس کی قیمت لے لو، تم اس کی قیمت لینے کے زیادہ حقدار ہو۔

مشرکین کا ایسا مال جو مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا تھا، مسلمان ہونے پر وہ سابقہ مشرک ہی اس کا حقدار ہے!

۸۷۸ ㉟عن صَخْرِ بنِ عَيلَةَ أَنَّ قَومًا مِنْ بَنِي سُلَيمٍ فَرُّوا عَنْ أَرْضِهِمْ حِينَ جَاءَ الإِسْلَامُ فَأَخَذْتُهَا فَأَسْلَمُوا فَخَاصَمُونِي فِيهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّهَا عَلَيْهِم وَقَالَ: إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ فَهُوَ أَحَقُّ بِأَرْضِهِ وَمَالِهِ㉟

صخر بن عیلہ کا بیان ہے کہ جب اسلام غالب آیا تو بنوسلیم کی ایک قوم اپنی زمین چھوڑ کر بھاگ گئی۔ میں نے اس زمین پر قبضہ کرلیا، پھر بعد میں وہ لوگ مسلمان ہوگئے، وہ میرے ساتھ اس جھگڑے کا فیصلہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس زمین کو ان کی طرف لوٹا دیا اور فرمایا: جب کوئی آدمی مسلمان ہوجائے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے۔

۸۷۹ ㊱عن أَبِي سَعِيدٍ الأَعْشَى قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَسْلَمَ فَجَاءَ مَولاهُ فَأَسْلَمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ㊱ راجع: ۸۷۵

ابوسعید الاعشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ اگر غلام مسلمان ہوجائے اور بعد میں اس کا مالک بھی آ کر

㉝ صحيح البخاري (٣٠٦٧)؛ صحيح البخاري (٣٠٦٩)؛ فتح الباري ٦/ ٢١٢

㉞ المدونة الكبرى ٢/ ١٤

㉟ مسند أحمد ٤/ ٣١٠؛ سنن سعيد بن منصور ٣/ ٧٦

㊱ المطالب العالية لابن حجر ٢/ ١٨٢

مسلمان ہو جائے تو وہ مالک اس غلام کا زیادہ حق دار ہے۔

قیدیوں کا معاملہ سابق سردار کے سپرد کرنا

۸۸۰ ㉗ عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَّمَ نِسَائَهُمْ وَ أَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَ أَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ۔ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ ㉗

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ بنونضیر اور بنوقریظہ نے نبی کریم ﷺ سے (معاہدہ توڑ کر) لڑائی مول لی۔ اس لئے آپ ﷺ نے قبیلہ بنونضیر کو جلا وطن کر دیا، لیکن قبیلہ بنوقریظہ پر احسان کرتے ہوئے انہیں جلا وطن نہیں کیا۔ پھر بنوقریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لئے آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ صرف بنی قریظہ کے کچھ لوگ چھوڑے گئے، کیونکہ وہ آپ ﷺ کی پناہ میں آ گئے تھے، اس لئے آپ ﷺ نے انہیں پناہ دی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے یہودیوں بنوقینقاع جو عبداللہؓ بن سلام کا قبیلہ تھا اور بنی حارثہ وغیرہ سب کو جلا وطن کر دیا تھا۔

۸۸۱ ㉘ عن عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِي يَقُولُ عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قَتَلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خَلَّى سَبِيلَهُ فَكُنْتُ فِي مَنْ لَمْ يَنْبُتْ فَخَلَّى سَبِيلِي ㉘

عبدالملک بن عمیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطیہ قرظی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں قریظہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، جس کے زیر ناف بال اُگے ہوتے آپ ﷺ اسے قتل کروا دیتے اور جس کے بال ابھی نہ اُگے ہوتے اسے چھوڑ دیتے۔ میرے بھی ابھی بال نہیں اُگے تھے، اس لئے آپ ﷺ نے مجھے چھوڑ دیا۔

۸۸۲ ㉙ عن عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ -تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ- إِلاَّ امْرَأَةٌ إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةٌ؟ قَالَتْ: أَنَا. قُلْتُ: وَمَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ قَالَتْ: فَانْطَلَقَ بِهَا فَضَرَبَ عُنُقَهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ ㉙ أنظر: ٨٦١

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ (غزوہ بنی قریظہ میں) بنی قریظہ قبیلہ کی کوئی عورت قتل نہیں ہوئی سوائے اس عورت کے جو میرے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور اس طرح ہنس رہی تھی کہ اس کی پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے، اور رسول اللہ ﷺ اس کے مردوں کو قتل کر رہے تھے۔ اچانک ایک پکارنے والے نے اس کا نام لے کر پکارا، فلانی عورت کہاں ہے؟ وہ بولی میں (یہاں) ہوں، میں نے پوچھا: تجھے کیا

㉗ صحيح البخاري (٤٠٢٨)

㉘ صحيح سنن ابن ماجه (٢٠٤١)، صحيح سنن النسائي (٣٢٠٨)؛ جامع الأصول ٨/ ٢٧٨؛ البداية والنهاية ٤/ ١٢٦

㉙ صحيح سنن أبي داود (٢٣٢٥)

ہوا ہے؟ (یعنی تیرا نام کیوں پکارا جا رہا ہے؟) اس نے کہا: میں نے ایک کام کیا ہے (وہ آپ ﷺ کو گالیاں دیتی تھی)۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: پھر وہ پکارنے والا اس عورت کو لے گیا اور اسے قتل کر دیا۔ میں اس کی حالت کو ابھی تک نہیں بھولی، کیونکہ مجھے اس پر بہت تعجب ہوا تھا وہ اتنا ہنس رہی تھی کہ اس کی پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے، حالانکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

۸۸۳ ⑳عن عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ أُخْرُجْ إِلَيهِمْ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ؟ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ ﷺ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ وَأَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ -إِلاَّ الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيهِمْ . فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ⑳

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر سعد زخمی ہو گئے تھے۔ قریش کے ایک کافر شخص، حبان بن عرفہ نے ان پر تیر چلایا تھا جو ان کے بازو کی رگ میں لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کے لئے مسجد میں خیمہ لگا دیا، تا کہ قریب رہ کر ان کی عیادت کر سکیں۔ جب رسول اللہؐ خندق سے واپس آئے تو ہتھیار اُتار کر غسل فرما لیا تو جبریل علیہ السلام ان کے پاس آئے، وہ گرد وغبار سے اپنا سر جھاڑ رہے تھے اور کہا: آپ ﷺ نے ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ابھی نہیں اتارے، ان کی طرف نکلئے، نبیؐ نے پوچھا: کہاں؟ تو انہوں نے بنوقریظہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ بنوقریظہ کے پاس آئے۔ تو انہوں نے اپنا فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا، چنانچہ نبی کریم نے حضرت سعد کو ان کے مابین فیصل مقرر فرما دیا۔ سعد نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ان میں لڑائی کے قابل لوگوں کو قتل کر دیا جائے، ان کی عورتوں، بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے مالوں کو غنیمت بنا کر تقسیم کر دیا جائے۔ ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت بیان کی کہ سعد نے یہ دعا کی تھی: ''اے اللہ تعالیٰ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں، اس قوم سے جہاد کروں، جس نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور انہیں ان کے وطن سے نکالا، لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ان کی اور

⑳ صحيح البخاري (٣٨٠٣، ٤١١٩، ٤١٢٢)؛ جامع الترمذي (١٦٣١)؛ مجمع الزوائد ٦/ ١٣٧؛ فتح الباري ٧/ ٤٧١، ٤٧٦؛ جامع الأصول (٦٠٩٦)؛ صحيح مسلم (٤٥٧١، ٤٥٧٦، ٦٢٩٦)؛ سنن سعيد بن منصور ٣/ ٣٤٣؛ صحيح سنن الترمذي (١٢٧٦، ١٢٨٦)؛ دلائل النبوة٤/ ١٨؛ سيرة ابن هشام٣/ ٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١؛ إرواء الغليل ٥/ ٣٨؛ السلسلة الصحيحة (١٢٨٨)

ہماری لڑائی ختم کردی ہے۔لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ ابھی باقی ہو تو مجھے اس کے لئے زندہ رکھئے۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں اور اگر لڑائی کے سلسلے تو نے ختم ہی کر دیئے ہیں تو میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے۔اس دعا کے بعد سینے پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے صحابہ کا بھی ایک خیمہ تھا۔خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبرائے اور انہوں نے کہا: اے خیمہ والو! تمہاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں بہہ کر آرہا ہے؟ دیکھا تو سعد کے زخم سے خون بہہ رہا تھا، اسی سے ان کی وفات ہو گئی۔

فدیہ لے کر قیدی آزاد کرنا

٨٨٤ ⑩ عن عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَومُ بَدْرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاتَقُولُونَ فِي هَؤُلاَءِ الأَسْرَىٰ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُوبَكْرٌ يَارَسُولَ اللهِ! قَومُكَ وَأَهْلُكَ إِسْتَبْقِهِمْ وَاسْتَأْنِ بِهِمْ لَعَلَّ اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِم قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْرَجُوكَ وَكَذَّبُوكَ قَرِّبْهُمْ فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بنِ رَوَاحَةَ يَارَسُولَ اللهِ! أُنْظُر وَادِيًا كَثِيرَ الْحَطَبِ فَأَدْخِلْهُمْ فِيهِ ثُمَّ أَضْرِمْ عَلَيْهِم نَارًاقَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: قَطَعْتَ رَحِمَكَ قَالَ: فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَرُدُّ عَلَيْهِم شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ يَأْخُذُ بِقَولِ أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ نَاسٌ يَأْخُذُ بِقَولِ عُمَرَ وَ قَالَ نَاسٌ يَأْخُذُ بِقَولِ عَبْدِ اللهِ بنِ رَوَاحَةَ قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْهِم رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ لَيُلِيْنُ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ حَتَّى تَكُونَ أَلْيَنَ مِنَ اللَّبَنِ وَإِنَّ اللهَ لَيَشُدُّ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ حَتَّى تَكُونَ أَشَدَّ مِنَ الْحِجَارَةِ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَابَكْرٍ كَمَثَلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ*﴾ أَوْ كَمَثَلِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ**﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَاعُمَرُ كَمَثَلِ نُوحٍ قَالَ: ﴿رَبِّ لاتَذَرْ عَلَى الأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا***﴾ وَإِنَّ مِثْلَكَ يَا عُمَرُ كَمَثَلِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلاَيُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الأَلِيمَ****﴾ أَنْتُمْ عَالَةٌ فَلاَيَنْفَلِتَنَّ مِنْهُم أَحَدٌ إِلاَّ بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ إِلاَّ سُهَيلَ بنَ بَيضَاءَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الإِسْلاَمَ قَالَ فَسَكَتَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَومٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ فِي ذَلِكَ الْيَومِ حَتَّى قَالَ: إِلاَّ سُهَيلُ بنُ بَيضَاءَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مَاكَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللهُ يُرِيدُ الآخِرَةَ وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ* لَولاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ*****﴾ ⑩

عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ان قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ابوبکرؓ کہنے لگے: اے اللہ کے رسولؐ! یہ آپؐ کے قبیلہ اور آپ ﷺ کی قوم کے لوگ ہیں، انہیں امان دیجئے اور ان کو مہلت دیجئے، شاید اللہ ان کی توبہ قبول فرما

⑩ مسند أحمد ١/ ٣٨٣(٣٦٣٢) ضعيف؛المستدرك للحاكم:٣/ ١٢١؛مجمع الزوائد:٦/ ٨٦؛ جامع الترمذي:٣٢٩٣

* إبراهيم ١٤: ٣٦ ** المائدة ٥: ١١٨ *** نوح٧١: ٢٦ **** يونس١٠: ٨٨ ***** الأنفال ٨: ٦٧، ٦٨

لے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! انہوں نے آپ ﷺ کو گھر سے نکالا اور آپؐ کی تکذیب کی، پکڑ کر ان کی گردنیں اتار دیجئے۔ عبداللہ بن رواحہؓ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی ایسی وادی دیکھئے جس میں ایندھن بہت زیادہ ہو۔ انہیں اس میں چھوڑ کر اوپر سے آگ بھڑکا دیں۔ عباسؓ نے کہا: تو نے اپنی رشتہ داری کو کاٹ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کی بات کا جواب نہیں دیا، کچھ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ ابوبکرؓ کی بات مانیں گے، اور کچھ نے کہا: آپ ﷺ عبداللہ بن رواحہؓ کی بات مانیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ نے بعض لوگوں کے دلوں کو اتنا نرم کر دیا ہے کہ وہ موم سے بھی زیادہ نرم ہو گئے ہیں اور بعض کے دلوں کو اتنا سخت کر دیا ہے کہ وہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہو گئے ہیں۔ اے ابوبکرؓ! تیری مثال ابراہیمؑ جیسی ہے، جنہوں نے فرمایا تھا: ﴿فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهُ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ''جو شخص میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا، اور جو میری نافرمانی کرے گا، تو بے شک تو بڑا مغفرت کرنے والا ہے، بے حد رحم کرنے والا ہے۔'' یا تمہاری مثال عیسیٰؑ جیسی ہے جنہوں نے کہا: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ ''اگر تو انہیں عذاب دے گا، تو بے شک وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے گا، تو بے شک تو زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے۔'' اور اے عمر! تیری مثال نوحؑ جیسی ہے جنہوں نے کہا تھا: ''اے میرے ربّ! تو روئے زمین پر کسی کافر کا گھر نہ رہنے دے۔'' یا تیری مثال موسیٰؑ جیسی ہے، اُنہوں نے کہا تھا: ''اے اللہ! تو ان کے مال و دولت کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے، تا کہ ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ دردناک عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔'' تم ابھی محتاج ہو، اس لئے ان میں سے کوئی بھی اس صورت کے علاوہ نہیں چھوڑا جائے گا کہ یا تو اس سے فدیہ لیا جائے یا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ عبداللہؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! سہیل بن بیضا اس سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ میں نے اسے اسلام کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے، عبداللہ کہتے ہیں: اس دن مجھ پر اس وقت تک پتھروں کی بارش سے بھی زیادہ خوف طاری رہا، جب تک آپ ﷺ نے بتا نہ دیا کہ سہیل بن بیضا اس سے مستثنیٰ ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر اللہ کی طرف سے ایک بات پہلے سے لکھی ہوئی نہ ہوتی، تو تم نے جو مال قیدیوں سے لیا ہے اس کے سبب سے ایک بڑا عذاب تمہیں آ لیتا۔... نبی کے لئے مناسب نہ تھا کہ ان کے پاس قیدی ہوتے قبل اس کے کہ وہ زمین میں کافروں کا خوب خون بہا لیتے، تم لوگ دنیاوی فائدہ چاہتے تھے اور اللہ تمہارے لئے آخرت کی بھلائی چاہتا تھا، اور اللہ زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے۔''

۸۸۵ ⑭ عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَادى النَّبِيُّ ﷺ بِأُسَارَى بَدْرٍ فَكَانَ فِدَاءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَرْبَعَةَ آلافٍ وَقُتِلَ عُقْبَةُ بنُ أَبِي مُعِيطٍ قَبْلَ الْفِدَاءِ فَقَامَ إِلَيهِ عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَتَلَهُ صَبْرًا قَالَ مَنْ لِلصَّبِيَّةِ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: النَّارُ[۴۲]

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا، ان میں سے ہر ایک کا فدیہ چار ہزار درہم تھا اور عقبہ بن ابی معیط کو فدیہ لینے سے پہلے ہی قتل کر دیا گیا، علی بن ابوطالبؓ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور انہیں باندھ کر قتل کر دیا۔ وہ کہنے لگا: اے محمد ﷺ! بچوں کی کون خبر لے گا، آپؐ نے فرمایا: آگ۔

---

⑭ صحيح سنن أبي داود (٢٣٣٦)

۸۸۶ ⑲ * عن عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ . قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا: نَعَمْ . وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّي سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيدَ بنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: كُونَا بِبَطْنِ يَاجِجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا[۳]

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب اہل مکہ نے (جنگ بدر میں) اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے لئے فدیے کی رقم بھیجی تو حضرت زینبؓ نے بھی ابوالعاص کو چھڑانے کے لئے کچھ مال بھیجا جس میں وہ ہار بھی تھا جسے خدیجہؓ نے ابوالعاص سے شادی کے وقت اُنہیں دیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے، اور فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو زینبؓ کا قیدی آزاد کر دو اور اس کا مال بھی واپس لوٹا دو۔ صحابہ نے کہا: درست ہے (ہمیں کوئی اعتراض نہیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوالعاص سے وعدہ لیا کہ وہ زینبؓ کو میرے پاس مدینہ بھیج دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہؓ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم 'یاجج' وادی میں ٹھہرے رہنا، جب زینبؓ تمہارے پاس سے گزرے تو اسے ساتھ لے کر آ جانا۔

دشمن کے ساتھ قیدیوں کا تبادلہ

۸۸۷ ⑳عن عِمْرَانَ بنِ حُصَينٍ قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَينِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوِثَاقِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: بِمَ أَخَذْتَنِي؟ وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِ فَقَالَ: إِعظَامًا لِذَلِكَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيف ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ يَامُحَمَّدُ! وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رقيقًا فَرَجَعَ إِلَيهِ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ: لَوْقُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَامُحَمَّد يَامُحَمَّد! فَأَتَاهُ قَالَ: مَا شَأْنُكَ . قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ: هَذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدَى بِالرَّجُلَينِ[۳] راجع: ۸۶۹

عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ بنوثقیف بنوعقیل کے حلیف تھے، بنوثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو ساتھی پکڑ لئے، مقابلے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے بنی عقیل کے ایک آدمی اور اس کی عضباء نامی اونٹنی کو قید کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے، وہ بندھا ہوا تھا اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ! اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا بات ہے۔ کہنے لگا: آپؐ نے مجھے کیوں پکڑا ہے؟ اور تمام حاجیوں سے آگے بڑھ جانے والی (عضباء اونٹنی) کو کیوں پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے اس پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا: میں نے تجھے تیرے حلیف ثقیف کی وجہ سے پکڑا ہے۔ پھر آپ ﷺ اس سے منہ موڑ کر چلے گئے، اس نے آپ ﷺ کو دوبارہ پکارا اور کہا: اے محمدؐ! اے محمدؐ! رسول

---

⑲ صحيح سنن أبي داود (۲۳٤۱)؛مسند أحمد٦/ ۲۷٦؛ السنن الكبرٰى للبيهقي ٦/ ۳۲۲

⑳ صحيح مسلم (۱٦٤۱)؛ السنن الكبرٰى للبيهقي:۹/ ۷۲

اللہ ﷺ بہت رحم کرنے والے اور نرم دل تھے، آپؐ اس کی طرف دوبارہ پلٹے اور پوچھا: کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ بات اس وقت کہتا، جب سارا معاملہ تیرے ہاتھ میں تھا تو تجھے ہر قسم کی کامیابی مل جاتی۔ آپ ﷺ واپس پلٹے تو اس نے پھر پکارا اور کہنے لگا: اے محمد! اے محمد! آپؐ اس کے پاس آئے اور پوچھا: ہاں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلایئے، اور میں پیاسا ہوں، مجھے پانی پلایئے، آپؐ نے فرمایا: ہاں یہ تیری ضرورت ہے۔ (مراد اسے کھانا دے دیا) پھر آپؐ نے اسے ان دو آدمیوں کے بدلے میں آزاد کر دیا۔

۸۸۸ ㉟ * عن سلمة قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ أَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُوبَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قُتِلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظُرُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِي فَخَشِيْتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ. قَالَ: الْقَشْعُ النَّطْعُ، مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَابَكْرٍ فَنَفَلَنِي أَبُوبَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَاسَلَمَةُ! هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ! وَاللهِ! لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوْقِ فَقَالَ لِي: يَاسَلَمَةُ! هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ! فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللهِ فَوَاللهِ! مَاكَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ㉟ راجع: ۷۹۳

سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بنوفزارہ سے جنگ کی اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا تھا۔ جب ہمارے اور اس پانی کے درمیان جہاں بنوفزارہ نے پڑاؤ کیا تھا، ایک گھڑی کا فاصلہ رہ گیا تو ابوبکرؓ نے ہمیں ضروری احکامات دیئے۔ ہم رات کے آخری حصہ میں وہاں پہنچے تھے۔ اسی وقت انہوں نے ان پر حملہ بول دیا اور ان کے پانی پر قبضہ کر لیا۔ کچھ مقتول ہوئے اور کچھ قیدی بنا لئے گئے۔ میں نے لوگوں کا ایک گروہ دیکھا جس میں بچے بھی تھے، مجھے خدشہ ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے، لہٰذا میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر پھینکا۔ اب انہوں نے تیر دیکھا تو رک گئے۔ میں ان کو ہانکتا ہوا لا رہا تھا۔ ان میں ایک عورت تھی، جس نے چمڑے کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی تھی جو نہایت خوبصورت تھی۔ میں ان کو ہانکتا ہوا ابوبکرؓ کے پاس لے آیا۔ ابوبکرؓ نے وہ لڑکی مجھے دے دی۔ اس کے بعد ہم مدینہ واپس آ گئے۔ میں نے ابھی اس سے خلوت نہیں کی تھی کہ بازار میں میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوگئی۔ انہوں نے فرمایا: اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! واللہ وہ مجھے بہت اچھی لگی ہے اور ابھی تک میں نے اس سے خلوت بھی نہیں کی ہے۔ اگلے دن پھر رسول اللہ ﷺ مجھے بازار میں مل گئے اور فرمانے لگے: اے سلمہ! اللہ تیرے باپ کا بھلا کرے مجھے وہ لڑکی ہبہ کر دو۔ میں نے کہا: چلیں آپ لے لیں اور واللہ میں نے ابھی تک اس سے خلوت نہیں کی ہے۔ اس کے بعد اللہ کے رسولؐ نے اسے اہل مکہ کے پاس بھیج دیا اور اہل مکہ سے کئی مسلمان اس کے بدلہ میں لئے جو مکہ میں قیدو بند

㉟ صحيح مسلم (٤٥٤٨)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٣٤٦)؛ مسند أحمد ٤/ ٤٦؛ سنن ابن ماجه (٢٨٤٦)

کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

قیدیوں کو احساناً آزاد کر دینا

۸۸۹ ㉛ * عن أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جِبَالِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَلَمًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ......الآية*﴾㉛

انسؓ سے روایت ہے کہ مکہ کے اسّی آدمی نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو قتل کرنے کی نیت سے صبح کی نماز کے وقت تنعیم پہاڑ کی طرف سے نیچے اترے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قید کر لیا، پھر آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ......الآية﴾ ''اس اللہ نے وادی مکہ میں ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا، اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے آخر آیت تک''

۸۹۰ ㉜ عن أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَائَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عِنْدَكَ؟ يَاثُمَامَةُ! فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيرٌ، إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ:، مَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ؟ قَالَ: مَاقُلْتُ لَكَ، إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ:مَاذَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ؟ فَقَالَ:عِنْدِي مَاقُلْتُ لَكَ، إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاإِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَامُحَمَّدُ: وَاللهِ مَاكَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللهِ مَاكَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللهِ مَاكَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبُّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ. وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوتَ؟ فَقَالَ: لاَ. وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلاَ وَاللهِ لاَ تَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ㉜

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ بھیجا، وہ بنو حنیفہ کے ایک آدمی اہل یمامہ کے سردار ثمامہ بن

㉛ صحيح سنن أبي داود(٢٣٣٧)؛*الفتح ٤٨ : ٢٤

㉜ صحيح مسلم (٤٥٦٤)؛صحيح سنن أبي داود (٢٦٧٩)

آ ثال کو پکڑ لائے۔ اُنہوں نے اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ! کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: اے محمد! میں ٹھیک ہوں، اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو میرا بدلہ لیا جائے گا، اگر آپ ﷺ احسان کریں گے تو اس کا بدلہ دیا جائے گا، اگر آپ ﷺ کو مال چاہیے تو مانگئے، آپ کی مرضی کے مطابق آپ کو دے دیا جائے گا۔ رسول اللہ نے اسے اسی حال میں چھوڑ دیا، جب دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثمامہ! سناؤ کیا حال؟ اس نے جواب دیا، میں نے تو آپ کو بتادیا تھا۔ اگر آپ ﷺ احسان کر کے چھوڑ دیں گے تو اس کا بدلہ دیا جائے گا، اگر آپ ﷺ قتل کریں گے تو اس کا بدلہ لیا جائے گا، اگر آپ کو مال چاہیے تو مانگئے آپ ﷺ کی مرضی کے مطابق آپ کو دے دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ تیسرے دن آپ نے پھر پوچھا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: وہی جو میں نے پہلے کہا تھا، اگر آپ ﷺ احسان کریں گے تو اس کا بدلہ دیا جائے گا، اگر آپ قتل کریں گے تو اس کا بدلہ لیا جائے گا، اگر آپ ﷺ کو مال چاہیے تو مانگئے، آپ ﷺ کی مرضی کے مطابق دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو آزاد کردو۔ وہ مسجد کے قریبی باغ میں گئے، غسل کیا اور پھر مسجد میں داخل ہوئے او رکہنے لگے: اے محمد ﷺ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے روئے زمین پر آپ ﷺ کے چہرے سے زیادہ کوئی چہرہ مجھے پسند نہیں تھا، لیکن اب آپ ﷺ کا چہرہ مجھے ہر چیز سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی دین میری نظر میں بُرا نہ تھا، لیکن اب آپ کا دین مجھے سب ادیان سے بڑھ کر پیارا ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر مجھے آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، لیکن اب آپ ﷺ کا شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ میں عمرہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ کے دستے نے مجھے پکڑ لیا، اس بارے میں اب آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے خوشخبری دی اور عمرہ کرنے کی اجازت دے دی۔ جب وہ مکہ گیا تو وہاں اسے ایک آدمی نے کہا: کیا تو بے دین ہو گیا ہے؟ وہ کہنے لگا: نہیں! بلکہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کا دین قبول کیا ہے، اللہ کی قسم! اب یمامہ کی طرف سے تمہارے پاس اس وقت تک گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچ سکتا، جب تک رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

ایسا کافر قیدی جو آزادی اور احسان کو قبول نہ کرے، اس کی سزا قتل ہے

٨٩١ ⑳عن عُرْوَةَ قَالَ: أَقْبَلَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: هَبْ لِي الزُّبَيْرَ الْيَهُودِيَّ أَجْزِيهِ فَقَدْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي يَومَ بُعَاثٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَقْبَلَ ثَابِتٌ حَتَّى أَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! هَلْ تَعْرِفُنِي فَقَالَ: نَعَمْ وَهَلْ يُنْكِرُ الرَّجُلُ أَخَاهُ. قَالَ ثَابِتٌ: أَرَدْتُ أَنْ أَجْزِيَكَ الْيَومَ بِيَدٍ لَكَ عِنْدِي يَومَ بُعَاثٍ. قَالَ فَافْعَلْ. فَإِنَّ الْكَرِيمَ يَجْزِي الْكَرِيمَ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَهَبَكَ لِي فَأَطْلَقَ عَنْهُ إِسَارَهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: لَيسَ لِي قَائِدٌ وَ قَدْ أَخَذْتُمْ إِمْرَأَتِي وَ بَنِيَّ فَرَجَعَ ثَابِتٌ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: رَدَّ إِلَيكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِمْرَأَتَكَ وَ بَنِيكَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ حَائِطٌ لِي فِيهِ أَعْذُقٌ لَيسَ لِي وَ لَا لِأَهْلِي عَيْشٌ إِلَّا بِهِ فَرَجَعَ ثَابِتٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَهَبَ لَهُ فَرَجَعَ ثَابِتٌ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَدْ رَدَّ إِلَيكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَكَ وَمَالَكَ فَأَسْلِمْ

تَسْلَمْ . قَالَ: مَا فَعَلَ الْجَلِيسَانِ وَذَكَرَ رِجَالَ قَومِهِ قَالَ ثَابِتٌ قَدْ قُتِلُوا وَفُرِغَ مِنْهُم وَلَعَلَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَكُونَ أَبْقَاكَ لِخَيرٍ قَالَ الزُّبَيرُ: أَسْأَلُكَ بِاللهِ يَا ثَابِتُ وَبِيَدِي الْخَصِيمُ عِنْدَكَ يَومَ بُعَاثٍ إِلاَّ أَلْحَقْتَنِي بِهِمْ فَلَيسَ فِي الْعَيشِ خَيرٌ بَعدَهُمْ فَذَكَرَ ثَابِتٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِالزُّبَيرِ فُقُتِلَ ⑱

عروہؒ نے کہا: ثابت بن قیس بن شماس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: زبیر یہودی (جو قیدی تھا) مجھے عنایت کیجئے، تاکہ میں اس کے احسان کا بدلہ چکا دوں جو اس نے بعاث کے دن مجھ پر کیا تھا۔ نبی ﷺ نے وہ یہودی ان کے حوالے کر دیا۔ ثابتؓ اس یہودی کے پاس آئے اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ اس یہودی نے جواب دیا: ہاں! کیا کوئی اپنے بھائی کو بھی بھول سکتا ہے؟ ثابت نے کہا کہ میں آج تیرے بعاث والے دن کے احسان کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔ یہودی نے کہا: ٹھیک ہے، شریف آدمی شریف کو اچھا ہی بدلہ دیا کرتا ہے۔ ثابت نے کہا: میں ایسا ہی کر چکا ہوں، میں نے تجھے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کر کے آزاد کر دیا ہے۔ زبیر نے کہا: میرا کوئی سہارا نہیں ہے کیونکہ تم نے میرے بیوی بچوں کو بھی پکڑ رکھا ہے۔ ثابتؓ، زبیر کے پاس دوبارہ آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تیرے بیوی بچوں کو بھی واپس کر دیا ہے۔ زبیر نے کہا: میرا ایک کھجوروں کا باغ (بھی تمہارے پاس) ہے، اس کے علاوہ میرا اور میرے اہل وعیال کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ ثابت دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے وہ باغ بھی انہیں عطا کر دیا۔ ثابتؓ زبیر کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے تیرے اہل وعیال اور مال سب کچھ تجھے لوٹا دیا ہے لہٰذا اب تو اسلام قبول کر کے سلامتی حاصل کر لے۔ اس (یہودی) نے اپنے دوساتھیوں اور اپنی قوم کے دیگر افراد کا تذکرہ کر کے پوچھا کہ انہوں نے کیا کیا؟ ثابت نے کہا: وہ تو قتل ہو چکے ہیں، شاید اللہ تعالیٰ نے تجھے بھلائی کے لئے زندہ رکھا ہے۔ زبیر نے کہا: اے ثابت! میں تجھے اللہ کی قسم اور بعاث والے دن کے احسان کا واسطہ دے کر کہتا ہوں: اگر تو نے مجھے ان کے ساتھ نہ ملایا تو میرے لئے ان کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ثابتؓ نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے زبیر کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔

کسی دوسرے کے قیدی کو قتل کرنے کی ممانعت

۸۹۲ ⑲ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لاَ يَتَعَاطَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَسِيرِ أَخِيهِ فَيَقْتُلُهُ ⑲

سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے قیدی قتل کرنے کی جسارت نہ کرے۔

❷ اَموالِ فے (دشمن سے جنگ کئے بغیر حاصل شدہ مال)

معرکہ میں شریک نہ ہونے والوں کی مالِ فے سے محرومی

۸۹۳ ⑳ عن سُلَيمَانَ بْنِ بُرَيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ: لَيسَ لَهُمْ مِنَ الْفَيءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيءٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ ⑳ اُنظر: ۹۲۷

---

⑱ السنن الكبرىٰ للبيهقي ٩/ ٦٦ ⑲ مسند أحمد ٥/ ١٨ (٢٠٢١٤) ضعيف؛ كنز العمال (١١٢٨٤)

⑳ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٣٤٨

سلیمان بن بریدہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدوی مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ انہیں مالِ غنیمت اور مالِ فے میں سے اسی صورت میں حصہ ملے گا جب وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔

اُجرت لے کر معرکہ میں شرکت کرنے والا مالِ غنیمت سے محروم ہے

٨٩٤ ⑤١ عن يَعْلَى بنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَ أَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي وَأَجْرِي لَهُ سَهْمَهُ فَوَجَدْتُ رَجُلًا فَلَمَّا دَنَى الرَّحِيلُ أَتَانِي فَقَالَ: مَا أَدْرِي مَاالسَّهْمَان وَمَا يَبْلُغُ سَهْمِي فَسَمِّ لِي شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ أَوْلَمْ يكُنْ فَسَمَّيْتُ لَهُ ثَلاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيرَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالأَخِرَةِ إِلاَّ دَنَانِيرَهُ الَّتِي سَمَّى ⑤١ راجع: ٨٥٦

یعلی بن اُمیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ پر نکلنے کا اعلان کیا، میں اس وقت بہت بوڑھا ہو چکا تھا، میرا کوئی خادم بھی نہیں تھا، اس لئے میں نے اپنی جگہ مزدور کی تلاش شروع کردی، جو میری کمی کو پورا کردے۔ مجھے ایک آدمی مل گیا، جب کوچ کا وقت آیا تو وہ آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے نہیں معلوم کہ حصے کیا ہیں اور مجھے میرا حصہ کیا ملے گا؟ اس لئے مجھے کوئی چیز بتا دو، مالِ غنیمت ہاتھ لگے یا نہ لگے، میں صرف مقرر شدہ ہی لوں گا، میں نے اس کے لئے تین دینار مقرر کردیے۔ جب مالِ غنیمت میں سے اس کا حصہ لایا گیا اور میں نے اسے اس کا حصہ دینا چاہا تو مجھے وہ دینار یاد آ گئے، میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس معاملے کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے لئے اس غزوہ کے بدلے دنیا اور آخرت میں ان مقرر کردہ دیناروں کے سوا کچھ نہیں پاتا۔

امیر کا مالِ فے کو اپنی صوابدید سے تقسیم کرنا

٨٩٥ ⑤٢ * عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَةً وَأَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ إِثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلُوا بَعِيرًا بعيرًا ⑤٢

ابن عمرؓ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ بھیجا جس میں میں بھی شامل تھا۔ انہیں غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے۔ ہر ایک کے حصے میں بارہ آئے۔ اور ایک ایک اونٹ زائد (نفل کے طور پر) ملا۔

٨٩٦ ⑤٣ * عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُون عَلَيْهِ بِخَيلٍ وَلاَ رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ ⑤٣

---

⑤١ صحيح سنن أبي داود ٢٥٢٧؛ المعجم الكبير للطبراني ٨/ ٦٥

⑤٢ صحيح مسلم (٤٥٣٣ ـ ٤٥٣٥، ٤٥٤٠، ٤٥٣٨)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٣٧٩)

⑤٣ صحيح البخاري (٤٨٨٥)

ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ بنی نضیر کے اموال کا تعلق مالِ فے سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر لڑائی کے عطا کر دیئے تھے۔ مسلمانوں نے ان پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ (جنگ نہیں کی) وہ مال رسول اللہ ﷺ کے لئے مخصوص تھا، آپ ﷺ اس میں اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے تھے۔ جو باقی بچتا اسے ہتھیاروں، گھوڑوں اور سامان جہاد کی تیاری میں خرچ کرتے۔

۸۹۷ ⑭ عن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً فَأَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ: ﴿وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ: فَأَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَّمَهَا بَيْنَهُمْ وَلِرَجُلَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ كَانَا ذَوِي حَاجَةٍ. لَمْ يُقْسِمْ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ غَيْرَهُمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَدِ بَنِي فَاطِمَةَ⑭

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ بنونضیر کا باغ رسول اللہ ﷺ کے لئے خاص تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر وہ باغ انہیں عطا کر دیا تھا اور ان کے لئے خاص کر دیا تھا کہ ﴿مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ اور ''اللہ تعالیٰ نے ان کا جو مال بھی اپنے رسول کو عطا کیا، تو مسلمانو! تم نے اس کے لئے نہ کوئی گھوڑا دوڑایا اور نہ اونٹ''، یعنی لڑائی کے بغیر حاصل کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس باغ کا اکثر حصہ مہاجرین اور دو ضرورت مند انصاریوں میں تقسیم کر دیا۔ ان دو انصاریوں کے سوا کسی انصاری میں یہ باغ تقسیم نہیں کیا گیا اور بقیہ حصہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے صدقہ کے طور پر باقی رہا۔ یہ مال بنی فاطمہ کے پاس رہا (یہ لوگ متولی رہے نہ کہ مالک)۔

امیر کا مالِ فے یا مالِ غنیمت کو اپنی صوابدید سے تقسیم کرنا (تالیفِ قلب کے لئے)

۸۹۸ ⑮ عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَّمَهَا بَينَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَينَ عُيَيْنَةَ بنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بنِ حَابِسٍ وَ زَيدِ الْخَيل وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَ إِمَّا عَامِرُ بنُ الطُّفَيلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ﷺ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَينَينِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشْمِرُ الإِزَارِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اتَّقِ اللهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَ لَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُم قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِي هَذَا قَومٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ

⑭ مصنف عبدالرزاق (۹۷۳۳)؛ صحيح سنن أبي داود (۳۰۰۴)؛ صحيح البخاري (٤٠٣٤)

رَطَبًا لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ⁽⁵⁵⁾

عبدالرحمن بن ابونعمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ علی بن ابو طالبؓ نے یمن سے رسول اللہ کی خدمت میں کیکر کے درخت سے دباغت شدہ چمڑے میں لپٹا ہوا سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا، ابھی وہ سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں: عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے (یا تو علقمہ تھے یا عامر بن الطفیل) کے درمیان تقسیم کر دیا۔ صحابہؓ میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم اس سونے کے ان سے زیادہ حقدار تھے۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے، حالانکہ میں عرش والے معبود کا امین ہوں؟ میرے پاس صبح شام آسمان کی خبریں آتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت ایک آدمی کھڑا ہوا، اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، دونوں رخسار ابھرے ہوئے تھے، بلند پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا، تہبند اٹھائے ہوئے تھا، کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈریے۔ فرمایا: تیری خرابی ہو، کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے زیادہ لائق نہیں ہوں؟ راوی کہتے ہیں: خالد بن ولید نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کی گردن نہ اُڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! شاید وہ نماز پڑھتا ہو، تو خالدؓ نے کہا: بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان پر کچھ اور ہوتا ہے اور دل میں کچھ اور (یعنی منافق ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں کی نقاب کشائی کروں یا ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے، ہر وقت ان کی زبان پر قرآن کی تلاوت ہوگی، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے، جیسے تیر اپنے شکار کے پار نکل جاتا ہے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں یہ بھی فرمایا تھا: اگر میں نے ان کو پا لیا تو انہیں ضرور قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں گا۔

امیر کا اپنی صوابدید سے مال کو تقسیم کرنا (سابقہ غزوات کے مجاہدین میں)

۸۹۹ ⑤⑥ * عن أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ: خُذْ. فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ، قَالَ لاَ: قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ: لاَ. فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ فَقَالَ: فَمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ عَلَيَّ قَالَ لاَ قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ. فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَازَالَ يَتْبَعُهُ بَصَرُهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا، عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ⁽⁵⁶⁾

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مسجد میں بکھیر دو، یہ ان سب اموال

⑤⑤ صحيح البخاري (٤٣٥١)؛ صحيح مسلم (٢٤٤٨، ٢٤٥٣، ٢٤٥٠، ٢٤٤٦، ٢٤٥٣، ٢٤٤٨)

⑤⑥ صحيح البخاري (٣١٦٥)

سے زیادہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے گئے تھے۔ اتنے میں حضرت عباسؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بھی دیجئے کیونکہ میں نے (بدر میں) اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا! لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں مٹھی بھر بھر کر ڈالنا شروع کر دیا، جب اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے، تو کہا: آپ ﷺ کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھے اٹھوا دے، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! تو وہ کہنے لگے: آپ ﷺ خود اٹھوا دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہوں نے اس میں سے کچھ نکال دیا۔ پھر اٹھانے لگے تو بھی نہ اُٹھا سکے، کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! کسی کو حکم دیجئے، ذرا یہ اٹھا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! کہنے لگے: پھر آپ ﷺ خود اٹھوا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں! آخر انہیں کچھ اور نکالنا پڑا اور اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر چل پڑے۔ نبی کریم ﷺ ان کی اس حرص کی وجہ سے انہیں تعجب آمیز نگاہوں سے دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ نظر سے اوجھل ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ اس جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھے، جب تک ایک روپیہ بھی باقی رہا۔

۹۰۰ ⑰ * عَنْ عَمْرِو بنِ عَوفٍ الأَنْصَارِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَاعُبَيدَةَ بنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَينِ يَأْتِي بِجِزيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَينِ وَأَمَّرَ عَلَيهِم الْعُلاَءَ بنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُوعُبَيدَةَ بِمَالٍ مِنْ الْبَحْرَينِ، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيدَةَ فَوَافَقَتْ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمْ الْفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ: أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَاعُبَيدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيءٍ قَالُوا: أَجَل يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوْا مَايَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ لاَ الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتُنَافِسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ⑰ أنظر: ۹۱۳

عمرو بن عوف انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین کی طرف، وہاں کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی کو امیر بنایا تھا، جب ابوعبیدہؓ بحرین سے مال لے کر آئے تو انصار کو ابوعبیدہؓ کے آنے کی اطلاع مل گئی، چنانچہ وہ سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوئے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں صبح کی نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے آئے۔ آپ ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: میرا خیال ہے، تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہؓ کچھ لے کر آئے ہیں۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ درست سمجھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم محتاج ہو جاؤ گے، مجھے تو اس چیز کا غم ہے کہ کہیں دنیا تم پر اس طرح فراخ نہ ہو جائے، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو، جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کی تھی اور انجام کار یہ دنیا تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔

۹۰۱ ⑱ * عن يَحيٰى بنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ

⑰ صحيح البخاري (۳۱۵۸)

بِالْبَحْرَيْنِ. فَقَالُوا: لاَ وَاللهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ عَلَى ذَلِكَ يَقُولُونَ لَهُ. قَالَ: فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ⑱ أُنظر: ٩١٤

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو طلب کیا تا کہ اُنہیں بحرین میں جگہ عطا کرسکیں۔ تو انصار کہنے لگے: (ہم اس وقت تک نہ لیں گے) جب تک آپ ہمارے قریشی بھائیوں کو بھی ایسا ہی حصہ نہ دیں۔ تو آپ نے فرمایا: ان کا حصہ وہی ہے جو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے، اسی بنا پر انصار اللہ کے رسول سے قریش کے لئے مطالبہ کرتے تھے۔ تب آپ ﷺ نے (انصار سے) فرمایا: تم عن قریب میرے بعد اقربا پروری دیکھو گے، تو تم اس پر صبر کا مظاہرہ کرنا حتی کہ تم مجھ سے حوض (کوثر) پر آملو۔''

تشریح: انصار نے جنگِ حنین میں غیر معمولی بہادری کا مظاہرہ کیا تھا، لیکن اس موقع پر انصار کو نبی کریم ﷺ نے مالِ غنیمت سے محروم کردیا تھا اور انہیں اپنے ساتھ کی خوشخبری سنائی تھی۔ جب جنگِ بحرین میں بہت سا 'مالِ فے' ہاتھ آیا تو نبی کریم ﷺ نے انصار کی اس سابقہ قربانی کو برابر کرنے کے لئے اُنہیں اموالِ بحرین میں سے حصہ دینے کی پیش کش کی، لیکن انصار نے اس پیشکش کی جگہ اللہ کے ہاں اجر وفضیلت کو ترجیح دی۔ اس واقعہ کی باقی تفصیل اگلے صفحات میں جنگِ حنین کے موقعہ پر حاکم کے مالِ غنیمت سے محروم کرنے کے ضمن میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

خیبر کے مالِ فے میں نبی کریم ﷺ کا بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ترجیح دینا

٩٠٢ ⑲ عن جُبَيْرِ بنِ مُطْعِمٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نُوفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بنُ عَفَّانَ، حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ هَؤُلاَءِ بَنُوهَاشِمٍ لاَنُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ بِهِ مِنْهُمْ، فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا - وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ، لاَنَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلاَ إِسْلاَمٍ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيءٌ وَاحِدٌ، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ⑲

جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کا حصہ رکھا اور بنو نوفل اور بنو شمس کو چھوڑ دیا۔ تو میں اور عثمان بن عفانؓ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بنو ہاشم ہیں، آپ ﷺ کی وجہ سے اللہ نے جو انہیں فضیلت عطا کی ہے ہم اس کے انکاری تو نہیں ہیں، لیکن کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے بنو مطلب کو تو حصہ دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے، حالانکہ ہماری قرابت ایک ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اور بنو مطلب، نہ جاہلیت میں جدا ہوئے اور نہ اسلام میں جدا ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا اور فرمایا ہم اور وہ ایک ہیں۔

---

⑱ صحيح البخاري (٢٩٢٨)

⑲ صحيح سنن أبي داود (٢٥٨٢)

❸ اموالِ غنیمت

مالِ غنیمت میں خیانت کی ممانعت

۹۰۳ ⑳ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنْطَلِقُوا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ لاَ تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلاَ طِفْلًا وَ لاَ صَغِيرًا وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَ أَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ[۶۰]

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے: اللہ کے حکم سے اللہ کا نام لے کر اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق تم نے کسی بوڑھے شخص، چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہیں کرو گے۔ اور خیانت کر کے غنیمت کا مال اپنے مالوں میں نہ ملانا اور صلح اور نیکی کا رویہ رکھنا، اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

معرکہ میں شریک غیر مسلم کو مالِ غنیمت میں سے حصہ دینا

۹۰۴ ㉑ * عن أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا[۶۱]

ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن، اشعر قبیلے کے کچھ لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فاتحین کے ساتھ ہمیں بھی حصہ دیا۔

۹۰۵ ㉒ عن الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ[۶۲] راجع: ۸۵۳

زہری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کے ایک گروہ کے لئے، جنھوں نے آپ ﷺ کے ساتھ شامل ہو کر لڑائی کی تھی، مالِ غنیمت سے حصہ نکالا۔

مالِ غنیمت میں عورت کو کچھ نہ کچھ حصہ دینا

۹۰۶ ㉓ * عن يَزِيدِ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلاَلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلاَ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ. كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ: فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُوا بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَ مَتَى يَنْقَضُّ يُتْمُ الْيَتِيمِ وَ عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرحَى وَيُحْذِينَ

---

⑳ ضعيف سنن أبي داود (٢٦١٤)؛مصنف عبدالرزاق:٥/ ٢٢٠، ٩٤٣٠، السنن الكبرٰى للبيهقي:٩/ ٩٠، ٩١

㉑ جامع الترمذي:١٥٦١ (حسن صحيح غريب)

㉒ جامع الترمذي:١٥٥٩ (حسن)؛سنن سعيد منصور (٢٧٨٩)

مِنَ الْغَنِيمَةِ وَ أَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ ⑬

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدۃ نے ابن عباسؓ سے پانچ چیزیں پوچھنے کے لئے ان کی طرف خط لکھا تو ابن عباسؓ نے فرمایا: اگر مجھے کتمان علم کے ارتکاب کا خدشہ نہ ہوتا تو میں کبھی اس کا جواب نہ لکھتا۔ نجدہ نے ان کی طرف لکھا تھا: ''حمد وثنا کے بعد! مجھے بتلایئے، کیا رسول اللہ ﷺ لڑائی میں عورتوں کو ساتھ لے کر جاتے تھے؟ کیا آپ ﷺ ان کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ مقرر فرماتے تھے؟ کیا آپ ﷺ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ یتیم کا دور یتیمی کب ختم ہوگا؟ خمس کس کے لئے ہے؟ تو ابن عباسؓ نے ان کی طرف لکھا: تم نے مجھ سے یہ پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں لے کر جاتے تھے؟ ہاں آپ ﷺ انہیں جہاد میں لے کر جاتے تھے، وہاں وہ زخمیوں کا علاج کرتی تھیں، اور مال غنیمت میں سے انہیں کچھ نہ کچھ دیا جاتا تھا، لیکن ان کا کوئی مقرر حصہ نہ تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، اس لئے انہیں مت قتل کیا جائے۔

۹۰۷ ⑭ * أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَ أُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى ⑭

ام عطیہؓ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جنگوں میں شرکت کی۔ میں ان کے خیموں میں رہتی، ان کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور بیماروں کی تیمارداری کرتی۔

کافر کو قتل کرنے والی عورت کا مالِ غنیمت میں پورا حصہ

۹۰۸ ⑮ * عن أُمِّ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ جَدِّهَا الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ بِالْمَدِينَةِ خَلَّفَهُنَّ فِي فَارِعٍ وَفِيهِنَّ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَخَلَّفَ فِيهِنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ، وَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَتْ صَفِيَّةُ لِحَسَّانَ: عِنْدَكَ الرَّجُلُ، فَجَبُنَ حَسَّانُ، وَأَبَى عَلَيْهِ فَتَنَاوَلَتْ صَفِيَّةُ السَّيْفَ فَضَرَبَتْ بِهِ الْمُشْرِكَ حَتَّى قَتَلَتْهُ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضَرَبَ لِصَفِيَّةَ بِسَهْمٍ كَمَا كَانَ يَضْرِبُ لِلرِّجَالِ ⑮

امّ عروہ اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب (غزوہ احزاب کے موقع پر) مسلمان عورتوں کو مدینہ میں پیچھے بھیجا تو انہیں ایک بلند قلعہ میں ٹھہرایا: ان عورتوں میں صفیہؓ بنت عبدالمطلب بھی تھیں، ان کی حفاظت کے لئے حسان بن ثابتؓ بھی وہیں ان کے ساتھ تھے۔ ایک یہودی آیا اور قلعہ کے گرد چکر کاٹنے لگا تو صفیہؓ نے حسانؓ سے کہا: یہ دیکھو یہ آدمی قلعہ کا چکر لگا ہے، اس سے دو دو ہاتھ کرو، لیکن حسانؓ نے بزدلی کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ میں اس میدان کا آدمی نہیں ہوں۔ حضرت صفیہؓ نے تلوار لی اور خیمہ سے (اتر کر) مشرک مارا اور اسے قتل کر دیا۔ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی، تو آپ ﷺ نے مردوں کی طرح صفیہؓ کے لئے بھی مال غنیمت سے حصہ مقرر فرمایا۔

---

⑬ صحيح مسلم (٤٦٦١، ٤٦٦٣)؛ صحيح سنن الترمذي (١٢٦٠)

⑭ صحيح مسلم (٤٦٦٧)؛ابن ماجه (٢٨٥٦)؛ التمهيد ابن عبدالبر ١/ ٢٣٢

⑮ مسند أبي يعلى الموصلي:٦٨٣؛مجمع الزوائد:٦/ ١١٤

۹۰۹ ⑯ عن مُحَمَّدِ بنِ الْمُنْذِرِ بنِ الزُّبَيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَى الزَّبيرَ سَهْمًا وَأُمَّهُ سَهْمًا وفَرَسَهُ سَهْمَينِ [۷۷] ۳۰۵

محمد بن منذر بن زبیرؓ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زبیرؓ کو ایک حصہ، ان کی والدہ کو بھی ایک حصہ، جبکہ ان کے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے۔

غلاموں کا مالِ غنیمت میں کچھ حصہ

۹۱۰ ⑰ عُمَير مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ كَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَ بِي فَقَلَدْتُ السيْفَ فِإذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيءٍ مِنْ خُرْثَى الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا [۷۷]

ابواللحم کے غلام عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ شامل ہوا، انہوں نے میرے جنگ میں شامل ہونے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی اور ساتھ یہ بتایا کہ میں غلام ہوں، راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی۔ میں اسے کھینچ رہا تھا (کیونکہ تلوار لمبی تھی اور میرا قد چھوٹا تھا) آپ ﷺ نے مال غنیمت میں سے کچھ گھریلو سامان دینے کا حکم دیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو ایسا دم (منتر) سنایا جو میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے اس میں سے کچھ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔

۹۱۱ ⑱ عن عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيءٌ إِلاَّ خَرْثَى الْمَتَاعِ وَأَمَانُهُ جَائِزٌ إِذَا أَعْطَى الْقَومَ الأَمَانَ [۷۸] اُنظر: ۹۶۱

علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کے لئے غنیمت میں سے گھریلو سامان کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ کسی کو پناہ دے دے تو اس کی پناہ تسلیم ہوگی۔

مالِ غنیمت کی تقسیم میں امیر کا بعض کو محروم کرنا اور اگلے معرکہ میں دینا

۹۱۲ ⑲ * أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَينٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَ ذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلافٍ وَمِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَائَينِ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا. اِلْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: يَامَعْشَرَ الأَنْصَارِ، قَالُوا: لَبَّيكَ يَارَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ. وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَاعَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ: فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي

---

⑯ مسند أحمد:۱/ ۱٦٦؛مجمع الزوائد:٥/ ٣٤٢

⑰ صحيح سنن الترمذي:١٢٦١

⑱ السنن الكبرٰى للبيهقي:٩/ ٩٤

الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى، وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ! مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ، فَسَكَتُوا فَقَالَ يَامَعْشَرَ الأَنْصَارِ! أَلاتَرْضَونَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا لأَخَذْتُ شِعْبَ الأَنْصَارِ قَالَ هِشَامُ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَلِكَ قَالَ وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ[69]

انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن قبیلہ ہوازن اور غطفان وغیرہ کے لوگ اپنے مویشیوں اور بیوی بچوں کو لے کر مقابلے میں آ گئے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ دس ہزار صحابہؓ اور کچھ وہ لوگ تھے جنہیں آپ ﷺ نے فتح مکہ کے وقت معافی کا پروانہ دے کر چھوڑ دیا تھا۔ یہ سب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، اور آپ ﷺ میدانِ جنگ میں اکیلے رہ گئے، اس دن آپ ﷺ نے علیحدہ علیحدہ دو آوازیں دیں، پہلے دائیں طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے انصار کی جماعت! اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! خوش ہو جایئے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ حاضر ہیں۔ پھر آپ نے اپنے بائیں طرف دیکھا اور فرمایا: اے انصار کی جماعت! تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! خوش ہو جایئے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ حاضر ہیں۔ آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے، اس سے نیچے اُتر آئے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر آپؐ نے صحابہ کے ساتھ جم کر مقابلہ کیا، کفار بھاگ کھڑے ہوئے اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا آپ ﷺ نے وہ مال مہاجرین اور فتح مکہ کے وقت مسلمان ہونے والوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا، تو انصار کہنے لگے: جب سخت وقت ہو تو ہمیں بلایا جاتا ہے، جبکہ مال غنیمت اوروں کو عطا کیا جاتا ہے آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے انہیں چمڑے سے بنے ہوئے ایک خیمے میں جمع کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! یہ کیا بات ہے؟ جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے، وہ خاموش رہے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو؟ کہ لوگ دنیا کا مال و دولت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو لے کر جاؤ۔ وہ کہنے لگے: کیوں نہیں! تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک راستہ کی طرف چلیں اور انصار دوسرے راستے پر چلیں تو میں انصار کا رستہ اختیار کروں گا۔

ہشام کہتے ہیں: میں نے ابوحمزہ سے پوچھا: آپ وہاں موجود تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا تھا؟

۹۱۳ [70]عن عَمْرِو بنِ عَوفٍ الأَنْصَارِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَاعُبَيْدَةَ بنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَينِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَينِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِم الْعُلاَءَ بنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُوعُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَينِ، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَقَتْ صَلاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمْ الْفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ: أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَاعُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيءٍ قَالُوا: أَجَل يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَايَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ لاَ الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافِسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ[70] راجع: ۹۰۰

[69] صحيح البخاري (٤٣٣٧، ٤٣٣٠، ٤٣٣١، ٤٢٣٤، ٣١٤٥، ٣١٤٧، ٣١٥٠)؛ صحيح مسلم (٢٤٣٩، ٢٤٤٠، ٢٤٤٣)؛ كنزالعمال: ١٤/ ٦٠، ٦١

[70] صحيح البخاري (٣١٥٨)

عمرو بن عوف انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین کی طرف، وہاں کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی کو امیر بنایا تھا، جب ابوعبیدہؓ بحرین سے مال لے کر آئے تو انصار کو ابوعبیدہؓ کے آنے کی اطلاع مل گئی، چنانچہ وہ سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوئے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں صبح کی نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے آئے۔ آپ ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: میرا خیال ہے، تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہؓ کچھ لے کر آئے ہیں۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسولؐ! آپ ﷺ درست سمجھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم محتاج ہو جاؤ گے، مجھے تو اس چیز کا غم ہے کہ کہیں دنیا تم پر اس طرح فراخ نہ ہو جائے، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو، جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کی تھی اور انجام کار یہ دنیا تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔

۹۱۴ ⑪ عن يَحْيٰى بنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ. فَقَالُوا: لاَ وَاللهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ، عَلَى ذَلِكَ يَقُولُونَ لَهُ. قَالَ: فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ⑪ راجع: ۹۰۱

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو طلب کیا تا کہ انہیں بحرین میں جگہ عطا کر سکیں۔ تو انصار کہنے لگے: (ہم اس وقت تک نہ لیں گے) جب تک آپ ہمارے قریشی بھائیوں کو بھی ایسا ہی حصہ نہ دیں۔ تو آپ نے فرمایا: ان کا حصہ وہی ہے جو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے، اسی بنا پر انصار اللہ کے رسول سے قریش کے لئے مطالبہ کرتے تھے۔ تب آپ ﷺ نے (انصار سے) فرمایا: تم عنقریب میرے بعد اقربا پروری دیکھو گے، تو تم اس پر صبر کا مظاہرہ کرنا حتی کہ تم مجھ سے حوض (کوثر) پر آملو۔"

۹۱۵ ⑫ * عن عُمَر قَالَ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَافُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلاَّ قَسَّمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ ⑫

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جس بستی کو فتح کرتا اس کو فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیتا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کو فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔

مالِ غنیمت میں سے خود انتخاب کر کے تقاضا کرنا؟

۹۱۶ ⑬ عن مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: هَبْ لِي هَذَا، فَأَبَى ⑬

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مالِ خمس میں سے ایک تلوار لے لی، اسے نبی ﷺ کے پاس لائے اور کہا یہ مجھے

⑪ صحيح البخاري (۲۹۲۸)

⑫ صحيح البخاري (۲۳۳٤، ٤٢٣٥)

⑬ صحيح مسلم (٤٥٣١)؛ صحيح سنن الترمذي (۲٤٦۰)؛ صحيح سنن أبي داود (۲۳۷۸)

دے دیجئے تو آپؐ نے انکار کر دیا۔

مالِ غنیمت کو واپس کرنا

۹۱۷ ⓐ * عن عَبْدِ اللهِ بنِ عُتْبَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: جَاءَ تْ أُخْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ السَّعْدِيَةُ إِلَيْهِ مَرْجِعُهُ مِنْ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، وَبَسَطَ لَهَا رِدَاءً لأَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ، فَأَعْظَمَتْ ذٰلِكَ، فَعَزَمَ عَلَيْهَا فَجَلَسَتْ فَذَرَفَتْ عَينَا رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى بَلَّتْ لِحْيَتَهُ دُمُوعُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَتَبْكِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ نَعَمْ. لِرَحْمَتِهَا وَمَا دَخَلَ عَلَيْهَا، لَوكَانَ لأَحَدِكُمْ أُحُدًا ذَهَبًا فَأَعْطَاهُ فِي حَقِّ رِضَاعِهِ مَا أَدَّى حَقَّهَا، أَمَّا حَقِّي الَّذِي آخِذُ مِنْكِ فَلَكِ وَأَمَّا مَا لِلْمُسْلِمِينَ فَلَسْتُ بِآخِذٍ بِهِ إِلاَّ أَنْ يُطِيبُوا بِهِ نَفْسًا، قَالَتْ: فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسلِمِينَ إِلاَّ أَدَّى إِلَيْهَا مَا أَخَذَ مِنْهَا ⓐ راجع: ۱۰۰

عبداللہ بن عتبہؓ نبی ﷺ کے کسی صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی رضاعی بہن (حلیمہ سعدیہؓ کی بیٹی) جنگ حنین سے واپسی پر آپ ﷺ کے پاس آئیں، آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو خوش آمدید کہا، اور اس کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر زمین پر بچھا دی۔ انہیں از راہ تعظیم اس پر بیٹھنے میں تردد ہوا۔ نبی ﷺ نے اصرار کیا تو بیٹھ گئیں، اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حتی کہ آنسوؤں نے آپ ﷺ کی ریش مبارک کو تر کر دیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص بولا: اللہ کے رسول ﷺ آپؐ رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس کی اس ناگفتہ بہ حالت پر ترس آ رہا ہے۔ اگر کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی حق رضاعت ادا کرنے کے لئے دے دے تو بھی وہ اس حق سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ تجھ سے لیا گیا ہے، اس میں سے جو میرے حصے میں آیا ہے، وہ سب تیرا ہے۔ باقی رہا وہ کچھ جو مسلمانوں کو ملا ہے تو میں ان سے اس میں سے کچھ نہیں لوں گا، سوائے اس کے کہ وہ بخوشی دے دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے جس نے ان سے جو بھی کچھ لیا تھا، انہیں واپس کر دیا۔

ⓐ مصنف عبدالرزاق (١٣٩٥٨)؛ صحيح سنن الترمذي ٢/ ٣٣٨

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل سوم: بعد از معرکہ

⦿ قیدی اگر مسلمان ہو چکا ہو تو اس کا مال اور خون محفوظ ہو جاتا ہے یعنی اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اس کا لوٹا ہوا مال واپس کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۸۶۵

⦿ اسیر کے اسلام کا دعویٰ قید ہونے سے پہلے معتبر سمجھا جائے گا اور اس کے ثبوت کے لئے دو گواہ یا ایک گواہ اور قسم کفایت کر جائے گی، اس کا لوٹا گیا سامان دعویٰ اسلام ثابت ہونے کی صورت میں آدھا واپس کر دیا جائے گا، لیکن یہ اس صورت میں ہو گا جب لشکر جدوجہد کر کے کسی کو اسیر بنائے۔ فیصلہ نمبر ۸۶۹، ۸۷۰

⦿ غنیمت کی تقسیم کے بعد اسلام قبول کرنے سے صرف اولاد واپس ہو گی، مال نہیں۔ فیصلہ نمبر ۸۷۱......البتہ مال اور قیدیوں کی تقسیم کے بعد حاکم حصہ داروں کی رضا مندی سے مال و اسیر بھی واپس کر سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۷۴

⦿ اگر کسی کافر کا غلام اسلام قبول کر لے اور مسلمانوں سے آ ملے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ غلام کا اسلام لانا اور ہجرت کرنا اس کو آزادی کا فائدہ دیتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۷۲، ۸۷۳

⦿ غلام مسلمان ہو کر مسلمانوں سے آ ملے اور بعد میں اس کا آقا بھی اسلام لے آئے تو غلام آقا کی ملکیت میں ہو گا۔ فیصلہ ۸۷۵، ۸۷۹

⦿ مسلمانوں کا مال جو مشرکین کے قبضہ میں ہو، مسلمانوں کے غلبہ یا مالِ غنیمت میں آنے سے اس پر اس کے اصل مسلمان مالک کا حق برقرار رہتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۷۶۔ اگر ایسا مال تقسیم ہو چکا ہو تو مال کی قیمت سرکار کے ذمہ ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۷۷

⦿ کسی کافر کے اسلام لانے کے بعد اس کے مال پر انفرادی قبضہ ختم کر دیا جائے گا اور اس کا مال اسے واپس دیا جائے گا۔ فیصلہ ۸۷۸

⦿ معاہدہ توڑنے والی قوم پر لشکر کشی کی جا سکتی ہے، اسی طرح حاکم اگر چاہے تو مغلوب قوم کے مردوں اور بالغ لڑکوں کو قتل، عورتوں اور بچوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر سکتا ہے، نیز ان سب چیزوں سے بچتے ہوئے پوری قوم کو جلاوطنی کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳

⦿ قیدیوں کو فدیہ لے کر آزاد کیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ ۸۸۴، ۸۸۵......اسی طرح حصہ میں آئے ہوئے قیدی کو صاحب مال و اسیر مال سمیت واپس کر سکتا ہے جیسا کہ بدر کی لڑائی میں ابو العاص اسیر ہو کر آئے تو انہیں حضرت زینبؓ کی طرف سے فدیہ میں بھیجے گئے ہار سمیت واپس کر دیا گیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۸۸۶

⦿ اگر پتہ چل جائے کہ قیدی بچنے کے لیے اسلام لایا ہے تو وہ بدستور قیدی ہی رہے گا حتیٰ کہ فدیہ وغیرہ کے بدلے آزاد کر

دیا جائے۔ فیصلہ نمبر ۸۸۷

- ⦿ مسلمان قیدیوں کے حصول کے لیے کافر قیدیوں کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۸۹
- ⦿ قیدی کو اِحسان کرتے ہوئے چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۹۰
- ⦿ اِحسان کے طور پر آزادی قبول نہ کرنے والے قیدی کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۹۱
- ⦿ کسی دوسری کے قیدی کو قتل کرنا جرم ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۹۲
- ⦿ بدری مسلمان مالِ فے کے اس وقت حق دار ہوں گے جب وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے۔ فیصلہ نمبر ۸۹۳
- ⦿ اُجرت لے کر معرکہ میں حصہ لینے والا غنیمت کا حقدار نہیں ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۹۴
- ⦿ حاکم اپنی صوابدید پر مالِ فے تقسیم کر سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۹۵، ۸۹۶، ۹۰۱ اور یہ مال چند ایک اشخاص کے سپرد بھی کیا جا سکتا ہے فیصلہ نمبر ۸۹۷، ۸۹۸، ۹۰۲۔ اسی طرح مالِ فے کو لوگوں کی ضرورت کے لیے کھلے عام رکھ دینا بھی درست ہے۔ فیصلہ نمبر ۸۹۹، ۹۰۰
- ⦿ مالِ غنیمت میں خیانت کرنا سنگین جرم ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۰۳
- ⦿ مالِ غنیمت میں غیر مسلم بھی شرکت کی وجہ سے حصہ کا حقدار ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۰۴، ۹۰۵ اسی طرح عورتوں کا غنیمت میں کوئی مقرر حصہ نہیں، البتہ ان کو کچھ نہ کچھ دینا ضروری ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۰۶
- ⦿ عورت جنگ میں زخمیوں کا علاج، کھانا تیار کرنا اور ان جیسے اُمور سرانجام دینے کے لیے بنفسِ نفیس حصہ لے سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۰۷
- ⦿ کافر کو قتل کرنے والی عورت کو غنیمت میں پورا حصہ دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۹۰۸
- ⦿ غلام کے لیے غنیمت میں سے گھریلو سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، یعنی مالِ غنیمت میں ملنے والے مال سے گھریلو سامان کی چیزیں دی جا سکتی ہیں۔ فیصلہ نمبر ۹۱۰، ۹۱۱
- ⦿ مالِ فے میں حاکم اپنی صوابدید پر لوگوں کو محروم رکھ سکتا ہے اس صورت میں محروم لوگ کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے۔ فیصلہ نمبر ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵
- ⦿ مالِ غنیمت میں حاکم کی تقسیم کا اعتبار ہوگا، اپنی مرضی سے کوئی کسی چیز کو اپنے لیے مختص نہیں کر سکتا۔ فیصلہ نمبر ۹۱۶......اسی طرح تقسیم شدہ مالِ غنیمت واپس نہیں لیا جائے گا الا کہ جس کے حصہ میں آیا ہو اور وہ اپنی خوشی سے اسے واپس کر دے۔ فیصلہ نمبر ۹۱۷

فصل چہارم: اموالِ غنیمت کی تقسیم

مالِ غنیمت میں حصوں کی تقسیم

۹۱۸ ⊕ عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا ⊕

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے لئے دو حصے اور اس کے مالک کے لئے ایک حصہ مقرر کیا۔

۹۱۹ ⊕ عن عَائِشَةَ قَالَتْ: أَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلَقِ فَأَخْرَجَ الْخُمْسَ مِنْهَا ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا ⊕

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بنی مصطلق کے قیدی ملے تو آپ ﷺ نے ان میں سے خمس (غنیمت کا پانچواں حصہ جو بیت المال کا حصہ ہوتا ہے) نکالنے کے بعد انہیں مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ آپ ﷺ نے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا۔

معرکہ میں اقدامی کاروائی کرنے والوں کو حصہ میں ترجیح

۹۲۰ ⊕ عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدْتُ مَعَهُ بَدْرًا فَالْتَقَى النَّاسُ فَهَزَمَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَتْ طَائِفَةٌ فِي آثَارِهِمْ يَهْزِمُونَ وَيَقْتُلُونَ فَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَسْكَرِ يَحْوُونَهُ وَيَجْمَعُونَهُ وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَايُصِيبُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَفَاءَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. قَالَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْغَنَائِمَ نَحْنُ حَوَيْنَاهَا وَ جَمَعْنَاهَا فَلَيْسَ لأَحَدٍ فِيهَا نَصِيبٌ وَ قَالَ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ: لَسْتُم بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ نَفَيْنَا عَنْهَا الْعَدُوَّ وَ هَزَمْنَاهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ: لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا. نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَخِفْنَا أَنْ يُصِيبَ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً وَاشْتَغَلْنَا بِهِ فَنَزَلَتْ ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ*﴾ فَقَسَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى فَوَاقٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَغَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ نَفَّلَ الرُّبُعَ وَ إِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا وَكُلَّ النَّاسِ نَفَّلَ الثُّلُثَ وَيَقُولُ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ ⊕

⊕ صحيح البخاري (٢٨٦٣، ٤٢٢٨) ⊕ نصب الراية ٣/ ٤١٧

⊕ مسند أحمد: ٥/ ٣٢٤؛ المستدرك للحاكم ٢/ ٣٢٦ (صححه ووافقه الذهبي)؛ مجمع الزوائد ٧/ ٢٦ (رواته ثقات)؛ الأموال: ١/ ٤٤١ * الأنفال ٨:١

عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ (اچانک بدر کا معرکہ پیش آ گیا) تو میں آپ ﷺ کے ساتھ بدر میں شریک ہوا، مسلمان دشمن سے برسرپیکار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کر دیا۔ ایک جماعت دشمن کے پیچھے انہیں قتل کرنے اور مکمل ہزیمت سے دوچار کرنے، جبکہ دوسری جماعت میدان جنگ سے مال جمع کرنے میں مصروف ہوگئی۔ تیسری جماعت رسول اللہ ﷺ کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑی ہوگئی، تاکہ دشمن آپ ﷺ تک نہ پہنچ سکے۔ جب رات کا وقت ہوا اور تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے تو مال غنیمت جمع کرنے والے لوگ کہنے لگے: ہم نے اسے جمع کیا ہے۔ اس لئے اس میں کسی کا کوئی حصہ نہیں۔ جو لوگ دشمن کو بھگانے کے لئے گئے تھے، انہوں نے کہا: تم اس کے ہم سے زیادہ حقدار نہیں ہو کیونکہ ہم نے دشمن کو اس سے دور کیا ہے اور اسے شکست دی ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے گرد گھیرا ڈالنے والوں نے کہا: تم سب لوگ ہم سے زیادہ اس کے حقدار نہیں ہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ تک دشمن کے پہنچنے کے ڈر سے آپ ﷺ کے گرد گھیرا ڈالا اور آپ ﷺ کا دفاع کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''یہ آپ ﷺ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو! غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔ اس لئے تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو'' تو رسول اللہ ﷺ نے فوراً ان غنائم کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ جب دشمن کی زمین پر حملہ کرتے (اور لشکر میں سے ایک دستہ دشمن کے کسی جتھے پر حملہ کر کے جو مال غنیمت حاصل کرتا تو اس دستہ کو خمس نکال کر) اس میں سے چوتھا حصہ عطا کرتے (اور باقی تین حصے سارے لشکر پر تقسیم کرتے) اور جنگ کے واپس آتے اور لوگ تھکے ہوتے اور اس صورت کوئی دستہ پلٹ کر دشمن پر حملہ کر کے جو مال غنیمت حاصل کرتا آپ ﷺ اسے تیسرا حصہ عطا کرتے اور باقی دو حصے سارے لشکر پر تقسیم کرتے) اور آپ ﷺ غنائم میں طمع، لالچ اور اپنے آپ کو دوسرے سے زیادہ مستحق سمجھنے کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے: طاقتور مؤمن کو چاہیئے کہ وہ اپنے مال غنیمت سے ضعیف کو بھی دے۔

خیبر کے مال کی تقسیم

۹۲۱ ⑱ عن سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: قَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوائِبِهِ وَحَاجَاتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَّمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا⑱

سہل بن ابوحثمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ نصف اپنی ضروریات و حاجات (مسلمانوں کے اجتماعی معاملات) کیلئے اور نصف مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اور مسلمانوں کے درمیان آپ نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا۔

۹۲۲ ⑲ عن بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَسَّمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلَّ سَهْمٍ مِأَةَ سَهْمٍ فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ الْوَطِيحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا . وَعَزَلَ النِّصْفَ الآخَرَ فَقَسَّمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ: الشَّقَّ وَالنَّطَاطَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا⑲

---

⑱ سنن أبي داود (٣٠١١) حسن صحيح

⑲ سنن أبي داود (٣٠١٣) صحيح لغيره

بشیر بن یسارؒ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو خیبر عطا فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے ۳۶ حصوں میں تقسیم کیا اور پھر ہر حصے کو ۱۰۰ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر اس کا نصف اپنی ضروریات (بیت المال) کے لیے الگ کیا جو ایک وطیحہ نامی قلعہ اور کتیبہ نامی بستی اور ان سے متعلقہ جائداد تھی اور بقیہ آدھے حصہ کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ انہیں میں 'شق' اور 'نطاط' دو قلعے اور ان سے متعلقہ جائداد شامل تھی اور نبی ﷺ کا حصہ ان قلعوں سے متعلقہ جائیدادوں میں تھا۔

٩٢٣ ⑧⓪ * عن مَجْمَعِ بْنِ جَارِيَةَ الأَنْصَارِي وَكَانَ أَحَدُ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَأُوْا الْقُرْآنَ قَالَ: قُسِّمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِاۃٍ فِيهِمْ ثَلاثُ مِاۃٍ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا[80]

مجمع بن جاریہ انصاریؓ یہ قرآن کریم کے ان قراء میں سے تھے جو مکمل قرآن پڑھ چکے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کو حدیبیہ والوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے اٹھارہ حصے کر دیے، جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی جن میں تین سو سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

٩٢٤ ⑧① * عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ[81]

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کٹوا ڈالے، ان باغوں کو بویرہ کہا جاتا تھا۔

٩٢٥ ⑧② * عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أن رَسُول اللهِ ﷺ غَزَا خَيبَرَ: فَأَصَبْنَاهَا عُنْوَةً فَجَمَعَ السَّبْيَ[82]

انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں جنگ کی اور اسے بزور تلوار فتح کیا اور پھر لونڈیوں کو اکٹھا کیا۔

٩٢٦ ⑧③ * عن عُمَر قَالَ: لَوْلا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَافُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلاَّ قَسَّمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ[83]

عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جس بستی کو فتح کرتا اس کو فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیتا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کو فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔

معرکہ میں شریک نہ ہونے والے شخص کو مال غنیمت سے محروم کرنا

٩٢٧ ⑧④ * عن سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ: لَيسَ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيءٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ[84] راجع: ٨٩٣

سلیمان بن بریدہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدوی مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ انہیں مال غنیمت

---

⑧⓪ صحيح سنن أبي داود (٢٦٠٦، ٢٦٠٧، ٣٠١٩)

⑧① صحيح البخاري (٤٨٨٤، ٤٠٣٢) تفسير ابن كثير ٤/ ٤٢٣

⑧② صحيح سنن أبي داود (٣٠٠٩)؛ صحيح البخاري (٣٥٨)

⑧③ صحيح البخاري (٢٣٣٤، ٤٢٣٥)

⑧④ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ٣٤٨

اور مالِ فے میں سے اسی صورت میں حصہ ملے گا جب وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔

۹۲۸ ⑧٥عن أبي هريرة قال بعث رسول الله ﷺ أبان على سرية من المدينة قبل نجد قال أبو هريرة: فقدم أبان وأصحابه على النبي ﷺ بخيبر بعد ما افتتحها وأن حزم خيلهم لليف قال أبو هريرة فقلت يا رسول الله لا تقسم لهم قال أبان و أنت بهذا يا وبر تحدر من رأس ضأن. فقال النبي ﷺ يا أبان إجلس فلم يقسم لهم⑧٥

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابان بن سعید کو مدینہ منورہ سے نجد کی طرف ایک فوج کا سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: جب ابان اور اس کا لشکر اس مہم سے فارغ ہو کر خیبر پہنچے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ خیبر فتح کر چکے تھے۔ (اس وقت مسلمانوں کی مفلسی کا یہ حال تھا) کہ ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے (چمڑہ میسر نہ تھا)۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ ابان اور اس کے ساتھیوں کو خیبر کے مالِ غنیمت سے حصہ نہ دیجئے۔ ابان نے کہا: اے پہاڑی لومڑ! تو یہ بات کرتا ہے۔ (ایاز قدر خو بہ شناس) یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ابان بیٹھ جاؤ اور ان کے لئے مالِ غنیمت کا حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

۹۲۹ ⑧٦عن أبي موسى قال: قدمنا على النبي ﷺ بعد أن فتح خيبر فقسم لنا ولم يقسم لأحد لم يشهد الفتح غيرنا⑧٦

ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو ہم آپ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے مالِ غنیمت سے حصہ مقرر فرمایا اور جو لوگ فتح خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے، ان میں سے کسی کا بھی حصہ مقرر نہیں فرمایا، سوائے ہمارے۔

⑧٥ صحيح البخاري (٤٢٣٨)؛ السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ٣٣٤؛ سنن أبي داود (٢٧٢٣) صحيح
وبر: دابة صغيرة كالسنور وحشية (فتح الباري ٧/ ٦١٦)

⑧٦ صحيح البخاري (٤٢٣٣)؛ صحيح مسلم (٦٣٦)

فصل پنجم: مالِ سلب (مد مقابل کا سامان)

مبارزت یا امیر کے اعلان کی صورت میں مقتول کا ذاتی سامان مقابل کا ہوگا

۹۳۰ ⑯عن أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْبَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ: قَالَ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدْ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُه فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدْ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَالَكَ يَا أَبَاقَتَادَةَ؟ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ سَلَبُهُ عِنْدِي فَارْضِهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَاهَاء اللهِ إِذًا لَايَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلَامِ⑯

ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین کے لئے نکلے، جب دشمن سے ہمارا مقابلہ ہوا تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ میں نے ایک مشرک کو ایک مسلمان پر چڑھے ہوئے دیکھا، میں گھوم کر اس کے پیچھے گیا اور اس کے کندھے کی نس پر تلوار کا وار کیا۔ وہ اس کو چھوڑ کر میری طرف آیا اور مجھے ایسا دبایا کہ مجھے موت نظر آنے لگی، پھر وہ خود ہی مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ میں عمر بن خطابؓ سے ملا اور ان سے کہا: یہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ (جو اس طرح بھاگ نکلے ہیں) انہوں نے کہا: یہی اللہ کا امر تھا۔ پھر لوگ واپس لوٹ آئے۔ نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: جو شخص کسی کافر کو مارے اور اس کے مارنے پر گواہ بھی رکھتا ہو، وہی اس کے سامان کا حقدار ہوگا۔ یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور کہا: کیا کوئی میری گواہی دیتا ہے؟ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: جس نے کسی کافر کو مارا اور اس کے مارنے پر گواہ بھی رکھتا ہو، وہی اس کے سامان کا حقدار ہوگا۔ میں پھر کھڑا ہوا اور کہا: کیا کوئی شخص میری گواہی دے گا؟ اور یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ جب تیسری مرتبہ پھر آپ ﷺ نے وہی بات ارشاد فرمائی تو میں پھر کھڑا ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے ابوقتادہؓ! تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ میں نے آپ ﷺ پر سارا واقعہ بیان کیا تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سچ کہہ رہا ہے، اس (مقتول) کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ ابوقتادہؓ کو (سمجھا کر یا کچھ دے کر) دستبردار ہونے پر راضی کرلیں۔ اس پر ابوبکر صدیقؓ نے کہا

⑯ صحيح البخاري (٣١٤٢)؛ صحيح مسلم(٤٥٤٣)؛ مؤطا مالك ١/ ٤٥٤؛ دلائل النبوة:٥/ ١٤٨؛ شرح السنة ١١/ ١٠٦

نہیں، اللہ کی قسم! آپ ﷺ کبھی یہ نہیں چاہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے، (جس کو مارے) اس کا سامان اس کی بجائے تجھے دے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ابوبکرؓ ٹھیک کہہ رہے ہیں، چنانچہ انہوں نے (ابوقتادہ کو) دے دیا، ابوقتادہؓ نے کہا: میں نے زرہ بیچ کر بنوسلمہ کے محلّہ میں کھجور کا ایک باغ خرید لیا۔ اسلام کے زمانہ میں یہ پہلی جائیداد ہے جو میں نے حاصل کی۔

۹۳۱ ⑱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلامَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ: نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيهِ يَا ابنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لاَ يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلاَ إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلاَهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ. فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ. فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالاَ لاَ. فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: كِلاَكُمَا قَتَلَهُ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَ مُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ [⑱]

عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ بدر کے روز میں ایک صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں اور بائیں نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ دو نوخیز انصاری لڑکے کھڑے ہیں، میں نے خواہش کی کہ کاش میں ان سے زیادہ طاقتور لوگوں کے درمیان ہوتا، ان میں سے ایک نے مجھ سے سرگوشی کی۔ اور کہا: اے چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، مگر اے بھتیجے! تجھے اس سے کیا کام؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں اسے دیکھ لوں تو میں نہیں چھوڑوں گا، اور موت ہی ہمیں ایک دوسرے سے جدا کرے گی۔ مجھے اس کی (بہادرانہ) گفتگو سن کر تعجب ہوا۔ پھر دوسرے نے مجھ سے سرگوشی میں وہی بات کی جو پہلے لڑکے نے کی تھی۔ پھر زیادہ دیر نہیں گزری کہ میں نے ابوجہل کو لوگوں میں گھستا ہوا دیکھا: میں نے کہا: یہ وہی ہے، جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا ہے اور آن کی آن میں اسے اپنی تلواروں سے ڈھیر کر دیا اور واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو خبر دی، آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: میں نے اسے مارا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے اپنی تلواروں کو ابھی صاف تو نہیں کیا؟ دونوں نے کہا: نہیں! تو آپ ﷺ نے ان کی تلواریں دیکھ کر فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔ ابوجہل کا ذاتی سامان اب معاذ بن عمرو بن جموح کا ہے۔ ابوجہل کے یہ قاتل معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن الجموح تھے۔

۹۳۲ ⑲ * عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجَ يَوْمَ خَيْبَرَ مَرْحَبُ الْيَهُودِي وَهُوَ يَقُولُ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي

⑱ صحيح البخاري (۳۱٤۱، ٤۰۲۰، ۳۹٦۲، ۳۹۸۸)؛ صحيح مسلم (٤٥٤٤، ٤٦۳۸)؛ فتح الباري ۷/ ۳٤٤، ۳۹٥؛ مسند أحمد ۳/ ۱۲۹

مَرْحَبٌ: شَاكِي السِّلاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ. وَيَقُولُ: هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لِهَذَا؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا وَاللهِ الْمَوتُور الثَّائِرُ قَتَلُوا أَخِي بِالأَمْسِ قَالَ. فَقَالَ: قُمْ إِلَيهِ اَللّٰهُمَّ أَعِنْهُ فَلَمَّا دَنَا أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ دَخَلَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهِ مَرْحَبٌ فَضَرَبَهُ فَاتَّقَى بِالدَّرَقَةِ فَوَقَعَ سَيفُهُ فِيهَا فَمَضَتْ بِهِ الدَّرَقَةُ فَأَمْسَكَتْهُ فَضَرَبَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَتَلَهُ⑧⑨

جابر بن عبداللہ نے کہا کہ خیبر کے دن مرحب یہودی نکلا اور وہ یہ کہہ رہا تھا: سب خیبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں۔ ہتھیار بند، تجربہ کار، بہادر اور جنگجو ہوں۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا: کون ہے جو میرا مقابلہ کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا مقابلہ کون کرے گا؟ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں اسکا مقابلہ کروں گا اور اللہ کی قسم میں تو بدلہ لینے کا خواہش مند بھی ہوں، کیونکہ انہوں نے کل میرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو جا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! اس کی مدد فرما۔ جب دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو ان کے درمیان ایک درخت حائل ہو گیا، مرحب نے ان پر حملہ کرتے ہوئے تلوار کا وار کیا تو (محمد) نے اس وار کو ڈھال سے روکا، جب مرحب کی تلوار ڈھال پر پڑی اور اس میں پیوست ہو کر اٹک گئی۔ محمد بن مسلمہ نے مرحب پر تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

٩٣٣ ⑨⓪ * عن بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِي قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اللِّوَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَنَهَضَ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَقَوْا أَهْلَ خَيْبَرَ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَ أَعْطَاهُ اللِّوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَقَوْا أَهْلَ خَيْبَرَ وَكَانَ مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ⑨⓪

بریدہ اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر والوں سے جنگ کرنے کے لئے گئے تو آپ ﷺ نے عمر بن خطابؓ کو جھنڈا عطا فرمایا اور کچھ مسلمان بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے خیبر والوں سے مقابلہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل جھنڈا مسلمانوں میں سے ایک ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے علیؓ کو بلایا، وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کر دیا، لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے، انہوں نے خیبر والوں سے مقابلہ کیا۔ مرحب ان کے سامنے رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

٩٣٤ ⑨①عن عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَبَارَزَهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ سَلَبَهُ⑨① راجِع: ٤٢٧

⑧⑨ كنز العمال ١٠/ ٤٦٤ (٣٠١٢٢)؛دلائل النبوة للبيهقي ٤/ ٢١٦؛ البداية والنهاية ٤/ ١٨٩؛سيرة ابن هشام ٣/ ٣٣٣

⑨⓪ مجمع الزوائد ٦/ ١٥٠؛مسند أحمد ٤/ ٥٢، كنز العمال ١٠/ ٦٦٢، ٣٠١١٩

⑨① مصنف عبد الرزاق ٥/ ٣٠٧ (٩٤٧٧)

عکرمہؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ایک مشرک نے گالی دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اس دشمن سے کون نپٹے گا؟ زبیرؓ نے کہا: میں! پھر انہوں نے مقابلہ میں اسے قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے مقتول کا سامان انہیں دے دیا۔

٩٣٥ ⑨٢ عن سَلَمَةَ بنِ الأَكْوَعِ قالَ غَزَوتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَوَازِنَ، قَالَ. فَبينَمَا نَحنُ نَتَضَحّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنَ حِقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَى مَعَ الْقَومِ فَلَمَّا رَأَى ضَعْفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهرِهِم خَرَجَ يَعدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ وَ أَتْبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءِ هِيَ أَمْثَلُ ظَهرِ الْقَومِ قَالَ فَخَرَجتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ: وَرَأسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ وَكُنْتُ عِندَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الجَمَلِ ثُمَّ تَقَدمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالأَرْضِ إِخْتَرَطْتُ سَيفِي فَاضْرِبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهَا فَاستَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ مُقبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟ فَقَالُوا: سَلَمَةُ بنُ الأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ ⑨٢

سلمہ بن الاکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ہوازن کے خلاف جنگ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ ایک دن ہم دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے ہم میں سے اکثر لوگ پیدل تھے اور ہم کمزوری محسوس کر رہے تھے اچانک ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کی کمر سے ایک رسی کھول کر اس سے اونٹ کو باندھ اور آ کر ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ اس نے سوچا: یہ کمزور لوگ ہیں اور ان کے پاس سواریاں کم ہیں۔ لہٰذا وہ اٹھا اور بھاگ کر اپنے اونٹ کے پاس گیا، اسے کھولا اور بٹھا کر اس پر سوار ہو کر فرار ہو گیا۔ (ہمیں یقین ہو گیا، یہ جاسوس ہے)۔ بنی اسلم کا ایک آدمی اپنی سیاہی مائل رنگ کی اونٹنی جو نہایت شاندار تھی، لے کر اس کے پیچھے بھاگا اور میں بھی پیدل دوڑتا ہوا اس کے پیچھے گیا، جب میں اس کے قریب پہنچا تو اونٹنی کا سر اس کے اونٹ کے پٹھے کو چھو رہا تھا اور میں اس وقت اونٹنی کے پٹھے کے قریب تھا۔ پھر میں مزید آگے بڑھا اور اس کے اونٹ کے پٹھے تک پہنچ گیا۔ پھر میں مزید آگے بڑھا اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر اسے بٹھا دیا۔ جب اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا تو میں نے اپنی تلوار نکالی اور اس کے سر پر دے ماری، اور اس کا سر (تن سے جدا ہو کر) نیچے گر گیا۔ میں اونٹ اور اس پر موجود سامان کو کھینچتا ہوا لایا تو سامنے رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس آدمی کو کس نے قتل کیا؟ لوگوں نے کہا: سلمہ بن الاکوع نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول کا سارا سامان اس کا ہے۔

٩٣٦ ⑨٣ عن سَلَمَةَ بنِ الأَكْوَعِ قَالَ: غَزَونَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبينَمَا نَتَضَحى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حِقْبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَومِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءِ قَالَ سَلَمَةُ: وَخَرَجتُ أَشْتَدُّ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمتُ حَتَّى أَخَذتُ بِخِطَامِ الجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالأَرْضِ اِخْتَرَطْتُ سَيفِي

⑨٢ مسند أحمد (١٦٥٧١ یا ١٥٩٢٦) صحيح

فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟فَقَالُوا: ابنُ الأَكْوَعِ قَالَ: لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ (۹) راجع: ۸۵۵

سلمہ بن اکوع کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بنوہوازن سے لڑائی کی ایک، دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، اچانک ایک آدمی آیا وہ سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار تھا، اس نے اسے بٹھایا اور اس کی کمر سے ایک رسی کھولی اور اس سے اونٹ کو باندھ دیا، پھر آگے آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا شروع کر دیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا! ہم لوگ ان دنوں ناتواں اور کمزور تھے، سواریاں کمیاب ہونے کی وجہ سے بعض لوگ پیدل بھی تھے تو وہاں سے دوڑا، اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کی رسی کھول کر اسے بٹھایا اور اس پر بیٹھ کر اونٹ کو اٹھایا پھر اسے ایڑ لگائی اور نکل گیا اور اونٹ اسے لے کر دوڑ پڑا۔ قبیلے کا ایک آدمی سیاہی مائل رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار ہو کر اس کے پیچھے بھاگا۔ سلمہ کہتے ہیں: میں بھی اس کے پیچھے پیدل بھاگا پھر میں آگے بڑھا۔ میں ان سب سے پہلے اس (جاسوس) کے پاس پہنچ گیا تھا۔ آخر میں نے اونٹ کی لگام پکڑ لی اور اسے بٹھایا، جب اس نے اپنے گھٹنے زمین پر رکھے تو میں نے اپنی تلوار سونتی اور اس آدمی کے سر پر دے ماری، وہ نیچے گر پڑا۔ میں اونٹ کو لے کر آیا، اس پر مقتول کا سامان اور اسلحہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا استقبال کیا۔ تمام لوگ آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگ کہنے لگے ابن اکوع نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول کا سارا سامان اس کا ہے۔

۹۳۷ (۹۲)عن عَوفِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلاً مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ والِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ عَوفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَاتُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَاتُعْطِهِ يَاخَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَرعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَ تَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ (۹۲)

عوف بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حمیر قبیلہ کے آدمی نے دشمن کا ایک فرد قتل کر دیا اور اس کا ذاتی سامان لینا چاہا تو خالد بن ولیدؓ جو ان کے سپہ سالار تھے، نے منع کر دیا۔ عوف بن مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اس معاملے کے متعلق بتایا۔ آپؐ نے خالد سے فرمایا: تجھے اسے مقتول کا سامان دینے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ مال اس کے لئے بہت زیادہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے یہ سامان دے دے۔ جب خالدؓ عوف کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان کی چادر کھینچی اور کہا: کیا میں نے جو کہا تھا وہ رسول اللہ ﷺ سے پورا نہیں کر دکھایا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ ﷺ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا: اے خالد! اسے مت دے۔ اے خالد! اسے مت دے، کیا تم میرے مقرر کئے ہوئے امرا کو چھوڑنے والے ہو؟ تمہاری

(۹) صحيح مسلم (٤٥٤٧)؛ صحيح البخاري(٣٠٥١)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٣١٢)

(۹۲) صحيح مسلم (٤٥٤٥)؛ مسند أحمد ٦/ ٢٦، ٢٧، ١/ ١٧٨؛ السنن الكبرٰى للبيهقي٦/ ٣١٠

اور ان کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جسے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے کہا گیا۔ اس نے انہیں چرایا، پھر جب ان کے پانی پینے کا وقت ہوا تو وہ انہیں ایک حوض پر لے آیا، انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا، پھر صاف صاف پانی پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا، تو کیا صاف (اچھی باتیں) تو تمہارے لئے ہیں اور بری باتیں امرا پر ہیں۔

سلب کے حصول کے لیے بلا وجہ کارروائیوں سے ممانعت

۹۳۸ ⑮عن سَعْدِ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ جَائَتْهُ جُهَيْنَةُ فَقَالُوا إِنَّكَ قَدْ نَزَلْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَأَوْثِقْ لَنَا حَتَّى نَأْتِيكَ وَ تُؤْمِنَّا فَأَوْثَقَ لَهُمْ فَأَسْلَمُوا قَالَ: فَبَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَجَبٍ وَلَانَكُوْنُ مِئَةً وَ أَمَرَنَا أَنْ نُغِيرَ عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ إِلَى جَنْبِ جُهَيْنَةَ فَأَغَرْنَا عَلَيْهِمْ وَكَانُوا كَثِيرًا فَلَجَأْنَا إِلَى جُهَيْنَةَ فَمَنَعُونَا وَ قَالُوا: لِمَ تُقَاتِلُونَ فِي الشَّهرِ الحَرَامِ؟ فَقُلْنَا إِنَّمَا نُقَاتِلُ مَنْ أَخْرَجَنَا مِنَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ فِي الشَّهرِ الحَرَامِ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعضٍ مَاتَرَوْنَ؟ فَقَالَ بَعْضُنَا نَأْتِي نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَنُخْبِرُهُ وَ قَالَ قَومٌ لاَ. بَلْ نُقِيمُ هَهُنَا، وَقُلْتُ أَنَا فِي أُنَاسٍ مَعِي لاَ بَلْ نَأْتِي عِيرَ قُرَيشٍ فَنَقْتَطِعُهَا فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ وَكَانَ الفَيءُ إِذْ ذَاكَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ وَانْطَلَقَ أَصْحَابُنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَامَ غَضْبَانًا مُحْمَرَّ الْوَجْهِ فَقَالَ: أَ ذَهَبْتُمْ مِنْ عِنْدِي جَمِيعًا وَجِئْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ؟ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبلَكُمْ الْفُرقَةُ لأَبْعَثَنَّ عَلَيكُمْ رَجُلًا لَيسَ بِخَيرِكُمْ أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْجُوعِ وَالْعَطَشِ فَبَعَثَ عَلَيْنَا عَبْدَاللهِ بنَ جَحْشٍ الأَسَدِيْ فَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ أُمِّرَ فِي الإِسْلاَمِ⑮

سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو آپ ﷺ کے پاس جہینہ قبیلے کے لوگ آئے اور کہا: آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے ہیں، ہم سے یہ معاہدہ کرلیں کہ اگر ہم آپ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ ہمیں امان دیں گے۔ آپ ﷺ نے ان سے معاہدہ کرلیا۔ اس کے بعد انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ماہ رجب میں قبیلہ جہینہ کے پڑوس میں واقع بنی کنانہ کے ایک محلے پر شب خون مارنے کا حکم دے کر بھیجا۔ ہماری تعداد سو سے بھی کم تھی۔ ہم نے ان پر شب خون مارا، لیکن ان کی بہت زیادہ تعداد کے پیش نظر ہمیں جہینہ قبیلے سے مدد طلب کرنا پڑی، لیکن انہوں نے مدد کرنے سے انکار کردیا اور کہا: تم حرمت والے مہینوں میں کیوں لڑتے ہو؟ تو ہم نے جواب دیا: ہم تو صرف ان لوگوں سے لڑ رہے ہیں جنہوں نے ہمیں حرمت والے مہینے میں حرمت والے شہر سے نکال دیا تھا۔ اس دوران کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے: کیا خیال ہے، اب کیا کرنا چاہیے؟ اس پر بعض نے کہا: ہم اللہ کے نبی ﷺ کے پاس چلتے ہیں اور انہیں معاملے کی نوعیت سے آگاہ کرتے ہیں، لیکن اکثریت نے کہا: نہیں! ہم یہیں ٹھہریں گے۔ میں نے اپنے ساتھ شامل کچھ لوگوں سے کہا: ہم قریش کے قافلے کی طرف جاتے ہیں اور ان کا راستہ کاٹ دیتے ہیں، چنانچہ ہم قافلے کی طرف چل پڑے۔ اس وقت لوٹ کا سامان اسی کا ہوتا تھا جو اسے حاصل کرتا تھا، اس لئے ہم قافلے کی طرف چلے گئے اور ہمارے کچھ ساتھی نبی کریم ﷺ کی طرف چلے گئے اور انہیں اس معاملے سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ بہت غصے کی

⑮ مسند أحمد ۱/ ۱۷۸؛ البداية والنهاية ۲/ ۲۴۹؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ۹/ ۵۸

حالت میں کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو چکا تھا اور فرمایا: تم میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور اب جدا جدا ہو کر واپس آئے ہو؟ تم سے پہلے لوگوں کو گروہ بندی نے ہلاک کر دیا۔ میں تم پر ایک ایسے آدمی کو امیر بنا کر بھیجوں گا جو تم سے زیادہ بہتر تو نہیں ہے، لیکن وہ بھوک اور پیاس پر تم سے زیادہ صبر کرنے والا ہوگا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عبداللہ جحش اسدی کو ہمارا امیر مقرر فرمایا۔ یہ اسلام میں مقرر کئے گئے سب سے پہلے امیر تھے۔

سلب میں سے خمس نکالنا؟

۹۳۹ ⑯ عن خالد بن الولید أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ [⑯]

خالد بن ولید بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مقتول کا سامان اس کے قاتل کو دینے کا فیصلہ فرمایا اور اس سامان میں سے بیت المال کا پانچواں حصہ نہیں نکالا۔

⑯ صحيح سنن أبي داود (۲۳٦۳)؛مصنف عبدالرزاق (۹٤۷۲)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل پنجم: مالِ سلب

- دورانِ جنگ کافر کو قتل کرنے والا اس کے ذاتی سامان کی ملکیت کا مستحق ہے۔ قاتل کو قتل کے دعویٰ پر گواہ بطورِ دلیل لانا ہوگا اور اس کے لیے ایک گواہی ہی کافی ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۳۰
- کافر کو قتل کرنے والا مسلمان قاتل اس کے ذاتی سامان کا مستحق ہے۔ اگر قتل کے دعویدار ایک سے زائد ہوں تو ان کی تلوار پر خون کا قرینہ ان کے دعویٰ کی سچائی کے لیے کافی ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۹۳۱
- میدانِ جنگ میں مبارزت کے وقت دینی حمیت کے ساتھ ساتھ اگر ذاتی خون کے بدلے کا جذبہ بھی ہو تو یہ جاہلیت وعصبیت نہیں کہلائے گا، جیسا کہ خیبر میں محمد بن مسلمہ کا 'مرحب' کے مقابلہ میں اس لیے آنا کہ اس نے اس کے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ فیصلہ نمبر ۹۳۲
- امیر اگر کسی کو سخت سے سخت دشمن کے مقابلے میں نکلنے کو کہتا ہے تو اس کا حکم ماننا ضروری ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۳۳
- توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے اور اس کے قاتل کو اس کا ذاتی سامان دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۹۳۴
- کافر جاسوس کا قتل رائیگاں ہے اور اس کے قاتل کو اس کا سلب حاصل ہوگا۔ فیصلہ نمبر ۹۳۵، ۹۳۶
- امیر اگر چاہے تو سلب کا مال قاتل سے روک بھی سکتا ہے۔ فیصلہ ۹۳۷ ...... نیز قاتل کو دیے جانے والے سلب میں سے خُمس نہیں نکالا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۹۳۹
- کفار پر شب خون مارنا جائز ہے۔ امیر کی اجازت کے بغیر سلب کی خاطر کسی سے ٹکراؤ درست نہیں۔ فیصلہ نمبر ۹۳۸

فصل ششم: معاہدے، امان اور جزیہ وغیرہ

❶ صلح نامے

کچھ دے دلا کر مشرکین سے معاہدۂ صلح کا جواز

۹۴۰ عن ابنِ شَهَابٍ قَالَ كَانَتْ وَقْعَةُ الأَحْزَابِ بَعْدَ أُحُدٍ بِسَنَتَيْنِ فِي شَوَّالٍ وَذَلِكَ يَوْمَ حَفْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْخَنْدَقَ وَ رَئِيسُ الْكُفَّارِ يَوْمَئِذٍ أَبُوسُفْيَانَ بنُ حَرْبٍ فَحَاصَرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، فَخَلَصَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ الْكَرْبُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ -كَمَا أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ- اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ تَشَاء لاتُعْبَدْ وَ حَتَّى أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولًا إِلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ و هُوَ يَوْمَئِذٍ رَئِيسُ الْكُفَّارِ مِنْ غَطْفَانَ وَهُوَ مَعَ أَبِي سُفْيَانَ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُلُثَ تَمْرِ نَخْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلَى أَنْ يَخْذُلَ الأَحْزَابَ وَيَنْصَرِفَ بِمَنْ مَعَهُ مِنْ غَطْفَانَ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ بَلْ أَعْطِنِي شَطْرَ تَمْرِهَا ثُمَّ أَفْعَلُ ذَلِكَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ -وَهُوَ سَيِّدُ الأَوْسِ- وَ إِلَى سَعْدِ بنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ فَقَالَ: إِنَّ عُيَيْنَةَ قَدْ سَأَلَنِي نِصْفَ ثَمَرِ نَخْلِكُمْ عَلَى أَنْ يَنْصَرِفَ بِمَنْ مَعَهُ مِنْ غَطِفَانَ وَيَخْذُلَ بَيْنَ الأَحْزَابِ وَإِنِّي أَعْطَيْتُهُ الثُّلُثَ، فَأَبَى إِلاَّ النِّصْفَ فَمَا تَرَيَانِ؟ قَالاَ يَارَسُولَ اللهِ إِنْ كُنْتَ أُمِرْتَ بِشَيءٍ فَافْعَلْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ لَوْ أُمِرْتُ بِشَيءٍ لَمْ أَسْتَأْمِرْكُمَا فِيهِ وَلَكِنْ هَذَا رَأْيٌ أَعْرِضُهُ عَلَيْكُمَا قَالَ فَإِنَّالانَرَى أَنْ نُعْطِيَهُمْ إِلاَّ السَّيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فنعمْ[۹۷]

ابن شہابؒ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احزاب اُحد کے دو سال بعد شوال میں ہوئی، یہ وہی جنگ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے خندق کھودی۔ اس معرکہ میں ابوسفیان بن حرب کفار کے لشکر کی قیادت کر رہا تھا، انہوں نے دس سے کچھ زیادہ دنوں تک رسول اللہ ﷺ کا محاصرہ کئے رکھا۔ مسلمانوں کو بہت تکلیف پہنچی۔ بقول سعید بن مسیبؒ رسول اللہ ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں یہ عرض کی: الٰہی! اپنے عہد و پیمان کو یاد رکھنا، الٰہی اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عبادت نہ کی جائے (یہ ساری دعا آپ ﷺ نے مانگی) پھر آپ ﷺ نے ابن عیینہ بن حصن، جو کہ اس دن قبیلہ غطفان کی طرف سے کافروں کے سردار تھے، کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں پیشکش کی کہ اگر وہ قبائل غطفان کو لے کر واپس چلا جائے اور مخالف جماعتوں کا ساتھ چھوڑ دے تو ہم اسے مدینہ کی کھجور کا ایک تہائی دیں گے۔ عیینہ نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ اگر آپ ﷺ مجھے پیداوار کی نصف کھجوریں دے سکتے ہیں تو میں ایسا کرنے کے لئے تیار ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اوس کے سردار

[۹۷] كتاب الأموال أبوعبيد بن القاسم بن سلام (۲۳۵)؛سيرة ابن هشام:۳/ ۲۱٤، ۲۲۳

سعد بن معاذؓ اور خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کو بلوایا، آپ ﷺ نے فرمایا: عیینہ مجھ سے تمہاری کھجوروں کا نصف طلب کر رہا ہے، جس کے عوض وہ اپنے قبیلہ کو لے کر واپس چلا جائے گا اور کفار کے لشکر کا ساتھ چھوڑ دے گا۔ میں نے انہیں ایک تہائی کی پیشکش کی تھی، لیکن وہ نصف لینے پر ہی بضد ہے۔ تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے ایسا کرنے کا حکم ملا ہے تو آپ ﷺ اسے کر گزریئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اللہ کی طرف سے حکم دیا جاتا تو میں تم سے مشورہ نہ کرتا، بلکہ یہ تو میری رائے ہے، جو میں تم پر پیش کر رہا ہوں تو اُنہوں نے کہا: پھر ہم انہیں تلواروں کے سوا کچھ نہیں دینا چاہتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے۔

مشرکین سے صلح حدیبیہ اور اس کی شرائط

۹٤۱ ⑨⑧عن الْمِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ وَمَروَان يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالاَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيبِيَةِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ خَالِدَ بنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيلٍ لِقُرَيشٍ طَلِيعَةً، فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللهِ مَاشَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيشِ. فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِم مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ. فَأَلَحَّتْ. فَقَالُوا خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَاخَلأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الفِيلِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لايَسْأَلُونَنِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلاَّ أَعْطَيتُهُمْ إِيَّاهَا. ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ. قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا. فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللهِ مَازَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَينَمَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيلُ بنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَومِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا عَيبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بنَ لُؤَيّ وَعَامِرَ بنَ لُؤَيّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيتِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّا لَمْ نَجِيء لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنَّ قُرَيشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَ أَضَرَّتْ بِهِمْ، فَإِنْ شَائُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَينِي وَبَينَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَائُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا، وَ إِلاَّ فَقَدْ جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيُنْفِذَنَّ اللهُ أَمْرَه فَقَالَ بُدَيلٌ: سَأُبَلِّغُهُمْ مَاتَقُولُ. قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا قَالَ: إِنَّا جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَولاً. فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيكُمْ فَعَلْنَا. فَقَالَ سُفَهَائُهُمْ:

لاحَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيءٍ. وَقَالَ ذَوُوا الرَّأى مِنْهُمْ: هَاتِ مَاسَمِعْتَهُ يَقُولُ. قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا. فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَامَ عُرْوَةُ بنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَومِ، أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ؟ قَالُوا بَلَى. قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ؟ قَالُوا بَلَى. قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا لاَ. قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ فَإِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ عَلَيكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِهِ. قَالُوا ائْتِهِ. فَأَتَاهُ. فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوًا مِنْ قَولِهِ لِبُدَيلٍ. فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ أَي مُحَمدُ أَرَأَيْتَ إِنْ إِسْتَأصَلْتَ أَمْرَ قَومِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنْ الأُخْرَى فَإِنِّي وَاللهِ لاَ أَرَى وُجُوهًا، وَإِنِّي لأَرَى أَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوبَكْرٍ: أمْصُصْ بَظْرَ اللات، أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ؟ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: أَبُوبَكْر قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَولاَ يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ كَلِمَةً أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأسِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السيَّفِ وَقَالَ لَهُ: أَخِّر يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأسَهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: الْمُغِيرَةُ بنُ شُعبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ، أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ؟ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قومًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَموَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الإِسْلاَمُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيءٍ. ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَينَيهِ. قَالَ فَوَاللهِ مَاتَنَخَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَ إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَ إِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَايُحِدُّونَ إِلَيهِ النَظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَي قَومِ، وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِي وَاللهِ إِنْ رَأَيتُ مَلِكًا قَدْ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَايُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللهِ إِنْ يَتَنَخَّمْ نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَروا أَمْرَهُ وَ إِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُونَ إِلَيهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ. فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا فُلاَنٌ وَهُوَ مِنْ قَومٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ، فَابْعَثُوهَا لَهُ. فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَايَنْبَغِي لِهَؤُلاَءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ. فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ: رَأَيتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ، فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيتِ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بنُ حَفْصٍ فَقَالَ

دَعُونِی آتِهِ. فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِم قَالَ النَّبِیُّ ﷺ هَذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ فَجَاءَ سُهَيلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اُكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ سُهَيلٌ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ، وَلَكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ سُهَيلٌ وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اُكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ الزُّهْرِیُّ: وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ: لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بِهِ. فَقَالَ سُهَيلٌ: وَاللهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً، وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ، فَقَالَ سُهَيلٌ: وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ - وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ - إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَنْ أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ. قَالَ: فَوَاللهِ إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا. قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَأَجِزْهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ، قَالَ: بَلَى فَافْعَلْ، قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ. قَالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ: أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ؟ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللهِ حَقًّا قَالَ بَلَى. قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهَا؟ قَالَ: بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ. قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَابَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيُّ اللهِ حَقًّا؟ قَالَ بَلَى. قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى. قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ فَوَاللهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ. قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ بَلَى. أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ؟ قُلْتُ لَا. قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالًا قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا، قَالَ: فَوَاللهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا نَبِيَّ اللهِ أَتُحِبُّ ذَلِكَ؟ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ

أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَ تَدْعُوَا حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ. فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ: نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَأَوا ذَلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَائَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَائَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ - حَتَّى بَلَغَ - بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ*﴾ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ إِمْرَأَتَينِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بنُ أَبِي سُفْيَانَ وَالأُخْرَى صَفْوَانُ بنُ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَائَهُ أَبُوبَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيشٍ و هُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَينِ فَقَالُوا: الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَينِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُوبَصِيرٍ لأَحَدِ الرَّجُلَينِ. وَاللهِ إِنِّي لأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَافُلاَنُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ. فَقَالَ أَبُوبَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرُ إِلَيهِ، فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ. وَفَرَّ الآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رآه لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَلَمَّاانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي وَ إِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُوبَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ وَاللهِ أَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَو كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيفَ الْبَحْرِ. قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُوجَنْدَلِ ابنُ سُهَيلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لاَيَخْرُجُ مِنْ قُرَيشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلاَّ لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللهِ مَايَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيشٍ إِلَى الشَّامِ إِلاَّ اعْتَرَضُوا لَهَا. فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَت قُرَيشٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ اللهَ وَالرَّحِمَ لَمَّاأَرْسَلَ: فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ. فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ -حَتَّى بَلَغَ- الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ**﴾وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَينَ الْبَيتِ[٩٨]

مسور بن مخرمہ اور مروان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی روایت کی تصدیق کی ہے، ان دونوں نے بیان کیا کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ مکہ کی طرف گئے۔ ابھی رستے میں ہی تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خالد بن ولید قریش کے کچھ سوار لئے ہوئے غمیم میں موجود ہے، یہ قریش کا ہراول دستہ ہے تو تم داہنے طرف کا راستہ لو اور اللہ کا نام لے کر چلو۔ اللہ کی قسم! خالد کو مسلمانوں کے لشکر کی خبر ہی نہ ہوئی، یہاں تک کہ اس کے ساتھیوں نے لشکر کی گردوغبار دیکھی تو خالد قریش کو ڈرانے کے لئے دوڑا۔ نبی کریم ﷺ کبھی چلتے رہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں سے مکہ میں اترتے ہیں، وہاں آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی، لوگ اسے اٹھانے کے لئے

---

⑨⑧ صحيح البخاري (٢٧٣٢، ٢٧٣٣، ٢٤٩٩، ٤١٧٨، ٢٦٩٨، ٢٦٩٩، ٢٧٠٠، ٢٧٠١، ٤١٧٧، ٤١٨١)؛ فتح الباري ٧/٥١٩، ٥/٤٠٣، ٤١٠، ٤١١، ٤١٣؛ صحيح مسلم (٤٦٠٧، ٤٦٠٩، ٤٦١٣)؛ صحيح سنن أبي داود (٢٤٠٤، ٢٤٠٣)

* الممتحنة ٦٠: ١٠ ** الفتح ٤٨: ١-٥، ٢٤

آوازیں نکالنے لگے، لیکن وہ نہ ہلی۔ لوگ کہنے لگے: قصواء اَڑ گئی ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قصواء اَڑی نہیں اور نہ ہی اس کی یہ عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روک دیا ہے جس نے ہاتھی والوں کو روکا تھا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مکہ والے مجھ سے کوئی ایسی بات چاہیں جس میں اللہ کے حرم کی عظمت ہو تو میں اسے ضرور منظور کروں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹنی کو ڈانٹا، وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ ﷺ نے اہل مکہ کی طرف سے رخ موڑ لیا اور حدیبیہ کے آخری کنارے پر ایک گڑھے کے پاس پڑاؤ ڈال دیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا، اور لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا کر کے وہاں سے پانی لے رہے تھے۔ لوگوں نے اس میں پانی ٹھہرنے ہی نہیں دیا، سارا کھینچ ڈالا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس پیاس کی شکایت کی، آپ ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور فرمایا: اسے چشمے میں گاڑ دو۔ اللہ کی قسم! تیر گاڑتے ہی پانی جوش مارنے لگا اور ان کے لوٹنے تک ویسے ہی رہا، لوگ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے بہت سے آدمیوں کو لے کر آن پہنچا۔ وہ تہامہ والوں میں آپ ﷺ کا محرم راز اور خیر خواہ تھا۔ وہ کہنے لگا: میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ حدیبیہ کے زیادہ پانی والے چشموں کے پاس اُترے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس دودھ دینے والی اور بچوں والی اونٹنیاں اور بیوی بچے بھی ہیں، وہ آپ ﷺ سے لڑنا اور بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے، بلکہ ہم تو صرف عمرہ کرنے آئے ہیں۔ قریش کے لوگ لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں اور لڑائیوں نے اُنہیں بہت نقصان پہنچایا ہے، اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت مقرر کر کے ان سے صلح کرتا ہوں، وہ دوسرے لوگوں کے معاملہ میں دخل نہ دیں، اگر دوسرے لوگ مجھ پر غالب آ گئے تو سمجھ لیں اُن کی مراد پوری ہوگئی، اگر میں غالب آ گیا تو ان کی مرضی چاہیں تو اس دین میں شریک ہوجائیں، جس میں دوسرے لوگ شریک ہوئے، نہیں تو اُنہیں کچھ دن آرام تو ملے گا، اگر وہ یہ بات نہ مانیں تو خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تو اس دین پر ان سے لڑوں گا، یہاں تک کہ میری جان چلی جائے اور اللہ ضرور اپنے دین کو پورا کرے گا۔

بدیل نے یہ سن کر کہا: میں آپ ﷺ کا پیغام ان تک پہنچاتا ہوں، وہ کفار قریش کے پاس گئے اور کہنے لگے: میں اس شخص کے پاس سے آیا ہوں، اُنہوں نے ایک بات کہی ہے۔ کہو تو تم سے بیان کروں۔ ان میں سے جاہل اور بے وقوف لوگ کہنے لگے: ہمیں ان کی بات سننے کی کوئی ضرورت نہیں، البتہ کچھ سمجھ دار لوگوں نے کہا: ہاں بتاؤ جو سن کر آئے ہو؟ اس پر بدیل نے وہ سب بیان کر دیا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا، کہنے لگا: اے قوم کے لوگو! کیا تم مجھ پر باپ کی طرف شفقت نہیں رکھتے؟ اُنہوں نے کہا: بے شک رکھتے ہیں: عروہ نے کہا: کیا میں بیٹے کی طرح تمہارا خیر خواہ نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں ہے؟ عروہ نے کہا: تم مجھ پر کوئی شبہ رکھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: نہیں! عروہ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں، میں نے عکاظ والوں کو تمہاری مدد کے لئے کہا تھا۔ جب وہ یہ نہ کر سکے تو میں اپنے بال بچوں، اور جن لوگوں نے میرا کہنا مانا، ان کو لے کر تمہارے پاس آ گیا، اُنہوں نے کہا: بے شک! عروہ نے کہا: اس شخص یعنی بدیل نے تمہاری بہتری کی بات کی ہے، اسے مان لو اور مجھے محمد ﷺ کے پاس جانے دو۔ قریش نے کہا: اچھا! جاؤ۔ عروہ آیا

اور نبی کریم ﷺ سے باتیں کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی وہی بات کی جو بدیل سے کی تھی۔ یہ سن کر عروہ کہنے لگا: اے محمد ﷺ! بتلاؤ اگر تم نے اپنی قوم کو تباہ کردیا (تو کون سی اچھی بات ہوگی؟) تم نے اپنے سے پہلے قریش کے کسی آدمی کو دیکھا ہے جس نے اپنی قوم کو تباہ کیا ہو؟ اور اگر دوسرا معاملہ ہوا یعنی قریش غالب آ گئے تو میں تو تمہارے ساتھیوں کے چہروں کی طرف دیکھتا ہوں۔ یہ کمزور لوگ یہی کریں گے کہ تم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ ابوبکرؓ کو یہ سن کر غصہ آیا، اُنہوں نے کہا: ابے! جاؤ، لات کے نھیپے چاٹو، کیا ہم نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟ عروہ کہنے لگا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابوبکرؓ ہیں۔ عروہ کہنے لگا: اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں نے بدلہ نہیں چکایا تو میں تم کو جواب دیتا۔ پھر وہ دوبارہ نبی کریم ﷺ سے باتیں کرنے لگا، وہ جب بھی کوئی بات کہتا تو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو تھام لیتا، مغیرہ بن شعبہؓ تلوار لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے تھے، ان کے سر پر خود تھا، عروہ جب اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ تلوار کا پھل اس کے ہاتھ پر مار کر کہتے: اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک سے پیچھے رکھ۔ آخر عروہ نے اپنا سر اوپر اُٹھایا اور پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: مغیرہ بن شعبہؓ ہیں۔ عروہ نے کہا: ارے دغا باز شخص! کیا میں نے تجھے تیری دغابازی کی سزا سے نہیں بچایا تھا؟ ہوا یہ تھا کہ مغیرہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک قوم کے پاس رہتے تھے۔ پھر ان کو قتل کر کے ان کا مال لوٹ کر چلے آئے اور مسلمان ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تیرا اسلام قبول کرتا ہوں، لیکن جو مال تو لایا ہے، اس سے مجھے کوئی غرض نہیں۔ پھر عروہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو دونوں آنکھوں سے دیر تک دیکھتا رہا۔

راوی کا بیان ہے: اللہ کی قسم! اگر نبی کریم ﷺ نے تھوکا تو صحابہؓ نے اسے نیچے نہیں گرنے دیا، بلکہ (تبرک کے طور پر) اپنے چہرے اور جسم پر مل لیا، جب آپ ﷺ نے کوئی حکم دیا تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کو بجا لاتے اور جب آپ ﷺ نے وضو کیا تو آپؐ کے وضو کا پانی لینے کے لئے قریب تھا کہ لڑ مریں، اور جب آپ ﷺ نے بات کی تو اپنی آوازیں پست کرلیں اور ادب کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف آنکھ نہیں اُٹھاتے تھے۔ پھر عروہ نے واپس آ کر کہا: اے قوم کے لوگو: میں نے بہت سے بادشاہوں کے دربار دیکھے ہیں جن میں روم، ایران اور حبشہ کے بادشاہ بھی شامل ہیں، اللہ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کی رعایا اس کی ایسی تعظیم کرتی ہو جیسے محمد ﷺ کی تعظیم ان کے اصحاب کرتے ہیں۔ اگر اُنہوں نے تھوکا تو کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو لپکتے ہوئے فوراً ان کا حکم بجالاتے ہیں، اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو لگتا ہے کہ وہ وضو کا پانی لینے کے لئے لڑ مریں گے، وہ جب بات کرتے ہیں تو ادب کی وجہ سے ان کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں اور تعظیم کی وجہ سے ان کی طرف آنکھ نہیں اُٹھاتے۔ محمد ﷺ نے جو بات کی ہے وہ تمہارے فائدے کی ہے، اسے مان لو۔

بنو کنانہ کا ایک شخص بولا: اس کو چھوڑو، میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا: تم جاؤ۔ جب وہ نبی کریم اور آپ کی صحابہ کے پاس نمودار ہوا تو نبی اکرم نے فرمایا، یہ ان لوگوں میں سے ہے جو بیت اللہ کی قربانی کی تعظیم کرتے ہیں، اس لئے قربانی کے جانور اس کے سامنے کردو۔ وہ جانور اس کے سامنے لائے گئے اور صحابہ نے لبیک کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ حال دیکھا تو کہہ اٹھا:

سبحان اللہ! ان لوگوں کو کعبے سے روکنا مناسب نہیں۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا تو کہنے لگا: میں نے اونٹوں کے گلے میں ہار پڑے ہوئے اور ان کے کوہان کٹے ہوئے دیکھے ہیں، میں تو بیت اللہ سے ان کو روکنا مناسب نہیں سمجھتا۔ پھر ان میں ایک شخص جس کا نام مکرز بن حفص تھا، اٹھا اور کہنے لگا: مجھے اس کے پاس جانے دو۔ جب وہ آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مکرز ہے۔ یہ تو بدکار شخص ہے، اس نے نبی کریم سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ اس کے بات کرنے کے دوران ہی قریش کی طرف سے ایک اور شخص سہیل بن عمرو بھی آن پہنچا، نبی کریم نے فرمایا: اب تمہارا کام آسان ہوگیا ہے۔ سہیل بن عمرو آیا اور کہنے لگا: لایئے: ہمارے اور تمہارے درمیان ایک صلح نامہ لکھا جائے تو نبی کریم نے کاتب کو بلایا اور اسے کہا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل کہنے لگا: اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ رحمٰن کیا ہے؟ لہٰذا عرب کے دستور کے مطابق باسمك اللهم لکھوایئے جیسے آپ ﷺ پہلے لکھوایا کرتے تھے۔ مسلمان کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم تو 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' ہی لکھوائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے کاتب سے فرمایا کہ باسمك اللهم ہی لکھ دو۔ پھر یوں لکھوایا: یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے صلح کی تو سہیل فوراً بولا: خدا کی قسم: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ ﷺ کو کعبے سے ہرگز نہ روکتے، نہ آپ ﷺ سے لڑتے۔ لہٰذا آپ محمد بن عبداللہ لکھوایئے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم: میں اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھ کو جھٹلاتے ہو۔ اور محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ علیؓ کہنے لگے: میں اسے نہیں مٹا سکتا۔ آپؐ نے یہ بھی لکھ دیا۔

اس کے بعد سہیل نے کہا: اگر ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس چلا گیا، اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہی کیوں نہ ہو، تم اسے ہمارے پاس لوٹا دو گے۔ مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو کر آئے اور مشرکوں کے حوالے کر دیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل ہیں۔ میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، میں اس کے حکم سے سرتابی نہیں کرتا، وہ میری مدد کرے گا۔ میں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم کعبہ میں پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: بیشک! مگر میں نے یہ کب کہا تھا کہ یہ اسی سال ہوگا؟ میں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم کعبے کے پاس ایک دن ضرور پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے۔ عمرؓ کہتے ہیں: پھر میں ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا: اے ابوبکرؓ! کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: بے شک ہیں۔ میں نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ اُنہوں نے کہا: بالکل ہیں۔ میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کر رہے ہیں؟ ابوبکرؓ نے جواب دیا: بھلے آدمی! وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اپنے ربّ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے، جو آپ ﷺ حکم دیں، بجا لاؤ، کیونکہ خدا کی قسم! آپ ﷺ حق پر ہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ ﷺ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ کے پاس پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ اُنہوں نے کہا: بے شک! لیکن کیا آپ ﷺ نے کہا تھا کہ یہ اسی سال ہوگا؟ میں نے کہا: نہیں، یہ تو نہیں کہا تھا۔ اُنہوں نے کہا: تو پھر آپ ضرور اس کے پاس جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے، عمرؓ کہتے ہیں: یہ جو میں نے بے ادبی کی باتیں کی تھیں، اس گناہ کو اُتارنے کے لئے میں نے کئی نیک عمل کئے۔

خیر جب صلح نامہ لکھا جاچکا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا، اٹھو! اور سر منڈواؤ، یہ بات سن کر کوئی بھی نہ اُٹھا، آپ ﷺ نے یہ

کلمہ تین مرتبہ دہرایا، جب کوئی بھی نہ اٹھا تو آپ ﷺ امّ سلمہؓ کے پاس گئے اور ان کو صورت حال بتائی۔ اُمّ سلمہؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ لوگ ایسا کریں تو اٹھیں اور اپنے اونٹوں کی قربانی کر ڈالیں اور حجام کو بلوا کر حجامت بنوالیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں۔ آپ ﷺ اُٹھے اور کسی سے بات نہیں کی، اپنے اونٹوں کی قربانی کی اور حجام کو بلا کر سر منڈایا۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تو سب اُٹھے اور قربانی کی اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے۔ قریب تھا کہ ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو ہلاک کر دیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس مؤمن عورتیں آئیں جن میں اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَائَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ... بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ مسلمانو! جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کا امتحان لو اور بعصم الکوافر تک آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ عمرؓ نے اس دن اپنی دو مشرک بیویوں کو طلاق دی؛ وہ زمانہ شرک سے ہی ان کے نکاح میں تھیں۔ ان میں سے ایک عورت سے معاویہ بن سفیان نے اور دوسری سے صفوان بن اُمیہ نے نکاح کر لیا، پھر نبی کریم ﷺ مدینہ واپس لوٹ گئے۔

پھر آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی ابوبصیر آئے جو قریش کی ایک شاخ سے تھے اور مسلمان ہو چکے تھے۔ قریش نے دو آدمیوں کو اسے واپس لانے کے لئے بھیجا۔ (وہ مدینہ پہنچے) اور کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے، اس پر عمل کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ابوبصیرؓ کو ان دو آدمیوں کے حوالے کر دیا۔ وہ ان کو لے کر روانہ ہو گئے۔ مقامِ ذوالحلیفہ پر پہنچ کر وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے اور اپنی کھجوریں نکال کر کھانے لگے۔ ابوبصیرؓ نے ان میں سے ایک کو کہا: اللہ کی قسم! مجھے تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ لگی ہے۔ اس نے سونت کر کہا: بلاشبہ بہت عمدہ ہے، میں اسے کئی بار آزما چکا ہوں۔ ابوبصیرؓ نے کہا: ذرا دکھاؤ تو سہی۔ اس نے دے دی، ابوبصیرؓ نے اسے مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ یہ دیکھ کر اس کا ساتھی وہاں سے بھاگ اُٹھا اور مدینہ پہنچ گیا۔ وہ مسجد میں بھاگتا ہوا داخل ہوا، نبی کریم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: یہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو کہنے لگا: اللہ کی قسم! میرا ساتھی مارا گیا اور میں بھی نہیں بچوں گا، اتنے میں ابوبصیرؓ بھی آ پہنچے اور کہا: اللہ نے آپ ﷺ کا عہد پورا کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے واپس کر دیا تھا، لیکن اللہ نے مجھے ان سے نجات دلائی۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں مرے۔ اگر اس کے ساتھ اور آدمی مل گئے تو یہ تو جنگ کی آگ بھڑکا دے گا۔ یہ سنتے ہی ابوبصیرؓ سمجھ گیا کہ آپ ﷺ پھر اس کو لوٹا دیں گے اور نکل کر سیدھا سمندر کنارے جا پہنچا۔ ابوجندلؓ بھی مکہ سے بھاگ کر ابوبصیرؓ سے مل گیا۔ اب قریش کا جو بھی آدمی مسلمان ہو کر نکلتا، وہ ابوبصیرؓ کے پاس چلا جاتا، یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت جمع ہو گئی۔ اللہ کی قسم! اُنہوں نے یہ کام شروع کیا کہ وہ قریش کے جس قافلے کے بارے میں سنتے کہ ملک شام کے لئے نکلا ہے، اسے راستے میں روکتے اور لوٹ مار کرتے اور اُنہیں قتل کر دیتے۔ آخر قریش نے تنگ آ کر نبی کریم ﷺ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر کہلا بھیجا کہ ابوبصیرؓ کو بلا بلیں اور اب سے جو شخص مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے پاس آئے، اسے امن ہے، نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا۔

مشرکین کے اسلام قبول کرنے والے غلام آزاد ہیں

۹۴۲ ⑲ عن عَلِيٍّ قَالَ: خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَعنِي يَومَ الْحُدَيبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيهِمْ مَوَالِيهِمْ

⑲ صحيح سنن أبي داود (۲۷۰۰)

فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ مَاخَرَجُوا إِلَيكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ رُدَّهُمْ إِلَيهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَامَعْشَرَ قُرَيشٍ حَتَّى يَبْعَثُ اللهُ عَلَيكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ عَزَّوَ جَلَّ ⑲

علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن صلح کا معاہدہ ہونے سے پہلے دو غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ان کے مالکوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے محمد ﷺ! یہ دونوں غلام آپؐ کے دین کے شوق میں نہیں آئے، بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان غلاموں کو مالکوں کی طرف واپس لوٹا دیجئے۔ رسول اللہؐ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا: اے قریش کی جماعت! میرا نہیں خیال کہ تم اس وقت تک اس کام سے باز آؤ جب تک تمہاری گردنیں کاٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ کسی کو تم پر بھیج نہیں دیتے، آپؐ نے غلام انہیں واپس لوٹانے سے انکار کردیا اور فرمایا: یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔

تشریح: نبی کریم ﷺ کا مشرکین سے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ وہ اسلام لانے والوں کو اپنے پاس مدینہ میں نہیں رکھیں گے، جبکہ یہاں ان غلاموں کے بارے میں مشرکین کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کی غلامی کی حیثیت برقرار رہے، جس کی وضاحت نبی کریم ﷺ نے یوں کردی کہ ان کا اسلام قبول ہے، اور انہیں غلام کی حیثیت سے واپس قریش میں نہیں بھیجا جائے گا، البتہ وہ ابو بصیر اور ابو جندل وغیرہ کی طرح جہاں چاہیں جاسکتے ہیں، مدینہ میں مشرکین سے معاہدے کی بنا پر انہیں امان نہیں دی جائے گی۔ واللہ اعلم!

❷ معاہدات

معاہدۂ جاہلیت کو پورا کیا جائے

٩٤٣ ⑩⑩عن عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ مَنْ كَانَ حَلِيفًا فِي الْجَاهِلِيَةِ فَهُوَ عَلَى حِلْفِهِ وَلَهُ نَصِيبُهُ مِنَ الْعَقْلِ وَالنَّصرِ يَعْقِلُ عَنْهُ مَنْ حَالَفَ وَمِيرَاثُهُ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانُوا وَقَالَ: لاَحِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ وَتَمَسَّكُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَةِ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَزِدْهُ فِي الإِسْلاَمِ إِلاَّ شِدَّةً قَالَ عَمْرٌو وَقَضَى عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ مَنْ كَانَ حَلِيفًا أَوْ عَدِيدًا فِي قَوْمٍ قَدْ عَقَلُوا عَنْهُ وَنَصَرُوهُ فَمِيرَاثُهُ لَهُمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ يُعْلَمُ ①

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جاہلیت میں جو کسی کا حلیف تھا اور ابھی تک اپنے حلف پر قائم ہے اور اسے دیت اور نصرت سے اس کا حصہ ملتا رہے گا: حلیف کی طرف سے اس کی دیت ادا کی جائے گی، جبکہ اس کی وراثت اس کے رشتہ داروں کو ملے گی، خواہ وہ کوئی بھی ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے، تم جاہلیت کے حلف کو ہی پکڑے رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں صرف اس کی سختی کا اضافہ کیا ہے۔ عمرو کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے یہ فیصلہ کیا کہ جو شخص کسی قوم کا حلیف یا عدید (کسی قوم میں شمار کیا جانے والا شخص) ہو۔ اس قوم نے اسکی دیت دی ہو، اس کی مدد کی ہو تو اس کی میراث بھی اس قوم کو ملے گی۔

---

⑩⑩ مصنف عبدالرزاق ١٠/ ٣٠٧ (١٩٢٠٠)؛ صحيح سنن الترمذي (١٦٥٠)

① مصنف عبدالرزاق ١٠/ ٣٦٨ (١٩٣٩٣)

② صحيح سنن أبي داود (٢٧٥٩)؛جامع الترمذي (١٥٨٠)؛ مسند أحمد ٤/ ١١٣؛السنن الكبرىٰ للبيهقي ٩/ ٢٣١

بچوں کو عیسائی بنانے پر معاہدہ کا خاتمہ

٩٤٤ ⑩عن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ صَالَحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلَبَ عَلَى أَنْ لايُنَصِّرُوا الأَبْنَاءَ فَإِنْ فَعَلُوا فَلاعَهْدَ لَهُمْ وَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ قَدْ فَرَغْتُ لَقَاتَلْتُهُمْ[1]

علی بن ابو طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بنوتغلب کے عیسائیوں سے مصالحت کی تو میں بھی وہاں موجود تھا، آپ ﷺ نے اس شرط پر کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے (مراد بتسمہ اور دیگر رسومات جو بچے کو عیسائی بناتے وقت ادا کی جاتی ہیں)، اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کا کوئی معاہدہ باقی نہیں رہے گا۔ حضرت علیؓ نے (اپنے دور خلافت میں) کہا تھا کہ اگر مجھے فرصت ملی تو میں ان سے لڑائی کروں گا (وجہ یہ تھی کہ انہوں نے معاہدہ توڑ دیا تھا اور اپنے بچوں کو عیسائی بنانے لگے تھے۔)

معاہدہ توڑنا حرام

٩٤٥ ⑩عن عَمرِو بنِ عَبْسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَومٍ عَهْدٌ فَلا يَشُدَّ عُقْدَةً وَلايَحِلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِي أَمَدُهَا أَوْ يُنْبَذْ إِلَيهِمْ عَلَى سَوَاءٍ[2]

عمرو بن عبسہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر کسی کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کو نہ تو مضبوط کیا جائے گا اور نہ ہی اسے بالکل ختم کیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی مدت ختم ہو جائے یا اسے برابری کی بنیاد پر ختم کر دیا جائے۔

٩٤٦ ⑩ عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا[3]

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہدہ کرنے والے کو قتل کر دیا، وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی۔

٩٤٧ ⑩ عن عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الغَادِرَ يَنْصِبُ اللهُ لَهُ لِوَاءً يَومَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلاهَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنٍ[4]

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ معاہدہ توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا گاڑ دیں گے، جس سے کہا جائے گا: کیا یہ وہی نہیں جس نے فلاں کا معاہدہ توڑا تھا؟

٩٤٨ ⑩عن حُذَيفَةَ بنِ الْيَمَانِ قَالَ: مَامَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيلٍ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا: إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقُلْنَا: مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ. فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ

---

③ صحيح البخاري (٣١٦٦)؛صحيح سنن أبي داود (٢٣٩٨)

④ صحيح مسلم (٤٥٠٦ ، ٤٥١٢ ، ٤٥١١ ، ٤٥٠٤)

⑤ صحيح مسلم (٤٦١٥)

لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِم⑤

حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بدر میں شریک نہ ہوسکا، وجہ یہ ہوئی کہ جب میں اپنے باپ حسیل کے ساتھ نکلا تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا، وہ کہنے لگے: تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو، ہم نے کہا: ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے، بلکہ ہم تو مدینہ جارہے ہیں۔ انہوں نے اللہ کے نام پر ہم سے عہد اقرار لیا کہ ہم مدینہ واپس لوٹ جائیں گے اور محمد ﷺ کے شانہ بشانہ لڑائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں سارے معاملے کی خبر دی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مدینہ واپس چلے جاؤ، ہم ان کا وعدہ پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں گے۔

۹۴۹ ⑩⑥ عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ -رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ- قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلاَدِهِمْ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لاَغَدْرَ، فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلاَيَشُدُّ عُقْدَةً وَلاَ يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا ﴿أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ*﴾ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ⑥

سلیم بن عامرؒ (یہ حمیر قبیلے کے باشندے تھے) وہ کہتے ہیں کہ معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ معاویہ 'معاہدہ' کی مدت ختم ہونے سے قبل علاقہ روم کی طرف چلے گئے۔ (تاکہ وہ ان کے ملک کے قریب پہنچ جائیں) اور جس وقت مدت ختم ہوئی تو ان سے جہاد کیا کریں، اتنے میں ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار ہوکر آیا، وہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، معاہدہ پورا کرو عہد شکنی نہ کرو۔ لوگوں نے اس کی طرف دیکھا، وہ عمرو بن عبسہ تھے۔ معاویہؓ نے اس کی طرف پیغام بھیج کر اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اگر کسی شخص اور قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو تو مدت گزرنے تک وہ اس معاہدے کو نہ مضبوط کرے اور نہ کھولے، حتی کہ مدت ختم ہوجائے۔ ازروئے قرآن: ''وگرنہ معاہدہ ختم کر کے برابر حیثیت پر آجائے''۔ یہ سن کر معاویہ واپس لوٹ گئے۔

فتح کے بعد بدعہدی کرنے والوں کو قتل کرنا

۹۵۰ ⑩⑦ عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ حَتَّى أَلْجَأَهُمْ إِلَى قَصْرِهِمْ فَغَلَبَ عَلَى الأَرْضِ وَالزَّرْعِ وَالنَّخْلِ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يَجْلُوا مِنْهَا وَلَهُمْ مَاحُمِلَتْ رِكَابُهُمْ وَلِلرَّسُولِ ﷺ مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ

⑥ صحيح سنن أبي داود (۲۳۹۷)

☆ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ الْخَائِنِينَ﴾ (الأنفال ۸:۵۸) ''اگر آپ کو کسی قوم کی جانب سے خیانت کا ڈر ہوجائے تو اس کا معاہدہ لوٹا کر معاملہ برابر کرلیجئے، بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔''

⑦ السنن الكبرى للبيهقي:۹/ ۹٤

وَيَخْرُجُونَ مِنْهَا وَاشْتَرَطَ عَلَيهِمْ أَنْ لاَ يَكْتُمُوا وَلاَ يُغَيِّبُوا شَيئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلاعَهْدَ فَغَيَّبُوا مِسْكًا فِيهِ مَالٌ وَحُلِيٌّ لِحُيَى بنِ أَخْطَبٍ كَانَ اِحْتَمَلَهُ مَعَهُ إِلَى خَيْبَرَ حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمِّ حُيَى مَا فَعَلَ مِسْكُ حُيَى الَّذِى جَاءَ بِهِ مِنَ النَّضِيرِ فَقَالَ: أَذْهَبَتْهُ النَّفَقَاتُ وَالْحُرُوبُ فَقَالَ الْعَهْدُ قَرِيبٌ وَالْمَالُ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الزُّبَيرِ فَمَسَّهُ بِعَذَابٍ وَقَدْ كَانَ حُيَى قَبْلَ ذٰلِكَ دَخَلَ خَرِبَةً فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ حُيَى يَطُوفُ فِي خَرِبَةٍ هٰهُنَا فَذَهَبُوا وَطَافُوا فَوَجَدُوا الْمِسْكَ فِي الْخَرِبَةِ فَقَتَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِبْنَى حَقِيقٍ وَاحِدُهُمَا زَوْجُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَى ابنِ أَخْطَبْ وَسَبى رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَائَهُمْ وَذَرَارِيَهُمْ وَقَسَّمَ أَمْوَالَهُمْ بِالنَّكْثِ الَّذِي نَكَثُوا وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ مِنْهَا فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ ﷺ دَعْنَا نَكُونُ فِي هٰذِهِ الأَرْضِ نُصْلِحُهَا وَنَقُومُ عَلَيْهَا وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللهِ وَلاَ لأَصْحَابِهِ غِلْمَانٌ يَقُومُونَ عَلَيْهَا وَكَانُوا لايَفْرُغُونَ أَنْ يَقُومُوا عَلَيْهَا فَأَعْطَاهُمْ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّ لَهُمْ شَطْرٌ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَشَيءٍ مَا بَدَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ[۵]

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے جنگ کی آپ ﷺ نے ان کو ان کے محلات میں محصور کر دیا آپ ﷺ ان کی زمین، کھیتی اور باغوں پر غالب آ گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ وہاں سے نکل جائیں گے اور جو وزن ان کے اُونٹ اٹھا سکیں گے، وہ لے جائیں گے، سوائے سونے اور چاندی کے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے یہ شرط بھی طے کی کہ وہ نہ تو کوئی چیز چھپائیں گے اور نہ ہی غائب کریں گے، اگر انہوں نے ایسا کیا تو مسلمانوں سے ان کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ اس کے باوجود انہوں نے اونٹ کی کھال میں خزانہ چھپا کر غائب کر دیا۔ اس کھال میں حیی بن اخطب کا وہ مال اور زیورات تھے، جو وہ بنونضیر کی جلا وطنی کے وقت اپنے ساتھ خیبر میں لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حیی بن اخطب کے چچا سے پوچھا: حیی کی وہ تھیلی کہاں ہے؟ جسے وہ قبیلہ بنونضیر سے لایا تھا، وہ کہنے لگا: وہ جنگوں کے اخراجات اور دیگر مصارف میں ختم ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا، وہ مال تو بہت زیادہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حیی کے چچا کو زبیرؓ کے حوالے کر دیا، انہوں نے اس پر تھوڑا سا تشدد کیا تو وہ بتانے لگا کہ میں نے حیی کو یہاں ایک ویران جگہ پر چکر لگاتے دیکھا تھا۔ جب لوگوں نے وہاں جا کر چکر لگائے تو وہ تھیلی اس ویران جگہ سے مل گئی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حقیق کے دونوں بیٹوں کو قتل کروا دیا، جن میں سے ایک صفیہ بنت حیی بن اخطب کا خاوند تھا، ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا اور ان کے مالوں کو تقسیم کر لیا، یہ سب اس عہد شکنی کی وجہ سے تھا، جس کا انہوں نے ارتکاب کیا تھا۔ پھر رسول اللہ نے انہیں جلا وطن کرنا چاہا تو وہ کہنے لگے: اے محمدؐ! ہمیں یہیں رہنے دو، ہم یہاں کھیتی باڑی کریں گے اور اس زمین کو آباد کر دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کی کوئی ایسی جوان اولاد نہیں تھی جو وہاں کھیتی باڑی کر سکے اور وہ خود اس کام کے لئے فارغ نہیں تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے انہیں اس شرط پر خیبر دے دیا کہ کھیتی، کھجوروں اور ہر وہ شے جسے آپؐ پسند فرمائیں، میں سے نصف ملے گا۔

❸ مشرکین کو امان دینا

۹۵۱ ⑩⑧ عن هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيشًا خَرَجَ أَبُوسُفْيَانَ

وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَاهُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ مَاهٰذِهِ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوا بِهِمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ: لِلْعَبَّاسِ اِحْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تَمُرُّ كَتِيبَةٌ كَتِيبَةٌ عَلَى أَبِي سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ فَقَالَ: يَاعَبَّاسُ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ هٰذِهِ غِفَارُ قَالَ: مَالِي وَلِغِفَارٍ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَينَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ الأَنْصَارُ عَلَيْهِم سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ. فَقَالَ:سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمُ يَومُ الْمَلْحَمَةِ، الْيَومُ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانُ: يَاعَبَّاسُ حَبَّذَا يَومُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَائَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِم رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الزُّبَيرِ بنِ الْعَوَّامِ. فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: مَاقَالَ: قَالَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَومٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَومٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحُجُونِ قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيرِ بنِ مُطْعِمٍ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيرِ بنِ الْعَوَامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ هٰهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ. قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كُدَا فَقُتِلَ مَنْ خَيلِ خَالِدِ بنِ الْوَلِيدِ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيشُ بْنُ الأَشْعَرِ، وَكُرْزُ بْنُ جَابِرِ الْفِهِرِيُّ ⑧

ہشام وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ چلے تو قریش کو اس واقعہ کی خبر پہنچ گئی، ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جاننے کے لئے نکلے۔ چلتے چلتے جب وہ 'مرظہران' وادی میں پہنچے تو انہوں نے دور سے بہت سی روشنیاں دیکھیں، وہ یوم عرفہ کی روشنیوں جیسی محسوس ہورہی تھیں۔ ابوسفیان نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ کی روشنیاں محسوس ہورہی ہیں۔ بدیل بن ورقا کہنے لگا: یہ بنوعمرو کی روشنیاں محسوس ہوتی ہیں۔ تو ابوسفیان نے کہا: بنوعمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اچانک اُنہیں رسول اللہ ﷺ کے پہرے داروں نے دیکھ لیا، وہ ان کے پاس پہنچے اور اُنہیں پکڑ کر لے آئے: ابوسفیان مسلمان ہوگیا۔ جب آپ ﷺ چلنے لگے تو عباسؓ سے کہا: ابوسفیان کو پہاڑ کی تنگ وادی پر کچھ دیر روکے رکھنا، تاکہ وہ مسلمانوں کی شان وشوکت کا نظارہ کرے۔ عباسؓ نے انہیں وہاں کچھ دیر روکے رکھا۔ پھر تمام قبائل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزرنا شروع ہوئے، یہ سب ایک ایک دستہ کی شکل میں ابوسفیان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ ایک دستہ گزرا تو وہ کہنے لگا: اے عباسؓ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ

---

⑧ صحيح البخاري (٤٢٨٠، ٤٢٧٦، ٢٤٧٨، ٤٢٨٩، ١٨٤٦،)؛ صحيح مسلم (٤٥٩٨، ٤٦٠١ـ٤٦٠٤)؛ مجمع الزوائد ٦/ ١٦٤، ١٦٦، ١٦٧؛ السنن الكبرٰى للبيهقي٩/ ٢٠٥، ١١٨، ١٢٠، ١٢١؛ سيرة ابن هشام ٤/ ٣٩٤، دلائل النبوة للبيهقي ٥/ ١٣٢، صحيح سنن أبي داود (٢٦١١، ٢٦١٣، ٣٤٣٦) شرح السنة للبغوي ١١/ ١٥٢، ١٥١؛ مسند أحمد ٤/ ٣٠٧، صحيح سنن النسائي(٣٧٩١) كنز العمال١٠/ ٥١٩، سنن الدارقطني ٣/ ٦٠

غفار قبیلے کا دستہ ہے، اس نے کہا: میرا غفار سے کیا تعلق؟ پھر جہینہ قبیلے کا دستہ گزرا تو اس نے وہی بات کہی۔ پھر سعد بن ہذیم کا دستہ گزرا تو اس نے ایسا ہی کہا، پھر سلیم کا دستہ گزرا تو انہوں نے یہی بات کہی۔ اس کے بعد ایک ایسا دستہ آیا جس کی کوئی نظیر نہیں تھی۔ ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ عباسؓ نے جواب دیا: یہ انصار ہیں۔ ان کے سردار سعد بن عبادہؓ تھے، ان کے پاس جھنڈا بھی تھا۔ سعد بن عبادہؓ نے کہا: اے ابوسفیان! آج کاٹ دینے کا دن ہے، آج کے دن کے لئے کعبہ حلال ہو گیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اے عباسؓ آج میری حفاظت تیرے ذمہ ہے۔ پھر ایک دستہ آیا جو کہ سب دستوں سے کم تھا، اس میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ تھے اور نبی کریمؐ کا جھنڈا زبیر بن عوامؓ کے پاس تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو وہ کہنے لگا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا کہا؟ ابوسفیان نے سعدؓ کی بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سعدؓ نے غلط کہا۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عزت بخشیں گے اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حجُون کے مقام پر اپنا جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا۔ نافع بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن عباسؓ کو زبیر بن عوامؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا: اے ابوعبداللہ! رسول اللہ ﷺ نے اس دن تجھے یہاں جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا۔

راوی کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے اس دن خالد بن ولیدؓ کو مکہ کی بالائی جانب وادیٔ کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہونے کا حکم دیا اور آپ خود بھی کداء سے داخل ہوئے۔ اور اس دن خالد بن ولیدؓ کے گھوڑے سے دو آدمی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری قتل ہوئے۔

اسلام پر ایمان لانے والی قوم کو امان دینا

٩٥٢ ⑩⑨ عن يَزِيدَ بنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشَّخيرِ قَالَ: كُنَّا بِالْمِرْبَدِ جُلُوسًا وَأَرَانِي أَحْدَثُ القَومِ سِنًا قَالَ: فَأَتَى عَلَينَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَلَمَّا رَأَينَا، قُلْنَا كَأَنَّ هَذَا رَجُلٌ لَيسَ مِنْ أَهلِ الْبَلَدِ، قَالَ أَجَلْ. فَإِذَا مَعَهُ كِتَابٌ فِي قِطْعَةِ أَدَمٍ أَوْ جِرَابٍ فَقَالَ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ إِلَى زُهَيرِ بْنِ أُقَيْشٍ وَهُمْ حَيٌّ مِنْ عُكْلٍ إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاةَ وَآتَيتُمُ الزَّكَاةَ وَفَارَقْتُمُ الْمُشرِكِينَ وَأَعْطَيتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ ثُمَّ سَهمَ النَّبِيِّ وَالصَّفِيَّ وَ رُبَّمَا قَالَ صَفِيَةَ فَأَنْتُم آمِنُونَ بِأَمَانِ اللهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ. قَالُوا هَاتِ حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللهُ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: صَومُ شَهْرِ الصَّبرِ وَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ تَذْهَبُ كَثِيرًا مِنْ وَحَرِ الصَّدْرِ قَالَ قُرَّةُ فَقُلْتُ وَغرُو الصَّدرِ قَالَ: وَحْرُ الصَّدرِ. فَقَالَ الْقَومُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ بِهِ فَأَهْوَى إِلَى صَحِيفَةٍ فَأَخَذَهَا ثُمَّ انْطَلَقَ مُسْرِعًا ثُمَّ قَالَ: أَلا أَرَاكُم تَخَافُونَ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ وَاللهِ لا أُحَدِّثُكُم حَدِيثًا اليَومَ[9]

یزید بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک کھلیان میں بیٹھے ہوئے تھے، میں اپنی قوم میں سے سب سے کم عمر تھا، ہمارے پاس ایک بادیہ نشین شخص آیا، جب ہم نے اسے دیکھا تو کہا: یہ شہری معلوم نہیں ہوتا۔ اس نے کہا: ہاں یہ درست ہے۔ اس کے پاس ایک خط تھا

⑨ السنن الكبرىٰ للبيهقي:٦/ ٣٠٣

جو کہ چمڑے کے ٹکڑے یا تھیلی میں لپٹا ہوا تھا، وہ کہنے لگا: یہ خط مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے لکھ کر دیا ہے۔ اس خط میں لکھا ہوا تھا ''شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، یہ خط اللہ تعالیٰ کے نبی محمد ﷺ کی طرف سے زہیر بن اُقیش کے نام لکھا جا رہا ہے جو کہ عکل کا ایک قبیلہ ہے، اگر تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور مشرکین سے جدائی اختیار کرلو اور غنیمت میں سے پانچویں حصہ اور نبی کریم ﷺ کا خاص حصہ ادا کردو تو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے امان دے دی جائے گی۔'' وہ کہنے لگے: اللہ آپ کا بھلا کرے، ہمیں کچھ باتیں بتاؤ جو تم نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہیں، وہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے سینے سے بغض وحسد جیسی بہت سی بیماریوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے تو وہ اس خط پر جھپٹا اور اسے لے کر تیزی سے نکل گیا اور کہنے لگا: کیا تمہارا خیال ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھ رہا ہوں؟ میں آج تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔

ایلچیوں کو امان دینا اور مراسلت کے بعد عام حیثیت میں کبھی واپس آ جائے تو قتل کا جواز

۹۵۳ ⑪⓪ عن نُعَيم بنِ مَسْعُودٍ الأَشْجَعِي قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيلَمَةَ مَا تَقُولاَنِ أَنْتُمَا؟ قَالاَ نَقُولُ كَمَا قَالَ ، قَالَ أَمَا وَاللهِ: لَوْلاَ أَنَّ الرُّسُلَ لاَتُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا[10]

نعیم بن مسعود اشجعیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے مسیلمہ کا خط پڑھنے کے بعد، ان دونوں سے پوچھا: تم دونوں کیا کہتے ہو؟ وہ کہنے لگے: ہم بھی وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر ایلچیوں کو قتل کرنا روا ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کروا دیتا۔

۹۵٤ ⑪⑪ عن أَبِي رَافِعٍ قَالَ: بَعَثَتْنِي قُرَيشٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الإِسْلاَمُ . فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي وَاللهِ لاَ أَرْجِعُ إِلَيهِمْ أَبَدًا . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لاَ أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلاَ أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلَكِنْ ارْجِعْ ، فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الآنَ ، فَارْجِعْ ، قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ . قَالَ بُكَيرٌ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا[11]

ابورافعؓ وہ کہتے ہیں: قریش نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایلچی بنا کر بھیجا، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام گھر کر گیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں اب کبھی ان کی طرف واپس لوٹ کر نہیں جاؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وعدہ نہیں توڑتا اور نہ ہی قاصدوں کو قید کرتا ہوں، اس لئے تو واپس لوٹ جا، اگر تیرے نفس میں وہی جذبہ رہا جو اب ہے تو پھر واپس آ جانا۔ وہ کہتے ہیں: میں گیا اور پھر دوبارہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آ کر اسلام قبول کرلیا، بکیر کہتے ہیں: روای نے مجھے بتایا کہ ابورافع قبطی تھے۔

---

⑪⓪ صحيح سنن أبي داود (٢٣٩٩)؛السنن الكبرىٰ للبيهقي ٩/ ٢١١ ، سيرة ابن هشام ٤/ ٦٠٠

⑪⑪ صحيح سنن أبي داود:٢٣٩٦

٩٥٥ ⑪٢عن حَارِثَةَ بْنِ مُضْرَبٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ فَقَالَ: مَابَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَّةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيلِمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيهِمْ عَبْدُ اللهِ، فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ، غَيرَ ابنِ النَّوَاحَةِ قَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَولا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ، فَأَنْتَ الْيَومَ لَسْتَ بِرَسُولٍ فَأَمَرَ قَرظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ[١٢]

حارثہ بن مضربؒ عبداللہ کے پاس آئے اور کہا: میری عرب کے کسی شخص سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں ایک دفعہ بنو حنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا (تو دیکھا) وہ مسیلمہ پر ایمان لا چکے ہیں، (یہ بات سنی) تو عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کی طرف پیغام بھیجا، جب اُنہیں لایا گیا تو انہوں نے ان سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا، ابن النواحہ کے سوا سب لوگوں نے توبہ کر لی۔ ابن مسعودؓ نے اسے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک قاصد سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کروا دیتا'' تو آج قاصد نہیں ہے، چنانچہ اُنہوں نے قرظہ بن کعبؓ کو اسے قتل کرنے کا حکم دیا، انہوں نے بازار میں اس کی گردن اڑا دی۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: جو ابن نواحہ کو سر بازار قتل کیا ہوا دیکھنا چاہتا ہے (تو وہ دیکھ لے)۔

عورت کا امان دینا معتبر ہے

٩٥٦ ⑪٣ عن أَبِي مُرَّةَ مَولَى أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ إِبْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ زَعَمَ ابنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِيءٍ ﷺ قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ وَذَلِكَ ضُحىً[١٣]

ابومرہ جو کہ اُم ہانی بنت ابوطالب کے غلام ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے اُم ہانی بنت ابوطالب کو کہتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، دیکھا کہ آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ آپ ﷺ کو پردہ کئے کھڑی تھیں۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں اُمِ ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُم ہانی خوش آمدید! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے چاشت کی آٹھ رکعت پڑھیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا بھائی علیؓ ایک آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے، جسے میں نے پناہ دی ہے، اس کا نام فلاں بن ہبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اُم ہانی! جسے تو نے پناہ دی ہے، ہم نے بھی اسے پناہ دے دی ہے۔ اُمّ ہانی کہتی ہیں: یہ چاشت کا وقت تھا۔

٩٥٧ ⑪٤ عن أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ زَينَبَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَيهَا أَبُوالعَاصِ بنُ الرَّبِيعِ أَنْ

---

⑫ صحيح سنن أبي داود (٢٤٠٠)؛السنن الكبرى للبيهقي ٩/ ٢١١

⑬ صحيح البخاري:٣١٧١؛صحيح مسلم:١٦٦٥، ١٦٦٦، مسند أحمد:٦/ ٣٤١، ٤٢٤٦، صحيح سنن الترمذي: ١٢٨٤، ١٢٨٤

خُذِي لِي أَمَانًا مِنْ أَبِيكِ فَخَرَجَتْ فَاطَّلَعَتْ رَأْسَهَا مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. فَقَالَتْ: أَيُّهَا النَّاسُ: إِنِّي زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ، وَإِنِّي قَدْ أَجَرْتُ أَبَا العَاصِ. فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّلاةِ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّهُ لاعِلْمَ لِي بِهَذَا حَتَّى سَمِعْتُمُوهُ. أَلا وَإِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ⑭

ام سلمہؓ جو کہ نبی کریم ﷺ کی بیوی ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوالعاص بن ربیع نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی زینبؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے والد سے میرے لئے امان طلب کرو۔ وہ باہر نکلیں اور اپنے حجرہ سے باہر جھانکا، اس وقت نبی کریم ﷺ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، وہ کہنے لگیں: لوگو! میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی زینب ہوں، میں ابوالعاص کو پناہ دے چکی ہوں۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: لوگو! اس سے پہلے مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں، تم نے سنا ہے: مسلمانوں میں سے ادنیٰ ترین آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے۔

۹۵۸ ⑮ * عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَومِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ⑮

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت کسی قوم کو پناہ دے سکتی ہے، یعنی وہ مسلمانوں سے پناہ دلوا سکتی ہے۔

مسلمانوں کے ادنیٰ ترین شخص کا امان دینا بھی معتبر ہے

۹۵۹ ⑯ * عن عَلِي بنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ⑯

علی بن ابو طالبؓ اور عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمام مسلمانوں کی پناہ ایک ہی ہے، جو کہ ان کا ادنیٰ ترین آدمی بھی دے سکتا ہے۔

۹۶۰ ⑰ * عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُجِيْرُ عَلى أُمَّتِيْ أَدْنَاهُمْ⑰

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے ادنیٰ ترین آدمی بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

۹۶۱ ⑱ * عن عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ إِلاَّ خُرْثَى الْمَتَاعِ وَأَمَانُهُ جَائِزٌ إِذَا أَعْطَى الْقَومَ الأَمَانَ⑱ رَاجِع:۹۱۱

علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کے لئے غنیمت میں سے گھریلو سامان کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ کسی کو پناہ دے دے تو اس کی پناہ تسلیم ہوگی۔

---

⑭ المستدرك للحاكم:٤/ ٤٥؛مجمع الزوائد:٥/ ٣٣٠، السنن الكبرى للبيهقي:٩/ ٩٥

⑮ صحيح سنن الترمذي:١٢٨٣

⑯ صحيحح سنن الترمذى(١٢٨٤)؛صحيح البخاري (٣١٧٢)، صحيح مسلم:٣٣١٥

⑰ السنن الكبرى للبيهقي:٩/ ٩٤

⑱ السنن الكبرى للبيهقي:٩/ ٩٤

٩٦٢ ⑲عن عَبْدِ اللهِ بنِ عَمرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافأُ دِمَائُهُمْ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيُجِيرُ عَلَيْهِم أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسرِّعُهُمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلاَ ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ[19]

عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے خون برابر ہیں، (مراد قصاص میں کسی اعلیٰ کو ادنیٰ پر کوئی فوقیت نہیں ہے) ان میں سے ادنیٰ ترین آدمی بھی کسی کافر کو امان دے سکتا ہے، اسی طرح دور مقام والا شخص بھی پناہ دے سکتا ہے تمام مسلمان دشمنوں کے مقابلے میں یکجان ہیں اور مال غنیمت میں طاقتور (آدمی یا اس کی سواری) اور کمزور آدمی یا اس کی سواری اور جو لشکر سے باہر نکل کر لڑے اور جو لشکر ہی میں بیٹھا رہے، سب حصہ دار ہوں گے۔ مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی معاہدہ کرنے والے کو دورانِ عہد قتل کیا جائے گا۔

٩٦٣ ⑳ عن قَيْسِ بنِ عُبَّادٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَالأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ إِلَيكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: لاَ إِلاَّ مَا فِي كِتَابِي هَذَا فَأَخْرَجَ كِتَابًامِنْ قِرَابِ سَيفِهِ فَإِذَا فِيهِ: الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلاَ، لاَيُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَ لاَذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ[20] رَاجِع:٤٥١

قیس بن عبادؒ بیان کرتے ہیں کہ میں اور اشتر، حضرت علیؓ کے پاس گئے اور عرض کی کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو کوئی خاص وصیت کی ہو؟ جو عام لوگوں کو نہ کی ہو، انہوں نے فرمایا، اور تو کچھ نہیں، وہی ہے جو میری اس کتاب میں ہے، پھر انہوں نے اپنی تلوار کی میان سے ایک کتاب نکالی۔ اس میں لکھا ہوا تھا: سب مؤمنوں کا خون برابر ہے اور وہ اپنے دشمنوں کے خلاف باہمی تعاون میں ایک ہاتھ کی مانند ہیں، ان میں سے ادنیٰ ترین آدمی بھی کسی کافر کو امان دے سکتا ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں اور ذمی جب تک اپنے عہد پر قائم ہے، اسے قتل نہ کیا جائے۔ جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا اس کا مؤاخذہ اسی پر ہوگا۔ جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا یا کسی مجرم کو پناہ دی، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

❷ جزیہ

جزیہ کن لوگوں سے؟

٩٦٤ ㉑ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُنْذِرِ بنِ سَاوَى: سَلاَمٌ أَنْتَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيكَ اللهَ الَّذِي لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ أَمَّا بَعْدُ: ذَلِكَ فَإِنَّ مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَاكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي

---

⑲ صحيح سنن أبي داود (٢٣٩٠، ٣٧٩٨)؛صحيح سنن ابن ماجه (٢١٧٢)

⑳ صحيح سنن أبي داود (٣٧٩٧)؛صحيح سنن النسائي (٤٤١٢)؛ارواء الغليل (٢٢٠٩)

㉑ كتاب الأموال لأبي عبيد (٣٠)

لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ الرَّسُولِ ، فَمَنْ أَحَبَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَجُوسِ فَإِنَّهُ آمَنَ وَمَنْ أَبَى فَإِنَّ الْجِزْيَةَ عَلَيْهِ ⑪

عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منذر بن ساوی کی طرف یہ خط لکھا: تجھ پر سلامتی ہو، سب تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ حمد وثنا کے بعد! جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا، ہمارا ذبیحہ کھایا، وہ مسلمان ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی امان میں ہے، مجوسیوں میں سے بھی جو ایسا کرے، اسے بھی امان دی جائے گی اور جو انکار کرے اس سے جزیہ وصول کیا جائے گا۔

٩٦٥ ⑫ * عَن بُجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجُزْءِ بنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوا بَينَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَن بنُ عَوفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ ⑬

بجالہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں احنف کے چچا جز بن معاویہ کا کاتب (سیکرٹری) تھا۔ ہمارے پاس عمر بن خطابؓ کی وفات سے ایک سال پہلے ان کا خط آیا۔ (جس میں تھا کہ) ہر وہ مجوسی جس نے اپنی محرمہ سے نکاح کیا ہے، اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کرا دو لیکن عمر بن خطابؓ نے اس وقت تک مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا جب تک عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے گواہی نہ دے دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے یہودیوں سے جزیہ لیا تھا۔

جزیہ کی مقدار

٩٦٦ ⑬ عن مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ -يَعْنِي مُحْتَلِمًا- دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ ⑬

معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو اس بات کا حکم دیا کہ وہ ہر بالغ مرد سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر یمنی کپڑے لیں۔

٩٦٧ ⑭ عن أَبِي الْحُوَيرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ عَلَى نَصْرَانِي بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ مُوهِبٌ ، دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ ، وَعَلَى نَصَارَى أَيْلَةَ ثَلاثَ مِأَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ وَأَنْ يُضِيفُوا مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاثًا وَأَنْ لا يَغْشُوا مُسْلِمًا ⑭

ابو حویرثؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ کے ایک عیسائی جس کا نام موہب تھا، پر سالانہ ایک دینار مقرر فرمایا۔ اور اَیلہ کے عیسائیوں پر تین سو دینار سالانہ جزیہ مقرر فرمایا۔ (اور ان پر یہ بھی لاگو فرمایا کہ) وہ اپنے پاس سے گزرنے والے ہر مسلمان کی تین دن تک میزبانی کریں اور کسی مسلمان کو دھوکا نہ دیں۔

---

⑫ صحيح البخاري (٣١٥٦)؛فتح الباری:٦/ ٣٠١ ، صحيح سنن أبي داود (٢٦٢٤) ، مؤطا امام مالك:١/ ٢٧٨

⑬ صحيح سنن أبي داود(٢٦٢٢)؛مصنف عبد الرزاق (١٩٢٦٨) ، كتاب الأموال (٣٨)؛السنن الكبرٰى للبيهقي٩/ ١٩٣

⑭ السنن الكبرٰى للبيهقي ٩/ ١٩٥

جزیہ لے کر صلح کرنا

۹٦۸ ⑫ عن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَى حُلَّةٍ النِّصْفُ فِى صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ فِى رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَارِيَةِ ثَلاثِينَ دِرْعًا وَثَلاثِينَ فَرَسًا وَثَلاثِينَ بَعِيرًا وَثَلاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلاحِ يَغْزُونَ بِهَا وَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتَّى يَرُدُّوهَا عَلَيْهِم إِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ أَوْ غَدْرٌ عَلَى أَنْ لاتُهْدَمَ لَهُمْ بِيْعَةٌ وَلا يُخْرَجَ لَهُمْ قِسٌّ وَلا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ مَالَمْ يُحْدِثُوا حَدَثًا أَوْ يَأْكُلُوا الرِّبَا [25]

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران والوں سے دو ہزار کپڑوں کے لباس کے بدلے صلح کر لی، نصف صفر کے مہینے میں، جبکہ باقی رجب کے مہینے میں ادا کرنا ہوں گے اور تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور دیگر اسلحہ جسے وہ جنگ میں استعمال کرتے ہیں، کی ہر قسم میں سے تیس تیس چیزیں عاریتاً دینا ہوں گی۔ یہ چیزیں واپس کرنے تک مسلمان ان کے ضامن ہوں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب یمن والوں کی طرف سے کسی تدبیر یا عہد شکنی کا ارتکاب ہو۔ اس شرط پر کہ ان کا کوئی عبادت خانہ مسمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کا کوئی پادری وہاں سے نکالا جائے گا اور نہ ہی ان کے دینی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت ہوگی، جب تک وہ کسی جرم کا ارتکاب نہ کریں اور نہ سود کھائیں۔

۹٦۹ ⑬ عن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ وَعُثْمَانَ بنِ أَبِى سُلَيمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيدَرِ دُومَةَ فَأُخِذَ فَأَتَوهُ بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ [26]

انس بن مالکؓ اور عثمان بن ابوسلیمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کی زیر قیادت دومۃ الجندل کے حاکم اکیدر کی طرف لشکر بھیجا۔ بادشاہ پکڑا گیا، وہ اسے لے کر آئے تو آپ ﷺ نے اس کا خون معاف کر دیا اور جزیہ لے کر اس سے صلح کر لی۔

مشرکین کے تحائف قبول کرنا

۹۷۰ ⑭ عن مُصْعَبِ بنِ ثَابِتِ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ الزُّبَيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَدِمَتْ قُتَيلَةُ بِنْتُ الْعُزَّى بِنْتِ أَسْعَدٍ مِنْ بَنِى مَالِكِ بنِ حَسَلٍ عَلَى ابْنَتِهَا اسماءَ بِنْتِ أَبِى بَكْرِ الصِّدِّيق وَكَانَ أَبُوبَكْر طَلَّقَهَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدِمَتْ عَلَى ابنَتِهَا بِهَدَايَا وَضِبَابًا وَسَمْنًا وَأَقِطًا فَأَبَتْ أَسْمَاءُ أَنْ تَأخُذَ مِنْهَا وَتَقْبَلَ مِنهَا و تَدْخُلَهَا مَنْزِلَهَا، حَتَّى أَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ سَلِي عَنْ هَذَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْبَلَ هَدَايَاهَا وَتَدخُلَهَا مَنْزِلَهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لاَيَنْهَاكُم اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِى الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيهِمْ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ*﴾ إِلَى آخِرِ الآيَتَينِ [27]

---

[25] ضعيف سنن أبي داود (٦٥٨)؛سيرت ابن هشام ٤/ ٦٠٠

[26] صحيح سنن أبي داود:٢٦٢١؛بذل المجهود:١٣/ ٢٧٧ ، ١٣/ ٢٧٨ ، سيرة ابن هشام:٤/ ٥٢٦

[27] المستدرك للحاكم:١٤٨٦ * الممتحنة ٦٠:٨

مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ قتیلہ بنت عزیٰ بنت اسعد، جس کا تعلق بنی مالک بن حسل سے تھا، اپنی بیٹی اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئیں۔ ابوبکرؓ نے انہیں زمانۂ جاہلیت میں طلاق دے دی تھی۔ وہ اپنی بیٹی کے پاس کچھ تحائف (جن میں) گھی اور کھجور سے تیار کیا ہوا کھانا، (شامل تھا) لے کر آئیں۔ اسماءؓ نے تحائف قبول کرنے اور اسے گھر میں داخل کرنے سے اس وقت تک روکے رکھا، جب تک عائشہؓ کی طرف پیغام نہ بھیجا کہ اس بارے میں رسول اللہ سے پوچھو، انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس سے تحائف لے لو اور اسے گھر میں داخل ہونے دو۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَا یَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِینَ لَمْ یُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّینِ وَلَمْ یُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِیَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِینَ﴾ ''اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف سے نہیں روکتا، جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

ذمی یا حربی کافر کا تحفہ قبول کرنا

۹۷۱ ⑫⑧ عن عَلِيٍ أَنَّ أَكِيدَر دَوْمَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ فَوَاطِمِ [28]

علیؓ سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف ریشم کے کپڑے کا بطور تحفہ بھیجا پھر آپ ﷺ نے وہ کپڑا علیؓ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پھاڑ کر تین فاطماؤں کی اوڑھنیاں بنا لو۔

۹۷۲ ⑫⑨ عن أَنَسٍ قَالَ أَهْدَى الأُكَيدَر لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جُرَّةً مِنْ مَنٍّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ مَرَّ عَلَى الْقَوْمِ فَجَعَلَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قِطْعَةً وَأَعْطَى جَابِرًا قِطْعَةً ثُمَّ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَيْهِ فَأَعْطَاهُ قِطْعَةً أُخْرَى فَقَالَ: إِنَّكَ قَدْ أَعْطَيْتَنِي مَرَّةً فَقَالَ هَذِهِ لِبَنَاتِ عَبْدِ اللهِ [29]

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک مٹھائی کی تھیلی تحفے کے طور پر بھیجی رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو تمام لوگوں کے پاس سے گزرے اور ہر ایک کو ایک ایک ٹکڑا دیا۔ اور جابرؓ کو بھی ایک ٹکڑا دیا، پھر جابرؓ کے پاس دوبارہ آئے اور ان کو ایک ٹکڑا اور دیا۔ تو جابرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے پہلے ایک دفعہ مجھے دے دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عبداللہؓ کی بیٹیوں کے لئے ہے۔

۹۷۳ ⑬⓪ عن عِيَاضِ بنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبَدِ الْمُشْرِكِينَ [30]

عیاض بن حمار کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک اونٹنی تحفے کے طور پر دی۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا تو مسلمان ہو چکا

[28] صحيح مسلم(٥٣٨٩، ٥٣٩٧)؛صحيح البخاري(٥٩٤٠، ٢٦١٥، ٣٨٠٢، ٦٨٣٦، ٥٨٤٠)؛سنن النسائي(٤٨٩١)

[29] مسند أحمد:٣/ ١٢٢؛مجمع الزوائد:٤/ ١٥٣، ٤/ ١٥٢

[30] سنن أبي داود (٣٠٥٧) 'صحيح حسن'؛مسند أحمد:٤/ ١٦٢

ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں: تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے مشرکین کی میل کچیل قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

٩٧٤ ⑪عن عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَى إِلَى أَبِي سُفْيَانَ تَمْرَ عَجْوَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ مَعَ عَمْرِو بْنُ أُمَيَّةَ وَكَتَبَ إِلَيهِ يَسْتَهْدِيهِ أدَمًا فَأَهْدَاهَا* إِلَيهِ أَبُو سُفْيَان ⑪

عکرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان کو عجوہ کھجوریں تحفہ کے طور پر بھیجیں، وہ مکہ میں عمرو بن امیہ کے ساتھ تھا۔ نیز آپ ﷺ نے اسے خط لکھا اور اس سے چمڑے کا تحفہ طلب کیا، تو ابوسفیان نے مطلوبہ تحفہ آپ ﷺ کی طرف بھیج دیا۔

٩٧٥ ⑫عن عَبْدِ اللهِ الْهَوزَنِي قَالَ: لَقِيتُ بِلالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحَلَبٍ فَقُلْتُ: يَابِلالُ حَدِّثْنِي كَيفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللهِ!؟ قَالَ: مَاكَانَ لَهُ شَيءٌ، كُنْتُ أَنَا الَّذِي آلِي ذَلِكَ مِنْهُ، مُنْذُ بَعَثَهُ اللهُ، إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ، وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ الإِنْسَانُ مُسْلِمًا فَرَآهُ عَارِيًا، يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ، فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ، حَتَّى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: يَابِلالُ إِنَّ عِنْدِي سَعَةً فَلا تَسْتَقْرِضْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ مِنِّي، فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ يَومٍ، تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ لأُوذِّنَ بِالصَّلاةِ فَإِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ أَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: يَاحَبَشِيُّ قُلْتُ: يَالَبَّاهُ، فَتَجَهَّمَنِي وَقَالَ لِي قَولًا غَلِيظًا وَقَالَ لِي أَتَدْرِي كَمْ بَينَكَ وَبينَ الشَّهرِ؟ قَالَ قُلْتُ: قَرِيبٌ. قَالَ: إِنَّمَا بَينَكَ وَبَينَهُ أَربَعٌ فَآخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيكَ فَأَرُدُّكَ رَعْيَ الْغَنَمِ، كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذَلِكَ. فَأَخَذَ فِي نَفْسِي مَايَأْخُذُ فِي أَنْفُسِ النَّاسِ حَتَّى إِذَا صَلَّيتُ الْعَتَمَةَ، رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي كُنْتُ أَتَدَيَّنُ مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، وَلَيسَ عِنْدَكَ مَاتَقْضِي عَنِّي وَلاعِنْدِي، وَهُوَ فَاضِحِي، فَأْذَنْ لِي أَنْ آبَقَ إِلَى بَعْضِ هَؤُلاَءِ الأَحْيَاءِ الَّذِين قَدْ أَسْلَمُوا، حَتَّى يَرْزُقَ اللهُ رَسُولَهُ مَايَقْضِي عَنِّي فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا أَتَيتُ مَنْزِلِي فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَنَعْلِي وَمِجَنِي عِنْدَ رَأسِي، حَتَّى إِذَا انْشَقَّ عَمُودُ الصُّبْحِ الأَوَّلِ ـ أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ۔ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو يَابِلالُ، أَجِبْ رَسُولَ اللهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيتُهُ فَإِذَا أَربَعُ رَكَائِبَ مَنَاخَاتٌ عَلَيْهِن أَحْمَالُهُنَّ، فَاسْتَأْذَنْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَكَ اللهُ بِقَضَائِكَ ثُمَّ قَالَ، أَلَمْ تَرَ الرَّكَائِبَ الْمَنَاخَاتِ الأَربَعِ فَقُلْتُ: بَلَى. فَقَالَ: إِنَّ لَكَ رِقَابُهُمْ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ عَلَيْهِنَّ مِنْ كِسْوَةٍ وَطَعَامِ أَهْدَاهُنَّ إِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكٍ فَاقْبِضْهُنَّ وَاقضِ دَينَكَ فَفَعَلْتُ ⑫

عبداللہ الہوزنی بیان کرتے ہیں کہ حلب میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلالؓ سے میری ملاقات ہوئی، میں نے پوچھا: اے بلالؓ! مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ کا خرچ کیسے چلتا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ اگر آپ ﷺ کے پاس کچھ نہ ہوتا (ترجمہ محل نظر) تو میں

---

⑪ كتاب الأموال أبو عبيده (٣٦٦)

☆ ابوعبیدہ کہتے ہیں: اس تحفے کو قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مکہ والوں کے درمیان فتح مکہ سے پہلے جو معاہدہ ہوا اس مدت کے درمیان لیا گیا، ویسے کافروں سے ہدیہ لینا درست نہیں۔

⑫ صحيح سنن أبي داود (٣٠٥٥)

اس کا بندوبست کرتا اور یہ سلسلہ آپ کی بعثت سے لے کر وفات تک چلتا رہا۔ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی شخص مسلمان ہو کر آتا اور اسکے پاس کپڑے نہ ہوتے تو آپ ﷺ مجھے حکم دیتے کہ جاؤ کسی سے قرض لے کر اس کے لئے چادر خرید کر لاؤ، پس میں اسے لا کر کپڑے پہناتا اور کھانا کھلاتا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ مجھے ایک مشرک ملا اور کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے، اس لئے تم میرے علاوہ کسی سے قرض نہ لیا کرو۔ چنانچہ میں نے اس سے قرض لینا شروع کر دیا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں نے وضو کیا اور اذان دینے کے لئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ ظاہر ہوا، جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: اے حبشی غلام: میں نے کہا: ہاں جناب، اس نے مجھ سے سخت لہجے میں بات کی اور سخت بُرا بھلا کہا، پھر کہنے لگا: کیا تجھے معلوم ہے کہ مہینے کے ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں، میں نے کہا: ہاں، ختم ہونے کے قریب ہے۔ کہنے لگا: دیکھ مہینے میں صرف چار دن باقی ہیں۔ میں تجھے اس سے اس رقم کے عوض خرید لوں گا اور تجھے دوبارہ چرواہا بنا دوں گا، جس طرح تو پہلے تھا۔ میرے نفس میں بھی ویسا ہی خوف طاری ہو گیا، جیسا کہ عام طور پر اس موقع پر لوگوں کے دل میں طاری ہوتا ہے۔ جب میں عشا کی نماز سے فارغ ہوا اور رسول اللہ ﷺ گھر واپس لوٹ گئے تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، جس مشرک سے میں قرض لیا کرتا تھا، اس نے مجھے یوں یوں کہا ہے اور نہ آپ ﷺ کے پاس اتنی رقم ہے کہ آپ ﷺ میری طرف سے ادا کر سکیں اور نہ ہی میرے پاس ہے، جبکہ وہ مشرک مجھے رسوا کر رہا ہے۔ آپ ﷺ مجھے اجازت دے دیجئے کہ میں ان مسلم قبائل کے پاس بھاگ جاؤں۔

(جو مدینہ سے باہر رہتے ہیں) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اتنا مال عطا کر دے، جس سے میرا قرض ادا ہو جائے، پھر میں وہاں سے نکلا، اپنے گھر آیا اور اپنی تلوار، نیام، جوتے اور ڈھال سرہانے رکھ کر سو گیا (تاکہ صبح ہوتے ہی یہاں سے بھاگ جاؤں) جب صبح صادق طلوع ہوئی اور میں نے نکلنا چاہا تو ایک آدمی بلال! بلال! پکارتا دوڑتا ہوا آیا اور مجھے کہا: جاؤ رسول اللہ ﷺ کی بات سنو۔ میں گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ سامان سے لدی ہوئی چار اونٹنیاں بیٹھی ہوئی ہیں، میں حاضری کی اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے قرض کو پورا کرنے کا سامان بھیج دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے باہر بیٹھی ہوئی چار اونٹنیاں نہیں دیکھیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سواریاں سامان سمیت تیری ہیں، ان پر کپڑا اور غلہ ہے، یہ میری طرف فدک کے بادشاہ نے بھیجی ہیں، انہیں لے جا اور اپنا قرضہ ادا کر، میں نے ایسا ہی کیا۔

٩٧٦ ⑬عن أَبِي حُمَيدِ السَّاعِدِي قَالَ: غَزَونَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغلَةً بَيضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحرِهِمْ[⑬]

ابو حمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی، اُیلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کو ایک سفید خچر تحفے کے طور پر دیا، (جواباً) آپ ﷺ نے اسے ایک چادر اوڑھائی اور اس کا ملک اس کے نام ہی لکھ دیا۔

٩٧٧ ⑬ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بنِ عِلَاطِ السُّلَمِي أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ سَيفَهُ ذَا الْفِقَارِ وَدِحيَةُ أَهْدَى لَهُ بَغْلَةً شَهْبَاءَ[⑬]

⑬ صحيح البخاري (٣١٦١)؛ سيرة ابن هشام ٤/ ٥٢٥ ⑬ مجمع الزوائد ٤/ ١٥٣ (فيه راوي متروك)

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن غلاط السلمی نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی تلوار تحفے میں دی جس کا نام ذوالفقار تھا، اور دحیہ نے آپ ﷺ کو سیاہی مائل سفید رنگ کا خچر تحفے میں دیا۔

٩٧٨ ⑬⑤ عن عِرَاكِ بنِ مَالِكٍ أَنَّ حَكِيمَ بنَ حِزَامٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ أَحبُّ رَجُلٍ فِي النَّاسِ إِلَيَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا تَنَبَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ شَهِدَ حَكِيمُ بنُ حِزَامٍ الْمَوسِمَ وَهُوَ كَافِرٌ فَوَجَدَ حُلَّةً لِذِي يَزَنْ تُبَاعُ فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسِينَ دِينَارًا لِيُهْدِيهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَدِمَ بِهَا عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَأَرَادَهُ عَلَى قَبْضِهَا هَدِيَّةً فَأَبَى قَالَ عُبَيْدُ اللهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا لاَ نَقبَلُ شَيئًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَكِنْ انْ شِئْتَ أَخَذْنَاهَا بِالثَّمَن فَأَعْطَيتُهُ حِينَ أَبَى عَلَيَّ الْهَدِيَّةِ[٣٥]

عراک بن مالک کہتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ میں محمد ﷺ میری سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت تھے۔ جب آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا اور مدینہ ہجرت کر گئے تو حکیم بن حزام نے حج کے موسم میں ذی یزن کا ایک لباس بکتے ہوئے پایا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو تحفہ میں دینے کے لئے اسے پچاس دینار کے عوض خرید لیا اور اسے لے کر مدینہ آ گئے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ تحفے کے طور پر دینا چاہا، لیکن آپ ﷺ نے انکار کر دیا، عبیداللہ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ہم مشرکوں سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے، لیکن، ہاں! اگر تو چاہتا ہے تو ہم قیمتاً تجھ سے خرید لیں گے۔ حکیم کہتے ہیں: جب آپ ﷺ نے ہدیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تو میں نے آپ ﷺ کو قیمتاً دے دیا۔

٩٧٩ ⑬⑥ عن كَثِيرِ بنِ عَبَّاسِ بنِ عَبْدِ الْمُطَلِب قَالَ: قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَومَ حُنَينٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوسُفْيَانَ بنُ الْحَارِثِ بنِ عَبْدِ الْمُطَلِبِ وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَروَةُ بنُ نَفَّاثَةَ الْجُزَامِي[٣٦]

کثیر بن عباس بن عبدالمطلبؒ بیان کرتے ہیں کہ عباسؓ سے نے کہا: میں حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ میں، ابوسفیانؓ بن حارث بن عبدالمطلب اور رسول ﷺ، تینوں آپ ﷺ کے سفید خچر پر سوار تھے، جو آپ ﷺ کو فروہ بن نفاثہ جزامی نے تحفے میں دیا تھا۔

٩٨٠ ⑬⑦ عن ابنِ بُرَيدَةَ أَنَّ عَامِرَ بنِ الطُّفَيلِ أَهْدى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا وَكَتَبَ إِلَيهِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ بِي مِثْلُ الدُّبَيلَةِ فَابْعَثْ إِلَيَّ بِدَوَاءٍ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَرَسَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مُسْلِمًا وَأَهْدَى إِلَيهِ عُكَّةَ مِنْ عَسَلٍ وَقَالَ: تُدَاوِ بِهِ مِنْ هَذَا الَّذِي بِكَ[٣٧]

ابن بریدہ سے مروی ہے کہ عامر بن طفیل نے نبی کریم ﷺ کو ایک گھوڑا تحفے کے طور پر بھیجا، اور آپ ﷺ کی طرف لکھا کہ میرے

---

٣٥ مسند أحمد ٣/ ٤٠٢؛ المستدرك للحاكم ٣/ ٤٨٥؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٥١

٣٦ صحيح مسلم (٤٥٨٨)

٣٧ كتاب الأموال: ٣٦٥

پیٹ میں پھوڑا ظاہر ہوا ہے، اپنے پاس سے میرے لئے کوئی دوا بھیجئے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا گھوڑا واپس کر دیا، کیونکہ وہ مسلمان نہیں تھا، اور آپ ﷺ نے اس کی طرف شہد کا ایک ڈبہ تحفے کے طور پر بھیجا اور فرمایا، اس سے اپنی بیماری کا علاج کر۔

۹۸۱ ⑱ عن بَرُيدَةَ قَالَ: أَهْدَى الْمُقَوقِسُ الْقِبْطِيُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جَارِيَتَينِ إِحْدَاهُمَا أُمُّ إِبْرَاهِيمَ بنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالأُخْرَى وَهَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَسَّانِ بنِ ثَابِتٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ حَسَّانٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً فَقَبِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَلِكَ [38]

بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ مقوس قبطی نے رسول اللہ ﷺ کو دو لونڈیاں تحفے میں بھیجیں۔ ان میں سے ایک ابراہیمؑ بن رسول اللہ ﷺ کی والدہ تھیں، اور دوسری لونڈی آپ ﷺ نے حسان بن ثابتؓ کو ہبہ کر دی۔ یہ عبدالرحمٰن بن حسان کی والدہ تھیں۔ مقوقس نے آپ ﷺ کو ایک خچر بھی تحفے میں دیا، رسول اللہ ﷺ نے ان تحائف کو قبول فرمالیا۔

۹۸۲ ⑲ عن عَبدِ اللهِ بنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّدَةٌ بِالذَّهَبِ، فَقَسَّمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بنِ نَوفَلٍ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بنِ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوتَهُ فَأَخَذَ قُبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَّأْتُ هَذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَّأْتُ هَذَا لَكَ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيءٌ [39]

عبداللہ بن ملیکہؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ ریشمی قبائیں جن میں سنہری تکمے لگے ہوئے تھے بطور تحفہ بھیجی گئیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے صحابہؓ میں سے کچھ لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا، اور ایک قبا مخرمہ بن نوفل کے لئے علیحدہ کر کے رکھ لی، وہ اپنے بیٹے مسور بن مخرمہ کو لئے رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا، اور اپنے بیٹے سے کہنے لگا: آپ ﷺ کو بلا لاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی آواز سن لی اور اس قبا کو پکڑ کر اس کے تکمے کو آگے کئے ہوئے لائے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو مسور! میں نے یہ تیرے لئے علیحدہ رکھی تھی۔ ابو مسور ذرا تیز مزاج آدمی تھا۔

⑱ مجمع الزوائد ٤/ ١٥٢؛كتاب الأموال لأبي عبيده ٣٦٧؛ مجمع الزوائد ٤/ ١٥٢

⑲ صحيح البخاري (٣١٢٧)

فیصلوں میں موجود قانونی نکات اور توضیحات

فصل ششم: صلح نامے، معاہدے، امان اور جزیہ وغیرہ

◉ مسلمان دشمن کے محاصرہ میں بے بس ہو کر ایسا معاہدہ کر سکتے ہیں کہ کفار کو کچھ دے دلا کر جنگ ٹال دی جائے، لیکن اس کے لیے حاکم کو مسلمان عوام کی رضا مندی حاصل کرنا ضروری ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۴۰

◉ کفار سے ایسا معاہدہ کرنا جائز ہے جس میں بظاہر مسلمانوں کا نقصان معلوم ہو رہا ہو لیکن نتائج کے اعتبار سے مفید ہو اور امیر کے معاہدہ کرنے میں اس کی اطاعت ضروری ہے۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اگر یہ معاہدہ ہو کہ کفار سے مسلمان ہونے والا ان کے حوالے کیا جائے گا تو یہ معاہدہ کرنا بھی درست ہے۔ اگر کوئی مسلمان از خود معاہدہ کو توڑتا ہے اور کفار کو قتل کر دیتا ہے تو اس کا یہ اقدام جائز ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۴۱ ......اسی طرح اگر معاہدہ سے پہلے کوئی مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آ جاتا ہے تو واپس نہیں کیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۹۴۲

◉ جاہلیت میں کیے گئے معاہدات اسی طرح برقرار رہیں گے اور ان کا ایفا ضروری ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۴۳

◉ غیر مسلموں پر غلبہ کے وقت ان سے اپنی نسلوں کو اپنا مذہب سکھانے پر پابندی کا معاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس معاہدہ کو توڑنے والے کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۴۴ یہاں تک کہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قتل اور ان کے بچوں اور عورتوں کو غلام بھی بنایا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۵۰

◉ معاہدہ کو توڑنا قبیح جرم ہے۔ معاہدہ میں کسی قسم کی چال بازی جائز نہیں بلکہ اس پر کاربند رہا جائے۔ اگر کوئی مسلمان اس طرح کا معاہدہ کر لے کہ وہ جنگ کے وقت مسلمانوں کا ساتھ نہیں دے گا تو وہ بھی نبھانا ضروری ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹

◉ مسلمان اگر کسی کو پناہ دے دے تو وہ سب مسلمانوں کی طرف سے پناہ تصور ہو گی۔ اس سے مخالف کا مال، عزت اور خون محفوظ ہو جاتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۵۱

◉ اسلام کو قبول کرنے والی قوم کو امان دی جائے گی، اس صورت میں پوری قوم کے مال و عزت کو محفوظ کر دیا جائے گا۔ فیصلہ نمبر ۹۵۲

◉ قاصد کو قتل یا قید نہیں کیا جائے گا چاہے وہ کافر اور مرتد ہی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ نمبر ۹۵۳، ۹۵۴ البتہ اگر قاصد بطورِ قاصد نہ ہو یعنی عام حالت میں ہو تو بوجہ ارتداد اس کا قتل مباح ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۵۵

◉ کسی کافر کو اگر مسلمان عورت بھی پناہ دے دے تو اس کی پاسداری کی جائے گی۔ فیصلہ نمبر ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸ اور یہ پناہ مسلمانوں کا کوئی ادنیٰ آدمی یہاں تک کہ غلام بھی دے سکتا ہے اور یہ پناہ سب مسلمانوں کی طرف سے متصور ہو گی۔ فیصلہ نمبر ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱،

۹۶۲، ۹۶۳

⊙ مسلمانوں کی دعوت کو قبول نہ کرنے والی قوم سے جزیہ بطورِ امان بخشی لیا جا سکتا ہے اور یہ معاملہ اہل کتاب اور مجوسی سب غیر مسلموں سے کیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۶۴، ۹۶۵...... اسی طرح جزیہ کی مقدار مقرر نہیں۔ حاکم حالات کے مطابق محکوم قوم کی حالت دیکھ کر مناسب جزیہ متعین کر سکتا ہے جس طرح کہ نبی ﷺ نے یمن میں ہر بالغ شخص پر ایک دینار یا اس کی قیمت کے کپڑے، ایلہ کے عیسائیوں پر تین سو دینار سالانہ اور ہر مسلمان کی تین دن تک مہمان نوازی کو جزیہ رکھا۔ فیصلہ نمبر ۹۶۷

⊙ کسی قوم سے صرف ایک دفعہ جزیہ لے کر صلح کی جا سکتی ہے جس طرح کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار کپڑے، تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ کے بدلے صلح کی تھی۔ فیصلہ نمبر ۹۶۸، ۸۶۹

⊙ مشرکین سے میل جول اور ان کے تحائف قبول کیے جا سکتے ہیں۔ فیصلہ نمبر...... ۹۷۰ البتہ اگر کوئی چاہے تو اس کو رد بھی کر سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۷۳، ۹۸۰

⊙ حکومتوں کے نمائندوں یا بادشاہوں کا تحفہ قبول کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس سے سفارتی تعلقات بہتر ہوتے ہیں، جیسا کہ

* دومہ کے اکیدر نے نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا تحفہ میں بھیجا جو آپ نے حضرت علیؓ کو ان کی خواتین کے لئے دے دیا۔ فیصلہ نمبر ۹۷۱

* دومہ کے اکیدر نے نبی ﷺ کو مٹھائی کا تحفہ بھیجا جو آپ نے صحابہ میں تقسیم فرما دی۔ فیصلہ نمبر ۹۷۲

* فتح مکہ سے قبل ابوسفیان نے نبی ﷺ کو چمڑے کا تحفہ بھیجا جو آپ نے قبول فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۹۷۴

* فدک کے بادشاہ نے نبی ﷺ غلہ اور کپڑے سے لدی ہوئی چار اونٹیاں تحفۃً بھیجیں جو آپؐ نے قبول فرمائیں۔ فیصلہ نمبر ۹۷۵

* ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کو سفید خچر تحفہ میں دیا جو آپؐ نے قبول فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۹۷۶

* دحیہ نے نبی ﷺ کو سیاہی مائل سفید خچر تحفہ میں دیا جو آپؐ نے قبول فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۹۷۷

* فروہ بن نفاثہ نے نبی ﷺ کو سفید خچر تحفہ میں دیا جس پر آپ نے حنین کے دن سواری فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۹۷۹

* حجاج بن غلاط سلمی نے نبی ﷺ کو اپنی تلوار تحفے میں دی جو آپؐ نے قبول فرمائی۔ فیصلہ نمبر ۹۷۷

* مقوقس قبطی نے سلمی نے نبی ﷺ کو دو لونڈیاں اور ایک خچر کا تحفے بھیجا جو آپؐ نے قبول فرمایا۔ فیصلہ نمبر ۹۸۱

* نبی کریم نے تحفہ میں بھیجی ہوئی ریشمی قبائیں بعض صحابہ کو تقسیم فرمائیں۔ فیصلہ نمبر ۹۸۲

* ایسے ہی نبی کریم نے مکہ میں قیام کے دوران ابوسفیان کو عجوہ کھجور کا تحفہ بھیجا۔ معلوم ہوا کہ کفار کو تحفہ دیا بھی جا سکتا ہے۔ فیصلہ نمبر ۹۷۴

☜ جبکہ عام کفار کا تحفہ قبول کرنا جائز نہیں، جیسا کہ فیصلہ نمبر ۹۷۳ اور ۹۷۸ میں اس حکم کی صراحت موجود ہے چنانچہ عیاض بن حمار نے حالتِ کفر میں رسول اللہ کو ایک اونٹنی دی تو آپ نے اسے کافروں کی میل کچیل کہہ کر لینے سے انکار کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۹۷۳

* حکیم بن حزام نے حالتِ کفر میں موسم حج میں ذی یزن کا لباس نبی کریم کو تحفہ میں دینے کے لئے ۵۰ دینار میں خریدا لیکن آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۹۷۸

* عامر بن طفیل نے حالتِ کفر میں نبی کریم کو ایک گھوڑے کا تحفہ دیا جسے آپ نے اس کے کافر ہونے کی وجہ سے قبول کرنے انکار کر دیا۔ فیصلہ نمبر ۹۸۰

تجاویز اور سفارشات

چند صدیوں سے اُمتِ اسلامیہ سیاسی وفکری استعمار کا شکار ہے جس کے نتیجے میں دین و سیاست کی تفریق وجود میں آئی اور معاشرتی اُمور کو مذہب سے باہر نکال کر اُسے انسان کی ذات تک محدود کر دیا گیا ہے۔ مذہب کو انسان کا ذاتی معاملہ قرار دیا گیا، اور انسانوں کے وضع کردہ قوانین کو اداروں اور عدالتوں میں نافذ کر دیا گیا۔ یہ تصور دیا گیا کہ جدید تہذیب وثقافت کی پیروی اور مغربی قوانین و نظامِ حکومت کی اتباع ہی فلاح و کامیابی کی ضمانت ہے۔

جدید استعمار کے نعروں کی چکا چوند سے اُمتِ اسلامیہ اس قدر متاثر ہوئی کہ بحیثیتِ مجموعی ان افکار کی پیروی کرنے لگی جس کا نتیجہ جہاں زندگی کے دیگر بے شمار میدانوں میں مغرب کی اتباع میں نکلا، وہاں نظامِ قضا (عدلیہ) اور اسلامی عدالتوں کو بھی فرانسیسی و برطانوی قوانین کے تابع کر دیا گیا۔ اسلامی نظامِ قضا میں جہاں ایک قاضی کے لئے مصادرِ شریعت کی مہارت ضروری تصور کی جاتی تھی، وہاں اب یہ صورتِ حال ہے کہ جج حضرات، وکلا اور عدلیہ کے افراد مصادرِ شریعت سے کما حقہ آگاہ نہیں۔ کتبِ حدیث وسیرت اور فقہ واصولِ فقہ وغیرہ ان کے لئے اجنبی ہیں اور جدید برطانوی قانون میں ہی اُنہیں اپنائیت اور مانوسیت ملتی ہے۔ مصادرِ شریعت سے یہ دوری اس حد تک بڑھی کہ ان سے استفادہ بھی اُنہیں محال یا کم از کم مشکل نظر آنے لگا۔

جدید قانون، زندگی میں پیش آنے والے مسائل اور تنازعوں کے حل کے لئے انسانوں کے وضع کردہ قوانین پر مشتمل ہے جن کی تشریح مختلف عدالتی فیصلوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ سابقہ عدالتی نظائر کو جدید نظامِ قضا میں اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ وکلا حضرات اپنے موقف کو استدلال وتقویت پہنچانے کے لئے اعلیٰ عدالتوں کے سابقہ نظائر کو عدالتوں میں بکثرت پیش کرتے ہیں اور جج حضرات ایسی کسی نظیر مل جانے پر، اس پر اپنے فیصلے کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔ جدید قانونِ (وضعی) میں اس طریقہ پر اس وقت اتنا زیادہ عمل کیا جا رہا ہے جس کے لئے کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں۔

چونکہ قانون کی تشریح کا یہ نیا تصور مغربی قانون نے متعارف کرایا ہے، اس لئے اس انداز پر اسلامی عدالتوں کے فیصلے تا حال دستیاب نہیں تھے اور مسلمان جج حضرات بھی جب سابقہ عدالتی نظائر کو بنیاد بنانا چاہتے تو اُنہیں نامور قضاۃِ اسلام کے فیصلے نہیں ملتے تھے۔ یہ فیصلے کتبِ حدیث اور کتبِ فقہ میں تو بکھرے پڑے ہیں لیکن وہاں بھی اس طور پر تدوین شدہ نہیں کہ کسی اچھی ترتیب کے بعد ان سے بآسانی استفادہ ممکن ہو سکے اور ان سے قانونی نکات حاصل کئے جا سکیں۔

اس صورتحال میں اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ اسلامی عدالتوں اور نامور مسلم قضاۃ کے فیصلوں کو اسی طرح جمع کر دیا جائے جس طرح آج کی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کی PLDs وغیرہ ہر قانون دان کو بآسانی میسر ہیں۔ اور ملک بھر میں کئی نشریاتی ادارے ان فیصلوں کے مجموعوں کو بکثرت شائع کرتے نظر آتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی ضرورت تو تھی کہ اس باب میں

انسانیت کے عظیم ترین محسن و رہبر، منصفِ اعظم حضرت محمد ﷺ کے فیصلوں کو جمع کیا جائے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس اہم ملکی وملی ضرورت کی تکمیل کی اللہ نے توفیق بخشی اور ہمیں قوی اُمید ہے کہ یہ مقالہ اس بنیادی ضرورت اور اہم قانونی تقاضے کی تکمیل کا سبب ہوگا۔ ان شاء اللہ

اس مقالہ کو پیش کرتے ہوئے ہم اربابِ اختیار سے یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ اس مفید قانونی مجموعے کو زندگی کے مختلف میدانوں میں مفید ومؤثر بنانے کے لئے درکار اقدامات سے گریز نہیں کریں گے۔ اس سلسلے میں ہماری **سفارشات** یہ ہیں:

① چونکہ یہ مجموعہ پاکستان میں قانون کی اسلامائزیشن کے مراحل سے ہم آہنگ ہوکر ترتیب دیا گیا ہے، اس لئے ان اسلامی قوانین کی تشریح کے لئے زیرِنظر مقالہ کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے تو عدالتی حلقوں اور قانون دان طبقوں کو اس مجموعہ سے متعارف کرانے کے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ مثال کے طور پر عدلیہ کے رسائل وجرائد اور بار وغیرہ کے ذریعے اور تعارفی نشست وغیرہ منعقد کر کے اسے خوب متعارف کرانا چاہیے۔

② عدالتِ عالیہ وعظمیٰ کے ذمہ داران کو چاہیے کہ اسے بڑی تعداد میں شائع کرا کے ہر فاضل جج کو فراہم کرے تا کہ وہ اپنے فیصلوں کو تحریر کرتے ہوئے اس سے مدد لے سکیں بالخصوص وفاقی شرعی عدالت کو اس سلسلے میں خصوصی اقدامات کرنے چاہئیں.

③ قانونی ماہرین تک نبویؐ فیصلوں کے اس مجموعہ کو پہنچانے کے لئے پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ کو اسے شائع کرنا چاہیے اور رعایتی قیمت پر قانونی طبقوں کو فروخت کرنا چاہیے تا کہ یہ تحقیق مفید ومؤثر ہوکر بامقصد ہو سکے۔

④ اس مقالہ میں درج احادیث کی بنیاد پر پاکستان میں مروّجہ اسلامی قوانین پر نظرِ ثانی کا کام بھی احتیاط سے ہونا چاہیے۔

⑤ پاکستان میں جو اسلامی قوانین تاحال نافذ نہیں کئے گئے ہیں، اُنہیں نافذ کیا جائے کیونکہ اسلامی ریاست کا یہ اوّلین فریضہ ہے کہ وہ اللہ کے احکامات کے نفاذ کے لئے تمام تر اقدامات اور صلاحیتیں بروئے کار لائے۔ زیرِنظر مجموعہ میں ایسے موضوعات بڑی تعداد میں ہیں، جو غالباً پورے مقالے کے نصف سے بھی زائد ہیں، جن کے مطابق پاکستان میں قانون سازی نہیں ہوئی۔ یہ مقالہ ان باقی موضوعات میں بھی قانون سازی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

⑥ اسلام کی رو سے عدل وانصاف کا قلم دان اس شخص کو سپرد کرنا چاہیے جو وحی (کتاب وسنت) کی بنا پر مسلمانوں میں فیصلے کرے۔ کیونکہ قرآن کی صریح آیات کی رو سے جو لوگ اللہ کی وحی کے بغیر فیصلہ کرتے ہیں، وہ لوگ ظالم اور فاسق ہیں۔ (المائدۃ ٥: ٤٥، ٤٧) چنانچہ ایسے جج حضرات کو انصاف کے منصب پر فائز کرنا چاہیے جو کتاب وسنت کا کما حقہ علم رکھتے ہوں اور اس کو خارجی مدد کے بغیر براہ راست سمجھ کر اس سے مطلوبہ موقف اخذ کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوں۔

⑦ اس مقالہ کے بعض منتخب حصوں کو لاء سکولز کے نصاب میں بھی شامل کرنا چاہیے یا کم از کم انہیں اس سے متعارف ضرور کرانا چاہیے تا کہ ضرورت پڑنے پر وہ سے مطلوبہ استفادہ کرنے کی اہلیت سے بہرہ ور ہوں۔

اس تحقیق کے بعض پہلو ابھی تشنہ ہیں، ان کو مکمل کروانے کی ضرورت ہے:

① سب سے پہلے تو اس مقالہ پر ملکی وملی سطح کے مستند اہل علم حضرات کی تصدیق وتائید حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے بعد اس مقالہ کے مشمولات پر کھلا اعتماد کرنا ممکن ہو سکے۔

② اس مقالہ میں ۹۸۲ فیصلوں کو جمع کیا گیا ہے اور حواشی میں ان کے دیگر ایسے حوالے بھی درج کر دیے گئے ہیں جن میں کوئی اضافی پہلو موجود ہے۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر فیصلہ کی تمام تفصیلات کو مکمل کر کے کیس کے تمام کوائف کو یکجا کرنے اور مکمل تر کرنے کی کوشش بروئے کار لائی جائے۔

③ احادیث سے نکلنے والے فقہی مسائل پر بھی مستقل علمی کاوش ہونی چاہئے تاکہ یہ فیصلے صرف ایک قانون کی بجائے اسلامی شریعت کی ایک معتمد گائیڈ بن سکیں اور ہر شخص بآسانی اور بہ اطمینان ان سے فائدہ اٹھا سکے۔

④ بعض فیصلوں سے جو سوالات پیدا ہوتے ہیں، یا ان کو سمجھنے میں مشکل کا سامنا ہوتا ہے، اس کے لئے ان فیصلوں کی مزید تشریح کا کام مستقل طور پر ہونا چاہئے۔

⑤ یوں تو ان فیصلہ جات کا ایک انڈیکس مقالہ کے شروع میں درج کیا گیا ہے اور مقالہ کے آخر میں بھی کئی ایک اشاریہ جات موجود ہیں، اس کے باوجود اس امر کی ضرورت تا حال باقی ہے کہ ان فیصلوں کے انڈیکسز کو مزید بہتر اور جاندار بنایا جائے تاکہ قانون دان حضرات کو اس سے استفادہ کرنے میں کوئی مشکل حائل نہ رہے۔

آخر میں ربِّ کریم کو ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ اس مقالہ میں بہ تقاضائے بشریت جو غلطیاں رہ گئی ہیں، اس پر میں اللہ تعالیٰ سے عفو ودرگزر کا طالب ہوں اور اگر اس مقالہ میں کوئی خیر واصلاح ہے تو وہ تمام ربّ العٰلمین کا بے پایاں احسان واکرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

ایسے عدالتی فیصلے جن میں فریقین اور تنازعہ صراحت سے موجود ہے

☜ باب نمبر ٣ کا موضوع چونکہ عقوبات یعنی جرم وسزا ہے، اس لئے اس کے اکثر فیصلے اسی نوعیت کے ہیں۔

فیصلوں کے مسلسل نمبر		١٦٨	١٦٩	٣٦٥	٣٦٦	٤٩٨	٤٩٩	٧٠٧	٧١٤
١٠	١١	١٧٠	١٨٢	٣٦٧	٣٧٠	٥٠٠	٥٠١	٧١٥	٧١٦
١٢	١٣	٢١٢	٢١٥	٣٧٦	٣٨١	٥٠٢	٥٠٤	٧٢٠	٧٢١
١٥	١٦	٢٢٢	٢٢٣	٣٨٣	٣٨٤	٥٠٦	٥٠٧	٧٢٢	٧٢٣
١٧	١٩	٢٢٤	٢٢٧	٣٨٥	٣٨٧	٥٠٨	٥٠٩	٧٢٨	٧٤٠
٢٢	٢٣	٢٢٨	٢٤٤	٣٩٠	٣٩١	٥١١	٥١٢	٧٤١	٧٤٢
٣١	٣٣	٢٥٠	٢٥١	٣٩٩	٤٠٠	٥١٣	٥١٥	٧٤٣	٧٤٤
٣٤	٣٥	٢٥٣	٢٥٤	٤٠١	٤٠٧	٥١٨	٥٢١	٧٤٧	٧٧٤
٣٦	٣٨	٢٥٥	٢٥٦	٤١٠	٤١١	٥٢٢	٥٢٩	٧٧٦	٧٧٧
٤٠	٤٣	٢٥٧	٢٥٨	٤١٢	٤١٤	٥٣٠	٥٣١	٧٨١	٧٨٧
٤٤	٤٥	٢٥٩	٢٦١	٤١٧	٤١٨	٥٣٣	٥٣٤	٧٨٨	٧٨٩
٤٦	٤٧	٢٦٢	٢٦٣	٤٢٠	٤٢١	٥٣٥	٥٣٩	٧٩٧	٨١٦
٤٩	٥٠	٢٦٨	٢٧٢	٤٢٢	٤٢٣	٥٤٠	٥٤٢	٨١٩	٨٢٠
٥١	٥٤	٢٧٣	٢٧٤	٤٢٥	٤٢٧	٥٤٣	٥٧٨	٨٢٣	٨٢٦
٥٥	٥٦	٢٧٥	٢٧٦	٤٢٨	٤٢٩	٥٨٠	٦٠٠	٨٢٧	٨٣٢
٦٦	٦٨	٢٧٩	٢٨٤	٤٣٠	٤٣٦	٦٠١	٦٠٢	٨٥٤	٨٦٠
٦٩	٧٠	٢٨٥	٢٩١	٤٣٧	٤٣٨	٦٠٦	٦٠٧	٨٦١	٨٦٥
٧٢	٧٥	١٩٤	٢٩٧	٤٤٤	٤٥٢	٦١٣	٦١٥	٨٦٨	٨٧١
٧٨	٨٠	٢٩٨	٣٠٠	٤٥٤	٤٥٦	٦١٦	٦٢٤	٨٧٢	٨٧٣
٨٧	٨٨	٣٠٦	٣٠٧	٤٥٧	٤٥٨	٦٢٩	٦٣٢	٨٧٨	٨٨٣
٩٠	٩٣	٣٠٨	٣٠٩	٤٦٠	٤٦١	٦٣٣	٦٣٤	٨٨٤	٨٩٨
٩٤	٩٥	٣١٣	٣١٤	٤٦٢	٤٦٣	٦٣٥	٦٣٧	٩٢٠	٩٢٨
١٠٧	١٠٨	٣١٦	٣١٧	٤٦٧	٤٦٨	٦٣٨	٦٤١	٩٣٠	٩٣١
١٠٩	١١٠	٣٢٢	٣٢٣	٤٦٩	٤٧٢	٦٤٢	٦٤٣	٩٣٤	٩٣٧
١١١	١١٢	٣٢٤	٣٢٨	٤٧٣	٤٧٤	٦٤٦	٦٥٤	٩٣٨	٩٤١
١١٣	١١٤	٣٢٩	٣٣٠	٤٧٨	٤٨٠	٦٦٣	٦٦٦	٩٤٢	٩٥٠
١١٥	١٢٣	٣٤٥	٣٤٧	٤٨١	٤٨٣	٦٦٧	٦٧٢	٩٥١	٩٥٦
١٢٤	١٢٨	٣٤٨	٣٦٠	٤٨٥	٤٨٨	٦٧٣	٦٧٤	٩٥٧	٩٧٠
١٥٣	١٦٥	٣٦١	٣٦٢	٤٨٩	٤٩٠	٦٧٥	٦٨٨	٩٧٥	
١٦٦	١٦٧	٣٦٣	٣٦٤	٤٩٥	٤٩٧	٧٠٥	٧٠٦		

مفہوم کی وضاحت کے لئے درج کی جانے والی احادیث

☜ ایسی احادیث کے شروع میں * کی علامت لگائی گئی ہے۔

٦٤	٦٥	٥٨٩	٦٥٦	٩٠٥	٩٠٦
٧٧	١٥١	٦٥٩	٦٨١	٩٠٧	٩٠٨
١٦١	١٧٤	٦٨٤	٧٠٣	٩١٢	٩١٥
٢٤٨	٢٧١	٧٤٨	٨٠٥	٩١٧	٩٢٣
٢٩٢	٣١٠	٨٤٤	٨٤٥	٩٢٤	٩٢٥
٣٣٦	٣٧٢	٨٥٠	٨٦٣	٩٢٦	٩٣٢
٤٣٣	٤٤٢	٨٦٤	٨٨٦	٩٣٣	٩٥٨
٤٨٢	٥٢٠	٨٨٨	٨٨٩	٩٥٩	٩٦٠
٥٢٣	٥٤٧	٨٩٥	٨٩٦	٩٦١	٩٦٥
٥٥٢	٥٥٣	٨٩٩	٩٠٠		
٥٥٧	٥٨٧	٩٠١	٩٠٤		

ایسے فیصلوں کے نمبر جو مقالہ میں مختلف مقامات پر بہ تکرار ذکر کیے گئے ہیں

اصل فیصلہ	مشترک								
		+١٢	٣٣٠	+١٤	٢٩	+٣١٦	٤٨٨		١٨٦
+١٠٠	٩١٧	+١٢٢	١٧٦	+٣٢٤	٣٤٨	+٣٢٦	٣٤٩	+٤٦٨	٥١٥
+٦٠٠	٧٨٧	+٢٢	٤٨٩	+٢٤	٤٩٠	+٦٢٦	٧٨٢	+٨٨	٣٠٠
+٧٠٠	٦٩٢	+٧٣٢	٨١٧	+١٣٤	٢٧٣	+٣٦	٥١	+٢٩٨	٣١٨
+٩٠٠	٩١٣	+٤٥٢	٥٠١	+٣٣٤	٣٧٤	+٣٤٦	٤٣٢	+٥٩٨	٧٨٥
+٤١٠	٧١٨	+٥٦٢	٥٧٨	+٣٤٤	٦٧٢	+٣٤٦	٤٣٣	+٧٩٨	٨٠٠
+١٠	٤٣٠	+٧٢	٤٧٨	+٤٤٤	٤٧٢	+٨٥٦	٨٩٤	+٩٨	١٥٤
+٢٢٠	٤٦٤	+٣٠٣	٣٠٤		٥٠٢	+٥٦	٦٩	+١٢٩	٢٣٢
+١٨٠	٢٦٣	+٦٠٣	٧٩٠	+٦٥٤	٦٧٥	+١٠٧	٢٥٤		٢٤٥
+٤٨٠	٥٣٩	+٣١٣	٧٠٧		٨٢٧	+٤١٧	٤٧٣	+٣٢٩	٣٦٠
+٩٠	٢٥٨	+١٣	١٩	+٧٥٤	٣٨٢	+٤٢٧	٩٣٤	+٦٢٩	٦٣٠
	٢٥٩	+١٣٣	١٤١	+٥٦٤	٥٧٢	+٦٢٧	٧٨٣	+٨٦٩	٨٨٧
+٦٠١	٧٨٨		١٥٠	+٣٨٤	٣٨٧	+٤٣٧	٤٤٣	+٥٩٩	٧٨٦
+٩٠١	٩٤١	+٧٣٣	٨١٨	+١٥	٤١١	+٣٧	٤٨		
+٩١١	٩٦١	+٣٣	٦٦	+٢٥	٩٢	+٢٥٧	٣٦٣		
+١١	٤٢٩	+٤٣	٣٣١	+٣٥	٤٩	+٧٧	٧٣٠		
+٧٢١	٧٨٠	٣٣٣، ٣٥٩		+٣٤٥	٦٧٣	+٢٩٧	٣١٧		
+٤٥١	٩٦٣	+١٥٣	٢٢١	+٤٥٥	٤٩٢		٥٠٠		
+١٦١	٥٦٩	+٨٥٣	٩٠٥	+٨٥٥	٩٣٦	+١١٨	١٤٤		
+٨٦١	٨٨٢	+٢٨٣	٤٩١	+٥٥	٦٨	+٢١٨	٢٣٤		
+٤٧١	٤٩٩	+٢٩٣	٧٠٩	+٥٦٥	٥٧٣	+٢٢٨	٢٤٦		
+٦٧١	٨٣٥	+٧٩٣	٨٨٨	+٣٧٥	٤٤٨	+٦٢٨	٧٨٤		
+٤٨١	٥١٢	+٨٩٣	٩٢٧		٧٧٩	+٣٣٨	٣٨١		
+٦٠٢	٧٨٩	+٩٣	٢٥٦	+٤٩٥	٥٢١	+٣٨	٨٦٦		
+٣١٢	،٤٧	+٥٠٤	٥٣٤	+٩٥	٧١٤	+٣٨	٨٦٨		
	٤٨٦	+٦٠٤	٧٩١	+٩٥	٧١٤	+١٥٨	١٧١		

⊙ **مشابہ واقعات ونکات**

٣١٣ اور ٧٠٧
٥٦٢ اور ٥٨٠
٦٢٨ اور ٦٤٤
٦٧٠ اور ٦٦٥
٧٠١ اور ٧٠٢
٦٦٥، ٧٦٨ اور ٦٧٠
٧٦٩، ٧٠٠ اور ٧٧٢

⊙ **مشترک استدلال**

+٤٥	٧٨
+٦٣١	٦٥٥

⊙ **واقعہ کے مختلف حصے**

٣٨	٧٠
٤٤٤	۳۸۳

فهرس الآيات القرآنية

طرف الآية	السورة	رقم الآية	القضية
١. أفحكم الجاهلية يبغون	٥. المائدة	٥٠	٣٢٧-٣٢٨-٣٣٨
٢. الحمد لله رب العالمين	١. الفاتحة	١	٦٦٧
٣. أفغير دين الله يبغون	٣. آلعمران	٨٣	٨٠
٤. إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم	٥. المائدة	١١٨	٨٨٤
٥. الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي .....مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	٢٤. النور	٢	ص ٢٣٦
٦. الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ..... فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ	٢. البقرة	٢٢٩	ص ١١٢-١١٣
٧. ألهكم التكاثر	١٠٢. التكاثر	١	٢٩٢
٨. إن الحسنات يذهبن السيآت	١١. هود	١١٤	٤٣-٣٣١-٣٣٣-٣٥٩
٩. إن المجرمين في ضلل وسعر... كل شيء خلقناه بقدر	٥٤. القمر	٤٧-٤٩	٧٩
١٠. وَإِنْ أَرَدْتُمْ ...وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ	٢. البقرة	٢٣٣	ص١٠٤
١١. وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ ....وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ	٥.المائدة	٤٩	ص٤٤
١٢. وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ .... وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	٢. البقرة	٢٢٨	ص١١٤
١٣. وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ .... فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ	٢٢.الحج	٧٨	ص ٥١٦
١٤. وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ ... وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ	٥.المائدة	٤٥	ص٤٤
١٥. وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ ... وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ	٥.المائدة	٤٥	ص ٢٤٥

١٦. وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ ....إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ	٢. البقرة	١٩٣	ص ٥١٧
١٧. وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ..وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ	٢. البقرة	١٨٨	ص ٢٤٣
١٨. وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا ....لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ	٨. الأنفال	٧٤	ص ٥١٨
١٩. وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ .... هُمُ الْفَاسِقُونَ	٢٤. النور	٤	ص٥٠-٥٢
٢٠. وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ .... هُمُ الْفَاسِقُونَ	٢٤. النور	٤	ص ٢٣٩
٢١. وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ.....وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ	٥٨.المجادلة	٣	ص١١٦
٢٢. إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا	٣. آل عمران	٧٧	٣٩
٢٣. إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا ......بَصِيرٌ	٨. الأنفال	٧٢	ص ٥١٨
٢٤. إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذير وداعيا إلى الله....	٣٣. الأحزاب	٤٥-٤٦	٨٤٩
٢٥. إِنَّ اللهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ..... هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ	٩.التوبة	١١١	ص٥١٨
٢٦. إنا أنزلنا إليك الكتاب بالحق	٤. النساء	١٠٥	٤١٠-٧١٨
٢٧. إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ .... عَذَابٌ عَظِيمٌ	٥. المائدة	٣٣	ص٢٤٥
٢٨. إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا ....وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	٩.التوبة	٦٠	ص٣٧٧
٢٩. ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء	٣٣. الأحزاب	٥١	١٩٩
٣٠. تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ....لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ	٢. البقرة	١٨٧	ص٢٣٤
٣١. حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ ...وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ	٤. النساء	٢٣	ص ١٠٤
٣٢. وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ ...الرَّضَاعَةَ	٢. البقرة	٢٣٣	ص ١٠٥
٣٣. رب لا تذر على الأرض من الكافرين ديارا	٧١. نوح	٢٦	٨٨٤
٣٤. ربنا اطمس على أموالهم واشدد على قلوبهم فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الأليم	١٠. يونس	٨٨	٨٨٤
٣٥. الرجال قوامون على النساء	٤. النساء	٣٤	٢١٥
٣٦. سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ..... الْمُقْسِطِينَ	٥. المائدة	٤٢	ص ٤٦
٣٧. فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ .... وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا	١٨. الكهف	١٩	ص ٣٧٧

٣٨. فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ	٥. المائدة	٤٢	ص ٤٤
٣٩. فَإِذَا أُحْصِنَّ .....وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ	٤. النساء	٢٥	ص ٢٣٧
٤٠. فإن عثر على أنهما استحقا إثما	٥. المائدة	١٠٧	٧١٦
٤١. فَإِنْ آنَسْتُمْ .... فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّٰهِ حَسِيبًا	٤. النساء	٦	ص ٣٦٧
٤٢. فلا جناح عليكم... ...والصلح خير	٤. النساء	١٢٨	٢٤٩
٤٣. فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك...	٤. النساء	٦٥	١٠-١١-٤٢٩-٤٣٠-٧٤٠
٤٤. فمن تبعني فإنه مني ومن عصاني فإنك غفور رحيم	١٤. إبراهيم	٣٦	٨٨٤
٤٥. فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ..... فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ	٢. البقرة	١٧٨	ص ٢٤٦
٤٦. قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها ...	٥٨. المجادلة	١	٢٧٥
٤٧. كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ .... وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	٢. البقرة	٢١٦	ص ٥١٧
٤٨. كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ...... فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ	٢. البقرة	١٧٨	ص ٢٤٥
٤٩. كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ .... حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ	٢. البقرة	١٨٠	ص ٣٧٣
٥٠. لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ .. كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا	٤. النساء	٢٩	ص ٣٨٣
٥١. لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ... إن الله يحب المقسطين	٦٠. الممتحنة	٨	٩٧٠
٥٢. لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون	٣. آل عمران	٩٢	٦٩٣-٦٩٤
٥٣. لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون	٣. آل عمران	٩٢	ص ٣٧٢
٥٤. لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ .... فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ	٢. البقرة	٢٢٦	ص ١١٥
٥٥. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ .... مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ	٢. البقرة	١٩٨	ص ٣٦٦
٥٦. مَا أَفَاءَ اللّٰهُ .... وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ	٥٩. الحشر	٧	ص ٥٢١
٥٧. ما كان لنبي أن يكون له أسرى حتى يثخن في	٨. الأنفال	٦٧	٨٨٤
٥٨. من بعد وصية يوصى بها أو دين	٤. النساء	١١	٣١٣-٧٠٧
٥٩. من بعد وصية يوصى بها أو دين	٤. النساء	١١	ص ٣٧٣

٦٠. وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ	٢. البقرة	١٧٩	ص ٢٤٥
٦١. وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ....وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	٥٩. الحشر	٦	ص ٥٢١
٦٢. وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خطأً ...وَكَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا	٤. النساء	٩٢	ص ٢٤٩
٦٣. نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم ... وبشر المؤمنين	٢. البقرة	٢٢٣	٢١١-٢١٢
٦٤. وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا.... هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ	٢. البقرة	٢٧٥	ص ٣٦٦
٦٥. وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ ....يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	٢. البقرة	٢٣٢	ص ١١٤
٦٦. وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ ..... فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى	٢. البقرة	٢٨٢	ص ٥١
٦٧. وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ .....وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	٨. الأنفال	٤١	ص ٥٢٠
٦٨. واستغفر الله إن الله كان غفورا رحيما	٤. النساء	١٠٦	٧١٨
٦٩. وأقم الصلوة طرفي النهار....للذاكرين	١١. هود	١١٤	٣٣٢
٧٠. وإما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سواء إن الله لا يحب الخائنين	٨. الأنفال	٥٨	١٩٣،٩٤٩
٧١. وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا فلا جناح عليهما أن يصلحا بينهما صلحا	٤. النساء	١٢٨	٢٠٢-٢٤٩
٧٢. وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ ... وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا	٦٥. الطلاق	٢	ص ٥١
٧٣. وإن حكمت فاحكم بينهم بالقسط	٥. المائدة	٤٢	٣٢٨-٤٣٨
٧٤. وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ .... وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ	٢٤.النور	٣٢	ص ١٠٧
٧٥. وأوحي إلي هذا القرآن لأنذركم به ومن بلغ أئنكم لتشهدون أن مع الله آلهة أخرى	٦.الأنعام	١٩	٨٤٩
٧٦. واحذرهم أن يفتنوك عن بعض ما أنزل الله إليك	٥. المائدة	٤٩	١٦
٧٧. واللائي يئسن من المحيض من نسائكم ... أجلهن	٦٥. الطلاق	٤	٢٦٧

أن يضعن حملهن			
٧٨. وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ .... أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا	٤. النساء	١٥	ص ٢٣٨
٧٩. والذين يرمون أزواجهم ... إن كان من الصادقين	٢٤. النور	٩-٦	٣٦٣-٢٥٧
٨٠. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا..يُرْزَقُونَ	٣. آلعمران	١٦٩	ص ٥١٩
٨١. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا .... هُمْ يَحْزَنُونَ	٣. آلعمران	١٦٩- ١٧٠	ص ٥١٩
٨٢. ولا تزر وازرة وزر أخرى	٦. الأنعام	١٦٤	٩٢-٢٥
٨٣. وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ ....كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ	٢. البقرة	١٩١	ص ٢٤٨
٨٤. وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ... وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ	٢. البقرة	١٥٤	ص ٥١٩
٨٥. وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ .... إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ	٥. المائدة	٨	ص ٤٥
٨٦. ولقد أرسلنا رسلنا من قبلك وجعلنا لهم أزواجا	١٣. الرعد	٣٨	١١٦
٨٧. ولقد أرسلنا رسلنا من قبلك وجعلنا لهم أزواجا	١٣. الرعد	٣٨	ص ١٠٨
٨٨. وما أفاء الله على رسوله منهم ...من خيل ولا ركاب	٥٩. الحشر	٦	٨٩٧
٨٩. ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون	٥. المائدة	٤٥	١٢
٩٠. ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون	٥. المائدة	٤٧	١٢
٩١. ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون	٥. المائدة	٤٧	ص ٤٤
٩٢. ومن الناس من يشتري لهو الحديث ... سبيل الله	٣١. لقمان	٦	٥٥٨
٩٣. ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون	٥. المائدة	٤٤	
٩٤. ومن يشاقق الرسول من بعد ما ... وساءت مصيرا	٤. النساء	١١٥	٤١٨-٤١٠
٩٥. ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاءه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه وأعدله عذابا أليما	٤. النساء	٩٣	٤٧٣-٤١٧
٩٦. وهو الذي كف أيديهم عنكم ببطن مكة ... إذ جعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية	٤٨. الفتح	٢٦-٢٤	٩٤١-٨٨٩
٩٧. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ ....وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	٢. البقرة	٢٨٢	ص ٣٦٧

٩٨. يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا.....إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا	٤. النساء	١	ص ١٠٩
٩٩. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ .... وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ	٣. آلعمران	١٠٢	ص ١٠٩
١٠٠. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا... فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ	٤٩.الحجرات	٦	ص ٥٢
١٠١. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ.... لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ	٥. المائدة	٩٠	ص ٢٤٠
١٠٢. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا .... أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ	٢. البقرة	٢٦٧	ص ٣٧٢
١٠٣. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ .... فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا	٣٣.الأحزاب	٧٠-٧١	ص١٠٩
١٠٤. يأيها الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات ... ولا تمسكوا بعصم الكوافر	٦٠. الممتحنة	١٠	٩٤١
١٠٥. يأيها الذين آمنوا إذا ضربتم في سبيل الله فتبينوا ... إن الله كان بما تعملون خبيرا	٤. النساء	٩٤	٤٨٤
١٠٦. يأيها الذين آمنوا شهادة بينكم إذا حضر أحدكم الموت ... أو أخران من غيركم	٥. المائدة	١٠٦	٧١٥-٧١٦
١٠٧. يأيها الذين آمنوا كونوا قوامين بالقسط شهداء لله	٤. النساء	١٣٥	١٥-٤١١
١٠٨. يأيها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما أحل الله لكم ولا تعتدوا إن الله لا يحب المعتدين	٥. المائدة	٨٧	١١٨-١٤٤
١٠٩. يأيها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون في الكفر ... إن أوتيتم هذا فخذوه	٥. المائدة	٤١	١٢-٣٣٠
١١٠. يأيها الذين إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن	٦٥. الطلاق	١	٢٣١
١١١. يأيها النبي قل لأزواجك إن كنتن تردن الحيوة الدنيا ... وإن كنتن تردن الله ورسوله	٣٣. الأحزاب	٢٩-٢٨	٢٤٠
١١٢. يسئلونك عن الأنفال قل الأنفال لله والرسول...	٨. الأنفال	١	٩٢٠
١١٣. يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة ... ما تَرَك	٤. النساء	١٧٦	ص ١١٨
١١٤. يهب لمن يشاء إناثا ويهب لمن يشاء الذكور	٤٢. الشورى	٤٩	٦٠٧
١١٥. يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين	٤. النساء	١١	٣٠٩
١١٦. يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين	٤. النساء	١١	ص ١١٨

فهرس الأماكن والبلدان بترتيب الهجائية

المكان أو البلد	رقم القضية
١. الأبواء	٧٥
٢. الأثابية	٧٦١
٣. أضم	٤٨٤
٤. بحرة الرعاء	٥٤٢
٥. بحرين	٦٠٠-٧٨٧-٨٩٩-٩٠٠-٩١٤
٦. البدر	٤٢٣
٧. بطن ياجج	٨٨٦
٨. البويرة	٩٢٤
٩. بئر أبي عنبة	١١١
١٠. بيرحاء	٦٩٤
١١. تبوك	٢٩٨-٣١٨-٤٩٥-٥٢١
١٢. التنعيم	٨٨٩
١٣. التهامة	٩٤١
١٤. ثقيف	٨٦٩-٨٨٧
١٥. ثنية كداء	٩٥١
١٦. الحديبية	١٨٣-٨٨٢-٩٢٣-٩٤١-٩٤٢
١٧. حرة الوبر	٨٥٢
١٨. حضر موت	٤٠-٦٩١
١٩. حنين	٦٧٦

فهرس المراجع والمصادر

١. ابن أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن أبي محمد بن إدريس بن المنذر الرازي، علل الحديث، مكتبة المثني، بغداد

٢. ابن أبي شيبة عبد الله بن محمد، المصنف في الأحاديث والآثار، تحقيق جماعة من الأساتذة، الدار السلفية، بومبائي الهند، ط٢، ١٣٩٩هـ/ ١٩٧٩م

٣. ابن الأثير الجزري، أبو الحسن علي بن محمد عز الدين، أسد الغابة في معرفة الصحابة، تحقيق محمد إبراهيم البناء وأحمد عاشور ومحمود عبد الوهاب فايد، مطبعة دار الشعب، القاهرة.

٤. ابن الأثير الجزري، أبوالسعادات المبارك بن محمد، جامع الأصول في أحاديث الرسول، تحقيق عبد القادر الأرناؤوط، نشر وتوزيع مكتبة الحلواني ومطبعة الملاح ومكتبة دار البيان، ١٣٨٩هـ/ ١٩٦٩م

٥. ابن الأثير الجزري، أبوالسعادات المبارك بن محمد، النهاية في غريب الحديث والأثر، تحقيق طاهر أحمد الزاوي ومحمود الطناحي، دار الفكر،ط١ ١٣٩٩هـ/ ١٩٧٩م

٦. ابن الجارود النيسابوري، أبو محمد عبد الله بن علي، المنتقي من السنن المسندة عن رسول الله ﷺ (ومعه كتاب تيسير الفتاح الودود في تخريج المنتقي لأبي الجارود للسيد عبد الله هاشم اليماني المدني) مطبعة الفجالة الجديدة، القاهرة، ١٣٨٢هـ/ ١٩٦٣م

٧. ابن الجوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد، غريب الحديث، تحقيق الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، ط ١ / ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م

٨. ابن الطلاع القرطبي ، أبو عبد الله محمد بن فرج المالكي، أقضية الرسول، تحقيق دكتور محمد ضياء الرحمن الأعظمي، دار الكتاب المصري، القاهرة ط ١، ١٣٩٨هـ/ ١٩٧٨م

٩. ابن القدامة، موفق الدين أبي محمد عبدالله بن أحمد بن محمد، المغني، تحقيق عبد الله المحسن التركي وعبد الفتاح الحلو، مركز البحوث والدراسات الإسلامية، القاهرة، ط١، ١٤٠٦هـ

١٠. ابن الهمام، كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسي ثم السكندري، فتح القدير شرح الهداية،مصطفي البابي الحلبي، مصر،ط١ / ١٣٧٩هـ/ ١٩٧٠م

١١. ابن الهمام الحنفي، كمال الدين محمدبن عبد الواحدبن مسعود السيوطي ثم الإسكندري، فتح القدير شرح الهداية، ومعه الهداية شرح بداية المبتدي للمرغيناني وشرح العناية على الهداية للبابرتي وحاشية سعدي حلبي ويليه: تكملة شرح القدير المسماة نتائج الأفكار وكشف الرموز الأسرار لقاضي زاده، دار الفكر، بيروت ط٢

١١. ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، مجموع الفتاوىٰ، جمع وترتيب الشيخ عبد الرحمن القاسم، مكتبة ابن تيمية، القاهرة

١٢. ابن تيمية،أحمد بن عبد الحليم، الصارم المسلول على شاتم الرسول ﷺ، تحقيق محمد محي الدين عبد الحميد، نشر السنة، ملتان

١٣. ابن جرير الطبري، ابوجعفر محمد بن جرير، جامع البيان عن تأويل أي القرآن،، دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤١٢هـ/ ١٩٩٢م

١٤. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر، المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، تحقيق حبيب الرحمن الأعظمي، دار المعرفة، بيروت

١٥. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر، تقريب التهذيب، تحقيق عبد الوهاب عبد اللطيف، المكتبة العلمية، المدينة المنورة

١٦. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر، تلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير، تعليق عبد الله هاشم اليماني المدني، شركة الطباعة الفنية المتحدة، القاهرة ١٣٨٤هـ / ١٩٦٤م

١٧. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر، تهـذيب التهـذيب، مطبعـة دائـرة المعــارف النظاميـة الهنــد ط١/ ١٣٣٥هـ

١٨. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر، فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ترقيم وتبويب محمد فواد عبد الباقي، تصحيح محب الدين الخطيب، دار ا لريان للتراث، القاهرة، ط٢/ ١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م

١٩. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر، بلوغ المرام، تعليق صفي الرحمن المباركفوري، دار السلام، الرياض ودار الفيحاء، دمشق ط١ / ١٤١٣هـ/ ١٩٩٢م

٢٠. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر،الإصابة في تمييزالصحابة، تحقيق وتعليق شيخ عادل أحمد عبدالموجود والشيخ علي محمد معوض، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ط١/ ١٤١٥هـ/ ١٩٩٥م

٢١. ابن حزم، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد، المحلى، إدارة الطباعة المنيرية، مطبعة النهضة، مصر ١٣٤٧هـ

٢٢. ابن خزيمة السلمي، صحيح ابن خزيمة، تحقيق محمد الأعظمي ط١، المكتب الاسلامي، بيروت ١٤٠٠هـ

٢٣. ابن رشد، محمد بن أحمد بن رشد القرطبي، بداية المجتهد، دارالمعرفة، بيروت، ط ٤

٢٤. ابن سعد، أبي عبد الله محمد بن سعد بن منيع ، طبقات ابن سعد، دار صادر، بيروت، لبنان

٢٥. ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز، رد المحتار على الدر المختار المعروف بحاشية ابن عابدين، ط١ ، دارإحياء التراث العربي، بيروت، ١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م

٢٦. ابن عبد البر،أبي عمر يوسف بن عبد الله، تجريد التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، مكتبة المعارف، الرياض

٢٧. ابن عبد البر،أبي عمر يوسف بن عبد الله، التمهيد لما في المؤطا من المعاني والأسانيد، تحقيق مصطفي بن أحمد المعلول ومحمد عبد الكبير البكري، وزارة الأوقاف والشؤن الإسلامية، المغـرب، ط٢ / ١٤٠٢هـ/ ١٩٨٢م

٢٨. ابن عدي، أحمد بن عبد الله، الكامل في ضعفاء الرجال، دار الفكر، بيروت، ط١ / ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م

٢٩. ابن فرحون، برهان الدين أبي الوفاء ابراهيم بن فرحون المالكي، تبصرة الحكام في أصول الأقضية ومناهج الأحكام، دار الكتب العلمية، بيروت

٣٠. ابن قدامة، موفق الدين وشمس الدين ابن قدامة المقدسي، المغني مع الشرح الكبير، دار الكتاب العربي

٣١. ابن قيم الجوزية، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن بكر، زاد المعاد في هدي خير العباد، تحقيق شعيب الأرناؤوط وعبد القادر الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة ومكتبة المنار الإسلامية، ط ٢٧ / ١٤١٥هـ/ ١٩٩٤م

٣٢. ابن كثير، عماد الدين أبي الفداءاسماعيل بن كثير، البداية والنهاية، مكتبة المعارف، بيروت، ط٢ / ١٩٧٤م

٣٣. ابن كثير، عماد الدين أبي الفداءاسماعيل بن كثير، تفسير القرآن العظيم، دار الصميعي، ط١/ ١٤١٦هـ١٩٩٦م

٣٤. ابن ماجه، أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني سنن ابن ماجه، تحقيق عبد الباقي محمد فواد، دار الفكر، بيروت

٣٥. ابن منظور الإفريقي، أبو الفضل جمال الدين محمد بن مكرم، لسان العرب، دار الكتب العلمية، دار صادر، بيروت، ط١، ١٣٧٤هـ/ ١٩٥٥م و١٤١٢هـ/١٩٩٢ م

٣٦. ابن هشام، أبومحمدعبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري، السيرة النبوية، تحقيق مصطفي السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ شلبي، دار المعرفة، بيروت، لبنان

٣٧. أبو الطيب شمس الحق العظيم آبادي، عون المعبود شرح سنن أبي داود، نشر السنة، ملتان

٣٨. أبو القاسم حمزة بن يوسف القرشي السهمي الجرجاني الحافظ، تاريخ جرجان، دار المعارف العثمانية، حيدر آباد دكن

٣٩. أبو الوزير أحمد حسن المحدث الدهلوي وأبو سعيدمحمد شرف الدين المحدث الدهلوي، تنقيح الرواة في تخريج احاديث المشكاة، التحقيق مع الاستدراكات والزيادات للشيخ أبي الطيب محمد عطاء الله حنيف الفوجياني، المجلس العلمي السلفي، دار الدعوة السلفية، لاهور، ط١ / ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣م

٤٠. أبو حاتم البستي، صحيح ابن حبان، تحقيق: عبدالرحمن محمد عثمان، المدينة المنورة، ١٩٧٠م

٤١. أبو عبيد القاسم بن سلام الهروي، كتاب الأموال، تحقيق محمد خليل هراس، مكتبة الكليات الازهرية، ط ١ / ١٣٨٨هـ/ ١٩٦٨م

٤٢. أبو هاجر محمد السعيد زغلول، موسوعة أطراف الحديث النبوي، عالم التراث، بيروت، ط ١/ ١٤١٠هـ/ ١٩٨٩ م

٤٣. أبو يوسف، يعقوب بن ابراهيم الانصاري، كتاب الآثار، دار الكتب العلمية، بيروت

٤٤. أبوبكر الحميدي، مسندحميدي، تحقيق حبيب الرحمن الأعظمي، عالم الكتب، بيروت

٤٥. أبي ذادي الطيالسي، سليمان بن داود بن الفارسي المصري، مسند الطيالسي، دار الكتاب اللبناني، ١٣٢١هـ

٤٦. أبي يعلى الموصلي، أحمد بن علي بن المثني مسند أبي يعلي الموصلي، تحقيق حسين سليم أسد، دار المامون للتراث، دمشق بيروت، ط١/ ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م

٤٧. أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامي، ودار صادر، بيروت

٤٨. أحمد بن حنبل، مسند الإمام احمد بن حنبل، تحقيق أحمد محمد شاكر، دار المعارف، مصر، ط٤ / ١٣٧٣هـ/ ١٩٥٤م

٤٩. الأزهري، صالح عبد السميع، جواهر الإكليل شرح مختصر الخليل في مذهب مالك، دارالفكر، بيروت

٥٠. إسماعيل بن حماد الجوهري، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، تحقيق أحمد عبد الغفور عطار، دار العلم للملايين، بيروت، ط٣/ ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م

٥١. الألباني، محمد ناصر الدين، إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، المكتب الإسلامي، ط٢/ ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م

٥٢. الألباني، محمد ناصر الدين، صحيح سنن النسائي، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، مكتب التربية العربي لدول الخليج، توزيع المكتب الإسلامي، بيروت، ط١ / ١٤٠٩هـ / ١٩٨٩م

٥٣. الألباني، محمد ناصر الدين، ضعيف الجامع الصغير وزيادته، المكتب الإسلامي، بيروت، ط٢ / ١٣٩٩هـ / ١٩٧٩م

٥٤. الألباني محمد ناصر الدين، سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، المجلد الأول والثاني المكتب الإسلامي، ط٤/ ١٣٩٨هـ بيروت، ط١/ ١٣٩٩هـ والمجلد الثالث والرابع مكتبة المعارف، الرياض، ط ١ / ١٤٠٨هـ / ١٩٨٨م

٥٥. الألباني محمد ناصر الدين، ضعيف سنن ابن ماجه، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، المكتب الإسلامي، بيروت، ط١ / ١٤١٥هـ / ١٩٩٤م

٥٦. الألباني محمد ناصر الدين، ضعيف سنن أبي داود، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، المكتب الإسلامي، بيروت، ط٣/ ١٤١٥هـ / ١٩٩٤م

٥٧. الألباني محمد ناصر الدين، ضعيف سنن الترمذي، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، المكتب الإسلامي، بيروت، ط١ / ١٤١١هـ / ١٩٩١م

٥٨. الألباني محمد ناصر الدين، ضعيف سنن النسائي، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، المكتب الإسلامي، بيروت، ط٣/ ١٤١٥هـ / ١٩٩٤م

٥٩. الألباني، محمد ناصر الدين، آداب الزفاف في سنة المطهرة، المكتب الاسلامي، بيروت

٦٠. الألباني، محمد ناصر الدين، سلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد الأول والثاني المكتب الإسلامي ط٣/ ١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م والثالث مكتبة المعارف، الرياض، ط٢ / ١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م والرابع المكتبة الإسلامية، عمان، والدار السلفية، الكويت، ط ١/ ١٤٠٣هـ / ١٩٨٣م والخامس مكتبة المعارف، الرياض، ط ١ / ١٤١٢هـ / ١٩٩١م

٦١. الألباني، محمد ناصر الدين، صحيح سنن ابن ماجه، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، مكتب التربية العربي لدول الخليج، الرياض، توزيع المكتب الإسلامي، ط٣ / ١٤٠٨هـ / ١٩٨٨م

٦٢. الألباني، محمد ناصر الدين، صحيح سنن أبي داود، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، الناشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج، الرياض، توزيع المكتب الإسلامي، بيروت، ط٢ / ١٤٠٩هـ / ١٩٨٩م

٦٣. الألباني، محمد ناصر الدين، صحيح سنن الترمذي، علق عليه وفهرسه: زهير الشاويش، الناشر مكتب التربية العربي لدول الخليج، توزيع المكتب الإسلامي، بيروت، ط١ / ١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م

٦٤. الألباني، محمد ناصر الدين، صحيح الجامع الصغير وزيادته، المكتب الإسلامي، بيروت ط٣، ١٤٠٠هـ

٦٥. البخاري، أبي عبد الله محمد بن اسمعيل، التاريخ الكبير، المكتبة الإسلامي، محمد ازدمير، ديار بكر، تركيا

٦٦. البخاري،أبي عبد الله محمدبن اسماعيل، الجامع صحيح البخاري، دار السلام، الرياض ط ١ / ١٤١٧هـ/ ١٩٩٧م

٦٧. بدر الدين أبو أحمد محمود بن أحمد، البناية في شرح الهداية، ط١، دار الفكر، بيروت، ١٤٠٠هـ وط٢، ١٤١١هـ تصحيح المولوي محمد عمر الشهير بناصر الإسلام الرامفوري

٦٨. البزار، أبي بكر أحمد بن عمر بن عبد الخالق العنكي، البحرالزخار المعروف بمسند البزار، تحقيق الدكتور محفوظ الرحمن زين الله، مؤسسةعلوم القرآن، بيروت مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة، ط١ ١٤٠٩هـ/ ١٩٨٨م

٦٩. البغوي،أبي محمد الحسين بن مسعود الفراء شرح السنة، زهير الشاويش وشعيب الأرناوط، المكتب الإسلامي، بيروت ط٢/ ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣م.

٧٠. البهوتي، منصور بن يونس، كشاف القناع، تعليق هلال مصلحي، مكتبة النصر الحديثة

٧١. البوصيري أحمد بن أبي بكر، مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه، تحقيق وتعليق موسى محمد علي، ودكتور عزت علي عطية،مطبعة حسان، القاهرة

٧٢. البيهقي، أبي بكر أحمد بن الحسين، دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة، تحقيق الدكتور قلعجي عبد المعطي دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، ط١/ ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م

٧٣. البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين، معرفة السنن والأثار، دار قتيبة للطباعة والنشر، دمشق بيروت، ط١ / ١٤١٢هـ/ ١٩٩١م

٧٤. البيهقي، أبي بكرأحمد بن الحسين ابن علي،السنن الكبري،دار صادر، بيروت لبنان، مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية العثمانية، حيدر آباد الدكن، الهند، ط١، ١٣٥٦هـ

٧٥. التبريزي، ولي الدين محمد بن عبد الله، مشكوة المصابيح، تحقيق محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت، ط ١/ ١٣٨٠هـ/ ١٩٦١م

٧٦. الجرجاني، شريف علي بن محمد، كتاب التعريفات، دار الكتب العلمية، ط١، ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣م

٧٧. الجمل، سليمان بن عمر، حاشية الجمل على شرح المنهاج، المكتبة التجارية الكبرى، مصر

٧٨. الجوهري، إسماعيل بن حماد، الصحاح، تاج اللغة وصحاح العربية، تحقيق أحمد عبد الغفور عطار، القاهرة، ١٩٨٢م

٧٩. الحاكم النيسابوري،أبي عبدالله، المستدرك علي الصحيحين، مكتب المطبوعات الإسلامية، بيروت، لبنان

٨٠. الخصاف أبو بكر أحمد بن عمرو الشيباني، أحكام الأوقاف، مكتبة الثقافة الدينية، القاهرة

٨١. الخطابي البستي، أبو سليمان حمد بن محمد، معالم السنن شرح سنن أبي داود، المكتبة العلمية، بيروت، ط٢ / ١٤٠١هـ-١٩٨١م

٨٢. الدارقطني، علي بن عمر، سنن الدارقطني، ومعه التعليق المغني لأبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي، تحقيق عبد الله هاشم اليماني المدني، شركة الطباعة الفنية المتحدة، ١٣٨٧هـ/ ١٩٧٧م

٨٣. الدارمي، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن، سنن الدارمي، تحقيق عبد الله الهاشم اليماني المدني، شركة الطباعة الفنية المتحدة، ١٣٨٧هـ/ ١٩٧٧م

٨٤. دانش كاه بنجاب، أردو دائره معارف إسلامية، دانش كاه بنجاب، لاهور، ط١، ١٣٨٨هـ ١٩٦٨م

٨٥. الدر المختارشرح تنوير الأبصار في الفقه الحنفي، مع حاشية ابن عابدين، دارالفكر، بيروت ط٢، ١٣٨٦هـ

٨٦. الدردير، أبي البركات احمد بن محمد بن احمد، الشرح الصغيرعلى أقرب المسالك إلى مذهب الإمام مالك، مطبعة عيسى الحلبي، مصر

٨٧. الدسوقي، محمد بن أحمد الدردير، حاشية الدسوقي، دار الفكر أبيروت

٨٨. الذهبي، أبي عبدالله محمد بن احمد بن عثمان، ميزان الاعتدال في نقد الرجال، اعتني بتصحيحه السيد محمد بدر الدين الغرساني، مطبعة السعادة، مصر، ط١ / ١٣٢٥هـ

٨٩. الذهبي، أبي عبدالله محمد بن احمد بن عثمان، سير أعلام النبلاء، تحقيق جماعة من العلماء بإشراف شعيب الأرناووط، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط ٢ / ١٤٠٢هـ/ ١٩٨٢م

٩٠. الذهبي، أبي عبدالله محمد بن أحمد بن عثمان، الكبائر، مؤسسة الريان للتوزيع والنشر، لبنان، ط٢، ١٤١٧هـ

١٠٦. الشاطبي، أبي إسحاق إبراهيم بن موسي اللخمي، الموافقات في أصول الشريعة، تحقيق محمد عبد الله دراز، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط٤، ١٩٨٢م

١٠٧. الشربيني، محمد الخطيب، مغني المحتاج إلى معرفة الفاظ المنهاج، دار الفكر، بيروت

١٠٨. الشوكاني، محمد بن علي بن محمد، نيل الأوطارشرح منتقي الأخبار من أحاديث سيد الأخبار، دار إحياء التراث العربي، بيروت، ط ١، ١٤١٩هـ/ ١٩٩٩م

١٠٩. صالح بن عبد الله بن حميد، عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن ملّوح، موسوعة نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم، دار الوسيلة، جدة، ط٢، ١٩٩٩م ـ ٢٠٠٠م

١١٠. الصنعاني، أبي بكرعبدالرزاق همام، المصنف، تحقيق حبيب الرحمن الأعظمي، المكتب الإسلامي، بيروت، ط١/ ١٣٩٠هـ/ ١٩٧٠م

١١١. الصنعاني، علي، سبل السلام شرح بلوغ المرام، تحقيق فؤاد احمد ارمرلي وإبراهيم محمد الجمل، دار الريان للتراث، ط ٤، ١٤٠٧هـ

١١٢. الطبراني، أبي القاسم سليمان بن احمد بن أيوب، المعجم الصغير، الكتب الإسلامي، بيروت، ط١، ١٤٠٦هـ

١١٣. الطبراني،أبي القاسم سليمان بن أحمد، المعجم الكبير، تحقيق حمدي عبد المجيد السلفي، وزارة الأوقاف والشؤن الدينية،، مطبعة الوطن العربي، بالعراق، ط١/ ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م

١١٤. الطبراني،أبي القاسم سليمان بن أحمد، المعجم الأوسط، تحقيق الدكتور محمود الطحان، مكتبة المعارف، الرياض، ط ١/ ١٤٠٥ هـ/ ١٩٨٥م

١١٥. الطحاوي، أبي جعفر أحمد بن محمد، شرح معاني الأثار،المكتبة الرحيمية،دهلي،١٣٤٨هـ

١١٦. الطحاوي، أبو جعفر، مشكل الآثار، دائرة المعارف، حيد رآباد، ١٩٣٣م

١١٧. عبد الله بن محمود بن مودود الحنفي، الاختيارشرح المختيار، دار المعرفة، بيروت الطبعة الثانية ١٣٩٥هـ و الطبعةالأولى لمصطفي الحلبي ١٣٥٥هـ/ ١٩٣٦م

١١٨. علاء الدين علي بن بلبان الفارس، الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، دار الكتب العلمية، بيروت، ط١ / ١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م

١١٩. العودة، عبد القادر، التشريح الجنائي الإسلامي مقارنًا بالقانون الوضعي، دارالكتاب العربي، بيروت

١٢٠. الغزالي، أبي حامد محمد ين محمد بن محمد، المستصفى من علم الأصول، تحقيق محمد سليمان الأشقر، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط١، ١٤١٧هـ/ ١٩٩٧م

۱۲۱. الفيروز آبادي، مجد الدين محمد بن يعقوب، القاموس المحيط، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط٤ / ١٤١٥هـ/ ١٩٩٤م

۱۲۲. الفيروزآبادي، مجدالدين محمد بن يعقوب، القاموس المحيط، تحقيق محمد نعيم العرقسوسي، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط١، ١٤١٥هـ/ ١٩٩٤م

۱۲۳. القاسم الونوي، أنيس الفقهاء في تعريفات الألفاظ المتداولة بين الفقهاء، تحقيق أحمد بن عبد الرزاق الكبيسي، دار الوفاء للنشر والتوزيع، جدة، ط١، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م

۱۲٤. القرآن الكريم

۱۲۵. القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري، أحكام القرآن، مكتبة الغزالي، دمشق ومؤسسة مناهل العرفان، بيروت

۱۲٦. القنوجي، صديق بن حسن بن علي الحسين، الروضة الندية شرح الدرر البهية، تحقيق عبد الله بن إبراهيم الانصاري، المكتبة العصرية، بيروت

۱۲۷. الكاساني الحنفي، علاء الدين أبو بكر بن مسعود، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، دار الكتاب العربي، بيروت، ١٩٧٤م

۱۲۸. لعلاء الدين علي المتقي بن حسان الدين الهندي البرهان فوري، كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، ضبطه وفسر غريبه الشيخ بكري حياني صححه ووضع فهارسه ومفتاحه، الشيخ صفوة السقا، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٣٩٩٩هـ/ ١٩٧٩م

۱۲۹. لويس معلوف السيوعي، المنجد في اللغة والأعلام، دار المشرق، بيروت

۱۳۰. مالك بن أنس، المؤطا، تحقيق محمد فواد عبد الباقي، المكتبة الثقافية، بيروت، ط٢/ ١٤١٢هـ/ ١٩٩٢م

۱۳۱. المدونة الكبري عن الإمام مالك برواية عبد الرحمن بن القاسم، مطبعة السعادة مصر ودار صادر، بيروت

۱۳۲. المعجم الوسيط، مجمع اللغة العربية في جمهورية مصر العربية، دار الدعوة، مطابع دار المعارف ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م

۱۳۳. المنذري، عبد العظيم بن عبدالقوي، مختصر سنن أبي داود، تحقيق أحمد محمد شاكر ومحمد حامد الفقي ومعه معالم السنن للخطابي وتهذيب للإمام إبن قيم الجوزية، المكتبة الأثرية، سانكله هل، باكستان طبع في المطبعة العربية، لاهور باكستان، ط٢ / ١٣٩٩هـ/ ١٩٧٩م

١٣٤. النسائي، أبو عبدالرحمن أحمد بن شعيب، سنن النسائي بشرح جلال الدين السيوطي وحاشية الامام السندي،رقمه وفهرسه:عبد الفتاح أبو غدة، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، مطبعة دار البشائر الإسلامية، بيروت، لبنان، ط ٢ / ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م

١٣٥. النووي الإمام محي الدين، المنهاج شرح صحيح مسلم، تحقيق الشيخ خليل مأمون شيخا، دار المعرفة، بيروت، لبنان، ط٢ / ١٤١٥هـ/ ١٩٩٥م

١٣٦. النووي الإمام محي الدين، صحيح مسلم، مكتبة الغزالي، دمشق، ومؤسسة مناهل العرفان، بيروت

١٣٧. النووي، أبو ذكريا يحي بن شرف، المنهاج على صحيح مسلم الحجاج، دار المؤيد، مطبعة دار المعرفة، ط٢/ ١٤١٥هـ/ ١٩٩٥م

١٣٨. الهيثمي علي بن أبي بكر نور الدين، كشف الأستار عن زوائد البزار على الكتب الستة، تحقيق حبيب الرحمن الأعظمي، مؤسسة ا لرسالة، ط١/ ١٣٩٩هـ/ ١٩٧٩م

١٣٩. الهيثمي علي بن أبي بكر نور الدين، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، دار الكتاب العربي، بيروت، ط٢/ ١٩٦٧م

١٤٠. الواحدي، أبو الحسن علي بن الواحدي، أسباب نزول القرآن، تحقيق السيد أحمد صقر، دار القبلة للثقافة الإسلامية، الرياض، ط٢/ ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م

١٤١. وزارة الأوقاف والشؤن الإسلامية، الموسوعة الفقهية، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، الكويت، ط٢، ١٤١٢هـ/ ١٩٩٢م

١٤٢. وهبة الزحيلي، الفقه الإسلامي وأدلته، دارالفكر، دمشق ط١، ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م

’نبی کریم ﷺ کے عدالتی فیصلوں‘ کی کمپیوٹرائزیشن

◉ اس صفحے پر چسپاں لفافے میں موجود سی ڈی نبی کریم ﷺ کے عدالتی فیصلوں کی کمپیوٹرائزیشن پر مشتمل ہے۔ اس سی ڈی کو کمپیوٹر میں چلانے سے پہلے مطلوبہ کمپیوٹر میں Macromedia Cold Fusion MX 7.0 کو انسٹال Install کرنا ضروری ہے اور بعد میں یہ پروگرام آپ کے کمپیوٹر کے بیک گراؤنڈ میں چلتا رہا تو اس صورت میں سی ڈی میں موجود سافٹ ویئر کام کر سکے گا۔ اس پیچیدگی کی ضرورت اس بنا پر تھی کیونکہ جدید ترین اُردو کمپیوٹرائزیشن کی سہولتوں کو استعمال کرتے ہوئے پروگرام کی بہترین رفتار اور کارکردگی کو برقرار رکھنے کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں تھا۔ اس سافٹ ویئر میں

✱ فیصلہ نمبر　　✱ موضوعات　　اور ✱ کسی بھی لفظ

کے ذریعے فیصلہ جات کو تلاش کر کے MicroSoft Windows اور MicroSoft Word اور دیگر سٹینڈرڈ اپلی کیشنز میں بآسانی چسپاں Paste کیا جا سکتا اور اس کو پرنٹ Print بھی کیا جا سکتا ہے۔

◉ البتہ اس پروگرام کو بغیر کسی اضافی انسٹالیشن کے انٹرنیٹ پر بآسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کے عدالتی فیصلوں پر مشتمل یہ پروگرام درج ذیل ویب ایڈریس پر بخوبی کام کر رہا ہے، انٹرنیٹ پر کوئی اضافی کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ مزید تفصیلات اور طریقہ کار سی ڈی کے اندر اور ویب سائٹ میں ملاحظہ کریں:

ویب سائٹ کا پتہ: www.quizbuzz.pk\HMPW

☜ یاد رہے کہ HMPW سے مراد Hasan Madni PhD Work ہے۔